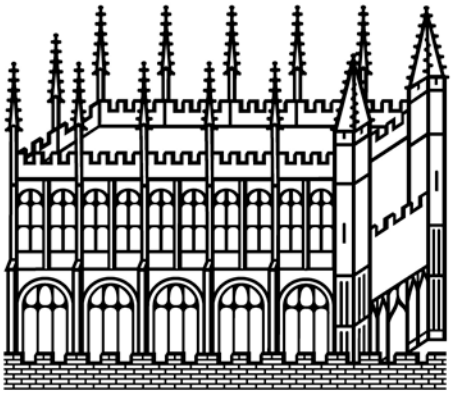

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

تصنیفات مولانا عبد العلی ملقب بہ بحر العلوم تین جلد مین

ایضاً - مسمی بلطائف معنوی تصنیف مولوی عبد اللطیف -

ایضاً - مسمی بہ مکاشفات رضوی مصنفہ مولوی محمد رضا -

مجموعہ کلیات مثنویات - مشمولہ دہ رسالہ ذیل از حضرت شیخ فرید الدین عطار -

۱ - رسالہ جواہر الذات - ۲ - رسالہ میلاج - ۳ - رسالہ الٰہی نامہ - ۴ - رسالہ مختار نامہ - ۵ - رسالہ منطق الطیر - ۶ - رسالہ بلبل نامہ - ۷ - رسالہ نزہت الاحباب - ۸ - رسالہ مفتاح الفتوح - ۹ - رسالہ بیسر نامہ - ۱۰ - رسالہ پند نامہ عطار -

مثنوی سلسبیل - در وعظ از حکیم منور حسین امروہوی

مجالس العشاق - باتصویر از میر سلطان حسین نبیرہ شہنشاہ امیر تیمور -

منطق الطیر - نادر مثنوی مخاطبات طرف طیور کے اور جوابات انکے مصنفہ حضرت شیخ فرید الدین عطار -

نظم اللآلی - شرح قصیدہ بدأ الامالی عربی زبان کا جسکی شرح نظم فارسی حافظ محمد بخش رفیقی نے فرمائی -

مثنوی بزم وصال - معرفت کے مذاق مین -

عجائب القصص - حالات انبیا کے بیان مین -

مثنوی شیخ بہلول - حکایات اندرز آمیز -

حدیقہ حکیم سنائی - درسی کتاب مذاق تصوف مین -

معدن الجواہر - محاسن اخلاق کا بیان مصنفہ ملا طرزی -

انوار الرحمن - تنویر الجنان - ملفوظات حضرت مولانا عبد الرحمن -

## تواریخ احوال انبیا و رسل اردو زبان کے

قصص الانبیا - موسوم بہ روضۃ الاصفیا مترجمہ مولوی محمد طاہر صاحب -

ایضاً - خرد -

عجائب القصص - مبسوط کتاب ذکر حالات انبیا و اولیا مین مرتبہ مولوی فخر الدین - دو جلد مین -

۱ - جلد - مین حالات آفرینش نور محمدی سے تا قصہ اسکندر فیلقوس -

۲ - جلد - مین تمام ذکر حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

تاریخ حبیب الٰہ - احوال حضرت از ولادت تا وفات مصنفہ مولوی عنایت احمد -

فتوحات واقدی - علیہ الرحمہ کا ترجمہ اردو چار حصہ

۱ - حصہ مین مغازی الرسول -

۲ - حصہ مین فتوح الشام -

۳ - حصہ مین فتوح المصر -

۴ - حصہ مین فتوح العجم -

یہ مجموعہ کتاب عربی مین مصنفہ حضرت واقدی تھا جسکا ترجمہ اردو مین بعبارت سلیس عام فہم فرمایا مترجمہ مولوی بشارت علیخان و سید مہدی حسین -

ترجمہ فقط مغازی الرسول - موسوم بہ مغازی الصادقہ

ترجمہ فتوح الشام و فتوح المصر یکجائی -

ترجمہ فتوح العجم - مسمی بہ غزوہ عرب -

حدیقۃ الاولیا - اولیاء اللہ کا ذکر از مفتی غلام سرور

صمد پند سو بمبند - لقمان حکیم مع چار رسائل جلی قلم خوشخط
۱- رسالۂ سعادت نامہ -
۲- رسالۂ خواجہ عبید اللہ - انصاری -
۳- رسالۂ تحفۃ الملوک -
۴- رسالۂ منہاج العارفین -
رسالۂ ہدایۃ المومنین - الی سلسلۃ الصالحین نادر کتاب
مصنفۂ ابو الخیر مولوی معین الدین مشہدی -
مطالب رشیدی - رموزات فقر و تصوف از شاہ
تراب علی کاکوروی -
سرور العباد - شرح قصیدۂ بانت سعاد مصنفۂ مولوی
حاجی عبد الحافظ محمد نذیر -
پند نامۂ عطار - نصائح رموزات تصوف مصنفۂ
حضرت شیخ فرید الدین عطار -
کیمیائے سعادت - جو جامع شریعت و حقیقت ہے
مصنفۂ امام محمد غزالی رحمہ اللہ -
اخلاق جلالی - محشی مصنفۂ ملا جلال الدین دوانی -
اخلاق ناصری - مصنفۂ محقق نصیر الدین طوسی -
اخلاق محسنی - درسی متداول از کلمات واعظ کاشفی -
گلشن اسرار - رموز تصوف کا بیان مصنفۂ
مولوی انور علی صاحب -
می باید شنید - لب لباب اندرز و نصائح حکیمانہ
مصنفۂ مولوی رفعت علی رفعت -
مکتوبات امام ربانی - تین جلد میں مع رسالۂ
رد روافض و رسالۂ مصطلحات حضرات صوفیہ سیمیں مکاتیب
و ارشادات حضرت مجدد الف ثانی ہیں -

۱- جلد - میں اسی سو تیرہ مکتوب ہیں جمع کردۂ
شاہ یار محمد بموجب ارشاد حضرت امام ربانی -
۲- جلد - تالیف شاہ عبد الحق -
۳- جلد - تالیف شاہ محمد نعمان -
مع جلد - رسالۂ رد روافض -
۷ جلد - رسالۂ مصطلحات صوفیہ -
گنجینۂ عرفان - بعنوان مذاق اہل تصوف
مصنفۂ حضرت شیخ فرید الدین عطار وغیرہ عرفا -
رسالۂ غوثیہ - مسمی بہ نشاط العشق از ارشادات حضرت
غوث اعظم رح -
بوستان محشی - جلی قلم مانند اوسط قلم قطعہ کمال خوشخط
مصنفۂ حضرت شیخ سعدی رح -
ایضاً - دو مصرعہ جلی خوشخط -
ایضاً - بوستان قلم اوسط -
ایضاً - سہ مصرعی متن و حاشیہ میں -
ایضاً - مترجم بہ ترجمۂ نظم اردو ہموزن شعر بشعر ترجمہ
از نتیجۂ طبع منشی گوبند پرساد فضا تخلص -
انفاس الاکابر و انوار الضمائر - دو رسالہ معرفت
و عرفان میں مصنفۂ مولوی محمد نعیم اللہ -
مثنوی شاہ بو علی قلندر - عارفانہ مضمون
از شاہ بو علی قلندر -
مثنوی مولوی روم - نہایت خوشخط چار مصرعی
ہر شش دفتر مشہور از نتیجۂ طبع عرفانی حضرت مولانا
جلال الدین رومی بالحاق دفتر ہفتم -
شرح مثنوی روم - حامل المتن بسیط شرح ہے از

عبدالواحد وغیره مگر این کتاب ندرت انتخاب خیلی شان رفیع میدارد
وشاهد عدل بر صدق این مقال ملاحظهٔ فهرست مطالب این کتاب ست که در آغاز کتاب
منضم ست هرگاه ناظرین حق نیوش نصفت کوش این صحیفه جامع حسنات را
بنظر درآرند خود انصاف خواهند فرمود که حضرت مصنف علام در تدوین این گوهر پاره ها
چه قدر سعی وافر بکار برده اند حالا هنگام ادای شکر بار لیست که کتاب نادر العصر حسب
استبداد اهل شوق بر طبق ایما و تنصیح مصنف ممدوح بصحت بلیغ باهتمام لائق بمقام
لکهنؤ در مطبع نامی منشی نول کشور بماه اپریل سنه ۱۸۸۳ عیسوی مطابق ماه جمادی الاول سنه ۱۳۰۰ھ
حلیهٔ انطباع در بر کرد و ایزد جهان پرور در نظر همگنان مقبول و پسندیده گناد
بمنه وکمال کرمه

# خاتمة الطبع

حمد بیحد ببارگاه حدیقه آرای چمنستان کن فکان که شاخ قلم از فیض بهار طرازی صنعتش ثمر بارست وگلبن دوات بآبیاری میر آب قدرش سیه بهار - ونعت وافر حضرت ختم المرسلین رحمة للعالمین را که گل کردگے باغستان کونین را علت غائی است وعندلیب هدایتش در چار باغ عالم باهزار داستان در نغمه سرائی اعنی محبوب خدا خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم سپس بر قلوب تقدس اسلوب مستخبران مآثر نبوی ومستمعان مناقب ومحامد مصطفوے نقش بشارت برکت اشارت جاگزین باد که درین نزدیکی که خوشدلی با دلها سر وکارست وصد کامرانی را روز بازار گلشن بهارین حسنات آئین اعنی صحیفهٔ برکت انتما مختص به ذکر حالات حضرت خیر البشر وذکر نسب شریف از عبد الله تا آدم صفی الله علیه التحیة والثناء واحوال مفصل ولادت باسعادت وکیفیت مشرحه غزوات باهرات وتعداد ازواج مطهرات سید العرب والعجم مسمی به **احسن القصص** که تصنیف رشیق قدوهٔ علماے مدرسین زبدهٔ فضلای مذکرین قطب فلک علوم مرکز دائرهٔ درایات وفهوم واضع ابنیهٔ فنون عربیه رافع الویه قوانین ادبیه ناهج مناهج تحقیق سالک مسالک تدقیق صاحب دستگاه **مولوی محمد احسان الله** انصارے نسب لکهنوی مولد فرنگی محل مسکن ابن سند العلما راس الفقها فخر الفضلا ذو الفضل والکرم ینبوع البلاغة والحکم الفاضل اللبیب والکامل الادیب **مولوی محمد نعیم الله** است بالجمله تا تکلف از میان برخیزد سزاوار گفتنی ست وبر زبان آوردنی که مانند این کتاب مغتنم روزگار در صحت روایات ودر توضیح مطالب باهرات درین فراخنای عالم کمتر بوده باشد اگرچه درین باب کتاب هاے دیگر بطبع رسیده اند مثل عجائب القصص از مصنفات مولوی

## تاریخ تالیف کتاب ہذا از مقبول بارگاہ آلہ مولانا محمد لطف اللہ صاحب

مولوی احسان یار غمگسار — کرد املا واقعات مصطفا — در زبان فارسی آورد نقل
تا شود بر خلق آسان مدعا — ناقل و منقول در حفظ صحت — ہست چون منقول عنہ بیخطا
مرحبا صد آفرین بر ہمتش — وہ چہ گوہر ہر سفت در سلک وفا — پاک تحریرش ز اغلاق زبون
صاف تقریرش بہ از آب بقا — ہر کلامش چون در غلطان قبول — ہر مقامش رشک بستان صفا
صد لطافت در مطاوی قصص — صد ظرایف در قحاوی منا — الغرض در سیر باغ این کتاب
جلوہ افروز ست چون شان خدا — خواستم اینک بنم نام کتاب — تا بر آید از سنین او صدا
لاجرم زیر و زبر فکرم دوید — در مقام سدرہ آخر یافت جا — ناگہان گوشم شنید از قدسیان
لطف تاریخ نبی خوان بر ملا

۱۲۷۳ھ

## قطعۂ تاریخ طبع کتاب لاجواب الموسوم باحسن القصص از نتائج افکار عمدۂ خاندان امارت زبدۂ دودمان سلطنت امیر ابن الامیر جناب نواب مرزا محمد عباس علیخان صاحب بہادر المتخلص بمحمد دام حشمتہ

ای خوشا عالم نیکوکردار — اسم شان ہست مولوی احسان — خلف مولوی نعیم اللہ
افتخار اماثل و اقران — صاحب خلق و حلم و علم و عمل — نیکخو لائق و فصیح زبان
دارد از من محبت قلبی — دوست ماست ظاہر و پنہان — چہ مضامین چیدہ جمع نمود
از حدیث و روایت و قرآن — کرد تالیف نسخۂ بے مثل — اندر احوال انبیای جہان
پئے تاریخ کرد فرمایش — از من ہیچکارہ ہیچمدان — ای محمد شبے چو در دل خود
فکر کردم برائے سال آن — این سن طبع از سر جودت — گفت ہاتف مظاہر الاحسان

۱۳۰۰ھ

تمت

# خاتمۃ الطبع

حمد بیحد ببارگاہ حدیقہ آرای چمنستان کن فکان کہ شاخ قلم از فیض بہار طرازی صنعتش ثمر بار ست وگلبن دوات بآبیاری میر آب قدرش سیہ بہار۔ ونعت وافر حضرت ختم المرسلین رحمۃ للعالمین را گل کردگے باغستان کونین را علت غائی است وعندلیب ہدایتش در چار باغ عالم باہزار داستان در نغمہ سرائی اعنی محبوب خدا خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سپس بر قلوب تقدس اسلوب مستجران مآثر نبوی وستمعان مناقب ومحامد مصطفوی نقش بشارت برکت اشارت جاگزین باد کہ درین تردیکی کہ خوشدلی باد لہا سر وکار ست وصد کامرانی رارو زبازار گلشن بہارین حسنات آئین اعنی صحیفہ برکت انتما مختص بہ ذکر حالات حضرت خیر البشر وذکر نسب شریف از عبد اللہ تا آدم صفی اللہ علیہ التحیۃ والثناء واحوال مفصل ولادت باسعادت وکیفیت مشرح غزوات باہرات وتعداد ازواج مطہرات سید العرب والعجم مسمی بہ **احسن القصص** کہ تصنیف رشیق قدوۂ علماے مدرسین زبدۂ فضلای مذکرین قطب فلک علوم مرکز دائرۂ درایات وفہوم واضع اُبنیۂ فنون عربیہ رافع الویہ قوانین ادبیہ ناہج مناہج تحقیق سالک مسالک تدقیق صاحب دستگاہ **مولوی محمد احسان اللہ** انصاری نسب لکھنوی مولد فرنگی محل مسکن ابن سند العلماء اس الفقہا فخر الفضلاء ذو الفضل والکرم ینبوع البلاغۃ والحکم الفاضل اللبیب والکامل الادیب **مولوی محمد نعیم اللہ** ست بالجملہ تا تکلف از میان برخیز دسزاوار گفتنی ست وبرزبان آوردنی کہ مانند این کتاب متنتم روزگار در صحت روایات ودرتوضیح مطالب باہرات درین فراخنای عالم کمتر بودہ باشد اگرچہ درین باب کتاب ہاے دیگر بطبع رسیدہ اند مثل عجائب القصص از مصنفات مولوی

## تاریخ تالیف کتاب ہذا از مقبول بارگاہ آلہ مولانا محمد لطف اللہ صاحب

مولوی احسان یار غمگسار — کرد املا واقعات مصطفا — در زبان فارسی آورد نقل
تا شود بر خلق آسان مدعا — ناقل و منقول در حفظ صحت — ہست چون منقول عنہ بیخطا
مرحبا صد آفرین بر ہمتش — وہ چہ گوہر ہر سفت در سلک وفا — پاک تحریرش ز اغلاق زبون
صاف تقریرش بہ از آب بقا — ہر کلامش چون دز غلطان قبول — ہر مقامش رشک بستان صفا
صد لطافت در مطاوی قصص — صد ظرایف در قحاوی منا — الغرض در سیر باغ این کتاب
جلوہ افروز ست چون شان خدا — خواستم اینک بنم نام کتاب — تا برآید از سنین او صدا
لاجرم زیر و زبر فکرم دوید — در مقام سدرہ آخر یافت جا — ناگہان گوشم شنید از قدسیان
لطف تاریخ نبی خوان بر ملا
۱۲۹۳ھ

## قطعۂ تاریخ طبع کتاب لاجواب الموسوم باحسن القصص از نتائج افکار عمدۂ خاندان امارت زبدۂ دودمان سلطنت امیر ابن الامیر جناب نواب مرزا محمد عباس علیخان صاحب المتخلص بمحمد دام حشمتہ

ای خوشا عالم نیکوکردار — اسم شان ہست مولوی احسان — خلف مولوی نعیم اللہ
افتخار اماثل و اقران — صاحب خلق و حلم و علم و عمل — نیکخو لائق و فصیح زبان
دارد از من محبت قلبی — دوست ماست ظاہر و پنہان — چہ مضامین چیدہ جمع نمود
از حدیث و روایت و قرآن — کرد تالیف نسخۂ بے مثل — اندر احوال انبیای جہان
پئے تاریخ کرد فرمایش — از من ہیچکارہ ہیچمدان — ای محمد شبے چو در دل خود
فکر کردم برائے سال آن — این سن طبع از سر جودت — گفت ہاتف مظاہر الاحسان
۱۲۹۳ھ

ابوبکر محمد بن حسن ع بعد قتل هشتاد و سه کس بجنت خرامید ابوبکر بن علی مرتضی شصت و دو نفر را بکشت
و شهید شد عثمان بن علی مرتضی سی و پنج نفر را از اشقیا واصل بجهنم نموده بهشت برین داخل گردید
عون بن علی مرتضی چهل و دو کس را بکشت و شهید شد جعفر بن علی مرتضی سی و دو کس را قتل کرده فایز
بدرجه شهادت گردید عبد الله بن علی مرتضی بعد قتل هفتاد کس جام شهادت نوشید سلمان و عبد الله
ساکنان یمن بالمعیت جنگ کردند و شهید شدند تعداد مقتولین اینها دریافت نشد عباس بن علی مرتضی
یکهزار و سه صد و شصت و هفت ظالمان را بدوزخ فرستاده فائز بحضوری پدر بزرگوار خویش
شد علی اکبر بن امام همام حسین ع یکهزار و سه صد و سی و دو اشقیا را بجهنم واصل نموده بزیارت آبای
کرام خویش رضوان الله علیهم اجمعین فائز شد علی اصغر بن امام همام حسین ع چون سیدنا علی اصغر
فائز بدرجه شهادت شد جناب امام همام ع بنفس نفیس خود متوجه قتال اعدای دین شده یکهزار
و هفتصد و هفتاد و سه نفر اشقیا را واصل جهنم فرموده بلقای الهی فائز شد انا لله و انا الیه راجعون
و بروایتی یک صاحبزاده سیدنا امام حسن رض که بعمر هفت سالگی بود شهید شد رضوان الله علیهم و علی
آبائهم و صلی الله علی محمد و آله و سلم پس مجموع شهدای کربلای معلی هشتاد و نه تن بوده اند و مجموع
مقتولین لشکر مخالفین هفتده هزار و دو صد و هشتاد و چهار نفر بوده اند والله اعلم بالصواب

**خاتمة الکتاب** الحمد لله علی احسانه که این اوراق حسب تمنای احباب بتاریخ بست و نهم ماه ذیحجه سنه ۱۲۷۳ هجری رو باختتام
آورده و زبان قلم از ذکر اجمال و تفصیل آسوده در آنوقت زبده احبا و عمده الباء فاضل یلمعی کامل لوذعی
جامع معقول و منقول قامع اصول فضول نظام زمان و نثار دوران سقراط طبیعت بقراط رویت مشفقی
مکرمی حقائق آگاه و دقائق اکتناه حکیم مولوی محمد لطف الله حماه الله عن اعادی و بلغه الی اقصی متمناه
که ممتاز ترین تلامذه استاذ الجهابذه عمی و استادی و من علیه اعتمادی حضرت مولینا ولی الله
اسبل الله یغفر انه الجلی و الخفی حاضر مجلس بوده چون اوراق پریشانم را دید خیلی پسندید نظر بر محبت یگانگی
و رفع حجاب بیگانگی التماس آوردم که هر چند نام کتاب احسن القصص قرار یافته اگر کدامی نام تاریخی تجویز نموده شود
رهین منت بیضت خواهم شد ممدوح الیه تاریخ نبی نام گذاشت و بتالیف این قطعه قلم برداشت فالحمد لله علی فکره الصائب و ذکره الغائب
۱۲۷۳

نفر را بدار البوار فرستاده بهشت خرامید تمیم[۵۰] بن تمیم انصاری دو صد و شصت و دو کس را بقتل
آورده رهگرای عالم بقا شد قیس[۵۱] خوارزمی یکصد و سیزده ابطال را واصل جهنم نموده شهید گشت
سلیمان[۵۲] حبشی پس از قتل یکصد و بست و پنج کس بوستان جنت رفت داؤد[۵۳] بن حجفه انصاری پس
از کشتن هفتاد و پنجنفر شهید شد نعمان[۵۴] یمنی نود و نه کس را بکشت و راهی جنت گشت صهیب[۵۵]
برادر نعمان هفتاد و پنجکس را بهجان نموده فائز بحیات جاودان شد عبد الله[۵۶] بسر صهیب بعد قتل
پنجاه و نه کس و عون[۵۷] پسر دومی صهیب بعد کشتن پانصد و پنجاه و شش نفر و نعیم[۵۸] بسر سیومی صهیب
و زبره[۵۹] غلام صهیب که تعداد و مقتولین این هر دو بنظر در نیامده بجنت شتافتند و دو کس[۶۰] از زاریه که اسامی
آنها در ترتیب جنگ و تعداد مقتولان ایشان هم بنظر در نیامده شهید شدند عبد الله[۶۲] بن مقداد یکهزار
و دو صد و پانزده کس را از ستمگاران واصل جهنم نموده فدای امام همام شد عبد الله[۶۳] بن ابی دجانه
یکهزار و سه صد و سه نفر را قتل نموده فائز بدرجه شهادت گردید اما اسامی اهل بیت که باجناب
امام همام ع شهید شدند عبد الله[۶۴] بن مسلم بعد کشتن یکهزار و دوازده کس از لشکر ستمگاران بروضه
رضوان خرامید جعفر[۶۵] بن عقیل یکصد و پنجنفر را بدوزخ فرستاده جام شهادت نوشید عبد الرحمن[۶۶] بن
عقیل بعد کشتن یکصد و سه کس داخل بهشت گردید محمد[۶۷] بن عبد الله بن جعفر طیار بعد قتل دو صد
و هفتاد و پنجنفر از ستمشعاران بخلد برین شتافت عون[۶۸] بن عبد الله بن جعفر طیار سه صد و پانزده نفر را
واصل جهنم نموده یگانه گشت بهشت خرامید عبد الله[۶۹] بن امام حسن ع یکصد و شصت و دو کس را
بدوزخ فرستاده بزیارت جد امجد خود فائز گردید محمد[۷۰] بن اسد بست و هفت نفر را بکشت و شهید شد
اسد[۷۱] بن ابی دجانه سی و هفت کس را قتل نموده شهید گشت فیروزان غلام سیدنا امام حسن ع
هفتاد و سه کس را بکشت و شربت شهادت نوشید عمر[۷۲] بن حسن ع بعد کشتن یکصد و شصت و یک نفر
جام شهادت نوشید و بحضور جد بزرگوار خود حاضر شد عثمان[۷۳] بن حسن یکصد و دوازده اشقیا را
بهجان نموده بلقای پدر بزرگوار خویش فائز شد عون[۷۴] بن حسن پنجاه و پنجکس را قتل نمود و شهید شد
قاسم[۷۵] بن حسن بست و پنجکس را بدار البوار فرستاده فائز بحضور ے خدمت جد امجد و پدر بزرگوار خود گشت

امام ہمام علیہ السلام ساخت حبیب[۲۲] بن مظاہر یکہزار و یکصد و ہفتاد و دو تن را قتل کردہ بجنت خرامید
جریر[۲۳] مولای ابوذر غفاری دو صد و پنجاہ و یکنفر را فی السقر کردہ شہید شد انس[۲۴] بن مغفل ہفت صد و ہفتاد
و سہ کس را بالقتل در آورد بعالم آخرت رفت عابس[۲۵] ہفتاد و دو کس را قتل نمودہ شہید شد
شاکر[۲۶] چہل و سہ کس را بکشت و شہید گردید شوذب[۲۷] غلام عابس سی و یکنفر را بجاویہ روانہ نمودہ شہید شد
حجاج[۲۸] بن مسروق موذن لشکر جناب امام مظلوم ہفت صد و بست و چہار نفر را بدار البوار فرستادہ
بدرجہ شہادت فائز شد ضیف[۲۹] بن حارث سی و دو کس را قتل نمودہ شہید شد مالک[۳۰] بن عبید
نود و نہ کس را بکشت و شہید گردید شہاب[۳۱] غلام جناب امام سہ صد و سی و ہفت نفر را از جفاکاران راہی
دوزخ نمودہ خود بسیر بہشت خرامید حنظلہ[۳۲] بن سعد عجلی بعد قتل شصت و پنج کس شہید شد برید[۳۳] بن شعثا
پنج کس را قتل ساختہ عازم ملک بقا گردید سعد[۳۴] بن عبداللہ بن جعفر حنفی بعد قتل ہفتاد و ہفت
کس از ستمگاران بجنت آرام گرفت جنادہ[۳۵] بن حارث انصاری پانصد و سی و سہ جفاکاران را بالقتل
رسانیدہ بسیر بہشت مصروف شد مرہ[۳۶] بن ابی ذر غفاری بعد قتل سہ صد و چہل و دو نفر از ظالمان
فدای جناب امام ہمام گشت عثمان[۳۷] بن سلمان بعد قتل یکصد و ہفتاد و دو کس شربت شہادت
آشامید عبید[۳۸] بن بریدہ بعد قتل یکصد و بست و ہفت نفر از لشکر مخالفین داخل جنت گردید
عبداللہ[۳۹] بن بردہ چہل و ہشت کس را بکشت و شہید شد حبیب[۴۰] بن جعفر اسلمی بعد قتل ہفتاد و چہار کس
فدای جناب امام شہید گردید عزیر[۴۱] بن جابر نود و سہ کس را بکشت و شہید شد سالم[۴۲] بن علقمہ بعد
کشتن بست و ہشت کس از ستم شعاران رہگرای عالم بالا گردید سعید[۴۳] بن سعید پس از قتل شصت
و دو کس فائز بشہادت شد سعدان[۴۴] بن حرب انصاری سی و ہفت کس را کشتہ شہید گشت
عظیم[۴۵] بن ابو ایوب انصاری بعد قتل ہفتاد و پنجنفر از اشقیا فدای جناب امام ہمام گردید عبد البر[۴۶]
بن ابو ایوب انصاری پنجاہ و پنجنفر را جانب سقر روانہ نمودہ عازم بہشت برین گردید سلیم[۴۷] بن
ابو ایوب انصاری پنجاہ و سہ نفر را بمالک سپردہ بخدمت رضوان شتافت عامر[۴۸] بن سلیم انصاری
ہشتاد و چہار کس را از لشکر اہل جفا بجہنم واصل نمودہ شہید گشت اسعد[۴۹] بن تمیم انصاری ہفتاد

وسلموا تسلیما بخواند و هفتاد بار بگوید صلی اللہ علیک یا رسول اللہ فرشتہ باد آواز دہد کہ الفلان حق تعالی بر تو صلوٰۃ فرستاد و ہیچ حاجتش ضایع نماند و تمام گذارد شود اللھم ارزقنا القیام فی ذلک المقام بحق نبیک علیہ السلام ؎ یا نبی اللہ السلام علیک + انما الفوز و الفلاح لدیک +
بسلام آمدم جوابم دہ + بر ہمی بر دل فگارم نہ + بس بود جاہ و احترام مرا + یک علیک از تو صد سلام مرا +

## خاتمۃ الکتاب در ذکر اسمای شہدای کربلای معلی رضوان اللہ علیہم اجمعین

بالتعداد مقتولین از مخالفین حر بن یزید ریاحی[1] یکصد و ہفتاد و پنج کس را کشتہ جام شہادت نوشید مصعب[2] برادر حر یکصد و سی و پنج نفر را بجہنم فرستادہ شہید شد علی بن حر یکصد و بست و پنج کس را قتل نمودہ فایز بدرجہ شہادت گشت غرہ[3] غلام حر بعد قتل چہاردہ کس حال گرامی را فدای جناب امام ہمام[4] نمود زہیر[5] بن حسان اسدی شش کس را کشتہ راہ جنت گرفت عبداللہ[6] بن عمر کلبی سہ کس را واصل بجہنم نمودہ رہسپار عالم بقا شد بریر[7] بن حصیر سی و ہفت نفر را بکشت و بجنت خرامید وہب[8] بن عبداللہ کلبی نوداماد بعد کشتن سہ صد و سی و پنج کس داخل بہشت شد عمر[9] بن خالد ازدی بست و ہشت کس را روانہ سقر نمودہ بجنت رفت خالد[10] بن عمر ازدی دوازدہ کس را کشتہ جان بجان آفرین سپرد سعد[11] بن حنظلہ چہل و پنج کس را بمالک سپردہ بلقای رضوان فایز گشت حماد[12] بن السن سی و پنج کس را روانہ دوزخ نمودہ ببستر بشت خرامید شریح[13] بن عبداللہ بست و چہار کس را بسقر فرستادہ شہید گشت مسلم[14] بن عوسجہ نہ نفر را کشتہ شہید گردید ہلال[15] پسر مسلم پانزدہ کس را بکشت و سفر آخرت گزید یحیی[16] بن سلیم سی و چہار کس را بکشت و عزیمت بہشت نمود عبدالرحمن[17] بن عروہ ہفتدہ کس را واصل جہنم کردہ راہ جنت گرفت مالک بن السن سی و دو نفر را بکشت و شہید شد عمرو[18] بن مطاع دو صد و پنجاہ و شش کس را بدار البوار فرستادہ شربت شہادت نوشید قیس[19] بن مہنہ بعد قتل یکصد و چہل و دو کس از اشقیا بشہادت فائز شد ہاشم[20] بن عتبہ ابن جسم عم سعد کہ در عین محاربہ شریک امام ہمام شدہ یکہزار و سہ صد و پنجاہ و دو نفر را واصل بسقر نمودہ جان کرانمایہ را فدای قدم مبارک

که صلوة در روز آدینه بسیار بمن فرستید و امیر المومنین حسن رضی الله عنه میفرماید که رسول
مقبول صلی الله علیه وآله وسلم فرمود که هر کجا که باشند صلوة برمن فرستاده باشید که بمن
خواهد رسید همچنین فرمود که در شب آدینه و روز آدینه صلوة بسیار فرستاده باشید که شب و روز
صلوة نزد من ملایکه میرسانند و نام صلوة دهنده میگویند که فلان کس سلام بتو فرستاده
زهی نصیب آنکس که نامش بحضور پر نور جناب رسول الثقلین صلی الله علیه وآله وسلم
گرفته شود و مورد مراحم گردد و از انس بن مالک مروی ست که رسول خدا صلی الله علیه وآله
وسلم فرمود هر که یکبار صلوة برمن میفرستد حق تعالی ده بار صلوة ما و فرستد و ده گناه او بیامرزد
و ده درجه در درجها افزاید و از عبد الله بن مسعود رضی الله عنه مروی ست که رسول خدا صلی الله
علیه وآله وسلم فرمود که نزدیکترین خلق بمن در روز قیامت آنکس بود که صلوة بسیار بر من
فرستاده باشد و در بعضی روایت وارد گشته که قومی بر سر حوض کوثر نزد من آیند که ایشان
را بهیچ طاعت دیگر نشناسم الا به بسیاری فرستادن درود بر من و امام جعفر صادق از پدر
بزرگوار خود رضی الله عنهما روایت میفرماید که رسول خدا علیه الصلوة والسلام فرمود که هر که
یاد من پیش او کرده شود و صلوة برمن نفرستد در قیامت راه بهشت غلط کند در کشف الاسرار
فی خصایص سید الابرار جناب عمی و استادی افاده فرموده اند که زیارت قبر مبارک آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم از اعظم عبادات و منبع فیوضات و مبدا ترتب فتوحات ست فرمود رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم من زار قبری وجبت له شفاعتی و نیز فرموده اند که آنسرور علیه السلام
باتفاق امت حیات ابدی مر او را ثابت ست و وفات آنجناب بلکه سایر انبیا علیهم السلام
غیر از انتقال از ینعالم بعالم دیگر معنی ندارد کما قال صلی الله علیه وآله وسلم الانبیا احیاء فی
قبورهم یصلون الحدیث و هم فرمود ما من مسلم یسلم علی الا رد الله علی روحی حتی ارد علیه السلام
و این ابی قدیک گوید که از بعضی علما شنیده ام که میگفتند چنان خبر بمن رسیده که هر که در روضه
مبارک نبی علیه السلام بایستد و آیه ان الله و ملایکته یصلون علی النبی یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه

قرآن باشد و نشان محبت خدا و قرآن محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و علامت
محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم محبت سنت اوست و محبت و دوستی اصحاب کبار
او سنت او و کار آخرت کردن و دشمنی دنیا در زیدن و نشانہ دشمنی دنیا آن باشد کہ بقدر حاجت
سازد و در رطہ ذخیرہ نیندارد و اجمع اہل السنۃ والجماعۃ آن افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علیا ثم سایر العشرۃ المبشرہ ثم باقی بدر ثم باقی احد ثم
باقی اہل بیعۃ الرضوان ثم باقی الصحابۃ ہکذا حکی الاجماع علیہ ابو منصور البغدادی و اخرج
ابن عساکر عن ابن عمر قال کنا و قیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نفضل ابا بکر و عمر
و عثمان و علیا و قال ایوب السجستانی من احب ابا بکر فقد اقام الدین و من احب عمر
فقد اوضح السبیل و من احب عثمان فقد استضاء بنور اللہ و من احب علیا فقد اخذ
بالعروۃ الوثقی و من احسن الثناء علی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقد برء من النفاق
و من ابغض احداً منہم فہو مبتدع مخالف للسنۃ والسلف الصالح و اخاف ان لا یصعد لہ عمل
الی السماء حتی یحبہم جمیعا و یکون قلبہ سلیماً کما ذکر فی الشفا یا ولی الالطاف ازرقنا العفاف
والکفاف ای عاشقان و محبان رسول انس و جان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بر شما فرض ست
کہ درود محمود بر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نفرستید بدلیل قرآنی و برہان
فرقانی کہ ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما یعنی
خدا تعالی جل شانہ رحمت بر رسول مقبول نازل میفرماید و فرشتگان او دعا یا دمیکنند شما کہ
مومنانید ہمچنین دعا بوے میکنید و درود بوے فرستید و در حدیث وارد ست کہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمودہ کہ لا صلوۃ لمن لم یصل علی پس در وقت یاد کردن آنجناب
باشنیدن نام نامی و یا نوشتن نام گرامی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درود فرستید
زیرا کہ آنجناب علیہ الصلوۃ والسلام فرمودہ است کہ خواری باد بانکس کہ مرا پیش او یاد کنند
و صلوۃ بر من نفرستد و از اوس منقول ست کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود

بارخدایا دوستدار هر که علی را دوستدار دار و دشمن دار هر که علی را دشمن دار و همچنین فرمود که
یا علی لا یحبک الا مومن ولا ینعضک الا منافق یعنی ای علی غیر از مومن ترا دوست ندارد و غیر از
منافق ترا دشمن نمیدارد و در حق سید النسا فاطمه زهرا ارشاد کرد رسول خدا ام که فاطمه پاره گوشت
من ست پس کسیکه در خشم آرد او را در خشم مے آرد مرا و در روایتی آمده بدرستیکه خدا تعالی
غضب میکند بغضب کردن فاطمه و راضی میشود بخوشنودی او و فرمود رسول خدا صلی الله
علیه و آله وسلم هر که حسن و حسین را دوست دارد مرا دوست داشته باشد و هر که مرا دوست
داشته باشد خدا تعالی را دوست داشت و هر که ایشان را دشمن داشت مرا دشمن داشت
و هر که مرا دشمن داشت خدا تعالی را دشمن داشت و رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم با
عباس بن عبد المطلب فرمود که حق خدا ایکه جان محمد در قبضه قدرت اوست که ایمان بدل هیچ مردی در نیاید
تا وقتیکه شما را دوست نگیرد و هر که برادر و پدر مرا نجانیده مرا نجانیده باشد و برادر پدر من
و پدر من چون دو شاخ یک درخت اند و در حق ام المومنین عائشه صدیقه با ام سلمه فرمود که مرا
بحبت آنکه عائشه را بیازاری آزرده مدار و از خدیفه منقول است که رسول خدا صلی الله علیه
و آله وسلم فرمود که اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر یعنے پیروی این دو کس باشید بعد من
ابو بکر و عمر که پس از من خلیفه باشند از جا بر مرو لیست که فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم
که خدا تعالی از میان یاران من از بهر من چهار کس را برگزید ابو بکر و عمر و عثمان و علی و ایشان
را بهترین یاران من ساخت و در میان یاران من ایشان را مهتر ساخت و باز فرمود که الله الله
فی اصحابی لا تتخذوهم غرضا من بعدی یعنی زنهار زنهار در حق اصحاب من یعنی ایشان را نشانه
تیر ملامت نسازید که ایشان را هر که دوست داشت بواسطه دوستی من ایشان را دوست داشت
و هر که ایشان را دشمن داشت بواسطه دشمنی من ایشان را دشمن داشت و هر که ایشان را آزرد
مرا آزرده باشد و هر که مرا آزرده باشد خدا تعالی را آزرده و هر که خدا تعالی را آزرده
باشد حقتعالی او را بعذاب فرو گیرد و سهل بن عبد الله میفرماید که نشان محبت خدا تعالی محبت

فرمود کہ ہیچ کدام از شما مومن نباشد تا وقتیکہ من دوستر نباشم نزد او از پدر و مادر و فرزند او
و ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ ہر کہ مرا دوست دارد در بہشت با من باشد
واز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرویست کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ
محکم ترین امت من در محبت من جمعی باشند کہ بعد از من بیایند کہ ہر یک از ایشان آرزوی
آن کنند کہ مرا بینند و اہل و مال فدای من کنند پس محب خالص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کسی بود کہ پیرو سنت او باشد بہر چہ فرمودہ و کردہ و مقرر داشتہ و از جملہ دلیلہای محبت
رسول علیہ السلام محبت اہل بیت نامدار و اصحاب کبار اوست از مہاجر و انصار رضی اللہ عنہم
و رضوا عنہ و از زید بن ارقم منقول ست کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ در حق
اہل بیت خود سو گند میدہم بر شما و سہ مرا تکلمہ را تکرار فرمود و روایے میگوید از زید پرسیدم
کہ اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیستند گفت آل علی و آل جعفر و آل عباس
رضی اللہ عنہم و رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ من در میان شما دو چیز میگذارم
با دامیکہ دست دران زنید گمراہ نگردید قرآن و اہل بیت من بنگرید ما بعد من در ایشان
چگونہ بجامے آرید و جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود شناخت حب آل محمد بیزاری
آرتش دوزخ ست و دوستی آل محمد گذشتن بر صراط قیامت ست و پیروی آل محمد ایمن شدن
از عذاب فی الشفا قال بعض العلماء معرفتہم ہی معرفۃ مکانہم من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
واذا عرفہم بذلک عرف وجوب حقہم و حرمتہم لسببہ و سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہ از
جملہ عشرہ مبشرہ اند روایت کردہ کہ چون ایت مباہلہ نازل گشت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سیدہ النسا فاطمہ زہرا و علی مرتضی و حسن مجتبی و حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہم را طلب
فرمود و در عبائے خود گرفت و فرمود بار خدایا اینہا از اہل بیت من اند حسین را از ایشان انیرو
ایشان را تطہیر فرمائی و در حق جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ فرمود من کنت مولاہ فعلی
مولی اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنی ہر کہ من دوست ادیم علی دوست اوست

درخانه مضبوط نگاه میداشت وهر روز یکبار می رفت وزیارت میکرد وهرگاه یکه بعضی از اشراف قریش پیش وی می آمدند ایشان را درانخانه می برد وآنها را با ایشان می نمود ومیگفت هذا میراث من اگرکم الله واعزکم وگویند درانخانه سریری وبالشی ازادیم که حشو آن لیف خرما بود ویکجفت موزه وقطیفه وآسبائی دستی وکنانه بود که دران چند تیر بودند وپوشیده نماند که انچه از پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم مانده بود صدقه ووقف بود بر جمیع مسلمانان ومیراث نبود بدلیل حدیث صحیح نحن معاشر الانبیا لانرث ولا نورث ماترکناه فهو صدقة والله اعلم **فصل سی وچهارم** دربیان آنکه انچه بر خلائق نسبت رسول مختار صلی الله علیه وآله وسلم وآل اطهار او اصحاب کبار رضی الله عنهم واجب است از محبت وممنوع است از عداوت علمای کرام وفضلای عظام رحمهم الله فرموده اند که بر مجموع خلائق واجب ست که ایمان برسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بیارند واطاعت آنجناب علیه الصلوة والسلام نمایند وپیروسنت او باشند ومحبت با آنجناب زیاده از اولاد وابوین خود دارند چنانکه حق تعالی در قرآن مجید میفرماید قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفر لکم ذنوبکم یعنی بگوای محمد صلی الله علیه وآله وسلم اگر شما خدا تعالی را دوست میدارید پس مرا ببردی کنید تا خدا تعالی شما را دوست دارد وگناهان شما بیامرزد قال فی الشفاء واعلم ان حرمة النبی صلی الله علیه وآله وسلم بعد موته وتوقیره وتعظیمه لازم کما کان فی حال حیاته وکذلک عند ذکره علیه السلام وذکر حدیثه وسنته وسماع اسمه وسیرته ومعامله اله وعترته وتعظیم اهل بیته وصحابته قال ابو ابراهیم التجیبی واجب علی کل مومن متی ذکره او ذکر عنده ان یخضع ویخشع ویتوقر ویسکن من حرکته وماخذ فی هیئته واجلاله بما کان یاخذ نفسه لو کان بین یدیه ویتادب بما ادبنا الله به وسئل عن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه کیف کان حبکم لرسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال کان والله احب الینا من اموالنا واولادنا وآبائنا وامهاتنا ومن الماء علی الظماء واز انس بن مالک مرویست که رسول خدا صلعم

ابراهیم فرستاده بود و در روضة الاحباب بتعبیر آن بطبله کرده که شانه و مسواک و مقراض
و یکجله و آینه او را در ان مضبوط میدارند و بعضی مقراض و استره و چقمق نیز ذکر کرده اند و نام آئمه
رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم مُدَلّه بود بضم میم و فتح دال و کسر لام مشدده و گویند که آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم را ایته بود که جمال با کمال خود را در ان مشاهده میفرمود مُشَطه بود
بضم میم و سکون شین بمعنی شانه است و شانه از عاج بود و آنحضرت را صلی الله علیه و آله وسلم
سرمه دان بود که هر شب قریب بخواب رفتن در هر دو چشم مبارک سه مار اکتحال میفرمود و آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم را قصعه بفتح قاف و سکون صاد که نامش غز ابود بچهار حلقه قصعه کاسه
بزرگ جفنه بفتح جیم و سکون فا نیز کاسه بزرگ و صحفه نیز بمعنی کاسه بزرگ آمده و بعضی گفته اند
که صحفه آنکه پنجکس را سیر میکند و قصعه ده کس را کذا فی المدارج صاع وُدد بود که بدان اخراج
فطره می نمود و صاع پیمانه را گویند و مد بضم میم تیره پیمانه تفسیر کرده اند و جناب رسالتمآب علیه السلام
را سریری بود قوایم آن از چوب ساج و فراشی بود از آدم که حشو وی لیف بود و آدم چرم لیف
پوست خرما پلاس که دوتة میکردند آنحضرت وقت شب بران تکیه میفرمود خاتم
قصه بود که نگینه آن هم از قصه بود دو موزه سیاه که بجائی بخدمت رسول خدا صلی الله
علیه و آله وسلم فرستاده بود و آنحضرت می پوشید آنرا و آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را
سه جبه بود که آنها را در جنگ می پوشید ندیکی ازان از سندس سبز و دیگرے جبه طیالسه بود
و سیوم معین نشده که از کدام چیز بود و جبه جامه را گویند که قطع کرده دوخته باشند پس اگر
جیب دارد و قمیص گویند والا قبا نامند و جبه همه را شامل است و در داود ستار را جبه نگویند
و طیالسه جمع طیلسان گویا از طیلسان ساخته و دوخته بودند و آن از لباسهای عجم است
مدور سیاه که تا روپودی پشم بود کذا فی المدارج و آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را عمامه بود
که آنرا سحاب میگفتند و عمامه دیگر بود سیاه و ردا بود و الله اعلم و در روضة الاحباب مسطور است
که مرویست که بعضی متروکات پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم نزد عمرو بن عبد العزیز بود و آنرا

تکیه کند آدمی بان و نگاه دارد و او را مثل عصا و گویند که مخضره از شعار ملوک بود و این را عرجون میگفتند و عرجون شاخ خرما چون خشک گردد و کج شود گویا مراد آنست که مخضره حضرت صلی الله علیه و آله وسلم تشبیه کرده میشد بعرجون یا آن مخضره از شاخ خرما بود و عصای بود که بران تکیه میفرمود و میگفت که انکا بعصا از اخلاق انبیاست و الله اعلم قضیب از شوخط بود و او را مشوق می نامیدند و قضیب شاخ درخت را گویند و نام شمشیر آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بود و شاخی از درخت گاهی در دست مبارک میداشت از درختی که نام آن شوخط است و قضب مشوق طویل و رقیق را گویند و آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را قدحی بود موسوم به ریان بود ازری یعنی سیرابی و چون در قدح آب و شیر و نبیذ میمال آن خورده میشود و بنابر مناسبت موسوم بریان شد و قدحی دیگر بود موسوم به مغیث مشتق از غیث یعنی باران و قدحی دیگر بود مصیب که بسیار زده شده بود و بضبه در سر مقام و آن قدح حلقه داشت که ازان حلقه می آویختند آنرا و قدحی دیگر از عیدان بود چنانکه مرویست که آنحضرت را قدحی از عیدان بود که زیر سر بر آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم نهاده میشد که در وی بول میکرد و این لفظ را بدو قسم تصحیح کرده اند بکسر عین جمع عود بمعنی چوب و جمع باعتبار آخر است و بفتح عین نام درختی ست و قدحی دیگر از شیشه بود که آنرا یکی از ملوک بهدیه فرستاده بود تور بفتح تا و سکون واو یعنی طغاری بود از سنگ که آنرا مخضب بود بکسر میم و سکون خا و فتح ضاد معجمتین مرکن بود بکسر میم و سکون راو نیز بمعنی طغاری ست و تغار دیگر از نحاس بود در کوه بود که موسوم بصادره بود در کوه انائی از جرم که بآن طهارت کنند مدهن بود که در وی روغن نگاه میداشت بضم میم و بار بعه بود اسکندرانیه که آنرا در وی نگاه میداشت و در مدارج مسطورست که مراد بربعه اینه دان است که در وی آینه می نهاد و در قاموس ربعه جونه عطار و صندوق مصحف و توصیف دی باسکندرانیه بجهت آنست که آنرا مقوقس والی اسکندریه بماریه قبطیه ام سیدنا

بمیرد و اگر مار شتر را بگزد خر جنگ خورد تا زهر مار در او تاثیر نکند و چون رنجور شود برگ بلوط خورد صحت یابد و شتر در عرب بسیار می باشد و منقول است که جناب رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم هفت شتر داشت شتیر دار که ام ایمن در حوالی مدینه آنها را می چرانید و بهر خانه که حضرت رسالت مآب صلی الله علیه و آله وسلم وقت شب بیوتت میفرمود می برد و الله اعلم **فصل سی و سیوم در بیان اثواب و اثاث البیت و متروکات جناب رسالتمآب صلی الله علیه و آله وسلم** اهل سیر رحمهم الله تعالی آورده اند که حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم روزیکه وفات یافت ده برد چیره و دو جامه صهاری و آزاری عمانی و یک قمیص سحولی و جبه یمنی و خمیصه و قطیفه و کساء سفید و ملحفه که بورس رنگ کرده بودند و طافیه چند خورد از وی صلی الله علیه و آله وسلم ماند بُرد بضم با جامه کذا فی الصراح او حبره بکسر حا و فتح یا جسی از جامه و در صراح گفته برد یمانی و صحاری منسوب بصحار که قریه ایست از یمن و عمان بضم عین و تخفیف میم شهریست از یمن و آنکه بشام ست بضم عین و تشدید میست و سحول بفتح سین و ضم آن و بفتح منسوب بسوی سحول بمعنی قصار که وی می شوید و سفید میسازد و بمعنی سفید کردن یا منسوب بسحول که نام قریه ایست بیمن و بعضی گفته اند که بضم نیز اسم قریه ایست خمیصه ثوبی از خز یا صوف معلم و بعضی مقید بسواد ساخته اند در صراح گفته خمیصه گلیم سیاه مربع که او را دو علم ست و قطیفه جامه ریشه و پرک با لکسر و المد گلیم ملحقه با لکسر میم و سکون لام و فتح حا مهمله چادر و ورس بفتح واو و استرک که بدان جامه را رنگ کنند مخجن بکسر میم و سکون خا و فتح جیم بمعنی چوگان گفته اند و مخجن بر وزن منبر چوبی سر کج و بر معطوف معوج و مخجن آنحضرت صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم بقدر یک گز یا دو از تر بود که مشی میکرد بآن و رکوب میفرمود بدان و می آویخت آنرا بر شتر پیش برو و دست خود و منقول است که اکثر آنرا در دست مبارک خود میداشت و آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را مخضره بود بکسر میم و سکون حا المهمله و فتح صاد مهمله از خضر میانه آدمی که آنرا هنگاه گویند اختصار دست بر هنگاه نهادن و تکیه کردن بران و مخضره چیزیکه

که غضبا وجدعا وسرحا وصلما ومخرمه همه لقب این شتر ست کذافی روضة الاحباب ودر مدارج النبوة مسطور ست که غضب بمعنی شکافته شدن گوش شتر وشکسته شدن شاخ کبش ست وجدعا نیز بهمین معنی ست وبمعنی بریدن دست وبینی وگوش ولب نیز می آمد ولعضے از ارباب سیر میگویند که این هر دو نام همین ناقه است که او را قصوا میگویند که در وی قصوی وغضبی وجدعی بنود بلکه در گوش وی چیزی بود مشابه آن ودحرجا بفتح صاد مهمله وسکون راو صلما بلام نیز آمده ومخرمه بضم میم وفتح خا وسکون صاد معجمه نیز در اسمای شتران آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم واقع شده ودر همه معنی قطع وبریدن هست ناقه حضرمه سرپستان بریده وصلم گوش ازبن برکندن ومصلمه ناقه گوش ازبن بریده وناقه مخرمه گوشه از گوش بریده وانهارا نیز میگویند که اسمای قصوا ست وگویند که در غزوه بدر بطریق غنیمت یک شتر ابوجهل بدست آمده بود که در بینی وی حلقه از نقره بود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم آنرا در روز حدیبیه در هدی فرستاده تا مشرکان را بابخت بخشیم آرد منقول ست که رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بست ناقه شیردار داشت که در موضع غابه که از نواحی مدینه است میچرانیدند ودر هر شب دو مشک شیر می آوردند واهل وعیال آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بآن روزگار میگذرانیدند ودر روضة الاحباب مذکور ست که در ایمان نقاع خوب کثیرة اللبن بود واسامی بعضی از انها این ست

**حنا وسمرا وعریس وسعدیه ومعوم ولیسیره وربی ومهریه**

ودر مدارج مسطور ست که چهل وپنج ناقه شیردار بود که سعد بن عباده برای آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم آورده بود انتهی ولقحه دیگر داشت که آنرا ابرق میگفتند وضحاک بن سفیان برای آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم فرستاده بود مقابل دو شتر شیر میداد کذافی روضة الاحباب والله اعلم وگویند که شتر را کنه بسیار می باشد ودر رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرموده که بدترین شتر آفریده شده است ازشیاطین وشتر جانوری عجیب الخلقت قوی هیکل کم خور بارکش فرمان بردار ست واز غرائب احوال شتر آنست که چون چشمش بر ستاره سهیل افتد فی الحال

می آمد یعفور اشاره میکرد و آن شخص معلوم میکرد که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم نزد من
او را فرستاده است و طلب میفرماید و آن شخص بخدمت حاضر میشد چون رسول خدا صلی الله
علیه و آله و سلم وفات یافت یعفور بر چاهی رفت و خود را در آن چاه از جهت جزع و هصبری
بر مفارقت رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم انداخت و هلاک شد و آنچاه قبر وی گشت والله اعلم
و در حیواة الحیوان مسطور است که مردم را در مدح و ذم این دابه که حمار است اقوال متباینه بحسب
اغراض و مصالح است و از بعضی اسلاف نقل کرده که اختیار میکردند رکوب حمیر را بر رکوب براذین
که نام اسپان ترکیست و حمار بار بر و تیز گوش و مشقتی و ترسنده صورت است گویند اگر بر بلندی
باشد که شیر را در آن مقام راه نباشد و آواز شیر نشنود خود را از ترس بزیر اندازد که او را بکشد
و عمرش از چهل سال زیاده نمی شود و بیهقی در شعب الایمان از ابن مسعود رضی الله عنه می آرد
که پیغمبران علیهم السلام بر حمار سوار میشدند و پشمینه را می پوشیدند و شاة را می دوشیدند و در مدارج
مسطور است که بر میدارد بار و میرساند بمنزل و جلیل است داء او و خفیف است دواء او و کم است
مونت او و بسیار است معونت او و اخفض است فرود او و اقرب است بالا بر آمدن او و بالجمله
پس است در شرف و فضیلت آواز میان دواب بعد از خیل و بغال و جمال سواری رسول خدا
صلی الله علیه و آله و سلم بر وی و اما شتران رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم از نر و ماده بسیار
بودند یکی از آنها قصوا بفتح قاف و سکون صاد نام داشت و این ناقه را حضرت صلی الله
علیه و آله و سلم در وقت هجرت از ابوبکر صدیق رضی الله عنه خرید نمود و آنحضرت هجرت بر این
ناقه فرموده بود و وی مامور بود من عند الله هر سو که رود و هر جا که نشیند و در حدیبیه نیز برین
ناقه سوار بود و در سفر و حضر بر این ناقه سواری میفرمود و وحی در وقت سواری این ناقه می آمد
و غیر این ناقه قصوا هیچ شتر دیگر تحمل آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم در وقت وحی نداشت
و در مدارج مسطور است که ناقه آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم مقطوع الاذن نبود بلکه خلقت گوش
وی همچنین واقع شده بود که یکجانب وی بریده شکل می نمود و نزد بعضی از اهل سیر صحیح آنست

اہلی ست در عمر بسبب قلت جماع و وی مرکب ملوک ست و در تحمل اثقال و طول اسفار فائق ست
بر اکثر مراکب و گویند که استر در زمان فریدون پیدا شده و بعضے گفته اند اول کسیکه استر پیدا کرد قارون
بود اما قول اول صحیح ست و ابن عساکر در تاریخ دمشق از امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه
آورده است که وقتیکه نمرود آتش برای سوختن ابراهیم علیه السلام می افروخت و در نقل هیزم
اسرع دواب اقوی اینها استر بود جناب خلیل الرحمن علیه السلام دعا فرمود حق تعالی قطع نسل
وی نمود و قبل از ان در بغال توالد و تناسل بود و در حیواة الحیوان مذکور ست که اجماع
کرده اند اهل حدیث که بغله رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم نر بود نه ماده والله اعلم و جناب
رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم را سه دراز گوش بود یکے عفیر نام داشت بالضم عین مهمله
بروزن زبیر و قاضی عیاض بعین معجمه گفته و اتفاق دارند شراح بر تخطیه و تغلیط قاضی و گویند که
این را مقوقس اهدا نموده بود والله اعلم کذا فی المدارج و دیگرے را یعفور نام بود که آنرا فروه
جذامی فرستاده بود و گویند عفیر و یعفور نام یک دراز گوش ست و عفره بمعنی لون تراب ست
و دیگری سعد بن عباده آورده بود و گویند که چون رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم
خیبر را فتح کرد حماری سیاه را یافت و با رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم در سخن آمد و آنحضرت
او را فرمود که نام تو چیست گفت شهاب و خدا تعالی از نسل جد من شصت حمار بیرون آورد
که بر آنها سواری نکرد مگر پیغمبری از پیغمبران و من امید داشتم که تو سوار شوی مرا و باقی نمانده
است از نسل جد من غیر از من و باقی نمانده از پیغمبران سوای تو و پیش از تو نزد یهودی بودم
و من میلغزیدم در سواری او بقصد و وی دردناک میگردانید شکم مرا و می رد شب مرا پس
پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم او را فرمود که یعفورے یعنی نام تو یعفور ست ای یعفور انات
را شهوت داری عرض کرد که ندارم رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بر وقت حاجت خود بران
سوار میشد و چون از وے فرود می آمد و اگر کسی را می طلبیدی او را بر در وے میفرستادی
و یعفور بر درش می آمد و در او را بسر خود میکوفت و می زد و چون آن شخص از خانه بیرون

پس تربیت بر ایشان افتاد و استر دیگر که نامش فضه بود و آنرا فروه بن عمر و خذامی
بهدیه فرستاده بود برای رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم و آنرا رسول خدا صلی الله علیه وآله
وسلم ببسیدنا صدیق اکبر رض عنایت فرموده بود و دیگری که ابن العلی صاحب ایلیه فرستاده بود
و آنرا ایلیه میگفتند و دیگری از ذومه الجندل آمده بود و دیگرے نجاشی ملک حبشه هدیه فرستاده
بود و دیگرے که کسری فرستاده بود و در مدارج النبوة مسطور است که این قول بعید است زیرا که
آن بدبخت پاره کرد فرمان آنحضرت را و کتاخیها و بے ادبیها کرد از رسال وی هدیه را بعید است
انتهی و بدانکه بغل مرکب از فرس و حمار است و بنا بر آن در اعضای او صلابت اعضای حمار
و عظیم الاناب فرس بعید است و همچنین صوت او که آنرا سیهج گویند بسین و جیم مرکب است از
سهیل فرس و نهیق حمار و وی عقیم می باشد مشهور آنست که پیدایش او بجا نیدن حمار است
بر فرس چنانکه در حدیث آمده است که هدیه فرستاده شد برای رسول خدا صلی الله علیه وآله
وسلم بغله و خوش آمد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را پس صحابه گفتند ما نیز بجانیم حمار را
بر فرس تا حاصل شود مانند این آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم راضی نشد و فرمود که
این عمل آن کسان میکنند که علم ندارند و در تعلیل این نهی گفته اند که آنحضرت صلی الله علیه
وآله وسلم نکرده پنداشت جانیدن او به برغیر جنس و در حیوة الحیوان مذکور است که پندایش
استر بهر دو طریق است و گفته اند که اگر حمار بر اسپ ماده جانیده شود نشئه بغل بفرس سخت
تر می باشد و اگر فرس بزیر ماده حمار جانیده شود بغل شبیه بحمار بیشتر می شود و گفته اند
که هر عضوے که از وے فرض کنید بین بین است میان فرس و حمار و همچنین در اخلاق او
نه ذکاے فرس دارد و نه بلادت حمار و با اینهمه وصف کرده می شود بهدایت در طریق
که یکبار که برای رفت دیگر بهمان راه می رود و غلط نمیکند و گویند که اگر پدرش خر باشد
بهتر است از انکه مادرش خر باشد و در خواص فرسی بیشتر از حماری است و در شکل مشابهتر
بمادر بود و انچه از اسپ و گور خر پیدا بود بهتر بود مگر نادر است و استر دراز ترین حیوانات

درخانه مضبوط نگاه میداشت و هر روز یکبار می رفت و زیارت میکرد و هرگاهیکه بعضی از
اشراف قریش پیش وی می آمدند ایشان را در انخانه می برد و آنها را با ایشان مے نمود
و میگفت هذا میراث من اکرمکم الله واعزکم و گویند در انخانه سریری و بالشی از ادیم که
حشو آن لیف خرما بود و یکجفت موزه و قطیفه و آسیائی دستے و کنانه بود که دران چند تیر
بودند و پوشیده نماند که انچه از پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم مانده بود صدقه و وقف
بود بر جمیع مسلمانان و میراث هیچکس نبود بدلیل حدیث صحیح نحن معاشر الانبیا لا نرث ولا
نورث ما ترکناه فهو صدقه والله اعلم **فصل سی و چهارم** در بیان آنکه انچه بر خلائق
نسبت رسول مختار صلی الله علیه و آله وسلم و آل اطهار و اصحاب کبار رضی الله عنهم واجب
است از محبت و ممنوع است از عداوت علمای کرام و فضلای عظام رحمهم الله فرموده اند
که بر مجموع خلائق واجب ست که ایمان برسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بیارند و اطاعت
آنجناب علیه الصلوة والسلام نمایند و پیرو سنت او ص باشند و محبت با آنجناب زیاده از اولاد
و ابوین خود دارند چنانکه حق تعالی در قرآن مجید میفرماید قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی
یحببکم الله ویغفر لکم ذنوبکم یعنی بگو ای محمد صلی الله علیه و آله وسلم اگر شما خدا تعالی را دوست
میدارید پس مرا پیروی کنید تا خدا تعالی شما را دوست دارد و گناهان شما بیامرزد قال
فی الشفاء واعلم ان حرمة النبی صلی الله علیه و آله وسلم بعد موته و توقیره و تعظیمه لازم کما کان فی
حال حیاته وکذلک عند ذکره علیه السلام و ذکر حدیثه و سنته و سماع اسمه و سیرته و معاملة آله
و عترته و تعظیم اهلبیته و صحابته قال ابو ابراهیم تجیبی واجب علی کل مومن متی ذکره او ذکر عنده
ان یخضع و یخشع و یتوقر و یسکن من حرکته و یاخذ فی هیبته و اجلاله بما کان یاخذ به نفسه لو کان
بین یدیه و یتادب بما ادبنا الله به و سئل عن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه کیف کان
حبکم لرسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال کان والله احب الینا من اموالنا و اولادنا
و آبائنا و امهاتنا و من الماء علی الظماء و از انس بن مالک مرویست که رسول خدا صلعم

ابراهیم فرستاده بود و در روضة الاحباب تعبیر آن بطبله کرده که شانه و مسواک و مقراض
و یکجله و آینه او را آوران مضبوط میداشتند و بعضی مقراض و استره و چقمق نیز ذکر کرده اند و نام آئینه
رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم مُدلّه بود بضم میم و فتح دال و کسر لام مشدده و گویند که آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم را آیته بود که جمال با کمال خود را در ان مشاهده میفرمود و مُشمّط بود
بضم میم و سکون شین یعنی شانه است و شانه از عاج بود و آنحضرت را صلی الله علیه و آله وسلم
سرمه دان بود که هر شب قریب بخواب رفتن در هر دو چشم مبارک سه مار اکتحال میفرمود و آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم را قصعه بفتح قاف و سکون صاد که نامش غرّ ابود بچهار حلقه قصعه کاسه
بزرگ جفنه بفتح جیم و سکون فا نیز کاسه بزرگ و صحفه نیز بمعنی کاسه بزرگ آمده و بعضی گفته اند
که صحفه آنکه بنجکس را سیر میکند و قصعه ده کس را کذا فی المدارج صاع و مُد بود که بدان اخراج
فطره می نمود و صاع پیمانه را گویند و مد بضم میم تیر به پیمانه تفسیر کرده اند و جناب رسالتمآب علیه السلام
را سریری بود قوایم آن از چوب ساج و فراشی بود از آدم که حشو وی لیف بود و آدم چرم دلیف
پوست خرما پلاس که دوته میکردند و آنحضرت وقت شب بران تکیه میفرمود خاتم
قصه بود که نگینه آن هم از قصه بود دو موزه سیاه که نجاشی بخدمت رسول خدا صلی الله
علیه و آله وسلم فرستاده بود و آنحضرت می پوشید آنرا و آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را
سه جبه بود که آنها را در جنگ می پوشید ندیکی از ان از سندس سبز و دیگری جبه طیالسه بود
و سیوم معین نشده که از کدام چیز بود و جبه جامه را گویند که قطع کرده دوخته باشند پس اگر
جیب دارد قمیص گویند والا قبا نامند و جبه همه را شامل است و رداود ستار را جبه نگویند
و طیالسه جمع طیلسان گویا از طیلسان ساخته و دوخته بودند و آن از لباسهای عجم است
مدور سیاه که تا روپودی پشم بود کذا فی المدارج و آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را عمامه بود
که آنرا سحاب میگفتند و عمامه دیگر بود سیاه و ردا بود و الله اعلم و در روضة الاحباب مسطور است
که مرویست که بعضی متروکات پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم نزد عمرو بن عبد العزیز بود و او

تکیه کند آدمی بان و نگاه دارد او را مثل عصا و گویند که مخضره از شعار ملوک بود و این را عرجون میگفتند و عرجون شاخ خرما چون خشک گردد و کج شود و گویا مراد آنست که مخضره حضرت صلی الله علیه و آله وسلم تشبیه کرده میشد بعرجون یا آن مخضره از شاخ خرما بود و عصای بود که بران تکیه میفرمود و میگفت که انکا بعصا از اخلاق انبیاست و الله اعلم قضیب از شوخط بود و او را مشوق می نامیدند و قضیب شاخ درخت را گویند و نام شمشیر آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بود و شاخی از درخت گاهی در دست مبارک میداشت از درختی که نام آن شوخط است و قضیب ممشوق طویل و رقیق را گویند و آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را قدحی بود موسوم به ریان بود از زری یعنی سیرابی و چون در قدح آب و شیر و نبیذ میمثال آن خورده میشود و بنا بر مناسبت موسوم بریان شد و قدحی دیگر بود موسوم به مغیث مشتق از غیث یعنی باران و قدحی دیگر بود مصیب که بمسمار زده شده بود و لفظه در سه مقام و آن قدح حلقه داشت که ازان حلقه می آویختند آنرا و قدحی دیگر از عیدان بود چنانکه مرویست که آنحضرت را قدحی از عیدان بود که زیر سر میگذاشت آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم نهاده میشد که در وی بول میکرد و این لفظ را بدو قسم تصحیح کرده اند بکسر عین جمع عود یعنی چوب و جمع باعتبار آخر است و بفتح عین نام درختی است و قدحی دیگر از شیشه بود که آنرا یکی از ملوک بهدیه فرستاده بود تور بفتح تا و سکون واو یعنی طغاری بود از سنگ که اسمش مخضب بود و بکسر میم و سکون خا و فتح ضاد معجمتین مرکن بود بکسر میم و سکون را و نیز بمعنی طغاری هست و تغار دیگر از نحاس بود و رکوه بود که موسوم بصادره بود و رکوه انائی از چرم که بآن طهارت کنند و مدهن بود که در وی روغن نگاه میداشت بضم میم و با ربعه بود و اسکندرانیه که آنرا در وی نگاه میداشت و در مدارج مسطورست که مراد بربعه اینه دان است که در وی آینه می نهاد و در قاموس ربعه جونه عطار و صندوق مصحف و توصیف دی باسکندرانیه بجهت آنست که آنرا مقوقس والی اسکندریه بماریه قبطیه ام سیدنا

بمیرد و اگر مار شتر را بگزد خر جنگ خورد تا زهر مار در او تاثیر نکند و چون رنجور شود برگ بلوط خورد
صحت یابد و شتر در عرب بسیار می باشد و منقول ست که جناب رسول خدا صلی الله علیه و آله
وسلم هفت شتر داشت شیر دار که ام ایمن در حوالی مدینه آنها را می چرانید و بهر خانه که حضرت
رسالت مآب صلی الله علیه و آله وسلم وقت شب بیتوتت میفرمود می برد والله اعلم **فصل**
**سی و سیوم** در بیان اثواب و اثاث البیت و متروکات جناب رسالتمآب صلی الله علیه
و آله وسلم اهل سیر رحمهم الله تعالی آورده اند که حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم روزیکه
وفات یافت ده برد حبره و دو جامه صهاری و آزاری عمانی و یک قمیص سجولی و جبه یمنی
و خمیصه و قطیفه و کسائی سفید و ملحفه که بورس رنگ کرده بودند و طافیه چند خورد از وی صلی الله
علیه و آله وسلم ماند برد بضم با جامه کذا فی الصراح او حبره بکسر حاء و فتح یا حبسی از جامه و در صراح
گفته برد یمانی و صحاری منسوب بصحار که قریه ایست از یمن و عمان بضم عین و تخفیف میم شهریست
از یمن و آنکه بشام ست بضم عین و تشدید ست و سجول بفتح سین و ضم آن و بفتح منسوب
بسوی سجول بمعنی قصار که وی می شوید و سفید میسازد و بمعنی سفید کردن یا منسوب بسجول
که نام قریه ایست به یمن و بعضی گفته اند که بضم نیز اسم قریه ایست خمیصه ثوبی از خز یا صوف
معلم و بعضی مقید بسواد ساخته اند در صراح گفته خمیصه گلیم سیاه مربع که او را دو علم ست قطیفه
جامه ریشه و پرکسا بالکسر و المد گلیم ملحفه بالکسر میم و سکون لام و فتح حاء مهمله چادر و ورس
بفتح واو استبرک که بدان جامه را رنگ کنند مخجن بکسر میم و سکون خا و فتح جیم بمعنی چوگان گفته اند
و مخجن بر وزن منبر چوبی سر کج و بر معطوف معوج و مخجن آنحضرت صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم
بقدر یک گز یا درازتر بود که مشی میکرد بآن و رکوب میفرمود بدان و می آویخت آنرا بر شتر
پیش برد و دست خود و منقول ست که اکثر آنرا در دست مبارک خود میداشت و آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم را مخضره بود بکسر میم و سکون حاء معجمه و فتح ضاد مهمله از خضر میانه
آدمی که آنرا تهیگاه گویند اختصار دست بر تهیگاه نهادن و تکیه کردن بران و مخضره چیزیکه

کہ غضبا وجدعا وسرما وصلما ومخصرمہ ہمہ لقب این شتر ست کذافی روضۃ الاحباب ودر مدارج النبوۃ
مسطور ست کہ غضب بمعنی شکافتہ شدن گوش شتر وشکستہ شدن شاخ کبش ست وجدعا نیز
بہمین معنی ست وبمعنی بریدن دست وبینی وگوش ولب نیز می آمدو لبعضے از ارباب سیر میگویند
کہ این ہر دو نام ہمین ناقہ است کہ او را قصوا میگویند کہ در وی قصوی وغضبی وجدعی نبود بلکہ
در گوش وی چیزی بود مشابہ آن ومنہا بفتح صاد مہملہ وسکون را وصلما بلام نیز آمدہ ومخصرمہ
بضم میم وفتح خا وسکون صاد معجمہ نیز در اسمای شتران آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع شدہ
ودر ہمہ معنی قطع وبریدن ہست ناقہ حضرمہ سرپستان بریدہ وصلم گوش ازبن برکندن ومصلمۃ ناقہ
گوش ازبن بریدہ وناقہ مخصرمہ گوشہ از گوش بریدہ وانہا را نیز میگویند کہ اسمای قصوا ست
وگویند کہ در غزوہ بدر بطریق غنیمت یک شتر ابوجہل بدست آمدہ بود کہ در بینی وی حلقہ از
نقرہ بود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنرا در روز حدیبیہ در ہدی فرستادہ تا مشرکان را
بابہجت بخشیم آرد منقول ست کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب ناقہ شیر دار داشت
کہ در موضع غابہ کہ از نواحی مدینہ است میچرانیدند ودر ہر شب دو مشک شیر می آوردند
واہل وعیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بآن روزگار میگذرانیدند ودر روضۃ الاحباب
مذکور ست کہ در ایمان نقاع خوب کثیرۃ اللبن بود واسامی بعضی از انہا این ست
**حنا وسمرا وعریس وسعدیہ ومعوم ولیسیرہ وربی ومہریہ**
ودر مدارج مسطور ست کہ چہل وپنج ناقہ شیر دار بود کہ سعد بن عبادہ برای آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم آوردہ بود انتہی ولقحہ دیگر داشت کہ آنرا ابرن میگفتند وضحاک بن سفیان
برای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرستادہ بود مقابل دو شتر شیر میدا دکذافی روضۃ الاحباب
واللہ اعلم وگویند کہ شتر را کنہ بسیار می باشد ورسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ کہ بدرستیکہ
شتر آفریدہ شدہ است از شیاطین وشتر جانوری عجیب الخلقت قوی ہیکل کم خور بارکش
فرمان بردار ست واز غرائب احوال شتر آنست کہ چون چشمش بر ستارہ سہیل افتد فی الحال

می آمد یعفور اشاره میکرد و آن شخص معلوم میکرد که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم نزد من
او را فرستاده است و طلب میفرماید و آن شخص بخدمت حاضر میشد چون رسول خدا صلی الله
علیه و آله و سلم وفات یافت یعفور بر چاهی رفت و خود را در آن چاه از جهت جزع و هصری
بر مفارقت رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم انداخت و هلاک شد و آنچاه قبر وی گشت والله اعلم
و در حیواة الحیوان مسطور است که مردم را در مدح و ذم این دابه که حمار است اقوال متباینه بحسب
اغراض و مصالح است و از بعضی اسلاف نقل کرده که اختیار میکردند رکوب حمیر را بر رکوب براذین
که نام اسپان ترکیست و حمار بار بر و تیز گوش و مشقتی و ترسنده صورت است گویند اگر بر بلندی
باشد که شیر را در آن مقام راه نباشد و آواز شیر نشنود خود را از ترس بزیر اندازد که او را بکشد
و عمرش از چهل سال زیاده نمی شود و بیهقی در شعب الایمان از ابن مسعود رضی الله عنه می آرد
که پیغمبران علیهم السلام بر حمار سوار میشدند و پشمینه را می پوشیدند و شاة را می دوشیدند و در مدارج
مسطور است که بر میدارد بار و میرساند بمنزل و جلیل است داء او و خفیف است دواء او و کم است
مونت او و بسیار است معونت او و اخفض است فرود او و اقرب است بالا بر آمدن او و بالجمله
پس است در شرف و فضیلت آواز میان دواب بعد از خیل و بغال و جمال سواری رسول خدا
صلی الله علیه و آله و سلم بر وی و اما شتران رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم از نر و ماده بسیار
بودند یکی از آنها قصوا بفتح قاف و سکون صاد نام داشت و این ناقه را حضرت صلی الله
علیه و آله و سلم در وقت هجرت از ابوبکر صدیق رضی الله عنه خرید نمود و آنحضرت هجرت بر این
ناقه فرموده بود و وی مامور بود من عند الله هر سو که رود و هر جا که نشیند و در حدیبیه نیز برین
ناقه سوار بود و در سفر و حضر بر این ناقه سواری میفرمود و وحی در وقت سواری این ناقه می آمد
و غیر این ناقه قصوا هیچ شتر دیگر تحمل آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم در وقت وحی نداشت
و در مدارج مسطور است که ناقه آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم مقطوع الاذن نبود بلکه خلقت گوش
وی همچنین واقع شده بود که یکجانب وی بریده شکل می نمود و نزد بعضی از اهل سیر صحیح آنست

اهلی ست و عمر بسبب ثلث جماع و وی مرکب ملوک ست و در تحمل اثقال و طول اسفار فائق ست
بر اکثر مراکب و گویند که استر در زمان فریدون پیدا شده و بعضے گفته اند اول کسیکه استر پیدا کرد قارن
بود اما قول اول صحیح ست و ابن عساکر در تاریخ دمشق از امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه
آورده است که وقتیکه نمرود آتش برای سوختن ابراهیم علیه السلام می افروخت و در نقل هیزم
اسرع و ذواب اقوی اینها استر بود جناب خلیل الرحمن علیه السلام دعا فرمود حق تعالی قطع نسل
وی نمود و قبل ازان در بغال توالد و تناسل بود و در حیواة الحیوان مذکور ست که اجماع
کرده اند اهل حدیث که بغله رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم نزاد نه ماده و الله اعلم و جناب
رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم را سه در از گوش بود یکے عفیر نام داشت بالضم عین مهمله
بروزن زبیر و قاضی عیاض بعین معجمه گفته و اتفاق دارند شراح بر تخطیه و تغلیط قاضی و گویند که
این را مقوقس اهدا نموده بود و الله اعلم کذا فی المدارج و دیگرے را یعفور نام بود که آنرا فروه
جذامی فرستاده بود و گویند عفیر و یعفور نام یک در از گوش ست و عفره بمعنی لون تراب ست
و دیگری سعد بن عباده آورده بود و گویند که چون رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم
خیبر را فتح کرد حماری سیاه را یافت و بار رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم در سخن آمد و آنحضرت
او را فرمود که نام تو چیست گفت شهاب و خدا تعالی از نسل جد من شصت حمار بیرون آورد
که بر آنها سواری نکرد مگر پیغمبری از پیغمبران و من امید داشتم که تو سوار شوی مرا و یافی نمانده
است از نسل جد من غیر از من و یافی نمانده از پیغمبران سوای تو و پیش از تو نزد یهودی بودم
و من میلغزیدم در سواری او بقصد وی در دناک میگردانید شکم مرا و می رد یشب مرا پس
پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم او را فرمود که یعفورے یعنی نام تو یعفور ست ای یعفور اناث
را شهوت داری عرض کرد که ندارم رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بر وقت حاجت خود بران
سوار میشد و چون از وے فرود می آمد و اگر کسی را می طلبیدی او را بر در وے میفرستادی
و یعفور بر در ش می آمد و در او را بسر خود میکوفت و می زد و چون آن شخص از خانه بیرون

پس ترجمت بر ایشان افتاد و استر دیگر کہ نامش فضہ بود و آنرا فروہ بن عمر خذامی
بہدیہ فرستادہ بود برای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آنرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بسیدنا صدیق اکبر رض عنایت فرمودہ بود و دیگری کہ ابن العلی صاحب ایلیہ فرستادہ بود
و آنرا ایلیہ میگفتند و دیگری از ذومہ الجندل آمدہ بود و دیگرے نجاشی ملک حبشہ ہدیہ فرستادہ
بود و دیگرے کہ کسری فرستادہ بود و در مدارج النبوۃ مسطور ست کہ ابن قول بعید ست زیرا کہ
آن بدبخت پارہ کرد فرمان آنحضرت را و کتابہا و بے ادبیہا کرد ارسال وی ہدیہ را بعید ست
انتہی و بدانکہ بغل مرکب از فرس و حمار ست و بنا بر آن در اعضای او صلابت اعضای حمار
و عظیم الاناث فرس بید است و ہمچنین صوت او کہ آنرا سیج گویند بسین و جیم مرکب ست از
سہیل فرس و نہیق حمار و وی عقیم می باشد مشہور آنست کہ بید الیش او بجہانیدن حمارست
بر فرس چنانکہ در حدیث آمدہ است کہ ہدیہ فرستادہ شد برای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بغلہ و خوش آمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را پس صحابہ گفتند ما نیز بجہانیم حمار را
بر فرس تا حاصل شود مانند این آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی نشد و فرمود کہ
این عمل آن کسان میکنند کہ علم ندارند و در تعلیل این نہی گفتہ اند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نکردہ بپنداشت جہانیدن و ابہ بر غیر جنس و در حیوۃ الحیوان مذکور ست کہ بید الیش
استر بہر دو طریق ست و گفتہ اند کہ اگر حمار بر اسپ مادہ جہانیدہ شود شہ بغل بفرس سخت
تر می باشد و اگر فرس بزیر مادہ حمار جہانیدہ شود بغل شبیہ بحمار پشیتر مے شود و گفتہ اند
کہ ہر عضوے کہ از وے فرض کنید بین بین ست میان فرس و حمار و ہمچنین در اخلاق او
نہ ذکای فرس دارد و نہ بلادت حمار و با اینہمہ وصف کردہ می شود بہدایت در طریق
کہ یکبار کہ برای رفت دیگر بہمان راہ مے رود و غلط نمیکند و گویند کہ اگر پدرش خر باشد
بہتر ست از انکہ مادرش خر باشد و در خواص فرسی پشیتر از حماری ست و در شکل مشابہتم
بسیار بود و انچہ از اسپ و گور خر پیدا بود بہتر بود مگر نادر ست و استر در ازترین حیوانات

که همراه آنحضرت غزاها کرده و نام اسپ جبرئیل ع خیزوم ست والله اعلم کذا فی المدارج و در سبعیات
منقول ست که رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرمود که الله تعالی اسپ را از ریح جنت خلق نمود
و ریح را از آب و آب را از جواهر و جواهر را از قدرت و قدرت را بارشاد کن فیکون و در حیوة الحیوان
مذکور ست که اول کسیکه بر اسپ سوار شد اسمعیل علیه السلام بود و پیش از آن اسپان در بیابان ها
میگردیدند و مسخر کسے نمی شدند حق تعالی اسمعیل ع را قادر گردانید بر نواصی اسپان و خوار و رام
گردانید اسپان را برای وی و لهذا رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرمود ارکبوا الخیل فانها
میراث ابیکم اسمعیل رواه النسائی و در حدیث وارد گشته که ملایکه در هیچ لهو حاضر نشوند مگر در سه
لهو لهو مردان با زنان خود و دوانیدن اسپان و تیر انداختن والله اعلم و جناب رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم را چند استر بودند یکی دلدل نام داشت و آن استر سفید بود که
آنرا مقوقس ملک اسکندریه برسم هدیه فرستاده بود با ماریه قبطیه ام سیدنا ابراهیم علیه السلام
و بعد از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم جناب مرتضوی بران سواری میفرمود و بعد از وی
نزد سیدنا امام حسن مجتبی بود و در زمان معاویه بن ابی سفیان هلاک شد و گویند چنان
پیر شده بود که جو را برای او آرد میکردند و باو میدادند ابن عباس رض گوید که چون دلدل را
نزد پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم آوردند مرا پیش ام سلمه فرستاد تا برای وی مقداری
پشم و لیف آوردم و حضرت علیه الصلوة والسلام از آن قسم برای وی رسنے بیافت بعد
از آن اندرون خانه تشریف برد و گلیمی بیرون آورد و چارته نموده بر پشت آن بغله راست
کرد پس بسم الله گفت و سوار شد و مرا ردیف خود گردانید و آن اول بغله بود که در اسلام
سواری یافت و طبرانی در معجم اوسط خود از انس روایت کرده که گفت چون مسلمانان روز
حنین منهزم گشتند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بر بغله شهبای خود که آنرا دلدل میگفتند
سوار بود با او خطاب فرمود که اے دلدل بزمین نزدیک شو دلدل سینه خود بر زمین چسپانیده
تا حضرت علیه السلام یک کف خاک از زمین برداشت و بروے دشمنان پاشید و فرمود لا ینصرون

که یا آدم عزت خود و عزت اولاد خود را اختیار نمودی باد امیکه باقی باشند و در حیوانه الحیوان
از امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه منقولست که گفت فرمود رسول خدا صلی الله
علیه وآله وسلم که چون آفریدگار عالم جلشانه خواست که اسپ را پیدا فرماید باد جنوب را فرمود که
میخواهم که از تو مخلوقی پیدا آرم و او را سبب عزت اولیاے خود و باعث مذلت
اعداے دین و حمال اهل طاعت خود گردانم باد عرض کرد که یارب پیدا کن پس گرفت حقتعالی
پیدا قدرت خود قبضه از ان و پیدا نمود از ان اسپے و فرمود که نام نهادم ترا فرس و در بعضے
روایات آمده که پیدا نمود اسپ کمیت را و باو خطاب فرمود و گفت که پیدا کردم ترا
و گردانیدم خیر بناصیه تو که حاصل کنند غنایم را بر پشت تو و گردانیدم ترا که بے جناح
پرواز کنی فانت المطلب و انت المهرب و بگردانیدم بر پشت تو مردان را که تسبیح و تهلیل
و تکبیر گویند چون ملایکه آفرینش اسپ را شنیدند عرض کردند که یارب ما بندگان تو ایم و ترا
تسبیح و تحمید و تهلیل و تکبیر میکنیم برائے ما چه آفریدی پس خدا تعالی پیدا کرد اسپان
ابلق را برائے ملایکه که گردنهای ایشان مثل گردنهای شتران بختی ست تا مدد کنند هر کرا
خدا خواهد از انبیا و رسل خود چنانکه قدوه المحدثین جلال الدین سیوطی در جایک از
اخبار الملایک از ابن عباس همین روایت را نقل کرده و چون مستوی شد قوایم اسپ
آواز کرد خطاب آمد که ای اسپ تبر سان باواز خود دلهای مشرکان را و سایر مسامع ایشان را
و خوار گردان اعناق ایشان را و در روایتی وارد گشته که حق تعالی جبرئیل علیه السلام را ارشاد
کرد که قبضه از باد جنوب بگیر و جبرئیل علیه السلام بموجب فرمان قبضه از باد جنوب گرفت پس
خدا تعالی از وی اسپ کمیت پیدا کرد الحدیث و در تخصیص جبرئیل ع بامر در گرفتن قبضه از باد
جنوب و در خلق آدم بعزرائیل ع امر شد گویا آن باشد که در خلق آدم گرفتن قبضه از خاک بود
و خاصیت خاک تحمل ست پس بعزرائیل حکم شد که بقهر و جبر از وی بگیرد و باد نسبتی دارد بجود
پس اینجا جبرئیل ع را امر نمود تا برفق و نرمے بگیرد و جبرئیل را علیه السلام بسوی اسپ نسبتی هست

سرخ کمیت خوانند وارشم اسپ سفید و سپید لب زیرین واقرع اسپ سفید پیشانی
کمتر ازغره و محجل اسپیکه هر چهار دست و پای او سپید باشد محجل در صراح گفته که تحجیل سپیدی
دست و پای ستور فرس محجل الرجلین مطلق الیدین آنکه پایها سپید باشد چنانکه گذشت
در فضیلت اسپ اخبار و احادیث بیشمار وارد گشته و آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم فرمود
الخیر معقود بنواصی الخیل الی یوم القیمة یعنی نیکوی بسته شده است بموی پیشانی اسپان تا روز
قیامت و در مدارج النبوة مسطور است که معنی عقد خیر بنواصی خیل بالبست و ملازمت خیر
مر انها راست گویا مقصود است دران و مراد بناصیه موی مسترسل بر جبهه است و تخصیص
آن مذکر بجهت زیبی و زینتی که دران است یا کنایه است از تمامه ذات فرس انتهی و گویند که
او بهترین حیوانست بحسب صورت و سیرت و بهمه رنگ می باشد و از جمیع حیوانات اهلی
فراست او بیشتر است و از همه تیز رو و شنوا تر و اخلاق نیکو دارد مانند فرمانبرداری
وزیرکی و احتمال مجاهدات و ریاضت و در شرف او همین کافی ست که خدا تعالی
در کلام مجید قسم یاد کرده است باسپانیکه مومنان بر ایشان با کفار جنگ
میکنند چنانکه میفرماید والعادیات ضبحا تا آخر که مراد بیان خیل غزاة
است و جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم از خوار
داشتن اسپان و در بار کردن و استعمال کردن ممانعت فرموده و بعضے
علما بر انند که خلقت اسپ قبل از آفرینش آدم بوده است و گویند که
چون آفریدگار عالم آدم علیه السلام را بیافرید و مخلوقات را بروے
عرض کرد و با آدم علیه السلام خطاب فرمود که اختیار کن از مخلوقات من
انچه میخواهی آدم علیه السلام اسپ را اختیار نمود و در روایتے آنکه اسپ
و براق را بروے عرض کرد و خطاب فرمود که ای آدم علیه السلام اختیار کن بر کدام
ازین دو دابه که دوست میداری آدم گفت اسپ را اختیار کردم خطاب آمد

اسپ را بغایت لاغر و ضایع کرده بود و میفروخت فاروق اعظم خواست که آن اسپ را
باز خرید نماند و با حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشاورت نمود آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
فرمود چیزیکه در راه خدا تعالیٰ صدقه کرده در هیچ حال باز عود نماید و ششم ضریس
بضاد معجمه چاهی را گویند که بسنگ در نورد یده باشند آن اسپ را بجهت آن ضریس گفتند
که اسپی محکم بود کذا فی المدارج نقلا عن روضة الاحباب و در قاموس گفته که نام فرس ست
که خریده بود پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از فزاری و تغییر داد اسم او را بسکب پوشیده نماند
که چون اینچنین باشد ذکر او با سکب راست نمے آید کذا فی المدارج هفتم طرب بفتح طاء
مهمله و کسر راوان را فروه بن عمر و خذامی برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بهدیه
فرستاده بود هشتم ملاوح بضم میم و کسر واو که اول ازان ابو بردہ بن نیار بوده در حاشیه
روضة الاحباب نوشته ملواح و ملاوح آنچنان را گویند که باریک میان باشد و فربه نشود نهم
سبحه از سباحت بمعنی شنا و ابن الثین گفته که فرس اشقر ست که آنرا از اعراب بده شتر
خرید فرموده دهم بحر و این اسپ را از جماعت تجار که از یمن آمده بودند جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خرید فرموده و بر این اسپ سه بار مسابقت نمود و در هر سه نوبت
سابق شد پس دست مبارک بر پیشانی آن مالید و فرمود ما انت الا بحر یعنے نیست تو مگر
دریا و ابن زبیر گفته که این اسپ کمیت بود و اسمائے این ده اسپ در اکثر کتب سیر
مرقوم ست و بعضے اسمائے دیگر هم ذکر کرده اند یلیق و ذو العقال و ذو اللمم و مرتجل و مراوح
و سرحان و لیعسوب و یعبوب و نجیب و ادهم و سجار و سجل و ظرف و مندوب و از انس
بن مالک رضی اللہ عنہ مرویست که گفت احب از امور دنیا بعد زنان نزد رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسپ بود و دوست ترین اسپان نزد رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم اشقر و ارثم و اقرع و محجل مطلق الیمین بود اما اشقر در مراح گفته که اشقر سرخ
سپیدے اشقر لغت منه و اسپ سرخ نسق و دوم و آنرا که نسق و دم سیاه باشد و دیگر ها

نام داشت اوهم بود یعنی سیاه و در حدیث واقع شده است که خیر الخیل اوهم و نیز آمده است
علیکم بکل کمیت اغر محجل او اشقر اغر محجل او اوهم اغر محجل و فرق میان کمیت و اشقر آن
گفته اند که یال دوم در کمیت سیاه بود و در اشقر سرخ و در صراح گفته که شقره سرخ و سفیدی
و اشقر نعت منه و اسپ سرخ نش و دم و آنرا که نش و دم سیاه باشد و دیگرها سرخ کمیت
خوانند چنانکه در مدارج مسطور ست دیگر مرتجز بضم میم و سکون را و فتح فوقانیه و کسر جیم
و زای در آخر ماخوذ از رجز که نوعی ست از شعر که وزن آن مستفعلن سه بار ست و این اسپ
را آنحضرت از اعرابی که نامش سواد بن الحارث بن ظالم بود از بنی مره یا از خزاعه و یا از بنی
تمیم خریده بود و آن اعرابی منکر شد و از حضرت علیه الصلوة والسلام گواه طلبیده و خزیمه
بن ثابت انصاری گواهی داد و شهادت او بمنزله دو شهادت شد ازین جهت او را ذو الشهادتین
نام شد سیوم لزاز که مقوقس بهدیه فرستاده بود و گویند رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم
آنرا بسیار دوست میداشت و در اکثر اسفار بران سواری میفرمود کذا فی روضة الاحباب
و در قاموس گفته لزاز نام فرسی ست که اهدا کرد او را مقوقس با ماریه قبطیه و چهارم لحیف
بحای مهمله که ربیعه بن البراء آنرا بهدیه فرستاده بود و جناب رسول خدا صلی الله علیه و آله
وسلم جهد شتر بعوض باو عنایت فرمود و در مدارج از حاشیه روضة الاحباب مسطور ست که
در بعضی نسخ لخیف بضم لام و فتح خا تصحیح کرده شده است و ارجح فتح لام و کسر حا ست و
بخای معجمه هم روایت کرده اند چنانکه در قاموس آنرا در لحف بحای مهمله و خای معجمه ذکر
کرده و در هر دو جا گفته کامیر و زبیر فرس نبی صلی الله علیه و آله وسلم و پنجم ورد بمعنی گل
و اسپیکه میان کمیت و اشقر نا شد و بر شتر نیز اطلاق میکنند از جهت رنگش کذا فی المدارج
و این اسپ را تمیم داری برای رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بهدیه فرستاده بود
و آنسرور صلی الله علیه و آله وسلم این اسپ را بفاروق اعظم عنایت فرمود و فاروق اعظم
این را بیکی از غازیان داد تا در راه خدا بران جهاد کند و سوار شود و آن شخص آن

شکسته شد و سداد و جعنة که آنرا متصله میگفتند و کمرے آزادیم بود و سه حلقه نقره داشت
و آنحضرت صلے الله علیه و آله وسلم را خیمه بود که آنرا کن میگفتند و کنان بکسر کاف و تشدید نون
در مدارج مسطور ست که ظاهر ازین عبارت قوم آنست که کن نام آن بود و کن و کنان در اصل
بمعنے پوشش ست و جمع وے اکنان و کنانه تیردان را گویند و کانون آتش دان را گویند
و خیمه هاے آنحضرت صلے الله علیه و آله وسلم ازادیم نیز بود والله اعلم و آنسرور صلے الله
علیه و آله وسلم را یک رایت بوده عقاب نام داشت و دیگرے لواے سفید بود و گاه گاه
الویه از چادرهاے شب زوجات مطهرات خویش رضی الله عنهم میفرمود والله اعلم

**فصل سی و دوم** در ذکر تعداد مراکب و دواب رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم
از فرس و شتر و استر و دراز گوش و گوسفند اهل سیر تعداد اسپان رسول آخر الزمان صلی الله
علیه و آله وسلم ده گفته اند و نامهاے آنها نوشته اند اول سکب در اصل بمعنی ریختن
آبی ست و سکب نام فرس آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم هم بجهت جریان و سیلان
اوست در رفتار و فرس سکب اسپے را گویند که جواد و کثیر الجر و سریع السیر باشد مانند آب
روان و سکب اول اسپی ست که آنحضرت او را بده اوقیه خریده و مالک شده و بران جهاد
کرد و نام سکب در دست مالک اول ضرس بود آنحضرت او را تغیر داده بسکب موسوم فرمود
و برین اسپ مسابقت نمود و سابق شد و آنحضرت شادمان و مسرور گشت و آن اسپ
کمیت بود اغر محجل طلق الیمنی یعنے پیشانی و دست و پاے آن سفید و مطلق الیمین بود
و کمیت اسپی را گویند که رنگ او میان سیاهی و سرخی باشد و خالص نباشد هیچ یکے
ازین هر دو رنگ و اغر بغین معجمه اسپے که در پیشانی وے سفیدے باشد زیاده از درم
و غره بضم غین نام آن سفیدیست و در قاموس مطلق سفیدے گفته و محجل اسپیکه چهار
دست و پاے او سفید باشد نخجیل سفیدے دست و پاے ستور و طلق الیمنی بضم طا و لام
و مطلق الیمین نیز گویند یعنے پایهاے وے سفید نباشد و ابن الاثیر گفته که آن اسپ که سکب

نام بود از زیق بمعنی لغزیدن و جنبیدن و دیگر فتیق بمعنی کشادن و شکافتن و دیگرے وفر
بمعنے تمام کردن و بسیار کردن و گویند که آنحضرت را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سپرے دیگر بود
که دران تصویر کیش و با عقاب بود و برائے آنحضرت هدیه فرستاده بودند و آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان تمثال را نکرده میداشت دست مبارک بران نهاده و آن تمثال محو شد
در روایتے آنکه یکروز صباح برخواست و حق تعالی آن صورت را ازان سپر محو کرده بود چنانکه
در مدارج النبوة و روضة الاحباب مسطور ست و هم صاحب روضة الاحباب میگوید که معلوم
نشد که این یکے از انهاست که بنام مذکور شد یا غیر اینها و منقول ست که جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چهار نیزه داشت سه نیزه از اسلحه یهود بنی قینقاع اختیار کرده بود و یکے
دیگر که آنرا مثوے نام مشتق از ثوی بمعنی اقامت و مثنی هم میگفتند از ثنے بمعنی دوتا
شدن و بعضے گویند که هر یک ازین دو نام نیزه ایست و دو دیگر مسمی نگشته و حربه داشت
که آنرا نبعه میگفتند و دیگرے را بیضا میگفتند و دیگرے که آنرا عنزه بعین و نون
و زاے مفتوحات و حربه چوب دستے را گویند چنانکه در صراح گفته و بعضے تفسیر کرده اند
برمح صغیر جمع آن حراب بکسر حا نبعه بفتح نون و سکون با و نبع درختے ست که از وے کمان
سازند و از شاخها او نیز سازند نبعه یک چوب پاره باشد و حربه دیگر بود که آنرا بیضا میگفتند
ظاهرا از چوب سفید رنگ بود و دیگر عنزه اقصر از رمح سه مثل ذراع که او را سنانی بود
مثل سنان رمح و خادمان همراه آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آنرا بر میداشتند برائے
ستره ساختن یا گلوح استنجا از دیوار برکندن و در ایام اعیاد پیش پیش آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مے بردند کذا فی المدارج و روضة الاحباب واللہ اعلم و جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شش کمان داشت یکے زورا و سه از سلاح بنی قینقاع
یکے را روحا میگفتند و دیگرے را بیضا نام بود و این هر دو از چوب درختیکه نامش
شوحط است ساخته بودند و دیگرے از چوب نبع که آنرا صفرا میگفتند و کتوم که در روز احد

ہم گویند و دیگر فضہ نام داشت و این ہر دو از اسلحہ یہود بنی قینقاع با آنجناب رسیدہ
بود و دیگر ذات الفضول نام داشت از جہت درازی و کشادگی و آنرا سعد بن عبادہ
وقتیکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بمدینہ تشریف آوردہ فرستادہ بود و درین زرہ چہار
حلقہ از نقرہ بود دو از طرف سینہ و دو از جانب قفا و این زرہ آنست کہ نزد ابو شحم یہودی بر ثلثی
صاع جو رہن بود و چون آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات یافت ہم پیش وے رہن بود
و در روز احد این راو قطنہ را یکے بالائے دیگر پوشیدہ بود و در روز چنین نیز سعد یہ و ذات الفضول
را پوشیدہ بود چنانکہ در روضۃ الاحباب مذکور ست و در مدارج النبوۃ بجائے حنین خیبر گفتہ
واللہ اعلم دیگر ذات الوشاح و دیگر ذات الحواشی و دیگر تیرا از نام داشت و دیگر
حریق و وجہ تسمیہ ذکر نکردہ اند نقل ست کہ زرہ ذات الفضول را بعد رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم علی مرتضی کرم اللہ وجہہ تیمناً و تبرکاً نزد خود نگاہ میداشت و گویند روز جمل آن زرہ
در بر داشت و بعضے از اہل سیر بر انند کہ زرہ داؤد علیہ السلام کہ روز قتل جالوت در بر خود داشت
نزد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بود و آنرا روحامے خوانند بریں تقدیر ہفت زرہ
بودہ باشد کذا فی روضۃ الاحباب و در مدارج النبوۃ از مواہب لدنیہ منقول ست کہ زرہ سعدیہ
قینقاعی را زرہ داؤد علیہ السلام گفتہ اند و اللہ اعلم اما مغفر جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم بروایت اکثر دو مغفر داشت یکے را موشح و دیگر یرا ذو البنوع میگفتند
و مغفر بروز منبر و بعضے از اہل سیر آوردہ اند کہ آنحضرت را خودے بود کہ عرب آنرا بیضہ
گویند روز احد در سر مبارک وے نشست و مبخوی در آمدہ در رخسار شریف خلید و سر روی
مبارکش خون آلودہ شد و فرق کردہ اند در میان مغفر و بیضہ و گویند کہ مغفر شبیہ بطاقیہ است
و بیضہ آنرا جدیدہ بر بنے فرود آمدہ بود و بیضہ را طولے و بر طرف اعلی تیزے بود و بنصف بیضہ
مرغ شبیہ باشد آنرا حلقہا بود کہ گردن در روے و بعضے از کتفین و سینہ را پوشد کذا فی المدارج
واللہ اعلم و جناب رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سہ سپر داشت یکے را زبوق

تہ نشستن چیزے در آب رسوب بفتح را سیف کہ غائب میشود در ضرب و در تہ او مے نشیند
و در قاموس گفتہ اسم سیف رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم یا از سیوف سبعہ است
کہ فرستادہ بود بلقیس برائے سلیمان علی نبینا و علیہ السلام و در روضۃ الاحباب مذکورست
کہ این شمشیر را علی مرتضی از بتخانہ فلس در سال نہم از ہجرت برائے رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم آوردہ بودند و بعضے گویند زید الخیل طائی برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
فرستادہ بود دیگر قلعی بضم قاف و فتح لام کہ از قلع کہ موضعی ست بباویہ رسیدہ بود و در صراح
گفتہ کہ قلع بحر تک نام موضعی ست در باویہ و سیف قلعی منسوب باو ست چنانکہ در مدارج مذکورست
تبا صیغہ مبالغہ است از تیر بمعنی قطع دیگر خیف بمعنے موت و جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم از اسلحہ سہ و بنی قینقاع اختیار فرمودہ بود دیگر قضیب بفتح قاف و کسر ضاد
معجمہ و سکون یائے تحتانیہ در آخر بائے موحدہ در روضۃ الاحباب مسطورست اول شمشیریکہ
بر میان بست این بود و در صراح گفتہ سیف قاطع تیغ بران دیگر ذو الفقار بفتح فا و کسر
آن و این شمشیر منبہ بن الحجاج سہمی بود و در روز بدر پسر وے عاص بن منبہ برداشت جناب
مرتضوی کرم اللہ وجہہ او را کشت و شمشیر را بنظر انور حضرت آوردہ آنحضرت او را برائے
خود اختیار فرمود بعد ازاں در غزوہ احزاب بجناب مرتضوی عنایت فرمود و ابن شمشیر ملیست
کہ در حق وے و صاحب وے گفتہ اند لا فتا الا علی لا سیف الا ذو الفقار و گویند کہ در وسط
ذو الفقار مثل مہرہائے پشت بود و ہمیشہ این سیف در ہر جنگ با آنحضرت بود و حد اللہ
و بقبضہ آن دو حلقہ کہ شمشیر بران او بزان می باشد از نقرہ بود و در روضۃ الاحباب مسطورست کہ ماثور شمشیر دیگر کہ از پدر بمیراث رسیدہ وے بود
و میگوید کہ گمان این فقیر این ست کہ این و قضیب یکی ست و بعضے از اہل سیر بر بر انند
کہ ذو الفقار و قضیب یکی ست انتہی و اللہ اعلم اما ذراع آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
شمشیر زرہ بود یکے سعدیہ بضم سین و سکون عین و فتح سین و سعدیہ بضم صاد

بن حرام جد جلال انصاری بخاری خزرجی شاعر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم از فحول
شعراست در جاهلیت و اسلام و اجماع کرده آمد عرب برانکه اشعر اهل بدر اهل یثرب اند بستر
عبد القیس بعد ازان ثقیف و بدانکه اشعر اهل مدینه حسان بن ثابت ست و زندگانی گرد
او و پدر او ثابت و جد او منذر و پدر جد او حرام هر یک صد و بست سال کذا فی المدارج و وفات
یافت پیش از سنه اربعین در خلافت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه و قیل
سنه اربع و خمسین و هو ابن مائه و عشرین سنة والله اعلم کعب بن مالک کنیت او ابو عبد الرحمن
و قیل ابو عبد الله کعب بن مالک الانصاری الخزرجی السلمی المدنی و وی از شعرای پیغمبر
علیه الصلوة والسلام ست در سنه پنجاه و نزد بعضی پنجاه و سه وفات یافت و عمرش هفتاد و
هفت سال بود عبد الله بن رواحه انصاری خزرجی از سابقین اولین و از نقبای
انصار است و وی از شعرای پیغمبر ست صلی الله علیه وآله وسلم و در غزوه موته شهادت
یافت والله اعلم و سوای این سه کس اسمای دیگران هم در زمره شعرا ذکر کرده اند و در
مدارج النبوة مذکور ست و در این عجاله بجهت طوالت کلام بذکر آنها نپرداخت
اکنون صفحه قرطاس را بذکر و بیان اسلحه و دواب و اثاث البیت نبوی ص می آراید **فصل سی و یکم**
در بیان اسلحه و آلات حرب رسول خدا ص ارباب سیر و احادیث اسیاف رسول خدا ص را ده شمار کرده اند و در
مدارج النبوة تفصیل آن باینطور نوشته است یکی ماثور بمثله مضمومه و در مواهب لدنیه
مسطور ست که این اول سیفی ست که رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم آنرا مالک شد و همین
شمشیر ست هنگامیکه آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم هجرت فرمود همراه داشت دیگر عضب
بفتح عین مهمله و سکون ضاد معجمه و این شمشیر را هنگامیکه آنحضرت بسوی بدر نهضت میفرمود
سعد بن عباده انصاری برسم هدیه بخدمت آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم آورده بود دیگر
مخذم بکسر میم و سکون خاء معجمه و فتح ذال معجمه در صراح گفته که خذم بریدن و تخذیم پاره
پاره کردن و مخذم بالکسر تیغ بران دیگر رسوب بفتح را و ضم سین و رسوب بالضم راء

و بعضے گویند که شهید شد در قادسیه و ذکرش در کتب احادیث مذکورست ابو محذوره بجاے
مهمله و دال معجمه نامش اوس بن مغیر بکسر میم و سکون مهمله و فتح تحتانیه جمحی قرشی مشهور بکنیت ست
و در مکه براے آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم اذان میگفت و وارث شدند اذان را از ابے
محذوره در مکه برادران ایشان از بنی سلامان بن ربیعه بن سعد بن جمح و در مکه معظمه وفات یافت
در سنه پنجاه و نه و قیل بعد ذلک والله اعلم سعد قرظ و سعد قرظی نیز گویند نامش سعد بن عابد
است بباے تحتانیه مولی عمار بن یاسر مشهور بسعد قرظ و رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم
او را موذن مسجد قبا گردانیده بود و چون آنحضرت وفات یافت بلال اذان را ترک کرده بشام رفت
سعد قرظ از مسجد قبا نقل کرده بمسجد مدینه آمد و تا زمان حیات خود همیشه در مسجد شریف اذان
میگفت و این منصب در اولاد او ماند تا زمان امام مالک و بعد از وے نیز و باقی ماند سعد قرظ تا ولایت
حجاج بر حجاز و آن در سنه اربع و تسعین بود والعلم عند رب الودود و صاحب مدارج النبوة این
چهار کس را از موذنان رسول آخر الزمان شمرده و صاحب بحر الانساب نه کس را در زمره موذنان
رسول انس و جان صلے الله علیه و آله وسلم شمرده و گفته که موذنان جناب نبوی صلی الله علیه
و آله وسلم در مکه پنجکس بودند عثمان بن عفان و عمرو بن شراح و مغیره بن شوران و عمرو بن کلثوم
و زوران بن سعد رضی الله عنهم و در مدینه منوره موذنان آنحضرت صلے الله علیه و آله وسلم چهار کس
بودند بلال حبشی ابو محذوره سعد قرظ و سمره بن مضیف رضی الله عنهم والله اعلم ❊

**فصل** سی ام در ذکر تعداد شعراے جناب رسول الثقلین صلے الله علیه و آله وسلم در روضة الاحباب
مذکورست که شاعران و مادحان رسول خدا صلے الله علیه و آله وسلم از مردمان صد و شصت
و نه و از زنان دوازده کس بودند و در مدارج النبوة مسطورست که اینها دفع میکردند و باز میداشتند
شر کافران را از اسلام و اهل آن و مدح رسول الله صلے الله علیه و آله وسلم و هجو کفار لعنهم الله تعالی
میکردند سه کس را شمرده اند حسان بن ثابت و کعب بن مالک و عبد الله بن رواحه حسان بن
ثابت کنیت ابو الولید و یقال ابو عبد الرحمن و یقال ابو الحسام حسان بن ثابت بن المنذر

بصحت اندوازواج مطهرات سلامت اندواز ذکر جناب بتول رضی خاموش میشدند تا آنکه
امیرالمومنین حسنین راویدوحال جناب سیده عالم برسید گفتند که جناب فاطمه بجوار رحمت حق
بخدمت پدر بزرگوار خود بیوسته است بلال فریاد وزاری نمود واه سرد از دل پردرد برآورده
که جگر گوشه رسول خدا صلے اللہ علیه وآله وسلم چه زود با نحضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم بپیوسته و
اهل مدینه باے گفتند که بقاعده سابق بانگ اذان بگوے بلال گفت چون بگویم بعد از انکه از بهر
رسول خدا صلے اللہ علیه وآله وسلم گفته باشم والحاج مردم مدینه گاگر نشد آخرش از جناب امام حسین
استدعا کردند والتماس نمودند که ببلال امر فرماید که اذان بگوید وجناب امام حسین رضی اللہ عنه از
بلال فرمودند که اذان بگوید بلال بموجب ارشاد جناب امام حسین در انموضع که بحضور جناب نبوی
علیه الصلوة والسلام اذان میگفت برآمد وخورد وبزرگ وزن ومرد مجتمع گشتند تا بشنوند چون
بلال گفت اللہ اکبر همه بانفریاد وگریه درآمدند چون اشهدان محمدا رسول اللہ گفت غوغا از اهل مدینه
برخواست که دختران در پشت پرده بیرون آمدند وزلزله در شهر افتاد وگریه وناله خلائق بمرتبه
رسید که گویا امروز رحلت آنحضرت صلے اللہ علیه وآله وسلم تازه شده نه بلال را مجال اذان گفتن
باقی ماند ونه مردم را طاقت شنیدن مانده بود وگویند که بلال رضی اللہ عنه تاب مفارقت ومهاجرت
رسول الثقلین صلے اللہ علیه وآله وسلم نیاورده بار دیگر بجانب شام رفت وقالش بدمشق بود او
ونزد باب صغیر دفن کرده شد ودر سنه ثمان عشره قبل بات بحلب ودفن بها والاول هو الصحیح وله
بضع او ثلث وستون سنه وقیل سبعون سنه وفضایل ومناقب او بیشمار ست چنانچه در جمع الجوامع
سیوطی روایت میکند که گفت رسول خدا صلی اللہ علیه وآله وسلم السباق اربعة انا سابق العرب
وبلال سابق الحبشة الحدیث واللہ اعلم ابن ام مکتوم نام او عبداللہ بن عمرو وقیل عمرو بن قیس
بن زایده وبعضے عبداللہ بن شریح بن قیس گفته اند وکسانیکه عبداللہ بن زایده گفته نسبت
بجد کرده قریشی عامری ست از بنی عامر بن لوی واسم مادرش عاتکه بنت عبداللہ مخزومی ولود
ابن ام مکتوم که با بلال اذان میگفت ودر شان وے سوره عبس نازل گشته وفات یافته بمدینه

**فصل بست و ششم** در بیان موذنان رسول آخر الزمان علیه الصلوة والسلام ارباب سیر آورده اند که موذنان آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بروایت مدارج النبوة چهار کس بوده اند **بلال بن رباح الحبشی** بفتح راو باے موحده وحاے مهمله در آخر و نام مادر او حمامه بفتح حا وتخفیف میم کنیت او ابو عبد الله وقیل ابو عبد الکریم وقیل ابو عبد الرحمن وقیل ابو عمرو در اصل از مولدین سراة است بفتح سین مهمله وتخفیف را موضعی ست میان مکه ویمن واسلام آورد قدیما وصادق الاسلام وظاهر القلب بود وے اول کسی ست که اظهار کرد اسلام خود را در مکه ووے مولاے صدیق اکبر ست که به پنج اوقیه مأنه او قیه خریده آزاد فرمود وخازن سیدنا صدیق اکبر بود در وقصه ایمان آوردن او وتعذیب نمودن امیه بن خلف خواجه وے شهرتے تمام دارد ومشهور آنست که بلال بعد وفات حضرت صلی الله علیه وآله وسلم بجانب شام رفت هرچند سیدنا صدیق اکبر خواست که در مدینه منوره باشد واذان گوید بلال اقامت نکرد وگفت یا ابا بکر اگر تو مرا برضاے خدا خریده نمودے وآزاد کردے اکنون نیز مرا بگذار وخلاص فرما صدیق اکبر عرض او قبول فرموده او بشام رفت ودر مدارج النبوة مسطور ست که چون خلافت آفتاب فاروق اعظم رضی الله عنه در زمان خلافت خود بشام رفت وبلال در انجا بود وبموجب استدعای فاروق اعظم بلال اذان گفت فاروق اعظم وهرکه همراه آنجناب بودند بگریستند وگویند هیچ روزے ندید کسے گریان تر ازان روز ویکبار دیگر بلال بمدینه مطهره آمد وبنیاد آذان گفتن کرد وتمام نتوانست کرد وقصه اش اینکه چون بلال بعد انتقال سید عالم صلی الله علیه وآله وسلم بجانب شام رفت بعد از شش ماه حضرت رسول مقبول صلے الله علیه وآله وسلم را در خواب دید که میفرماید یا بلال ماهذا الجفاء ان تزور نا پس بلال بهمان ساعت متوجه مدینه منوره شد وچون نزدیک رسید در ان ایام جناب سیده رضی الله عنها از عالم رحلت فرموده بود مردمان بایکدیگر گفتند که ذکر وفات جناب سیده رضی الله عنها پیش بلال نکنید وآوبهر کس که میرسید سلام میکرد واز حال خاندان رسالت استفسار می نمود جواب می شنید که جناب مرتضوی وحسنین رضی

درین باب اقوال ست و اختلاف ست و مانند ابن در اصابه نقل کرده است حبیب
بن زید بن عاصم الانصاری مازنی نجاری برادر عبد الله بن زید و در جمله مشاهد
حاضر گشت و رسول مقبول صلے الله علیه و آله وسلم نزد مسیلمه کذاب بپیامه فرستاده بود
و مسیلمه قتل کرد و اعضاے او را پاره پاره ساخت و شهید نمود رحمة الله علیه عباد
بن بشیر الانصاری اشهلی ست و در ذکر حواس ذکرش گذشت و آنحضرت او را بر بنے
سلیم و مزینه فرستاده بود و بر بین که او را آنحضرت با کعب بن مالک بسوے بنی عنفز فرستاده
و سابقا احوالش و ذکر کتابوشته شد رافع بن مکنت جهنے در بیعت الرضوان حاضر شد
و آنحضرت صلے الله علیه و آله وسلم او را بر قوم وے جهینه برائے اخذ صدقات مقرر کرد و در
جاهلیه بخدمت خلیفه اکرم فاروق اعظم رضی الله عنه حاضر شد ضحاک بن سفیان
بن عوف بن ابی بکر بن کلاب الکلابی و کنیت او ابو سعید ست ابن حبان و ابن سکن
نقل کرده که او را صحبت ست و آنحضرت صلے الله علیه و آله وسلم برائے او لوا بست و بر صدقات
قوم خویش بنی کلاب مقرر بود و بر فرس هم وای گردانیده شد و معدود است در زمره
اهل مدینه و آوازش شجاعان شمرده مے شود و رسول مقبول صلے الله علیه و آله وسلم او را
بر سریه فرستاده بشیر بن سفیان کعبے و قبل عدوے او را آنحضرت صلے الله علیه
و آله وسلم بسوے بنی کعب فرستاده عبد الله بن اللتیه بضم لام و فتح مثناة
و بسکون نیز آمده و اگر بضم و سکون ست منسوب به بنی لبت بسکون با قبیله معروف ست
و از ابی حمید ساعدے مروی ست که او مردے بود ازازد که او را ابن اللتبیه میگفتند آنحضرت
او را عامل گردانید بر صدقه بر بنی زُبیان بضم زال و سکون یا بتاے تحتانیه عتبه
بن حصین فزاری آنحضرت صلے الله علیه و آله وسلم او را برائے اخذ صدقه بر بنی تمیم
فرستاد و در مدارج النبوة مذکور ست که اینها را داخل رسل داشتن مناسب نیست
ایشان را داخل عمال باید داشت و صاحب روضة الاحباب اینها را در زمره عمال شمرده است والله اعلم

که روز قیامت امام علماے امت من او خواهد بود معاذ گفت پدر و مادر من فداے تو باد یا
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم که در چنان وقتے یاد من کرده و سلام و پیام بمن ابلاغ فرموده
قطعه روزیکه ز تو سلامم آمد در حضرت تو پیامم آمد سلطان چهار بالش ناز در روز چنان غلامم آمد
پس ابوبکر صدیق رضی الله عنه باستماع خبر قدوم معاذ تشریف آورد و معاذ گفت السلام علیکم
یا خلیفه رسول الله پیغمبر صلے الله علیه وآله وسلم را چگونه دفن کردے و خاک بر چشم ما کش چه سان
ریختے اکنون چه کنم منبر و محراب را چگونه خالی از ذات پاک او بینم دریغا از رسول خدا یکه تا
زنده بود راحت امت بود و اکنون که انتقال فرموده است نیز راحت امت ست و گریست
بعده عمر فاروق رضی الله عنه آمد و از معاذ معانقه فرمود و هر دو باهم بسیار گریستند بعد از ان
معاذ از در دولت سراے جناب سیده رضی الله عنها مراجعت کرده نزد عثمان و سعد بن
ابی وقاص آمد و ملاقات نمود و بر فوت رسول خدا صلے الله علیه وآله وسلم گریست
بعده قصد زیارت سیدنا علی مرتضی نمود چون فیمابین ملاقی شدند و معانقه نمودند و فریاد
و بیقراری و گریه و زاری بسیار نمود جناب مرتضوی کرم الله وجهه بموافقت معاذ چندان
گریست که محاسن شریفش تر شد + رفت آنکه چراغ جسم و جان بود + مقصود زمین و آسمان بود +
القصه معاذ بن جبل در زمان خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی الله والی شام
شده بود بعد انتقال ابو عبیده بن الجراح و همانجا وفات یافت رضه در طاعون عمواس
بمقام اردن که نام موضعی ست بشام در سنه ثمان عشر و قیل سبع عشر و عمر شریف وے سی
و سه سال یا سی و چهار یا سی و هشت بود و عمواس قریه ایست میان رمله و بیت المقدس
و او را مناقب جمیله و مآثر جلیله است و از بندگان خاص و مقربان درگاه الهی بود رضی الله عنه
و ارضاه و بره بن محصن و گویند این محصن در استیعاب مسطور ست و بره گفته مے شود
و بر این مشهور حنفی مر او را صحبت ست و او را مسیلمه کذاب در جماعت که در میان ایشان ابن النواحه بود
بخدمت رسول مقبول صلے الله علیه وآله وسلم فرستاده بود و اسلام آورد از انها و بره بن محصن

کرد و گفت وا محمداه اکنون یتیمان را پدر ے که کند و بیوگان را که خدا ے که نماید ای رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یار ضعیفان تو بودی و مونس بیدلان تو بود ے و دستگیر متحیران
تو بود ے آنچہ گفت اے بندہ خدا من محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم را ندیدہ ام اما دختر ویرا
دیدہ ام کہ در مصیبت پدر میگریست و میگفت اے ملجا و ملاذ ایتام و ارامل بعد از تو
غم یتیمان کہ خورد و بحال بیوگان کہ ہر داز د و حسن و حسین را دیدم کہ میگریستند و میگفتند
اے خواجہ ہر دو سرا سایہ عنایت و عاطفت چگونہ از سر ما بر داشتی و ما را بتعہد و حمت
کہ گذاشتی معاذ چون این سخنان بشنید قطرات اشک از دیدہ خونبار بر صفحات رخسار
فرو ریخت القصہ وقت فجر بود کہ بمدینہ رسیدہ بدر خانہ جناب عایشہ رضی اللہ عنہا آمد و حلقہ
بر در زد و گفت السلام علیکم یا اہل بیت و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علیک یا اہل بیت العلم
و معدن الرسالہ وا مصیبتاہ کہ خبر انتقال رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم شایع شد ریحانہ
از دولت سرائے جناب عایشہ صدیقہ بیرون آمد و گفت تو کیستے جواب داد کہ من معاذ ام
ریحانہ گریہ کرد و گفت کہ مادر مومنان عایشہ صدیقہ در خانہ نیست نزد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
رفتہ است معاذ از انجا رو بمنزل فاطمہ زہرا نہاد چون بدر حجرہ آنجناب رسید آواز داد السلام علیکم
جناب فاطمہ فرمود کہ اے عایشہ این دوست پدر من ست معاذ ابن جبل کہ در حق وے رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد کرد اعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل و اجازت فرمود کہ
در اید چون معاذ در آمد جناب عایشہ و تمامی ازواج مطہرات را مجتمع دید شرائط حد متکاری
و مراسم تعزیت داری بجا آوردہ گریست و بیہوش شد و تمامی امہات مومنین میگریستند ہر گاہ کہ معاذ را افاقہ
شد از جناب سیدہ رضی استفسار احوال پیغمبر خدا صلعم نمود و حال شدت مرض و صعوبت نزع و کیفیت آمدن
ملک الموت و بشارت جبرئیل علیہ السلام فاطمہ رضی را با معاذ بیان فرمود و بعد ازان در فراق آنحضرت چندان بگریستند
کہ معاذ از ہوش خود برفت بعد از انکہ بہوش آمد فاطمہ رضی اللہ عنہ با وی گفت آنوقت کہ آنحضرت
رحلت میفرمود مرا وصیت کرد کہ ای فاطمہ معاذ را سلام من برسان و او را خبر دار گردان

بے سبان ماندیم بعد ازان فریاد برآورد و بیهوش شد هرگاهیکه افاقه یافت اهل یمن را رخصت
فرموده اهل یمن از مفارقت معاذ بن جبل اندوهناک شدند و بجانهاے خویش مراجعت نمودند
و ثناے معاذ بن جبل میکردند و معاذ بصوب مدینه منوره راهی شد و میگفت یا محمداه نمیدانم این را
که تو بالای خاک هستی یا زیر زمین غرضکه چون بسه فرسنگی مدینه رسیدم شبے آوازی شنیدم که گوینده میگوید
که کل نفس ذائقة الموت ابجداے محمد معاذ را اعلام نماے که محمد صلے الله علیه و آله وسلم شربت
مرگ چشید و از صحبت یاران مفارقت گزید اکنون در مسکن غریبان و جاے اندوهگیان ماوے
گرفت و آفتاب نبوت در زیر خاک غروب گشت معاذ آواز داد که اے گوینده تو کیستے و درین
شب تاریک خبر موحش گویان کجا میروی گفت که من مردی ام از انصار که مرا عبد الملک
بن عبد الله انصاری صاحب النبی میگویند و در بعضے روایت بجاے عبد الملک عمار یاسر وارد
گشته که گفت بجانب یمن مے روم و نامه ابوبکر صدیق که بمعاذ بن جبل نوشته مشتمل بر اینکه محمد
رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم بجوار رحمت حق تعالے پیوست با من همراه است چون
معاذ بن جبل را وفات آنحضرت صلے الله علیه و آله وسلم یقین شد بنیاد زاری و اضطراب کرد
و نوحه و ندبه پیش گرفته بیهوش گشته چون بهوش اندو نامه را در دست گرفت و بوسه بر مهر
آنحضرت داده بر چشم و پیشانی نهاده باز بیطاقت گردیده بیهوش شد عبد الملک آواز داد
و گفت اے معاذ حق براے تست که غش کردی و تا دیر معاذ و عبد الملک در انجا گریان
ماندند بعد ازان معاذ گفت اے عبد الملک بحق محمد صلے الله علیه و آله وسلم بگو که اصحاب را بچه حال
گذاشتی جواب داد که چون زمه بے شبان باز پرسید مدینه را چگونه رها کردی گفت مدینه بر اهل
مدینه تنگ تر از حلقه انگشترے معاذ دست بر فرق زنان وا محمداه گویان تا بنواحے مدینه رسید
پیره زنی را دید که گله گوسفندان بچراگاه سر داده است الضعیفه چون معاذ را در گریه و بدست
پرسید که اے شخص ترا چه شده است که گریه میکنی معاذ گفت مردمان گمان مے برند که محمد
انتقال فرمود ضعیفه بمجرد استماع این خبر عصا را بر زمین زد و طپانچه بر سر و روی خود زد و فریاد

تجهیل پرار و با یتیمان تقرب جوے و با فقرا و مساکین مجالست کن و از نفس خود مردم را
انصاف دہ و قدم از دایرہ راستی بیرون منہ مے یابد کہ در راہ خدا یتعالیٰ ملامت ہیچ
ملامت کنندہ در تو اثر نکند بعد ازان فرمود کہ اے معاذ دوست ترین شما نزد من آنست کہ
روز قیامت بیاید و نیز و کلام الٰہی و سنت من باشد پس دست مرا بگرد و من میگریستم
باز فرمود یا معاذ تو بقوم مے روے کہ اول از تو از کلید جنت سوال کنند پس بگوے لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ باز فرمود یا معاذ اگر میان من و تو بعد ازین ملاقات ممکن مے بود ہر آئینہ
وصیت کوتاہ میکردم و لیکن تا روز قیامت بہم نخواہیم رسید و این دیدار باز پسین ست
آنگاہ مرا بجانب یمن رخصت نمودہ خود باز گشت و معاذ بعد طے مراحل و قطع منازل بہ یمن
رسیدہ و مدتے در انجا بامر نصایح عامہ خلایق پرداختہ القصہ شبے در خواب آوازے می شنید
معاذ رسیدہ کہ کسے میگوید اے معاذ تو بر بستر راحت با استراحت مشغول و حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم در اطباق خاک استقرار یافتہ ازین امر ترسیدم و از خواب بیدار شدم
و تصور چنان کردم کہ مگر قیامت قائم گشتہ چون اوضاع و اطوار جہان را بر نہج استقامت
دیدم حمل بر تسویلات نفسانی و تخیلات شیطانی نمودہ گفتم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
و بقیہ شب را بنماز صبح کردم بشب دیگر خفتم ہمان شخص در خواب آمد و مثل شب اول
آواز داد کہ ایمعاذ چگونہ ترا عیش خوش باشد و حال آنکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
از بینما لم رحلت فرمود چون نیک نظر کردم دیدم آنشخص از زمرہ شیطان نیست از بالین
خواب تر جستم و فریاد بر آوردم و گریہ و زاری آغاز نمودم و وا محمداہ میگفتم و اشک
از دیدہ میریختم غرضکہ چندان فریاد و شیون بر کشیدم کہ مرد و زن یمن وقت صبح نزد من
مجتمع گشتند و در نالہ زاری و آئین سوگواری با من موافقت مے نمودند بعد ازین مادر زمین را
مدینہ گرفتم و بر اصلہ خویش سوار شدم و در دل خود میگفتم کہ اگر انچہ من در خواب دیدہ ام
حق ست پس ہلاک شدند زنان بیوہ و یتیمان و مساکینان و ضعیفان و مایان مانند گوسفند

جبل گفتہ امام الفقہاء وکنز العلماء حاضر شد بدر و جملہ مشاہد را و از افضل شباب بود در حلم و سخا و حیا و جمیل
وسیم یعنے حسن ابوجہ نشانہ دار بود و در روایتے سفید روشن روے درخشندہ و دندان اکحل
العینین بود و کعب بن مالک نقل میکند کہ معاذ چوان جمیل سخی از بہترین جوانان قوم خود بود
را از خدا یتعالیٰ ہیچ خیر را سوال نمکرد مگر آنکہ او را میداد و گویند کہ از غائب سخاوت چیزے
نزد خود نگاہ نمیداشت و ہمیشہ بدون مے بود تا آنکہ تمامہ مال وے در دین مستغرق شد پس
نزد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد و استدعا نمود کہ بجواہر از غرماے وے
کہ عفو کنید پس غرما ابا و انکار آوردند از عفو و در معارج النبوۃ و تاج القصص و سبعیات
باختلاف روایت منقول ست کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ گفت کہ روزے با رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ بودم و آنحضرت استفسار حال من میفرمود و تفقد بحال من
مے نمود و من سخنان بعرض آنحضرت میرسانیدم حضرت فرمود کہ ای معاذ من میدانم کہ تو ہمہ
مال خود را در کار خدا و رسول او صرف کردی اکنون بر خیز و شتر خود را پالان کن و بیا کہ
ترا جاے خواہم فرستاد بر خواستم و بر قیم و شتر را پالان کردہ حاضر شدم و بر در مسجد بایستادم
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بلال را فرمود تا عمامہ آنحضرت بیاورد و عمامہ متبرک خود
بدست مبارک بر سر من بست و دست من بگرفت و ما جمعے از مہاجر و انصار یک میل راہ با من بیادہ
مے رفت و میفرمود کہ ترا وصیت میکنم بتقوی و صدق گفتار و حسن کردگار و ادائے امانت
و ترک خیانت و امر معروف و نہی منکر و محافظت حقوق خویشان و نفقہ بقصیران و لینت در کلام
و سبقت در سلام و ترسیدن از روز جزا و اختیار آخرت بر دنیا اے معاذ ہیچ مسلمانی را
دشنام ندہی و ہیچ دروغگوے را تصدیق نمائے و ہیچ راست گوے را تکذیب
نکنی و امام عادل را نافرمانی ننمائے اے معاذ از بہر تو ان میخواہم و دوست می دارم
کہ از برائے خود میخواہم و دوست میدارم و ہر چہ بر نفس خود مکروہ مے شمارم
برائے تو نیز مکروہ مے شمارم اے معاذ عیادت مرضی بجا آر و حاجات ارامل و ضعفاء

اورا در بعضے نواحے یمن عامل گردانید میل عدن وغیرہ و در زمان خلافت امیر المومنین عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ بر بصرہ عامل مقرر شد بعد عزل مغیرہ بن شعبہ در سنہ عشرین واہواز
و اصفہان را فتح کرد و ہمیشہ در بصرہ عامل بود و چند مدت از زمان خلافت امیر مومنان عثمان
حاکم اندیار ماند بعدہ معزول گشت و عامل کوفہ گردید و تا زمان شہادت ذالنورین عامل کوفہ ماند
و تا وقوع قصہ تحکیم در کوفہ بود بعدہ عزل فرمود جناب مرتضوی در زمان خلافت خویش و
ابو موسی اشعری بمکہ رفت بعد ازان گوشہ گزید و اعتزال نمود از فریقین تا وفات یافت بمکہ معظمہ
و قیل بالکوفہ سنہ اثنین وخمسین وقیل ستہ وخمسین وقیل اربعہ واربعین ولہ نیف وستون سنہ
و ابو موسی اشعری مردے خفیف اللحم وقصیر القامہ وخوش آواز بود ومناقبش بسیار ست
و گویند کہ ابو موسی اشعری صاحب صوت حسن بود بخواندن قرآن چنانچہ در حدیث صحیح وارد
گشتہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود لقد اوتے مزمارا من مزامیر آل داؤد واز ابو عثمان نہدی
منقول ست کہ نشنیدم آوازی نہ از ضبج ونہ از بربط ونہ از مزمار بہتر از صوت ابو موسے
بخواندن قرآن ومروی ست کہ شبے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ قرآن مے خواند جناب رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گوش بر آواز او نہادہ در گوشہ مے شنید چون روز شد فرمود
اے ابو موسی اشعری قرآن را چہ خوب میخواندی من می شنیدم ومحظوظ بودم ابو موسی عرض کرد
کہ افسوس اگر میدانستم کہ تو می شنوی بہتر و آراستہ تر ازین می خواندم واللہ اعلم **معاذ بن
جبل** ابو عبد الرحمن انصاری الخزرجی الحشمی الامام المقدم فی علم الحلال والحرام از نجبای
صحابہ وخیار ایشان واز جوانمردان عالی ہمتان واجمل رجال واکرم ایشان بود ومعاذ بن
جبل بدر و مابعد بدر را از مشاہد حاضر شد و آنحضرت اورا قاضی ومعلم بسوے یمن فرستاد وعمامہ
خود را باو عطا فرمود وموے رضی اللہ عنہ بست وہشت سالہ بود وقبض صدقات از عمال کہ
در یمن بودند بوے سپرد وقسمت آنرا بر فقرا بوے حوالہ فرمود وکافی ست اورا از فضیلت
کہ معاول ومرادف ساخت راے اورا بکتاب اللہ وسنہ رسولہ وابو نعیم در حلیہ در وصف معاذ بن

دروے کندہ یا زیاد بن لبید انصاری کذا فی الاستیعاب عمرو بن عاص را رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسوے جعفر و عبد اللہ پسران جلندی بادشاہان عمان فرستادہ
ہر دو مسلمان شدند و عمرو عاص را از عذر کوۃ مانع نیامدند و راضی شدند بران کہ عمرو عاص
درمیان ایشان قضا کند پس عمرو عاص درمیان ایشان مے بود تا وقتیکہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام وفات یافت واللہ اعلم عروہ بن مسعود ثقفی کنیت او ابو مسعود و قیل
ابو یعفور ثقفی منسوب یکی از اجداد اوست کہ نامش ثقیف بود و بخدمت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم در سنہ تسع بعد مراجعت آنحضرت از طایف حاضر شد و اسلام آورد و نزدش
زنان متعددہ بودند و حکم فرمود آنحضرت کہ چہار زن را اختیار کند و مافے را طلاق دہد و
محبوب و مطاع قوم خویش بود و بعد اسلام درمیان قوم خود باز آمد و دعوت اسلام کرد
قومش از اسلام ابا و انکار کردند روزے وقت فجر اذان میگفت کہ قومش تیر باران کردند و او را
شہید ساختند و در روضۃ الاحباب بعد ذکر این یازدہ کس میگوید کہ بعضے از اہل سیر ابو موسی
اشعری و معاذ بن جبل و بعضے دیگر دبرہ بن محض و خبیب بن زید بن عاصم را از جملہ رسولان
آنحضرت شمردہ آمد و بر این تقدیر رسولان آنجناب بہ پانزدہ مے رسد و در مدارج النبوۃ از
مواہب لدنیہ نقل کردہ کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب و عبیبہ بن حصین و بریدہ و عباد بن
بشیر و رافع بن مکیث و ضحاک بن سفیان و عبد اللہ بن اللبیبہ کہ مردے آزاد بود نیز داخل
زمرہ ایلچیان آنسرور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بودہ اند ابو موسی اشعری نام او عبد اللہ
بن قیس ست و بکنیت خود مشہور ست و منسوب باشعر کہ یکے از اجداد اوست از اولاد سبا کہ
در یمن بودند و از اکابر صحابہ است اسلام او قدیم ست و نزد بعضے در زمرہ مہاجرین حبشہ
منسلک ست و بعضے قایل بخلاف اند کہ ہجرت بجانب حبشہ نکردہ است و روایتے آنکہ
ابو موسی بعد اسلام بیلاد خود مراجعت نمود و بعد ازان بخدمت رسول مقبول با جماعہ
اشعریین کہ قریب پنجاہ کس خواہند بود بمدینہ حاضر شد و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شجاع بن وہب نحیف و دراز گوش بود شہادت یافت یوم الیمامہ و عمر او چہل و چند سال بود
سلیط بن عمرو العامری آنحضرت بہت وے نامہ بسوے ہوذہ بن علی حنفی رئیس
یمامہ فرستاد وے اکرام سلیط نمود و بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ فرستاد
کہ چہ نیک چیزی ست آنچہ شما بسوے آن مے خوانید و من خطیب قوم و شاعر ایشانم پس مرا
بعض تصرف در امر خلافت و ہید آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام قبول نفرمود و ہوذہ مسلمان نشد
واللہ اعلم علاء بن الحضرمی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم او را نزد منذر بن ساوے کہ
والی بحرین بود فرستاد و نامہ نوشت و اسلام آورد و پادشاہ بحرین واللہ اعلم جریر بن
عبد اللہ البجلی دوے در غائب حسن و جمال و فضل و کمال بود و کنیت او ابو عبد اللہ و قبیل
ابو عمر بجلی یمانی و بجلی نسبت ست بقبیلہ کہ زنے ست ام قبیلہ و رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم اکرام و تعظیم وے ہر وقت حضوری میفرمود و بسوے ذو الکلاع کہ یکے از ملوک طوائف
بود و خلق کثیر بخدائے او قایل بودند و مے پرستیدند فرستادہ بود و ہنوز جریر از نزد وے
مراجعت نکردہ بود کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام وفات یافت و ذی الکلاع تا زمان
امیر المومنین عمر بن الخطاب زندہ بود و از مواہب لدنیہ مفہوم میشود کہ بر دست جریر اسلام
آورد و تقدیم کرد او را سیدنا عمر رضی اللہ عنہ در حروب عراق بر حمامہ اہل نجابہ و فتح قادسیہ
نزد ایشان امر عظیم بود و جریر بکوفہ ساکن شد زیرا کہ جریر را در کوفہ خانہ بود و معاویہ طلب کرد
جریر را او نزد معاویہ نرفت و در آخر ترک داد و فریقین را دغدغہ گزید و وفات یافت در سنہ
اربع و خمسین و قیل احدی و خمسین و اللہ اعلم مہاجر بن امیہ بن مغیرہ القرشی المخزومی برادر
ام سلمہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نامش ولید بود تغییر فرمود رسول خدا نام او را
بمہاجر از ان روز باز او را مہاجر میگفتند آنحضرت فرستادہ بود او را نزد حارث بن عبد الکلال
حمیری مالک یمن و عامل گردانید نیز بر صدقات کندہ و صدف بعد ازان والی گردانید او را ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ بر یمن و او ست کہ فتح کرد حصین بحرین را بحضرموت کہ متحصن شدہ بودند

مشهور بود رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نزد نجاشی فرستادہ بود و نجاشی لقب
کسی ست کہ بادشاہ حبشہ باشد و نجاشی نامہ نامی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را
بردو چشم خود نہاد و از تخت فرود آمد و بر زمین نشست و اسلام آورد و در مواہب لدنیہ
مسطور ست کہ آنحضرت عمرو بن امیہ ضمیری را بجانب مسیلمہ کذاب با کتابت فرستادہ و بسوے
فروہ بن عمرو جذامے کہ عامل قیصر بود ہم فرستاد و وفات یافت در مدینہ در زمان امارت معاویہ
بن ابی سفیان و قیل سنہ ستین واللہ اعلم و حیہ بن خلیفہ کلبی را بسوی بادشاہ روم کہ
ہرقل نام داشت فرستاد و نزد ہرقل بدلایل و شواہد نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ثابت گشت و قصد اسلام کرد قوم باو موافقت نکردند و ترسید از انکہ اگر اسلام آرد
سلطنت باقی نماند از اسلام محروم ماند و حیہ کلبی بحسن و جمال مشہور بود و چون بیرون می آمد
مردان و زنان برائے نظارہ وے بیرون مے آمدند و او کسی ست کہ جبرئیل امین علیہ السلام
بصورتش نزول میفرمود و زندہ ماند تا زمان معاویہ بن ابی سفیان **عبد اللہ بن حذافہ**
سہمی کنیت او ابو حذافہ است رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم او را نزد
کسری بادشاہ فارس فرستاد کسری نامہ نامی رسول مقبول را پارہ پارہ ساخت آنحضرت
فرمود خدا تعالیٰ پارہ پارہ کند بادشاہی او را و در مزاج حذافہ مزاح و لاغ کری بود
**حاطب بن ابی بلتعہ** صحابی مشہور ست و کنیت او ابو عبد اللہ و قیل ابو محمد و از اہل یمن
بود آنحضرت او را بجانب مقوقس ملک اسکندریہ فرستادہ مقوقس اسلام آوردہ برائے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ فرستاد چنانکہ تفصیل ہدایہ بیان کردہ خواہد شد
و وفات یافت در سنہ ثلثین بمدینہ در خلافت سیدنا عثمان بن عفان کہ عمرش شصت و پنجسال بود
**شجاع بن وہب** کنیت او ابو وہب بود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
او را بسوے حارث غسانی بادشاہ بلقا کہ شہریست از شام فرستادہ و بادشاہ مذکور
نامہ آنحضرت را برتافت و گفت کہ من با لشکر روانہ مے شوم بادشاہ روم از نیمغنے منع کرد

تا نزل فرمود و او رضی اللہ عنہ ہجرت کرد بجانب حبشہ بعدہ بمدینہ منورہ و بغزوہ احد حاضر شد نزد
بعضی دیگر از عشرہ مبشرہ بجنت ست و از زمرہ کسانی بودہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از انہا
راضی بود و جناب رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ و السلام او را بر سریہ عامل فرمودہ و ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ در زمان خلافت خود او را امیر و عامل گردانید بر فوجیکہ برای تسخیر روم
و شام تعین فرمودہ ابو عبیدہ را بحمص عامل گردانید و فاروق اعظم رضی اللہ عنہ در زمان خلافت
خویش بعد عزل خالد بن الولید او رضی اللہ عنہ را امیر و عامل لشکر ساخت و خدا یتعالی در زمان
خلفاے راشدین بر دست وی رضی اللہ عنہ فتح بلاد کثیرہ نمودہ و در روز احد دو تیر را از رخسار
مبارک رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بدندان گرفتہ کشد و طاقت نمود کہ دندان پیشین ابو عبیدہ بشکستند
غرضکہ وے رضی اللہ عنہ از اجلہ صحابہ صاحب مفاخر و مناقب بودہ ست و وفات یافت او
رضی اللہ عنہ در زمان خلافت سیدنا عمر رضے اللہ عنہ در سنہ ہیجدہ از ہجرت در طاعون عمواس
بمقام اردن از شام و در انجا دفن کردہ شد و نماز جنازہ وے رضی اللہ عنہ معاذ بن جبل خواندہ
و در قبر شریفش معاذ بن جبل و عمرو بن عاص و ضحاک بن قیس در آمدند و دفن نمودند و سن شریفش
در آنوقت پنجاہ و ہشت سال بود و دو بسر داشت یزید و عمیر کہ آنہا لاولد از بنجہان فانی در گذشتند
و عقبی نگذاشتند و نسل او باقی نماندہ ست و اللہ اعلم رضی اللہ عنہ ہر چند ارباب سیر رحمہم اللہ
تعالی ذکر جناب وی در عمال نکردہ اند فقیر بخیال اینکہ این رسالہ از ذکر جناب سان ہم بہرہ اندوز
باشد ذکر آنجناب در ذیل عمال درج نمود رضے اللہ عنہ چون از کیفیت احوال عمال
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فراغت دست داد حالیا بہ بیان حال رسولان سرور عالم
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم صفحہ قرطاس را می آراید و اللہ المستعان و علیہ التکلان

## فصل بست و ہشتم در ذکر تعداد رسولان رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ نزد ملوک و امرا فرستادہ بود در روضۃ الاحباب یازدہ کس را بیان
کردہ عمرو بن امیہ ضمری از دلیران و پہلوانان صحابہ بود و از مردان عرب در جرات و تجربہ کار

و در اصابه از روایت ابی عمرو بن حریب العذری آورده که گفت یافتم در کتاب پدران خود که
گفتند وافد شدیم ما بر پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم در سنه تسع با دوازده مرد فظاهرا مراد
سعد بن مالک در اینجا اولست و عوف بن مالک در اصابه آورده که عوف بن مالک نصیری
ذکر کرده است او را خلیفه در عمال النبی صلی الله علیه وآله وسلم که فرستاد شد بر بنو ازن
و نصر و ثقیف و اما ضحاک بن عوف بن ابی بکر بن کلاب الکلابی کنیت او ابو سعید است
و عامل بود بر صدقات قوم خود و از شجاعان بود که او را برابر صد کس شمار میکردند و حسن
بصری رحمة الله علیه از وی روایت کرده است که ضحاک بن سفیان کلابی بود سیاف
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم وی ایستاد بر سر مبارک وی شمشیر حمایل کرده و باینجهت
او را اگر در حراس می شمردند گنجایش داشت چنانکه در مدارج مذکور است والله اعلم ابو عبیده
بن الجراح رضی الله عنه نسب وی رضی الله عنه بانسب رسولخدا صلی الله علیه وسلم
در فهر بن مالک اتصال می یابد ازینجهت وی رضی الله عنه قرشی فهری گفته می شود و مادر وی
از بنی الحرب بن فهر بوده است و ایمان آورده و هو ابو عبیده عامر بن عبد الله بن الجراح بن
اهیب بن ضمة بن الحارث بن فهر بن مالک و نام وی رضی الله عنه در جاهلیت و هم در اسلام
عامر بود و بکنیت خویش مشهور شده و جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله وسلم او را بامین
هذه الامة ملقب فرمود و اسلام آورد ابو عبیده بن الجراح با عثمان بن مظعون بر دست
سیدنا ابو بکر صدیق رضی الله عنه و قدیم الاسلام است و مردی طویل القامت بود و
ریش خفیف داشت و خضاب بحنا و وسمه میفرمود و حاضر شد با نبی صلی الله علیه وآله وسلم
در غزوه بدر و دران روز سن شریف او چهل و یکسال بود و در جمله مشاهد حاضر بود و در
بیعت الرضوان نیز حاضر بود و در روز جنگ احد با رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
ثابت قدم مانده و پدر خویش را در روز جنگ بدر قتل نموده حق تعالی آیه کریمه لا تجد
قوما یؤمنون بالله والیوم الآخر یوادون من حاد الله ورسوله ولو کانوا اباهم الآیة در حق وی

مصطلق عامل بود برادر مادری سیدنا عثمان بن عفان رض بود کنیت او ابو وهب بود و اسلام
آورد وی و برادر وے خالد بن عقبه و در اصابه مذکورست که ولید بن عقبه شاعر فصیح و جواد و
کریم و حلیم و شجاع بود و از مردان قریش بود حارث بن عوف مرزبی بر بنی مره عامل بود
و از فرسان عهد جاهلیت بود مسعود بن رحیل اشجعی بصیغه تصغیر بر بنی اشجع و بنی عبد الله
بن غطفان و بنی عیش عامل گشت و وی یوم الاحزاب بر مسلمانان فاید اشجع بود بعده
اسلام آورد و نیک شد اسلام وی چنانکه بروایت ابو جعفر طبری در استیعاب مسطور
است اعجم بن سفیان عامل بود بر عذره بضم عین و سلامان و جهینه و ابنی بضم
همزه و سکون موحده عباس بن مدراس یا مرادس عامل بود بر قبیله بنی سلیم در مدارج
النبوة مسطورست که این اسم را نیز نیافتم لغم ذکر عباس بن مرادس بتقدیم را
بر دال که مشاهیر مولفة القلوب و شاعرست در ما سبق مکرر گذشته و گویند که وی خمر را در جاهلیت
بر خود حرام ساخته بود اما عملدارے او معلوم نشده و در نسخه صحیحه روضة الاحباب عباس
بن مدراس بتقدیم دال بر را نوشته اند والله اعلم انتهی کلامه لبید بن الحاجب عامل
قبیله دارم بود و دارم بکسر را عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعة العامری الکلابی
عامل بود بر قبیله بنی عامر بن صعصعه بفتح صادین مهملتین و سکون عین اولی وی را ملاعب
الاسنه گویند و در استیعاب گفته که این قانع او را در صحابه ذکر کرده و صاحب اصابه در احوال
وی تقریر طویل نقل نموده است و در اسلام وی کلام کرده است والله اعلم سعد بن
مالک و عوف بن مالک النضری و ضحاک بن سفیان کلابی که عامل بودند بر
بنی کلاب و از بن عبارت معلوم می شود که هر سه کس را بر بنی کلاب فرستاده و معلوم شد
که بنی عامر و بنی کلاب واحد اند و در مدارج مسطورست که سعد بن مالک متعدد اند یکی
سعد بن مالک بن سنان که کنیت او ابو سعید خدری ست دیگر سعد بن مالک بن خالد الانصاری
ساعدی ست دیگر سعد بن مالک که مشهور بسعد بن ابی وقاص ست دیگر سعد بن مالک عذری

ومنقول ست که سیدنا عثمان رئیس بنی عبد الشمس بود و زبیر رض رئیس بنی اسد و سعد و عبد الرحمن
رئیس بنی زهره و طلحه رئیس بنی تیم و اسلام اینها باعث کسر شوکت قبائل قریش و برهمی سوره
کفر شد و وی یکی از عشره مبشره بجنت ست و یکی از شش کس که سیدنا عمر رضی الله عنه
شوری در میان اینها گذاشته و از ایشان رسولخدا صلی الله علیه وآله وسلم راضی بود و عمرش
هفتاد و دو سال و نزد بعضے هفتاد و پنجسال و بعضے گفته اند هفتاد و هشت سال بود و اسمای
اولاد امجاد وی رضی الله عنه محمد و ابراهیم و اسمعیل و ابو بکر و عمر و عثمان و عبد الله اکبر و
عبد الله اصغر و عبد الرحمن اکبر و عبد الرحمن اصغر و سالم اکبر و سالم اصغر و عروه اکبر و عروه
اصغر و حمید و مصعب و معقب و زید و سهیل و ابو الابیض و هلال و منصور و هفت
دختر بودند و وفات شریفش در زمان خلافت سیدنا عثمان رضی الله عنه در سنه
سی و یک و یاسی و دو اتفاق افتاد جناب عثمان رض حسب وصیت او نماز جنازه خواند
و در بقیع دفن کرده شد رضی الله عنه والله اعلم عدی بن حاتم بن عبد الله بن سعد طائی
بر صدقات بنی طی و بنی اسد عامل بود و کنیت وی ابو طریف ست و نصرانی بود و
اسلام آورد و عزیز و شریف و فاضل و کریم در میان قوم خود بود و خطیب حاضر الجواب
بود و بعد رسولخدا صلی الله علیه وآله وسلم در ایام ارتداد بر اسلام خویش ثابت ماند و نزد
امیر المومنین ابو بکر صدیق بصدقات خود حاضر شد و قوم خود را و طایفه دیگر را از ردت
منع کرد و بر اسلام ایشان را ثابت داشت و فتوح عراق را حاضر گشت و در کوفه سکونت
نمود با جناب مرتضوی در حرب جمل حاضر بود و در ان روز یکچشم او کور شد و در جنگ صفین
و نهروان هم حاضر گشت و وفات یافت بکوفه در سنه تسع وستین و عمرے صد و بست
سال بود و ابو حاتم سنجستانی تعداد عمرش صد و هشتاد سال نقل کرده و قول اول اشبه
و اقرب ست بصواب والله اعلم عیینه بن حصین بن فرازه بر بنی فرازه عامل صدقات
بود و ایاس بن قبیس اسدی که عامل بود بر بنے اسد و لید بن عقبه بن ابی معیط بر بنے

که در خلافت سیدنا عمر ست و روایت کرده است بغوی از حسن که گفت پیش از قتل عثمان
بجمعه و وی رضی الله عنه از صحابه مشهوره ست و صاحب مفاخر و مناقب موسوم فرمود
سرور عالم صلی الله علیه و آله وسلم او را السید الانصار و الله اعلم عبد الله بن ارقم
بن عبد یغوث بن وهب بن عبد مناف بن زهرة القرشی الزهری مر او را صحبت ست
و اسلام آورد در عام الفتح و بود از طلقا کتابت میکرد برای آنحضرت صلی الله و آله وسلم
و نمیخواند آنرا از جهت امانت وی و در عهد خلفای راشدین هم معزز و معظم مانده و در زمان
خلافت امیر مومنان عثمان رض انتقال نمود و الله اعلم چونکه ذکر کتاب جناب رسالت صلی الله
علیه و آله وسلم ختم شد اکنون بذکر عمال آنجناب علیه الصلوة و السلام مبادرت کرده
می شود فصل بست و هفتم در بیان تعداد عمال رسول انیز و متعال صلی الله علیه
و آله وسلم که بر اخذ صدقات قبایل مقرر بودند عبد الرحمن بن عوف کنیت وی
رضی الله عنه ابو محمد قرشی زهری عامل صدقات بنی کلب بود ولادت وی بعد عام الفیل
ده سال بوده است و اسم او در جاهلیت عبد الکعبه بود و رسول مقبول صلی الله علیه
و آله وسلم بعبد الرحمن موسوم فرمود اسلام آورد وی و مادرش شفا بنت عبد عوف بن
حارث بن زهره بر دست ابو بکر صدیق رضی الله عنه و نسب وی بالنسب عالی جناب سید عالم
صلے الله علیه و آله وسلم در کلاب بن مره می پیوندد و هجرت کرده بحبشه بهجرتین و در جمله مشاهد
با رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم حاضر گشت و روز احد ثابت قدم ماند با رسول خدا
صلی الله علیه و آله وسلم و آنحضرت در غزوه تبوک خلف وی نماز عصر گذارده و عبد الرحمن
بن عوف از اغنیای صحابه بود و هجرت کرده بمدینه و از عشره مبشره است و فتوی میداد
در زمان رسول خدا صلے الله علیه و آله وسلم و صاحب مفاخر و مناقب و از زمره اصحاب
کبار بوده است و بهر دو قبله نماز کرده و احادیث صحیحه در مآثر عبد الرحمن بن عوف منقولست
در روز احد قریب بهشت زیاده جراحت بوی رسیده بود از انجهت در پای او لنگ بود

فرستاده مرتد شد و بمکه باز آمد و در روز فتح مکه پناه بخانه کعبه جسته و صحابی او را در انجا یافت و بموجب
حکم سرور عالم او را کشت و در مدارج النبوة مسطور ست که ابن خطل شاید که پیش از ارتداد
مسلمان بود می نوشت از اینهم ذکر نکرده اند و اگر باشد هم بعد از ارتداد او در فتن او از عالم
برین حال چه جای نوشتن ست در میانه صحابه انتهی ابی بن کعب کنیت او ابو المنذر
و ابو طفیل ست و ابی بن کعب و قیل کعب بن قیس الانصاری خزرجی بخاری المدنی در
عقبه تانیه حاضر گشت و در تمامی مشاهد بشرف حضوری اختصاص داشت و در مدارج النبوة
مسطور ست که وی رضی الله عنه از فقهای صحابه بود و اقرار ایشان کتاب الله را و وحی
را برای سرور عالم صلی الله علیه و علی آله وسلم می نوشت و از ان شش کس ست که یاد
گرفته بودند قران را در عهد جناب رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم و فتوی میداد در زمان
آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم و از واقدی منقول ست که ابی بن کعب اول کسیست
که نوشت برای پیغمبر صلے الله علیه و آله وسلم و اول کسیکه نوشت در آخر کتاب کتب
فلان فلان و در استیعاب مسطور ست که ابی بن کعب برای رسولخدا صلے الله علیه و آله
وسلم وحی را می نوشت قبل از زید بن ثابت و باو می نیز و بود زید لازم ترین صحابه مر کتابت
وحی را او می نوشت بسیاری از کتب و رسایل را که میفرستادند بسوے مردم و محمد
بن سعد از واقدے نقل کرده که اول کسیکه برای رسولخدا وحی را نوشت بمدینه ابی بن کعب
است و چون او حاضر نمی بود آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم طلب میکرد زید بن ثابت را
و بود ند ابی بن کعب و زید بن ثابت که می نوشتند وحی را نزد آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
و بود ند که مے نوشتند کتب را که میفرستاد آنحضرت بسوی مردم و اقطاع میکرد برای
کسے زمین و وے رضی الله عنه میانه قد سفید ریش بود و پیرے خود را تغیر میداد و در سنه
وفات او اختلاف است بعضے گفته اند که وفات یافت در خلافت سیدنا عثمان بن
عفان رضی الله عنه سنه ثلثین و این اثبت اقوال ست و ابن عبد البر میگوید که اکثر بر انند

بن عفان بود که شیر داده بود او را والده عثمان رضی الله عنه و سعدیه مادر عبد الله بن ابی سرح بود
و بشفاعت ذالنورین جناب رسول الثقلین صلی الله علیه و آله وسلم توبه او را قبول فرمود و از سر
خونش در گذشت و در استیعاب مسطور است که عبد الله بن سعد بن ابی سرح توبه کرد و اسلام آورد
و نیک شد اسلام وی بعد ازان از وی چیزی ظاهر نشد که انکار کرده شد بران و او یکی از
نجبا و عقلای قریش بود و در زمن امیر مومنان عثمان والی مصر بود و در سنه ست یا سبع و
ثلثین از بنجهان گذران در گذشت و بعضی میگویند که در صفین حاضر شد و تا سنه خمس و ثلثین
زندگانی یافت و الله اعلم ابو سلمه بن عبد الاسد القرشی نام او عبد الله
است و بکنیت مشهور گشته و برادر رضاعی رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم و نیز برادر رضاعی
حمزه بن عبد المطلب ست ثویبه کنیز ابو لهب بتفاوت چهار سال همه را شیر داده بود و اول
بجناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله وسلم بعد حمزه و پس ازان با ابو سلمه بن عبد الاسد و در
اسلام از سابقین اولین بود و وفات یافت بمدینه بعد از مراجعت بدر و ابن اسحق بعد احد گفته
و هو الصحیح و ابن عبد البر گفته که در جمادی الاخری سنه ثلث و راجح قول اول ست خولی طیب
بن عبد المغربی بضم حا و کسر طا مهملتین قرشی عامری ست کنیت او ابو محمد یا ابو الاصبغ او مسلمه
فتح و مولفه القلوب ست و قتیکه اسلام آورد شصت ساله بود و از زمره اشخاص ست که دفن
کردند امیر مومنان عثمان بن عفان را و قتیکه نعش آنجناب بعد شهادت افگنده بودند و صد و بیست
ساله عمر یافت و واقدی میگوید که در زمان امارت معاویه بن ابی سفیان در سنه اربع و خمسین
مرد و نزد بعضی در آخر امارت وی وفات یافت و الله اعلم حاطب بن عمرو بفتح حا و
کسر طا مهملتین در اصابه مسطور ست که حاطب از سابقان بوده و گفته اند که وی اول کسی ست
که هجرت کرد بسوی حبشه و حاطب را صحبت است و الله اعلم ابن حنظل بفتح خا معجمه و طا و
مهملة نامش عبد العزی ست و پیش از فتح بمدینه آمد و اسلام آورد و جناب رسول خدا صلی الله
علیه و آله وسلم موسوم بعبد الله فرمود و آنحضرت صلی الله علیه وسلم او را بجهت اخذ زکوة ببنی

انصار کہ در اصل از یمن اند و حذیفہ و پدرش در احد حاضر شد و کشتہ شد پدرش و او را ذکر جمیل
است و نزدش علم منافقان بود کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم او را صفات شناخت نفاق
تعلیم کردہ بود و ذوات و اشخاص منافقان و اسمای ایشان را دانستہ بود کہ کدام اند و وفات
یافت بمدینہ و قبر او در انجاست در سنہ خمسین و ثلثین و قیل ست و ثلثین بعد از قتل جناب ذی النورین
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بجہل شب و اول خلافت جناب مرتضوی قبل از واقعہ جمل و اللہ اعلم

**بریدہ بن الحصیب** مازلی بر دو اسم بر تصغیر و حصیب بضم خا و فتح صاد مہملتین در آخر موحدہ
مشہور ست بریدہ اسلمی کنیت او ابو عبد اللہ و قیل ابو سہل و قیل ابو یعسان و بعضی گفتہ اند نام او ابو
عامر ست و بریدہ لقب اوست و اسلام آورد پیش از بدر و حاضر نگشت آنرا و بعد از احد آمد و حاضر
گردید حدیبیہ و بیعت الرضوان و مشاہد دیگر را و غزا کرد یا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
شانزدہ غزوہ و او را مساعی جمیلہ بود در خدمت حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ و السلام و بعد
از وفات آنجناب با خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین و در واقعہ جمل و صفین بر لشکر
علی مرتضی حاضر بود و در زمان خلافت امیر مومنان عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ در خراسان
غزا کرد و در مدینہ سکونت نمود بعد ازان ببصرہ رفت پس ازان بخراسان نقل نمود و بمرو
غزا کرد و ہمین جا وفات یافت در زمان نیز بدین معاویہ حصین بن نمیر ہر دو اسم بلفظ تصغیر
و ابن عاکر در تاریخ خود ذکر کردہ کہ حصین بن نمیر از قبل فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عامل اردن
بود و ایشان امیر نمیگردانیدند در فتوح مگر صحابہ را و حصین بن نمیر سکونی کہ از جانب یزید بن معاویہ
امیر بر قبال اہل کوفہ بود دیگر ست و ابو علی بن مشکویہ در تجارت الامم حصین بن تمیر را از جملہ
کتاب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شمردہ و مثل ابن عباس بن محمد در تاریخ خود کہ برائے
خصص جمع کردہ مے آرد کہ مغیرہ بن شعبہ و حصین بن نمیر در حوایج آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
مے نوشتند و جاعتے کثیر در مصنفات خود این ہر دو کس را نوشتہ اند کہ مداہنات را می نوشتند

**عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح** قرشی عامری بود و برادر رضاعی امیر مومنان عثمان

عبد المطلب بن عبد مناف القرشی المطلبی اسلام آورد در سال غزوه حنین و ابن اسحٰق در مغازی
گفته که چون رسول خدا صلی اللہ علیه وآله وسلم به تبوک رسید یحنه بن رویه آمد و صلح نمود رسول خدا
صلے اللہ علیه وآله وسلم برائے ایشان کتابی نوشت و آن کتاب نزد ایشان ست و محرران
کتاب جهم بن صلت بود و زبیر رضی اللہ عنه و جهم بن الصلت موال صدقات رامے نوشتند
**ارقم بن ابی الارقم** قرشیے مخزومی از مهاجرین اولین قدیم الاسلام بود سابع سبع و نزد بعضے
اسلام آورد و بعد از وے کس و حاضر نشد بدر را و رسول خدا صلی اللہ علیه وآله وسلم در خانه ارقم تشریف
سید داشت مخفی از قریش بمکه که دعوت میکرد مردم را بسوے اسلام در اوایل اسلام تا بیرون آمدن ایشان
و در خانه او بر کوه صفا بود و وفات یافت در سنه خمس و خمسین بمدینه و هو ابن خمس و ثمانین
و اللہ اعلم **عبد اللہ بن زید بن عبد ربه** ابو محمد الانصاری خزرجی حارثی از بنی الحارث
بن خزرج که او را صاحب الاذان میگویند و در کتاب آنحضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم مے شمارند
و عقبه را و بدر و سایر مشاهد را با رسول خدا صلی اللہ علیه وآله وسلم حاضر گشت و وفات
یافت در سنه اثنین و ثلثین و هو ابن اربع و ستین و نماز گذارد بر وے امیر مومنان عثمان
بن عفان رضی اللہ عنه و از حاکم مرویست که صحیح آنست که روز احد کشته شد و اللہ اعلم
**علا ابن عتبه** مستغری در صحابه ذکر کرده است و در تاریخ مغضم بن صالح مسطورست
که علاء بن عتبه دار قم عهود و معاملات رامے نوشتند **ابو ایوب الانصاری** نام وے
خالد بن زید ست از بنی النجار صاحب رحل رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم و در زمره کتاب
هم شمارند و حالات وے در فصل حراس بیان کرده شد **حذیفه بن الیمان** کنیت او
ابو عبد اللہ از صحابه کبار صاحب سر رسول خدا صلی اللہ علیه وآله وسلم بود و اسم پدرش
حسل بکسر حا و سکون سین مهملتین و بعضے حسیل بصیغه تصغیر ابن جابر بن اسید بفتح همزه و کسر سین
و یمان لقب پدر حذیفه است زیرا که وے از قوم خود کسے را کشت و گریخت بسوے مدینه و حلیف
شد بنی عبد الاشهل را که نام قبیله ایست از انصار و قوم او را یمان نام کردند که حلیف یمان شد یعنے

گذشتن ازینعالم خوف وقلق واضطراب بسیار میکرد وجماعه بعیادت وے مے آمدند پس
گریست وگریه کرد ودراز وگردانید روے خود را بجانب جدار پس گفت او را پسر وے عبدالله
بن عمرو اے پدر این همه خوف وفزع چیست صحبت داشتی تو با رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
وغزا کردی همراه وے وبشارتها یافتی از وے پس روے آورد بجانب مردم وگفت اے
پسر بر من سه حالت گذشته است بودم من در اول عمر که دشمن میداشتم رسول خدا صلی الله علیه
وآله وسلم را وسمن سخت اگر بدین حال می مردم از اهل نار میشدم بعد ازان مسلمان شدم وصحبت داشتم
با وے وچنان شدم که نبود هیچ یکے محبوب تر از رسول خدا نزد من تا آنکه از غایت ادب وحیا
واجلال نمے توانستم بسوی او نگاه کردن اگر گفته شود بمن که وصف کن رسول خدا را که چه حلیه داشت
نتوانم کرد زیرا که من نمے توانستم نظر کردن ونگریستن بسوے او ونمے توانستم گردانیدن چشم
گرد وے اگر درینحال از عالم مے رفتم امید میداشتم که از اهل بهشت شوم بعد ازان بودم در امارت
وولایت ومبتلا شدم بدان ورسید مرا از بگذر دنیا انچه رسید اکنون نمے دانم که حال من چه
خواهد شد پس چون بمیرم نوحه گر وآتش همراه من نکنید وچون دفن کنید آهسته هر یز بدبر من
خاک وبایستید گرد قبر من مقدار انچه ذبح کرده شود در روے شتر وقسمت کرده شود لحم وی تا استیناس
کنم بشما وبه بینم که چه جواب میدهم فرستادهاے پروردگار خود را کذا فی جامع الاصول من حدیث
مسلم والله اعلم عبدالله بن عبدالله بن ابی سلول عبدالله بن ابی منافق مشهورست
وپسرش عبدالله بن عبدالله از مومنان ومخلصان وصدیقان بود واسمش حباب بود رسول مقبول
صلے الله علیه وآله وسلم بعبدالله موسوم فرمود ودر تمامی مشاهد حاضر گشت با رسول خدا صلی الله
علیه وآله وسلم واو را بزمره کتاب رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم نوشته اند ودر خلافت
صدیق اکبر رضی الله عنه در یمامه شهید شد در سنه اثنی عشر جهم بن سعد بفتح جیم وسکون ها
در اصابه مذکورست که جهم بن سعد اسلمی که قضاعی او را در زمره کتاب النبی ذکر کرده است
که وے وزبیر رضی الله عنهما اموال صدقات را مے نوشتند جهم بن صلب بن مخرمه بن

در عجائب المخلوقات مسطور ست که امیر المومنین کرم اللہ وجہہ بر صباح بصفین بیرون می آمد و میان هر دو صف می ایستاد و ندا میکرد که اے معاویہ تا کی مردمان را بکشی سوے من آئے تا کار غالب را باشد پس عمرو عاص گفت که اینمرد انصاف ترا داده است پس معاویہ گفت اے عمرو واللہ از تو من راضی نشوم تا آنکہ مبارز علی شوی و با او جنگ نمائے پس عمرو بیگاہ سوی علی رض مبارز شد و بر دو جملہ ها کرد علی کرم اللہ وجہہ حملہ او را رد کرد و با شمشیر نزدیک او شد پس عمرو نفس خود را از اسپ بینداخت و بر زمین افتاد و عورت خود را کشود پس علی کرم اللہ وجہہ اسپ خود را بگردانید و از او متصرف شد معاویہ روزے نشستہ بود بسوے عمرو نظر کرد و بخندید پس عمرو مرا و را گفت چہ چیز ترا بخندہ آورد معاویہ گفت مرا بہ خندہ آورد تیزے ذہن تو و زیرکیہ علی را مبارز شدی و خود را برہنہ نمودی و عورت خود را کشودی و باین حیلہ جان بسلامت بردی در مدارج النبوۃ مذکور ست که آوردہ اند که چون عمار بن یاسر در صفین کشتہ شد ا عمرو بن عاص نزد معاویہ آمد و اظہار حسرت و ندامت کرد و گفت که عمار کشتہ شد و شنیدہ ام من از آنحضرت که لعمار گفت تقتلک الفئۃ الباغیہ و چون بدست ما کشتہ شد ما فیہ باغیہ باشیم معاویہ گفت تو عجب مردے بودہ که مے لغزے در بول خود عمار را بحقیقت علی گشتہ است که او را بجنگ آورد و گفتہ اند که این تاویل باطل ست و الا لازم آمد که قاتل حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باشد پس ازین قصہ معلوم میشود که در عمرو خوف و ملاحظہ حق راہ داشت و اللہ اعلم در کشف الاسرار فی خصائص سید الابرار منقول ست که روایت کرد طبرانی از ابن عباس رض او بن او س که فرمود رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اذا رایتم معاویہ و عمرو بن عاص جمعا تفرقوا بینهما و بود شداد وقتیکہ میدید معاویہ و عمرو عاص را بر یکفراش می نشست ما بین هر دو و عمرو عاص نیز از جملہ آن صحابہ بودہ است که اہل سنت و جماعت بملاحظہ حق صحبت و فضیلت او زبان نگاہ میدارند و سکوت میکنند بحکم آنکہ اذا ذکر اصحابی فامسکوا الی آخر الحدیث در مدارج النبوۃ مسطور ست که قصہ سوت عمرو بن عاص خالی از چیزے نیست و در حدیث مسلم آمدہ است که عمرو بن عاص در وقت

گذشتن از دنیا عالم خوف و قلق و اضطراب بسیار میکرد و جماعه بعیادت وے مے آمدند پس
گریست و گریه کرد و دراز و گردانید روے خود را بجانب جدار پس گفت او را البسر وے عبد اللہ
بن عمرو اے پدر این ہمہ خوف و فزع چیست صحبت داشتی تو با رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
و غزا کردی ہمراہ وے و بشارتہا یافتی از وے پس روے آورد بجانب مردم و گفت اے
پسر بر من سہ حالت گذشتہ است بودم من در اول عمر کہ دشمن میداشتم رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم را و سخت میخواستم کہ بدین حال می مردم از اہل نار میشدم بعد ازان مسلمان شدم و محبت داشتم
باوے و چنان شدم کہ نبود ہیچ یکے محبوب تر از رسول خدا نزد من تا آنکہ از غایت ادب و حیا
و اجلال نمے توانستم بسوی او نگاہ کردن اگر گفتہ شود بمن کہ وصف کن رسول خدا را کہ چہ حلیہ داشت
نتوانم کرد زیرا کہ من نمے توانستم نظر کردن و نگریستن بسوے او و نمے توانستم گردانیدن چشم
گرد وے اگر در ہیچ حال از عالم مے رفتم امید میداشتم کہ از اہل بہشت شوم بعد ازان بودم در امارت
و ولایت و مبتلا شدم بدان و رسید مرا از بگذر دنیا انچہ رسید اکنون نمے دانم کہ حال من چہ
خواہد شد پس چون بمیرم نوحہ گر و آتش ہمراہ من نکنید و چون دفن کنید آہستہ بریزید بر من
خاک و بایستید گرد قبر من مقدار انچہ ذبح کردہ شود و روے شتر و قسمت کردہ شود لحم وے تا انسیت
کنم بشما و ببینم کہ چہ جواب میدہم فرستادہاے پروردگار خود را کذا فی جامع الاصول من حدیث
مسلم و اللہ اعلم عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی سلول عبد اللہ بن ابی منافق مشہور است
و پسرش عبد اللہ بن عبد اللہ از مومنان و مخلصان و صدیقان بود و اسمش حباب بود رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعبد اللہ موسوم فرمود و در تمامی مشاہد حاضر گشت یا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم و او را در زمرہ کتاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوشتہ اند و در خلافت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ در یمامہ شہید شد در ستانی عشر جہم بن سعد بفتح جیم و سکون ہا
در اصابہ مذکور است کہ جہم بن سعد اسلمی کہ قضاعی او را در زمرہ کتاب النبی ذکر کردہ است
کہ وے و زبیر رضی اللہ عنہما اموال صدقات را مے نوشتند جہم بن صلب بن مخرمہ بن

در عجائب المخلوقات مسطور ست که امیر المومنین کرم الله وجهه بر صباح بصفین بیرون می آمد و میان هر دو صف می ایستاد و ندا میکرد که ای معاویه تا کی مردمان را بکشی سوی من آئی تا کار غالب را باشد پس عمرو عاص گفت که اینمرد انصاف ترا داده است پس معاویه گفت ای عمرو والله از تو من راضی نشوم تا آنکه مبارز علی شوی و با او جنگ نمائی پس عمرو بیگاه سوی علی مبارز رشد و بر وجله ها کرد علی کرم الله وجهه حمله او را رد کرد و با شمشیر نزدیک او شد پس عمرو نفس خود را از اسپ بینداخت و بر زمین افتاد و عورت خود را کشود پس علی کرم الله وجهه اسپ خود را بگردانید و از او متصرف شد معاویه روزی نشسته بود بسوی عمرو نظر کرد و بخندید پس عمرو مر او را گفت چه چیز ترا بخنده آورد معاویه گفت مرا به خنده آورد چیزی ز من تو روز یکه علی را مبارز رشدی و خود را برهنه نمودی و عورت خود را کشودی و باین حیله جان بسلامت بردی در مدارج النبوة مذکور ست که آورده اند که چون عمار بن یاسر در صفین کشته شد ا عمرو بن عاص نزد معاویه آمد و اظهار حسرت و ندامت کرد و گفت که عمار کشته شد و شنیده ام من از آنحضرت که عمار گفت تقتلک الفئة الباغیة و چون بر دست ما کشته شد ما فیه باغیه باشیم معاویه گفت تو عجب مردی بوده که مے لغزی در بول خود عمار را بحقیقت علی گشته است که او را بجنگ آورد و گفته اند که این تاویل باطل ست والا لازم آمد که قاتل حمزه رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم باشد پس ازین قصه معلوم میشود که در عمر و خوف و ملاحظه حق راه داشت و الله اعلم و در کشف الاسرار فی خصائص سید الابرار منقول ست که روایت کرد طبرانی از ابن شداد بن اوس که فرمود رسول خدا صلے الله علیه و آله وسلم اذا رایتم معاویه و عمرو بن عاص جمعا تفرقوا بینهما و بود شداد وقتیکه میدید معاویه و عمرو عاص را بر یکفراش می نشست ما بین هر دو و عمرو عاص نیز از جمله آن صحابه بوده است که اهل سنة و جماعت بملاحظه حق صحبت و فضیلت او زبان نگاه میدارند و سکوت میکنند بحکم آنکه اذا ذکر اصحابی فامسکوا الی آخر الحدیث و در مدارج النبوة مسطور ست که قصه سوء عمرو بن عاص خالی از چیزے نیست و در حدیث مسلم آمده است که عمرو بن عاص در وقت

لبسهم بن عمرو کہ بطنی ست از قریش وکنیت او ابو عبد اللہ وقیل ابو محمد واسلام آورد در سنہ
ثمان بقول صحیح ونزد بعضے میان حدیبیہ وخیبر وگفتہ اند کہ عمرو بن عاص از فرسان عرب وابطال ایشان
وصاحب عقل وذہن بود وچون اسلام آورد تقدیم کرد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ونزدیک گردانید
او را بجوار خود بجہت معرفت وکارروائے وشجاعت وے وامیر گردانید در غزوات ذات السلاسل
ودر زمان خلفائے راشدین بلاد شام وحلب وانطاکیہ وفلسطین را فتح نمود وو الی مصر بود در زمان
فاروق اعظم وفتح گردانید آنرا وبعد شہادت فاروق اعظم در زمان خلافت ذوالنورین تا
چہار سال والی مصر ماند بعدہ امر خلیفہ زمان باسکندریہ رفت وآنرا فتح ساخت وچون خلیفہ ثالث
شہید شد عمرو بن عاص نزد معاویہ بن ابی سفیان رفت ومشیر ومدار کار او گشت وو در صفین حاضر
شد وقصہ تحکیم واقع شد چنانکہ مشہور ست ومعاویہ در زمان خود باز بمصر مقرر نمود تا آنکہ وفات
یافت در مصر روز عید الفطر در سہ چیل وستہ ونزد بعضے چہل ودو بعضے ناقل چہل ویک ونزد
بعضے پنجاہ ویک واول اصح وقیل الثانی واز صحابی مشہور ومعروف بودہ است ودر ما ثبت
بالسنۃ منقول ست کہ حسن بصری فرمودہ کہ امر مردمان را دو کس بشور رانیدند یکے عمرو عاص روز یکہ
اشارہ کرد ومشورہ داد معاویہ بن ابی سفیان را نیز داشتن مصاحف ومعاویہ برداشت مصاحف
را وابن الغزے گفت کہ محکم کرد خوارج را وماند ہمیشہ اینحکم تا روز قیامت دوم مغیرہ بن
شعبہ کہ او عامل کوفہ از جانب معاویہ بود ومعاویہ او را نوشت کہ بمجرد خواندن کتابت من
خود را معزول دانستہ متوجہ بجانب من شو مغیرہ بن شعبہ درنگ وتاخیر کرد در رسیدن خود نزد
معاویہ وہر گاہیکہ نزد معاویہ رسید معاویہ عتاب کرد وجہ درنگ استفسار نمود مغیرہ گفت
کہ در فکر درستی امرے بودم در فکر آن میکردم معاویہ پرسید آن امر کدام ست گفت بیعت
برائے یزید بعد از تو معاویہ گفت کہ کردی این امر را مغیرہ گفت آرے معاویہ باز مغیرہ را بحال
کرد وگفت بعمل خویش برو وہر گاہیکہ مغیرہ از نزد معاویہ برآمد یاران او گفتند نمے یابیم ترا مگر نہادے
پائے معاویہ را در غرور کہ ہمیشہ دران ماند تا روز قیامت وگویند کہ عمرو عاص عقیل وذکی الطبع بود

خلافت امیر المومنین عمر والی کوفہ ماند و امیر مومنان عثمان او را تا زمان خلافت خویش
بران امر مقرر داشت و چون فیما بین امیر المومنین علی و معاویہ خلاف واقع شد مغیرہ از بین
کنارہ کردہ و قتیکہ قصہ حکمین واقعشد مغیرہ بمعاویہ لاحق گشت و بعد مصالحہ امیر المسلمین حسن بن علی
و معاویہ بیعت معاویہ نمود معاویہ او را باز والی کوفہ ساخت تا اینکہ در انجا انتقال نمود و تدبیر باکردہ
مردمان را بر بیعت ولیعہدے یزید آمادہ ساخت و در مدارج مسطور ست کہ آوردہ اند کہ
چون امیر المومنین عثمان رضہ مقبول شد و علی مرتضی رضی اللہ عنہما بر مسند خلافت نشست و بیعت
کردند مردم او را آمد مغیرہ بن شعبہ نزد وے و گفت یا امیر المومنین مرترا نزد من نصیحت و خیر
خواہی ست امیر المومنین فرمود چیست آن گفت اگر میخواہی کہ مستقیم شود ترا امر خلافت
عامل گردان طلحہ بن عبد اللہ را بر کوفہ و زبیر بن العوام را بر بصرہ و بگذار معاویہ را بعہد وے
بر شام تا التزام کند طاعت ترا و چون قرار یابد امر بگردان او را بہر گونہ کہ خواہی و قرار گیرد رائے
تو بران پس گفت علی مرتضی اما طلحہ و زبیر فکر میکنم تا رائے من در ایشان چہ قرار گیرد و اما
معاویہ فلا واللہ نمے بینم خود را عمل فرماینده مرا و را و یارے جوینده از وے باد ام کہ بر حال
خود است و لیکن من میخواہم او را بدر آمدن در انچہ در آمدہ اند در وے مسلمانان و
اگر ابا آرد مے سپارم او را بخدا پس برگشت مغیرہ و رفت از پیش امیر المومنین غضبان
بجہت آنکہ نہ پسندید بصحت او را فردا باز آمد و گفت تامل کردم در انچہ گفتم من ویرا و زوجواب
داد ے تو مرا پس دانستم کہ تو توفیق یافتے بخیر و طلب کردے حق را و چون مے برآمد معتبره
ملاقات کرد او را حسن بن علی و رفت پیش پدر بزرگوار خود و گفت چہ گفت ترا این اعور گفت
مراد پیرو را آنچنان گفتہ بود و امروز را نیز چنین مے گوید گفت امام حسن ویرا و زنصیحت کرد و امروز
خوش آمد گفت علی مرتضی اگر مقرر داریم بر معاویہ انچہ در او ست باشم مصدوق انچہ
گفتہ است حق تعالے و ما کنت متخذ المضلین عضدا و ہمین طور کہ مغیرہ با امیر المومنین گفت
از طلحہ نیز مے آرند آنجا نیز قبول نکردند عمرو بن العاص بن وایل قرشی سہمی منسوب

و وفات یافت خالد در حمص و نزد بعضے در مدینہ در سنہ احدی و عشرین در زمانہ خلافت
امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہا **محمد بن مسلمہ** انصاری حارثی اشہلی از فضلای
صحابہ بود و در جملہ مشاہد حاضر گشت مگر در غزوہ تبوک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
او را در مدینہ گذاشتہ بودند و اول کسیکہ از صحابہ بمحمد تسمیہ کردہ شد او بودہ است و اسلام
آورد قدیم بر دست معقیب بن عمیر و دہ پسر و شش دختر داشت و ہمہ اسلام آوردند و وفات
سنہ ست او سبع و اربعین و ہو ابن سبع و سبعین و اللہ اعلم **عبد اللہ بن رواحہ** ابو محمد
عبد اللہ بن رواحہ انصاری خزرجی از سابقین اولین و یکے از نقبای انصار است کنیت او
ابو محمد و بعضے ابو رواحہ گفتہ اند و وے رضی اللہ عنہ عظیم القدر بود در جاہلیت و ہم در اسلام
و در جملہ مشاہد حاضر گشت مگر در فتح مکہ و ما بعد آن از ہر کہ در غزوہ موتہ شہید شدہ بود در سنہ
ثمان و از شعرای اسلام بود کہ ہجای کفار اشعار را از رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
رو سیکرد و در شان وی حسان بن ثابت و کعب بن مالک قول حق تعالی الا الذین امنوا
و عملوا الصالحات و اذکروا اللہ کثیرا و انتصروا من بعد ما ظلموا الا نازل گشت و صاحب
مفاخر بودہ است **مغیرہ بن شعبہ** صحابی مشہورہ است و علمای سیر ذکر کردہ اند کہ مغیرہ بن
شعبہ سو عبد اللہ و قیل ابو عیسی مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر ثقفی در عام الخندق اسلام آورد
و قدوم آورد بمدینہ و بعضے گفتہ اند اول مشاہد وے حدیبیہ است و او را در کتاب نوشتہ اند
و در موہب لدنیہ در زمرہ حراس نیز شمردہ اند و وی از جملہ آن صحابہ بودہ است کہ اہل بیعت
زبان از بد گفتن و ببد یاد کردن ایشان بملاحظہ حق صحبت و فضیلت آن نگاہ مے دارند
کذا فی المدارج و وفات وے در سنہ خمسین بکوفہ بود در زمان معاویہ بن ابی سفیان و اللہ اعلم
و گویند کہ از زیرکان و کاردانان عرب بود و او را مغیرۃ الرای میگفتند و گفتہ اند کہ از زیرکان
و کاردانان عرب چہار کس بودہ اند معاویہ بن ابی سفیان و عمرو بن العاص و مغیرہ بن شعبہ
و زیاد و جناب امیر المومنین عمر رض او را والے بصرہ کردہ بود بعد ازان والی کوفہ شد و تا آخر

وعالم الناس بود ومنقول ست کہ زید بن ثابت یکی از اصحاب فتیا بود و آن شش کس بودند
عمر و علی و ابن مسعود و ابو موسے اشعری و ابو زید و زید بن ثابت و مات زید بن ثابت
سنہ اثنین او ثلث او خمس و اربعین شرحبیل بن حسنہ شرحبیل بضم سین و فتح راو
سکون حا و کسر موحدہ و سکون تحتانیہ و حسنہ بفتحات نام مادر اوست و نام او عبد اللہ
از بنے حج ست بضم جیم و فتح میم صحابی ست ہجرت کرد حبشہ را مع زوجہ و دست در
دست قریش و آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم او را بر سالت بسوی مصر فرستاد و
ہنگامیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وفات یافت شرحبیل در مصر بود و در مدارج
مسطور ست کہ ہیچ ذکر کتابت وی معلوم نشدہ مگر آنکہ در ضمن ہمین رسالت مصر کتابت
ہم بوی فرمودہ باشند و واقدی رحمہ اللہ علیہ در زمرہ کتاب شمردہ و کاتب رسولخدا صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم نوشتہ است علاء بن الحضرمی صحابی مشہور ست و وی از حضرموت
است و مجاب الدعوۃ بود و آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم او را بر بحرین عامل مقرر کردہ بود
و در زمان خلافت صدیق اکبر و فاروق اعظم بدستور بر بحرین مقرر ماند و وفات یافت در سنہ
اربع عشر و نزد بعضے والی گردانید فاروق اعظم بارض بصرہ و مرد بارض بنے تمیم در سنہ مذکور و
و نزد بعضے در بحرین سنہ احدی و عشرین وفات یافت خالد بن الولید بن المغیرہ بن
عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم القرشی المخزومی سیف اللہ ابو سلیمان و خالد یکی از اشراف و اعیان
قریش بود در جاہلیت و بدست وی عنانہاے اسپان بود و اسلام آورد در سنہ سبع
بعد خیبر یا قبل از عمرۃ موتہ بدو ماہ و در این غزوہ نصرت بدست وی بود و او را مساعی جمیلہ در
دین خدا و تقویت و تائید آن در حیات رسول مقبول و بعد از وفات وی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
حاصل شد تفصیل ایں مقام در کتب سیر شاہد مدعاست و فرمود در سولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
در حق وی نعم عبد اللہ و اخو العشیرۃ خالد بن الولید سیف من سیوف اللہ و بود در مزاج
خالد بن ولید تندے و تیزے و ترفع و انقطاعے از خلق و استعلاے کہ شجعان را می باشد

در حیوة الحیوان منقول ست که هرگاه میشون بنت بحدل کلبی مادر یزید در حبالهٔ نکاح معاویه
در آمده معاویه او را از نجد بشام طلبید. بملاحظهٔ حسن و جمال فریفتهٔ میشون شده او را بسیار دوست
میداشت و بالحسن سلوک با او معاشرت می نمود روزی میشون چند شعر خوانده که دران
معاویه را علج عنوق گفته یعنی گبیر گردن دراز چون معاویه بخانه در آمد زنان دیگر که از
زبان میشون این کلمه شنیده بودند بمعاویه رسانیدند و خبردار کردند معاویه باستماع
این کلمه بغضب در آمده از میسون گفت که تو از من راضی نشدی و مرا علج عنوق گفتی
پس سه طلاق داده گفت که آنچه مال و متاع درین خانه هست بگیر از ان تست بعده
او را از نزد خویشان وی بنجد روانه نمود و میسون یزید حامله بود در اثنای راه چون بصحرا
رسیده یزید را بزائید و کسے از تولد یزید وقوف نیافت و یزید تا دو سال نزد میسون
مادر خود مانده بعد اتمام ایام رضاعت یزید را معاویه از نزد میسون طلبیده پیش خود
داشت پس یزید زائیده مطلقهٔ ثلثه ست کنیت او ابو خالد ست و از ابن قتیبه
در معارف منقول ست که جملهٔ اولاد معاویه قبل زمان خلافت بوجود آمده و در زمان
خلافت ضربت بر ناف خورده بود ازان قطع نسل گشته و اولادی دیگر متولد نشده
و الله اعلم. گویند که معاویه ابیض خوبصورت بود و خضاب می نمود و نیز مذکور ست که
بوقت انتقال معاویه یزید حاضر نبود در حوران بود قاصدے نزدش روانه کردند و
قاصد او را در حوران نیافت و حال خسران مآل یزید در کتب تاریخ موجود ست احتیاج
تحریر نیست زید بن ثابت بن ضحاک انصارے بخاری کنیت او ابو سعید یا ابو
ثابت ست وحی را می نوشت و یکے از فقهاے صحابه و اجله ایشان قائم بفرائض بود
قدوم آورد روز بدر و حاضر نشد دران غزوه و در احد و مابعد ان از مشاهد حاضر شد
و بعضے گویند اول مشاهد او خندق ست و اوست که جمع کرد قرآن را در عهد خلافت
امیر المومنین ابو بکر صدیق و نقل کرده آنرا در مصحف در خلافت امیر مومنان عثمان

برادر مرا قمیصی فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرے ولاکن در امارت وے فساد و فتنہ
خواہد بود و سہ مرتبہ فرمود و ہنات و ہنات و از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ منقول ست
کہ فرمود مکروہ ندارید امارت معاویہ را کہ اگر او نخواہد بود سر با ازدوش خواہد افتاد گویا اشارہ فرمودہ
بوقایع و شتایع کہ در زمان یزید پلید واقع شد و در ترجمہ صواعق محرقہ موسوم ببراہین قاطعہ مذکور ست
کہ بروایت سلمی مروی ست از عبد اللہ بن احمد کہ گفت از حال معاویہ از پدر خود سوال کردم گفت بدانکہ علی
کرم اللہ وجہہ کثیر الاعدا بود و اعدائے او تفتیش کردند کہ شاید خطائے در اقوال و افعال و اجتہاد یا منقصتے
در وے بیابند از انیا نیافتند ناگاہ نزد مردی آمدند کہ با او مقابلہ و محاربہ کرد و مبالغہ در مدح و ثنای
آن مرد کردند بخیر یکہ در وے نبود از جہت مکر و حیلہ واللہ اعلم و در ترمذی منقول ست کہ عبد الرحمن بن
ابی عمیرہ گفت کہ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در حق معاویہ بن ابو سفیان اللھم اجعلہ ہادیا مہدیا
واہدہ و در کتب سیر منقول ست کہ معاویہ در آخر عمر خود میگفت ایکاش من مردی از قریش بودمی
افتادہ در ذیطوی و والی نمیشدم از ین امر چیزی را و نیز منقل کردہ اند کہ معاویہ بن ابی سفیان
در مرض موت خود وصیت نمودہ گفت کہ روزے من در خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حاضر بودم و آنحضرت ناخن میچید و من ناخن ہائے مبارک او را گرفتہ در غلاف شمشیر نگاہ داشتہ ام
و تارے چند از موی فرق ہمایون آنحضرت نیز در خانہ من ست و پارچہ از پارچہائے آنجناب نیز پیش خود
دارم بعد غسل من ناخنہائے خجستہ آنسرور را ریزہ ریزہ کردہ در چشم و گوش من نہند و موہائے شریفش
نیز در گوش و دہان من تعبیہ کنند و پارچہ را نیز در کفن من نہادہ بر من نماز گذاردہ بخاک سپردہ کار من
بخدا تعالی بگذارید در حبیب السیر از تاریخ جعفری مسطور ست کہ معاویہ را سہ پسر بودند یزید و عبد الرحمن
و عبد اللہ و چہار دختر ہند و رملہ و میمونہ و عائشہ مادر عبد الرحمن ام ولد بود و والدہ بقیہ فرزندان میسون بنت
بحدل کلبیہ بود و عبد اللہ و عبد الرحمن در حین حیات پدر وفات یافتند و نیز در کتاب مذکور از متون الاخبار
نقل ست کہ ہر وقتیکہ میسون بنت بحدل کلبی بیرند حاملہ بود معاویہ او را طلاق داد و آن یعنی میشوم
از میسون در سہ سبع و عشرین تولد نمود و نزد بعضے در سنہ بست و پنج و یا بست و شش آن پلید بوجود آمد

اختیار کرد و اول کسیکه برای او گفته میشد که السلام علیک یا امیر المومنین و رحمة الله و برکاته الصلوة
یرحمک الله معویه است و قدوة المحدثین شیخ جلال الدین السیوطی در رساله خود موسوم بوسایل الی
معرفة الاوایل بسیار امور نسبت بمعاویه ذکر کرده که در زمان حکومت خویش احداث نموده و گویند که
معاویه عظیم با سیاست بود و تجمل و تکلف می زیست و امیر المومنین عمر فاروق رض اورا کسرای عرب
می خواند و این شعبه در مصنف خود از سعد بن جمهان روایت میکند که سعد بن جمهان گفت که من از سفینه
گفتم که بنی امیه زعم میدارند که خلافت در انهاست سفینه گفت دروغ میگویند بنو رزقا بلکه آنها بادشاهانند از
سخت ترین بادشاهان و اول بادشاه آنها معاویه بوده است و بیهقی از ابن عساکر و از ابراهیم بن
سعید دارمی روایت میکند که گفت ابراهیم که من از امام احمد بن حنبل از کیفیت خلفا پرسیدم امام احمد
بن حنبل گفت که ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی الله عنهم بوده اند پس گفتم که معویه گفت احدی
احق بالخلافه در زمان علی از علی کرم الله وجهه نبوده است چنانکه در تاریخ الخلفا مذکور است و در مشکوة
از ابی هریره رض مرویست که گفت فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم که خلافت در مدینه است و
پادشاهی در شام ست و منشاء ظهور خلاف میان وی و جناب مرتضوی مثل خلیفه ربان عثمان بن
عفان بود و از افساد مفسدان منازعت روز بروز زیاده می شد پس واقع شد انچه واقع شد
انا لله و انا الیه راجعون اکثر علما قایل خطائی الاجتهاد شده اند چنانکه علامه تفتازانی در شرح
عقاید نسفیه بان اشاره فرموده حیث قال و ما وقع من المحالقات و المحاربات لم یکن عن نزاع فی
خلافیه بل عن خطاء فی الاجتهاد و از امام یافعی منقول ست که فرمود خدا تعالی ازان خونها دست ما را
نگاه داشت پس باید که ما الحال زبانهای خود را ازانها نگاهدارم در تهذیب الاسماء و اللغات ازوی
منقول ست که گفت همیشه بودم در طمع امارت ازان باز گفت مرا رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم
یا معاویه اذا ولیت فاحسن و در کشف الاسرار جناب عمی و استاذی غفر الله له افاده فرموده که بطرانی
از عایشه صدیقه رض روایت کرده که رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم گفت معاویه را چگونه خواهد شد
اگر تو پیشانند خدا تعالی قمیصی یعنی ملک و امارت پس گفت ام حبیبه بدرستیکه خدا تعالی خواهد پوشانید

در سنه چهل و یک باطراف مقرر نمود مردمان این سال را عام الجماعه نام کردند زیرا که امت بعد تفرق
بر امام واحد درین سال مجتمع گردیدند و بعد از سنه اربعین در تحت حکم امیر معاویه از حدود بخارا تا قیروان
از جانب مغرب و از اقصای یمن تا حدود قسطنطنیه و ملک حجاز و یمن و شام و مصر و دیار مغرب
و عراق و خزیره ارمنیه و آذربایجان و روم و فارس و خراسان و جبال و ماوراء النهر در آمده بود و حکم
اسلام دراین ممالک جاری بود و در حیواة الحیوان منقول است که عمرش وقت وفات نزد بعضے
هشتاد سال و نزد بعضے هفتاد و پنج و نزد بعضے هشتاد و پنج و نزد بعضے هشتاد و هشت و بعضے میگویند
که نود سال بود و در آخر عمر بعارضه لقوه گرفتار گردیده یزید با حکما سار نموده زهر در دوا خورانیده خود
بشکار رفت و معاویه وفات یافت و معاویه در زمان خلافت خود احداث کرد اموریکه در زمان
خلفاے راشدین نبوده در کتب سیر مسطور است اول کسیکه از بادشابان اسلام زندان ساخت معاویه بود
و اول کسیکه فوج تعین نمود که بمواضع روند و اول کسیکه بنام پسر خود بیعت ستاند و اول کسیکه
بویهاے خوش را غالیه خواید و نخست کسیکه در مساجد را مقصوره ساخت او بود و بعضے گفتاند که امیر
مومنان عثمان از دو هم آنکه با او آن نرسد که امیر المومنین عمر رض را رسید در مسجد مقصوره ساخت و اول
کسیکه از اهل اسلام خواجه سرایان را بخدمت خود تخصیص کرد و خطبه نشسته خواند او بود و بسبب آنکه
بواسطه غمن و عظم شکم که در آخر ایام خویش بان مبتلا شده بود بر پاے نمی توانست ایستاد و اول کسیکه
استلحاق بنسب بیگانه بخود نمود او بود که زیاد ابن ابیه را برادر خود خوانده بواسطه اینکه ابوسفیان در ایام
جاهلیت با مادر زیاد زنا کرده بود و اول کسیکه بر بروات دیوانی مهر زد او بود و در حیواة الحیوان مذکور
است که اول کسیکه در مساجد را مقصوره ساخته نگهبان مقرر کرد معاویه بود و اول کسیکه روبروے او
صاحب شرطها حربه میرفت او بود و اول کسیکه در مآکل و مشارب و ملابس تکلف نمود او بود و زهری
از عبد الرزاق نقل نموده که او در مصنف خود آورده که کسیکه احداث کرد خطبه قبل نماز عید معاویه بود
و سعید بن مسیب گفته که اول کسیکه احداث کرد اذان در نماز عید معویه بود چنانچه ابن شیبه نقل کرده و گفته
که اول کسیکه در تکبیر نقصان کرد معویه است و عسکری در اوایل نقل نموده که اول کسیکه قاصد در اسلام

ابوعبیده را و فتح کرد خدا تعالے شامات را و والی گردانید یزید بن ابوسفیان را بر فلسطین و ناحیه آن
و چون وفات یافت ابوعبیده بن الجراح امیر گردانید معاذ بن جبل را و چون معاذ بن جبل وفات یافت
والی گردانید یزید بن ابوسفیان را و چون مرد یزید والی گردانید برادر او معاویه را و وفات اینها در طاعون
عمواس در سنه ثمان عشر بود و وفات یافت یزید بن ابوسفیان در سنه سبع عشر در عمواس والله اعلم و اما معاویه بن
ابی سفیان کنیت او ابو عبد الرحمن ست و قال فی حیوة الحیوان و کان ملیح الشکل عظیم الهیبة وافر الحشمة
بلیس الثیاب الفاخرة والعدة الکاملة و یرکب الخیل المسومة و کان کثیر البذل والعطا محسنا الی رعیته کبیر
الشان و کان حلیما وله فی الحلم اخبار کثیرة و کان نقش خاتمه لکل عمل ثواب و مولدش مقام خیف از
متعلقات منی بوده است و امام نووی علیه الرحمة در کتاب تهذیب الاسما واللغات افاده نموده که
اسلام آورد معاویه و پدرش و برادرش یزید بن ابی سفیان و مادرش هند در فتح مکه و بود معاویه که میگفت
که بدرستیکه ایمان آوردم من بروز حدیبیه و پوشیده داشتم اسلام خود را از پدر و مادر و حاضر شدم با رسول خدا
صلے الله علیه و آله وسلم در غزوه حنین و عطا فرمود ما را آنجناب صلی الله علیه و آله وسلم از غنایم
هوازن صد شتر و چهل و نیز معاویه از جمله کاتبان ست که مے نوشت براے رسول خدا صلی الله
علیه و آله وسلم بعضے میگویند مے نوشت وحی را و صاحب جامع الاصول میگوید که کتابت وحی ثابت
نشده است و در مواهب لدنیه میگوید که وے مشهور ست بکتابت وحی و بعضے میگویند که وے وحی را نمی
نوشت کتب و مناشیر را مے نوشت و گویند که قول اول صحیح ست و متولی شد شام را بعد از برادر خود
یزید بن ابی سفیان در زمان خلافت فاروق اعظم رض و همیشه حاکم شام بود تا چهل سال چهار سال
از آن در زمان امیر المومنین عمر رضی الله عنه و تمام مدت خلافت امیر مومنان عثمان و ایام خلافت
امیر المومنین علی و حسن مجتبی و مجموع آن بست سال باشد تا مستقل شد بامارت بتسلیم امیر المومنین
حسن مجتبی در سنه احدی و اربعین و بست سال دیگر گذشت تا وفات یافت در سنه شصت در ماه
رجب بدمشق و نماز خواند بر جنازه وے ضحاک فهری در غیبت یزید در بیت المقدس و چون امر
خلافت بعد تسلیم سیدنا امام حسن بر او قرار گرفت و مردمان بر بیعت معاویه اجتماع نمودند و عمالان خود را

بنی امیه کوشیده هزاران مردم از بنی امیه بقتل رسیدند و صدها کس در محبس بجان شدند و صدها کس
از خوف جان جلا وطن گزیدند و گورستان بنی امیه از هیچ و بن برکنده استخوان کهنه دلوسیده ایشان
را در آتش سوخت و خاکسترش بدریا انداخت و نشان قبور بنی امیه از معاویه ابن ابوسفیان و یزید پلید
تا مروان حمار که آخر خلفای بنی امیه بود سوای قبر عمر بن عبد العزیز بر صفحه هستی باقی نگذاشته کندند
باز بین هموار ساخت و امکنه عالیه ایشان را خراب و مسمار نمود فاعتبروا یا اولی الابصار در کیفیت تاریخ
مسطور است که عبد الله بن علی از خلفای بنی عباس فرمود تا گور معاویه و سایر ملوک بنی امیه را بشگافتند
در قبر معاویه بغیر خاک چیزی نیافتند و در گور یزید بن معاویه قدری خاکستر دیدند و کاسه عبد الملک
بن مروان بهمین نهج یافتند گویند در آمد و در قصر هشام بن عبد الملک راست کردند چه جسد و اعضای او که
از یکدیگر پاشیده و جدا نشده بود تا زیانه بسیار زدند بعد ازان جثه او را او بختند و بسوختند و خاکسترش
را بباد دادند و الله اعلم و بگویند که رسول خدا صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم ابوسفیان را عامل بر
نجران گردانید و این امر ثابت نشده است و ذکر کرده است ابن اسحق که آنحضرت او را برمنات
فرستاد تا آنرا بدهم کند و آورده اند که بروز طایف تیری بر چشم ابوسفیان رسید و چشم او کور گردید
و بگیشم و بر موک رفت بهر دو چشم کور شد و در خلافت عثمان بن عفان رضی الله عنه سنه اربع
و ثلثین و قیل احدی و ثلثین در مدینه وفات یافت و در بقیع مدفون شد و نماز جنازه وی معاویه
پسر شش خواند و نزد بعضی امیر مومنان عثمان بر وی نماز خواند و عمرش هشتاد و هشت سال بود
و قیل ابن بضع و ثمانین و غیر ذلک **امارت یزید بن ابوسفیان** اسلام آورد در روز فتح مکه و در
غزوه حنین حاضر شد و گویند که وی بهتر بن پسران ابوسفیان بود او را یزید الخیر میگفتند
عامل گردانید او را رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بر صدقات بنی عرس و عامل گردانید
او را امیر المومنین ابوبکر رضی الله عنه در سنه اثنی عشر و عمرو بن عاص و ابا عبیده جراح و شرحبیل بن حسنه را بسوی
فلسطین فرستاد و بعضی گمان می برند که عمرو بن العاص بر همه ایشان امیر بوده و هزیمت داد
خدا تعالی اعدای دین را در سنه ثلث عشر و چون امیر المومنین فاروق اعظم رضی الله عنه خلیفه شد والی گردانید

رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در عبد مناف پیوندد و ہند زوجہ ابوسفیان بنت عتبہ بن ربیعہ ابن عبد
مناف بود و وی ده سال قبل از عام فیل متولد شد و از اعیان قریش بود در جاہلیت و بغایت محتشم
و سید و عناد بار رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم قبل اسلام داشت و بروز فتح مکہ مسلمان گردید و در حنین
و طایف حاضر شد و اختلاف ست در حسن اسلام او و آخبار و آثار مختلف وارد اند بعضے دال
بر حسن اسلام و بعضے بر عدم آن دلالت دارند و دلایل ہر طایفہ در کتب موجود و در اصابہ منقول
ست کہ ابوسفیان از مولفۃ القلوب بود و قبل از اسلام در احد و احزاب راس و رئیس مشرکان
بود و گویند کہ با ہاشم و عبد الشمس توامان بوجود آمدند نزد بعضے پشت و نزد بعضے پیشانی اینہا باہم
ملصق بجز از شقشیر جدا شدند و عبد الشمس روبروی ہاشم انتقال نمود و ہاشم امیہ پسرش را
گرامی تر داشت و امیہ مال بسیار از پدرش بمیراث یافتہ بود در سالی از قحط کہ ہاشم را برای رفادہ
حاجت بود امیہ بخدمت عم خویش ہاشم التماس کرد کہ مرا اجازت شود تا طعام رفادہ بسازم ہاشم
بکراہت تمام ملتمس او را اجابت فرمود چون امیہ طعام بساخت حجاج را مکتفی نشد ہاشم بغضب
رفتہ پنجاہ شتر از مال خویش بکشت و طعام پختہ ضیافت جملہ حجاج نمود و تمام کفایت کرد و بر امیہ
خشم گرفت کہ آخر کودکی و از مکہ اخراج کرد امیہ بشام رفت ده سال آنجا بسر کرده باز بمکہ آمدن میتوانست
چون ہاشم از میان انتقال کرد امیہ بمکہ باز آمد و اقامت نمود و او را پسرے بوجود آمد حرب نام
کہ بدر ابوسفیان بود و عبد الشمس فرزندان دیگر ہم داشت و میان بنی ہاشم و بنی امیہ منشای
عداوت این بود و میراث گشت تا آنکہ ابوسفیان با پیغامبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل اسلام
عداوتہا داشت و لشکرہا بیاراست تا اینکہ روز فتح مکہ مسلمان شد و پیغامبر خدا در غزوہ حنین
صد شتر از غنیمت تالیفاً بابوسفیان بخشید و آن عداوت کہ میان بنی ہاشم و بنی امیہ باقی
ماندہ بود یزید پلید در زمان خویش تکمیل عداوت نساختہ و بنی عباس در زمان خویش انتقام
از بنی امیہ گرفتند و گویند در انقراض ایام سلطنت خاندان بنی امیہ ابوالعباس بن محمد بن علی بن
عباس کہ اول خلیفہ بود از خلفای بنی عباس بر تخت نشستہ در استیصال نام و نشان خاندان

وصحابی جلیله وصاحب مناقب ومفاخر بود والله اعلم خالد وابان پسران سعید بن العاص
بن امیه بن عبد الشمس بن عبد مناف القرشی الاموی اما خالد بن سعید بن عاص اسلام آورد
قدیما ونزد بعضے بعد از اسلام ابی بکر صدیق وبعضے گویند ثالث وبعضے رابع وبعضے خامس گفته اند و
هجرت کرد خالد با برادر خود عمرو بن سعید بزمین حبشه واقامت نمود دران دیار یازده وچند سال وقدوم
آورد بر آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در غزوه خیبر وبعد از غزوه خیبر در مشاهد حاضر شد
واو را رسول مقبول صلعم بیمن فرستاد بصدقات ووفات یافت رسول خدا هنگامیکه خالد
در یمن بود وابان بن سعید اسلام آورده بود بعد از اسلام برادر آن خود خالد وعمرو اوست
که عثمان بن عفان رضی الله عنه را پناه داد وقتیکه فرستاده بود رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
او را بسوے قریش عام الحدیبیه وابان سوار کرد امیر المومنین عثمان را بر اسپ خود وگفت
آمد ورفت کن واز کس مترس وبودند بنی سعید اعزه حرم واسلام ابان در میان حدیبیه وخیبر
بود وامیر گردانید او را رسول خدا در سریه که بنجد فرستاد وعامل گردانید بر بحرین هنگامیکه علاء
الحضرمی را عزل کرد پس همیشه بود ابان در بحرین تا آنکه وفات یافت رسول مقبول صلی الله
علیه وآله وسلم واین هر دو را یعنے خالد وابان را اهل سیر داخل کتاب رسول خدا صلی الله علیه
وآله وسلم داشته اند والله اعلم حنظله بن ربیعه بضم را وفتح با وکسر باء مشدده وابن الربیع
نیز گفته اند وکنیت او ابو ربعی ست بکسر را وسکون موحده وکسر عین مهمله وتشدید با واو را
حنظله کاتب هم میگویند از جهت کتابت وی وحی را ودر مدارج النبوة مسطور ست که در مواهب
لدنیه همین را غسیل الملائکه گفته واز اصابه واستیعاب مغایرت معلوم می شود کانت حنظله
بن ربیع وغسیل حنظله ابن ابی عامر الراهب فتدبر ویوم الجمل در قتال اهل بصره از امیر المومنین
علی بن ابیطالب تخلف کرد ودر اوایل عهد معاویه بن ابی سفیان وفات یافت والله اعلم
ابو سفیان ویزید ومعاویه هر دو پسران ابی سفیان اما ابو سفیان نامش صخر وابو حنظله نیز
کنیت اوست بن حرب بن امیه بن عبد الشمس بن عبد مناف ونسب ابو سفیان بانسب

وگفت اینچنین کرده میشود با اہل بلا جناب مرتضوی فرمود خاک در دہان تو بدستیکہ امیدوارم کہ باتمم
من و زبیر و طلحہ از ان کسانیکہ گفتہ است خدا تعالی در شان ایشان و نزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا
علی سرر متقابلین در حبیب السیر مسطور است کہ عمرو بن جرموز بعد از ابن جسارت بر اسپ زبیر رضی اللہ عنہ
سوار شد و شمشیر او را بر گرفت نزد امیر المومنین علی رفت و کیفیت حال باز گفت آنحضرت فرمود کہ بشارت
باد ترا اے کشندہ پسر صفیہ بآتش دوزخ عمرو بن جرموز چون این مژدہ بشنید حضرت علی کرم اللہ وجہہ را گفت
تو بلاے این امتے اگر برائے تو کشند بشارت دوزخ شنوند و اگر ازا تو کشند ہمہ خلق رقم کفر بر صفحہ حال آن
کس کشند انگاہ از غایت خشم سر شمشیر بر شکم خویش نہادہ زور کرد کہ از پشتش بیرون رفت و مصداق
ارشاد جناب ولایت پناہ گشت واللہ اعلم و آولاد امجاد وے رضی اللہ عنہ کثیر بود عبد اللہ و عروہ
و منذر و عاصم و مہاجر و خالد و عمر و مصعب و حمزہ و عبید و جعفر و دہ دختر داشت واللہ اعلم سعد ابن
ابی وقاص نام ابی وقاص مالک ست دوے یکے از عشرہ مبشرہ و آخر ایشان در موت بودہ است
چنانکہ سابقا در فصل حرس حالش سمت تحریر یافت عامر بن فہیرہ بضم فا مولی ابی بکر بن الصدیق
رضی اللہ عنہ و آزاد کردہ او و اسلام آوردہ پیش از در آمدن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دار ارقم
را و وقتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم با ابی بکر صدیق رضہ از کعبہ بمدینہ ہجرت فرمود ہمراہ رکاب بود
و در بدر و احد حاضر شد و گویند کہ روز بیر معونہ کشتہ شد و در آنزمان عمرش چہل سال بود و چون تیر در
پشت وے زدہ شد گفت قسم بپروردگار کعبہ کہ بمقصود خود رسیدم و فایز شدم و در ستم و منقول است
کہ عامر بن فہیرہ را و مقتولان جست تند و نیافتند و میگفتند مردمان کہ او را ملایکہ دفن کردند و میگویند
کہ او را دیدند کہ مے رود در میان زمین و آسمان تا از آسمان در گذشت واللہ اعلم ثابت بن قیس بن شماس
مدنی انصاری خزرجی کنیت او ابو محمد و بقولے گفتہ اند ابو عبد الرحمن و در جملہ مشاہد حاضر گشت و از اکابر
صحابہ و اعلام انصار بود و رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گواہی داد برائے او بجنت و خطیب الانصار
بود و او را خطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میگفتند و در خلافت امیر المومنین ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ در حرب یمامہ با خالد بن ابو لید در با مسیلمہ کذاب محاربہ سخت کرد و شہادت یافت

آن تیر در حلق طلحہ رض رسید و شہید شد و در روضۃ الصفا مسطور ست کہ وقتیکہ طلحہ رض رمقی از حیات
باقی داشت نظرش بر شخصے از لشکریان شاہ مروان افتاد و او را نزدیک خود طلبیدہ بتجدید بیعت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ پرداخت و در ساعت عالم اخرت را منزل ساخت و آن لشکرے
بملازمت جناب امامت منقبت شتافتہ کیفیت انحالت عرض کرد امیر المومنین فرمود کہ ایزد تعالی
بخواست کہ طلحہ را بی تجدید بیعت من بہشت در آرد و مروی ست کہ روز جمل مردی آمد و گفت اذن
دہید قاتل طلحہ را پس گفت علی مرتضی رض بشارت دہید او را بآتش دوزخ و منقول ست از امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ کہ فرمود کہ امید دارم کہ باشم من و طلحہ و زبیر از جملہ کسانیکہ گفتہ است خدا تعالی
در شان ایشان و نزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین و آنجناب رضی اللہ عنہ را
دوازدہ پسر بودند محمد و عمران و موسی و اسمعیل و یعقوب و یونس و زکریا و یحیی و عیسی و عثمان
و صالح و دختران چہار بودند و اللہ اعلم زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن
کلاب الاسدی القرشی چنانکہ سابق مذکور شد و زبیر بن العوام رض صاحب مناقب و مفاخر بود و از
خطا فی الاجتہاد روز جنگ جمل با عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بود وقتیکہ جناب مرتضوی بزبیر رض
یاد دہانید حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را زبیر رض از لشکر جناب صدیقہ جدا شدہ ترک قتال
فرمود و در تمہید آوردہ کہ طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما توبہ کردند و بجانب شہر برگشتند و قصہ شہادت
وے رض در کتب تاریخ مذکور ست و قاتلش عمرو بن جرموز کہ از اہل لشکر امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
بود زبیر را در بیابان یافت و شہید ساخت و بخدمت امیر المومنین آمدہ استیذان نمود تا در اید امیر المومنین
اذن نداد و فرمود کہ من شنیدہ ام از رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمود قاتل الزبیر فی النار
و در روایتے آمدہ کہ چون ابن جرموز زبیر رضی اللہ عنہ را کشت و نزد امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ آمد
با وے شمشیر زبیر رضی اللہ عنہ بود چون امیر المومنین نظر بشمشیر فرمود گفت آگاہ باشند و اللہ بسیار کرب
کہ دفع کردہ است صاحب این شمشیر از وجہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و در روایتے آمدہ کہ چون
کہ چون عمرو بن جرموز بخدمت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ آمدہ بشارت داد بقتل زبیر رضی اللہ عنہ

ونسب وی بالنسب شریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مرتبہ اتصال می یابد و نام
مادرش صفیہ خواہر علاء حضرمی بود و وی رضی اللہ عنہ میانہ بالا فراخ سینہ وکشادہ کتف
وسطبر ساق بود مال بسیار داشت و باذل بود و یکی از ہشت کس ست کہ سبقت باسلام
کردند و یکی ازان پنج کس ست کہ اسلام آوردند بر دست ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ و از
شش کس اصحاب شوریٰ کہ راضی بود از ایشان رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و یکی از
عشرۂ مبشرہ بجنت ست و حاضر شد جملہ مشاہد را غیر بدر کہ فرستادہ بود رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم طلحہ را با سعید بن زید تا خبر کاروان قریش کہ در ان ابو سفیان بود بیارند و در
روز احد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را طلحہ نگاہ داشت بدست خود تا انگہ دست وی مجروح
گردید و شل گشت و در ان روز بیست و چہار جراحت باور رضی اللہ عنہ رسیدہ بود و گویند در ان روز
ہفتاد و پنج زخم از نیزہ و تیر بمدین مبارکش رسیدہ بود و در روز احد آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
دو زرہ پوشیدہ بود و کوفتہا بذات شریفش رسیدہ بود خواست کہ از صخرہ برآید و نتوانست طلحہ رض
بنشست و بر دوش خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را گرفت و آنحضرت برآمد و بر صخرہ نشست
و فرمود کہ اوجب طلحہ یعنے واجب گردانید طلحہ برای خود بہشت را باین فعل و چون روز احد صحابہ
منہزم شدند و رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی ماندہ و ثابت و قائم ماندند با رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم دوازدہ کس از مہاجر و انصار و طلحہ رضی اللہ عنہ از جملہ ثابت قدمان بود و در روز احد
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم طلحہ را موسوم بطلحۃ الخیر و در غزوہ ذات العسیرۃ بطلحۃ الفیاض و روز خیبر
بطلحۃ الجود فرمود و وی رض صاحب مفاخر و مناقب و فضایل بودہ است احادیث صحیحہ در شان
وی رضی اللہ عنہ وارد گشتہ و صحاح ستہ شاہد مدعا و عمر شریفش شصت سال و نزد بعضی شصت
و دو سال و نزد بعضے شصت و چہار سال بود و شہید شد طلحہ رضی اللہ عنہ روز جمل یوم پنجشنبہ
ہشتم جمادی الاخری سنہ ست و ثلاثین و طلحہ رض روز جمل با جناب عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بجہت
خطا فی الاجتہاد بود و مروان بن حکم با وے رض کینہ داشت و بتیری بسوے وے رض انداخت

آنرا که نزد من ثابت بود سیدنا حسن و حسین و محسن رضی الله عنهم و محسن خورد و سال
از ینعالم در زمان پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم انتقال فرمود و خواهر ایشان زینب و
ام کلثوم والده ماجده اینها فاطمه زهرا رضی الله عنهم بنت رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بوده است
و محمد اکبر کنیت او ابی القاسم و مشهور محمد بن حنفیه بوده است مادر ایشان خوله دختر جعفر بوده است
و محمد اوسط که مادرش امامه بنت عاص بود و محمد اصغر کنیت او ابو بکر ست نزد بعضی این و عبد الله
مادر ایشان لیلی بنت مسعود ست و عمر و خواهر او رقیه مادر اینها ام حبیبه بنت ربیعه ست و عباس
و جعفر و عثمان و عبد الله مادر اینها ام البنین کلابیه ست و یحیی و عون مادر ایشان اسما
بنت عمیس و رمله کنیت او ام الحسن ست و نزد بعضی رمله و ام الحسن از زمره دختران بوده اند
که مادر ایشان ام سعید بنت عروه بوده است و نفیسه و تقیه و حمامه که کنیت او ام جعفر ست
و زینب الصغری و امامه و میمونه و خدیجه و فاطمه و امهانی و ام الکرام و ام سلمه
که مادر اینها جداجدا بوده اند و در تاریخ مذکور ست که عبد الله و عباس و عثمان و جعفر که از بطن ام
البنین متولد شده بودند در معرکه کربلا شهید شدند و عبد الله و ابو بکر که مادر ایشان لیلی بود
اینها نیز در معرکه کربلا بغیر شهادت فایز شدند و در ریاض النضرة مذکور ست که عبد الله را مختار
قتل کرده و ابو بکر در کربلا شهید شد و محمد اصغر که مادر ایشان ام الولد ست نیز در کربلا شهید
شد و نیز مرویست که در روز شهادت امیر المومنین چهار زن از ازواج مطهرات آنحضرت کرم الله
وجهه زنده بودند امامه بنت ابی العاص و هی بنت زینب بنت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و لیلی
بنت مسعود التمیمیه و اسما بنت عمیس الخثعمیه و ام البنین الکلابیه در ریاض النضرة و فصل الخطاب
منقول ست که از پنج کس نسل امیر المومنین باقی مانده از سیدنا امام حسن و امام حسین و محمد بن
حنفیه و عباس و عمر و الله اعلم و در روایات دیگر نیز در این باب ورود یافته خوقا لاطناب بذکر همین
روایت اکتفا رفت طلحه بن عبید الله بن عثمان و عثمان نام ابو قحافه والد ماجد امیر المومنین
ابو بکر صدیق ست پس طلحه رضی الله عنه برادرزاده صدیق اکبر رض ست و کنیت او ابو محمد ست

در قید حیات بودند امیر المومنین نکاح دیگر نفرموده بعضی از علما بران رفته اند که بر دا بادهای رسول خدا صلی الله
علیه وآله وسلم نکاح دیگر تا زندگی دختر آنسرور عالم فخر اولاد آدم حرام بود دوم آنها ام البنین
بنت حرام بن خالد کلابیه بود سوم آنها اسما بنت عمیس الخثعمیه اولا در نکاح جعفر طیار بن ابیطالب
بود هرگاهیکه جعفر طیار شهید شد سیدنا ابوبکر الصدیق رضی الله عنه در نکاح خود در آورد وقتیکه جناب
صدیق رض انتقال فرمود امیر المومنین علی در حبالهٔ نکاح خود کشید چنانچه اسما را ازین سه حضرات
اولاد بوده مثل عبد الله و محمد و عون ابنای جعفر طیار و محمد بن ابی بکر و یحیی و عون از جناب ولایت پناه
بوجود آمدند چهارم آنها امامه بنت ابی العاص خواهرزاده ام المومنین خدیجه کبری رض اما مادر امامه
زینب بنت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که اکبر و افضل دختران آنجناب علیه الصلوة والسلام
بعد جناب فاطمه زهرا رضی الله عنها بود و در حیات رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم زینب انتقال
کرد و علی مرتضی با امامه نکاح نمود بعد انتقال جناب فاطمه بوصیت آن سیدة النسا و گویند
که جناب مرتضوی چون از دفن جناب فاطمه زهرا رضی الله عنها فراغت یافته بدولتسرا تشریف
آورده غسل فرموده با امامه عقد نکاح بست و بعد شهادت جناب مرتضوی مغیره بن نوفل بن
حارث بن عبد المطلب بوصیت آنجناب امامه را در حبالهٔ نکاح خود در آورد و جناب مرتضوی بخیال
اینکه معاویه خواستگاری او سازد و نکاح نماید این وصیت بمغیره بن نوفل فرموده بود و امامه
بخانه مغیره بن نوفل در سنه خمسین انتقال نمود پنجم آنها مخیاه بنت امرء القیس
بن عدی کلابیه بود ششم آنها ام سعیده بنت عروه بن مسعود ثقفیه هفتم آنها لیلی
بنت مسعود بن خالد تمیمیه و بعد انتقال سیدنا علی مرتضی و زینب الکبری دختر نیک اختر شاه
ولایت پناه عبد الله بن جعفر طیار لیلی را بنکاح خود در آورد و اما دو زن که دران اختلاف بوده است
که آنها مملوک بوده اند از اسیران مرتدان یعنی آنها را امیر المومنین در جنگ مسیلمه کذاب گرفته
بود اول آنها خوله بنت جعفر بن قیس الحنفیه دوم آنها ام حبیبة الصهبا دختر ربیعه تغلبیه
بوده است و در تعداد اولاد امجاد جناب مرتضوی اختلاف بسیار است و اختیار کرده ام

ازین ماجرا بهارون رشید خبر کردیم هارون رشید پیری را از پیران عرب طلب کرد و سر این امر پرسید
پیر گفت از پدران ما بمارسیده که قبر المومنین علی اینجا است هارون رشید ترک شکار گرفته تنظیم
المقام لازم الاحترام فرموده زیارت نموده و هر ساله بزیارت می آمد تا آنکه از بن عالم درگذشت
و مردم مجاور شدند و روز بروز آبادانی و جمعیت دست داد بعد از صد و هشتاد سال گویند که
که در سنه صد و شصت و شش هجری عضد الدوله دیلمی بالای قبر شریف عمارات عالی بنا ساخت
و بعد ازان غازان خان عمارت عالی بر و افزود و الی یومنا هذا عالمی بزیارت آن بقعه مبارک
مشرف می شوند اللهم ارزقنا زیارته فی الدنیا والحقنا بصاحبه فی الآخرة و از امام حسن رضی الله عنه
مرویست که گفت بعد رحلت شاه مردان علی مرتضی کرم الله وجهه شنیدم که هاتفی میگفت بیرون
روید و لی خدا را بگذارید و چون از خانه بیرون رفتم آوازی دیگر بگوش ما رسید که محمد صلی الله
علیه و آله وسلم درگذشت و وصی او شهید گشت بعد ازین محافظت دین که خواهد کرد و دیگری گفت
هر که متابعت سیرت ایشان کند و پیروی ایشان نماید چون او از تسکین یافت بخانه در آمدیم
و امیر المومنین را شسته در کفن پیچیده یافتم بروی نماز گذاردیم و دفن کردیم رضی الله عنه و عن جمیع
اصحاب محمد صلی الله علیه و آله وسلم و گویند نقش خاتم جناب مرتضوی بروایت صاحب ریاض
النضرة الله الملک بود چنانکه ابو جعفر محمد بن علی روایت کرده و در بعضی روایت نقش خاتم آنجناب
الملک لله الواحد القهار بود و الله اعلم و چون بتوفیق الهی شمه از مفاخر و مناقب ان مظهر العجائب
و الغرائب بسلک تحریر در آوردم امید از جناب اقدس الهی که بروز حشر با غلامان آنجناب محشور
شوم ؎ الهی بحق نبی فاطمه ٭ که بر قول ایمان کنی خاتمه ٭ اگر دعوتم رد کنی ور قبول ٭ منم دوست
دودمان آل رسول ٭ اما تعداد ازواج و اولاد امجاد آنجناب کرم الله وجهه در مفتاح
النجا در مناقب آل عبا مذکور است که اتفاق دارند راویان اخبار در ازواج علی مرتضی که هفت
بودند و اختلاف کرده اند در دو زن الا هفت که دران اختلاف نیست اول امنها فاطمه زهرا
رضی الله عنها بنت رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم سیده نساء عالم و تا جناب سیده رضی الله عنها

سنه خمس وثلثین وقوع یافت ودر آخر ذکر امیر المومنین علی کرم الله وجهه نوشته وکانت خلافته
اربع سنین واربعة اشهر وایاما وحال آنکه باتفاق مورخان در همان ایام که امیر مومنان عثمان
رض بعز شهادت فائز شد طوائف انسان باشاه مروان بیعت نمودند واز ذی حجه سنه خمس وثلثین
تا ماه رمضان سنه اربعین چهار سال ونه ماه می شود والعلم عند الله وگویند که بعد دفن قبر شریف
را پوشیدند وبعضی گفته اند که در مسجد کوفه دفن شد تا آنکه براآورد حجاج جسد مبارک را ودفن کرد اورا
جائیکه کسی ندانست ونزد بعضی نعش جناب ویرا امام حسن رضی الله عنهما بمدینه منوره نقل نمود ونزد
بعضی مرکبی که بران تابوت آنجناب بود گم شد از اینجهت نیافتند وبعضی گویند که آنجناب
مدفون شد در قصر الامارة کوفه ودر این باب روایات دیگر نیز وارد گشته لکن اصح آنست که مزار آنجناب
در نجف اشرف ست واز امام جعفر صادق رض مرویست که گفت از اسمعیل پسر خود وقتیکه
در عزمی بود که این قبر جد ست وآنچه آنرا عوام میگویند اصلی ندارد ودر تاریخ الخلفا از ابن عباس
مسطور ست که قبر امیر المومنین علی را پنهان ساختند تا خوارج نبش نکنند واز محمد بن سنه یک مرویست
که اول کسیکه از قبری بقبری دیگر نقل کرده شد در اسلام علی مرتضی ست ودر حیوة الحیوان مذکور ست
که اول کسیکه قبر او را پوشیدند علی مرتضی بوده ست ودر فصل الخطاب خواجه محمد پارسا منقول ست
که امام ضیاء الدین الورشید الحافظ المحدث در ذکر امیر المومنین علی گفته که قبر امیر المومنین همیشه
پنهان بود در زمان رشید ظاهر شد در غزی بظاهر کوفه وتا امروز زیارت میکنند مردمان در اتحاد
قبر امیر المومنین باوای ست برای همه مضطران وملجای ست برای مستمندان واکسیر اعظم ست
مر اجابت دعا را وبرآمدن مدعا را واز ابن ابی الدنیا مرویست که بعضی گفته اند که چون حسب
وصیت آنجناب موضع قبر شریف را بازمین هموار ساختند که اعدا بران اطلاع نیابند تا آنکه
در سنه یکصد وهفتاد وپنج هجری روزی هارون رشید از کوفه برای شکار بنواح غزی آمد وآهوان
برگشته ازین که مدفن امام المسلمین بود جمع شده هارون رشید چون سگها را بران آهوان
سر داد هیچکدام گرد انها نگشتند وآهوان پناه بناحیه غزی برده بودند نمیرسیدند وخوف نکردند

کہ رخنہ در قصر چہاتم انداختی نہ من مانو نیکو بہا کردہ بودم گفتا ہی اما واقع شدا نچہ واقع شد و کان
امر اللہ قدرا مقدورا بعد ازان امیر المومنین فرمود کہ عبد الرحمن بن ملجم را بزندان برید و طعام و شراب از و
باز دارید پس اگر من زندہ ماندم بمقتضای رائے خود حکم کنم و اگر بمیرم یکضرب بروزنید و زیادہ مزنید کہ
او مرا زیادہ از یک زخم نزدہ است او را بزندان بردند امام حسن رضی اللہ عنہ در زمان خلافت
خویش او را بالقتل رسانید و بعد ازان از امام حسن فرمود کہ بامردم نماز بامداد با جماعت گذارد و پس آنحضرت را
بکلیمے خوابانیدہ بخانہ بردند اولاد امجاد و بنات کرمات و زوجات طاہرات کہ آنحضرت را بدان حالت
مشاہدہ کردند فریاد و زاری و نالہ و بیقراری باوج فلک رسانیدند و ضعف آنحضرت ساعت بساعت
سمت تزاید میگرفت و الم آن زخم لحظہ بلحظہ صفت تصاعف پذیرفت و مروی ست کہ جناب امیر المومنین
حلیم و صبور راضی برضاے حق بود چنانچہ در حق ابن ملجم کہ قاتل آنحضرت بود ہیچ زجر و توبیخی نفرمود
و تا کہ زندہ بود تشفی و دلاسا ے آن شقی میفرمود چنانچہ گویند کہ ہر گاہیکہ جام شربت برا ے آن
عالیجناب آوردند فرمود کہ حصہ ازین بان مردود نیز بدہید کہ بخورد در روز محشر شفاعتش بکنم آن بدبخت
دوزخی ابا نمود و خیر صادق صدق رحق دے نظور پیوست آخر الامر در صبح جمعہ ہفدہم ماہ مبارک ان
ابن ملجم شمشیر بر سر آنحضرت زد و زخمی نمود و در نوزدہم ماہ مذکور سنہ اربعین از ین عالم فانی بملک جاودانی خرامید و نزد بعضے
محدثین شب ضربت نوزدہم و یوم شہادت بست و یکم بود ہست و جناب حسنین و عبد اللہ بن جعفر طیار آنجناب را
غسل دادند و جناب امام حسن نماز جنازہ شریفش خواند و وقت شب در دار الامارۃ کوفہ دفن کردہ شد و گویند کہ جناب امام حسن
در نماز جنازہ رحمت اندازہ وی چہار تکبیر گفت و نزد بعضے نہ تکبیر گفتہ واللہ اعلم و در مدت خلافت وی کرم اللہ وجہہ اقوال بسیار در
ارباب سیر در مولفات خود آوردہ اند کہ شہادت آنجناب در سنہ اربعین بود و تمام شد بوے مدت
خلافت رسول خدام و بود خلافت وے چہار سال و ہفت ماہ و شش روز یا دوازدہ روز و بعضی چہار سال
و نہ ماہ گفتہ اند چنانچہ در اربعین امام تاج الاسلام ہمین قول مذکور ست و تمام شد سال پنجم بجناب امام حسن
ابن علی رضی و عمر شریفش بر و ایت اشہر و اصح شصت و سہ سال بود و نزد بعضے مورخان پنجاہ و ہشت سال
و امام مانعی در مراۃ الجنان تصریح نمودہ کہ شہادت امیر مومنان عثمان رضی اللہ عنہ در دوازدہم ذی الحجہ

بنشستند و ابن ملجم اندرون آن بقعه در آمده چون امیر المومنین از ادای اذان فارغ گشته قدم در
مسجد نهاد شبیب شمشیری انداخت تا بر طاق مسجد آمد و بشکست دو روان هم تیغ بر فرق مبارک
آنجناب زد لیکن خطا کرد و بر دیوار خورد آن دو تا کس بگریختند و چون آنجناب را توکل برب الارباب
بود قدم در مقام رضا نهاده هیچ از آن امر اضطراب بوی در نیامده و دل پر شکوه او چون کوه برقرار
مانده پس بآرام تمام بنماز نفل ایستاده و سجده اول بجا آورد و چون سر از سجده برداشت ابن ملجم تیغ
بر فرق مبارک زد و گفت الحکم لله یا علی لا لک و لا لاصحابک فقال علی لا یفوتنکم الکلب پس مردمان
از هر طرف هجوم کردند و ابن ملجم را گرفتار ساختند و شبیب فرار نمود از باب کنده و هر گاهیکه ابن ملجم گرفتار
گشته جناب مرتضوی فرمود که این را مقید دارید اگر من بمیرم پس این را بقتل رسانید و مثله نکنید و اگر من
زنده مانم پس ما را اختیار است در عفو و قصاص و باتفاق مورخان آن تیغ بر همان موضع آمد
که روز جنگ خندق عمرو بن عبدود زخم زده بود تا مغز سر آنجناب شگافته شد و امیر المومنین فرمود فزت
برب الکعبه یعنی سوگند بخدای کعبه که بمطلوب فایز شدم ابن ملجم که این آواز شنید از مسجد بیرون دوید
و آواز بر آورد که قتل امیر المومنین یعنی امیر المومنین کشته شد و مردم کوفه رو بمسجد آوردند جناب
حسنین رضی الله عنهما گریان و وا ابتاه وا مصیبتاه و وا ولاه میفرمود و مردم با ایشان فغان کنان بمسجد
در آمدند آنجناب خون از سر مبارک خویش میگرفت و بمحاسن خویش می مالید و میفرمود که بدین
حالت برسول ذو الجلال رسم و بدین صفت با فاطمه زهرا ملاقات کنیم و بدین گونه عم خویش حمزه
سید الشهدا را دریابیم و با برادر خود جعفر طیار پیوندم یکی عرض کرد ای امیر المومنین با تو کدام کس
اینمعامله کرده فرمود صبر نمائید که همین زمان از در در آید القصه و روان بعد از آن حادثه عظمی بخانه خود
رفت و شخصی از حالش وقوف یافته او را بدوزخ رسانید و شبیب هم از دست مردمان کشته شد
و ابن ملجم در انصباح شمشیر خون آلوده در دست گرفته در کوچهای کوفه میدوید مردی از بنی قیس اند
و قطیفه در دست داشت بر روی وی زد و او را در هم پیچید و دست او را بسته بمسجد آورد و امیر المومنین فرمود
یا اخاه مگر من بد امیری بودم شما را گفت معاذ الله باز امیر المومنین فرمود ترا چه بر آن داشت

ابن ملجم مرادے بر قطامه نام زنے که از زمره خوارج بود بکوفه رسیده عاشق شده بود طالب وصال
او گردیده پیغام نکاح داده قطامه امر تزویج را بمهر سه هزار درهم و قتل علی کرم الله وجهه تعلیق نمود
ابن ملجم گفت که من خود جهت همین مهم بکوفه آمده ام مرا این مهر و این شرط قبول ست قطامه از خویشا
وندان خویش وردان را ممد کار آن نابکار ساخت و ابن ملجم شبیب بن نخره اشجعی را نیز با خود متفق
گردانیده تا ایمهم را با تمام رساند منقول ست که در ماه رمضان سه اربعین روز مکه جناب امیر
در مسجد کوفه بنصیحت خلایق اشتغال داشت رو بجانب امام حسن رض کرده فرمود ای فرزند من ازین ماه
چند روز گذشته است امام حسن رض التماس کرد که سیزده روز پس بطرف جناب امام حسین رض
نگریست و استفسار فرمود که ای فرزند من ازینماه چند یوم باقی ست امام حسین رض عرض نمود که هفده
روز آنگاه شاه ولایت پناه دست بمحاسن مبارک خویش برآورده گفت درهمین ماه بدبخت
ترین مردم آخر الزمان لحیه ما را از خون سر من خضاب کند و بگریست چنانکه محاسن شریفش
تر گشت و گفت که گریه من از ترس مرگ نیست بلکه آرزومندانم که غبار بشریت که برده نور حقیقت
شده از پیش برخیزد و مشاهده بمعاینه رسد بعد ازان از منبر فرود آمد و شبے در خانه امام حسن افطار
فرمودی و شبی بخانه امام حسین روزه کشودی و شبی بخانه عبدالله بن جعفر و زیاده از سه لقمه تناول
نفرمودے و گفتی که من پیش از شبی چند مهمان شما نیستم و نزدیک رسیده است که بدرگاه حق
واصل شوم خود را از آلایش کثرت طعام نگاه میدارم و همچنین بود تا شب هفتدهم رسید درانشب
حضرت امیر تا سحر بطاعت مشغول بوده مطلقاً خواب نفرمود و ساعت بساعت بساعت
سر آمده در آسمان نگریستے و گفتے صدق رسول الله والله هرگز دروغ نگفت و چه چیز ناز میدارد
قاتل ما را از قتل من و هر همین منوال میگردانید تا وقت نماز بامداد نزدیک رسید بدر مسجد آمد و بانگ
نماز گفت و حال آنکه این شجم و شبیب و وردان دران شب نزد قطامه بسر برده بودند چون آواز
ازان بگوش آن ملعونه رسید ملاعین مذکورین را از خواب بیدار گردانیده گفت اینک علی بانگ نماز
میگوید برخیزید و مهم او را کفایت کنید و آن سه بدبخت بمسجد شتافته شبیب و وردان بر در مسجد

ومعاویه بن سفیان وعمرو بن عاص را بکشم تا فتنها ساکن کردد آنگاه ابن ملجم گفت که تهم علی را من کفایت میکنم وبرک برزبان آورد که من کار معاویه را باتمام رسانم وعمر وگفت که من قلوب را بقتل عمرو بن عاص مسرور گردانم باهم براین امر عهد کردند وچنان قرار دادند که در صبح هفدهم ماه رمضان هریک از ایشان مهمی را که متکفل آن شده اند سرانجام نمایند وهریک متوجه مقصد گشتند ابن ملجم در کوفه آمده واز یاران خود که خوارج بودند ملاقات نمود وآنچه اراده داشت تا شب جمعه هفدهم ماه صیام سنه چهل از انها پوشیده نمود وقت صباح آواز موذن بگوش جناب مرتضوی رسید که گفت الصلوة الصلوة جناب مرتضوی بردروازه تشریف آورد ونداء میفرمود که ای گروه مسلمانان الصلوة الصلوة پس معارض گردید ابن ملجم با جناب مرتضوی وشمشیر زد بر روی مبارکش تا کاسه سر رسید ودماغ شریفش جدا شد واز هر یکطرف بزانین ملجم بند کردند وگرفتند ومحکم نمودند وجناب مرتضوی زنده ماند روز جمعه وشنبه وروز یکشنبه وفات نمود ودست وپای ابن ملجم بریده در خلیه انداخته باتش سوختند ونیز بثبوت پیوسته که امیر المومنین کرم الله وجهه در ایام حیات خود اکثر اوقات کلمات مشعر بشهادت خود بر زبان معجز بیان میگذرانید ودر رمضان سنه اربعین بدعفات وکرات بکنایه وصریح از تعینی اخبار میفرمود چنانچه در سحرگاه روز شهادت که برای ادای نماز صبح ازدولتسرا بمسجد تشریف می برد بطها در دولتخانه شریف بودند فریاد بسیار نمودند واز دامن اقدس می اویختند هرچند اهل بیت آنجناب کرم الله وجهه انها را می راندند وجدا می ساختند وور نمی شدند آنجناب فرمود که بگذارید که اینها نوحه میکنند بر صاحب خود ومکرر میفرمود در انشب که چه چیز باز میدارد قاتل مرا از قتل من وانتظار چیست پس معلوم داشت آنجناب سال وماه وشب وروز یکه دران ابن ملجم مذموم سیف مسموم ان ایام معصوم را شهید ساخت وبروایت امام بافعی شخصیکه کشتن معاویه را قبول کرده بود حجاج بن عبد الله الصیرفی نام داشت ومتکفل عمرو بن عاص موصوف برادویه الغرے بود وحاکم وسدی روایت میکنند که

هر که اراده کند که بیند بطرف آدم در علم او و جانب نوح در فهم او و بطرف ابراهیم
در حلم او و بطرف یحیی بن زکریا در زهد وی و بجانب موسی بن عمران در سخنی او سن بیند
علی بن ابیطالب را و از ابن عباس روایت ست که فرمود رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم
هر که اراده کند که به بیند بطرف ابراهیم در حلمش و بجانب نوح در حکمش و بطرف یوسف
در جمالش پس به بیند علی بن ابیطالب را و مراد ازین این ست که اینجمله صفات حسنه در
علی ابن ابی طالب موجود اند هر که علی ابن ابیطالب را دید اینها را دید واللہ اعلم و باجمله
مناقب و فضائل و محامد جناب مرتضوی زیاده از حصر ست از طاقت بشری بیرون ست
که احاطه نماید فلهذا ازین سو در گذشته بذکر خلافت و شهادت انجناب می پردازد ارباب
تاریخ آورده اند که چون امیر مومنان عثمان رض در سنه خمس وثلثین از هجرت بغیر شهادت
فایز شد باجتماع و بیعت اهل حل وعقد جناب مرتضوی پا بر سریر خلافت نهاده چهار سال و نه ماه
و روزے چند خلافت فرمود و مستحفظان اخبار و مستخبران آثار اگرچه اتفاق دارند که شهادت
شاه ولایت از ضربت ابن ملجم بظهور آمده اما در کیفیت حال آن شقی الاخرین و چگونگی وقوع
آن امر شنیع روایات مختلف وارد اند آیراد جمله اقوال طول دارد فلهذا روایتیکه اقرب بصحت
است حوالهٔ قلم مصیبت رقم می نماید گویند که ابن ملجم در اصل از مصر بود که در وقت خروج
مصریان جهت قتل امیر مومنان عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ با ایشان همراه بود بعد ازان
واقعه هایله بکوفه افتاده در ملازمت شاه ولایت بسر مے برد و قوله آنکه بعد از محاربه نهروان
شاه مروان بمحمد بن ابی بکر نوشت که چند کس از فرسان مصر بدینجانب روانه ساز محمد بن ابی بکر
بموجب ارشاد بست بفراز شجعان مصر کوفه ارسال داشت یکی از انجمله ابن ملجم بود و روایتی
آنکه ابن ملجم در سلک خوارج انتظام داشت در تاریخ جلال الدین سیوطی مذکور
است که سه کس از خوارج یعنے عبد الرحمن ابن ملجم مرادے و برک بن عبد اللہ
و عمرو بن بکر تمیمے در مکه معظمه مجتمع گشته باهم تعاهد کردند بر انیکه علی بن ابی طالب رض

دشمن میداشت علی را پس دشمن میداشت مرا و هر که اذیت داد علی را پس بتحقیق اذیت داد مرا و هر که اذیت
داد مرا پس اذیت داد الله تعالی را و در تنبیه الغافلین منقول است که حاکم از ام سلمه روایت کرده که وی
از ابی عبد الله جدلی گفته ایا در شما بر رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم سب میکنند گفت ابی عبد الله
که از ام سلمه گفتم معاذ الله گفت ام سلمه رضی الله عنها شنیدم رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم را که
فرمود هر که سب علی کرد سب من نموده و در ازاله الخفا از ابی هریره مرویست که روزی جناب فاطمه رض
بخدمت اقدس نبوی التماس کرد که ای رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم مرا تزویج کردی با علی
بن ابی طالب و او مردی فقیر ست مال ندارد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم فرمود ای فاطمه راضی
نیستی یا آنکه طلوع کرد خدا تعالی باهل ارض و اختیار کرد دو کس را یکی پدر تو و دیگری شوهر تو در
ریاض النضرة این حدیث را از ابن عباس نقل نموده و از زید بن ارقم مرویست که گفت فرمود رسول خدا
صلے الله علیه وآله وسلم در حق علی و فاطمه و حسن و حسین رضی الله عنهم که من جنگ کننده ام با کسیکه
جنگ کنید شما با او و صلح کننده ام با کسیکه صلح کنید شما با او چنانکه در ازاله الخفا مذکورست و در
ریاض النضرة از جناب عایشه صدیقه رضی الله عنها نقل کرده که گفت جناب عایشه صدیقه
که دیدم من ابو بکر رضی الله عنه را که اکثر نظر بر وجه علی میکرد گفتم ای پدر من می بینم ترا که
نظر بر وجه علی زیاده میکنی پس گفت ابو بکر صدیق رضی الله عنه ای دختر من نشنیده ام
از رسول خدا صلے الله علیه وسلم که میفرمود که نظر بر وجه علی عبادت ست روایت کرد این را ابن
السمان در کتاب الموافقه و از زید بن ابی اوفا مرویست که گفت پدر ستیکه فرمود رسول خدا
صلے الله علیه وآله وسلم از علی که تو با منی در جنت با بنت من فاطمه زهرا و تو برادر منی و رفیق
منی بعده آنجناب علیه الصلوة والسلام این آیت را بخواند اخوانا علی سرر متقابلین کما ذکر
احمد فی المناقب و در ریاض النضرة از بلاذر روایت کرده که گفت ابن عباس رضی الله عنه
که فرمود جناب رسول خدا صلے الله علیه وآله وسلم حب علی میخورد گناهان را چنانکه آتش هیزم
را میخورد و از ابی الحمراء روایت ست که گفت فرمود رسول خدا صلے الله علیه وآله وسلم

و دندان او از یاقوت سرخ خواهند بود و قبضه او از نقره سفید زج آن از مروارید سبز خواهد بود و برای
آن لوا سه گیسو از نور خواهد بود یک گیسوی وی در مشرق و گیسوی دیگر در مغرب و گیسوی سوم
در وسط دنیا خواهد بود و بران سه سطر نوشته خواهد بود سطر اول بسم الله الرحمن الرحیم سطر دوم
الحمد لله رب العالمین سطر سوم لا اله الا الله محمد رسول الله و طول هر سطر هزار ساله راه و عرض آن
هزار ساله راه خواهد بود و سیر خواهند کرد بالوا حسن از یمین و حسین از یسار تو خواهند بود تا آنکه ایستاده
خواهی شد در میان من و ابراهیم در سایه عرش بعد از ان پوشانیده خواهی شد حله از بهشت بستر منادی
ندا کند از زیر عرش نعم الاب ابوک ابراهیم و نعم الاخ اخوک علی بشارت باد ای علی ترا که بتحقیق پوشانیده
خواهی شد وقتیکه پوشانیده خواهم شد من و طلب خواهی شد وقتیکه من طلب خواهم شد و زنده خواهی
شد وقتیکه من زنده خواهم شد چنانچه این حدیث را احمد در مناقب ذکر کرده است و در روایتی که
ملا در سیرت خود آورده که گفته شد یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم چگونه قدرت خواهد داشت
علی بر اینکه خواهد برداشت لواء حمد را فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم چگونه قدرت ندارد
این را حال آنکه علی داده شده خصلتهای بسیار صبر مثل صبر من و حسن مانند حسن یوسف و قوت
همچو قوت جبرئیل علیه السلام والله اعلم و در ریاض النضرة از جناب امام موسی رضا روایت کرده
که از اسماء بنت عمیس منقول ست که گفت جبرئیل علیه السلام بخدمت رسول خدا صلی الله علیه وسلم
آمد و گفت که یا محمد خدا تعالی بر تو سلام میگوید و میفرماید ترا که علی از تو بمنزله هارون ست از موسی
لاکن نیست نبی بعد از تو و از سعد بن ابی وقاص نیز این حدیث مرویست و از براء منقول ست که
رسول خدا صلی الله علیه و آله و آله وسلم فرمود که علی از من بمنزله سر من ست از جسد چنانکه صاحب
ریاض النضرة از ملا روایت کرده و نیز در کتاب مذکور مرویست که انس بن مالک رضی الله عنه روایت
میکند که رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم فرمود که نبود کدام نبی مگر برای او نظیر بود در امت
او و علی نظیر من ست و نیز در کتاب مذکور منقول ست که عمیر بن شاس اسلمی روایت میکند که رسول خدا
صلی الله علیه و آله وسلم فرمود هر که دوست داشت علی را پس بتحقیق دوست داشت مرا و هر که

که عبداللہ بن اسعد بن زرارہ روایت میکند که فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم که وحی فرستادہ شد بسوے من که در علی سہ خصلت اند یکے آنکه سید مومنان ست دوم آنکه ولی متقیان ست سوم آنکه سردار درخشندہ پردہ نشینان ست و امام علی بن موسی رضا رضی اللہ عنہما از جناب مرتضوی روایت میفرماید که فرمود رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرستیکه علی سید مسلمانان ست و امام متقیان ست و سردار دین ست و ابن عدی از جناب مرتضوی روایت میکند که فرمود آنحضرت کرم اللہ وجہہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال علی لعیسوب المومنین و المال لعیسوب المنافقین این حدیث در صواعق محرقہ مذکور ست و در ریاض النضرۃ از شرف النبوۃ منقول ست که جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود از علی مرتضی که الیعلی ترا سہ خصلت داده شده که هیچ احدی را مانند ان نداده اند حتے که مرا هم نداده اند الیعلے صهر مانند من ترا داده اند و مرا مثل من صهر نداده اند الیعلی ترا زوجه صدیقه مثل دختر من فاطمه زهرا داده شد و مرا مثل او زوجه نداده اند الیعلی ترا فرزندان مانند حسن و حسین از صلب تو عطا کرده شد و مرا از صلب من مثل اینها نداده اند ولیکن شما از من بستید و من از شما هستم و رسول خدا صلی اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرموده که لوائے حمد روز قیامت بدست علی مرتضی خواهد بود و علی ایستاده خواهد شد زیر عرش درمیان من و ابراهیم علیهما السلام و در ریاض النضرۃ از مجد روح بن زید ذہلی مرویست که فرمود رسول خدا صلعم از علی مرتضے ایا میدانی اینکه اول کسیکه طلب خواهد شد روز قیامت با من تو خواهی بود و ایستاده خواهم شد هیمین عرش مجید و پوشانیده خواهم شد حله سبز از حله های بهشت بعد ازان طلب خواهند شد جمله انبیا بعض آنها بر قدم بعض ایستاده خواهند شد دور دیه عرش و پوشانیده خواهند شد حلهای سبز از حلهای بهشت آگاه باشید و من خبر میدهم ترا الیعلی که بتحقیق امت من اول امتان ست که حساب کرده خواهد شد نزد قیامت بعد ازان بشارت باد ترا ای علی که اول کسے که طلب کرده خواهد شد بسبب قرب قرابت من تو خواهی بود و لوائے من بتو داده خواهد شد و او اول لوای ست که سیر خواهد کرد ما او و درمیان صف مردان و آدم و جمیع خلق اللہ سایه طلب خواهند نمود در سایه لوائے من روز قیامت و طول آن لوا هزار ساله راه خواهد بود

علیہ الصلوٰۃ والسلام دست بدعا برداشت وگفت بارخدایا علی در کار تو و کار رسول تو بود آفتاب را
برائے آوردو فرمود تا علی مرتضی نماز را ادا کرد
و باز غروب گشت اسماء بنت عمیس میگوید کہ من بچشم خود طلوع و غروب آفتاب را دیدہ ام و این واقعہ
بعد از رجوع خیبر در منزل صہبا بود و این حدیث را بعضے تصحیح کردہ اند از اسماء بنت عمیس و از فاطمہ بنت
حسین بن علی و ابن را بسیارے از ثقات مثل قاضی عیاض مالکی و حافظ علاء الدین و شیخ جلال الدین
سیوطی در احادیث مشہورہ داخل کردہ و حافظ ابو صالح گفتہ کہ ہر کس را بسیلے از علم ست نمے باید
کہ انکار این حدیث کند زیرا کہ از بزرگترین علامات نبوت ست و طحاوی گفتہ کہ این حدیث معتمد و ثابت
الروایہ است تصحیح کردہ این حدیث را بدو وجہ یکے بروایت فاطمہ بنت حسین بن علی و ابراہیم ابن
حسن و فضیل بن مرزوق و دوم بروایت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہم و دیگر از فضایل او کرم اللہ وجہہ
چون علم و درایت و شجاعت و سخاوت و ریاضت و عبادت و حلم و تواضع و اخلاق و خوارق عادات
از حد حصر بیرون ست چنانکہ امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ مرویست کہ گفت کہ آن مقدار فضائل کہ از
امیر المومنین علی بما رسیدہ از ہیچ یک از صحابہ بما نرسیدہ است و از سلمان فارسی مرویست کہ گفت
اول کسیکہ بر حوض کوثر وارد شود علی بن ابی طالب ست و اول این امت در اسلام نیز علی ست
و حاکم از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کردہ کہ گفت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمود شش خصلت
در علی مرتضی ست کہ اگر یکی از ین برائے من بودے دوست تر میداشتم از گلہ گوسفند آن کہ برائے من
باشد سوال کردند کہ آن چیست عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمود یکے ترویج فاطمہ زہرا با علی مرتضی
دوم ماندن او در مسجد یعنی روا بود برائے وے انچہ روا بود برائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سوم رایت روز خیبر و این عباس رض گفتہ کہ در علی چہار خصایل اند کہ در دیگرے یافتہ نشدہ اول آنکہ وے
عربی و عجمی ست کہ نماز گزارد بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوم آنکہ رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام
او را با خود داشت در ہر شدت سیوم آنکہ صبر کرد با وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز یکہ مردمان کنارہ
کردند چہارم آنکہ وے غسل داد پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را و دفن کرد در قبر در ریاض النضرۃ منقول ست

ایام ہم مثل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در تبلیغ احکام ساعی بودہ از نجہت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تاکید تمام فرمود در محبت و مودت وی رض غرضکہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ قرابت قریبہ داشت یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و پرورش یافت در کنف حمایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و عبادت خدا بجا آورد قبل از بلوغ و ہدایت در بہنمای خلق فرمود بعد از بلوغ و بعد وفات ابو طالب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در تعزیت وی دعای خیر برای وے کرم اللہ وجہہ بکار بردہ متکفل امورات وے شدہ و رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی مرتضے را بر کتف مبارک خویش برداشت تا بتان را کہ در خانہ کعبہ بودند بشکند و بروز ہجرت جناب مرتضوی را بر بستر خویش خوابانیدہ و چون مواخات میان اصحاب واقع شدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی مرتضی را برادر خویش خواندہ و شریک ذات خود فرمودہ و چون با نصاری نجران مباہلہ واقع شد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی مرتضی را نفس ذات خویش بیان فرمودہ پس مراد در آیہ مباہلہ از انفسنا علی مرتضی ست و جناب مرتضوی در جملہ مشاہد فاضلہ حاضر شد مگر در غزوہ تبوک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب مرتضوی را در میان اہل و عیال خویش گذاشتہ بود و جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روز خیبر لوا آنجناب مرتضوے داد و فرمود کہ فردا میدہم لوا را بمردی کہ دوست میدارد خدا و رسول خدا را و دوست میدارد خدا و رسول خدا او را و کرار غیر فرار است و ہم آنحضرت فرمود کسیکہ دشنام داد علی را دشنام داد مرا و دوست ندارد علی را مگر مومن و بغض ندارد با علی مگر منافق و از جملہ خواص سیدنا علی مرتضی رد شمس ست کہ حق تعالی بمعجزہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مخصوص بحضرت سلیمان بود فرمود چنانکہ طحاوی در مشکلات نقل کردہ بروایت اسماء بنت عمیس و ابن مردویہ از وے و از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل نمودہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را روزے حالت وحی دست گرفت و سر مبارک آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام در آغوش علی بود و علی نماز عصر نخواندہ بود و امتداد حالت وحی تا غروب شمس گردید چون اینحالت بگشود حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از علی مرتضی استفسار کرد کہ نماز خواندے علی عرض کرد کہ نخواندہ ام حضرت رسالت پناہ

مدار اہل اسلام چون وقت نماز می آمد بدامن کوہ میرفت وعلی مرتضی ہمراہ آنحضرت بیرون مے آمد
وپوشیدہ از پدر واعمام وسایر قوم ہر دو نماز انجا میگذاردند وچون از ادای صلوۃ فارغ می شدند باز میگشتند
پس مدتی برین حال ماندند تا وقتیکہ از خدا یتعالی طاقت وتوانائے یافتند ونیز در مرآۃ المومنین
افادہ میفرماید کہ روزی ابوطالب عبور نمود بر ایشان وظاہر فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دین خود را بروے پس بہ بجوجہ ممانعت نمود حضرت مرتضوی را بلکہ تقید ساخت بحضوری خدمت کمالیت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتعلم وتعلیم آنحضرت چنانکہ پردہ کار از میان برخواست وحجاب از چشم رفع
گشت پس علی مرتضی ہمیشہ با رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می ماند وبخدمت آنحضرت تعلیم می یافت
چنانچہ رمزی از رموزات باقی نماندہ کہ وی کرم اللہ وجہہ براو مطلع نشد پس گشت صاحب سر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وایمان آورد پیش از ہمہ در ریاض النضرۃ از عفیف مرویست کہ پیش از ظہور
اسلام نوبتے جہت طواف بیت الحرام بمکہ رفیم ودران اوقات روزے در منازل وعباس بن
عبدالمطلب نشستہ بودم کہ ناگاہ جوانی از نہانخانہ کہ دران نزدیکے بود بیرون آمد ودر آفتاب نظر کردہ
چون دید کہ از وسط السماء میل نمود ونماز ایستاد بعد ازان عورتی ہم از انخانہ بیرون آمد واقتدا بدو کرد
انگاہ کودکی کہ نزدیک بلوغ بود ہم از انجا بیرون آمدہ او نیز مقتدی شد پس من عباس پرسیدم کہ این
کیست وغرضش از اینکار چیست جواب داد کہ این مرد محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ست برادر زادہ من
واین ضعیفہ منکوحہ او ست خدیجہ بنت خویلد واین پسر علی بن ابیطالب ست این عم احمد ومحمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم گمان مے برد کہ بشرف نبوت مشرف گشتہ وکنوز کسری وقیصر بر وفتح خواہد شد واین نماز
است کہ می خواند وتا غایت غیر ازین دو کس احدے متابعت او نکردہ است گویند عفیف بعد از انکہ
بسعادت اسلام رسید بیوستہ این حکایت را بیان می نمود ومیگفت کہ اگر دران روز ایمان مے
آوردم ورسبق اسلام ثانی امیر المومنین علی می بودم وچون سبقت اسلام حضرت امیر بر جمیع صحابہ
ورفاقت کاملہ جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بر حال وے معلوم نمودے پس وی کرم اللہ وجہہ
برترین خلایق ست اما اختفائے دین خود از ابی طالب مضرتے ندارد زیرا کہ او کرم اللہ وجہہ دران

که بعد نام نامی وی کرم الله وجهه گفته شود تا از باقی اصحاب باینخصوصیت بزرگ و فرق و تمیز کرده شود
والله اعلم و در اشعار موسوی آورده که فاطمه بنت اسد والده علی مرتضی طواف میکرد ناگاه وی را
دردزه گرفت و جناب رسولخدا حاضر بود گفت آنقدر زندم مرا دردزه گرفته است رسولخدا صلی الله علیه وسلم
اورا اندرون جوف کعبه محظوظ درآورد فی الفور علی مرتضی متولد شد بعد ازان فاطمه بنت اسد با علی مرتضی
بخانه خود آمد خواست که پستان خود را در دهان آن ولی خداوند در حال بستانش بحر اشید و چون بدر روی
ابی طالب خواست که بوسه بر دلیش دهد ولیش بحر اشید پس آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم دریافت و
پیش آمد و تهنیت فرمود و خواست که بوسه دهد فاطمه مادر حضرت مرتضی آنچه مشاهده کرده بود ظاهر ساخت
و مبالغت فرمود رسولخدا صلے الله علیه وآله وسلم هیچ جواب نداد و زبان مبارک خود را در دهنش نهاد
و لعاب مبارک در دهن وی انداخت پس اول چیزیکه از دنیا علی مرتضی بلب خود گرفت زبان رسول خدا
صلے الله علیه وآله وسلم بود و اول چیزیکه در شکم علی مرتضی فرو رفت لعاب دهن رسول مقبول بود و
از بیت محزن شریعت و معدن حقیقت گشت در شواهد النبوة از جنید بغدادی رح مرویست
که گفت اگر جناب مرتضوی از محاربات مخالفان باز پرداختی هر آئینه از وی بما نقل کردندی ازین
علم یعنی حقایق و تصوف انچه در دلها طاقت آن نیاوردی و در روضة الشهدا از حضرت ولایت انتما
منقول ست که فرمود که خاتم الانبیا هزار باب علم بمن آموخت که از هر بابی هزار باب دیگر بر من منکشف
شد و منقول ست که مادر وی رضی الله عنه فاطمه بنت اسد بن هاشم بروایت زهری و ابو عمر و اول
هاشمیه بود که متولد شد و بر السر هاشمی پس سیدنا مرتضی اول انجماعه اند که از جانب بوین هاشمی باشند
و بعد ازوی کرم الله وجهه حضرت حسنین و بعد ایشان امام محمد باقر و عبد الله محض بهمین صفت بوده اند
و در فضایل اهل بیت مروی ست که پیغامبر روز دوسه مبعوث گشت و امیر المومنین علی کرم الله وجهه
روز سه شنبه ایمان آورد و اسلام خویش از ابو طالب پنهان میداشت در تنبیه الغافلین جناب
عمی و استادی مولنا ولی الله قدس سره افاده میفرماید که از بیت بسا تمیت اسلام علی مرتضی مشرف
گشت و نماز گذارد با آنحضرت پیش از بلوغ ابن اسحق گفته بعضی از اهل حدیث ذکر کرده اند که رسول خدا

آنحضرت مومیا نبود و در بدن مبارکش مو میا بود و شکم بزرگ پر از علم و حلم و اسرار و راز بود و سینه
مبارکش در طول میگرفت سینه بیکینه او را و در عرض بهر دو شانه او می رسید و خضاب کرده بود
بحنا و نبود اعضا و اطراف او ستوی و بهم متناسب حتی که بعضی وصاف وصف اعضای
شریفش کرده اند گویا که بعد از شکستن بترکیب لطیف انرا باهم پیوسته بودند و ملاحت و لطافتی
که داشت در بیان نمی تواند آمد و در بعضی روایات وارد گشته که مو میهای سر و لحیهٔ مبارک
سفید و نورانی بودند و در بعضی روایت وارد گشته که علی مرتضی سرخ رو و سرخ مو و میانه بالا و سینه
فراخ و درشت قبضه و بازو دراز و آندام بالا دراز و کوتاه پا و دستها دراز و بلند بینی و گردنش
و احسن خلق بود و بر دایتی سبز رنگ بود و الله اعلم و ایمان اورد علی مرتضی قدیماً و ابن عباس
و زید بن ارقم و جماعه کثیر از صحابه بر انند که اول کسیکه ایمان آورد علی مرتضی بود و ابو یعلی از جناب
مرتضوی روایت میکند که فرموده مبعوث شد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم روز دوشنبه و اسلام
آوردم من روز دوشنبه و هنگامیکه ایمان آورد علی مرتضی ده سال عمر داشت و بقولی هشت
سال کذا نقل السیوطی و در جامع الاصول گفته که اختلاف ست در سن وی رض در آنروز که
ایمان آورد بعضی بر انند که سن مبارک پانزده سال بود و نزد بعضی چهارده سال و صحیح آنست
که ایمان آورده است در طفولیت که بحد بلوغ نرسیده بود و هرگز عبادت اصنام نکرده
در وسیلة النجات آورده که آثار سعادت و صدور کرامت از ان مظهر ولایت قبل از
ظهور عالم شهادت از علی مرتضی واضح و لائح گشته چنانکه در شکم مادر بود هر گاه
مادرش میخواست که به بیت سجده کند بجدی می پیچید که مادرش طاقت جنبش نمی یافت
و سجده کردن نمی توانست و اول و اخر کسیکه با سعادت باشد و از بوی شرک و شوب شقاوت
و خلط نجاست پاک باشد و بجز طهارت از ابتدا تا انتها نگذشته باشد سوای علی مرتضی از
صحابه کسی نیست لهذا بر نام نامی آنحضرت کرم الله وجهه میگویند و می نویسند و قدوة المحدثین
شیخ شهاب الدین ابن حجر مکی در این باب ادله واضحه بیان کرده و گفته که مناسب حال وی همین ست

نام نامیش علی ست وکنیت شریفش ابو الحسن وابو تراب ابن عم رسول مختار صلی الله علیه وآله
وسلم وبرادر او بمواخات وزوج فاطمه بتول سید النساء العالمین وابو السبطین الحسن والحسین سیدی
شباب اهل الجنة ودر جاهلیت وهم در اسلام نام نامیش علی بود ودر روضة الاحباب مسطورست
که آنجناب را مادر وی اسد نام کرده بنام پدر خود وپدر وی زید نام کرده بنام قصی که یکی از اجداد
او واجداد رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم ست وآنحضرت ص او را بعلی نام نهاده ودر وقتیکه
آنحضرت این نام باو تعیین نمود فاطمه بنت اسد گفت والله در وقتیکه او متولد شد من از هاتفی
شنیدم که گفت نامش علی کن وسوای این القاب شریف که مذکور شد القاب بسیار نقل کرده اند
وولادت باسعادت وی در جوف خانه کعبه بوده است روز جمعه سیزدهم ماه رجب بعد از بست
وهشت سال ونزد بعضی سی سال از عام الفیل پیش از هجرت رسول خدا ص بسیزده سال
وبعضی برانند که پانزده سال وپیش از مبعث بدوازده سال وزمره برانند که ده سال وبقولی
ولادت باسعادت وی پس از دخول آنحضرت بخانه خدیجه کبری بسه سال وعمر شریف رسول
مقبول صلی الله علیه وآله وسلم روز ولادت سیدنا علی بست وهشت سال بود چنانکه در مناقب
ابی معالی مالکی مسطورست واز امام جعفر صادق مرویست که ولادت موفور السعادت علی مرتضی
روز یکشنبه هفتم ماه مبارک شعبان واقع شده وبعضی بست وششم ماه شعبان نیز گفته
اند وگویند هیچ مولودی پیش از علی مرتضی وبعد از وی اندرون کعبه معظمه متولد نشده واین
فضیلتی ست که مختص کرد خدایتعالی باان علی مرتضی را بجهت بزرگی وبلند ساختن مرتبه
او وظاهر کردن کرامت او ومشرف گردانیدن کعبه را باین شرافت لله در قایله فرزند بخانه
خدا شد ربا بنت رسول کتخدا شد وبعض گفته اند که حکیم بن حزام نیز در خانه کعبه متولد شده والله
اعلم ودر شرح صحیح بخاری موسوم بکرمانی منقول ست که علی مرتضی خوش رو ورویش تابان
ونورانی مانند قمر شب چهاردهم ومتبسم وبشاش بود ودر اربعین مسطورست که علی مرتضی کرم الله وجهه
گندم گون مائل بسرخی میانه قد کشاده دندان رویش تابان مانند رسول سبحان بود وپیش سر

واسامی سایر ازواج ذوالنورین این ست فاخته بنت غزوان وام عمرو بنت جندب بن عمرو وفاطمه
بنت ولید بن مغیره وام البنین بنت عتبه بن حصین فزاری ورمله بنت شیبه بن ربیعه ونایله بنت
الفرافصه وجمعی کثیر از مورخان را اعتقاد آنست که امیر المومنین عثمان را یازده پسر وشش دختر
بوده وزمره هشت پسر ونه دختر گفته اند ودر روایتی آنکه هفت پسر وهشت دختر ودر روضة الاحباب
گفته که ویرا رضی الله عنه هفده فرزند هشت پسر ونه دختر بودند واز اسامی پسران انچه متفق علیه است
یکی عبد الله الاکبر مادروی فاخته بنت غزوان وعبد الله اصغر والده ماجده ایشان رقیه بنت رسول
مقبول صلی الله علیه وآله وسلم بوده است که در صغر سن از نیعالم انتقال نموده ودر روایتی آنکه در شش
سالگی بود که مرغی در چشم او منقار زد بس علیل شد ووفات یافت وعمرو که در منی وفات یافت
واولاد گذاشت وآبان که در جنگ جمل با ام المومنین عایشه صدیقه حاضر بود واولاد کثیر گذاشته
وخالد مادر این سه کسان ام عمرو بنت جندب بن عمرو بن حممه بن الحرب بن ازدیه بود وسعید وولید
مادر ایشان فاطمه بنت الولید بن عبد الشمس بن المغیره بن عبد الله بن عمرو بن مخزوم بود وعبد الملک
مادر ایشان ام البنین بنت عتبه بن حصین که غلامش ویرا بهلاک ساخت وآنانکه اولاد ذکور آنجناب
را یازده گفته نام سه پسر دیگرش عتبه وشیبه ومغیره نوشته اند اما نام دختران جناب امیر
مومنان عثمان رضی الله عنه مریم مادرش بنت جندب ست ومریم همشیره عمرو وام سعید خواهر
سعید که مادر ایشان بنت ولید بود وعایشه وام ابان وام عمرو مادر اینها رمله بنت شیبه بن ربیعه
است ومریم که مادر این نایله بنت الفرافصه بود وبروایتی آنکه سه دختر دیگر امیر مومنان عثمان رض
داشت موسوم بام خالد وارو وی وام رومان الصغری از بطن نائله بنت الفرافصه بن
الاحوص بن ثعلبه بن الحارث بوده ومورخی که دختر جناب ذوالنورین را نه اعتقاد کرده گفته که
یک دخترش ام البنین نام داشت از بطن سریه تولد شده بود ونیز آنکس که دختران آنجناب
را شش اعتقاد دارد ام البنین را از انجمله می شمارد چنانچه در ریاض النضرة وروضة الاحباب
وحبیب السیر وغیرهم مذکورست والله اعلم سیدنا علی بن ابیطالب کرم الله وجهه

نشست شصت و نه سال سن شریف او بود و سیزده سال خلافت راند و روایتی آنکه یازده
سال و یازده ماه و یازده روز خلافت کرد والله اعلم و شهادت یافت امیر مومنان عثمان بن عفان
در اوسط ایام تشریق سنه خمس و ثلثین روز جمعه و دفن کرده شد شب سه شنبه میان مغرب و عشا
و جمعی از مورخان برانند که هیزده روز از ذیحجه سنه خمسه و ثلثین گذشته بود که اینحادثه واقع شد
و قدوة المحدثین جلال الدین سیوطی در تاریخ الخلفا نقل کرده و قول اول اختیار ساخته و عمر شریفش نزد بعضی
هشتاد و دو سال و نزد بعضی هشتاد و یک سال و نزد بعضی هشتاد و چهار سال و بعضی میگویند
که هشتاد و شش و بعض قایل اند که هشتاد و نه سال و نزد بعضی نود سال بود که آنخلیفه مظلوم
شهید شد و مدفن آنجناب زمینی ست که در میان بقیع و گورستان یهود واسطه بود و بحشن
کوکب شهرت داشت بوده است یزار و یتبرک و در تهذیب الاسماء و اللغات امام نووی
منقول ست که الحشن بستان ست و کوکب نام مردی از انصار بود و نیز در ان کتاب مذکور
است که ابن قتیبه گفته که حشن کوکب زمینی بود که انرا عثمان بن عفان خریده در بقیع زیاده
فرموده بود والله اعلم و منقول ست که هر شخصیکه در خون امیر المومنین سعی کرده بود حق تعالی
حادثه پیش او آورد که سر او را با قبح وجه از تن جدا کردند و یا دستش خشک شد یا بسوخت
یا دیوانه گشت یا ببلای عظیم مبتلا گردید صد هزاران روایح روح و ریحان از جنت رضوان
و بستان رحمت رحمن بر خاک پاک و روح پر فتوح او باد انه کریم وهاب غفور رحیم و در ریاض
النضرة ارجحندی منقول ست که نفس خاتم جناب وی رضی الله عنه امنت بالله مخلصاً
و بروایتی امنت بالذی خلق فسوی و بروایتی لتصبرن او لتندمن بود و در بعض روایت
نفس خاتم وی رضی الله عنه این بود که اللهم احینی سعیداً و امتنی شهیداً والله اعلم اما تعداد
ازواج و اولاد امجاد جناب ذو النورین رضی الله عنه علمای اخبار آورده اند
که امیر مومنان عثمان در اوایل جاهلیت و اسلام هشت زن بعقد خویش در آورد رقیه
و ام کلثوم هر دو جگر پاره جناب رسول الثقلین صلی الله علیه و آله و سلم از انجمله بوده اند

که بر اسپ ابلق سوار و بر سر مبارکش عمامه از نور و در پای شریفش نعلین منیر داشت که شلک
آن از مروارید بود و در دست مبارکش چوبے از چوب بهشت پس سلام کرد بر من و من سلام
و سلام کردم بر او بعده عرض کردم که یا رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم پدر و مادر من فدائے
تو باد هر گنیه برائے دیدار همایونش نهایت مشتاق بودم اکنون مے بینم جناب را شتاب کنید
بکدام جانب شتابی میفرمای ارشاد کرد که نزد من عثمان در جنت صبح نمود در حالیکه عروس بود
و من دعوت کرده شده ام در شادی او از نجیت مبادرت میکنم و آزمیدنا امام حسن رضی الله عنه
مرویست که فرمود در حالیکه ایستاده خطبه مے خواند فرمود که ایها الناس دیروز عجیب خوابی
دیده ام که جناب باری عز اسمه را بالائے عرش مجید دیدم پس آمد رسول خدا صلے الله علیه وآله و
سلم و ایستاد نزد یک قائمه از قوائم عرش پس آمد ابو بکر صدیق و دست خود را بر دوش مبارک
آنحضرت صلے الله علیه وآله واصحابه وسلم نهاده بعده عمر فاروق آمد و دست خود را بر دوش ابی بکر
نهاد پس آمد عثمان ذی النورین در دست او سر او بود و عرض کرد و جناب اقدس الهی که از بندگان
خود سوال کن که مرا چرا قتل کردند پس دو نیزاب خون از اسمان جاری شدند بر زمین راوی گوید
که از جناب مرتضوی گفتند آیا ملاحظه فرمودے انچه حسن میفرماید جناب مرتضوی ارشاد کرد که انچه
حسن در خواب دید میگوید والله اعلم چنانچه در ازاله الخفا از ابو یعلے این روایت را نقل کرده
در شواهد النبوة منقول است که چون عثمان رضی الله عنه را شهید ساختند همه روز جنیان بر بام مسجد
رسول صلے الله علیه وآله وسلم نوحه میکردند و در مرثیه او ابیات میخواندند و در ریاض النضرة
نیز از عثمان بن مره نقل کرده که او از مادر خود روایت میکند که بر عثمان زن جنیان در مسجد مدینه میگریستند
یا در مسجد رسول کریم صلے الله علیه وآله وسلم گریه میکردند والله اعلم و مدت خلافت آنجناب
دوازده سال بود در روایتے آنکه یازده سال و یازده ماه و چهار روز بود و بقولے دوازده سال
و دوازده روز کم در روایتے آنکه یازده ماه و نیزده روز و بعضے مورخان گفته اند که امیر مومنان
عثمان بن عفان روز یکه شهید شده هشتاد و دو سال عمر داشت و چون بخلافت

دفن کنند و آواز عایشه رض نیز در زمان حیات خود در این معنی رخصت گرفته بود مصریان ازین سخن ابا
آوردند و نگذاشتند که او را در آنجا دفن کنند بلکه از نماز گذاردن بر وے و دفن کردن نیز مانع
آمدند ام حبیبه بنت ابوسفیان که از امهات المومنین بود بر در مسجد آمده بایستاد و گفت والله
مرا بگذارید تا این مرد را دفن کنم والا بیرون مے آیم و کشف ستر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
کنم بعد از آن از منع دفن باز آمدند و شبانگاه آن روز که او را قتل کرده بودند جبیر بن مطعم و حکیم بن حزام
و عبدالله بن زبیر و بعضے دیگر از اصحاب آمدند و او را از آنجا که افتاده بود برداشتند و در بقیع
بردند و از دفن او در اینجا نیز جماعه از ایشان مانع آمدند تا در جشن کوکب که بستانے بود در شرقے
بقیع و تعلق بابان بن عثمان داشت بردند و جبیر بن مطعم و جماعه دیگر با وے نماز کردند و در بموضع قبر حفر
کردند و او را در وے نهادند و دیوارے را بر بالاے آن افگندند و مدفن او را بان پوشیدند و
برگشتند و این جشن کوکب موضعی بود خارج بقیع که مردم از دفن موتے در وے کراهت داشتند
آورده اند که روزے عثمان رضی الله عنه در آنجا ایستاده بود و میگفت باشد که مردے صالح هلاک
گردد و در اینجا مدفون گردد و بدان جهت مانوس مردم شود پس اول کسیکه در آن زمین مدفون گشت
عثمان بود رضی الله عنه بعد از وے مروان در وقتیکه از جانب معاویه عامل مدینه مطهره
شد آن موضع را داخل بقیع گردانید و سنگے را که رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم بر سر قبر
عثمان بن مظعون علامت گذاشته تا مردم بحوالے آن مقبره سازند فرموده بود لاجعلنک للمتقین
اماما برداشت و بر قبر عثمان بن عفان نهاد و امر کرد تا مردم را گرد مقبره وی دفن کنند والله اعلم
و از سیدنا امام حسن مروی ست که فرمود وقتیکه شهید شد عثمان بن عفان دفن کرده شد در پارچهای
خون آلوده خویش و ابراهیم بن عبدالله بن قروح از پدر خود مثل این روایت کرده و گفته که غسل
هم نداده شد آنجناب و در روایتے آنکه هاتفے از غیب آواز داد که دفن کنید و بر او بر وے نماز
نگذارید بدرستیکه الله تعالی جلشانه نماز خواند بر او و از ابن عباس رضی الله
عنهما مروی ست که گفت که من بعد قتل امیر مومنان عثمان در خواب دیدم رسول خدا صلی الله علیه وسلم را

دجال خواهد بود و اگر زمان دجال خواهد یافت و اگر نخواهد یافت زمان خروج دجال او خواهد
مرد ایمان بدجال در قبر خویش خواهد آورد و چنانکه در ریاض النضرة از سلفی الحافظ منقول ست
وار سعید بن المسیب سوال کردند که حال عثمان چون بود گفت او مقتول شد در حالتیکه مظلوم
بود و قاتل او ظالم و کسیکه برای او مقاتله نمود معذور بود بواسطه اشتباه احوال او ایزد متعال
عز اسمه از عثمان راضی بود زیرا که خلیفه بود لین و رحیم و بر و کریم امیر بر ره و قتیل فجره شب همه شب
بیدار بودی و در یک رکعت ختم کلام پروردگار کردی بجان جوانمردی نموده بمحاربه رضا نداد تا
خون مسلمانان ریخته نشود و پس از وقوع شهادت او تبع فتنه از خلاف بیرون آمده و فتوحات غزوات
نهایت پذیرفته تقسیم اموال و غنایم صفت انقطاع گرفت و چون سعد بن ابی وقاص آن حادثه
شنیعه را شنید بگریست و گفت در اول ظهور اسلام از برای محافظت دین و ملت
خویش بمدینه گریخته بودیم اکنون برای صیانت شریعت از مدینه فرار باید نمود و ابن عدی و ابن
عساکر از انس روایت میکنند که بدرستیکه خدایتعالی را شمشیری ست نیام کرده شده در نیامی
تا وقتیکه عثمان زنده است پس وقتیکه عثمان کشته شود آن شمشیر برهنه خواهد گشت و در نیام
نخواهد شد تا روز قیامت چنانچه در صواعق محرقه مذکور ست و منقول ست که آن روز و بقولی
سه روز جسد مبارک امیر مومنان عثمان بان حال مطروح دران خانه افتاده بود و کسی را
مجال برداشتن وی نبود بعد از ان دوازده کس و عایشه دختر آنجناب در شب جسد مبارک
او را بر تخته دری ضاده برداشتند تا بقیع الغرقد می بردند در راه سر مبارکش بر تخته طق طق
می نمود چون خواستند که امیر مومنان را در مقبره بقیع دفن کنند مردی از بنی مازن ایشان را
مانع شده گفت اگر و برادرین مقبره دفن کنید من جماعت اوباشان را خبر دهم تا وی را از قبر
برآورده انواع فضیحت بدو رسانند بالضرورة جنازه آنجناب را برداشته بموضعی که معروف
بحش کوکب بود آوردند و آنجا دفن ساختند و قبر مبارکش را پوشیده نمودند و در جذب القلوب مسطور ست
که ابن شبیه نقل می کند که چون خواستند که عثمان بن عفان را در حجره آنحضرت صلی الله علیه وسلم

رسانید نایله زوجه امیر المومنین عثمان فریاد برآورد و ناله میکرد و میگفت ای قوم نمیدانید که چه شخص
را بکشتید مردی صائم الدهر و قایم اللیل بود و شبها خدا تعالی را عبادت کردی و قرآن تمام
در روز بیک رکعت نماز بخواندی و با مسلمانان شفقت کردی آن قوم بدرشتی بانگ بر وزدند
و او را دشنامها دادند و قصد کشتن او کردند نایله بگریخت و چون خبر قتل امیر مومنان عثمان بسمع ام المومنین
عائشه صدیقه رسیده استرجاع فرموده گفت که عثمان مظلوم مقتول شد و تحسر و تاسف بسیار
نمود و امیر المومنین علی بن ابی طالب باستماع خبر قتل امیر مومنان آنجا شتافته اولاد امجاد
خود و پسر زبیر و طلحه را مخاطب و معاتب گردانیده در روایتی آنکه علی مرتضی حسنین را فرمود
که چگونه امیر مومنان عثمان قتل کرده شد و حال آنکه شما هر دو بر دروازه بودید و دست مبارک خود
بلند ساخت و طپانچه بر رخسار حسن و مشتی بر سینه حسین زد و محمد بن طلحه را دشنام داد و
عبد الله بن زبیر را سخت گفت و زبان همایون بکلمه انا لله و انا الیه راجعون گردان ساخته فرمود
بار خدایا من از قاتل عثمان بیزارم و کشنده او را مستحق قهر و عذاب تو میدانم و در قاتل عثمان رضی
الله عنه اختلاف ست نزد بعضی سودان بقتل رسانید و نزد برخی رومان بن سرحان
سر مبارک او را از تن جدا ساخت و زمره گفته اند که کنانه بن بشیر نجی قاتل آنجناب بود و طایفه
آن امر را بفاقیعی نسبت نموده اند والله اعلم و از این اسحق مروی است که امیر مومنان روز چهارشنبه
بعد عصر شهید شد در سال سی و هیچ از هجرت و ابو عثمان هندی روایت میکند که این واقعه در
اوسط ایام تشریق واقع شد و از عدی بن حاتم مروی ست که چون روح پاک آن خلیفه شهید
را بعالم قدس بردند از چهار طرف چهار آواز برآمد اول آنکه یا ابن عفان البشر بجنان ذات
الوان دوم آنکه یا ابن عفان البشر بروح و ریحان سوم آنکه یا ابن عفان البشر بنعیم غیر فان چهارم
آنکه یا ابن عفان البشر برب غیر غضبان و از حذیفه منقول ست که قتل سیدنا عثمان اول فتنه
ایست در اسلام و آخر فتنه خروج دجال ست قسم بخدا که نفس من بید قدرت
اوست که نخواهد مرد آنکس که در قلب او برابر مثقال حب قتل عثمان خواهد بود مگر آنکه از اتباع

اشرب یا عثمان ہیا شامیدم سہ نوبت مرا امر بشرب میکرد و من می اشامیدم تا بروجہ کمال سیراب شدم
بعد ازان فرمود العثمان فردا این قوم بر تو ہجوم خواہند کرد اگر با ایشان مقاتلہ نمائی حضرت خداوند
تعالی ترا بر ایشان ظفر و نصرت دہد و اگر ترک مقابلہ نمودہ بران بلیہ صبر کنی فردا شب بنزد من
افطار خواہی کرد و من شق ثانی را اختیار کردہ ام المختصر صباح یوم جمعہ اہل بلوے ہجوم کردند و غلامان
امیر المومنین ارادہ دفع ایشان نمودند امیر المومنین فرمود کہ ہر کہ سلاح خود بیندازد از مال من در راہ
خدا آزاد است و من نمیخواہم کہ بواسطہ من خون کلمہ گویان در مدینہ منورہ ریختہ شود چنانچہ غلامان بموجب
وصیت دست از مدافعہ باز داشتند و مروان و دیگر کہ اندرون دار الخلافہ بودند متوجہ در سرائے
او بودند او باشان از عقب دار الخلافہ دیوار را رخنہ کردہ اندرون در آمدند و امیر المومنین عثمان بازوے
خود نایلہ آنجا بود و مصحف در کنار داشت و تلاوت میکرد یکی ازان مفسدان بر سر مبارک آنجناب زد چنانچہ
سر مبارکش بشکست و قطرات خون بر آیت فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم ریختند سودان بن
حمران صبحی شمشیر کشیدہ بروی حوالہ کرد نایلہ خود را در میان او و شمشیرش حایلہ ساخت و دست بلند
کرد شمشیر بر دست وی خورد و انگشتان وے قطع گردیدند و گویند اول کسیکہ در دار الخلافہ
در آمد محمد بن ابی بکر بود و بحیہ مبارک او را گرفت و گفت چگونہ مے بینی صنع خدا تعالے را
در حق خویش امیر مومنان برفق و نرمی باو گفت اے پسر برادر من خدا تعالے
ہمہ وقت با من نیکوے کردہ است و بگذار بحیہ مرا بخدا سوگند اگر پدر بزرگوار تو زندہ بودے
ہرگز تو بدین امر قیام نمی توانستے نمود چہ آنجناب اکرام و احترام این لحیہ بیفزود محمد بن ابی بکر را
از استماع این کلام رقتے در دل پیدا شد و شرمندہ و خجل باز گشت بعد ازان مروی قصیر از رق
رویان بن سرجان نام با خنجرے کشیدہ قصد خنجرہ او رضے اللہ عنہ نمودہ گفت اے عثمان
بر کدام دین ہستی امیر المومنین گفت بر ملت حنیف ابراہیم خلیل و دین حمید محمد عربے
پیغمبر آخر الزمان ام و از جملہ مشرکان نیستم بلکہ از زمرۂ موحدان و مخلصانم
آن بد بخت روسیاہ گفت دروغ میگوئے و با آن خنجر ویرا رضی اللہ عنہ بدرجۂ شہادت

بلروز امتداد یافته وگویند که در این مدة محاصره اهل فتنه وفساد وارباب بلوی وعناد آب وطعام
آنجناب بند کردند چون تشنگی بر آنجناب غلبه کرده بالای مکان بر آمد وفرمود ایا علی بن ابیطالب
درمیان شما موجود ست گفتند که نیست بعده پرسید که میان شما سعد بن وقاص موجود ست گفتند
نیست امیر مومنان گفت که ایا کسے نیست که آب بما رساند وسیراب سازد اینخبر بسمع سیدنا
علی ابن ابیطالب رسید فرمود که سه مشک پر آب ساخته نزد امیر مومنان عثمان برند اهل فتنه وبلوی
بالغ آمدند آخر الامر بمعونت موالی بنی هاشم آن مشکیزها بخانه ذی النورین رضی الله عنه رسیدند
بعد از ان بجناب مرتضوی خبر رسید که اهل بلوی امروز اراده قتل عثمان رض دارند شاهزاده کونین
سیدنا حسنین رضی الله عنهما را فرمود که شما بروید و بر دروازه عثمان باشید واحدی را نزد
وی رفتن ندهید وزهیر وطلحه رضی الله عنهما ودیگر صحابه پسران خود را برای محافظت فرستادند
وایشان مردمان بلوی را از در آمدن بسرای امیر مومنان ممانعت میکردند وقتیکه اهل بلوی ممانعت
جناب حسنین ودیگر بنی هاشم دیدند پس نیز انداختند تا اینکه رخسار حسن بن علی رض مجروح شد
وسر قنبر مولی امیر المومنین علی بن ابیطالب بشکست ارباب بلوی بترسیدند که مبادا بواسطه جناب حسن
رض بنو هاشم در غضب آیند وفتنه منتشر گردد در خانه عثمان رض را آتش زدند تا مردم متفرق گشتند
آنگاه علی اختلاف الاقوال از خانه شخصے که در جوار دار الخلافه بود رخنه در دیوار سرای امیر مومنان
کرده در آمدند وجناب عثمان رض را شهید نمودند واز نایله بنت فرافصه زوجه امیر مومنان عثمان رض مرویست
که چون اوباش آنجناب را محصور ساختند در تمامی ایام محاصره روزه دار بود روز پنجشنبه که روزه را بشب
رسانید شب روزه را نگشود که آب شیرین موجود نبود ومیسر نشد واز آب شور نمی توانست خورد در
خواب رفت تا قریب بطلوع صبح من از راه بام بخانه یکی از همسایه رفتم وکوزه آب شیرین پیدا کرده
برای افطار وی رضی الله عنه آوردم واز خواب بیدار ساختم تا قدرے آب بیاشامد در طلوع
صبح نظر کرده فرمود که فجر طالع شده گفتم که امروز روزه مدار که نه شب آب خوردی ونه نان گفت از
بالای سقف بام رسول خدا صلے الله علیه وآله وسلم تشریف آورد وباوی دلو آب شیرین بود فرمود

بپایش لایق این مختصر نیست اما مجملی که توان باز نمود حواله خامه مصیبت شمامه میکنم که چون امر خلافت
برجناب ذوالنورین قرار یافت بامردمان سلوک فرمود و قریش از جناب شان قیاس بامیر المومنین
عمر رضی ترشد نداز انجا که حیا بر آنجناب غالب بود و مروان در مزاج جناب شان راه یافته و آنکه
از بنی امیه در امور ملکی دخل داوند و بمقتضای صله رحم در قسمت غنایم و اموال کثیره بایشان احسان
فرمود و از ان طایفه جمعی از مردم شناگی گشتند باغوای عبد الله بن سبا یهودی که بظاهر خود را مسلمان
میگفت چنانچه هفت صد کس از مصر بدارگاه خلافت آمدند و از عامل آنجا شکایت نمودند و التماس
عزل حاکم خود کردند و بزرگان اصحاب این مضمون را بتهیج ملایمت خاطر نشان ساختند ایشان
این مضمون را قبول نموده حسب التماس اهل مصر محمد بن ابی بکر را بحکومت مصر تعین نمودند و محمد بن
ابی بکر بن الصدیق معه مصریان راه مصر گرفت در اثنای راه مصر غلامی از غلامان امیر المومنین عثمان بن
عفان رض مع خطی که بنام عامل مصر سابق نوشته بودند بدست افتاد در ان خط نوشته بود که وقتیکه محمد بن ابی بکر
و فلان و فلان نزد تو برسند در قتل ایشان حیله کنی و منشور یکه همراه خود می ارند باطل شناسی و بر عمل خویش
مستقر باشی تا انیکه حکم من در این باب بتو برسد و کسانیکه شکایت ظلم تو نزد من آورده اند آنها را مقید
کنی تا زمانیکه حکم من در باب اینها نزد تو برسد انشاء الله تعالی و این حرکت ارباب فساد بود از دیدن این خط مصریان
و محمد بن ابی بکر بن الصدیق متغیر شدند و باز گشتند و بمدینه آمدند امیر المومنین عثمان رض قسما خورد که مرا از این نوشته
اطلاع و آگاهی نیست و بر اصحاب ظاهر شد که این عمل مروان نموده است و قبیله بنی خزیمه و بنو زهره باجماعت
مصریان در پیوستند و باینجماعت طلب مروان نمودند امیر المومنین عثمان بواسطه کمال مهربانی و صله رحم و نیز بخیال اگر
این جماعت مروان را بالتحقیق و ثبوت جرم قتل خواهند کرد در دادن مروان تعلل نمود و آنجماعه
بر ایشان بغایت استیلا و غلبه نمودند تا بحدیکه اراده قتل امیر مومنان عثمان جزم کردند و دار الخلافه
را محاصره کردند در حیوة الحیوان منقول است که در ایام محاصره اختلاف ست بقول واقدی
نزد اکثر ایام محاصره بست روز بود و بعضی چهل و نه روز گفته و زبیر بن بکار و غیره هشتاد روز گفته
و در تهذیب امام نووی نیز همچنین گفت و در حبیب السیر منقول ست که مدة محاصره بقول اصح دو ماه

گردیده و در سنه تسعه و عشرین اصطخر فتح گردید و درین سال امیر مومنان عثمان مسجد نبوی
را وسیع فرمود و بنای آن از احجار منقوشه و ستونهای او نیز از سنگ و سقف آن از چوب
ساج بنا نمود و یکصد و شصت ذرع مسجد را وسیع ساخت و در سنه ثلثین خوزستان و کشیدار زمین
خراسان فتح گشت و نیشاپور نیز بصلح فتح گردید و گویند بغنوه فتح گشت و طوس و سرخس
هر دو فتح شدند و همچنین طوریز و بیهق مفتوح گشت هرگاه یکه بلاد کثیره فتح شدند خراج
بسیار نزد امیر المومنین عثمان رضی الله عنه آمد و امیر مومنان مال را بمردمان تقسیم نمود و جزایر و دیگر مفتوح
شدند و امیر مومنان حکم داد برای هر متنفس بابه الف بدره و در هر بدره چهار هزار اوقیه بود و در
سنه خمسه و ثلثین واقعه هایله مقتل امیر مومنان عثمان رضی الله عنه ظاهر گشت و الله اعلم
و اهل تاریخ بیان کرده اند که در ایام خلافت وی رضی الله عنه کوهستان و طوس و سرخس و ساور
و سیستان و سرجش کمنه و اسکندریه و سواحل روم و مرو و بلخ و سالبور و افریقه و قبرس و اصطخر
الاخری و خوز و فارس و طبرستان و دارالجرد و کرمان و سختان و اساوره در بحر و ساحل اردن و اندکر
و کازرون و قلعه سفید و سرخان و مازندران فتح شد و بسیاری از بلاد خراسان مفتوح شد و مروست
که امیر مومنان عثمان رضی الله عنه میانه بالا بود و نیکو روی و تنگ پوست و نزاندام و گندم
گون و بزرگ ریش و فراغ کتف بود و در تاج القصص مسطور است که حضرت عثمان مردی نیکو
رو و نیکو سیما بود و ران زمان از مردمان کم کسی بجمال وی بوده حلیم و کریم و سخی بود با وفا
و حیا و عطا بود و در کار زنان رغبت تمام داشت و در روضة الاحباب مسطور است که محمود بن
لبید گفت که عثمان را دیدم بر بغله سواره و گلیموی بافته گذاشته بود و در جامه زرد پوشیده و گویند
گاهی جمیصه سواد پوشیدی و گاه بس بطرف حرکه ثمن او دو بست درهم بود اختیار میفرمود و نگاشتری
و رخص بسیار میگرد و محاسن مبارک را بورس و زعفران خضاب می نمود و در تاریخ الخلفا
از عبد الله بن جازم مروی ست که گفت دیدم عثمان بن عفان را که هرگز ندیدم کدامی مرد و زن را خوبصورت
از او رضی الله عنه و الله اعلم و پوشیده نماند که ذکر شهادت جناب ذوالنورین رضی الله عنه تفصیلی دارد که

از عشره مبشره بجنت برین و یکے از خلفای راشدین مهدیین و یکے از انها کہ در اسلام سابقه اولے
و در اتفاق فی سبیل الله ید طولے داشته و در ایام جاہلیت و اسلام از اغنیا و اعیان قریشیان
بود و در ایام خلافت وی بسیاری از بلاد و امصار در حوزه تصرف اہل اسلام در آمد و گویند کہ در
زمان خلافت او بواسطه وفور غنایم کثرت مال بمرتبه انجامید کہ قیمت گیزے ہم سنگ او زر بود و ثمن
اسپے بصد ہزار و بہای نخله ہزار درہم رسیده و از جمعی کثیر از اصحاب رسول مقبول صلی الله علیه
و آله وسلم منقول ست کہ میگفتند ایام خلافت او در عدالت مثل ایام سیدنا عمر رض بود با زیادتی رفق
و لین و مواسات با مردم تا آنزمان کہ فتنه ظاہر شد و مبتلا بغوغای عام گشت و قدوة المحدثین
جلال الدین سیوطی در تاریخ الخلفا از سعد و حاکم نقل نموده کہ ابن مسعود میگفت کہ ہرگاہیکه بیعت
امیر المومنین عثمان بن عفان منعقد گشت در سال اول ملک رے فتح شد و در این سال مرض رعاف
بسیار شایع گشت و بمردمان عارض گشته چنانچه امیر المومنین عثمان ہم در این مرض مبتلا شده تا اینکه
از حج تخلف ورزیده و این سال را سنه الرعاف نامیدند و در این سال فتح حصون بسیار از روم
دست داد و در این سال امیر المومنان عثمان سعد بن ابی وقاص را بعد عزل مغیره از کوفه والی ساخت
و در سال بیست و پنجم سعد را از کوفه معزول فرمود و ولید بن عقبه بن ابی معیط کہ از صحابه و نیز برادر اعیانی
امیر مومنان بود حاکم کوفه مقرر نمود و در سنه ستة و عشرین امیر مومنان عثمان اکمنه مروان خرید نموده
مسجد حرام وسیع نموده و در این سال فتح سابور میسر گشت و در سنه سبع و عشرین معاویه
بن ابی سفیان بحکم امیر مومنان عثمان با لشکر اسلام عزیمت فتح قبرس نمود و لشکریان را بر کشتیہا سوار
نموده از راه دریا روانه شد و عباده بن صامت و زوجه ام الحرام بنت ملحان الفاری ہمراه بود و ام
حرام در ان غزوه شہید شد و بقبرس دفن گشته و در این سال فتح ارجان و دارابجرد نصیب
گردیده و در این سال عمرو بن عاص را از حکومت مصر معزول ساخته بجایش عبد الله بن ابی سرح
را مامور نمود و عبد الله بن ابی سرح در افریقیه جهاد نموده فتح ساخت انرا سهلاً و جبالاً و از غنایم
افریقیه ہر متنفس از لشکریان مزار دینار رسید بعد ازان در این سال فتح اندلس نصیب اہل اسلام

افضل الصلوة واکمل التحیات فرمود که چون عثمان غایت ست و بمهم خدا و رسول رفته نمیخواهم
که از فضیلت این بیعت محروم ماند پس اشارت بدست راست خود فرموده گفت که این دست
دست عثمان ست و دست چپ خود را ارشاد کرد که این دست دست من ست و بر دست راست خود نهاده از قبل
عثمان با خود بیعت کرد قتاده میگوید زهی شرف عثمان که دست خواجه هر دو جهان و رحمت عالمیان دست اوست
و این تشریف عظیم بود سیدنا عثمان را ازین جهت ذوالنورین در اهل بیعت رضوان داخل شد در ریاض النضرة
از جناب مرتضوی مرویست که فرمود شنیدم رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم را که میفرمود که اگر مرا
چهل دختر می بود یکی را بعد دیگری بعثمان میدادم و این ارشاد نبوی بعد وفات جناب ام کلثوم بود
و نیز آنحضرت با زمرهٔ اصحاب خطاب فرمودند که دختران خود را در عقد عثمان در آرید و او را بی جفت
نگذارید والله اعلم و بعد شهادت امیر المومنین عمر رضی الله عنه حسب ارشادش بمشوره اهل شوره
بر مسند خلافت نشست و جمله مسلمانان و مومنان بیعت آنجناب نمودند و گویند اول کسیکه بنوشتن قرآن قیام نمود وی بود
چنانکه از ابو سلمه بن عبد الرحمن منقول ست که گفت چون یوم الدار شمشیر بر دست او رض زدند گفت
این اول دستی ست که شرف نوشتن کلام خدا دریافته و مرویست اول کسیکه جاگیر مقرر کرد
و اول کسیکه کوتوال مقرر ساخت و اول کسیکه نماز عید را بر خطبه مقدم کرد و اول کسیکه تفویض نمود
بسوی مردمان اخراج زکوة آنها را و اول کسیکه در مسجد قصورها بنا کرد و اول کسیکه در زمان خلافت
وی اختلاف در میان امت واقع شده که بعضی خطای بعضی گرفتند و اول کسیکه در این امت
معه اهل و عیال خود در راه خدا هجرت کرد و اول کسیکه جمع کرد مردمان را بر قراة واحده قرآن و اول
کسیکه مقرر کرد خمس را سیدنا ذی النورین عثمان رضی الله عنه بود چنانکه جلال الدین سیوطی در
تاریخ الخلفا ذکر کرده بالجمله در جمیع مشاهد فاضله شرف حضور یافته الا در غزوه بدر و
مجمع بیعت الرضوان که بفرموده آنحضرت صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم وی را در
زمره حاضران آن دو محفل شمرده و پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم
تقدیم و تکریم و تبجیل و تعظیم وی میفرمود و او را بوصف امانت و دیانت و حیا ستوده داد یکی

وشکیبای کرامت فرماید ودر حصول این مدعا از حضرت استدعای دعا کرد النسرور صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرمود اصبر تصبر کہ اللہ ونیز در روضۃ الاحباب مرویست کہ حضرت روزی نظر در روی عثمان کرد و
قطرات اشک از مشک رنگین بر رخسارہ رنگین روان کردہ فرمود العثمان بدرستیکہ زود باشد
کہ ترا مظلوما مقتول سازند وحق سبحانہ وتعالی ترا اجر تمام شہدا عطا فرماید زنہار کہ در ان
روز ملتبس بلباس صبر شدہ خلعتے را کہ دوازدہ سال کم وپیش بر قد قدر تو راست آوردہ باشند
بسخن مردم از خود خلع نکنی در ریاض النضرۃ از ابی عبداللہ جسری مرویست کہ جناب عایشہ میفرماید کہ فرمود
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از من کہ طلب کن برای من بعض اصحاب مرا گفتم بخوانم ابوبکر را
فرمود کہ نی گفتم عمر را ارشاد کرد کہ نی گفتم پسر عمت را علے ابن ابیطالب طلب کنم فرمود کہ نے گفتم عثمان
را حضرت فرمود آرے پس ہرگاہ کہ آمد عثمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطریق تناجی ومشاورۃ سخن
میگفت وعثمان متغیر ومتلون میگشت پس ہرگاہیکہ یوم الدار او باش قصد قتل او داشتند گفتیم
یا امیر المومنین مقابلہ ومحاربہ با ایشان کنیم عثمان رضی اللہ عنہ فرمود کہ نے بدرستیکہ رسول مقبول
با من عہد فرمودہ وبرین مکارہ مصابرت می نمایم ونقض عہد نمیکنم بقیامت برم العہد کہ بستم با او واز
عبدالرحمن بن عوف مہدی کہ نقاد علمای حدیث ست نقل کردہ کہ در فضیلت سیدنا عثمان را ثابت
ہست کہ ابوبکر وعمر رضے اللہ عنہما را نیست یکی نوشتن مصاحف وارسال آن در بلدان وآفاق کہ موجب
سد باب اختلاف قرآن گشتہ دوم مصابرت برکشتہ شدن ودر راہ حق بذل مہجہ خویش نمودن در اکثر
کتب اہل سیر واحادیث منقول ست کہ در غزوہ حدیبیہ کہ عثمان رض باشارت نبوی بمکہ رفتہ محبوس
شدہ بود وشیطان در معسکر مسلمانان این صدا۔ در انداختہ کہ مشرکان بقتل ذو النورین مبادرت
نمودند بنا بر آن رسول خدام بشست مبارک بر درختی نہادہ اصحاب را بیعت انتساب طلب فرمود بیعت دالت نمودند
بر قتل عبدہ اصنام پیمان بست بر آنکہ ثابت قدم باشند ودر جنگ روگردان نشوند وحق تعالی در سورۂ فتح مومنان را کہ
این بیعت از ایشان واقع شد یاد فرمودہ کہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ الایہ واین بیعت را
بیعت الرضوان گویند وبعد از وقوع این بیعت بوضوح پیوست کہ عثمان در سلک احیا انتظام دارد خواجہ کائنات

بعد ازان عمر رضہ آمد و بر دست راست ابوبکر رضہ بنشست و باوی نیز ہمان سوال و جواب واقع شد بعد ازان عثمان رضہ
آمد و بر دست راست امیر المومنین عمر رضہ بنشست و باوی نیز ہمان سوال و جواب واقع شد رسول صہ ہفت یا نہ
سنگ ریزہ را بر داشت و در کف مبارک خود گرفت آغاز تسبیح گفتن کردند چنانکہ من آوازی را می شنیدم چون آواز
زنبور عسل بعد ازان آن سنگ ریزہ ہا را بر زمین نہادند و خاموش شدند باز آنرا بر داشت و در دست ابوبکر نہاد باز تسبیح
در آمدند چون بر زمین نہاد خاموش شدند باز رسول خدام آنرا بر دست و در دست عمر نہاد باز تسبیح در آمدند چون
بر زمین نہاد خاموش شدند باز آنرا بر داشت و بر دست عثمان نہاد باز تسبیح در آمدند چون بر زمین نہاد خاموش
شدند در ریاض النضرۃ منقول است کہ سیدنا عثمان کاتب اسرار رسول اللہ صہ بود چنانکہ امام جعفر بن محمد از پدر خویش
روایت میفرماید کہ گفت پدر را و کہ بود رسول خدام وقتیکہ می نشست ابوبکر از یمین او و عمر از یسار او و عثمان بر روی
آنجناب می نشستند و بود عثمان کاتب سر رسول اللہ چنانچہ حافظ ابو القاسم حمزہ بن یوسف سہمی در کتاب فضائل العباس
نقل نمودہ است و از انجا کہ در بسیاری از احیان بکتابت وحی و نامہا کہ افشائے آن نمیخواستند
قیام می نمود چنانکہ در ریاض النضرۃ از جناب ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرویست
کہ فرمود نزد یک رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایستادہ بودم و آنجناب تکیہ بر پشت من داشت
کہ جبرئیل آمین نازل شد و قرآن او ردو آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرمود کہ بنویس یا عثیم و عثیم
نام سیدنا عثمان ست و نیز در ریاض النضرۃ و روضۃ الاحباب منقول ست کہ روزے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بخانہ عثمان تشریف دادہ و رقیہ دختر خود را دید کہ تر فیہ عثمان نمودہ اصلاح موے
سر وے بشانہ میکرد فرمود آید خرک من گرامی دار عثمان را بدرستیکہ وے اشبہ ترین اصحاب من ست
بمن از روے خلق در ریاض النضرۃ از عبد اللہ بن عمر مرویست کہ گفت فرمود رسولخدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم با عثمان حق تعالے قمیص بر تو پوشاند و مردم خواہند کہ آنرا از تو خلع کنی آنرا قسم
بخدا یکہ نفس محمد بید قدرت اوست اگر آنرا خلع کنے در بہشت در نیاے تا زمانیکہ شتر در سوراخ
سوزن در رود و این از قبیل محالات ست یعنی ہرگز در نیای در روضۃ الاحباب بعد نقل این روایت
می آرد کہ عثمان گفت طلب یاری از حضرت باری می نمایم و از او در میخواہم کہ در آن روز مرا صبر

نماز نمیگذارم حضار مجلس عرض کردند که ما ندیده ام ترا که ترک نماز جنازه احدی فرموده باشی قبل ازین
حضرت فرمود انه کان یبغض عثمان فابغضه الله و در صواعق محرقه منقولست که در ترمذی از طلحه و ابن ماجه از ابی هریره رض
روایت میکنند که رسول خدا فرمود که هر پیغمبر را رفیقی ست در جنت و رفیق من در بهشت عثمان ست در روضة الصفا
مسطور ست که شخصی از علی مرتضی کرم الله وجهه پرسید که در باب عثمان چه میگوئی جواب داد که آیه کریمه ان الذین سبقت
لهم منا الحسنی در شان کسانی نازل شده که عثمان مقتدای ایشان ست و در تاج القصص منقول
است که رسول صلی الله علیه و آله وسلم فرمود در شب معراج در آسمانها صورت عثمان را دیدم
گفتم باسمان اول بچه رسیدی گفت بنماز شب و در آسمان دوم هیئات او دیدم گفتم اینجا بچه رسیدی
گفت بقرات قرآن و در آسمان سوم دیدمش گفتم اینجا بچه رسیدی گفت بقرات سوره اخلاص و در آسمان
چهارم دیدمش گفتم اینجا بچه رسیدی گفت که بصحبت آل رسول اینجا رسیدم و در آسمان پنجم گفت بزیادتی
مسجد اینجا رسیدم و در ششم گفت باحتمال محنت اینجا رسیدم و فی السابعة رایته فسالته قال
بالاستحیاء من الله تعالی در معارج النبوة از تفسیر بحر العلوم نسفی مانند این روایت نقل کرده است
و در ریاض النضرة از ابن عباس مرویست که فرمود رسول خدا صلی الله علیه وسلم که هر آئینه شفاعت خواهد کرد
عثمان روز قیامت هفتاد هزار مردم را نزدیک میزان از امت من که مستوجب دوزخ خواهند بود
و در صواعق محرقه از جناب رسالتماب صلی الله علیه و آله وسلم منقول ست که ارشاد کرد آنحضرت که فردای
قیامت هفتاد هزار دوزخی از امت من بشفاعت عثمان به بهشت خواهند در آمد بیحساب و در
شواهد النبوة مذکور است که پیش ابوذر غفاری عثمان رضی الله عنهما را ذکر کردند گفت من
در حق وی نمیگویم ابدا مگر خیر زیرا که روزی رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم از خانه بیرون آمد
و روان شد من نیز در عقب وی روان شدم تا بموضعیکه رسید و نشست من پیش وی رفتم
و سلام کردم و نشستم فرمود که ترا چه چیز آورد ای ابوذر گفتم که خدای تعالی و رسول وی داناتر اند
ناگاه امیر المومنین ابوبکر رضی الله عنه آمد و بر دست راست رسول صلی الله علیه و آله وسلم نشست
رسول صلی الله علیه و آله وسلم پرسید که ترا چه چیز آورد ای ابوبکر ابوبکر گفت که خدا و رسول او داناتر اند

بقتل معروف بودند کاین سن بنی اسرائیل معه ربانیون قتل فلم تقتلون انبیاء الله و یوسف ع
بجمال معروف بود ماهذا البشر او محمد صلے الله علیه وآله وسلم بشرم وحیا معروف بود فلیستحے منکم و
عثمان رضی الله عنه باین هر پنج چیز موصوف بود اما سخاوت وے که دریک حرب هزار شتر با رنقه سیاه
اسلام کرد و در مدینه یک چاه بود که آب خوشگوار داشت و آنرا بیر رومه میگفتند عثمان رض
آنرا به پنجاه هزار درهم بخرید و بر مسلمانان وقف کرد و مسجد نبوی تنگ بود چهل ستون بروے
زیادت کرد و یکبار دیگر صد هزار درم بداد و در هر ده درم هشت نقره بود و وطا و بندے
النورین معروف بود زیرا که دو فرزند رسول عیال او بودند رقیه وام کلثوم و هرگز دو دختر
رسول نصب هیچکس دیگر نبود و بجمال معروف بود نقل ست که روزے جبرئیل ع بیامد و گفت
آے محمد ایا میخواهی اینکه ملاحظه کنے شبیه یوسف علیها السلام در جمال حضرت فرمود آرے
پس گفت جبرئیل که نظر کن بجانب عثمان که بتحقیق عثمان در جمال مانند یوسف علیه السلام ست
وبقتل معروف بود چنانچه قتل آنجناب وصبر در آن بلا مشهور ست وبشرم معروف بود
چنانکه رسول خدا صلے الله علیه وآله وسلم فرمود که در شب معراج بجناب اقدس الهی عرض کردم که بندهٔ
عثمان از تو شرم دارد که بروز قیامت حساب کرده شود حق تعالی جل شانه ارشاد کرد که من
حساب از عثمان برداشتم بدرستیکه من روز قیامت جمله خلایق را حساب خواهم کرد سوائے عثمان
والله اعلم از ابن عباس رضی الله عنهما مروے ست که روزے ام کلثوم بنت رسول خدا صلے الله علیه
واله وسلم نزد آنحضرت رفته گفت زوج فاطمه هزار مرد بهتر ست از شوهر من پیغمبر صلے الله علیه واله
وسلم زمانی ساکت بوده جوابی نفرمود آنگاه گفت که شوهر تو از انجاست که او را دوست میدارد خدا
ورسول او نیز خدا و رسول را دوست میدارد و در بهشت منزلے برائے او تعین کرده اند که هیچ احدے
از امت من فوق آن منزلے ندارد و این روایت در ازالة الخفا هم نقل کرده است و در ریاض
النضرة از جابر بن عبد الله انصاری روایت میکند که جنازه نزد حضرت رسول مقبول آوردند
تا شرف نماز النبی و دریابد حضرت اصحاب را فرمود که شما بروے نماز گذارید که من بروے

اتصال می یابد وہو عثمان بن عفان بن ابی العاص حارث بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد
مناف بن قصی القرشی الاموی المکی ثم المدنی ومادر انجناب اروی بنت کریز بضم کاف وفتح راء بن
ربیعہ بن حبیب بن عبد الشمس بن عبد مناف کہ دختر ام حکیم البیضا بنت عبد المطلب عمہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم بود وکنیت او علی اشہر الاقوال ابو عمرو ویقال ابو لیلی وذی النورین در ریاض
النضرہ مذکور ست کہ از علی کرم اللہ وجہہ سوال کردند از حال عثمان جناب مرتضوی فرمود کہ عثمان آں
است کہ او را در ملا اعلی ذا النورین خوانند وبود او اما در رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کہ دو
صاحبزادہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم در جبالہ نکاح او در آمدہ بودند ورسول مقبول برائے
او ضمانت کردہ کہ خانہ در بہشت خواہد یافت چنانچہ ابن السمان روایت کردہ است وامام ابو الحسین
فرونئے الحاکمی در قسمیہ عثمان بن عفان بذو النورین سہ قول ذکر کردہ یکی اینکہ مذکور شد دوم آنکہ
یک ختم قرآن در وتر می نمود پس قرآن نور ست وقیام لیل نور سوم اینکہ برائے آنجناب دو سخاوت
بودند یکے سخاوت قبل اسلام ودوم سخاوت بعد اسلام وبعض علما گفتہ اند کہ جز این نیست
کہ نام نہادہ شد آنجناب بذو النورین زیرا کہ وقتیکہ سیدنا عثمان در جنت داخل خواہد شد دو
نور برائے او خواہند درخشید برائے این ذے النورین نام کردہ شد وعلما را اتفاق ست بر آنکہ
ہیچ احدے دو دختر ہیچ پیغمبرے در جبالہ نکاح خود در نیاوردہ الا عثمان بن عفان وجلال
الدین سیوطی حدیثی از بیہقی نقل کردہ کہ عبد اللہ بن ابان جعفی گفت کہ خال من حسین جعفی
گفت کہ ایا میدانید کہ برائے چہ عثمان را ذو النورین میگفتند آبان گفت نمیدانم گفت از
وقتیکہ اللہ تعالے آدم را خلعت خلقت پوشانید وتا آنکہ قیامت قائم خواہد شد احدے
نیست کہ دو دختر نبے در عقد نکاح جمع شدہ باشند سوائے سیدنا عثمان لہذا ذو النورین
گفتہ می شد ومنقول است کہ پنج پیغمبر بہ پنج چیز معروف بودند وعثمان بدان ہر پنج موصوف
بود ابراہیم بسخاوت معروف بود کہ ہل اتاک ضیف ابراہیم المکرمین وموسے بدو
نور معروف بود نور توریت ونور دست یخرج بیضاء من غیر سوء ویحیی وزکریا علیہما السلام

ریاض النضرہ سن شریف او را ہشتصد وسہ سالہ نقل کردہ وقولی آنکہ پنجاہ وچہار وقولی آنکہ پنج
وقولی آنکہ پنجاہ وہشت بودہ وطبرانی در معجم کبیر خویش ترجیح این قول نمودہ وقیل غیر ذلک ودر جنب
قبر اطہر جناب صدیق اکبر در روضہ حضرت خیر البشر علیہ الصلوۃ والسلام دفن شد بزار وتبرک
منقول است کہ نقش خاتم شریفش کفی بالموت واعظا یا عمر بود واز امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ مروی ست
کہ گفت من بزارم از کسیکہ ابوبکر وعمر را رضی اللہ عنہما بہ نیکی یاد نکند چنانچہ در حبیب السیر مذکور ست وچون
احادیث کثیرہ در فضائل سیدنا عمر منقول اند وایراد مجموع آن اخبار لایق بسیاق این عجالہ نیست والبتہ
قلم سخن گذار طریق اختصار مسلوک داشتہ بتعداد ازواج واولاد امجاد آنجناب مبادرت نمود امام
**تعداد ازواج واولاد امجاد آنجناب رضی اللہ عنہ** اہل تاریخ روایت کردہ اند کہ جناب
امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شمس زن را در حبالہ نکاح خود در آوردہ بود اول زینب
بنت مظعون بن حبیب بن وہب وعبد اللہ کہ بزرگترین اولاد آنجناب بود وعبد الرحمن اکبر
وحفصہ ازین منکوحہ متولد شدند دوم ملیکہ بنت خرول بن مالک بن سبیب بود ودو پسر زید
اصغر وعبد اللہ کہ در جنگ صفین با معاویہ بودند ازین منکوحہ در وجود آمدند سوم ام کلثوم
بنت فاطمہ زہرا وعلی مرتضی رضہ ازوے پسرے ودخترے تولد نمود پسر زید نام داشت ودختر
رقیہ واز ایشان عقب نماندہ چہارم جمیلہ بنت عاصم بن ابی الافلح بود یک پسر از بطن
ابن زوجہ بود عاصم نام پنجم ام حکیم بنت حارث بن ہشام محرومے بود وازوے دخترے
تولد نمود کہ فاطمہ نام داشت ششم عاتکہ بنت زید بن عمر بن نفیل واز بن زن پسرے
آورد موسوم بعیاض وجناب فاروق اعظم دو کنیزک داشت یکی لہیہ نام داشت واز بن
کنیزک پسرے بود ابو الخیر واو را عبد الرحمن اوسط میگفتند ودیگرے فکیہہ واز ین کنیزک
یک پسر ویکدختر پسر عبد الرحمن اصغر نام داشت ودختر زینب بود والحاصل جناب سیدنا
عمر را نہ پسر وچہار دختر بود واللہ اعلم **سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ** ولادت
باسعادتش در سنہ سادسہ از عام الفیل کست ونسب عالیش با نسب رسول مقبول در عبد مناف

و در مدت خلافت و تعداد سنین عمرش اختلاف بسیار است و نزد بعضی ده سال و شش ماه مدت
خلافت بود چنانکه در مدارج گفته و از ابن اسحق مروی است که مدت خلافت وی ده سال و شش ماه
و هیچ شب بود و در حبیب السیر مدت خلافت ده سال و پنجاه و بست و یکروز نوشته است
و در مطالع الانوار مدت خلافت امیر المومنین عمر ده سال و شش ماه و پنج روز نوشته و در البطال
منهج الباطل مدت خلافتش ده سال آورده و در روضة الصفا مدت خلافت آنجناب بروایتی
ده سال و شش ماه و چهار روز و بچند روزی کمتر ازین نیز گفته اند و وفات آنجناب بعد از آمدن
او ست از حج و در تاریخ شهادت امیر المومنین عمر نیز اقوال مختلف بنظر در آمده نزد ارباب
تاریخ وفات یافت آنجناب چهار روز از ماه ذی حجه سنه بست و سه باقی بود و گویند که در ین
روز یعنی بست و ششم ماه ذی حجه زخمی شد و در آخر ماه مذکور بجوار رحمت ایزد منان پیوست
و ارباب تاریخ اتفاق دارند بر آنکه جناب خلافت مآب بعد زخمی شدن سه روز زنده ماند
بعد ازان انتقال فرموده و نماز گذارد صهیب رومی و دفن کرده شد در حجره ام المومنین عایشه
چنانچه ابن قتیبه و سلفی و غیر هما نقل کرده اند و در روضة الاحباب مذکور ست که شب یکشنبه اول
ماه محرم سال بست و سیوم از هجرت بود که آن یگانه روزگار و ثانی اثنین اذ هما فی الغار
و ثالث ثلثة عدالت شعار ازین مربع عناصر و مسدس حیات بمثمن جنات خرامید و بروایتی
آنکه روز چهارشنبه بست و هفتم ذی حجه سنه بست و سه شربت مرارت شهادت چشید و روز پنجشنبه
رخت حیات ازین مظلمه مغاک بعالم پاک افلاک کشید و بروایتی آنکه هیژدهم ماه ذی حجه سنه
بست و سه از هجرت شهادت یافت و آماس شریف آنجناب روز شهادت شصت و سه ساله
بود مثل سن پیغمبر صلے الله علیه و آله وسلم و ابی بکر الصدیق علے الاصح و بعضے گویند که عمر
شریفش پنجاه و پنج سال و بروایت زهری پنجاه و چهار سال چنانچه صاحب ریاض النضرة
از ابو عمرو و حافظ سلفی و غیر هما نقل کرده و در مطالع الانوار از شرح مشارق نقل کرده که یوم
شهادت سن سیدنا عمر بن الخطاب هفتاد و سه ساله بود و در روضة الاحباب موافق روایت

رشته حیات من بار دیگر از صدیقه دستوری خواهند اگر اجازت دهد دفنها و الا مرا در گورستان
مسلمانان دفن کنید فاروق اعظم بعد از انکه از امثال این وصایا فراغت یافت در اواخر ذی حجه سنه
بست وسه بجلد برین شتافت و فی ریاض النضرة روی ان ملک الموت لما دخل علیه
سمعه عمر یقول الملک آخر بیت امیر المومنین یافته شبه کانه القبر فقال عمر یا ملک الموت من تکون
انت خلفه هکذا بهیئة ومنقول ست که چون روح پاک آن خلیفه برحق رالعالم قدس بردند پس از
فراغ از غسل و تجهیز و تکفین جنازه رحمت اندازه ویرا بمسجد رسول مقبول صلے الله علیه وآله وسلم
آوردند و ما بین القبر والمنبر که در شان او روضه من ریاض الجنة وارد بود نهادند بموجب وصیت
صهیب رومی امامت نماز جنازه کرده بروے نماز گذارد بچهار تکبر زیاده نه کم بعده جنازه اش
را برداشته بدر حجره عایشه صدیقه آوردند و بار دیگر بموجب وصیت تجدید اذن کردند جناب صدیقه
انجاز وعده خود فرموده گفت ادخلوا بالسلام من هرگز از عطیه خود رجوع نکرده ام آنگاه انگشتان
خود را مشبک نموده بر سر نهاد و او از بر کشید وا محمداه و وا ابو بکراه دوست شما عمر بزیارت
آمده ست ورخصت دخول می خواهد بیکبار فریاد از اهل مدینه برخواست وزلزله در زمین و آسمان
افتاد بعد ازان جسد مبارک او را در پهلوے قبر ابو بکر رضے الله عنه دفن ساختند در تاج القصص
آورده که چون جنازه ویرا بیش خطیره رسول خدا صلے الله علیه وآله وسلم آوردند قفل بے کلید کشاده
شد و در باز گردید تا او را دفن کردند از حسن بن ابی جعفر مروی ست که هرگاه که عمر رضی الله
عنه شهید شد همه روے زمین تاریک شد چنانچه طفلان بپیش مادران خود می آمدند
و می گفتند که ای مادران من مگر قیامت قایم شد انها میگفتند که نے بلکه عمر بن الخطاب
کشته شده ست و در صواعق محرقه و روضة الاحباب مذکور ست که در ان روز آفتاب و کسوف
درآمده و بنی الجان بر موت الخلیفه زمان نوحه میکردند و از عبد الله ابن عمر و عبد الله بن مسعود رض
مروے ست که گفتند عمر حصن حصین بود اسلام را مسلمانان در ان حصن می در آمدند و بیرون
نمے رفتند و از موت او رخنه در حصن اسلام پیدا گشته ازان رخنه بیرون می روند و باز در نمی آیند

باقی نمانده وچون عمر رضی الله عنه مرضی وعلینی والمی اصلا نداشت از سخن کعب تعجب فرموده پرسید
که تو همینی از کجا دانسته جواب داد که از توریت عمر رض گفت ذکر من در توریت هست کعب احبار جواب
داد که آری بعضے از صفات وافعال تو دران کتاب مذکورست وهمدران آوان غلام مغیره
بن شعبه که موسوم بفیروز بود وابولولو کنیت داشت مجوسی بود یا نصرانی نزد خلیفه رسول صم آمده
از کثرت مطالبه مالک خود شکایت نمود امیر المومنین عمر پرسید که چه هنرداری فیروز گفت آهنگری
ونجاری ونقاشی جناب خلافت مآب باز سوال کرد که روزی مغیره از تو چه قدر مبلغ میخواهد جواب
داد که دو درم وقولی آنکه چهار درم وروایتی آنکه در ماهی صد درم امیر المومنین گفت که باوجود قلت
همه آنچه مغیره از تو میطلبد مناسب ست فیروز از شنیدن این سخن متغیر شده امیر المومنین
گفت ای ابولولو شنیده ام که آسیای باد می تواني ساخت چه باشد که اگر جهت آرد
کردن غلات بیت المال آسیای گردان سازی فیروز جواب داد که برای تو آسیای سازم
که تا چرخ دوار دایر باشد اهالی هر بلاد وامصار ازان باز گویند واز مجلس بیرون رفت
امیر المومنین عمر گفت که این غلام مرا بقتل تهدید نمود همدران نزدیکی صبحی ابولولو بمسجد
شتافت وفرصت نگاه داشت ودر وقتی که فاروق اعظم رضی الله عنه در محراب امامت باداء
نماز بامداد قیام می نمود قدم جرأت پیش نهاده چهار زخم پاشش زخم باندامش رسانید از انجمله
زخمی که زیر ناف آنجناب زده بود کارگر آمده امیر المومنین عمر از پا در افتاد وابولولو همان ساعت
گرفتار گشته چون دانست که حالش بکجا منجر خواهد شد کارد بر خلق خویش مالیده متوجه زندان
لحد گردید القصه چون فاروق اعظم را یقین شد که آن زخم التیام پذیر نیست عبد الله پسر
خود را فرمود که نزد ام المومنین عائشه برو ولفظ امیر المومنین از من تغییر مکن که من امروز
امیر مسلمانان نیستم بلکه بگوئے که عمر ترا السلام وتحیت میرساند واز تو رخصت میطلبد که
در پهلوے دو صاحب خویش مدفون گردد وعبد الله بموجب فرموده عمل نموده ان التماس
بغیر اجابت اقتران یافت وامیر المومنین باین قدر اکتفا نکرده وصیت فرمود که بعد از انقراض

وقصد زریت بن بوتلیا وکلماتیکه از او شنیده بودند تقریر کردند سعد بن ابی وقاص بخدمت امیر المومنین
عمر رضی الله عنه نوشت واو را خبر داد که در حلوان مقیم ست و باجرای زریت عرضکرد امیر المومنین جواب
نامه سعد بن ابی وقاص باز نوشت واو را در ان مکتوب ثنا ها بگفت وفرمود که چون بر مضمون آن
نوشته واقف شوی بخوشتن برود تا پایان انگوه واز حال زریت تفحص سازد وانچه او را معلوم
شود بشرح وتفصیل بنویسد وباز نماید واگر ملاقات شود سلام ما برساند که رسول خدا صلی الله
علیه وآله وسلم ما را خبر داده بود که بعضے از اولیای عیسی علیه السلام دران کوه منزل گرفته اند چون
خطاب امیر المومنین عمر رضی الله عنه بسعد وقاص رسید بموجب حکم فرمان او بر شتر نشست وبیابان
انگوه رفت وبخوشتن بانگ نماز گفت جوابی نشنید مردمان را فرمود تا از هر جانب بانگ نماز
گفتند هیچ جواب نیافتند پس سواران را فرمود تا گرد جمله کوههای حلوان بگشتند وهاتف را طلب
میکردند وچهل شبانروز دران تگ وپوی بودند وبجد تمام او را می جستند وآواز می دادند وبنام
میخواندند هیچ آواز نشنیدند واثری ازان ندیدند واز حال او هیچ معلوم کردن نتوانستند سعد
بازگشت وباحلوان آمد وکیفیت حال با امیر المومنین عمر رضی الله عنه نوشت والله اعلم چنانکه صاحب
ریاض النضرة نقل کرده است ودر فضایل ومناقب وی رضی الله عنه احادیث بسیار وارد اند
وزیاده ازانند که احصا توان کرد وسبب شهادت سیدنا عمر رضی الله عنه را علمای اخبار
وفضلای آثار در مصنفات ومولفات خود بتصریح تحریر نموده اند دراینجا مجملا حواله قلم شکسته
رقم میگردد که چون سیدنا عمر فاروق رضی الله عنه در ماه ذی الحجه سنه ثلث وسبعین جهت گذاردن
حج اسلام با فوجے از طوایف انام متوجه بیت الحرام شده واز ازواج مطهرات سید سادات
علیه افضل الصلوة راه دستوری داد تا برای ادای حج همراه باشند چون بمکه معظمه رسیده شرایط
تعظیم واحترام خانه ملک العلام بجای آورده لوازم طواف رکن ومقام بتقدیم رسانیده ومقضی المرام
عنان عزیمت بمدینه منوره خیر الانام علیه الصلوة والسلام معطوف گردانیده بعد از وصول بمقصد
روزے کعب الاحبار باو گفت که یا امیر المومنین بتهیه سفر آخرت پرداز که از عمر تو زیاده از سه روز

السلام علیکم ورحمة الله او را جواب سلام بار دادند نضله از و پرسید که تو کیستی و اینجا چون افتاده وجه
سکینی گفت نام من زریت ست پسر بوتلیا و عیسی بن مریم مرا دعا کرده است که خدایتعالی چندان
ترا زندگانی دهد که من از آسمان نزول نمایم و فرموده است که درین کوه ساکن باشی و خدایتعالی را
مے پرستم و انتظار نزول عیسی علیه السلام از آسمان میکنم و قتل می نمایم خنزیر را و مے شکنم صلیب
را و پیز آرام از آنچه که حلال میدارند نصاری و سلام من بعمر بن خطاب برسانی و او را بگوی که همین
طریقت و سنت را که می ورزی ملازم گیرے و بران مواظبت و مداومت نمای و یقین دانے
که قیامت نزدیک ست و چون درمیان امت رسول صلی الله علیه واله وسلم وقتیکه چند خصائل
ظاهر شوند بباید گریخت نضله گفت مرا از ان خصایل خبر دهی تا واقف شوم گفت وقتیکه مردان
بمردان و زنان بزنان در مباشرت اکتفا سازند و منسوب شوند بطرف غیر مولی خود و رحم
نکنند بزرگان بخوردان و توقیر ننمایند خوردان بزرگان را و ترک معروف نمایند پس حکم نکنند
بمعروف و ترک نکنند منکر را پس منع ننمایند از ان و عالمان تعلیم علم نمایند و این اجرت گیرند و
دنیا رود راهم را بعوض آن حاصل سازند و امرا با غلامان بسازند و اگرچه غلات بسیار باشد
نرخ گران شود و آنوقت مشوره با بندگان و خادمان کنند و بیگناهان را قتل کنند تا دیگران عبرت
گیرند و صدقه ندهند الا اندک چنانکه وقت باشد که درویشے سالی بگردد ده درم نیابد و قرآن را
تزئین نمایند بنقره و طلا و بالحان و مزامیر بخوانند و مسجدها را نقاشے و زرکارے کنند
و منارها بلند برارند و گواهے دروغ بسیار دهند و باران اندک ببارد و زنا حلال دارند و ربوا
خورند و رشوت گیرند و دین را با دنیا بفروشند و اتباع هوای نفس سازند و قطع ارحام نمایند
و بیرون شود مرد از خانه خود و استاده شود بطرف شخصیکه بیفتد بر پای او و سلام کند
و سوار شوند زنان بر اسپان چون این خصائل ظاهر شوند بباید ترسید عیاذاً بالله خشم
خدایتعالے در رسد زریت این کلمات بگفت و بازگشت و در کوه غایب شد و مسلمانان
روانه شدند و غنایمیکه از رساتیق یافته بودند نزدیک سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه آوردند

پس حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم عمر را نزد خود طلب داشتہ شفاعت آفتاب کرد چون
امیر المومنین بعفو بر گناہ و گستاخی آفتاب پرداختہ فی الحال باز از سر نو آفتاب عالمتاب منور
گردید و از نو اور اسور کہ در ایام خلافت سیدنا عمر رضہ بوقوع آمدہ از ابن عمر رضی اللہ عنہ منقول
است کہ جناب فاروق اعظم لسعد بن وقاص نوشت کہ نضلہ بن معاویہ الضاری را بجانب حلوان
عراق روانہ کند پس سعد بن ابی وقاص نضلہ بن معاویہ را بخواند و صد سوار بدو داد
و اورا فرمود کہ در وسایق حلوان بگردد و چہارپایہ آن موضع بر اند و ہر چیز کہ باید غارت کند
و نزد یک او اردو نضلہ برفت و گوسپند و شتر و چہارپایہ دیگر کہ یافت جملہ بر ند و بر سمت
حلوان می آمد اتفاقاً میان دو کوہ از کوہہای حلوان اورا وقفہ افتاد وقت نماز دیگر چارپایہ کہ داشت
بروی کوہ باز گذاشت تا چرا کند و نضلہ پیش آمد تا بانگ نماز گوید چون گفت اللہ اکبر اللہ اکبر ہاتفے از کوہ
جواب او کبرت کبیراً یا نضلہ چون گفت اشہد ان لا الہ الا اللہ ہاتف گفت اخلصت اخلاصاً یا نضلہ چون
گفت اشہد ان محمد رسول اللہ ہاتف گفت این پیغامبر یست کہ بعد از وی ہیچ پیغامبر نباشد و بشارت
داد ما را بآن پیغامبر عیسیٰ بن مریم کہ بر سر ایشان روز قیامت آید یعنی امت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم را روزگار دراز بقا باشد چون گفت حی علی الصلوٰۃ ہاتف گفت این نمازی ست کہ فریضہ
کردہ اند خنک آنکس کہ بران مواظبت نماید و آنرا بوقت بگذارد چون گفت حی علی الفلاح ہاتف گفت
قد افلح من اجاب چون گفت اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ہاتف گفت اخلصت الاخلاص کلہ یا نضلہ
حرم اللہ بہا جسدک علی النار چون از نماز نضلہ فارغ گشت بر پای خاست و بآواز بلند گفت ای ہاتف
آواز تو شنیدیم و سخن تو فہمیدیم اگر تو از فرشتگانے فصلی علیک و اگر از پریانی فمرحبا بک و اہلاً و سہلاً
و اگر آزاد میانی بسعادت بیرون آے تا ترا بہ بینم و بمشاہدت تو بیاسایم باجماعتی آیم از امت پیغامبر
آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و از وفداء امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چون نضلہ
این سخنہا بگفت ببرے از درون کوہ بیرون آمد موے روی و موی سر جملہ سپید مروی نہ در از و نہ
کوتاہ بلکہ میانہ قد جامہ صوف پوشیدہ سر برہنہ داشت عصای در دست بیامد و بران تکیہ کردہ و گفت

وبآن تادیب می نمود جناب فاروق اعظم رضی الله عنه بود در روضة الصفا مسطورست
که بعضی از مورخان گفته اند که عمر رضی الله عنه بعد از سی و نه مرد شرف اسلام
دریافت و برخی بعد از چهل کس گویند و بعد از چهل و پنج نیز گفته اند و در روضة الاحباب
گفته که اسلام او رضی الله عنه بعد از چهل مرد و یازده زن و بقولے سی و نه مرد و سیزده آن
و بقولے چهل و پنج مرد و یازده زن و بقولے چهل مرد و ده زن واقع شد در حبیب السیر
مذکورست که در سال ششم از بعثت بشرف اسلام مشرف گشته همان ساعت حضرت
رسالت و اصحاب را که در کنج اختفا منزل داشتند بمسجد الحرام برد تا آشکارا باداے
نماز قیام نمودند و مشرکان از مهابت آنجناب نتوانستند که در صدد منع و زجر آیند و بروایتے
دران ایام آیه کریمه یا ایها النبی حسبک الله و من اتبعک من المومنین در شان آن خلیفه
هدایت قرین نازل گشت و مرتبه او در ملازمت سده سنیه نبوت از امثال و اقران
درگذشته و در واقدے و رساله عبهری منقول ست که پیش از اسلام عمر رض درون
سقف بانگ نماز آهسته میگفتند و از روزیکه عمر رض ایمان آورد بانگ نماز آشکارا و
بلند گفته مے شد در راحت القلوب حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا
علیه الرحمه میفرماید که روزے خلیفه ثانی رض در حظیره خویش پشت بسایه آفتاب داده
نشسته بود و خرقه خود را بخیه میکرد چون ساعتے برین حال بگذشت از گرمے
آفتاب پشت مبارک او گرم گشت بجانب آفتاب بنظر گرم نظر کرد فی الفور آفتاب سیاه
شد و تمام عالم تاریک گشت بوقوع اینحال پر ملال حضرت رسول مقبول صلے الله
علیه و آله وسلم از بس متفکر بودند که روح الامین نازل گشت و پیغام رسانید که امروز
آفتاب بر پشت مبارک عمر رضی الله عنه چنان تافته که پشت آنحضرت گرم شد و بغضب
در آفتاب نگریست ازین سبب نور از آفتاب گرفته شد الحال اگر عمر گناه آفتاب
عفو بفرماید نور گم گشته وی باز آید ورنه تا قیام قیامت آفتاب بهمین بلا مبتلا خواهد ماند

وگویند که در زمان خلافت جناب فاروق اعظم فتوح کثیره نصب اهل اسلام گشت وملک مصر
وشام وعراق وجبال وخراسان وروم وقسطنطنیه ودمشق ونخل ومیان بلبک وحلب وقنسرین وحمص
وواقصیر یرموک وفتح ایلیا وجزایر ها وارمینیه وقیساریه واسکندریه وجزیره ومداین ودنبور وقوس و
طبرستان وخوزستان وکرمان تاحدود مکران واهواز وفارس واصطخر وری واذربایجان واصفهان
وبیت المقدس ونهاوند فتح گشت واکثر بلاد در ضبط اهل اسلام در آمد واحکام اسلام در آنجا
جاری شد وکوفه وبصره را آنجناب بنا فرمود واسلام باقصای بلاد عالم رسید وکفر وملت باطل مضمحل گردیده
در عالم ونقی وطراوتی ظاهر گشت در روضة الاحباب مسطور ست که افضل فضایل وی رضی آنکه در زمان
خلافت وی ممالک عرب وعجم مر اهل اسلام را مسلم شد از طرف مشرق زمان او تا لنجیجون روان واز سوی
شمال نسیم دولت او تا قریب بحدود سد اسکندری وزان بود واز ناحیه مغرب تا اقصای مصر واسکندریه وتخوم روم
نجوم ابهت وعظمت او طالع واز جانب جنوب تا سرحد هند وسند برق عشرت وشوکت او لامع گشت
واعلام سیاه دین پناه او سایه حشمت بر اکثر اقالیم جهان انداخت ورایت عدل وانصاف وسخا در
روی زمین تا باوج آسمان فراخت در حبیب السیر مرقوم ست که در زمان خلافت او هزار وسی وشش شهر
با توابع ولواحق آن فتح شد وچهار هزار کنیسه خراب شده چهار هزار مسجد بنا گشت ویکهزار ونه صد منبر بر جنوب
محاربت جوامع جهت خطبه منصوب ساخته گویند که وی رضی الله عنه اول کسی ست که بعد صدیق اکبر
امیر المومنین لقب او شد واول کسیکه در اسلام وضع تاریخ نمود واول کسیکه جمع قرآن کرد ودر صحف یعنی
باعث شد بران واول کسیکه امر فرمود مسلمانان را بانکه در مساجد خویش نماز تراویح باجماعت گذارند
واول کسیکه حد شارب خمر هشتاد تا زمانه مقرر ساخت واول کسیکه از خلفا در شب دوران نمود واز احوال
رعایای خویش بنفس نفیس تفحص فرمود واول کسیکه زندان ساخت واول کسیکه ثغور تعین کرد واول کسیکه در اسلام
اتخاذ بیت المال کرد واول کسیکه بر کفتن بجو مردم را معاتب ساخت واول کسیکه از بیع امهات اولاد
نهی نمود واول کسیکه مردم را بران داشت که در نماز جنازه چهار تکبیر گویند وقبل ازان چهار وبیش وشش تکبیر
میگفتند واول کسیکه در اسلام وقف کرد واول کسیکه اتخاذ جوامع ومصار فرمود واول کسیکه درّه در میان او و

رقعه را بامن در پیچید تا پیش حضرت عزت جلشانه بگذارم وچون آنجناب انتقال فرمود حسب
وصیت او رضی الله عنه آن کتابت را در کفن آنجناب نهادند ودفن نمودند در ریاض النضرة
از کتاب الموافقه ابن السمان نقل کرده ودر وسیلة النجاة جدی مولانا محمد مبین علیه الرحمة
بعد ذکر این حدیث نوشته اند که شاید از اینجا سند جواب نامه که در کفن مرده میگذارند بدست
آمده باشد والله اعلم وآز ابی بن کعب مروی ست که شنیدم رسولخدا صلی الله علیه وآله وسلم را که
میفرمود که جبرئیل ع نزد من آمد گفتم از جبرئیل که مرا خبر دهی از فضایل عمر که برای او نزد یک الله تعالی
چیست جبرئیل گفت از من که یا محمد اگر با تو بنشینیم اینقدر که نوح ع در قوم خود ماند با اینهمه نمی توانم
که از فضائل عمر ترا خبر دهم وآنچه برای او عند الله بوده ست بعد ازان جبرئیل فرمود یا محمد هر آینه
اسلام بعد موت تو بر موت عمر خواهد گریست چنانچه ابو سعد در شرف النبوة روایت کرده ست
وآز ابو هریره مرویست که گفت حضرت صلی الله علیه وآله وسلم فرمود که در خواب دیدم که بر سر
چاهی ایستاده ام وآب از چاه میکشم ومردمان را می اشامانم ابو بکر صدیق آمد ودلو را
از دست من گرفت ویک دلو آب کشید ودر کشیدن وی ضعیفی بود والله یغفر له پس عمر بن
الخطاب آمد ودلو را از دست ابو بکر گرفت پس در دست وی دلو بزرگ وکلان شد وآب میکشید
تا مردم را سیراب گردانید ودر روایتی آنکه فرمود رسولخدا صلی الله علیه وآله وسلم هیچ مهلوان را
ندیدم که مانند عمر کشیده باشد وچندان آب کشید که مردم سیراب گشته از سر چاه باز گردیدند این حدیث
با ول بخلافت وی بوده ست بالجمله بازوی سنت بمعاونت او تقویت یافت وآهل توحید
بموافقت او قوی ومستظهر گشتند وآز سعید بن جبیر منقول ست که عمر را بسیار یاد کنید زیرا که
چون او را یاد کنید عدل را یاد کرده باشید وچون عدل را یاد کنید حق سبحانه وتعالی را یاد کرده
باشید وعن عایشه رض اذا ذکر عمر فی المجلس حسن الحدیث فرمیوا جمالسکم بالصلوة علی النبی
صلی الله علیه وآله وسلم وبذکر عمر بن الخطاب رضی الله عنه وبعد وفات جناب امیر المومنین ابو بکر الصدیق
حسب وصیت او خلیفه شد وجمهور مسلمین وسائر مومنین بیعت عمر رض نمودند وطوق طاعت ودرگردن خویش انداختند

اللہ تعالیٰ مایان را مومنین نام نکردہ تا آنکہ اسلام آورد عمر رضی اللہ عنہ و ابن سعد از ایوب بن موسیٰ
مرسلا روایت میکند کہ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ او تعالیٰ گرداند حق را بر زبان
عمر و قلب او و او فارق ست اللہ تعالیٰ با او در میان حق و باطل فرق فرمود و از ابن کعب مروی ست
کہ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ گفت جبرئیل ہر آئینہ خواہد گریست اسلام بر موت عمر و در جامع ترمذی از عقبہ
بن عامر مرویست کہ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اگر بعد من پیغمبرے بودے ہر آئینہ عمر
بشرف نبوت مشرف می شد و نیز در کتاب مذکور از ابو سعید خدری مرویست کہ حضرت مقدس نبوی
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم گفت کہ ہر کس کہ بر مسند نبوت نشستہ او را دو وزیر بودہ از اہل آسمان دو
وزیر از اہل زمین اما وزیر آن من از اہل آسمان جبرئیل و میکائیل ست و وزیر آن من از اہل زمین
ابو بکر و عمر ست و از علی ابن ابیطالب مرویست کہ گفت فرمود رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پرہیز
کنید از غضب عمر پس بتحقیق اللہ تعالیٰ غضب میکند بغضب او و از ابن عمر مرویست کہ نوبتے
حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ملاحظہ فرمود کہ فاروق اعظم جامۂ سفید پوشیدہ آنسرور
پرسید کہ این جامہ نو ست یا شستہ فاروق اعظم عرض کرد کہ جدید ست آنجناب ارشاد نمود
البس جدیداً و عش حمیداً و مت شہیداً و زادک اللہ تعالیٰ قرۃ عین فی الدنیا والآخرۃ فاروق اعظم
عرض کرد و ایاک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و از علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ مرویست
کہ فرمود شنیدم رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را کہ میفرمود آن عمر سراج اہل الجنۃ چون این خبر
بعمر بن الخطاب رسید با جماعت صحابہ برخواست و نزد علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ آمد و گفت کہ تو خود
از رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شنیدی کہ میفرمود عمر سراج اہل الجنۃ جناب مرتضوی
فرمود بلی عمر رض گفت کہ برای من وثیقہ بنویس کہ من شنیدہ ام جناب مرتضوی تحریر فرمود بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم ہذا ما ضمن علی بن ابیطالب لعمر بن الخطاب عن رسول اللہ و عن جبرئیل عن اللہ
تعالیٰ ان عمر سراج اہل الجنۃ پس این تحریر را سیدنا عمر بن الخطاب از دست جناب مرتضوی
گرفتہ بیکے از اولاد خود سپرد و فرمود وصیت ساختہ کہ وقتیکہ من بمیرم غسل دہید و کفن کنید مرا در این

تعلق داشت اگر فیما بین قریش و قبیله دیگر خصومت و نزاعی واقع میگردید فاروق اعظم را
بسفارت و رسالت میفرستادند اگر با قریش مفاخرت میکردند وے از قبل ایشان مفاخرت
میفرمود و علما اتفاق دارند بر کثرت علم و وفور فهم و غایت زهد و تواضع و رفق او بر مسلمانان و شدت
و غلظت و صلابت او بر کفار و منافقان و کمال عدل و انصاف او و عدم تجاوز او از حق و اجتناب
او از باطل و تعظیم او آثار سنن رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم و متابعت او حضرت را باقصی العاقبة
و اهتمام او مصالح مسلمانان را و اکرام او اهل خیر و فضل را و وے رضی الله عنه از حضار معرکه بدر و احد
و خندق و بیعة الرضوان و فتح مکه و خیبر و حنین و تبوک بوده و در سایر مشاهد فاضله از حضرت تخلف
نورزیده و یکی از عشره مبشره بوده است و در احادیث صحیحه معتبره وارد گشته که رسول خدا صلی الله
علیه و آله و سلم دعا فرمود که خداوندا قوی و غالب و معزز گردان اسلام را باینجهل که نام او عمر بن
هشام ست و عمر بن الخطاب و این دو کس اشد و اقوی بودند در قریش خدایتعالی دعاے
رسول مقبول صلی الله علیه و آله و سلم را در حق عمر بن الخطاب اجابت فرمود و دین اسلام
را بدو معزز نمود چنانکه عبد الله بن مسعود گوید تا عمر در اسلام در نیامده نمے یارستم نماز بنزدیک خانه
کعبه کردن چون او مسلمان شد در پیش ایستاده مسلمانان با وی نماز کردند و نیز عبد الله ابن مسعود
میفرماید که اسلام عمر فتحی بود مسلمانان را و هجرت او نصرتے بود اهل اسلام را و امارت او رحمتے بود
خلق را و ما که مسلمان بودیم همیشه عزیز بودیم از آن وقت که عمر رض باسلام در آمد و صهیب بن سفان
میفرماید که قبل اسلام عمر ما از آزارندگان خویش انتقام گرفتن نمے توانستیم مگر بعد از اسلام عمر و مروی
است که از آن روز باز که عمر رض مسلمان شد دیگر هر روز دین اسلام در ترقی بود و اهل اسلام
دیگر خواری ندیدند و در کشف الاسرار از ابن عباس منقول ست که چون عمر بن الخطاب اسلام
آورد جبرئیل آمده فرمود اے محمد بتحقیق اهل آسمان باسلام عمر استبشار نمودند چنانکه ابن ماجه روایت
کرده است و در ریاض النضره از ابن مسعود رض منقول ست که هرگاهیکه عمر بن الخطاب اسلام آورد
اسلام ظاهر شد و دعوة حق باعلان کرده میشد و از سیدنا علی بن ابیطالب مروی ست که فرمود

جبرئیل گفت اما نیست این برادر تو عمر بن الخطاب گفتم آری یا اخی آیا برای عمر در آسمان اسمی
بوده است چنانکه بر زمین برای او اسمی بوده است جبرئیل گفت که قسم با آنکس که ترا بحق
مبعوث کرده بدرستیکه نام او در آسمان فاروق ست و در زمین عمر و روایتی آنکه اسمش در آسمان
فاروق و در انجیل کافی و در توریت النواره منطق الحق و در جنه سراج ست چنانکه در ریاض النضره
نقل نموده و ثبوت پیوسته که سیدنا عمر بن الخطاب مردی ضخیم طویل القامت بود در غایت
ضخامت و طول او چنانکه بباده رفتی مردم از دور می پنداشتند که سوار ست و روایتی آنکه مشرف
بود بر مردم بیکذراع و در پهلوی هر کس که نشستی از آن کس بلندتر بودی و اضلع و اعسر و ایسر بود
یعنی بدست چپ و هم بدست راست کارها توانستی کرد و اکثر برانند که وی گندم گون بود و بعضی برانند
که وی ابیض و امهق یعنی سفید در غایت سفیدی بود و در سال رماده از سنین خلافت
وی قحط افتاد نخواست وی رض که در اکل از فقرا و درویشان ممتاز باشد اکل زیت اختیار
کرد و ترک فرمود شرب لبن و اکل سمن نمود بآن سبب ادمیت و سمرة در لون دیده شده لیکن
اعتماد بر قول اول است و چشمان وی بغایت سرخ و محاس و شارب وی انبوه بود و در اطراف
شاربین او صهبه یعنی سرخ بود و چون بغضب رفتی آنرا بافتی و اکثر برانند که موی خود را بحنا رنگ
کرد و در روایتی آنکه کنیزکی از کنیزکان وی خواست تا موی وی را رنگ کند گفت میخواهی
که اطفای نور من کنی چنانکه فلان اطفای نور خود کرد و گویند که از وی رض پرسیدند که تغیر شیب
خود نمیکنی چرا که ابوبکر خضاب میکرد گفت شنیدم که پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم گفت من شاب
شیبة فی الاسلام کانت له نورا یوم القیمة یعنی هر کس که پیر شد در اسلام روز قیامت برای او نوری
خواهد بود بآنجهت تغیر شیب خود نمیکنم و روایت اول صحیح ست در روضة الاحباب مذکور ست که طریق
جمع بین الروایتین آنست که گویند اول خضاب میکرد و اقتدا بابوبکر رض می نمود و بعد از آن ملاحظه
حدیث نمود و ترک کرده باشد والله اعلم و نیز در روضة الاحباب مسطور ست که فاروق اعظم
از اشراف و اکابر قریش بود و منصب سفارت و رسالت و مفاخرت قریش در جاهلیت با وی

بر گناه امت گنهگار من رحمت فرمای درین اثنا آواز از غیب آمد که ای محمد اگر تو واسطه ریش سفید ابوبکر
آمرزش جمله میخواستی همه را می آمرزیدم و تمام اهل کفر را می بخشیدم و در عذاب گرفتار نمیکردم و همه را ایمان
ارزانی میکردم حالیا گنهگاران امت را بواسطه ریش سفید ابوبکر رحمت کردم والله اعلم و مدت عمر شریفش
شصت و سه سال و بقولی شصت و پنجسال بود المختصر سیدنا ابوبکر صدیق رضی الله عنه از ابتدای بعثت
رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم تا زمان رحلت آنجناب در خدمت حاضر بود و بعد از وفات هم زیر قدم
رسول اکرم صلی الله علیه و آله وسلم اسود یزار و بیرک رضی الله عنه و اولاد آنجناب رضی الله عنه بروایت
روضة الاحباب و ریاض النضره سیدنا ابوبکر رضی الله عنه در جاهلیت دو عورت بحباله نکاح خویش در
آورد یکی قتیله بنت العزی که بعضی او را قتیله نیز گفته اند و عبدالله و اسما که ملقب بذات النطاقین
ست از او متولد شدند دوم ام رومان بنت عامر والده عبدالرحمن و عایشه صدیقه رضی ست و امیر المومنین
ابوبکر صدیق در اسلام نیز دو زن را عقد فرمود یکی اسما بنت عمیس که محمد از وی متولد شده دوم حبیبه
بنت خارجه بن زید الانصاری و او در وقت وفات صدیق اکبر رضی الله عنه حامله بود و دختری
آورد موسوم بام کلثوم جناب صدیقه رضی الله عنه پرورش او فرمود والله اعلم و گویند که در زمان
خلافت سیدنا ابوبکر صدیق نقش خاتمش بروایتی نعم القادر الله و بقولی عبد ذلیل لرب
جلیل و مناقب و مفاخران خلیفه ستوده خصال موفور ست و خصایل حمیده و فضایل پسندیده
او غیر محصور خامه شکسته زبان از ایراد آن معاف و معذور سیدنا عمر فاروق رضی الله عنه ولادت یافت بعد
عام الفیل بسیزده سال شب یکشنبه غره محرم و نسب شریفش با نسب عالی رسول خدا صلی الله
علیه و علی آله و اصحابه وسلم در کعب بن لوی موصول می شود و هو عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبدالعزی
بن قرط بن عبدالله قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی و اسم شریفش عمر بود و کنیت فرمود رسول خدا
صلی الله علیه و علی آله و اصحابه وسلم او را روز بدر بابو حفص و قیل بابو حفصه و نام نهاد جناب رسول
مقبول صلی الله علیه و آله وسلم او را بفاروق و لفرقه بین الحق والباطل و از ابن عباس مروی ست
که رسول خدا صلی الله علیه و علی آله وسلم فرمود که من با جبرئیل در مسجد خود نشسته سخنان میگفتم که عمر بن الخطاب آمد

اقدس نبوی علیه الصلوة والسلام بغیر مفتاح مفتوح گشت و من آواز قایلی را شنیدم که میگوید ادخلوا الحبیب
فان الحبیب الی الحبیب مشتاق علی مرتضی گفت پس من دفن کردیم خلیفه رسول خدا را با رسول خدا صلعم و گردانیدیم سر او را قریب
کتف آنحضرت و الصاق کردیم لحد خلیفه با قبر رسول خدا صلعم و در شواهد النبوة مذکورست که حضرت عایشه رض گفته
که بعضے گفتند که ابوبکر را در میان شهدا دفن کنیم و بعضے گفتند که به بقیع ببریم و من گفتم که در حجره خود
پیش حبیب خود علیه الصلوة والسلام دفن کنیم در این اختلاف بودیم که خواب بر من غلبه کرد آوازے
شنیدم که کسی میگوید ضموا الحبیب الی الحبیب دوست را بدوست رسانید چون بیدار شدم همه آن آواز را
شنیده بودند تا غایتیکه مردمان در مسجد نیز شنیده بودند گویند که سیدنا صدیق اکبر رض بسبب سه شنبه بهشت
عدن خرامید و آخر سخنیکه ابوبکر صدیق رض بان متکلم شد این بود اب توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین
و عبد الرحمن بن ابوبکر و عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان و طلحه رض در قبر وی در آمدند و هم در شب وی را
رض دفن کردند جزاه الله عن المسلمین احسن الجزا و گویند امیر المومنین ابوبکر صدیق در ایام مرض خود
چون دانست که زمان ارتحال از دار الملال نزدیک ست فاروق اعظم را بولایت عهد تعیین نمود
و در این باب وثیقه بقصد قلم آورد و جمله اصحاب هدایت انتساب سر اطاعت بر خط فرمان صدیق اکبر
نهادند و در مجموعه حقایق منقول ست که جناب مرتضوی کرم الله وجهه در قبر صدیق اکبر بوقت دفن
در آمد و خشت بر لحد از دست مبارک خود می نهاد دفعتهً اندام مبارک جناب مرتضوی در لرزه در آمد
و رنگ چهره مبارکش از اثر دهشت متغیر گشت چون از دفن صدیق اکبر رض فراغت یافت جناب
فاروق اعظم از حضرت مرتضوی استفسار کرد که یا علی گاهی من ترا اینقدر پریشان و خایف و ترسناک
ندیده بودم که امروز در قبر صدیق اکبر یافتم سبب چیست جناب مرتضوی ارشاد کرد که قسم
بخدائیکه محمد را برسالت برای هدایت خلق فرستاده وقتیکه خشت دویمی در لحد ابوبکر رض
نهادم دیدم دریچه از قبر رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم نمودار گشت و حضرت رسالت
پناه صلی الله علیه و آله وسلم دست مبارک خویش از دریچه بیرون آورده ریش سفید ابوبکر رض
را گرفته از زبان شفاعت ترجمان ارشاد کرد خداوندا بحرمت ریش سفید ابوبکر که باز عازمن بوده است

که فرمود هر گاهیکه سیدنا ابوبکر رضی الله عنه بیمار شد گفت امروز کدام روز ست گفتم روز دوشنبه
باز گفت که در کدام روز رسول خدا صلی الله علیه و علی آله و اصحابه وسلم انتقال فرموده گفتم
بروز دوشنبه سیدنا ابوبکر رضی الله عنه گفت که من امید وارم که در میان این روز و در میان
این شب تا آخر حدیث و سبب وفات آنجناب بروایت اهل سیر مثل روضة الاحباب وغیره
آن بود که یکی از معارف یهود آنجناب رضی الله عنه را ضیافت نمود و زهر در طعام تعبیه کرد
امیر المومنین ابوبکر رض و حارث بن کلده مطیب از ان طعام خوردند و در اثنای اکل حارث
گفت یا خلیفه رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم در این خوردنی زهر یکساله ست من و تو بیکروز ازین عالم
خواهیم رفت هر دو همان روز بیمار گشته مدت یکسال مریض بوده در آخر جمادی الآخر سال سیزدهم از
هجرت وفات یافتند و در سبب موت آنجناب رضی الله عنه اقوال دیگر نیز ورد یافته اند که ایراد
آن موجب اطناب کلام ست در اخبار الدول و آثار الاول از اخبار الزمان نقل نموده که وقتیکه
امیر المومنین ابوبکر رض انتقال فرموده اسما بنت عمیس زوجه وی آنجناب را غسل داد و در میان
حجره و منبر شریف عمر بن الخطاب رض بر جنازه رحمت اندازه وی نماز خواند و نعش وی رض بر سریریکه
نعش رسولخدا صلی الله علیه و آله وسلم را برداشته بودند برداشتند و آن سریر از ان جناب
صدیقه رض بود و از چوب ساج و لیف خرما ساخته و بافته بودند و در نزهة النواظر نقل نموده که سیدنا
علی مرتضی کرم الله وجهه ارشاد نموده که چون وفات امیر المومنین ابوبکر صدیق قریب رسید مرا طلب
کرد و گفت ایعلی تو غسل دهی مرا از دستیکه غسل دادی رسولخدا صلی الله علیه و آله وسلم را و کفن کنی
مرا در پارچه من و جنازه مرا قریب در روضه منوره رسولخدا صلی الله علیه و آله وسلم ببری اگر قفل در روضه
بی کلید کشاده گردد مرا در جنب مرقد معطر خیر البشر علیه الصلوة والسلام دفن کنی والا جسد مرا در گورستان
مسلمانان مدفون سازی جناب مرتضوی کرم الله وجهه میفرماید که من ابوبکر صدیق را غسل و کفن
دادم و من اول آن اشخاص بودم که بر در روضه منوره رسولخدا ص حاضر شدم والله ثم والله بتحقیق من دیدم که
چون جنازه رحمت اندازه صدیق اکبر را قریب خوابگاه حضرت رسالت علیه الصلوة والسلام آوردند قفل در روضه

اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و عمر فانهما حبل اللہ المدود من تمسک بهما فقد تمسک بالعروۃ الوثقیٰ
لاانفصام لها و منقول ست کہ روز حنین جنگ سخت شد جنداب بخدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم حاضر شد و گفت یا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جنگ سخت شدہ است مارا خبر کن
کہ گرامی ترین اصحاب کیست کہ اگر امرے واقع شود وے را بدانیم و اگر ستود او را برگزینیم رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود اینک ابوبکر صدیق و زبیر و قایم مقام من خواہد بود بعد ازان عمر بن الخطاب
دوست من ست بر آستی سخن میگوید از زبان من و عثمان بن عفان از من ست و من از وے
و علی برادر من ست و صاحب من روز قیامت در حیوۃ الحیوان مذکور ست کہ روز یکہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انتقال فرمود باجماع جملہ مسلمانان سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بمانروز
خلیفہ شد در سقیفہ بنی ساعدہ بیعت بر خلافت وی نمودند و گویند کہ در ایام خلافت خویش جناب
صدیق اکبر لشکر اسلام برائے قتل اہل ارتداد تعین فرمودہ بود بعد تدارک و قلع و قمع اہل ارتداد
فوج اسلام تسخیر ملک عجم بسپہ کردگی مثنی بن حارثہ تعین کردند و ہم فوج اسلام را جہت تسخیر روم
و شام متعین چہار امیر مقرر فرمود و ہر یکے را بامارت نامزد نمود عمرو عاص را با جمعے از راہ
رملہ بفلسطین و ابو عبیدہ و یزید بن ابی سفیان را بدمشق و سرجیل بن حسنہ را باردن مقرر گردانید
چنانچہ فتح نمایان با اہل اسلام حاصل گشت و در ایام خلافت وے رضی اللہ عنہ از بحرین تا اسباق
بجز از اعراق و بعضے از حوالیے بادیہ عرب و شام و اجنادین از زمین فلسطین مفتوح گشت و غنایم
نصیب اہل اسلام گردید و وفات آنجناب رضی اللہ عنہ بقولے روز دوشنبہ بست و دوم یا بست و سوم جمادی الاخرے
سال سیزدہم از ہجرت بود و در بعضی روایت ہفتم ماہ مذکور آمدہ است و بقولے در آخر روز دوشنبہ و برائے
شب سہ شنبہ علی الاصح وفات نمود کما ذکر فی الریاض و در صفوۃ الصفوۃ ذکر کردہ کہ اہل سیر گفتہ اند
کہ انتقال فرمود سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بسبب سہ شنبہ در میان مغرب و عشا ہشت روز از جمادی الاخرے
سنہ سیزدہ باقی بود و ابن اسحٰق گفت کہ انتقال نمود سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ روز جمعہ کہ ہفت روز
از ماہ مذکور باقی بود ذکر کردہ است ابو عمر و الاول اصح زیرا کہ از جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا مرویست

نصیحت پیوسته که ابوبکر رض زاهد ترین و متواضع ترین امت محمد صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم
بود و در ایام خلافت خویش جامه پشمین پوشیدے و بسیاری از عظمای عرب و ملوک یمن با
حلهای قیمتی و جامهاے زربفت پیش او مے آمدند و چون لباس زهد و تقوی و تواضع و وقار
او را مشاهده مے نمودند ترک تجمل و تکلف خویش کرده در بے تکلفی تقلید وے رضی الله عنه میکردند
در حیوة الحیوان منقول ست کان رضی الله عنه کبیر الشان زاهدا خاشعا اماما حلیما وقورا
شجاعا صابرا رؤفا عدیم النظیر فی الصحابه در کنز العرفان مرویست که بتحقیق جناب رسول خدا
صلی الله علیه و آله وسلم علی مرتضی را وصیت فرمود که یا علی براے ابوبکر دوست خالص و براے
عمر دوست بزرگ دارنده و براے عثمان رفیق باشے زیرا که من شب معراج از خدا تعالی سوال
کردم که بعد از من خلافت براے تو باشد خداوند کریم ابا و انکار فرموده مگر براے اینها و گفت ختم کردم
نبوت بر تو خلافت را بر علی ختم نموده ام در نزهة الاسرار از ابن عباس رض منقول ست که گفت
فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم هرگاهیکه مرا در شب معراج بر آسمان بردند رو بروے
پروردگار خود بایستادم رب العزت فرمود یا احمد اهل ارض ما را بر کدام کس گذاشتی عرض کردم که بر ابوبکر
صدیق گذاشته ام پروردگار جل اسمه فرمود که او دوست ترین بندگان من ست نزدیک من بعد
از تو سلام من باو رسان چنانکه در اخبار الدول و آثار الاول مرقوم ست و دارقطنی و خطیب و ابن
عساکر از علی مرتضی کرم الله وجهه روایت میکنند که فرمود جناب مرتضوی که فرمود رسول خدا صلی الله
علیه و آله وسلم از من که از خدا تعالی سه بار درخواست کردم که ترا مقدم دارد پس ابا کرد و راضی نشد
مگر بتقدیم ابوبکر رضی الله عنه و طبرانی از معاذ رضی الله عنه روایت مے نماید که فرمود رسول خدا صلی الله
که در خواب دیدم که مرا در یک پله ترازو نهاده اند و امت مرا در پله دیگر من در وزن برابر بر آمدم ما امت را از ابوبکر را در یک
پله ترازو نهادند و امت مرا در پله دیگر نهادند هر دو برابر آمدند بعده عمر را در یک پله ترازو نهادند و امت مرا در پله دیگر هر دو برابر آمدند
باز عثمان را در یک پله ترازو نهادند و امت مرا در پله دیگر هر دو برابر بر آمدند آنگاه میزان را برداشتند این حدیث
دلالت دارد بر خلافت حضرات ثلثه علی الترتیب و روایت میکند طبرانی از ابوذر رض قال قال رسول الله صلعم

او بر خلایق و ابن عساکر از ربیع بن انس روایت میکند که در کتب سابقه نوشته است که مثل
ابوبکر مثل باران ست در هر مقامیکه واقع شود منفعت می رساند و گفت نظر کردم در اصحاب انبیا
علیهم السلام و نیافتیم هیچ پیغمبر را که مرا و را صاحب باشد مثل ابوبکر و ابن عساکر از ابن حسین
روایت کرده است که در ذریت آدم بعد از انبیا کسی افضل از ابی بکر متولد نشده است و در
ارتداد اعراب ابوبکر رضی قایم مقام یکی از انبیا شد یعنی ثواب عمل او در آن روز قریب بثواب پیغمبری
بود و صدیق اکبر در حضور رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم فتوی داده و السنه و فتوے وی را
مقرر داشت و جناب رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بر هیچکس چنان وثوق و اعتماد نداشت
در امور یکه بر ابوبکر داشت و هیچکس را با آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم خصوصیت و اتحاد جنان
نبود که جناب صدیق را بود و بعد از ان فاروق اعظم را و صحبت و ایمه داشت صدیق اکبر با پیغمبر در
مصافات او در خلوت و جلوت حاضر ماندن و در هر منشط و مکره شریک آنحضرت بودن و اعتبار
و توقیر آنحضرت علیه الصلوة و السلام نسبت با صدیق اکبر زیاده ازان ست که در ین اوراق گنجد
و از ابن عمر رضی الله عنه مرویست که فرمود روزے رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بیرون آمد
و در مسجد تشریف در آورد و ابوبکر بجانب دست راست و عمر بجانب دست چپ وی صلی الله
علیه و آله وسلم بودند و آنحضرت هر دست هر دو را گرفته فرمود که بهمین صورت روز قیامت مبعوث
خواهیم شد چنانکه ترمذی روایت کرده و از سعید بن مسیب مرویست که گفت ابوبکر صدیق وزیر
رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بود و مشاور میفرمود جناب رسالتمآب علیه الصلوة و السلام در
جمیع امورات خود از صدیق اکبر رضی الله عنه و از جمله فضایل سیدنا ابوبکر رضی الله عنه که بغیر
هیچ فردی از افراد امم سابقه و لاحقه نشده اینچهار خصلت اند اول آنکه در غار رفیق سید ابرار
بود دوم روز بدر در عریش همراه رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم بود سوم آنکه در پهلوے
آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بعد وفات جا یافته دفن شد چهارم آنکه دو مرتبه پیغمبر خدا
صلی الله علیه و آله وسلم را بواسطه در نماز امامت فرموده در روضة الصفا مسطور ست که

پیغام ملک العلام بوی رسانید گفت من کمینه بنده ایم بر درگاه او من چه کس باشم که او رضای من
بپرسد و چون مے برسد من در کمال رضایم از وے بعد ازان حضرت خداوند تعالی خبر داد که اگر او میگفت
که من راضی نیستم تمام انبیا را میفرستادم که رضاے او میکردند و در ازالة الخفا مرویست که روزے
صدیق اکبر پیش آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم آمد و جبرئیل با آنحضرت علیه الصلوة والسلام
نشسته بود پس جبرئیل ع گفت یا محمد آیا ملاحظه میکنی ابوبکر را که عباے پوشیده و آنرا از خار بر سینه بسته
رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرمود که آ جبرئیل ابوبکر جمله مال خود را قبل از فتح بر من نثار کرد
جبرئیل گفت که جناب صمدیت میفرماید که سلام ما بر او برسان و میفرماید که بگو از ابوبکر آیا تو درین فقر
از من راضی هستی یا ناراض چون ابوبکر صدیق این سخن شنید گفت آیا پروردگار من بر من ناخوش
گردیده حال آنکه من از پروردگار خود راضی ام و این کلمه را سه بار تکرار نمود و در کتب سیر منقول است
که ابوبکر صدیق در جاهلیت در میان قریش جاهی کبیر و مالی کثیر داشته و از روسای اهل مشاوره
القوم بود و در علم انساب و علم تعبیر خواب و علم عروض و قافیه ماهر بود و از آوان بعثت تا زمان وفات
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در سفر و حضر کمتر از وے علیه الصلوة والسلام تخلف نمود و اول کسیکه
در حضور پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم خطبه خواند و کفار را دعوت اسلام نمود و اول کسیکه او را خلیفه
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم میگفتند و اول کسیکه وصیت بخلافت کرد و اول امیریکه وی را بحج فرستادند
و اول مردیکه از احرار مسلمان شد و اول کسیکه تصدیق معراج نمود و اول کسیکه در اسلام بر مسند
خلافت نشست و اول کسیکه از قریش در زمان حیات پدر خود خلیفه گشت و اول کسیکه از این
امت مسجد را بنا کرد و اول کسیکه برای رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بذل نفس خود نمود و اول
کسیکه از این امت سر از خاک بردارد و اول کسیکه از این امت داخل بهشت شود سیدنا
ابوبکر صدیق است رضی الله عنه و جناب رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم صدیق اکبر را در صفت
رحمت و رافت تشبیه فرمود بملائکه کرام بمیکائیل علیه السلام و از پیغمبران بابراهیم علیه السلام
و ابن سعد از ابراهیم نخعی روایت کرده که ابوبکر را اواف می نامیدند بواسطه رافت و مهربانی

اللہ تعالے جلشانہ وعم نوالہ در جنت عدن طلوع فرمود و ارشاد کرد کہ قسم بعزت و جلال خود ست
کہ در تو داخل نخواہد شد مگر آنکس کہ دوست دارد این مولود را و مروی ست کہ سیدنا ابو بکر صدیق رض
در جاہلیت موسوم بعبد الکعبہ بود و نزد بعضے عبد رب الکعبہ نام داشت و رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
موسوم فرمود بعبد اللہ و قیل بالعتیق بسبب آزادی وی از النس و رخ و وجوہ و بکر نیز گفتہ اند و در
ازالۃ الخفا مسطور ست کہ زبیر بے نسابہ گفتہ است انما سمی ابو بکر عتیقا لانہ لم یکن فی نسبہ شی یعاب
بہ کذا فی الاستیعاب و نزد بعضے عبد اللہ نیز نام قدیم آنجناب ست و صواب آنست کہ این نام
و لقب ہر دو اسلامی ست و اتفاق کردہ است امت بر تسمیہ او بصدیق از جہت مبادرت او بتصدیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ملازمت وی رضی اللہ عنہ مر صدق را در جمیع احوال و در روایت
کردن است دار قطنی و حاکم از ابی یحیی کہ آحصا نے تو ام کرد کہ چند بار شنیدم علی مرتضی را کرم اللہ
وجہہ کہ میفرمود بر منبر کہ خدا تعالی بتسمیہ فرمود ابو بکر را بر زبان پیغمبر خود بصدیق چنانکہ در مدارج
مسطور ست و بعضے از اہل تحقق بر انند کہ آمعدن صدق و صفا و توفیق را بآن سبب صدیق خوانند
کہ ظاہر و باطن او بصدق و راستی مستقیم بود و الصدق من لم یتغیر باطنہ امرہ من ظاہرہ و قیل
الصدیق ہو الصادق قولا و فعلا و نیۃ و عقدا و بعضے عرفا گفتہ اند کہ صدیق کسی ست کہ بذل
کند کونین را در رویت حق تعالی مانند ابو بکر صدیق کہ چون رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
در تجہیز جیش عسرہ از وے پرسید کہ ما ابقیت لنفسک یعنی برائے نفس خود چہ گذاشتی در جواب
گفت اللہ و رسولہ و منقول ست کہ چون سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بدولت اسلام مستسعد گشت
چہل ہزار درم نقد داشت جملہ را در راہ خدا تعالی و رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف نمود
لاجرم زبان معجز بیان نبوی قدر قدرش را بلغت ما نفعنی مال احد قط مثل ما نفعنی مال ابی بکر مزین گردانید
و کام جانبش را بجرعہ ان من آمن الناس علی فی صحبتہ و ذات یدہ ابا بکر مہنے ساخت در روضۃ الاحباب
مذکور ست کہ جبرئیل علیہ السلام آمد و گفت از رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خداوند تعالی میگوید
کہ از صاحب خود یعنے ابو بکر بپرس کہ از ما راضی ہست یا نہ چون رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وزید بن ثابت می نوشتند واگر ازین چہار کس ہیچکس حاضر نبودی ہر کہ حاضر بودی از
کتابان وحی او نوشتی ودر مدارج مذکورست کہ دوام واستمرار این ترتیب محل سخن نیست
بلکہ زید بن ثابت وابی بن کعب غالب اند در نوشتن وحی گویا متعین بودند برای آن
ودر روضۃ الاحباب چہل تن را ذکر کردہ وخلفاے اربعہ را از ایشان شمردہ چون فضائل
ومناقب این حضرات لاتعد ولاتحصی در کتب حدیث مکتوب ومشہور اند بتحریر ش
کتابی جداگانہ ترتیب دادہ ام موسوم بفضایل الخلفا ودر این عجالہ امور ضروریہ مانند
اسماے شریف وتاریخ ولادت ووفات ومدت خلافت علی سبیل الاجمال نوشتہ
می شود سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ولادت باسعادت وی رضی اللہ عنہ
بقول روضۃ الاحباب بعد از واقعہ فیل بدو سال وچہار ماہ ونسب شریفش بانسب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلے آلہ وسلم در مرہ پیوندد وہو ابو بکر بن ابو قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن سعد
بن تیم بن مرہ وام مادر شریف وی امنہ الخیر بنت صخر بنت عم ابو قحافہ بودہ است چنانچہ در خلاصۃ الاخبار
منقول ست وجلال الدین سیوطی در تاریخ الخلفا افادہ می نماید کہ ولادت باسعادت سیدنا
ابو بکر صدیق بعد دو سال وچند ماہ از ولادت باسعادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود
وہر گاہیکہ ابو بکر صدیق انتقال فرمودہ عمرش شصت وسہ سال بود وبر وایت ابن کثیر
روزی چند زاید ازین بود وخلیفہ بن خیاط از یزید بن عاصم روایت میکند کہ فرمود رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابا بکر کہ من اکبرم یا تو پس صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تو از من اکبر ہستی ومن از تو من ہستم واین حدیث مرسل ست وغریب ومشہور خلافت این ست
وصحیح نمودہ ابن امرا از عباس بن عبد المطلب ومرویست کہ سیدنا ابو بکر مروی تمام بالا بود سرخ وسفید
وباریک اندام ونیک روے وتنک مو وبر روے مبارکش رکہاے نمود ونشانی بیرون آمدہ بود و
محاسن شریف را بحنا وسمیہ خضاب می فرمود در ریاض النضرہ مرویست کہ این عمر روایت میکند
کہ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ شبیکہ دران شب پیدا شد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرموده روانه ساخت آنجماعت ناعاقبت اندیش اینخبر شنیده متعقبه و متندم گشته بحضور اولاد ملا شهید
حاضر شده عفو جرایم خواستند از انجاکه در عفو لذتی ست که در انتقام نیست قلم عفو بر جرایم
جرایم شان کشیدند و از عتاب سلطانی خلاص دیانیدند ازان باز اولاد ملا شهید که چهار فرزند
رشید عالم باعمل مولوی محمد اسعد و مولوی محمد سعید و مولوی محمد نظام الدین و مولوی
محمد رضا قدس اسرارهم که برادران حقیقی بودند از قصبه سهالی هجرت کرده در شهر لکهنو آمده
بمکان فرنگی محل که از عطیات شاه اورنگ زیب عالمگیر ست طرح اقامت افگندند و تاحال
که سنه ۱۲۷۳ هجری ست نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن سکونت دارند خداوند کریم علم و فضل
ظاهری و باطنی عطا فرموده کثرت اولاد بخشید هریک از ایشان عالم نامور و فاضل متبحر گردیده
کوس علم و فضل خود در ربع مسکون زده خلقی کثیر و جمعی غفیر از هر شهر و بلاد بخدمت ایشان
شتافته اکتساب علم نموده عالم و فقیه گشت و علم و فضل تا اکنون در اولاد آنها باقیست و دیگر حالات اولاد امجاد ملا علاء الدین
مولوی رضی الدین محمود فتحپوری در رساله اغصان الانساب و جناب عمی و استاذی
و استاذ العلما فخر الفضلا مولوی ولی الله غفر الله له در رساله اغصان اربعه بشرح و بسط
تحریر فرموده اند فقیر حال مجمل قلمی ساخت والله اعلم **بلال** که خادم بارگاه و مقرب
گاه و بیگاه بود در وادی القری حراست آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نمود و در مواهب
لدنیه گفته که مغیره بن شعبه حارس آنحضرت بود صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم در روز
حدیبیه شمشیر کشیده بر سر مبارک ایستاده بود کذا فی المدارج والله اعلم وفضل

## بست و ششم در ذکر کتاب حضرت خاتم المرسلین علیه السلام

در مدارج النبوة مسطور ست که آنحضرت صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم را کاتبان بودند
که بعضے کاتبان وحی بودند و بعضی نامها بملوک و امرای نوشتند و بعضی اموال صدقات
و بعضی معاملات و شروط و جز آن و در روضة الاحباب آورده که مقرر چنین بود که عثمان
بن عفان و علی ابن ابی طالب وحی می نوشتند و اگر ایشان غایب بودندی ابی بن کعب

ملا علاء الدین جدا کہ در بشست نوزدہم حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری مے پیوندد در سنہ مفتصد
وبست وسہ خواہ بست وچہار ہجری معہ ملا مسعود برادر حقیقی خود بسمت ہندوستان بدہلی
تشریف آوردہ سکونت اختیار کرد دران ہنگام غازی الملک غیاث الدین تغلق بادشاہ در ہندوستان
فرمانروا بود با سلطان المشائخ نظام الدین اولیا رحمہ اللہ تعالی خلافے داشت و با نحوای قاضی
رکن الدین محضری بمقدمہ حرمت سماع وتکفیر جناب شان توشہ بمہور علما مزین ساختہ خواست کہ
ملا علاء الدین انصاری کہ تازہ وارد واز علمائے نامدار ولایت ست دستخط کند چونکہ ملا را در ولایت
سلطان المشائخ شکے و ریبے نبود از اتفاق رائے علما اختلاف فرمودہ مفرخود از دست بادشاہ وقاضی
ندیدہ مخفی گشتہ بعد رفع مناد وحصول اطمینان بخدمت سلطان المشائخ حاضر شدہ مبذول الطاف
بے پایان گشت بعد ازان ملا محمد علاء الدین از دہلی عزیمت دیار شرقیہ فرمودہ در سواد قصبہ سہالے کہ
دران زمان شہرے بود اباداں مسکن شرفا وبجا اقامت فرمود ودر ایام بیرانہ سالی باشتیاق ملاقات
برادر خود ملا مسعود کہ در قصبہ بانی بت سکونت داشت وہمراہ ملا علاء الدین از ولایت آمدہ بود رخت سفر
بر بست نوبت بملاقات برادران رسیدہ بود کہ در قصبہ شیخ پور بر ناوہ متعلقہ سہارنپور انتقال فرمود قبرش بغیر
بمونجا مشہور ومعروف ست اولاد امجادش بعد حمات پدر بزرگوار بہ سہالی سکونت پذیر ماندہ بدرس وتدریس
اشتغال داشتند تا آنکہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ اراضی وافر متعلقہ قصبہ سہالی برائے صرف مدرسہ
بنام نہاد ملا محمد حافظ کہ یکے از نبائر ملا علاء الدین مرحوم بود معاف ومرفوع القلم فرمودہ معافی مذکور
تا انقراض سلطنت شاہ عالم بادشاہ بحال ماندہ وہنوز نشان مدرسہ ملا قطب الدین شہید بطور یادگار باقی
است ودر زمان سلطنت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ شیوخ عثمانی وگدازادگان روضہ کاؤں کہ خود را
سادات روضہ گاؤں میگویند ودر اصل از نسل گدای مجہول الحال بودہ وخان زادگان قصبہ بیتی پور جدم
ملا قطب الدین را باغراض نفسانی و وسوسہ شیطانی در سنہ یکہزار ویکصد وچہار ہجری شہید ساختند و
خانہ را نقش زدہ تمامی اثاث البیت وکتب خانہ صد سالہ معہ تصنیفات ملا وشہید پاک بسوختند عالمگیر
بادشاہ بمجرد استماع خبر شہادت ملا قطب الدین افواج قاہرہ برائے قلع وقمع مفسدان وقاتلان مامور

پیر مومنان عثمان رض حاکم بصره و امیر خراسان گشته بود ابی منصور ست الانصاری بخراسان
مده سکونت و توطن اختیار ساخت تا پنج پشت یعنی تا ابو منصور بن جعفر در بلخ
خراسان بسر برد و بعد ازان ابو منصور که مروی متقی و از اولیای کبار ازمان بوده بعیت باشریف
مزه عقیلی که در بلخ قطب الوقت بود داشت و از اتفاقات وقت ابو منصور از شهر بلخ هجرت کرده
دار الخلافت هراة آمده سکونت گزیده بمناجات پرداخته جناب واهب العطایا پسری حاوی
علوم ظاهری و باطنی سالک مسالک طریقت و حقیقت شیخ الاسلام ابو اسمعیل خواجه عبد الله
انصاری الملقب به پیر هرات قدس سره در ماه شعبان سنه سه صد و نود و شش هجری
عنایت فرموده بعد از ولادت با سعادت شان ابو منصور والد ماجد ایشان یکچند دیگر در هرات
بسر برده بشوق و ولوله دیدار و زیارت پیر خود باز عزیمت بلخ نموده بخدمت پیر خود فایز شده
بقیه عمر در انجا گذرانیده در سنه سه صد و نود و هفت هجری داعی حق را لبیک اجابت گفته و خواجه
عبد الله انصاری که در بلای یتیمی اسیر گردیده بود بخانه ابو عاصم نامی بزرگی که از خاندان
جد فاسد جناب شان در هرات بود پرورش یافته و زوجه عاصم صبیه خود را حسب ارشاد
خضر ع در صغر سن باز دواج حضرت عبد الله انصاری بروی در آورد و دیگر حالات
کشف و کرامت خواجه عبد الله انصاری بشرح و بسط در نفحات الانس ملا عبد الرحمن جامی
قدس سره نقل کرده شیخ الاسلام و پیر هرات از القاب شریف اوست در سنه چهار صد و هشتاد
و نه هجری بجنت الماوی خرامیده قبرش در هرات زیارتگاه عالم ست بزار و تیرک و اولاد امجاد جناب
شان نسلا بعد نسل و بطنا بعد بطن با صد فضل و هنر و ارشاد با هزار اعزاز و اکرام در هرات بسر برده اند
تا اینکه فلک تفرقه انداز در سنه شش صد و نوزده هجری چنگیز خان کافر قتال عالم و در ظلم و ستم شهره آفاق
و ضرب المثل ست بر هرات مسلط گردانیده دست جور و جفایش بنسبت ساکنان هرات دراز گردیده چنانچه
در هفت روز نیک کرور و شش لک مسلمانان را شهید ساخته دران دار و گیر اولاد امجاد حضرت خواجه عبد الله انصاری
قدس سره از وطن مالوف هجرت کرده خدا داند که در کدام کدام شهر متفرق گشته طرح اقامت انداخته اند بعد ازین

فرستاد و ابی لیلی در قبیلہ بنی سلیم با نحضرت ملاقات نمودہ انمکتوب را از پردہ غیب برآورد
بحضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تسلیم نمود آنحضرت بعد ملاحظہ تبکرار فرمود مرحبا
بالاخ الصالح واللہ اعلم وصل چون نسب مؤلف این عجالہ منتہی بالوایوب انصاری می شد
مناسب دانست کہ ذکر اسلاف خود تا ابوایوب انصاری و سبب آمدن بزرگان خویش از مدینہ منورہ بجانب
ہندوستان درج رسالہ نماید باین طریق محمد احسان اللہ بن مولوی نعیم اللہ بن مولوی حبیب اللہ
بن مولوی محب اللہ بن قدوۃ العارفین مرشدنا و مولانا ملا عبد الحق بن ملا محمد سعید بن مولانا
قطب الدین الشہید السہالوی بن مولوی عبد الحلیم بن مولوی عبد الکریم بن شیخ الاسلام
مولوی احمد بن مولوی محمد حافظ الدین بن شیخ فضل اللہ بن شیخ محی الدین بن شرف الدین
عرف شیخ بدہ بن شیخ نظام الدین بن قطب العالم شیخ خواجہ علاء الدین الانصاری الہروی
بن خواجہ اسمعیل بن خواجہ اسحق بن خواجہ داؤد بن خواجہ عزیز الدین بن خواجہ جمال الدین بن
خواجہ دوست محمد بن خواجہ غیاث الدین بن پیر معز الدین بن پیر حبیب اللہ بن خواجہ پیر شمس الدین بن خواجہ
جلال الدین بن خواجہ پیر ظہیر الدین بن خواجہ سلطان محمد بن خواجہ نظام الدین بن خواجہ
شہاب الدین محمود بن خواجہ عوض بن ایوب بن جابر مقرب باری بن خواجہ ابو اسمعیل
عبد اللہ الانصاری بن ابی منصور محمد مست بلخی بن جعفر بن ابو سعاذ بن محمد بن احمد بن علی
بن جعفر من ابی منصور مست الانصاری تابعی بن ابوایوب انصاری من اصحاب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم المشہور لصاحب رحل رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم و سبب آمدن بزرگان
ما از مدینہ منورہ زاد اللہ شرفا ہندوستان ارباب تاریخ چنین تحریر کردہ اند کہ ہرگاہ کہ جناب
خلافتمآب سیدنا عمر بن الخطاب سعد بن ابی وقاص را بسرکردگی افواج مسلمین برای جہاد
عجم روانہ فرمود ابی منصور مست الانصاری بن ابوایوب انصاری زیر رایت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ عنہ عازم ملک عجم گشتہ و نزد بعضی مورخین در سنہ سی و ہفت ہجری در زمان خلافت
امیر مومنان عثمان بن عفان رض بمعیت احنف بن قیس کہ از طرف عبد اللہ بن عامر برادر خالہ زاد

ہجرت پیغمبر آخر الزمان ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ از اولاد اسمٰعیل علیہ السلام باشد تو در خیال خرابی
معاش و ازین سخن باز گردد تبع باستماع این کلمات از خیالی کہ بستہ بود باز آمد و با جماعہ از احبار
خود متوجہ یمن شد و باستماع اخبار اخیار استیناسی یافت محمد بن اسحاق مے آرد کہ تبع خانۂ
برائے نبی آخر الزمان بنا کرد و باو مے چہار صد از علمای توریت بودند کہ تبرک مرافقت وے گفتہ
عقد موافقت بر اقامت مدینہ با آرزوے ادراک سعادت صحبت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ببستند تبع برائے ہر یکے از ایشان خانہ بنا کردہ و جاریہ بخشید و اموال جزیلہ داد و
کتابے قوشت کہ در وے شہادت اسلام خود ثبت نمود و این کتاب را مختوم ساختہ بکلانترین
از جماعت تفویض نمود و وصیت کرد کہ اگر وے نبی آخر الزمان را دریابد این کتاب را
بخدمت او برساند و گرنہ با اولاد و اولاد خود بدہد و سرائے برائے خاتم الانبیا بنا نمودہ تا در وقت
قدوم میمنت لزوم نزول فرماید و تولیت این سرا بکسے از علما دادکہ ابو ایوب انصاری کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در وقت قدوم مدینہ مطہرہ در خانہ وے نزول فرمود از اولاد اوست
و از اہل مدینہ انہا نیکہ بنصرت و اعانت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گروندہ از اولاد انصار
بودہ اند گویند کہ آن کتاب تا زمان قدوم برکت لزوم آنحضرت در دست ابو ایوب بود و با نحضرت
رسانید و اللہ اعلم در تفسیر حسینی در سورہ دخان در تحت آیہ کریمہ آہم خیر ام قوم تبع الایہ مذکور
کہ تبع بسیار از شرق تا غرب عالم بگشت و حیرہ بنا کردہ و سمرقند نیز بقول اشہر او ساخت و
روایتی از ابن عباس رضی اللہ عنہ ہست کہ او پیغمبر بود و در حدیث آمدہ است کہ نمیدانم
کہ او پیغمبر بودہ یا غیر پیغمبر و از عایشہ رضہ منقول ست کہ دشنام ندہید تبع را کہ اسلام آوردہ است
و لہذا حق سبحانہ تعالیٰ قوم او را مذمت کردہ نہ او را گویند کہ چون نامش تبع را بو ایوب انصاری
رضی اللہ عنہ بموقف عرض رسانید حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سہ نوبت فرمودہ
کہ مرحبا بالاخ الصالح و در روایتے آنکہ ابو ایوب آن مکتوب را بمجرد استماع خبر قدوم آنحضرت
بجانب مدینہ منورہ زاد اللہ شرفا صحب ابی لیلی بخدمت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلمہ توحید علاقہ محبت و ائتلاف بالغ وجہ واوکد طرق ثبوت و رسوخ یافت چنانچہ بابہ کریمہ یا ایہا الذین
آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم الایہ ازان معنی خبر میدہد و تبدیل عداوت
اوس و خزرج بمحبت یکے از خواص زمان اعجاز نشان حضرت خاتم الانبیاست صلی اللہ علیہ
وسلم این ست کیفیت سکونت انصار دین دار الابرار بر وجہیکہ معروف و مشہور ست واللہ اعلم
در روایت نامہ نوشتن تبع متضمن اسلام خود و سپردن بشامول یہودے کہ بخدمت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رساند و اگر خود زمان ظہور نبی آخر الزمان ع نیامد اولاد خود را بطناً بعد بطن
وصیت کند و سیر دساز د کہ بخدمت آنسرور رساند چنانچہ ان نامہ بعد مرور ہزار و پنجاہ
و سہ سال تا بابو ایوب انصاری کہ از اولاد اش در پشت بست و یکم بود رسیدہ و ابو ایوب
حسب وصیت آن نامہ را بحضور رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام رسانید اکثر
ارباب سیر مانند صاحب تاریخ ہفت اقلیم و مصنف درج الدرر و در تفسیر حسینی و صاحب
روضۃ الصفا و عرب ہم در تصانیف خود ہا درج ساختہ اند و ابو ایوب انصاری را در اولاد و شامول
یہودی ذکر کردہ اند اما اہل تحقیق در مولفات و مصنفات خود ابو ایوب انصاری رضی را در اولاد
شامول یہودے ننوشتہ اند چنانچہ امام نووے علیہ الرحمہ در کتاب تہذیب الاسما
واللغات و صاحب النساب سمعانی و دیگر علماے کرام کہ ماہر النساب اند النسب ابو ایوب را
در کتب خود منہجیکہ درج رسالہ کردہ ام نوشتہ اند و شیخ محدث دہلوی در جذب القلوب افادہ
میفرمایند کہ از غرایب اخبار انکہ بعضے از مورخان آوردہ اند کہ چون تبع بہ تسخیر ممالک مشرقیہ
بر آمد و مرور او بمدینہ افتاد یکے از پسران خود را در بن مقام بخلافت نشاندہ متوجہ شام و عراق
شد و اہل مدینہ پسر او را بر سم دغا و بد عہدی کشتند تبع بقصد ایمقام پسر خود باز بر سر اہل مدینہ
آمدہ داد قبال داد و اسپ او در معرکہ حبک گشتہ شد سوگند خورد کہ تا این بلدہ را خراب نکند
قدم پیش تر ننہد بعضے از احبار یہود پیش آمدند و گفتند کہ این بلدہ محفوظ حفظ الٰہی ست ہیچکس
او را خراب نتواند کرد و ما در کتاب خود او صاف و نعوت او را خواندہ ایم و نام او طیبہ ست و وے

با طایفه دیگر از اولاد کهلان بن سبا بر آمدند و از عذاب عرق و هلاک سیل عرم نجات یافتند باقی همه
از سکنه اندمار عرق طوفان کفران گشتند و مانا که سبب نجات او و هر که با او بودان باشد که
چون وجود انصار حضرت سید مختار صلی الله علیه و آله و سلم از ایشان تقدیر یافته بود لاجرم
بحکم آن تنصروا الله ینصرکم حکمت بالغه الهی اقتضاے بقا و سلامت ایشان کرد بعد از آن که عمرو
بن عامر رو بدیار غربت نهاده صفت هر یکی از بلاد با اولاد خود در میان نهاده تا هر یکے موافق
خواهش و میل طبیعت خود اختیار بلدی از بلاد کرد و اکبر اولاد او ثعلبه بن عمرو که پدر اوس و
خزرج ست اختیار دیار حجاز نمود و چون اولاد او بسیار شد روے توجه بجانب یثرب
آورده در میان یهود که آن دیار در آن روزگار با امن و مستقر ایشان بود نزول نصرت
وصول فرمودند بعد مرور ایام ایشان را با یهود صورت تعامل و تحالف بهم در پیوست
و اوس و خزرج را نیز ثروتے و دولتی دست داد در آخر قریظه و نضیر که از قبایل یهود بودند
با ایشان رسم ستم ظریفی و غالب حریفی در میان آورده در مقام نهب و غصب اموال ایشان
شدند رابطه عهد و حلف که در میان بود از هم گسسته شد و ظلم و تعدی یهود بے بود با ایشان بغایتی
کشید که هیچکس از اوس و خزرج تاب جور و ستم یهود نیاورده روے تظلم بابو جبیله آورد که هم از قوم ایشان بود و در آوان تفرق
و انتشار روی بجانب دریا و شام آورده پاے بر سریر سلطنت آن مقام نهاده بود و ابو جبیله
لشکری عظیم بجانب مدینه آورده رسم انتقام و انتصار اوس و خزرج از قبایل یهود بجا آورد
تا بوجه استبداد و استقلال در عالیه و سافله مدینه متوطن گشتند و اموال و آطام و منازل
یهود در دست غلبه و اقتدار ایشان آمده از زحمت نزاع و جدال یهود فارغ البال گشته
با یکدیگر بمقتضے نسبت اخوت مدتی بطریق اتفاق و التیام میگذرانیدند تا هنگامیکه آخر بعلاقه
مشارکت و مناقشت خلافی در میان اوس و خزرج نیز در میان آمده تا ببر نزاع و جدال
مشتعل گشت تا صد و بست سال آتش جنگ و جدال ایشان کشته نشد تا آوان
ظهور دولت محمدی و استعلاے کلمه احمدی بسبب ادراک سعادت اسلام و اتفاق

بلخ باز آورده بدیار ایشان فرستاده و سدی را که در طول فرسنگ و در فرسنگ
بقول لقمان اکبر عادی و بروایتی سبا بن یشجب بر رهگذر سیول تمامه ولایت یمن
بسته بود در هم شکست بحدیکه آورده اند سنگی را که پنجاه مرد هم بر قوت قوت گردانیدن
او نداشتند بلخی ازان سد بر میکند و اولاد کهلان بن سبا اکابر روسای یمن بودند
ازمیان ایشان عمرو بن عامر ماء السماء رئیس تر و بزرگتر بود و بکثرت اموال
و اولاد بر همه فایق و سرآمده و زوجه او که طریفه حمیریه نام داشت کاهنه بود پیش
از وقوع واقعه نقب سد بعضی آثارات و علامات که معرفت آن مخصوص اهل
کهانت و عرافت باشد دریافته ازان حال خبر داده بود و عمرو بمقتضای اخبار
او عزیمت خروج ازین دیار مصمم گردانید لیکن چون برآمدن او ازمیان اقوام
بی سببی که معلوم ایشان گردد مستبعد و مستنکر بود حیله در این باب انگیخت
تا بهانه جلای وطن گردد یتیمی داشت که سالها در ظلال تربیت او پرورش یافته
بود باو در خلوت بطریق مواضعت گفت که چون روسای قبیله حاضر باشند
با من در سخن منازعت کنی و اگر از من نسبت بتو اهانتی رسد تو برابر آن زیاده از
حد اعتدال روی تا مرا در اختیار جلای وطن عذری صریح درمیان مردم
پیدا شود از برای توطیه و تمهید این خیال طرح ضیافتی درمیان افگنده روسای
قبیله را دعوت نمود و در اثنای مجاورت بمقتضای مواضعتیکه با آن یتیم داشت
سخن سخت گفت یتیم در برابر آن سخت تر ازان آورده و طپانچه بر روی وی زد عمرو از مجلس
برخواست و گفت دیگر مرا در این دیار مجال اقامت نماند آن یتیمیکه سالها پرورش او کردم
با من چنین درآمد دیگران خود چه کنند تمامه عروض و عقار که در ملک او بود بعرض بازار ابتیاع درآورد
و اهل قبیله بعلت عداوت و شماتت این را غنیمت شمرده همه اسباب او را در حال
بخریدند عمرو با سیزده پسر که همه اولاد طریفه حمیریه بودند با طایفه

روم ہمہ گاہ باران خواہند قبر او بشگافند بقدرت اللہ ورحال باران ببارد و این قاسم از
مالک ہمین روایت میکند کہ گفت رسیدہ است کہ روم استسحاب می کنند و استسقا
سازند بقبر ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیزار و متبرک بہ ارباب سیر قصہ سکونت اوس و خزرج
کہ قبائل انصار از اولاد ایشانند در بلد مدینہ طیبہ مختلف روایت کردہ اند آما در ین رسالہ
آنچہ محدث دہلوی در جذب القلوب افادہ نمودہ بران اکتفا کردہ شد نقل میکنند کہ قومی
از اولاد یعرب بن قحطان کہ بقول اکثر مورخان پسر شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح
علیہ السلام بود در ولایت یمن بارض سبا کہ وصف حال او در قرآن مجید مذکور و ببلدہ
طیبہ موسوم گشتہ روزگار باعیش و کامرانی میگذرانیدند و آزمارب کہ زمین ایشان
است تا زمین شام چنانچہ منطوق کلام معجز نظام ست مواضع و قریات مشتمل بر بساتین
و عمارات متصل رفتہ بحدیکہ مسافران این راہ را بتہیائی اسباب سفر و فکر زاد و تدبیر
منزل حاجت نبودے حتی کہ ضعفاے اندیار از خانہ بر می آمدند و سبد ہا بر سر
نہادہ و دستہا بر یسان ریسے در کار داشتہ از زیر درختان میگذشتند سیدہا بی احتیاج
چیدن میوہ ہا کہ از درختان فرو می افتاد پر میگشت چنین زمینے باین حالتیکہ شنیدی
بطول و عرض دو ماہ راہ آباوان و مردم اند بار ہمہ بر کلمہ واحدہ اتفاق داشتہ
در مقام امن و مستقر آن بودند از انجا کہ کافر نعمتے فناحق شناسی لازم حال آدمی زاد
افتادہ است قدر این نعمت ناشناختہ از خدا درخواستند کہ اباوانی و عمارت
ولایت ایشان کمتر شود تا بر کوب رواحل و مراکب قطع منازل و طی مراحل بکنند
و بحمل زاد و تہیاے سفر و اتفرج و تنعم بدہند قادر مختار جل جلالہ در اجابت
ایندعا تعجیل فرمودہ عاکر قہر و ابتلا را متوجہ بلاد ایشان ساختہ صورت
انتظام احوال معیشت ایشان را بدست تفرقہ دادہ لئن کفرتم ان
عذابی لشدید سیل عرم کہ بعضے مفسران آنرا بمطر شدید تفسیر کردہ و بعضے بسیل فنا

تمام داشت و استخلاف کرد او را علی مرتضی در وقت خروج خود بسوی عراق و ابن اسحق
گفته که ابو ایوب در جنگ جمل و صفین با علی مرتضی حاضر شده بود و صاحب مناقب و مفاخر و از
صحابی جلیله و جمیله رسول مقبول بود و مرویست که ابو ایوب با جده پیغامبر علیه السلام قرابتی
قریب داشت در تاریخ هفت اقلیم در ذیل ذکر مدینه منوره زاد الله شرفا مسطورست
که ابو ایوب انصاری از رؤسای آن بلده مقدسه بوده حضرت در سال اول از هجرت هفت
ماه بخانه وی بسر برده انصار از بزرگان و نیکان دیار بلکه از اخیار و ابرار جهان بوده از ایشان
نصرت و اعانت بسیار نسبت بحضرت رسالتماب بوقوع آمده و نیز مرویست که هاشم بن عبد
مناف سلمی بنت عمرو بن لبید نجاری را در نکاح خود آورده و عبد المطلب از بطن سلمی بوجود
آمده بنی نجار بنی اخوال عبد المطلب جد امجد سید عالم علیه السلام بوده اند و وفات یافت
ابو ایوب در قسطنطنیه از ارض روم در سنه خمسین و یا احدی و خمسین و یا ثنتین و خمسین
در زمان امارت معاویه بن ابی سفیان زیر رایت یزید و چون معاویه یزید را والی
و امیر لشکر در قسطنطنیه مقرر گردانیده ابو ایوب گفت چه شد ما را که بر ما جوانان امیر
گردانیده شدند و چون دران غزوه شهید شد یزید بن معاویه بعیادت او آمد
و گفت وصیت کن مرا ابو ایوب وصیت فرمود که چون بمیرم کفن دهید مرا بعده
حکم کن مردمان را که سوار شوند و در زمین عدو سیر کنند تا آنکه محل یابند دفن کنند
یزید بن معاویه وصیت او را بجا آورده و حکم کرد یزید مردمان را که بر قبر ابو ایوب
اسپان برانید تا اثری از قبر وی باقی نماند ظاهرا این امر از برای آن کرده باشد
تا نصاری دست دراز نکنند و نبش قبرش نسازند یا این امر از جمله خباثت
و شنایع اعمال او بوده باشد زیرا که عداوت سابقه با وی رضی الله عنه داشت و در
خلاصة السیر مسطورست که در غزای روم ابو ایوب شهید شد و در قسطنطنیه مدفون
گشت و یزید بن معاویه بنا بر عداوت اسپها بر قبرش براند تا آنرا محو کرد و اهل

یمامہ شہید شد ابو ایوب الانصاری الخزرجی البخاری المدنی وہو خالد بن زید
بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف بن عتم بن مالک بن البخار بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج کہ
بنی اخوال عبد المطلب بن ہاشم جد امجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود و خزرج بن حارثہ
بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن امرء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن الازد بن الہوث بن نبت بن ملک
بن زید بن کہلان بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان بن ہود النبی ع بن شالخ بن ارفخشد
بن سام بن نوح بن کمل بن متوشلخ بن ادریس بن نرد بن مہاائیل بن قینان بن انوش
بن شیث بن آدم علیہما السلام در تاریخ وفاء الوفا ے امام سمہودی منقول ست کہ ارباب
تاریخ را در نسب قحطان اختلاف ست اکثرے بر انند کہ او عامر بن شالخ بن ارفخشد بن
سام بن نوح علیہ السلام ست و بعضی بر انند کہ او از اولاد ہود ست و نزد بعضے او خود ہود ست
و بعضے گویند کہ برادر زادہ ہود بود روز بیر بن بکار گفتہ کہ قحطان از اولاد اسمعیل ست و ابن قحطان
بن ہمیسع بن تیم بن نبت بن قیذار بن اسمعیل علیہ السلام ست و نیز در تاریخ مذکور مسطور ست
کہ ام الانصار بقول کلبی قبیلہ بنت عمرو بن حنفیہ و نزد ابن جزم او نبت الارقم بن عمرو بن حنفیہ
بن عمرو مزیقیا و نزد بعضے بنت کاہل بن عذرہ از قضاعہ بودہ است و ارباب تحقیق قول
زبیر بن بکار را ترجیح دادہ میگویند کہ الانصار از اولاد اسمعیل علیہ السلام اند زیرا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ کہ الانصار لحمتہ من لحاتی و ابو ایوب رضی اللہ عنہ مناقب
و فضایل بسیار دارد و نزول فرمودن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد
از ہجرت بخانہ وے و اقامت نمودن آنحضرت در آنجا تا بنائے مسجد و مشہور ست ابو
ایوب بصاحب رحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ و اصحابہ وسلم و حاضر شد ابو ایوب
در عقبہ و بدر و احد و خندق و بیعۃ الرضوان و جمیع مشاہد فاضلہ با رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم و در ہیچ غزوہ تخلف نکرد و حسرا ست نمود ابو ایوب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را در شب عروسی صفیہ در غزوہ خیبر کہ از شر یہود خوف و ملاحظہ

ابن قتیبه و دارقطنی و غیرهما نقل کرده و وی رض قصیر غلیظ درشت اصابع آدم اقطش اشعر الجسد بود
و منقولست که در اوایل اسلام صحابه از مشرکان پنهان در مکه نماز میکردند ناگاه سعد در شعبی از شعاب
مکه در جماعت صحابه نماز میکرد مشرکان مسلمانان را عیب کردند و نوبت بقتال رسید سعد مر وی
را از مشرکان باستخوان کله شتر زد و سرش را شکست و این اول خونی بود که در اسلام ریخته شد و قصه
حراست سعد بن ابی وقاص جناب رسالت مآب را چنین نقل کرده اند که آنحضرت را شبی خواب نیامده و
بیدار بود فرمود کاشکی مردی صالح از اصحاب من مرا پاسبانی کند ناگاه آواز سلاح شنید فرمود کیست
سعد گفت منم یا رسول الله و برای حراست بایستاد آنحضرت او را دعا فرمود و وی از فتنه گوشه
گرفت و شریک نشد نقلست که هاشم بن عتبه که خال معاویه بود و با سعد بن ابی وقاص قرابت داشت
از جانب مادر گفت اینجا صد هزار شمشیر است که ترا باین امر احق میداند سعد گفت که من میخواهم یک شمشیر را که اگر بزنم
بوی و من را کارگر نیفتد و اگر بزنم کافر را کار کند و وفات یافت سعد رضی الله عنه در قصر خود که
در عقیق داشت و از مدینه بر مسافت ده میل واقع است مردمان بر گردنهای خود برداشته
بمدینه آوردند و در بقیع دفن کرده شد در سنه خمس و خمسین و قیل ثمان و خمسین و عمر
شریفش هفتاد و چند سال بود و بعضی هشتاد و دو سال گفته و بر آن قول که گفته اند که وی
خورد تر بود از پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم بیست سال می شاید که ثمان و ثمانین بلکه احدی و
تسعین کذا قیل والله اعلم کذا فی المدارج و اسامی اولاد شریف وی بروایت بحر الانساب محمد و ابراهیم
و اسحق و عبد الرحمن و دختران هیژده بودند والله اعلم عباد بن بشیر بفتح عین و تشدید
موحده و بشیر بکسره موحده و سکون شین معجمه انصاری اشهلی اسلام آورد بر دست مصعب
بن عمیر قبل از اسلام سعد بن معاذ و در جمله مشاهد حاضر شد و خدمت رسول خدا صلی الله علیه
و آله و سلم بسیار میکرد و حراست می نمود در شبهای خندق و در مواهب لدنیه مذکورست که
حراست میکرد پیغمبر خدا را عباد بن بشیر چون نازل شد آیه کریمه والله یعصمک من الناس
ترک کرد آنرا و از فضلای صحابه بود و صاحب مآثرست در دین و در عمر پنجاه و پنج سال روز

پایهای او بر زمین و هزار غلام داشت که خراج میدادند او را و تصدق میکرد جمله خراج را و در
خانه چیزی از آن خراج در نمی آورد و وی اول کسی ست که در راه خدا شمشیر کشید گفت رسول خدا ص
هر پیغمبر را حواریست و حواری من از امت من زبیر ست و در روایتی زبیر را با طلحه ضم فرموده گفت
لکل نبی حواری و انتما حواری و حواری رجل محب و مخلص را گویند چنانکه عیسی علیه السلام را حواری
بوده اند و شهید شد روز جمل سنه ست و ثلثین و بود و عمر وی رض شصت و چار سال و دفن کرده
شد بوادی السباع بعد از آن بصره نقل کرده شد رض و عن اصحاب رسول الله ص سعد بن ابی وقاص
و نام ابی وقاص مالک ست و وی یکی از عشره مبشره و آخر ایشان ست در موت و یکی از ستة شوری
و روایت کرده است از آنحضرت بسیار و وی اول کسی ست که تیر انداخت در راه خدا تعالی و امیر کسانیکه
فتح کردند عراق را و از جانب امیر المومنین عمر بن الخطاب والی کوفه شد و کوفه را بنا نمود و کوفه از
بلاد اسلامیه است که در زمان خلافت عمر رض بنا کرده شد و وی رض مشهور بمجاب الدعوات بود و این برکت
دعای آنحضرت ص بود که فرمود اللهم استجب سعدا اذا دعاک و اسلام آورد بعمر هفده سالگی یا نوزده
سالگی بر دست خلیفه پیغمبر ص صدیق اکبر و در جمله مشاهد حاضر شد و بر دست وی مداین و ممالک عجم
فتح گشت و بنیاد اکاسره منهدم گشت و مناقب و فضائل وی بسیار است ترمذی از جابر روایت
میکند که پیش آمد سعد بخدمت رسول خدا ص پس فرمود آنحضرت این خال من ست پس گو که بنماید مرا مردی را خال
خواندن آنحضرت سعد را باعتبار آنست که وی از اولاد عبد مناف بن زهره است و آمنه مادر شریف آنجناب
صلعم نیز از اولاد اوست و هنوز زهره اخوال آنحضرت بوده اند و نسب وی رض بانسب رسول خدا ص در کلاب
بن مره اتصال می یابد و منسوب میشود بزهره بن کلاب و او رض را قرشی زهری میگفتند و نیز نسب
وی بانسب عبد الرحمن بن عوف در زهره می پیوندد و از وی رض مرویست که میگفت که از رسول خدا ص
عرض کردم که من کدام کس ام یا رسول الله ص آنحضرت فرمود تو سعد بن ابی وقاص بن مالک بن وهب
بن عبد مناف بن زهره هستی هر کسیکه خلاف این گوید پس بر آن لعنت خداست چنانکه از ابن ضحاک در
ریاض النضرة نقل کرده و نام مادرش بروایت بحر الانساب حمیه بنت سفیان بن عبد الشمس بود چنانچه

و محمد بن مسلمه جناب رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم را روز احد حراست نمود و ناسه
سنه بست او سبع و اربعین و هو ابن سبع و سبعین و الله اعلم ذکوان بن عبد الله
بن قیس ابن رادر مواهب لدنیه ذکر نکرده و در روضة الاحباب مسطور است که محمد بن
مسلمه و ذکوان بن عبد الله بن قیس حارس آنحضرت بودند در احد اما سابقا در قصه احد
گفته که چهارده کس از اصحاب پیش آنحضرت باقی ماندند هفت از مهاجر و هفت از انصار و هر دو
فرقه را البشمرده و در آخر گفته که گوینده محمد بن مسلمه نیز از انجمله بود و ذکر ذکوان بن عبد الله بن قیس
اصلا نکرده و نیز در استیعاب و اصابه ذکوان بن عبد قیس گفته نه ذکوان بن عبد الله بن قیس
گفته و وی شهید غزوه احد است و در استیعاب گفته که حاضر شده عقبه اولی و ثانیه را بعد ازان
بیرون آمده از مدینه بسوی رسول خدا و بود با او در مکه و میگفتند او را مهاجری انصاری و شهد بدرا
و قبل احدا شهیدا و در هر دو کتب ذکر حراست وی نیست مگر آنکه ذکوان بن عبد الله بن قیس
که حارث بود آنحضرت را دیگر باشد و یافته نمیشود و الله اعلم کذا فی المدارج زبیر بن العوام
بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب الاسدی القرشی و نسب وی مانسب
شریف رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم در قصی الصاق می باید و مادر وی صفیه بنت عبد المطلب
عمه رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم و ام المومنین خدیجه کبری بنت خویلد عمه زبیر و اسما بنت
ابی بکر صدیق زوجه وی بود و کنیت وی ابو عبد الله است و اسلام آورد بر دست امیر المومنین
ابی بکر بن الصدیق در زمانیکه شانزده ساله بود و بعضی گویند بست و پنجساله بود و در اصابه
دوازده سال و بست سال نیز روایت کرده و هجرت کرد بجانب حبشه و حاضر شد بدرا
و مشاهد را که بعد از وی بوقوع آمد و با آنحضرت روز احد ثابت ماند و روز خندق رسول خدا را
حراست کرد و وی یکی از ان دو کس است که بشارت داد پیغمبر خدا ایشان را بهشت و یکی
از ان شش کس است که شوری گذاشت امیر المومنین عمر رضی الله عنه خلافت را در میان
ایشان و او رضی الله عنه دراز قامت خفیف اللحم اسمر کثیر الشعر بود چون سوار میشد خط میکشید

ست شاعر و حجاج بن یوسف ثقفی و عبد الحمید بن یحیی صاحب رسایل و عبد اللہ و قاسم
لسا بحی ہا نیز ہر یکے معلمی بے نمود تمام این بود و صناعت شرفائے قریش و اللہ اعلم و در تاریخ الخلفا
مرویست کہ حافظ الذہبی گفتہ کسانیکہ در زمان خود فرد بودند و نظیر خود نداشتند اسمای آنہا ذکر نمودہ
گفتہ کہ ابو بکر صدیق در علم نسب و عمر فاروق در تورہ با مر اللہ و عثمان بن عفان در حیا و علی در قضا و ابی
بن کعب در قراءۃ و زید بن ثابت در فرائض و ابو عبیدہ جراح در امانت و ابن عباس در علم تفسیر
و ابو ذر در صدق لہجہ و خالد بن ولید در شجاعت و حسن بصری در علم تدکیر و وہب بن منبہ در علم
قصص و ابن سیرین در علم تعبیر و نافع در علم قراءۃ و ابو حنیفہ در علم فقہ و ابن اسحٰق در علم مغازی
و مقاتل در علم تاویل و کلبی در علم قصص قرآن و خلیل در علم عروض و فضیل بن عیاض در عبادت
و سیبویہ در علم نحو و مالک در علم حدیث و شافعی در علم فقہ حدیث و ابو عبیدہ در علم غرائب
و علی بن المدینی در علم علل و یحیی ابن معین در علم رجال و ابو تمام در علم شعر و احمد بن حنبل در علم
سنہ و صاحب بخاری در علم نقد حدیث و جنید در علم تصوف و محمد بن نصر المروزی در علم
اختلاف و حیاتی در اعتزال و اشعری در کلام و محمد بن زکریا الرازی در علم طب و ابو معشر در علم
نجوم و ابراہیم کرمانی در علم تعبیر و ابن بیانہ در علم خطب و ابو الفرج اصبہانی در محاضرہ و ابو القاسم
الطبرانی در علم سیر صالحین و ابن حزم در ظاہر و ابو الحسن تکبری در کذب و حریری در مقامات و ابن مندہ
در علم تقرر ساعت سفر و متنبی در علم شعر و موصلی در علم غنا و صولی در باختن شطرنج و خطیب بغدادی
در سرعت قراءۃ و علی بن بلال در خط و عطار سلمی در خوف و قاضی الفاضل در علم انشاء و اصمعی
در علم تواریخ و اشعث در طبع و معبد در علم غنا و ابن سینا در علم فلسفہ و اللہ اعلم محمد بن مسلمہ
انصاری اشہلی کہ از فضلائے صحابہ بود و در جملہ مشاہد حاضر شد مگر در غزوہ تبوک کہ آنحضرت
او را در مدینہ گذاشتہ اول کسیکہ از صحابہ بمجد تسمیہ کردہ شد او بودہ است در جنگ صفین و جمل حاضر
نشد و از فتنہ بامر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گوشہ گرفت و در پسر و پوشش و خصلت
و اسلام او قدیم است کہ بر دست معقب بن عمیر آوردہ بود و او لادوی نیز اسلام آوردند

ایستاده بود تا هیچک از مشرکان بر سر وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرسند چنانکہ ابن السماک
در کتاب الموافقہ ذکر کردہ وعجب کہ در روضۃ الاحباب ذکر جناب صدیق در حراست نکرد
در معارج النبوۃ ذکر کردہ کہ عریش خانہ کہ در بوستان ہا از چوب و برگ سازند و در سایہ وے
اسایش نمایند و اکثر از برگ و چوب خرما سازند در نہایہ العریش کل ما یستظل بہ آمدہ است
و سعد بن معاذ با جمعی از انصار و زبیر ون عریش بودند و حراست و محافظت آنحضرت میکردند
و ابو بکر صدیق ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندرون عریش بود چنانکہ در روضۃ الاحباب
مسطور ست فایدہ جلیلہ در حیوۃ الحیوان منقول ست کہ توحیدے در کتاب بصایر القدماء و سرائر
الحکماء ذکر کردہ و صناعت و پیشہ ہر قوم بیان نمودہ و صناعت قریش بدین طریقہ نوشتہ کہ سیدنا
ابو بکر بن الصدیق پیشہ بزازی میکرد و سیدنا عثمان بن عفان و طلحہ و عبد الرحمن بن عوف نیز
ہمین پیشہ می نمودند و سیدنا عمر بن الخطاب دلالی میفرمود و میان بایع و مشتری و سعد بن
ابی وقاص را پیشہ راتیر گر بود و ولید بن مغیرہ حدادی میکرد و عقبہ بن ابی معیط پیشہ
خیاری داشتہ و ابو سفیان بن الحرب زیت و ادام میفروخت و عبد اللہ بن جذعان پیشہ
نحاسی کنیزکان میکرد یعنی در بازار کنیزکان را میفروخت و نضر بن حرب عواد بود یعنی
عود میساخت و مے نواخت آنرا و حکم بن عاص خضاب بود یعنی بزراحفی میکرد و چند کس دیگر نیز
این پیشہ می نمودند مانند جریث بن عمرو و ضحاک بن قیس فہری و ابن سیرین و عاص بن وایل
پیشہ بیطاری میکرد یعنی علاج شتران می نمود و عمرو بن عاص جزار بود و ہمین پیشہ امام ابو حنیفہ
بود و زبیر بن العوام پیشہ خیاطت می نمود و عثمان بن طلحہ کہ کلید خانہ کعبہ حسب سپردگے
جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزد خود داشت و قیس بن مخرمہ ابن عبد یغوث کس
نیز خیاطی مے نمودند و مالک بن دینار وراق بود و مہلب ابن ابی صفرہ باغبانی میفرمود
و قتیبہ بن مسلم کہ فتح بلاد عجم و ماوراء النہر کردہ بود پیشہ جمالی داشت و سفیان بن عیینہ
پیشہ معلمی داشتہ و چند کس دیگر نیز ابن پیشہ داشتند ضحاک بن مزاحم و عطا ابن ابی رباح

بہ حلیمہ سعدیہ میگویند و زیارت میکنند و اما اخوان و اخوات رضاعی آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم حمزہ عم آنسرور علیہ الصلوۃ و السلام ابو سلمہ بن عبد اللہ زوج ام
سلمہ مادر او بیرہ بنت عبد المطلب عمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بود شیر داد ایشان را
و آنحضرت علیہ الصلوۃ و السلام را ثویبہ جاریہ ابولہب بشیر مسروح بن ثویبہ پسر خود
بمفاوت چہار سال و ابو سفیان بن الحارث ابن عم رسول مقبول و نیز برادر رضاعی
آنحضرت ست شیر داد او را و آنحضرت را حلیمہ سعدیہ و جملہ اولاد حلیمہ سعدیہ اخوہ و اخوات
رضاعیہ آنحضرت بودہ اند و ام ایمن حبشیہ کہ نامش برکت ست حالش سابق گذشت
و بعد انتقال آمنہ مادر بزرگوار آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ام ایمن حضانت آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مے نمود چنانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در حق او فرمودی بعد امے و
تیما و بنت حلیمہ سعدیہ نیز حضانت آنحضرت با حلیمہ مادر خود میکرد و اللہ اعلم **فصل**
**بست و پنجم** در ذکر حارسان حضرت رسول انس و جان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علمائے
لغت گفتہ اند کہ حرس و حراست پاس داشتن ست و نگاہبانی کردن حارس پاسبان
در روضۃ الاحباب و خلاصۃ السیر ہشت کس را از حارسان آنسرور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
شمردہ اول ایشان **سعد معاذ انصاری** اشہلی اوسی از جملہ اصحاب و اکابر ایشان ست
اسلام آورد بمدینہ میان عقبہ اولی و ثانیہ نیز دست معیقت بن عمیر و خانہ ایشان اول خانہ
ایست از انصار کہ اسلام آوردہ شد و وے مقدم و متاع و شریف میان قوم خود بود و رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم او را السید الانصار تسمیہ فرمود و حاضر شد در غزوہ بدر و احد و با آنحضرت
در روز احد ثابت ماند و حراست نمود آنحضرت را در روز بدر و قتیکہ عریشی برائے آنحضرت
ساختہ بودند و آنحضرت در عریش بخواب رفت و سعد بن معاذ حراست آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم میکرد و تیری در اکحل او رسید و در خندق رسید و بعد از یکماہ وفات یافت **ابو بکر الصدیق**
نیز در روز بدر عریشی کہ برائے آنحضرت ساختہ بودند تیغ برہنہ آمیختہ بر سر مبارک آنحضرت

جملہ ارباب سیر ناقل اند کہ اول ثویبہ کنیز ابولہب مرضعہ بود و این ثویبہ آنست کہ چون
حضرت متولد شدند ببشارت بابولہب رسانید و ابولہب او را آزاد کرد و ثویبہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را شیر داد و مروی است کہ روز دوشنبہ عذاب از ابولہب برداشتہ
مے شود و اسلام ثویبہ مختلف فیہ است ابن مندہ او را در صحابیات شمردہ کذا فی روضۃ الاحباب
و در کتب تاریخ مسطور است پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکرام میفرمود ثویبہ را و از بہر
برائے وے وصلہ و کسوت بمکہ انعام میفرستاد و ثویبہ بعد تزویج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم باخدیجہ کبریٰ بخدمت شریف حاضر میشد و خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا اعزاز و اکرام وے
مے نمود و ثویبہ بعد فتح خیبر در سال ہفتم از ہجرت از یمنیان نقل کرد و چون خبر وفاتش
بحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسید آنحضرت تحزن و تاسف بسیار فرمودہ پرسید
کہ از قرابتہا آن او کسی ماندہ است تا ابواب حق گذاری مسدود نگردانم گفتند کسی نیست
و در روضۃ الاحباب مے آرد کہ آنحضرت چون در غزوہ فتح بمکہ تشریف آورد پرسید کہ از
خویشان وی کسی ہست ہیچکس را نیافتند و در روضۃ الصفا وفات ثویبہ در سال فتح
حنین نوشتہ واللہ اعلم دوم حلیمہ سعدیہ بنت ذویب و نام او ابوذویب از بنی
سعد بن بکر بود و حلیمہ سعدیہ شریف و کریم قوم خویش بود بعد ثویبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم را شیر داد و اہل تاریخ آوردہ اند کہ حلیمہ بعد از انکہ خدیجہ کبریٰ بشرف فراش
حضرت مشرف شد بمکہ آمد و با پسر و ملاقات نمود و از قحط بلاد خویش شکایت کرد و سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حال او را بخدیجہ کبریٰ بیان فرمود جناب خدیجہ کبریٰ چہل گوسفند
و یک شتر بحلیمہ بخشید و او بقبیلہ خویش باز گشت نمود و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہایت اعزاز و اکرام حلیمہ میفرمود و اسلام حلیمہ نیز مختلف فیہ ست و در روضۃ الاحباب
از بعضی متاخران فن سیر آوردہ کہ ابن حبان بصحیح حدیثے کردہ است کہ دال ست
بر اسلام وے و صاحب استیعاب او را از صحابیات شمردہ و در بقیع قبہ ایست خرد کہ آنرا

وظاہر آنست کہ مراد از معتدل القامہ بود و تواند کہ اعتدال در جمیع اعضا و اجزام او باشد
واللہ اعلم کذا فی المدارج و ولادت وے قبل از عام الفیل بسہ سال و اسن بود از آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدو سال یا سہ سال و وے رضی اللہ عنہ رئیس در قریش بود و بوے
مفوض بود عمارت مسجد الحرام و ظاہر آنست کہ تعمیر مسجد و خبر داری آن مراد باشد و منصب
سقایت مسجد حرام نیز بدست کفایت وے بود و سیدنا عباس رضؓ اصغر اعمام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بود و اسلام نہ آورد از اعمام آنحضرت مگر عباس و حمزہ چنانکہ سابقا گذشت
و گفتہ اند کہ عباس رضؓ اسلام خود را پوشیدہ میداشت و با مشرکان مکہ جبراً و قہراً از مکہ بیرون
آمد و در روز بدر مسلمان شد و چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بفتح مکہ بر آمد وے
رضی اللہ عنہ نیز از مکہ ہجرت کرد و در اثنای راہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملازمت
نمود و بعضے گفتہ اند کہ اسلام آورد عباس پیش از فتح خیبر و پنہان داشت اسلام خود را
و اظہار کرد اسلام خود را روز فتح مکہ و حاضر شد در حنین و طائف و تبوک و گویند کہ پیش
از بدر نیز مسلمان بود و در کتاب الفضایل آوردہ کہ ابو رافع چون بشارت داد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را باسلام عباس آنحضرت او را آزاد کرد ابو رافع را و بود آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ اعزاز و اکرام و تعظیم مے نمود عباس را بعد از اسلام و آنحضرت فرمود
او را کہ بود سخی ترین و مہربان ترین مردم بر مردم و فرمود کہ عباس عم من و صنف پدر من
است ہر کہ ایذا کند او را بتحقیق ایذا کرد مرا و مناقب و فضایل سیدنا عباس بسیار ست
و در کتب حدیث منقول ست و وفات یافت سیدنا عباس در خلافت امیر مومنان عثمان
بن عفان رضی اللہ عنہما پیش از مقتل وی بدو سال روز جمعہ دوازدہم یا چہاردہم
از رجب یا در رمضان سنہ سی و دو یا سی و سہ و عمر وی ہشتاد و دو سال یا ہشتاد و سہ سال
بود و سی و دو سال از ان در اسلام بسر فرمود و در بقیع دفن کردہ شد رضی اللہ عنہ

## فصل بست و چہارم در ذکر بعض مواضع و اخوان رضاعیہ جناب رسالتمآب صلعم

صفیه که مادر زبیر بن العوام ست مسلمان شده باتفاق و او را از جمله مهاجرات شمرده اند و در بقیع دفن کرده شد و اما اروی و عاتکه در اسلام اینها اختلاف ست و ابو جعفر عقیلی باسلام ایشان رفته و ایشان را در زمره صحابه شمار کرده و اما این اسحٰق گفته که مسلمان نشده مگر صفیه و الله اعلم و مناقب سیدنا حمزه و عباس رض بسیار ست اما حمزه کنیت او ابو عماره و سید الشهدا لقب اوست و اسلام آورد در سنه ثانیه از بعثت و نزد بعضے در سنه سادسه سته روز قبل از اسلام امیر المومنین عمر بن الخطاب رض و اول رایتیکه آنحضرت برای مسلمانان عقد فرموده رایت حمزه بود و اول سریه که بعث فرمود سریه وے بود و آنحضرت فرمود که بهترین اعمام من حمزه است و قصه شهادت حمزه و مثله شدن او در غزوه احد مشهور و معروف ست و قاتل سیدنا حمزه وحشی نام داشت که بعد شهادت سیدنا حمزه اسلام آورد و هند زوجه ابو سفیان جگر سیدنا حمزه بعد قتلش بجائید و ایفاے نذر خویش نمود و عمر شریفش روز شهادت پنجاه و نه سال بود و از رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم کلان بود بچهار سال و در بعض کتب دو سال گفته و دفن کرده شد حمزه و خواهرزاده او عبد الله بن جحش در قبر واحد چنانکه در مواهب لدنیه مسطور ست و بعضے از علما را عقیده آنکه خاتم الانبیا علیه الصلوٰة والسلام بر حمزه نماز گذارد و جنازه هر یک از شهدا را که مے آوردند بپهلوے حمزه نهاده باداے صلوة قیام مے نمود چنانچه هفتاد کرت بر حمزه نماز گذارده شد و قولی آنکه آنحضرت بر شهداے احد نماز نگذارد و مجتهدان ساقی ترجیح این قول نموده اند و باتفاق ارباب اخبار شهدا را بی آنکه بشویند و بهما بموضع دفن فرمودند و العلم عند الله اما عباس بن عبد المطلب کنیت او ابو الفضل ست بسبب فضل که اکبر اولاد اوست و بزرگتر از ابن عباس بود که نام او عبد الله است و نام مادر عباس نتیله بنت جناب بن کلب بود گویند که وے اول عربیه ایست که بیت الحرام را و بباو اصناف کسوت پوشانید و سیدنا عباس رض جمیل و طویل القامت و سلیم بود و گیسو داشت چنانکه آورده اند که قامتهاے مردم بدوش ابن عباس میرسید و ابن عباس بدوش عباس و عباس بدوش عبد المطلب و بعضے در وصف وے معتدل نیز نوشته اند

مے آرد کہ عبد المطلب را سیزدہ پسر و شش دختر بودند و بعضے میگویند کہ دہ پسر داشت و بعضی
یازدہ گفتہ اند و اما اعمام آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در مواہب اللدنیہ از ذخایر العقبی
فی مناقب ذوالقربی مے آرد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را دوازدہ عم بودند کہ پسران
عبد المطلب اند عبد اللہ کہ پدر بزرگوار آنحضرت ست حارث و ابوطالب اسم وے
عبد مناف ست و زبیر کنیت او ابو الحارث بود و حمزہ و ابولہب و اسم وی عبد العزی
است غیداق بفتح غین معجمہ و سکون تحتانیہ و مقوم بفتح قاف و واو مشددہ و ضرار
بکسر ضاد معجمہ عباس و قثم بضم قاف و فتح مثلہ و عبد الکعبہ و حجل بتقدیم جیم بمعنی شمشیر
سطبر و دارقطنی بتقدیم خا گفتہ بمعنی قید و خلخال و نام او را مغیرہ گفتہ اند و نزد بعضی پسران عبد المطلب
یازدہ بودہ اند و اسقاط کردہ اند مقوم را و بعضے برانند کہ مقوم و عبد الکعبہ یک بودہ اند و بعضے تعداد
پسران عبد المطلب دہ شمار کردہ اند و غیداق و حجل را اسقاط نمودہ اند و بعضے نہ گفتہ اند و قثم را اسقاط
کردہ اند کذا فی المدارج و کلام درین مقام بسیار ست واللہ اعلم اما عمات آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم دختران عبد المطلب ہفت اند ام حکیم و عبد اللہ والد آنحضرت و ابوطالب
و زبیر و عبد الکعبہ و بیضا و امیمہ و اروی و برہ و عاتکہ از یک مادر اند کہ نام او فاطمہ
بود بنت عمرو بن عابد بن عمران بن مخزوم و صفیہ و حمزہ و مقوم و حجل از یک بطن کہ نام والدہ
ایشان ہالہ بنت عبد مناف بن زہرہ است و عباس و ضرار و قثم از یکمادر کہ موسوم بنثیلہ بنون
و مثلثہ بر صیغہ تصغیر بنت جناب بن کلب بودہ و حارث و ابولہب اینہا برادر و خواہر اعیانی ندارند
مادر حارث صفیہ بنت جندب بضم جیم و فتح نون و سکون تحتانیہ و کسر دال و با در آخر و مادر ابولہب
لبنی بضم لام و تشدید موحدہ مفتوحہ بنت ہاجر بود و از اعمام آنحضرت ص جز حمزہ و عباس
مسلمان نشدہ اند و ابوطالب و ابولہب زمان اسلام را دریافتہ اند اما توفیق نیافتند و جمہور
علما برین رفتہ اند و صاحب جامع الاصول آوردہ کہ زعم اہل بیت آنست کہ ابوطالب مسلمان
از دنیا رفتہ واللہ اعلم بصحتہ کذا فی روضۃ الاحباب و المدارج و از عمات جناب رسالت پناہ

نام او ذکر نکرده اند تا در سماء الرجال یافته شود واللہ اعلم **ابا زنان** در روضة الاحباب
یازده آورده که خدمت رسول مقبول صلی اللہ علیه وآله وسلم میکردند **ام ایمن حبشیه**
نام او برکت ست والده اسامه بن زید چنانکه سابقا مذکور شد در فصل کنیزگان خوله جده حفص
چنانکه در مواهب لدنیه و روضة الاحباب ذکر کرده **سلمی ام رافع** زوجه ابو رافع مولی رسول اللہ
صلی اللہ علیه وآله وسلم صحابیه است و موالات آنحضرت و خادمه او ست صلی اللہ علیه وآله وسلم
**میمونه بنت سعد** مولاة و خادمه رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم **ام عیاش**
خادمه رسول مقبول صلی اللہ علیه وآله وسلم چنانکه سابقا گذشت **امة اللہ بنت زربیه**
بضم زای وسکون راو کسر موحده وتشدید مثناه تحتانی در آخر دیگر **صفیه** هر دو خادمه آنحضرت
صلی اللہ علیه وآله وسلم اند **خضره و زربیه ام علیه و ماریه ام الرباب** خادم النبی
صلی اللہ علیه وعلی آله واصحابه وسلم از سلمی ام رافع مرویست که گفت خدمت کردم
رسول خدا صلی اللہ علیه وآله وسلم را من وخضره ورضوی ومیمونه بنت سعد وآزاد کرد آنحضرت
همه ایشان را وظاهر آنست که این زربیه امة اللہ مذکوره است واللہ اعلم ماریه جده مثنی بن
صالح این نیز خادمه رسول ست صلی اللہ علیه وآله وسلم وذکر اینها سابق گذشت واینجا عده مذکور را
از مردان وزنان در خدام آنحضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم بقید قلم آورده اند ودر حقیقت
همه صحابه خادمان درگاه وحاضران گاه وبیگاه بوده اند رسول مقبول صلی اللہ علیه وآله وسلم
هر کس بر خدمتی که میخواست میفرمود ولیکن بعضے متعین بودند وخدمتها هم معین داشتند
چنانکه در مواهب لدنیه مذکور ست که سیدنا علی بن ابی طالب وزبیر بن العوام ومحمد بن مسلمه
وچند کسان دیگر از اصحاب بودند که گردون زدن کافران که از اعظم امور ست در دین اسلام
بایشان میفرمود و بلال گماشته نفقات بود و معقب دوسی خاتم شریف نگاه میداشت
وقیس بن عباده صاحب شرط وکوتوال معین بود رضوا اللہ اعلم **فصل بست وسوم**
در ذکر اسمای اعمام وعمات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیه وآله وسلم در روضة الاحباب

و بعضے بکسر زا و بیا گفته اند و بعضے بشدت راے استشهد بالیمامة و احوال اینها در کتب سیر نیافتم
بحر اسمای اینها کذا فی المدارج سالم در مدارج النبوة مسطور ست که سالم در صحابه متعدد اند یکی
سالم مولی ابی حذیفه که در خلافت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه یوم الیمامه شهید شد
دیگر سالم بن عبد اشجعی ست از اهل صفه دیگر سالم عدوی ست دیگر سالم مرویست از صحابه که
خدمت حجامت کرد آنحضرت را صلی الله علیه و آله وسلم دیگر سالم مولی رسول الله صلی الله علیه
و آله وسلم و سالم غیر این مذکورین هم هست و معلوم نمیشود که این سالم معدود در خدام
کیست و ظاهر همین می نماید که سالم مولی رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم باشد سابق
بن خاطب بموحده در استیعاب ابن عبد البر مذکور ست که سابق خادم پیغمبر صلی الله علیه
و آله وسلم بود سلمی در اسماے مردان ببدا نمی شود مگر سلمه باشد و سلمه بسیار اند کذا
فی المدارج ابو سلام سالم در کاشف مذکور ست که ابو سلام خادم النبی و مولی آنجناب ست
و در استیعاب مذکور ست که ابو سلام هاشمی خادم رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و مولی
او بود و در تهذیب مسطور ست که ذکر کرده است او را خلیفه در صحابه و نیز ابن عبد البر در استیعاب
گفته است که هر که ابو سلام را ابو سلامه گفته خطا کرده است و در روضة الاحباب گفته ابو سلام
سالم او را هم ذکرے یافته نمیشود والله اعلم کذا فی المدارج ابو عبید و ابو المسیح ایاد و سالف
این اسامی خدام در روضة الاحباب مسطور اند و در دیگر کتب که بر وقت تالیف موجود بود ذکر اینها
یافته نشد هند و اسما پسران حارثه در استیعاب مسطور ست که حارثه اسلمی هشت
پسر داشت و همه در بیعت الرضوان حاضر بودند هند و اسما و خراش و ذویب و سلمه و مالک
و عمران و حاضر نشد در هیچ مشهدی برادران از یک پدر سواے ایشان باین عدد و ملازمت
و خدمت میکردند آنحضرت را صلی الله علیه و آله وسلم از میان این برادران دو کس هند و اسما
والله اعلم جوانے از انصار قریب بسن انس چنانکه در روضة الاحباب مسطور ست
و در مدارج مذکور ست که یافتن اسم این جوان خالی از اشکال نیست

مهاجر مولی ام سلمه گفت خدمت کردم پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم را و شمار کرده می شود او از اهل مصر
نعیم بن ابی ربیعه بن کعب اسلمی از وے مرویست که گفت بودم من که خدمت میکردم رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم را ابو الحمراء مولاے آنحضرت و خادم آنجناب ست صلی الله علیه وآله
وسلم نامش بلال بن الحارث مشهورست بکنیت و نزول کرد حمص را و بعضی گفته آمد هلال ابن ظفر
نقل کرده است این را عیسی در تاریخ حمص کذا فی المدارج ابو السمح بفتح سین مهمله و سکون میم
و کسر حاء مهمله و قیل بفتحها و اسم وی ایاد است مولی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم و خادم
وے بود چنانکه در اصابه گفته و میگویند که وے کشته شد و معلوم نشد که چه شد این جمله کسان را
در خدام آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم صاحب مواهب لدنیه شمار کرده است بلال موذن
رضی الله عنه فضایل و مناقب او بسیارست و در دمشق وفات یافت در سنه عشرین و قیل سنه ثمان
و عشر وله بضع و ستون سنه و قیل سبعون و خدمت نفقات آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم حواله
او بود ذو مخمر بکسر میم و سکون معجمه و فتح میم ثانی و گویند ذو مخبر بموحده بجای میم خواهرزاده
نجاشی بود چنانکه در روضة الاحباب مسطورست و در استیعاب گفته که او برادرزاده نجاشی بود
بود و صاحب قاموس نیز برادرزاد نجاشی گفته و در کاشف نیز همچنین آورده و گفته که او را صحبت
است و نزول کرد بشام و وفات یافت بشام و در جامع الاصول ذو مخبر بکسر میم و سکون
الخاء المعجمه و فتح الباء الموحده ابن اخ النجاشی خادم النبی صلی الله علیه وآله وسلم و قیل ذو مخمر
بالمیم بدل الباء بعد فی الشامیین و صدیبیه انتهی پس معلوم شد که قول صاحب روضة الاحباب
خواهرزاده نجاشی از سهوست والله اعلم کذا فی المدارج بکیر بن شداخ یشی
نکیر بموحده بصیغه تصغیر و شداخ بشین معجمه و تشدید دال و خاء معجمه چنانکه در روضة الاحباب
مسطورست در اصابه گفته بکیر بن سداخ و گفته نکیر نیز میگویند و بود از جمله کسانیکه خدمت
میکردند پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم را شریک و اسعد بن مالک اسدی
و ثعلبه بن عبد الرحمن انصاری و جزء بن مالک بفتح جیم و سکون زاے و همزه

از اولادش صد و بیست کس حاضر شدند و دفن کردند و وے از صحابی جمیله و جلیله و صاحب
مفاخر و مناقب بوده است رضی الله عنه عبد الله بن مسعود که صاحب نعلین و مسواک
و متکا و عصای النسرور صلی الله علیه و آله وسلم بود بهر مجلس که جناب رسول مقبول صلی الله
علیه و آله وسلم تشریف فرما می شد ابن مسعود نعلین مبارک را از پاے شریف بیرون میکرد و در آستین
خود نگاه می داشت و چون میخواست نعلین در پاے وے علیه الصلوة والسلام میکرد و مناقب
و فضایل او رضی الله عنه بسیار ست و وفات یافت در مدینه و بعضے بکوفه گفته اند در سنه اثنین و
ثلثین یا ثلث و ثلثین و عمر شریفش شصت و نه سال بود ایمن بن ام ایمن صاحب مطهره
رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بود و شهید شد روز جنگ حنین ربیعه بن کعب اسلمی
که آب وضوے رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم را ترتیب میکرد و از اصحاب صفه بود و صحبت
قدیم داشت و ملازمت می نمود در سفر و حضر و توفی فی سنه ثلث و ستین والله اعلم عقبه بن عامر
که اشتر آنحضرت را در اسفار میکشید و وفات یافت در مصر در سنه ثمان و خمسین سعد مولے
امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی الله عنه و بعضی سعید گفته اند و سعد اصح و اشهر ست و او را
صحبت ست و بود وے که خدمت میکرد رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم را و آواز اهل بصره شمار
کرده مے شود اسلح بن شریک صاحب راحله رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بود
ابو ذر غفاری نام وے جندب بن جناده است از اعیان اصحاب و زهاد ایشان بود
و اسلام آورد بمکه رابعا و خامسا فی الاسلام و احادیث کثیره صحیحه در مناقب ابو ذر رضی الله عنه
در کتب حدیث مذکور ست و در زمان خلافت امیر المومنین عثمان بن عفان بربذه بفتح را و سکون
موحده و ذال معجمه که موضعی ست بر سه مرحله از مدینه سکونت کرد و در آنجا وفات یافت در سنه احدے
و ثلثین و قیل اثنین و ثلثین و در اصابه گفته و علیه الاکثر و نماز گذارد بر وے عبد الله بن مسعود
حین مراجعت از کوفه و گریه کرد بر وے گریه دراز و گفت اخی و خلیلی عاش وحده و مات وحده و
یبعث وحده طوبی له و بعد از دوازده روز ابن مسعود هم از آنجا انتقال نمود در مدینه والله اعلم

فی الاصابہ ابو صفیہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو البانہ فی الاصابہ ابو البانہ مولے
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و محمد ابن حبیب در کتاب خود آوردہ کہ نام او محرر بود و بلاذری
ذکر کردہ کہ از بتو قریضہ است و وے مکاتب بود و از آدائے بدل کتابت عاجز آمدہ و خرید نمود
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آزاد فرمود و ابن ابو البانہ سوائے آن ابو البانہ بن عبد المنذر
است کہ نام او رفاعہ است کہ خود در البیتوتہ مسمی بربستہ ابو لقیطہ فی الاصابہ ابو لقیطہ مولے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود بندہ حبشے یا نوبے و تا زمان عمر رضی زندہ ماند و صاحب استیعاب
گفتہ کہ ذکر کردہ اند بعضے از اہل سیر از موالی و من می شناسم او را و شیخ میگوید ذکر کردہ است
او را محمد حبیب در کتاب خود محرر و گفتہ است جعفر مستعقری کہ بود کہ میگرفت و بران در خلافت
عمر رضی اللہ عنہ کذا فی المدارج **ذکوان** نیز از موالی آنحضرت ست چنانکہ در استیعاب و اصابہ
ذکر کردہ اند **کرہ** بکسر کاف و فی بعض الروایۃ بفتحہا ہودہ بن علی یمامی او را پیشکش فرستادہ
بود و آنحضرت آزاد فرمود و اللہ اعلم و اہل سیر زیادہ از ین موالی آنحضرت شمردہ اند و را اینجا
اکتفا بخلاصہ روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ نمودہ عنان شبدیز قلم را باندکر خدام جناب خیر الانام
علیہ الصلوۃ والسلام معطوف گردانیدم **فصل** بست و دوم در بیان تعداد خدام جناب
سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام در روضۃ الاحباب مسطور ست در کتب سیر از خادمان خیر البشر
بست و ہفت مرد و یازدہ زن بنظر در آمدہ اشہر و الزم خادمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
از مردان **انس بن مالک** بن النضر الضاری خزرجی ست کنیت او ابو حمزہ بفتح حاء مہملہ
و سکون میم و زائے مدت دہ سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را خدمت کرد و در سفر و حضر
حاضر خدمت شریف ماندہ و در تمامی مشاہد حاضر بود و وے آخر صحابی ست کہ در بصرہ
وفات یافت در سنہ ثلث و تسعین باحدی یا اثنین و تسعین و عمرش از صد سال تجاوز کردہ
بود و بکصد و شش فرزند از صلب او بوجود آمدند ہفتاد ذکور و باقی اناث و وفات یافت در زمان
ولید بن عبد الملک بن مروان و غسل و اداد او را محمد بن سیرین کہ از موالی وے بود و بر جنازہ وے

علیه وآله وسلم قلعه طایف را محاصره فرمود این نفیع اسلام آورد و بشوق لقاے آنحضرت خود را
در چرخ چاه گرفته پایان انداخت و آنحضرت او را ابوبکره کنیت فرمود و باین کنیت مشهور شد
و بکره چرخ چاه را گویند و وے خود را مولی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم مے خواند و بمسلمانان
مے گفت که من برادر دینی شما ام و من مولی رسول خدا ام و اگر مرا نسبت به پدر من کنید پس من
نفیع بن مسروح ام و بود وے از فضلاے صحابه و خیار ایشان و نزول کرد به بصره و اولاد شد
او را در بصره و گوشه گرفت روز جمل و به هیچ جانب میل نکرد و قتال با هیچ فریق ننمود و وفات یافت
ابوبکره در بصره در سنه چهل و نه و نزد بعضی در سنه پنجاه و یک و یا پنجاه و دو و وصیت کرد که نماز کند
بر جنازه وے ابوهریره اسلمی رضی الله عنهما چنانکه در مدارج مذکور ست **هرمز ابو کیسان**
در اصابه گفته کیسان مولی النبی صلی الله علیه وآله وسلم و یقال له هرمز و فی الاستیعاب کیسان
مولی النبی ص و یقال اسمه هرمز و کنیت او ابا کیسان ست و اختلاف ست در اسم او بعضی گفته اند
کیسان و نزد بعضی مهران و بعضی گفته اند وکوان و طهمان والله اعلم **وردان** بفتح واو و سکون را فی الاصابه وردان
مولی النبی صلی الله علیه وآله وسلم ذکر کرده است ابونعیم در صحابه و اخراج کرده است از عکرمه
از ابن عباس گفت افتاد مولی نبی از شاخ خرما و مرد پس گفت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
بیگرید مردے را از زمین وے و بدهید او را میراث او را پس یافتند مردے را و دادند او را میراث
وے کذا فی المدارج **ابو اثیله** بمثله بر صیغه تصغیر و بی تصغیر نیز ذکر کرده است ابن خورے
در تنقیح و وصف کرده است او را بابن که مولی النبی علیه السلام و اینجا ابو اثیله دیگر ست که نام
او راشد ست و آورده اند که نام او در جاهلیت ظالم بود پس گفت رسول خدا او را انت
راشد و راشد دو کس اند راشد بن حفص بن عمر بن عبدالرحمن بن عوف و راشد بن عبد ربه سلمی
و در اصابه گفته که راشد بن عبد ربه را نام غوث بود آنحضرت او را راشد نام کرد و هر دو را کنیت
ابو اثیله که او را مولی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم گفته و نام ذکر نکرده اند و ذکر کرده شد
اینهمه در اصابه و در استیعاب این نام و این کنیت هیچ مذکور نیست کذا فی المدارج والله اعلم **ابو صفیه**

و از پسر او روایت آورده که گفت بود که نام پدر من ناهیه و بود مجوسی پس شنید ذکر رسول الله
علیه و آله وسلم و بعثت او و آمد بتجارت و قدوم او در مدینه را پس مسلمان شد و نام
کرد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم او را محمد پس رجوع کرد بدار خود مسلمان و بود گفته میشد او را
مولی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و بود منزل او در مرو و آورده است آنرا ابو موسی از طریق
حاکم و دیگر محمد بن عبد الرحمن ذکر کرده و گفت محمد بن عبد الرحمن مولی رسول الله صلی الله علیه
و آله وسلم ذکر کرده اند او را اسبطین و عیدان مروزی و ماوردی و رصحابه و وجه مولی گفتن ظاهر شد
مگر آنکه مجوسی بود و در بدو افتاده باشد پس آنحضرت آزاد کرده باشد و الله اعلم چنانکه در مدارج النبوة
مسطور است نافع در استیعاب از ابو سایت منقول است که نافع مولی رسول الله صلی الله علیه و آله
وسلم بود نبیه بنون و موحده بر صیغه تصغیر و بعضی بروزن عظیمه گفته اند و در استیعاب مذکور
است که من او را نمی شناسم زیاده براین که بعضی از ایشان ذکر کرده اند او را در موالی حضرت
رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم و گفته اند که آنحضرت خرید فرمود او را و آزاد کرد و در اصابه
از صاحب الجوهر نقل کرده که گفت وی از مولدین سراة بوده نهیک بنون و باء بر وزن شریک
در اصابه نهیک بن الاسود مولی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم در حدیث عایشه صدیقه آمده
که گفت چون بیهوش شد آنحضرت در مرض الموت و ابو بکر صدیق با مردم در نماز ایستاد پس نهیک آمد
آمد و خواست که بیرون آید بسوی مسجد غلام سیاهی او را گرفت که ما را بود از کلام اصابه مفهوم
می شود که مراد بآن بنده سیاه همین نهیک بن الاسود است و الله اعلم کذا فی المدارج نفیع بنون
و فا بصیغه تصغیر ابو بکره بفتح باء و سکون کاف در آخر یا آسم وی نفیع بن الحارث بن کلده بفتحات
و دال مهمله ثقفی و نزد بعضی نفیع بن مسروح بفتح میم و سکون سین مهمله و ضم راء و حاء مهمله و بعضی
گفته اند که اسم او مسروح بن کلده و بعضی گفته غلام حارث بن کلده ثقفی بود و پسر خوانده او
و مادر ابن بکره سمیه امه حارث بود و وی مادر زیاد بن ابی سفیان بود که زنا کرده بود بوی
در ایام جاهلیت و غالب آمد بروی کنیت او در وجه کنیه او گفته اند که وقتیکه آنحضرت صلی الله

عمر داشت و نزد اکثر دویست و پنجاه سال و بعضے گفته که عیسی علیه السلام را دریافته بود و الله اعلم
و وفاتش در سن سی و پنجسال یا سی و شش سال از هجرت در آخر زمان امیر مومنان عثمان بن
عفان رضی الله عنه و بعضے گویند در عهد خلافت امیر المومنین عمر رضی الله عنه والاول اصح و سلمان
صاحب مفاخر و مناقب و از اجله اصحاب رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم ست و رسول خدا فرمود
سلمان منا من اهل البیت و الصاق قال علیه الصلوة و السلام السباق اربعة انا سابق العرب و سلمان
سابق الفرس و بلال سابق الحبسه و صهیب سابق الروم رضی الله عنهم و یکے از السنت که جنت
مشتاق با ایشان ست علی و عمار و سلمان رضی الله عنهم شمعون در معارج النبوة از استیعاب
نقل کرده که شمعون بن زید بن حافه القرظی از بنی قریظه ابو ریحانه حلیف الانصاری و بعضے گفته اند
مولی رسول خدا و گویند که وے والد ریحانه است سه به رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم و مشهور
بکنیت ست و بود وے رضی از فضلاے زهاد و در تهذیب آورد که شمعون بعضی بعین معجمه نیز گفته اند
و در اصابه گفته شمعون بمعجمتین و مهملتین نیز و بمعجمه و مهمله نیز و ابو ریحانه مشهور بکنیت الا زدی و
بعضی الانصاری گفته و بعضے قریشی نیز گفته اند و ابن عساکر گفته الاول اصح غیلان بفتح المعجمه
و سکون التحتانیه و در اصابه مذکور ست که غیلان مولی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم
ذکر کرده است او را ابن السکن و فضاله بفتح فا مولی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم از اهل
یمن بود جعفر مستغفری نقل کرده که وے نزول کرد شام را و ابو بکر بن محمد بن حزم ذکر کرده
است او را در موالی آنحضرت و ذکر کرده است محمد بن سعد از واقدی و گفت نزول کرد شام را
همین قدر معلوم ست از احوال وے چنانکه در معارج النبوة مسطور ست کریب بصیغة تصغیر
در اصابه گفته کریب مولی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم بود محمد بن عبد الرحمن و محمد
دیگر و گویند که نام او ناهیه بود و پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم نام او را تغییر داد و بحسمد و
در استیعاب و اصابه محمد بسیار ذکر کرده منسوب و یکی غیر منسوب نیز ذکر کرده و او را گفته مولی رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم و ذکر کرده است حاکم در تاریخ نیشاپور وی کسانیکه قدوم آورده خراسان را

وآزاد کرد و بود دم من باوے تا چہل سال و گفت سلمی بود نصرکہ میگفت آمد بر وے یعنی حاتم صد
شصت و پنج سال شیخ میگوید کہ برغم وے باشد کہ حاتم کہ زندگانی کردہ نار اس مائتین و این محال
است این حکایت خالی از غرابت نیست و مضمونش ہم ظاہر ست چنانکہ در مدارج النبوۃ از اصابہ
نقل کردہ واللہ اعلم بدر بر لفظ ماہ تمام ابو عبد اللہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہمین قدر در مدارج النبوۃ مسطور ست زر بفتح در استیعاب رویفع مولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لا اعلم لہ روایۃ زید بن بولا بفتح با بر وزن سکرے ظاہر عبارت روضۃ الاحباب
آنست کہ این زید بن بولا غیر زید جد ہلال بن یسار ست و از کتب اسماء الرجال معلوم مے شود
کہ زید جد ہلال بن یسار ست و در اصابہ گفتہ زید بن لولا بفتح موحدہ مولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بود و پدر او را آنحضرت در بند در غزوۂ پس آزاد کرد او را آنحضرت مثل عارنہ
چنانکہ در مدارج النبوۃ مسطور ست سعید بن زید در اصابہ آوردہ کہ سعید مولی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قیل اسمہ مہران و قیل طہمان و قیل احمر و قیل یاح تا لبست و یک
قول در نام وے ذکر کردہ اند و گفتہ اصل وے فارس ست پس خرید او را و آزاد کرد ام سلمہ
و شرط کرد کہ در خدمت آنحضرت باشد کذا فی المدارج سعد بن کندہ در مدارج مسطور ست
کہ از وے ذکرے نیافتم جز آنکہ در استیعاب سعد آوردہ بے نسب و گفت کہ سعد مولے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سلمان فارسی مولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم از نجبائے صحابہ و افراد عیاد اللہ ست اگر از سلمان می پرسیدند کہ پدر تو کیست
و نسب تو چیست میگفت مرا نسب نیست من اسلام و پدر من اسلام و انا سلمان بن الاسلام اصل
سلمان از فارس رامہرمز ست و بعضے گفتہ اند از اصفہان و وے از قومی بود کہ پرستش
اسپان ابلق مے نمودند و سلمان در طلب و تلاش دین حق بر آمدہ و عمر ہا بر گشت تا مشاہدہ
جمال سید المرسلین نمود و مسلمان شد و در جایہائے متعددہ فروختہ شد تا آخر بدست یہودی
مدینہ افتاد و آنحضرت او را خریدہ فرمود و آزاد نمود و در عمر وے اقوال ست بقولی سہ صد و شصت سال

غریب نام او احمر بامره بود و در استیعاب گفته که ابو عسیب مولی رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم ست
و او را صحبت ست و روایت ست و قاسم بن حمزه گفت دیدم ابو عسیب خادم رسول خدا صلی الله
صلی و آله وسلم را که خضاب میکرد سر و ریش خود را و میگویند که اسم ابو عسیب احمر ست و در اصابه گفته
که ابو عسیب مولی رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بکنیت مشهور ست و اسم او احمر ست والله اعلم ابو عبید مولی
رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم در اصابه گفته که ابو عبید مولی رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم در زمره کسانی
است که نامهای ایشان شناخته نشده است والله اعلم اسلم بن عبید اسلم اسم ابی رافع مولی
رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم ست با اختلافیکه در نام اوست و اصح و اشهر آنست که نام او اسلم ست
و در روضة الاحباب اسلم بن عبید گفته و در مدارج النبوة در تحقیق اسلم بن عبید و ابی رافع اختلاف بسیار
نقل کرده است افلح در استیعاب گفته افلح مولی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم مذکور فی موالیه
انجسه بضم همزه و سکون نون بفتح جیم و سین مهمله غلام سیاه بود که حدی میگفت شتران رسول خدا صلی الله
علیه و آله وسلم بغایت خوش آواز بود و از انس بن مالک رض مروی ست که بود براء بن مالک که حدی میکرد
برای مردان و انجسه حدی میکرد برای زنان و در استیعاب گفته که انجسه غلام سیاه بود میراند و میکشید شتران
سواری نساء مطهرات را در سال حجة الوداع و حدی میگفت و بود حسن الحداء و شتران تیز می شدند در حرکت
بحداء وی در اصابه آورده که واقع شده است در حدیث واثله بن الاسقع که انجسه از مخنثان بود در عهد رسول خدا
و لعنت کرده است وی صلی الله علیه و آله وسلم مخنثان را و گفته که بیرون کنید ایشان را از خانهای خود
پس بیرون آورد علی کرم الله وجهه انجسه را و بیرون آورد عمر رضی الله عنه فلان را این ست خلاصه
مدارج النبوة والله اعلم باذام بباء موحده و ذال معجمه بلفظ میوه مشهور در اصابه گفته باذام مولی
النبی صلی الله علیه و آله وسلم ذکر کرده است بغوی در موالی نبی علیه السلام و تبعیت کرده است او را
ابن عساکر حاتم ذکر وی در کتب تافته نشده در اصابه گفته است حاتم غیر منسوب دروغ بافته اند
آنرا کذابان و روایت کرده است ابو اسحق اسلمی و ابو موسی که وی شنید نضر بن سفیان بن نضر را
که میگفت شنیدم حاتم را که میگفت خرید مرا رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم به هژده دینار

نشسته بود آنحضرت در غزوه بنی ثعلبه بر وی گذر فرموده و او را آزاد نمود و در بعضی کتب
اسماء الرجال بلال بموحده بجای هلال واقع شده والله اعلم عبید بن عبد الغفار مولی آنحضرت ص
بود و او را عبد الله بن عبد الغفار نیز گفته اند و بلاذری گفته که رسولخدا ص را مولی بود که او را عبید میگفتند
سفینه بروزن سکینه ابو عبد الرحمن مولی رسولخدا ص بود و بعضی گفته اند مولی ام المومنین بود و آزاد
نمود او را باین شرط که خدمت آنحضرت ص کند و سفینه لقب اوست و در اسم او اختلاف ست مهران یا طهمان
یا رومان بضم را یا کیسان یا مروح از مولدین اعراب ست و بعضی از ابنای فارس گفته اند و سبب تلقیب
او بسفینه آنست که در سفری همراه آنجناب ص بود و هر که از قوم بپرداشتن بار عاجز می آمد بار خود را بر پشت
او می نهاد چنانچه بار وی بسیار شد پس آنحضرت او را بسفینه تشبیه فرمود و این لقب بر وی باقی ماند و چون
از نام وی استفسار میکردند میگفت که نام من همانست که آنحضرت بر من نهاد و نمیخواهم که سوای آن
نام من باشد والله اعلم بالور قبطی بموحده مضمومه و سکون واو در آخر را مهمله و این آن خصی ست
که ابن عم ماریه قبطیه ام ولد رسول مقبول ص است مقوقس او را همراه ماریه اهدا کرده بود و بابور را بها بدل
میم و بغیر را ها بو نیز خوانند واقد یا ابو واقد در اصابه مسطور ست که ابو واقد مولی رسولخدا
بود و در استیعاب واقد آورده بی لفظ کنیت هشام در استیعاب مسطور ست که هشام
مولی رسولخدا صلی الله علیه و آله و سلم ابو ضمیره بضم ضاد معجمه و فتح میم و سکون یا سعد نام داشت
و نزد بعضی نام او روح بفتح را ابن سندر بفتح سین و سکون نون و فتح دال مهمله یا روح
ابن شیرزاد ضمیری و در استیعاب می آرد که ابو ضمیره مولی آنحضرت بود از فی که خدا تعالی بر آن
حضرت کرده بود و بعضی گفته اند که اسم وی ابی ضمیره حمیری ست و ابو حاتم سعید حمیری نیز گفته اند و الاول اصح و آزاد
کرد او را رسول خدا و برای وی کتابی نوشته بود که او وصیت کرده بود که این کتاب در دست اولاد
اوست و در اصابه مسطور ست که ابو ضمیر حمیری والد ضمیره بود و گفته اند که این ابی ضمیره غیر ابی ضمیره
مولی سیدنا علی کرم الله وجهه است والله اعلم جنین بنونین و ابو عبد الله مولی ابن عباس ست و آنحضرت
را خدمت میکرد و رسولخدا ص او را بعباس عم خویش بخشید والله اعلم ابو عسیب بعین و سین مهملتین بروزن غریب

آنحضرت با ایشان مانند ایشان که بالیسار کرده بودند فرمود رضی الله عنه کذا فی المدارج **ابو رافع**
**اسلم** مولی آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم ونام او اسلم یا ثابت یا یزید یا ابراهیم یا هرمز
بود وجزم کرده است بخاری بانیکه اسلم نام داشت ومشهور بکنیت ست والله اعلم **ابو موتهنه**
بضم میم وفتح واو وسکون تا وکسر ها مولی رسول خدا ص بود از مولدین مرینه رسول خدا ص
او را خرید فرموده ازاد کرده در استیعاب همین قدر ذکر کرده ودر اصابه منقول است
که ابو موتهیه او را ابو موهوب میگویند واین قول مختار واقدی ست مولی رسولخدا صلی الله
علیه وآله وسلم که بود از مولدین مرینه ودر غزوه مریسیع حاضر شده بود واز زمره کسانی بوده
است که جمل عائشه صدیقه را میکشیدند والله اعلم **ابو البهی** رافع نام در اصابه منقول
است که رافع مولی نبی صلی الله علیه وآله وسلم بود وکنیت او ابو البهی بفتح بای موحده
وکسر های خفیفه بود **مدعم** بکسر میم وسکون دال وفتح عین مهمله غلام سیاه بود که
رفاعه بن زید بن وهب جذامی بخدمت رسولخدا صلی الله علیه وآله وسلم اهدا کرده بود
واختلاف ست در ان که ایا ازاد کرد رسول خدا او را یا بنده مرد بعضی گفته اند بنده سیاه
غیر مدعم بود ومقتول شد بخیبر والله اعلم **رفاعه** بکسر را بن زید جذامی بضم جیم منسوب
است بجذام ابو قبیله انچه از کتب معلوم میشود انیست که رفاعه مردیست که مدعم را بخدمت
آنحضرت فرستاده چنانکه گذشت واما آنکه مولی آنحضرت ست ظاهر نمیگردد و
صاحب استیعاب رفاعه بن زید بن وهب جذامی را در صحابه ذکر کرده وگفته که قدوم
آورد نزد آنحضرت در صلح حدیبیه در جماعه از قوم خود واسلام آورد ورسولخدا برای او
لوا عقد فرمود واهدا نمود وی بآنحضرت غلام سیاه مدعم نام کذا فی المدارج والله اعلم
**زید** جد هلال بن یسار است در استیعاب گفته زید مولی رسولخدا ص بود وروایت کرد حدیث
در استغفار ودر اصابه گفته زید مولی رسول خدا صلی الله علیه وسلم بود ووی زید بن بولا
بالموحده وابو موسی ذکر نموده که اسم پدر زید بولا است بموحده وابن شاهین گفته که زید در بند

ابو عبد الرحمن و اول اصح است از سراة است که موضعی است میان مکه و یمن و بعضی گفته اند
که از حمیر است و در قید آورده بودند پس رسولخدا صلی الله علیه و آله و سلم او را خریده و آزاد کرده
همیشه در سفر و حضر در خدمت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بود تا از دنیا عالم رفت و بعد از رسولخدا
بشام رفت و از آنجا در رمله آمد بعد ازان بحمص رفته و در انجا سرائی بنا نموده و فاتش در سنه پنجاه
و چهار هجرت بود ابو کبشه مولی رسولخدا بود و در جمله مشاهد حاضر شد ابن هشام گفته که وی از
فارس است و غیر وی گفته که از مولدین مکه بود و نزد بعضی از مولدین ارض روس است و او را رسول خدا
صلعم خریده نموده و از او فرموده و اسم وی سلیم است و نزد ابن حسان اوس و نزد بعضی سلیم و روزیکه
امیر المومنین عمر رض خلیفه شد همانروز وی وفات یافت در سنه بسبب و سه از هجرت انسه
بالنهره و النون و السین المهمله مفتوحات مولی رسول مقبول صلے الله علیه و آله و سلم بود
و بعضی الو انسه گفته اند و ابو مسروح و ابو سرح نیز گفته اند و معقیب ابن زبیری گفته که کنیت انسه
ابو سرح است و او از ولد سراة بود و واقدی گفته که انسه در غزوه احد حاضر شده و بعد
رسول خدا صلے الله علیه و آله و سلم زنده مانده بعضے گفته اند که آنه در زمان خلافت امیر المومنین
ابو بکر صدیق وفات یافت و مروست که بود دانسته که اذن میکرد برای پیغمبر یعنی مردم که می آمدند
و استیذان می نمودند حضرت میفرمود او را که اذن کند و الله اعلم چنانکه در اصابه مذکور است صالح
که ملقب بشفران است مولی آنحضرت بود که عبد الرحمن بن عوف برسم هدیه داده بود و نزد بعضے
آنحضرت او را خریده و آزاد کرده بود بعد غزوه بدر و بعضی گفته اند که در میراث بدر با آنحضرت بانام ایمن
رسیده بود ذکره النبوی رباح مولی رسولخدا صلی الله علیه و آله و سلم و غلام سیاه رنگ بود
و استهدان میکرد بر حضرت و او را مقرر فرموده بود رسول خدا صلے الله علیه و علی آله و سلم
بجای یسار بعد قتل یسار که عرینین کردند و بود رباح که قیام مے نمود بر نفاح آنحضرت و گاه
اذان هم میگفت برای آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم کذا فی المدارج یسار کشته شد در میان اعراب
که ایشان را عرنیان گفتند و این اشقیا هر دو دست و پای یسار قطع کرده بودند و خارها در زبان خالیده بودند

بعمرو بن سبا بن یشجب بن قحطان و ابو اسامه صاحب رسول خدا و مولی وی صلی الله علیه و آله وسلم
از سابقین اولین ست و مادر وی سعد بنت ثعلبیه از بنی معن بن طی بوده است و ابو اسامه تیمی
هفت هشت ساله بود حکیم بن خزام بن خویلد برای خدیجه خاتون عمه خود بچهار صد درهم خریده بود و
خدیجه خاتون زید را برسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم هبه نمود و آنحضرت او را پسر خوانده خود گردانید
چنانچه زید بن محمد خوانده می شد تا انزمانیکه آیه کریمه نازل شد ادعوهم لابائهم هو اقسط عند الله بعد نزول
این آیه کریمه زید بن حارث میگفتند و وی اول کسی است که اسلام آورد از ذکور در قولی آنحضرت
نکاح کرد زید را با ام ایمن که مولاة وی صلی الله بود و اسامه از ایشان بوجود آمده و اولا زید را بازینب بنت
جحش تزویج کرده بود چون زید زینب را طلاق داد آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم با ام ایمن عقد بست
و در غزوه بدر و احد و خندق و حدیبیه و خیبر حاضر بود و نیز زید رضی الله عنه از تیراندازان نامی بود و
استخلاف کرد زید را رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم هنگامیکه برای غزوه مریسیع بیرون شد
و امیر گردانید در هفت سریه و در قرآن مجید نام هیچ یکی از صحابه سوای زید مذکور نشده است
چنانکه در قول وی تعالی فلما قضی زید منها وطرا و جنابکه او زید شهید شد یوم موته که در ان
روز امیر لشکر بود و عمر وی پنجاه و پنجسال بود **اسامه بن زید** بن حارثه فضایل او بسیار است
و بس ست از فضیلت وی که او را حب رسول میگفتند و آن حضرت امام حسن را و او را در کنار
میگرفت و میگفت که خداوندا من دوست میدارم هر دو کس را پس دوستدار تو ایشان را
و فرمود کسیکه دوستدار خدا و رسول خدا را باید که دوست دارد اسامه را و در وقت وفات آنحضرتش
نوزده ساله بود و بعضی شست ساله نیز گفته اند و مدت عمرش هفتاد و پنجسال بود و در سنه وفاتش
اختلاف است ابن عبد البر گفته که اصح نزد من انست که وفاتش در سنه اربع و خمسین در امارت
معاویه بود و بعضی بعد قتل امیر مومنان عثمان رض گفته اند و بعضی بعد شهادت امیر المومنین علی کرم الله
وجهه گفته اند چنانکه در مدارج النبوة مسطور ست **ثوبان بن بجدد** بضم موحده و سکون جیم
و ضم دال اولی مولی رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بود و کنیت او ابو عبد الله نزد بعضی

گفت کہ خدمت کردم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم من وخضرہ و رضوی و میمونہ بنت سعد و آزاد فرمود آنحضرت
ہمہ را ماریہ جدہ مثنی بن صالح خادمہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ست ام عباس تحفانیہ و معجمہ
رقیہ بنت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خادمہ آنجناب بود علیہ الصلوۃ والسلام خولہ جدہ حفص
چنانکہ در مواہب لدنیہ و روضۃ الاحباب ذکر نمودہ میمونہ بنت سعد مولاۃ رسول اللہ و خادمہ وی ام
زربیہ ام علیہ در معارج النبوۃ مسطور ست کہ ظاہر آنست کہ زربیہ امتہ اللہ مذکور ست واللہ اعلم ام ایمن حبشیہ کہ نامش
برکہ است مولاۃ آنحضرت بود کہ از والد ماجدہ وی عبد اللہ بن عبد المطلب بمیراث رسیدہ بود و بعضے گفتہ اند
کہ از آمنہ مادر بزرگوار جناب سید ابرار علیہ الصلوۃ والسلام رسیدہ بود و آنجناب وقتیکہ با خدیجہ کبری تزوج
فرمود او را آزاد نمود و ام ایمن را بعبید بن عمرو از بنی حارث تزویج فرمود و از بطن او ایمن بوجود آمد
بنا بران کنیت او ام ایمن گشت و بعد وفات عبید ام ایمن را آنحضرت بازید بن حارثہ عقد بست و اسامہ
بن زید از بطنش تولد شد و آنحضرت در حق او میفرمود امی بعد امی و وفات یافت ام ایمن بعد از شہادت
امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ بدو بست روز در ایام خلافت امیر مومنان عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
صاحب بحر الانساب لقد اوجاریہ خیر البریہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بست و چار شمردہ
اسمای آنہا ذکر کردہ دیگر حالات آنہا فروگذاشتہ بناء علیہ فقیر نیز اسمارا بتحریر مے نماید
اول ماریہ قبطیہ رضوبہ غنب میامیہ ترکیہ کلمی خضرہ زربیہ مطلوبہ مشاربہ رقیہ مومیہ
مسلمہ کلیمہ مرویہ مقصودہ ماریہ جدہ مثنی بن صالح ساجدہ صالحہ مستورہ ریحانہ
امیمہ مرضیہ مرعاش واللہ اعلم **فصل بست و یکم در ذکر موالے**
**آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ**
**وسلم** صاحب نصاب دوازدہ کس را در موالے شمردہ و در دیگر
کتب زیادہ ازین گفتہ اند چنانکہ در روضۃ الاحباب اسامی موالی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پنجاہ و نہ بیان کردہ بدین تفصیل زید
بن الحارث کنیت او ابو اسامہ است و نسبش منتہی مے شود

بنت الحسین که از ام اسحق بنت طلحه بن عبید الله در وجود آمده و در روایات دیگر در این باب نیز وارد است
و فاطمه بنت حسین بغایت زاهده و فاضله بود با زواج ابو الدیباج عبد الله بن عمرو بن امیر المومنین عثمان رض
رضا داد مهرش هزار درم بود و در سنه یکصد و ده هجری انتقال فرمود لکن سکینه بنت حسین بجمال ظاهری
و کمال باطنی و حسن خلق و جودت طبع موصوف بود بنابران اورا عقیله قریش میگفتند و اول در عقد مصعب
بن زبیر بود و چون مصعب از میعالم انتقال کرد عبد الله بن امیر المومنین عثمان اورا بخواست و بس از فوت
عبد الله زید بن عمرو بن عثمان رض بمصاحبت آن سیده عابده مشرف گشت امابعد از چندگاه در سنه
یکصد و هفده هجری در مدینه منوره یا در مکه معظمه از نیجهان فانی بملک جاودانی انتقال نمود و گویند که پدید
با وجود یکه پانزده بسر گذاشته بدار البوار رخت اقامت انداخته از کسی عقبی نمانده و قطع نسل او گشت و مصداق
قول و تعالی جلشانه گردیدان شانیک هو الابتر اللهم بلغ صلوتی و سلامی الی جناب نبیک و آله الاطهار و اجعل مودتهم
فی قلبی یوم القیمة سببا لاجارتی من النار **فصل بستم** در بیان اسمای کنیز کان رسول الثقلین و جان صلی الله علیه و سلم
نزد ارباب سیر و تعداد آن اختلافست بروایت روضة الاحباب نه زن بوده و بروایت سرور المحزون بست
زن و بقول بحر الانساب بست و چهار زن بوده اند و درین عجاله بذکر اسامی آنها اکتفا رفته ام رافع زوجه ابو رافع
مولی رسول الله و خادمه رسولخدا علیه الصلوة و السلام بود و در روضة الاحباب سلمی و ام رافع واقع شده گویا سلمی
مولاه صفیه بنت عبد المطلب را جد اعظم رده اند غیر سلمی ام رافع ماریه قبطیه ذکر وی در سراری آنحضرت
صلعم گذشت ام ابراهیم بن رسولخدا صلی الله علیه و سلم و شیرین خواهر ماریه قبطیه که هر دو را مقوقش
ملک اسکندریه فرستاده بود و آنحضرت شیرین را بحسان بن ثابت بخشید و از بطنش د عبد الرحمن بن حسان تولد
گشت رضوی در اصابه مذکورست که رضوی مولاة رسولخدا ام بود و ابو موسی گفته که نوکر کرده است و مستغفری
و دیگران احوال وی بیان نکرده ابن مندة در اصابه نقل کرده که ابو عمر و گفته که وی خدمت کرد رسولخدا را آنچه
بالتصغیر و المهملة مولاة رسولخدا چنانکه ابن سعد ذکر کرده سابه در اصابه منقولست که وی از مولاة رسول الله بود
ام ضمیره مولاة رسولخدا ام زوجه ابو ضمیره و ضمیره بسر الشیانست امة الله بنت زریه بضم رای و سکون
یا و کسر موحده و تشدید مثناة تا آخر و صفیه هر دو خادمه آنحضرت بودند خضره مرویست از سلمی ام رافع

فوج یزید پلید بکعبه معظمه رفته محاصره کرد و از منجنیق کعبه معظمه را سنگسار نمود که صحن حرم کعبه از سنگریزها
پر گشت و ستون مسجد حرام شکست و لباس خانه کعبه را در آتش سوختند و پرده دروازه خانه
را در تنور سوزان انداختند چند روز بیت الله بی لباس ماند و ساکنان بیت الله در کمال
اذیت مبتلا ماندند بالجمله یزید بدبخت سه سال و هفت ماه بر تخت سلطنت حکمران ماند پانزدهم ربیع الاول
سنه شصت و چهار روزیکه در کعبه معظمه بدعتها کرده بود همان روز نقد ارواح بمالک سپرد در حیوة الحیوان
مرویست که یزید پلید در سن سی و نه سال مرد و در مقبره باب الصغیر دفن کرده شد و مدت حکومتش سه سال
و نه ماه بود در کشف الاسرار مسطورست که جناب رسالتمآب از جمله امورات که در زمان یزید بن معاویه
واقع گشته خبر داده فرموده بود که اول کسیکه مبدل سنت من باشد یزید بن معاویه خواهد بود و در روایتی
در مسند خود از ابوذر غفاری روایت نموده که گفت شنیده ام از رسول خدا که میفرمود اول کسیکه تبدیل کند
سنت مرا شخصی باشد از بنو امیه که او را یزید گویند در تاریخ الخلفا مذکورست اخرج الواقدی عن ابی جعفر
الباقر قال اول من کساء الکعبة الدیباج یزید بن معاویه و ارباب سیر گفته اند اولاد امجاد امام شهید
بروایت ابن جوزی سه پسر و دو دختر و بروایت ابن اخضر شش اولاد بود چهار پسر و دو دختر و بروایت
ابن طلحه و طبری شش پسر و سه دختر بودند و نسل آن امام همام از علی بن الحسین باقی مانده و از
نسل بنات آنجناب نسل فاطمه بنت حسین باقی ست و آفریدگار عالم از نسل علی بن الحسین اولاد
بسیار پیدا ساخته شرق و غرب عالم را از اولاد امجاد آنجناب مملو ساخت حتی که شهری خالی نیست
که اولاد آنجناب در آن شهر نباشد در حبیب السیر مسطورست که امام حسین شش پسر داشت علی بن
الحسین الاصغر که مادرش شاه زنان بنت یزدجرد بن شهریار بود و علی بن الحسین الاکبر که از لیلی
بنت ابی مره عروه بن مسعود الثقفیه تولد نمود و در کربلا شهید شد و جعفر بن الحسین که مادر او
قضاعیه بود در زمان حیات پدر باجل طبعی ازین عالم انتقال نمود و عبد الله بن الحسین
که در حالت طفولیت بزخم تیر یکی از معاندین بکربلا شهید گشت و سکینه بنت الحسین که والده
او رباب بنت امرء القیس کلابیه است و مادر عبد الله بن الحسین نیز رباب بوده و فاطمه

مروان گفت که اکنون الله تعالی ترا سر بخشم را مبنیا و بعده حکم کرد که دار الامارة منهدم سازند
و نیز در کتابی معتبر دیده ام وقتیکه سر ابن زیاد بدنهاد پیش مختار نهاده بود و مردمان جمع
بودند که دفعتاً شوری از حاضرین مجلس برخاست که آمد آمد مردمان متفرق گشتند دیدند که
ماری سیاه می آید خوف بر مردمان طاری شد و مار آمد و در سوراخ بینی ابن زیاد بدنهاد
در آمد و از سوراخ دیگر بیرون آمد سه بار این حرکت نمود و از نظر مردمان غایب گشت و در
اشاعه فی اشراط الساعه منقول ست که آیه کریمه انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و یبتغون فی
الارض فسادا اولئک لهم عذاب الیم اشاره بسوی یزید و من بعده من بنی امیه بوده است
در حیوة الحیوان منقول ست که چهار کس بعد از موت تکلم نموده اند اول یحیی بن زکریا علیهما السلام
وقتیکه ذبح کرده شد و حبیب نجار با قوم خود گفت یا لیت قومی یعلمون و جعفر طیار بعد شهادت گفت
ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله الآیه و سیدنا امام حسین رضی الله عنه بعد شهادت وقتیکه
سر مبارک بر نیزه بود فرمود سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون و رضوا عن محرقه منقول
است که وقتیکه یزید پلید از قتل سیدنا امام حسین و هتک حرمت اهلبیت نبوی فارغ شد از
غرور و نخوت شقاوت و قساوت او روز بروز زیاده شد و زنا و لواطت و سود و ارتکاب برادر
با خواهر و غیره منهیات در عهد خویش رواج داد و مسلم بن عقبه را با بست هزار کس بنا بر تحریت مدینه
منوره معین ساخت مسلم بن عقبه در مدینه منوره رفته تمامی شهر را غارت نمود و خانه ام سلمه زوجه
رسول خدا ص را تاراج نمود و تا سه روز در تاخت و تاراج مشغول ماند و از صحابه صاحب وجاهت
و وقار و از عوام الناس ده هزار کس را شهید نمود و اطفال آنها را بندی ساخت و زنان آنها را
بر لشکر خویش مباح گردانید و در مسجد نبوی ص اسپ ها را بست چنانچه اسپ ها بر منبر پیغمبر ص و مسجد
پیشاب و سرگین کردند و تا سه روز نماز و اذان در مسجد نبوی نشده و تمامی اهل مدینه قرار کردند
سعید بن مسیب خود را دیوانه قرار داده در مسجد نبوی افتاده ماند و بسیاری از اعمال قبیحه
و مستکره در مدینه منوره و مسجد شریف نمودند که زبان اهل اسلام از بیانش اکراه می نماید بعده

شهید شد آسمان گریست و گریه او سرخی اوست و در صواعق محرقه از ابن سعد مروی ست که گفت
بدرستیکه سرخی آسمان قبل از شهادت امام حسین دیده نمی شد و گفت ابن جوزی که حکمت در سرخی
آسمان آنست که وقتیکه ما مان را غصه مے آید چهره ما یان سرخ میگردد و حق تعالی جلشانه از جسمیت
پاک ست اظهار غضب خود بر قاتلان آن امام مظلوم ظاهر نمود بسرخ شدن کناره آسمان بسبب
بزرگی گناه اوشان و در تفسیر ثعلبی باسناده مذکور ست که گفت آو که خون باریده شدیم یوم قتل
امام حسین و در مسند امام احمد حنبل مروی ست که بدرستیکه هر کس که بر قتل امام حسین گریست و اشک
در جسمان خود در آورد یا قطره ها از چشم خود انداخت خداوند تعالی او را جاے دهد در جنت و گویند که
جنیان درین مصیبت عظمی گریه کردند القصه هر که در معرکه کربلا شریک لشکر اعدا بوده و با امام مظلوم غدر
و بیوفاے نموده و در قتل او باشر بود و از موالیان یزید بود به عذاب دنیا و عقبی گرفتار شد و خسر الدنیا
والآخره گردیده از زهرے مروی ست که کسانیکه در قتل سیدنا امام حسین شریک و در کربلا حاضر بودند
باقی نماندند مگر انیکه در دنیا عقاب و عذاب کرده شدند یا بقتل یا بکورے چشم یا بسیاهی رو یا بزوال
ملک در مدت قلیل و در آن شک نیست که یزید پلید از ملک و مال خود هیچ تمتع نیافت و مدتے قلیل
بعد شهادت سیدنا امام حسین زنده مانده و علی هذا القیاس ابن زیاد بد نهاد و عمرو بن سعد و شمر ذے
الجوشن و تمامی اشقیا در اندک مدت قتل شدند و بصد خسران و وبال بدار البوار رفتند نقلی عجیب عبرة
للناظرین از کتب معتبره نقل میکنیم در صواعق محرقه مروی ست که عبد الملک بن عمر گفت که من در دار الامارة
کوفه نزد ابن زیاد رفتم دیدم که مردمان گرد و پیش او مجتمع اند و سر سیدنا امام حسین جانب راست او در سپرے
نهاده است بعد مرور ایام در دار الاماره نزد مختار در آمدم دیدم که سر ابن زیاد روبروے مختار نهاده
است و مردمان فراهم اند پس از ان در همان مکان نزد مصعب بن زبیر در آمدم دیدم که سر مختار پیش
مصعب بن زبیر نهاده است و خلایق گرد و پیش او مجتمع است بعده در دار الاماره کوفه نزد عبد الملک
بن مروان در آمدم دیدم که مردمان گرد و پیش عبد الملک حاضر اند و سر مصعب بن زبیر روبروے
عبد الملک نهاده من این ماجرا را از عبد الملک بن مروان گفتم و خبردار گردانیدم عبد الملک بن

مروان

و در جذب القلوب شیخ محدث دہلوی و امام یافعی در مراۃ الجنان نقل کردہ و منقول ست کہ بعد شہادت
آل مصطفیٰ ابن سعد و قاص یکروز در کربلا مقام نمودہ مرد انیکہ از لشکر یانش واصل بجہنم شدہ بودند تجہیز و تکفین نمودہ دفن
ساخت و آن شقی ازلی پروای شہدای کربلا نا کردہ روز دوم بجانب کوفہ روانہ شد و منقولست کہ تا سہ روز نعش شہدائے
کربلا بی گور و بے کفن افتادہ ماند روز سوم ساکنان عاصریہ کہ قریہ ایست قریب کربلا خبر شہادت جناب امام شنیدہ در مقتل
حاضر گشتہ جسم مبارک جناب امام را در یک قبر و شہدائے بنی ہاشم را در قبرے علیحدہ بہلوے مبارک جناب
سید الشہدا و دیگر باقی شہدا را جدا گانہ دفن کردند و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال و بعد شہادت آن امام ہمام کرامات
بیشمار و خرق عادات بسیار بظہور آمد چنانچہ روز شہادت آثار قیامت نمودار گشت و از آسمان خون
بار بر و زمین پر خون گردید و آفتاب بکسوف لاحق گشت و آفتاب بنگ سرخ طلوع کرد و بہمین حالت غروب
نمود و ستارہ ہا در ہم بر ہم بودند و بر زمین مے افتادند ابن حاتم از عبد الملک و او از ابراہیم نقل کردہ
کہ گفت از روزیکہ دنیا خلق شدہ آسمان بر کسی گریہ نکرد مگر بر دو کس از عبد الملک سیدنا یا سر او است آسمان را
کہ گریہ کند بر مومن گفت این مقام آن مومن ست یعنی جائیکہ عمل او صعود میکند و بمقامی کہ از آسمان میرسد آن
مقام برائے او گریند زیرا کہ صعود عمل او مفقود مے شود و عبد الملک گفت کہ میدانی کہ گریہ آسمان چیست گفت
نہ گفت سرخ می شود آسمان مانند گل سرخ و مانند چرم سرخ و فتیکہ یحیی بن زکریا علیہما السلام کشتہ شد
آسمان سرخ گردیدہ و مقطر بخون گشتہ و روزیکہ حسین بن علی کشتہ شد سرخ گشت کنارہائے آسمان
تا چہار ماہ و گریہ فلک سرخی کنارہ ہائے اوست چنانکہ در در منثور منقول ست و در ما ثبت بالسنہ مذکور
است کہ ہرگاہ کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ شہید شد گریہ کرد دنیا ہفت روز و آفتاب بر دیوارہا
مانند لحاف ہائے سرخ رنگ بود و ستارہ با بعضی بعضے را می زدند و قتل امام حسین روز عاشورہ بودہ
و منکشف گشت آفتاب و سرخ گردید کنارہائے آسمان تا شش ماہ بعد قتل سیدنا امام حسین پس ازان
آفتاب دیدہ میشد گفتہ اند کہ ہر سنگی را در بیت المقدس درین روز بر داشتند زیر ان خون تازہ می یافتند مروی
در شان آن امام مظلوم کلام مذموم بر زبان آوردہ کہ بے از آسمان بحکم ایزد منان بروے افتاد کہ بینائے
چشمان او زایل گردید و در صحیح مسلم در تفسیر آیہ کریمہ فما بکت علیہم السماء والارض گفتہ ہرگاہ کہ امام حسین رض

در رسایل الی معرفۃ الاوائل منقول است کہ اول راسی حمل فی الاسلام قال راس الحسین و ایضا
قال اول راس رفع علی خشبہ راس الحسین رضہ و علامہ تفتازانی در شرح مقاصد گفتہ و اما ما جرے
بعد الصحابہ من ظلم علی اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فمن الظہور بحیث لا مجال للانکار و من
الشناعۃ بحیث لا اشتباہ علی الاحرار و یکاد یشہد لہ الجماد و یبکی الارض و السما و ینہدم معہ الجبال و ینشق
و یبقی سوء عملہ علی کثر المشہور و مر الدہور لعنۃ اللہ علی من باشر و رضی و سعی و یعذب الآخرۃ اشد
و ابقی و انصافا قال فی شرح العقاید النسفیہ و الحق ان رضا یزید بقتل الحسین و استبشارہ بذلک و اہانۃ
اہل بیت النبی مما تواتر معناہ و ان کان تفاصیلہ احادا نحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ
علیہ و علی انصارہ و اعوانہ و در خلاصۃ الفتوی آوردہ کہ بعضے گفتہ اند کہ لعن بر یزید روا است زیرا کہ
در آن وقت کہ حکم بقتل امام حسین رضی اللہ عنہ کرد کافر شد پس بروی لعن روا باشد و شہادت
ان امام مظلوم روز عاشورہ یوم جمعہ بعد زوال آفتاب بنہ شصت و یک ہجری بود و وقت شہادت
عمر شریفش پنجاہ و شش سال و پنجاہ و پنجروز بود علی ارجح الروایات و نزد بعضی پنجاہ و شش سال و
پنجاہ و ہفت روز بود و در وقت ارتحال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شش سال و چند ماہ عمر
داشت و در زمان شہادت پدر بزرگوار خود سی و شش سال عمر بود و نزد بعضے کمتر ازین عمر شریفش
بود و نعش آنجناب معہ سایر شہدا در کربلا دفن کردہ شد و آن سرزمین از مضافات کوفہ و مشہور بلطف
است و مشہد مبارکش مشہور و معروف و بزاویصان من الآفات و در ہفت اقلیم مسطور ست کہ
بعضے گویند کہ مشہد سر مبارک امام مظلوم ابی عبد اللہ الحسین در عسقلان ست و آنمقام زیارت گاہ خاص
و عام ست و بعضے محدثان آوردہ اند کہ سر مبارک آنحضرت را بعد از ہلاک یزید پلید در خزانہ او یافتند
و تکفین کردہ در دمشق نزد باب الفرادیس دفن کردند و قولے دیگر نیز درین باب آمدہ است و نیز
روایت ست کہ یزید بن معاویہ سر مبارک حضرت امام حسین بن علی مرتضی را پیش عمرو بن سعید بن
عاص کہ از جانب آن بدبخت عامل مدینہ منورہ بود فرستاد و او سے تکفین کرد و در بقیع نزدیک بقبر مادر
بزرگوار جناب شان فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا دفن کرد چنانکہ در تاریخ وفاء الوفا امام سمہودے

امیر ما عبید الله بن زیاد نزول نماے یعنی بیعت یزید بر دست عبید الله نماے و اگر ازین ابا داری اماده
قتال شوے حسین قتال را اختیار کرد قریب بطلوع آفتاب بر امام حسین تاختیم و از هر جانب محاصره
کردیم از هر دو جانب شمشیرها علم گردیده مامنی براے حسین نمانده مانند کبوتران که از شاهین پناه میجویند
و نمے یابند حسین ع و همرا بیانش از ما پناه نیافتند در اندک فرصتے کار اینها باتمام رسانیدیم و اجساد ایشان را
از سر مجرد و لباس را اغشته بخاک و خون در خساره های نازنین ایشان مجروح و خون آلود ساختیم و سواے هوا
کسی افسوس کننده بر ایشان و بجز توده هاے ریگ بیابان زایر ایشان و سواے سنگهاے میدان
گرده ایشان نبود یعنی هیچکس را باقی نگذاشتیم که بتیغ جفا سرش از تن جدا نکردیم اینک سر حسین یزید باستماع
این کلمات آبدیده گشته گفت افسوس بر شما باید کرد که من از اطاعت شما بدون قتل حسین راضی بودم بر این
مرجا به لعنت خدا باد قسم بخداے پاک که اگر من افسر شما می بودم بر آئینه از حسین عفو میکردم باز بجانب
سر اقدس متوجه شده گفت برحمک الله یا ابا عبد الله بعده بندیان اهل بیت را داخل حرم سراے خویش
کرد و صبح و شام طعام با علی بن الحسین رض میخورد چنانچه از حیواة الحیوان در تاریخ الخمیس منقول ست و بعضی
گویند که آن بدبخت از شهادت جناب امام مظلوم خوشنود گردید و چوب خیزران بدست ناپاکش بود بر سر
همایون مے زد و اشعار فخریه که مشتمل بر کفر بودند مے خواند و از کمال اهتزاز و نشاط بر خود می بالید و لمعان
استبشار و فرح و انبساط از ناصیه حال آن خسران مال مے تابید و میگفت که اے ابو عبد الله مرا گمان
نبود که سنین عمرت تا این مدت رسد سر و ریش تو از خضاب محفوظ باشد بعد از ان امام زین العابدین را
با اسیران اهل بیت و سرهاے شهدا روانه مدینه منوره نموده و ابن جوزی گفته که عجب نیست از ابن زیاد
آنچه با اهل بیت و امام شهید نمود مگر عجب ست از خذلان یزید پلید و بچوب زدن دندانهاے مبارک را
و برداشتن اولاد امجاد رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم را مثل اسیران بر کجاوه هاے خورد کهار رسن
بر شتران بسته بودند و زنان عصمت برهنه سر و بیحجاب بران سوار بودند و نیز ابن جوزی حالات
قبیح دیگر ده نوشته که مشهور است و وقتیکه یزید پلید سر مبارک را معه اهل بیت نبوت بمدینه فرستاد هیئت
او متغیر شده بود و گفت ابن جوزی که ازین حرکات مقصود یزید پلید فضیحت اهل بیت و خاندان نبوت

کہ گفت در روز شہادت جناب امام حسین ہفتدہ کس از اولاد جناب فاطمہ زہرا شہید شدند رضی اللہ عنہم
از انجملہ پنجکس از فرزندان سیدنا امیر المومنین علی بن ابی طالب عباس الاکبر و عثمان و محمد و عبد اللہ
و جعفر و سہ کس از فرزندان سیدنا امام المسلمین حسن بن علی و ذکر و بعضی چہار کس قاسم و عبد اللہ و ابو بکر
و عمر و دو کس از پسران امام شہید علی الاکبر و عبد اللہ و دو کس از پسران عبد اللہ بن جعفر طیار محمد و جعفر
و سہ کس از پسران عقیل بن ابی طالب عبد اللہ و عبد الرحمن و جعفر و در بعضی روایات دو پسر مسلم بن عقیل
عبد اللہ و محمد و دو پسر عقیل محمد و ابو سعید و علی بن عقیل و عبد اللہ برادر عون و عمر بن علی و ابراہیم
بن علی رضوان اللہ علیہم اجمعین القصہ ہر گاہیکہ آن اشقیا سر انور امام حسین را ببریدند و اہل بیت را
اسیر نمودند و خیمہ گاہ را تاراج ساختند دران اثنا نظر شمر بر امام زین العابدین رض کہ علیل بود و ندا فتاد
شمر ملعون خواست کہ آنجناب را ہم قتل سازد شخصی دست آن شقی را گرفتہ گفت کہ اطفال کفار را قتل
نمی نمایند این کس مسلمان و از اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بیمار ست چگونہ شہید میکنی
شمر جواب داد کہ حکم ابن زیاد ست کہ کدامی طفل از آل عبا باقی نماند آنشخص گفت کہ اینہمہ را اگر قتل نمودہ
پیش ابن زیاد باید برد او ہر چہ خواہد بکند آنزبان شمر جملہ اہل بیت را مقید ساختہ نزد عمر و سعد برد و عمر سعد حکم کرد
کہ قیدیان را معہ سر اطہر نزد ابن زیاد ببرید چنانچہ اسیران را سر برہنہ و بے پردہ بر شتران سوار
نمودہ علی بن الحسین را بر یک شتر سوار کردہ معہ سر اقدس امام مظلوم بکوفہ سر بانا را آوردند و ابن زیاد
بدنہاد در دار الامارہ کوفہ نشست و مردمان را اذن عام داد و حکم کرد کہ سرہا پیش او را حاضر کنند
و ابن زیاد بطرف آن سرہا یوں مید ید و تبسم میکرد و بدست خود چوبی داشت بر دندان مبارکش میزد بعدہ
حکم کرد کہ سر مبارک را در کوچہاے کوفہ بگردانند پس ازان سر مکرم را معہ اسیران و جناب سجاد رض روانہ
دمشق نمود و شمر ذی الجوشن را معہ دیگر اشقیا از اصحاب خویش ہمراہ ساخت بعد طے مراحل و قطع
منازل اہل بیت نبوت با سرہاے شہدا بدمشق رسیدند و نزد یزید پلید رفتند و سرہاے شہدا را
روبروے یزید پلید انداختند شمر ذی الجوشن گفت ای امیر المومنین یزید حسین بن علی با ہیجدہ کس از اہل
بیت خود و شصت کس از مجبان خویش وارد کربلا گردید ما پیش او رفتیم و استدعاے کردیم کہ بر حکم

بوادید اینحال جناب امام فرمود که ارزال خود را از بحرکت منع کنید پس منع نمودند و مردمان بسیار
بر آنجناب حمله آور شدند و به تیر و نیزه و شمشیر آنجناب را مجروح ساختند چنانکه ضعیف و ناتوان گردیده
از اسپ بر زمین افتاد و از امام جعفر صادق مروی ست که سی و نه زخم و بروایتی سی و چهار جراحت بر بدن
مبارکش رسیده بود و چون عمر و سعد آگاه گردید که آنجناب از پشت اسپ بر روی زمین افتاد حکم داد
بمردمان خود که از اسپ بافرود آیند و سر مبارکش را ببرند خوشبه صباتی فرود آید و شمشیر خود را بر گردن امام
همام زد از بحرکت عمر و سعد در غضب آمد و بطرف دست راست خود نظر کرد و بمردی گفت که افسوس باد
ترا زود ببرد و حسین را زین رنج خلاص کن خولی بن یزید اصبحی از اسپ خود فرود آمد و سر مبارکش را از بدن
جدا ساخت و تن مبارک را برهنه کردند و در حرم محترم آنجناب در آمدند و گرفتار نمودند و منقولست که
وقتیکه سید ناعلی اکبر شربت شهادت نوشید سید ناسجاد که در معرکه کربلا بیمار و نهایت زار و نزار بود بخدمت
والد ماجد خویش عرض نمود که اجازت میدان فرماید که روبروی آنجناب شهید شود و از اعدای دین مبارزت
نماید آنحضرت فرمود که حالیا تو یادگار رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم و بقیه آل عبا مائده اگر تو نیز شهید
شوی نسل رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بالکل قطع خواهد شد صبر باید فرمود که ترا بسیار کار پیش اند و گویند
که دوازده کس را از بنی هاشم و اولاد امجاد آن امام مظلوم و دختران آنحضرت را دیدم که از زنان در سراوق
عصمت بودند اسیر کردند جده عمر و سعد و شمر ذی الجوشن سوران را حکم کرد تا نعش اطهر را از سم اسپان
پامال کردند لعنة الله علیهم اجمعین و اختلاف نموده اند در قاتل آنجناب نزد بعضی شمر ذی الجوشن بود و بعضی
گفته اند سنان بن انس نخعی بود و بروایتی خولی بن یزید اصبحی بود و بعضی گفته اند که شمر شمشیر بر روی
مبارک زد و سنان بن انس نیزه زد و آنحضرت را از اسپ فرو انداخت و خولی بن یزید اصبحی فرود آمد
و سر اقدس را ببرید و ببرادر خود داد و همراه جناب امام از اهل بیت او در کربلا ببروایتی هشتاد و دو
تن بودند که شهید شدند و سوای حضرت امام زین العابدین هیچکس را از فرزندان امام مظلوم نگذاشتند
و از حسن بصری منقول ست که شانزده کس از اهل بیت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که بر روی
زمین نظیر و شبیه خود نداشتند همراه امام شهید جام شهادت نوشیدند در استیعاب از ابن حنفیه مرویست

وآنقدر نوشانیدند کہ اگر ہیچکس آنرا مے نوشید ند کفایت میکرد باینہمہ سیر نمے شد و شکایت تشنگی بدستور مے نمود تا آنکہ شکمش تبر قید و بجہنم شتافت در ترجمہ طبری منقول ست کہ وقتیکہ سیدنا امام حسین در کربلا رسید جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را با جماعہ ملایکہ در خواب دید کہ تشریف آوردن با من معانقہ فرمودہ ارشاد کردکہ اے فرزند من خوب میدانم کہ این دشمنان بیدین در پے قتل تو ہستند ترا قتل کنند جملہ دشمنان تو ببروز قیامت از شفاعت من محروم خواہند ماند و قریب ست کہ خدا تعالی ترا درجہ شہادت عطا فرماید و بہشت برای تو آراستہ شدہ است و والدین تو در بہشت منتظر لقای تو ہستند و جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این بگفت و دست مبارک خود بر سینہ من نہادہ ارشاد کرد اللھم اعط الحسین صبرا و اجرا چون سیدنا امام حسین از خواب بیدار گشت رو بروے اہل بیت خواب خود را بیان فرمود اہل بیت باستماع آن گریہ و زاری نمودہ زبان بکلمہ انا للہ و انا الیہ راجعون کشودند القصہ ہمگی ہیکہ التش محاربہ و مقاتلہ شعلہ زد و از لشکر امام ہمام یکی بعد دیگرے جام شہادت می چشید قریب پنجاہ کس از لشکر امام ہمام شہید شدند امام ہمام نعرہ زد و فرمود ا من معیث یغیثنا لوجہ اللہ ا من ذاب یذب عن حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ایا فریادرسی نیست کہ بفریاد من برسد خدا برسد ایا کسی دفع کنندہ نیست کہ دفع کند از حرم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و این فریاد و استغاثہ جناب امام ہمام از بی استقلالی و بیصبری نبودہ بلکہ بنا بر اتمام حجت بود و ہم برائے دریافت این امر کہ از مدعیان اسلام کسی اینوقت از غیرت اسلام ترک رفاقت لشکر اعدای دین مے نماید و خواہان شفاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم قیامت می شود آخر الامر با استماع این کلام حر بن یزید ریاحی اسپ سوارہ از لشکر اعدا جدا گشتہ بحضور امام ہمام حاضر گشت و عرضہ داد کہ باین رسول اللہ من اول کسی ام کہ بحکم ابن زیاد بر تو خروج کردم و سد راہ تو شدم و اکنون از زمرہ دوستان و محبان تو ام شاہد ازین سبب بقیامت بشفاعت جد بزرگوار تو فایز شوم و با اعدائے امام ہمام جنگ کرد تا آنکہ روبروے امام ہمام شہید شد و چون امام ہمام تن تنہا ماند بروز دہم محرم آنحضرت بر اعدائے خویش حملہ فرمود و بسیارے را از بہادران لشکر اعدا بجہنم فرستاد و سفہا و ممقاے لشکر اعدا در میان آنحضرت و حرم محترم حایل شدند

کہ از اینجا جای دیگر بروے وکلام فیما بین حر و جناب امام بطول انجامید آخر الامر جناب امام معہ اصحاب
خویش بقولے روز چہار شنبہ یا پنجشنبہ دوم محرم سال شصت و یک از ہجرت و نزد بعضے بروز ہشتم
محرم داخل کربلا شدہ فرمود ہذا موضع کرب و بلا ہذا مناخ رکابنا و محط رحالنا و مقتل رجالنا سئل امام
و ہمراہیان جناب شان در انجا فرود آمدند و بارہا از شتران فرود آوردند و چون امام ہمام را یقین گشت
کہ این قوم جفا شعار دست از جنگ نخواہند برداشت حکم فرمود کہ گرد خیمہ گاہ جندق کندہ شود و یک
در برائے آمد و رفت مردمان دارید ہمراہیان جناب امام بموجب حکم خندق طیار کردند و حر بن
یزید ریاحی مقابل لشکر جناب امام خیام نمود و باطلاع این امر باین زیاد کرد این زیاد خطی متضمن
بطلب بیعت یزید بر دست خویش بخدمت امام ہمام فرستاد آنجناب بعد ملاحظہ الخط را بر زمین
انداخت و از قاصد ارشاد کرد مالہ عندی جواب قاصد باز گشت و این زیاد را از ین کیفیت خبر کرد
این زیاد باستماع این حال چون مار بخود پیچید و عمر بن سعد وقاص را بطمع ملک ری بجانب آن امام ہمام
معہ بست و دو ہزار سوار و پیادہ و بروایتے سی ہزار فوج روانہ کربلا ساخت و روز ہشتم محرم عمرو
بن سعد معہ لشکر خود آمدہ فیما بین آنجناب و دریاے فرات حایل گشت و نہم محرم روز پنجشنبہ
یا روز جمعہ مستعد جنگ گردید ہر چند حضرت امام مہلت خواست ندادند و از آب فرات مانع آمدند
تا سہ روز آب با آنجناب و ہمراہیان نرسید و آواز العطش العطش از اہل بیت بر آمد و از غلبہ تشنگی
بیتاب و بیطاقت بودند گویند کہ اگر میان آنجناب و آب حایل نمے شدند و مانع گرفتن آب نمیکشتند
ہر گز بر آنحضرت قادر نمے شدند زیرا کہ آنجناب شجاع و بہادر بود از جہاے خود نمے جنبید و خوف نمیکرد
و جناب امام آب طلبید و خواست کہ بنوشد مردے از لشکر اعدا در میان آنجناب و آب حایل
شد و تیرے زد کہ بہ زنخدان مبارکش رسید و زخمی ساخت آنجناب دعاے بد کرد و فرمود بار خدایا
تشنہ گردان او را و بر انفاس تشنگی غلبہ کرد آن شقی آواز میکرد و میگفت کہ گرمے در شکم خویش و سردے
در پشت خود مے یابم و در میان دو دست او برف بود و باو کشتہا میکشیدند پس پشت او منقل
آتش داشتند با اینہمہ آواز میکرد و شکایت تشنگی مے نمود مردمان سویق و آب شیر برائے او آوردند

عباس آمده عرض کرد که فسخ این اراده باید کرد و عبد الله بن عمر نیز عرضه داد که آن امام همام از مکه
تشریف نبرد زیرا که چون رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را حق تعالی مخیر گردانید میان دنیا و آخرت
رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم آخرت را اختیار کرد و تو فرزند رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم
هستی بدنیا نخواهی رسید حضرت امام قبول نفرمود و عبد الله بن عمر آنحضرت را بمعانقه و گریه و زاری
و بیقراری بسیار و آه و ناله بیشمار وداع نمود و گفت غالب آمد بر من امام حسین و عرض من قبول
ننمود قسم ست مرا دیدم در مادر و پدر و برادر او غیرتے و آنچه کوفیان بیوفای با پدر نامدار و برادر عالی مقدار
امام والا مقام نموده اند معائنه کردیم و مے ترسم که با حضرت امام چه خواهند کرد و جابر بن عبد الله و ابو سعید
خدری و ابو واقد لیثی و غیرهم نیز مانع آمدند یکے پذیرا نگشت و اراده بجانب کوفه مصمم ساخت عبد الله
بن عباس گفت قسم بخدا گمان مے برم که ترا خواهند کشت میان زنان و فرزندان و دختران تو
چنانکه عثمان رضی الله عنه کشته شد جناب امام حسین قبول نفرمود عبد الله بن عباس گریه کرد و گفت
خنک کردے حشمان عبد الله بن زبیر را که ترا مشوره داده و خود در مکه نشست و امام حسین بعد
اداے حج یا قبل از اداے حج علی اختلاف الروایة روانه عراق گشت و در رکاب عالیجناب او اهل و عیال
و زنان و اطفال وے بودند طے مراحل و قطع منازل مے نمود در اثناے راه خبر قتل مسلم بن عقیل و تفرق
جماعة بسمع شریف امام رسید خواست که مراجعت فرماید یکے از اولاد عقیل عرض کرد که بخدا سوگند تا قصاص
خود نخواهم کشید مراجعت نخواهم کرد حضرت امام فرمود لا خیر فی الحیوة بعدکم و باز بطرف عراق روانه
گردید دو منزل کوفه مسافت داشت که حر بن یزید ریاحی با هزار سوار فرستاده ابن زیاد با امام ملاقی
گشت و سد راه امام شد و استدعاے بیعت یزید بر دست ابن زیاد نمود جناب امام فرمود که من بدون
طلب اهل کوفه درین شهر نیامده ام و خطوط و قاصد شما نزد من پے در پے رسیدند تا عزیمت این شهر
کردم اگر شما بر بیعت خود ها و بر قول خود ها و بمضمون مکاتبت خویش ثابت آئید من در شهر شما
داخل شوم و الا برگردم و از جائیکه آمده ام بازگشت نمایم حر بن یزید عرضه داد که بخدا سوگند من نمیدانم
و واقف نیستم ازین ماجرا مگر من مردے مرسله ابن زیاده ام ترا پیش او خواهم برد و نخواهم گذاشت

و مسلم بن یزید حضرمی و عمارہ بن ولید بن عقبہ از بن اجر ایزید پلید را خبر کردند یزید بشیر بن نعمان را از حکومت
کوفہ معزول نمود و بجایش عبید اللہ بن زیاد را مقرر ساخت و سر انجام مہم امام ہمام منوط بر رائے
او نمود و عبید اللہ بن زیاد از بصرہ عازم کوفہ گردیدہ ہر گاہیکہ قریب بکوفہ رسید لباس خود را تغییر نمودہ شب
ہنگام از جانب بادیہ بطرز اہل حجاز داخل کوفہ شد مردمان بگمان انیکہ جناب امام ہمام تشریف مے آرد
استقبال کردند و در تاریکے شب نشناختند و میگفتند السلام علیک یا ابن رسول اللہ و بیش بیش میرفتند
و زبان بکلمہ مرحبا بک یا ابن رسول اللہ قدمت خیر مقدم مے کشودند چون ابن زیاد اینحال مشاہدہ کرد کہ مردمان
کوفہ از قدوم جناب امام خوش و شادمان مے شوند سکوت ورزیدہ و ہیچ کلام نکرد و جواب سلام باحدے
ہم نداد تا انیکہ بدار الامارہ کوفہ داخل گشت وقت صباح مردم کوفہ را بمسجد جمع نمود و فرمان یزید پلید مشعر
بتقرر خود بر حکومت کوفہ بآواز بلند خواند و مردم را تہدید و تخویف نمودہ کسانیکہ بیعت جناب امام بر دست
مسلم بن عقیل کردہ بودند متفرق شدند و آن پنجاہ را باد و پسرانش تنہا گذاشتند و نزد و غا باختند مسلم
بن عقیل بملاحظہ این حال و بیوفائے اہل کوفہ مخفی گردیدہ آخر الامر ابن زیاد بسیوم ذی حجہ سنہ شصت
از ہجرت مسلم بن عقیل را مع محمد و ابراہیم پسران او کشت و ہمین روز جناب امام از مکہ معظمہ عازم کوفہ
شدہ بود مروی ست کہ ہر گاہیکہ مردمان کوفہ بر دست مسلم بن عقیل بیعت جناب امام نمودند مسلم بن عقیل
عریضہ مشعر ببیعت اہل کوفہ و اجماع مردم بحضور امام روانہ ساخت جناب امام بملاحظہ آن عازم کوفہ
شد ہر چند در زمان امارت معاویہ نیز بہمین قسم اہل کوفہ مے نوشتند مگر جناب امام حسین نظر بر بیوفائے
این قوم کہ سابق ہا پدر بزرگوار و برادر نامدار کردہ بودند ابا و انکار میفرمود و اصلا باصرار و استبداد ایشان
التفات بمیفرمود این بار چون الحاح و لجاجت و سماجت این قوم از حد در گذشت و بظاہر استعداد
و استقامت ایشان را بر اشتعال امر دین و اطاعت امام المومنین از عہود و مواثیق شدیدہ و قسہائے
مغلظہ کہ مے نوشتند ثابت شد و التماس مسلم بن عقیل باعث وثوق گردیدہ لاجرم جناب امام بحکم
ظاہر شریعت برائے اتمام حجت متوجہ کوفہ گردید اما مغموم و محزون بود گاہے بخاطر مبارکش میگذشت کہ
اقامت فرماید و گاہے ارادہ سفر مینمود چون تقدیر غالب تدبیر بود از مکہ روانہ شد و عبد اللہ بن

امام حسین برمیان جان بسته انتظار موقع و وقت داشت چون در سنه شصت و بقولی پنجاه و نه
معاویه از نیجهان فانی انتقال نمود و یزید موافق استخلاف پدر خویش خلیفه شد و اهل شام بیعت بزند
کردند بعده قاصدی بجانب مدینه منوره فرستاد و بعامل انجا نوشت که از جناب امام حسین بیعت بگیرد
و عامل آنجا در آزمان بر وایتے مروان بن حکم و بروایتے ولید بن عقبه بود و در روز شنبه مروان حضرت
امام حسین را طلبیده بر بیعت یزید بلید اکراه نمود و در بعضے روایات آمده که در انوقت امام بهمام فرمود
که معلوم مے شود که معاویه مرده مروان گفت چگونه دریافتی فرمود که اگر وے زنده مے بود مرا اکراه و اجبار
بر بیعت نمیکرد آخر الامر مروان آنحضرت را بر موت معاویه مطلع گردانید و تهدید بر بیعت یزید نمود
امام حسین فرمود امروز مشورت با بنی هاشم بکنم فردا جواب بگویم و شب بلشنبه بیست و هفتم رجب
متوجه مکه معظمه شد و در بعضے روایات عبد الله بن زبیر را هم اکراه بر بیعت یزید نموده بود گفت که لایق
نیست ما را که مخفی بیعت کنیم فردا علی رؤس الاشهاد انچه خواهد شد بوقوع خواهد آمد و بخانه خود باتشریف
آوردند و حضرت امام حسین و عبد الله بن زبیر در شبی که دو شب از ماه رجب باقی مانده بود از مدینه
بیرون آمدند و سوم شعبان در مکه داخل شدند امام همام شهر شعبان و رمضان و شوال و ذیقعده
و چند روز از ماه ذیحجه در مکه اقامت فرمود و بنوروز عرفه بعد حج از مکه معظمه بر آمد و در بعضے روایات در همین
ماه قبل زاد اے مراسم حج متوجه کوفه شد و بعضے پنجم ذیحجه و بعضے هشتم ذیحجه گفته اند
و همان روز مسلم بن عقیل در کوفه شهید شده بود و عبد الله بن زبیر خود در مکه ماند و امام همام را
نیز از رفتن منع کرد مگر آنجناب را اهل کوفه مکاتبت بسیار و رسل بیشمار نوشته بودند که ما را بیعت
بزید ظالم و فاجر قبول و منظور نیست اگر امام برحق اینجا تشریف ارزانی فرماید گردن اطاعت
پیش آن فرزند رسول خدا خواهیم نهاد و جان خود را فدائے آنمحبوب سید انام خواهیم ساخت
جناب امام حسین مسلم بن عقیل بن ابی طالب را که پسر عم او بود اولاً روانه نمود مسلم بکوفه رسیده
بخانه مختار بن ابی عبید فرود آمد و خلق کثیر و جم غفیر بهبیعت جناب امام حسین بر دست مسلم بن عقیل نمودند
و بشیر بن نعمان که حاکم کوفه از جانب یزید بود بر این امر مطلع گشته مردم را ازین امر مانع آمد و هیچ تعرض نکرد

ابو موسیٰ اشعری رسید و بر صورت حال اطلاع یافتہ فرمود کہ منہم ترا وکالت میدہم تا بجہت من
عقد کنی القصہ پیش زن آمد و بعد از رسم تحیت و پرسش ابو موسیٰ رض گفت چہار کس بتو رغبت اند
و من آمدہ ام تا ہر کدام را کہ پسندی و رضا دہی ترا العقد او در آورم پرسید آن چہار کس کدام اند گفت
اول من اگر قبول کنی دوم یزید سوم عبد اللہ بن عمر چہارم حسین بن علی خاتون گفت من زنی جوانم و مال
بسیار دارم و تو مرد پیر سالخوردہ و من جوان نو رسیدہ میان من و تو مناسبتی نیست و تو پائے طمع
از میانہ بردار و بی غرض شو تا با تو مشاورت نمایم ابو موسیٰ اشعری رض گفت آنچہ در پارہ من گفتی راست
گفتی و نیکو فرمودی من سود از سر پیرون کردم زن گفت این زنان مرا راہی بنمائے و بگوئے کہ ازین
ہر سہ کدام سزاوار تر اند ابو موسیٰ گفت عواقب امور الیشان با تو نگویم ہر کدام را اختیار کنی تو دانی
گفت بگو ابو موسیٰ گفت اگر ملک و سلطنت میخواہی و بجاہ و جلال میل داری و مطلوب تو استیفای
لذات و معاشرات ست یزید را قبول کن و اگر جوانی زاہد و مردی با حسن و جمال و متقی بے جوئی عبد اللہ
بن عمر ست و اگر در دنیا حسن خلق و لطافت میطلبی و در آخرت نجات از نیران و وصول بدرجات
جنان و ہمنشینی فاطمہ زہرا و سایر اہل بیت در روضہ رضوان اینک امام حسین کہ من از رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم شنیدہ ام کہ فرمود ہر زنیکہ در حبالہ نکاح حسین در آید و مساس
او در یابد آتش دوزخ بر وحرام گردد و اگر خواہی کہ عروس فاطمہ زہرا و خدیجہ کبریٰ باشی خادم حرم
امام حسین شو خاتون زنانی سر در پیش افگند و فکر کرد و گفت مال و جاہ دنیا فانی ست و آنچہ
خدا تعالیٰ مرا عطا کردہ تا آخر عمر من بس ست و اگر جوانے و جمال ست اینہا بہ پیرے و بیماری زایل
شود اما خدمت اہل بیت موجب دولتے ابدی و سعادتے سرمدی ست پس ابو موسیٰ رض بحکم
وکالت او را با امام حسین رض عقد نسبت و آن نیک بخت دنیا و آخرت ملازمت شاہزادہ کونین
اختیار کرد شعر ہر بندہ کہ خدمت او اختیار کرد + او را خدائے در دو جہان بختیار کرد + چون اخبر
بشام رفت عداوت امام در دل یزید پلید زیادہ شد و گفت تا چندین مکر و حیلہ کردیم تا آنکہ ذن از
حبالہ این زبیر رض بدر آمد و امام حسین رض او را عقد کردہ حرمت ما را نگاہ نداشت کمر ہلاکت

ازان خلع کنی بعده پسر خود را قایم سازی تا او را بیعت کنم و در این وقت بیعت پسر تو با بیعت تو جمع نخواهم
کرد و ازین هر دو کس از شما کرا اطاعت نمایم و ممکن نیست که دو حاکم در یک وقت باشند زنهار بیعت
نخواهم نمود این بگفت و مراجعت نمود معاویه بالای منبر برآمد و بعد از حمد و ثنای حضرت اقدس الهی
و نعت نبوی گفت که من گفتگوی مردمان بگمراهی می یابم و گمان میکنید ای مردمان که ابن ابوبکر و ابن عمر
و ابن زبیر بیعت یزید نخواهند کرد و حال آنکه ایشان بیعت یزید کردند و اطاعت قبول نمودند اهل شام گفتند
قسم بخدا ما یان راضی نیستیم تا آنکه اینها در حضور ما یان آشکار بیعت یزید بنمایند و الا گردنهای ایشان
خواهیم زد معاویه گفت سبحان الله مردمان چقدر شتابی میکنند که شر بسوی قریش رسانند و
این گفتگو از شما بعد امروز کسی نخواهد شنید و از منبر فرود آمد و مردمان گفتند که ابن ابوبکر و ابن عمر
و ابن زبیر بیعت کردند و این اشخاص بقسم میگفتند که ما یان هرگز بیعت نکرده ایم مردمان بجوابش میگفتند
که آری و معاویه همانوقت کوچ نموده بشام رفت و او را در سنه پنجاه و یک ولیعهد خویش
گردانید و این امر را مردمان مکروه میداشتند و چون آبا و انکار جناب امام از بیعت معلوم یزید گردید عداوتی
در دل وی پیدا شد دوم آنکه عبد الله بن زبیر زنی داشت که در آن عصر بحسن و جمال او نشان
نمیدادند و خبر خوبی او بیزید پلید رسیده بود نادیده دلش وابسته محبت او شده و پیوسته
با خیال او بزبان حال میگفت شعر بیخبر عاشق خیال توئیم ٭ لاجرم طالب وصال توئیم ٭ القصه انواع
حیلها ساختند و تدبیرها پرداختند تا ابن زبیر آن زن منکوحه خویش را بیجهتی طلاق داد و از
شام وکالت نامه یزید بابو موسی اشعری رسیده که مطلقه ابن زبیر را برای او بخواهد ابو موسی
اشعری روزی بحکم وکالت یزید بسوی آن خاتون میرفت در راه عبد الله بن عمر بوی رسید
پرسید که بکجا میروی گفت بسوی مطلقه ابن زبیر میروم تا او را خواستگاری کنم و در خطبه وکالتی
و اصالتی دارم ندانم تا کدام را قبول خواهد کرد عبد الله پرسید که وکالت ازان کیست و معنی
اصالت چیست گفت اصالت ازان من اگر قبول کند و وکالت ازان یزید اگر پسندد و راضی شود
ابن عمر گفت بوکالت من هم سخنی بگوی اگر قبول افتد بعقد من در آر گفت چنین کنم و در راه امام حسین

مذکور ست که در سنه پنجاه از هجرت معاویه اهل شام را طلب کرد و استدعاے بیعت یزید بعد خود
نمود و اهل شام بر این معنی بیعت کردند و معاویه اول کسی ست که پسر خود را ولیعهد خلافت نمود در زندگی
خود و بعد از آن بمروان که از قبل او حاکم مدینه بود نامه نوشت که براے یزید بیعت از اهل مدینه بگیرد و لاجرم
مروان خطبه خواند و گفت که امیر المومنین مصلحت دید در آنکه خلیفه کند بر شما پسر خود یزید را بر سنت ابی بکر و
عمر رضی الله عنهما و عبد الرحمن بن ابو بکر از استماع این کلام برخواست و گفت بلکه بر سنت کسری و قیصر
زیرا که ابی بکر و عمر خلافت را در اولاد خود ها نگردانیدند و نه از اهل بیت خود کسے را مقرر نمودند وقتیکه معاویه
در سنه پنجاه و یک براے حج آمد و براے پسر خود بیعت گرفت و عبد الله بن عمر را طلب کرد و گفت
اے ابن عمر بمن رسیده است که تو فرقت و مخالفت را دشمن داری و پیوسته طالب سلامت و عافیت
مے باشی و میخواهی که روزے بشب و شبے را بروز آری و در تحت اوامر و نواهی حاکمی داخل نباشی وظیفه آنکه
گرد خلاف نگردی و در فساد ذات البین سعی ننماے عبد الله بن عمر رض بعد استماع تقریر معاویه بخوابش
زبان بگشاد که پیش از تو خلفا بودند و پسران ایشان بهتر از پسر تو بودند و آنها در پسران خود ندیدند آنچه تو
در پسر خود مے بینی و ایشان اختیار کردند براے مسلمانان آنچه اینها اختیار کردند و تو مرا مے ترسانے بر اینکه
پاره میکنی و شق میسازے عصای مسلمانان را و حال آنکه من چنین نیستم بلکه من مردی ام از مسلمانان هرگاه که
جمله مسلمانان بر امرے جمع شوند منهم یکے از ایشانم معاویه گفت رحم کند ترا خدا تعالی و ابن عمر از مجلس
برخواست و بیرون رفت معاویه عبد الرحمن بن ابی بکر را طلب کرد و گفتگوے بیعت یزید بمیان آورد عبد الرحمن
بن ابی بکر گفت قسم بخدا تو می خواهی که در امر پسر تو من وکیل شوم بخدا سوگند که این امر نخواهم
کرد و قسم خداے را که این امر را شورے در میان مسلمانان مصلحت مے بینم و هر آئینه میشناسم کیدی
و مکرے را بر تو این بگفت و از مجلس بیرون آمد پس ازین معاویه عبد الله بن زبیر را طلب ساخته
و گفت اے ابن زبیر تو نیستی مگر روباه ترسنده که از سوراخی داخل مے شود و از سوراخ دیگر
بیرون مے آید و تو اعتماد کردی بجانب این هر دو کسان و در سوراخ بینی ایشان دمیدے و
ایشان را خلاف رایهای ایشان برداشتے ابن زبیر گفت اے معاویه تو امارات را مالک شدے اولاد خود را

امام همام سید انام حسن وفات یافت معاویه خواست که یزید پسر خود را ولیعهد نماند و سلطنت و ملک سپرد وی کند درین باب مشورت با اهل شام کرد همه قبول نموده بیعت کردند و معاویه از دمشق برای حج آمد و بمدینه رفت و از اهل حرمین شریفین طلب بیعت کرد اول ایشان ابا کردند آخر الامر لاچار شده بیعت نمودند اجمار کس سیدنا امام حسین و عبد الرحمن ابن ابو بکر و عبد الله بن عمر و عبد الله بن زبیر معاویه بتعظیم و اعزاز ایشان را بسیار کرد و بحسن سلوک و ارسال تحائف پیش آمد تا هم قبول نکردند و میگویند که بحضرت امام حسین تکلیف بیعت در حیات خود نداده بود و در خواست این امر نکرده بود هرگاه که معاویه دانست که عبد الرحمن بن ابو بکر و عبد الله بن عمر و عبد الله بن زبیر هرگز بیعت نخواهند کرد ایشان را در خلوت طلبیده بمدارا پیش آمد عبد الله بن ابو بکر گفت که سنت را رسول خدا اختیار کن و یا فعل ابو بکر و عمر را رسول خدا صلے الله علیه و اله وسلم انتقال فرمود کسی را خلیفه خود نساخت مردمان را بطور خود گذاشت و مردمان ابو بکر افضل خود ها را خلیفه ساختند چون زمان وفاتش در رسید پسر خود و از برادران خویش کسے را والی نساخت بتفرس خود خیر الناس عمر بن خطاب را خلیفه نمود اما عمر بن خطاب نظر کرد و قابل خلافت شش کس را یافت و خلافت را میان ایشان شوری گذاشت پس مردمان اختیار کردند یکی را از ین شش کس تو نیز یکے ازین طریق اختیار کن معاویه باستماع این سخن خاموش گردیده روبدیگران کرده گفت شما کس چه می گوئید جواب دادند که ما همان میگوئیم که عبد الرحمن گفت معاویه گفت که فردا بر منبر جواب این کلام خواهم داد وقت موعود بمنبر برآمد و شجاعت وغیره اوصاف و احوال یزید بیان کرد و گفت اهل شام همه بیعت کردند بعد ازین گفت که این سه کس نیز بیعت کردند و اشاره بجانب عبد الرحمن بن ابو بکر و عبد الله بن زبیر و عبد الله بن عمر نمود آن وقت ایشان مجال سخن گفتن نیافتند که دم زنند ساکت ماندند و اهل حجاز باستماع تقریر معاویه بیعت یزید نمودند هرگاه که مجلس ختم گردید این هر سه اشخاص ایستاده گفتند که ما هرگز بیعت نکرده ایم مردمان باور نکردند و در همانشب معاویه بشام رفت و این واقعه در سنه پنجاه از هجرت بود چنانچه صاحب مفتاح النجا و مصنف ماثبت بالسنه غیر هما نقل کرده و در تاریخ سیوطی

وقتیکه سوال کنید خدا را سوال کنید برای من وسیله را گفتند یا رسول الله که سکونت میکند با تو در آن
فرمود علی و فاطمه و حسن و حسین و ابن حاتم از حدیث علی کرم الله وجهه آورده که بر منبر کوفه میفرمود
ایها الناس در بهشت دو مروارید است یکی سفید و دیگری زرد و مقام محمود از مروارید سفید ست مر او را
هفتاد هزار غرفه است و هر بیت از وی سه میل است و اسم آن وسیله است و آن از برای محمد و اهل بیت
اوست و مروارید زرد مانند آن است و آن برای ابراهیم و اهل بیت اوست علی نبینا و علیه السلام
دوسترین مردمان بود آن جناب نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم در غایة السئول حنبلی مذکورست
که رسول الثقلین امام حسین را بران راست و ابراهیم فرزند خود را بر ران چپ نشانیده بچشم
اشفاق و بدیده الطاف هر دو را میدید جبرئیل ع فرود آمد و پیغام رسانید که حق تعالی این هر دو را
برای تو جمع نمی کند یکی را از ان دو اختیار کن سید ابرار نبی مختار بخاطر مبارک آورد که اگر حسین را
واقعه ناگزیر پیش آید از مفارقت آن فرزند دلبند دریچه الم و اندوه بر ما و علی که پسر عم من ست و بر زهرا
بگشاید و اگر ابراهیم رحلت کند این غم تنها نصیب من باشد من آن را تحمل توانم کرد بار آن را توانم
برداشت پس فوت ابراهیم اختیار نمود و بعد از سه روز فرزند دلبند رسول خدا صلی الله علیه
و آله و سلم رحلت نمود و آن جناب هرگاهیکه حسین را در کنار می گرفت اهلاً و مرحباً بمن فدیته
یا بنی ابراهیم میفرمود و در وسیلة النجات مذکورست که در بعض کتب بنظر رسیده که حضرت
امام حسین گفت که شتر چگونه آواز میکند رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم برای خاطر آن برگزیده
جل و علا دو مرتبه اُف اُف فرمود جبرئیل ع نازل شد و گفت که اگر بار سوم خواهی فرمود آتش دوزخ
سرد خواهد شد و احادیثیکه مشعر اخبار شهادت آن امام مظلوم وارد گشته بسیار و بجای خود منقول
درین عجاله بذکر شهادت آن امام مظلوم اکتفا کرده می شود و گویند یزید پلید از امام همام بدو سبب
عداوت داشت یکی آن که امام همام در ایام حکومت امیر معاویه و هم در زمان سلطنت یزید از بیعت
او را باو انکار فرمود دوم زن مطلقه عبد الله بن زبیر که یزید خطبه او کرده بود و زن مذکور با جناب امام
حسین نکاح نمود و تشریح این اجمال آنکه نقله اخبار و آثار در مصنفات خویش چنین روایت میکنند که چون

خویش و مرویست که مشابه بود از سر تا ناف با علی مرتضی و از ناف تا پاے بمحمد مصطفی ص و امام حسن
از بالا مشابه بمحمد ص از زیر با علی مرتضی بود بالجمله این هر دو گوهر درج جمال و دو اختر برج کمال ظاهرا و باطنا
جامع کمالات مصطفوی و حاوی کرامات مرتضوی بودند در حبیب السیر از شواهد النبوة مسطورست که
آنجناب جمالی داشت که چون در خانه تاریک بنشستی از بیاض عذار و برق رخسار فایض الانوارش
بوے راه بردندی و در سنن ترمذی از یعلی بن مُرّه مروی ست که گفت شنیدم از رسول خدا صلی الله
علیه و آله و سلم که مے فرمود حسین از من ست و من از حسین ام خداے دوست دارد آنکس را که دوست
دارد حسین را و حسین سبطی ست از اسباط لله در قایله مثنوی میرم حسین است و حسن آرام جسم و جان و تن
بیمهر ایشان دم مزن گر میزنی لاف از ولا  آن قرة العین علی وان میوه باغ نبی  آن یک امیر متقی وان یک امام مقتدا
آن روز و شب اندر تعب وان سال مه اندر کرب  آن خسته زهر تعب وان کشته تیغ جفا  از دست طعن فاسقان دار شومی آن منکران
آن یک اسیر مدبران وان یک شهید کربلا  در بخاری از انس مرویست که گفت کسی مشابه تر برسول خدا
صلی الله علیه و آله و سلم نبود از حسین رضی الله عنه و از سلمان فارسی مرویست که فرمود رسول خدا
صلی الله علیه و سلم چنانکه نام نهاد هارون پسران خود را بشبر و شبیر من نام نهادم پسران خود را بحسن و حسین
و ابن سعد از عمرو آواز ابن سلیمان روایت میکند که حسن و حسین دو نام اند از نامهای اهل جنت و در
ایام جاهلیت کسی باین هر دو اسم در عرب موسوم نشده و کنیت وی رض ابا عبد الله و لقب شریفش
سید و طیب و زکی و سبط ست و رشید و ولی و مبارک و تابع لمرضات الله و الدلیل علی ذات الله بوده
است و مناقب و مآثر و فضایل آنجناب لا تعد و لا تحصی ست که طاقت بشری بتحریر و احاطه آن نمیرسد
بالجمله ذات بابرکات آنجناب در اوصاف جمیله عدم النظیر بود کان عالما عاملا عابدا زاهدا جوادا شجاعا
فصیحا بلیغا مستجمعا بجمیع صفات الکمال البشریه کجده و ابیه و اخیه و جناب رسول خدا صلی الله علیه و سلم
در دوستے و محبت آنجناب ترغیب فرمود و از بغض و عداوت آنجناب ترهیب نمود و فرمود و حارب
لمن حاربهم و سالم لمن سالمهم رواه الترمذی و هم ارشاد نبوی ست الحسن و الحسین سیدا شباب
اهل الجنة رواه الترمذی و در مدارج النبوة مسطورست که ابن مردویه از علی روایت میکند که فرمود رسول خدا

امام عالیجناب و نیز آنچه در باب وفور علم و کثرت حلم و مکارم اخلاق و محاسن آداب وجود و سخاوت
آن امام انام در کتب سلف و خلف بسمت تشریح یافته زیاده از انست که استقصا تواند نمود و مجلدی
دیگر تحریر تواند کرد فلهذا اجوا و قلم پیش ازین طریق اطناب نمی پیماید و اولاد امجاد آنجناب بروایت بعضی پانزده
پسر بودند و پنج دختر اما پسران آن جناب زید حسن و ابوبکر و عمر و قاسم و عبدالله اکبر و حسین و عبدالرحمن و ابراهیم
و عبدالله اصغر و اسمعیل و محمد و یعقوب و جعفر و طلحه و اسحق و اما دختران آن جناب ام حسن و فاطمه و الده امام
محمد باقر رض و ام عبدالله و ام الخیر و ام سلمه در مفتاح النجا منقولست که اهل اخبار اختلاف کرده اند
در تعداد اولاد آنجناب از پنج تا پانزده و متفق علیه چهار اند و باتفاق علما از زید بن حسن و حسن بن
حسن که ملقب بحسن مثنی بوده نسل آنجناب باقی مانده و از فرزندان دیگر عقب نماند و الله اعلم سیدنا
و مقتدانا و امامنا سید الشهدا اقتدوه اهل صفا محبوب رسول خدا گلدسته حدیقه علی مرتضی نورنگاه
فاطمه زهرا حسین شهید کربلا علی جده و ابیه و علیه الصلوة و السلام تولدان امام همام پنجم ماه شعبان
سنه چهار از هجرت در مدینه منوره اتفاق افتاد و علی ارجح الروایات در مدارج النبوة چهارم ماه شعبان نقل
کرده و جناب زهرا حامله شد و بار گرفت بحسین شهید کربلا بعد از ولادت سیدنا حسن مجتبی به پنجاه شب و بقولی
روز پنجشنبه دوازدهم رمضان و بروایتی آخر ربیع الاول سنه ثلاث از هجرت و الاول اصح و جناب جعفر صادق
از پدر بزرگوار خویش روایت میفرماید که نبود در میان حسن و حسین رض تفاوت مگر یک طهر یعنی پانزده روز
و در مدارج النبوة مسطورست که نبود در زهرا الا آنچه می باشد زنان را از حیض و نفاس و لهذا تسمیه کرده شده
است بحوراء جنت و حبیب السیر مسطورست که بروایت جمعی از ارباب اخبار مثل مصنف مستقصی و مولف ربیع الابرار
و غیرهما از فضلای کبار مدت حمل آن امام بزرگوار شش ماه بوده و غیر از حسین بن علی مرتضی و یحیی بن زکریا
هیچ فرزندی شش ماهه متولد نشده که زنده باشد و برگاه یکه آن امام شهید تولد شد رسول خدا صلعم در گوش راست
آن امام مظلوم اذان داد و در گوش چپ اقامت فرموده ختنه نمود در روز هفتم از ولادت باسعادتش و عقیقه
نمود از دو بیک گوسفند و بروایتی دو گوسفند و از فاطمه زهرا فرمود که موی سر او را و بموزن آن
نقره بفقرا تصدق کن و قابله رایک ران از گوسفند عقیقه بده آنجناب مشابه بود پدر بزرگوار و جد نامدار

نظر بصفات ذاتیه خود کرد اصلاح و رفع فساد و اشت فرمود که اگر کار تا باینجا میکشد من راضی نیستم
مرا در بقیع بپهلوی برادر من دفن کنید و در روایت دیگر آمده است که هم در وقت رحلت بسید نا امام حسین
فرمود که مرا در پهلوی جد من دفن کنید اگر این قوم ازان مانع اینند با ایشان الحاح و نزاع مکن
و مرا در بقیع دفن کن و در آخر چنان شد که وی رضی الله عنه خبر داده بود پس مروان که حاکم مدینه
بود بجنگ برخاست و گفت هرگز روا ندارم که حسن بن علی را در حجره پیغمبر دفن کنید و عثمان بیرون
باشد ابو هریره و اصحاب دیگر که دران زمان در مدینه مطهره بودند میگفتند و الله این ظلم
صریح است که حسن را منع کنند از دفن در پهلوی جد او بعد ازان در ملازمت سید نا امام حسین آمدند
و گفتند که آخر بتو برادر تو وصیت کرده بود که اگر کار بسر حد قتال رسد مرا بمقبره مسلمانان دفن کن
و با قوم نزاع مکن آخر بالحاح ایشان او را بمقبره بقیع دفن کردند در حبیب السیر مذکور است که
دران آوان که خبر فوت امام حسن بدمشق رسید ابن عباس دران خطه بود روزے بمجلس معاویه رفته
ابن هند بزبان شماتت گفت یا ابا العباس شنیدی که حسن بن علی روی بعالم آخرت آورده عبد الله
بعد از تکلم بکلمه استرجاع گفت ای معاویه حضرت گاه دان جهان از برای تو مقرر شده بمرگ حسن مسدود
نخواهد شد و تو در عالم فانی بر مسند کامرانی باقی نخواهی بود دماکه اهل بیت مصطفی ایم بمصیبتے ازین
عظیم تر گرفتار شده ایم ایزد تعالے ما را ازین نوایب فرجی روزے کناد انگاه ابن عباس بزخواسته
بیرون رفت معاویه از سرعت جواب او بر وفق صواب تعجب نموده گفت من مثل عمر خویش حاضر جواب
تر و عاقل تر از عبد الله بن عباس کسی ندیده ام و منقول است که بعد وفات امام همام حسن بن علی
رضی الله عنهما مروان بخیال عواقب امور که رمز سربسته فاش نشود جعده را باخفا روانه شام کرد چون
جعده نزد یزید رسید و درخواست الفای وعده نمود برزبان گفت تو با امام حسن چه وفا کردی که با ما خواهی
کرد و از مجلس خویش بیرون نمود هر گاه یکه معاویه از کیفیت جعده مطلع گردید فرمود تا جعده را بدوم اسپ
بسته میزدند و تشهیر میکردند خسر الدنیا والآخره گردید دین بر باد رفت و دنیا میسر نشد ۵ هر که
دین را بهر دنیاے دنی از دست داد + پشیمانی محروم ماند از دولت دنیا و دین + المختصر فضایل و مناقب آن

۱۲

چهل سال و شش ماه و چند روز گفته اند و قول اول اشهر است زیرا که از امام جعفر صادق رضی الله عنه
مرویست که چون امام حسن از دنیا رفت عمر شریفش چهل و هفت سال بود و در سال پنجاه از هجرت
شربت شهادت نوشید و بعد از جدا مجد خود چهل سال زندگانی نمود و مختار صاحب استیعاب
همین ست و گفته که بعضی عمر شریف او را چهل و پنجسال گفته اند و بعضی چهل و نه سال و نوزده روز گفته
و این طلحه شهادت آن امام همام در پنجم ماه ربیع الاول سنه چهل و نه از هجرت بیان کرده و الله اعلم
و در فصل الخطاب مرقوم ست که شش بار آن امام همام را زهر دادند و پنجبار کارگر نکرد و بار ششم کارگر شد سیدنا
حسین بن علی ببالین وی آمد و گفت ای برادر ترا کدام کس زهر داده است ما را خبر کن تا کار تو آخر شود
با او خصومت کنم گفت ای برادر پدر ما علی مرتضی و مادرم فاطمه زهرا و جدم محمد مصطفی و جده ام خدیجه
کبری غماز نبودند و از اهل بیت ما غمز نیامده است و نیاید اگر خدای عز و جل مرا بقیامت بیامرزد نامکس را
که مرا زهر داده است بمن بخشد در بهشت نروم هر چند سیدنا امام حسین جد و جهد فرمود که خبر دهد که کدام
کس زهر خورانیده آنحضرت خبر نداد فرمود اشد نقمة انکان الذی اظن به و الا فلا اقتیل بی و انه بری
در حیوة الحیوان از ابن خلکان منقول ست که هرگاه یکه سیدنا امام حسن بیمار گشت مروان بن حکم
خبر علالت آنجناب بمعاویه بن ابو سفیان نوشت معاویه بجوابش تحریر نمود که از حال حسن مرا خبر کرده باشی
وقتیکه خبر وفات آنجناب بمعاویه رسید تکبیر گفت و اهل شام بموافقت معاویه تکبیر گفتند فاخته
بنت قرظه بمعاویه گفت خنک کند خدا تعالی چشمان ترا بچه چیز تکبیر گفتی معاویه گفت حسن بن علی
وفات یافت فاخته گفت ایا بر موت ابن فاطمه تکبیر میگوی معاویه گفت والله تکبیر نگفته ام بشماتت موت
حسن ولکن قلب من راحت یافت و مرویست که چون وقت رحلت حسن ابن علی نزدیک رسید
کسی را نزد عایشه صدیقه رضی الله عنها فرستاد که اگر روی اذن دهد او را در حجره پهلوی جد وی سرور انبیا
صلی الله علیه و آله وسلم دفن کنند جناب صدیقه بطیب خاطر قبول فرمود و گفت چنین باشد
و در انجا جای یک قبر ست از ان او باشد بنو امیه چون این خبر شنیدند سلاح پوشیده بجنگ برآمدند
و بنو هشم نیز برآمدند و مستعد جنگ شدند چون سیدنا حسن رضی الله عنه شنید که کار بقتال میکشد

حرب ندارد و بار ہا میفرمود کہ مرا با کسے منازعتے نیست امن و سلامت مسلمانان نزد من مغتنم است بحرمت
از تفرقہ و پریشانی مردم و فتنہ و تشویش خلق بدین سبب سپاہ بردی بشورید ند و بسرا پردۂ وے
در آمدند ہر چہ یافتند غارت کردند حتی کہ بساطی از زیر پایش کشیدند و ردا از گردن مبارک وی
بیرون آوردند آنحضرت سوار شدہ رو بدابن نہاد در اثنای راہ جراح بن قبیصہ اسدی در کمین
نشستہ بود بیرون تاخت و خنجرے بر ران مبارک آنحضرت زد کہ تا باستخوان رسید و عبد بن
فضل طائی خنجر از دست جراح بیرون کرد و پارہ پارہ ساخت آنجناب در قصر ابیض مدائن نزول
فرمود و جراحان حاضر شدند و بمعالجہ پرداختند بعد حصول شفا امام حسن چون بیوفائی کوفیان کہ
با پدر بزرگوارش کردہ بود و مدد و نیرنگیکہ باوے نمودند ملاحظہ فرمودہ با والی شام صلح نمود و تبعیت
سلطنت کرد و امر سلطنت بر معاویہ قرار گرفت و بعد مصالحہ آن امام ہمام بمدینہ مراجعت فرمود و قریب
دہ سال دران بلدۂ معظمہ بسر بردہ در اوایل سنہ خمسین من الہجرت سید المرسلین بایماے یزید پلید مردان
بوسالت ایلونیہ نام زنی کہ دلالہ بود و بخانہ باشندگان مدینہ آمد و شد میکرد نسبت جعدہ بنت اشعث بن قیس
آنجناب را بزوجیت یزید و حصول جاہ و حکومت و سلطنت فریفتہ آبادہ ساخت کہ آن امام ہمام را
زہر خوراند و بزوجیت یزید در آید و مالک ملک و مال گردد جعدۂ بطمع دنیا دنیہ بسودۂ الماس دنزد بعضے
زہر بلا اہل مرسلہ مروان آنحضرت را در خرما خورانید آنحضرت تا چہل و زیمارے کشید در روز پنجشنبہ
بشب اوایل ربیع الاول و بقولے بست و ہفتم صفر سنہ مذکورہ ازین محنت سراے فانی رحلت فرمود
بفردوس اعلی منزل گزید و در پہلوے جدۂ خود فاطمہ بنت اسد مدفون شد و قد اشار بعض المحققین الے
رجحان ہذہ الروایۃ و در تاریخ الخلفا جلال الدین سیوطی مذکورست کہ بود وفات آنجناب در سن چہل و نہ
از ہجرت و نزد بعضے پنجم ماہ ربیع الاول سن پنجاہ و نزد بعضے سن پنجاہ و یک و نزد بعضے بست و نہم صفر
وفات آنجناب رضی اللہ عنہ بودہ است و در صواعق محرقہ و استیعاب و غیرہما منقول است کہ حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہ امام حسن را در جنت البقیع بپہلوے حضرت زہرا دفن کردند و عمر شریف آن
امام ہمام در وقت وفات نزد بعضے چہل و ہفت سال بود و نزد بعضے چہل و رسال و بعضے

بعد ازان دیگران نیز بیعت کردند قریب چهل هزار کس به بیعت او رسیدند و این واقعه در سنة اربعین من الهجرة
بست و دوم ماه رمضان بود و بعد شش ماه با معاویه بن ابی سفیان صلح فرمود و خلع خلافت نمود و
معجزهٔ نبویه ظاهر شد در حق او چنانچه در حدیث صحیح واقع ست که فرمود رسول خدا صلے الله علیه وآله
وسلم ابنی هذا سید ولعل الله ان یصلح به بین فئتین عظیمتین من المسلمین رواه البخاری یعنی این پسر
من سردار ست وزود باشد که ایزد تعالی اصلاح کند بواسطه وے میان دو گروه عظیم از مسلمانان
و مراد از صلح خلع خلافت ست و در مفتاح النجا منقول ست که هرگاه خبر شهادت سید نا علی
و بیعت حسن بن علی بسمع معاویه رسید مع لشکر خود بجانب عراق آمد و امام حسن رضی الله عنه نیز
مع عسکر خود حرکت فرمود و مردمان از رفاقت جناب شان سستے نمودند و گریز کردند و قریب
چهل هزار کس همرکاب آنجناب که بعضی از محبان او و بعضے از محبان پدر بزرگوار او و گروهی از اصحاب
حرص و طمع در غنایم و بعضے ازانها اصحاب غیرت تابع سرداران خود شدند و بعضے ازانها
از اول بودند و قتیکه تلاقی طرفین واقع شد و معاویه نزدیک رسید مردمان از عسکر سید نا امام حسن
رضے الله عنه جدا شدند و بلشکر معاویه ملحق گشتند و بعضے نالایقان از لشکر امام همام پوشیده بمعاویه نوشتند
و ضامن شدند که آن امام همام را سپرد و سازند و حلقهٔ اطاعت معاویه در گردن خود نهاد و چون این خبر بسمع
شریف امام همام رسید و با حوال و اقوال یاران خود واقف گردند راغب بمصالحت گشت و ایلچیان
و وکلا در میان آمد و شد نمودند و صلح قرار دادند امام همام بعد شرائط چند صلح نمود و خلع خلافت فرموده
امر سلطنت بمعاویه سپرد در ماه ربیع الاول سنه چهل و یک هجری و تمام شد با او ایام خلافت نبویه
که در حدیث وارد گشته روے عن احمد و ابی داؤد و الترمذی و ابن حبان فی صحیحه عن سفینة قال النبی
صلے الله علیه وآله وسلم الخلافة ثلثون سنة ثم یکون ملکا عضوضا نقل ست که چون ان امام همام بمقابله
حاکم شام با چهل هزار کس از کوفه بیرون آمده بدیر عبد الرحمن نزول فرمود قیس بن سعد را با
دوازده هزار سوار نامدار از مقدمهٔ لشکر تعین فرموده چون بسابا ط مداین رسیدند در انجا توقفی واقع
شد تا چهار پایان آسوده شدند و از توقف امام همام جمعے از لشکریان چنان فهم کردند که داعیهٔ

کہ در مشکوٰۃ منقول است بیک گوسفند عقیقہ نمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبوزن موی سر شریفش نقرہ
تصدق فرمود و وزنش یکدرم یا بعض درم بود و بروایت نسائی دو گوسفند در عقیقہ ذبح فرمود
و در روز ہفتم از ولادت ختنہ نمود او را رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و از طلحہ مرویست کہ چون آن
مولود مسعود تولد نمود جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام پرسید کہ این فرزند را چہ نام کردہ اید
عرض کردند کہ حرب پس آنجناب نام آن ولا نزاد را الحسن تغییر داد و مرویست کہ جبرئیل امین بحضور رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف آورد و قطعہ حریر بہشت کہ بران نام وی حسن نوشتہ بود بہدیہ آورد و مشابہ
ترین مردمان بود بر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در صورت و سیرت و از امیر المومنین علی بن ابیطالب
مرویست کہ فرمود حسن مشابہ ترین ہست بر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از سر تا سینہ رواہ الترمذی و در
بخاری از سیدنا ابوبکر الصدیقؓ مرویست کہ فرمود کہ حسن مشابہ ہست بر رسول خدا و بعلی مشابہ نیست
و القاب شریفش سید و نقی و طیب و زکی و سبط و ولی و غیر ذلک و نیز ملقب بکریم و حلیم و زاہد بود و
صاحب وقار و سکینہ بود و فضائل آن امام ہمام بحدی ہست کہ قلم زبان و زبان قلم از تحریر و تقریر آن
قاصر ست و آنحضرت یکی از اہل بیت ہست کہ آیۂ تطہیر در شان ایشان نازل گردیدہ و یکے از آنست
کہ روز مباہلہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشان را در کنار خود گرفتہ فرمودہ اللھم ہؤلاء اہل بیتی
و یکی از آنست کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے محبت و مودت ایشان ترغیب فرمودہ و برائے
بغض و عداوت ایشان ترہیب نمودہ گفت من جنگ کنندہ ام با کسے کہ جنگ کند با ایشان و من
صلح کنندہ ام با کسیکہ کہ صلح کند با ایشان و در مواہب و جامع صغیر از جناب عائشہ صدیقہ رضؓ منقول
است کہ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی والحسن والحسین یلعبان ویقعدان علے ظہرہ
و آن امام ہمام بعد از وفات پدر بزرگوار خویش علی مرتضے بوصیت وے بر سریر خلافت
نشست و شش ماہ خلافت کرد و بہ تیم الخلافۃ ثلثون سنۃ و در بعضے روایات باجماع اہل حل و عقد
بمبایعت اہل کوفہ خلافت اختیار نمودہ خطبۂ بلیغ بمنبر بر آمدہ خواند و مردمان را براہ راست
ہدایت فرمود اول کسیکہ قدم اخلاص در راہ مبایعت او نہاد قیس بن سعد عبادہ الانصاری بود

چهارم عفو از مردمان پنجم فاعل و مفعول بحرام نمی شوند دلیل علامت اول قول او تعالی
است وانک لعلی خلق عظیم و اگر باشد برای او بد خلقی صحیح نخواهد شد نسب او با رسول خدا
صلی الله علیه و آله وسلم بالاجماع و همچنین کسیکه ظاهر کند عیوب مردمان را نسب او با رسول خدا
صلی الله علیه و آله وسلم صحیح نخواهد شد بالاجماع و علی هذا القیاس کسیکه برای او غضب باشد
و جاری کند غضب خویش را نسب او صحیح نیست با رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بالاجماع
و همچنین ست کسیکه فاعل و مفعول باشد بحرام نسب او صحیح نیست با رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم
بالاجماع پستر کذب و بهتان و غمازی و همه این نیستند از صفات اولاد رسول خدا صلی الله علیه
و آله وسلم و شخصیکه موصوف بصفات مذکوره باشد نسب او صحیح نیست با رسول خدا صلی الله علیه و آله
وسلم گفت امام دانستن این مسئله واجب ست بر امت محمد صلی الله علیه و آله وسلم برای اینکه در آخر زمان
اکثر مردمان خواهند بود که خود را در اولاد آنجناب علیه الصلوة والسلام خواهند گفت و مویهای
سر خود را دراز خواهند داشت مثل علویان پس وقتیکه بیابید در انها صفات مذکوره قبول
کنید سیادت اوشان را و تعظیم آنها واجب ست بر مردمان و اگر صفات مذکوره در انها نباشند
سیادت آنها ثابت نیست و تعظیم آنها بر مردمان واجب نیست و وقوع این مسئله در آخر زمان
خواهد بود و مردمان از انها غافل خواهند بود والله اعلم و مناقب و مآثر هر دو جگر گوشه
بتول و فرزندان رسول صلی الله علیه و آله وسلم لا تعد و لا تحصی در کتب احادیث مرقوم و مذکور و درین
مقام بذکر تاریخ ولادت و وفات اکتفا می رود نقلهٔ آثار اهل بیت نبوی چنین روایت کرده اند
سیدنا و امامنا برگزیدهٔ خدای عز و جل نور چشم محمد مصطفی گلدستهٔ حدیقهٔ علی مرتضی
قرة العین فاطمه زهرا **حسن بن علی** رضی الله عنهما ولادت باسعادت وی پانزدهم ماه
رمضان و نزد بعضی پانزدهم ماه شعبان و بروایت صحیح بعد گذشتن پنج روز از شهر شعبان سال سوم
از هجرت در مدینهٔ منوره وقوع یافت و هرگاه که آن امام همام بوجود آمد رسول خدا صلی الله علیه وسلم
در گوش راست اذان گفت و در گوش چپ اقامت گفت و عقیقه فرمود و بروایت امام محمد باقر رض

و در کتب حدیث مثل صحاح ستہ و غیرہ منقول و مذکور اند اینجا لہ گنجایش ندارد کہ شمہ از ان بقید تحریر در
آرد دنیا و علیہ عنان شبدیز قلم را بسوی ذکر نبیسہ ہای حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معطوف
میگردانم **فصل نوزدہم** در تعداد نبیسہ ہای جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در کتب
معتبرہ تاریخ و حدیث مذکور ست کہ **علی و امامہ** از زینب بنت رسول خدا بوجود آمدند چنانچہ در ذکر حال زینب
بیان اینہا گذشت **عبد اللہ** از بطن رقیہ بنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بوجود آمد و بعمر دو سالگی وفات
یافت و در تنقیح ابن جوزی مسطور ست کہ حضرت فاطمہ زہرا چہار فرزند داشت امام حسن و امام حسین
و زینب و کلثوم زینب بنت فاطمہ زہرا رض را با عبد اللہ بن جعفر طیار در سلک ازدواج کشیدند و از
او دو پسر بوجود آمدند عبد اللہ و عون کہ در معرکہ کربلا شہادت یافتند ام کلثوم بنت فاطمہ زہرا را فاروق
اعظم عمر بن الخطاب رض در زمان خلافت خود بحبالہ نکاح در آورد و از وی پسری موسوم بزید بوجود آمد
و بعد از فوت فاروق اعظم عون بن جعفر او را بخواست و چون عون نیز فوت شد محمد بن جعفر بمناکحتش
رغبت نمود و محمد را از ام کلثوم دختری بوجود آمد و محمد چون بعالم بقا انتقال کرد عبد اللہ بن جعفر ام کلثوم
را بعقد خود در آورد و فوت او در خانہ عبد اللہ بوقوع انجامید و بروایت محمد بن اسحق و لیث بن سعد
جناب سیدہ را دو فرزند دیگر بودند محسن و رقیہ و این ہر دو در صغر سن وفات یافتند و در روضۃ الاحباب
و مدارج النبوۃ مسطور ست کہ از زینب و ام کلثوم مطلقاً نسل باقی نماندہ پس ذریت طاہرہ حضرت
خاتم الانبیا منحصر باشد در اولاد امجاد امیر المومنین سیدنا امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما در طحاوی
منقول ست کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود کہ اولاد من از شش علامت شناختہ می شود
اول از علم دوم از حلم سوم بشجاعت چہارم بسخاوت پنجم بتقوی و ششم بفقر راست فرمود رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابو الفضل بخاری گفت سوال کردم از امام ہمام فخر الائمہ آیا شناختہ می شود
اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در میان مردمان بعلامت یعنی صحیح باشد بان علامت سیادت
انہا ای نسب انہا یا شناختہ نمی شود پس امام فرمود کہ برای شناخت اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
علامتہا ست اول آن حسن خلق با مردمان دوم ستر عیوب مردمان سوم غضب خوردن با مردمان

پیش تو قسم بخدای کریم نمی گذارد کسی نماز بر فاطمہ زہرا سوای تو پس ابوبکر صدیق پیش آمد و نماز خواند بر
جنازہ رحمت اندازہ جناب بتول رضؓ و دفن کردہ شد وقت شب چنانکہ روایت نمودہ بصری و ابن
سمان در کتاب الموافقہ و در بعض روایت وارد گشتہ کہ سیدنا ابوبکر صدیق امامت فرمود و نماز جنازہ خواند
بچہار تکبیر واللہ اعلم و در محل دفن حضرت زہرا نیز اختلاف ست بعضی بر انند کہ مرقد مطہرش در بقیع است
در قبہ عباس کہ آنجا سایر اہل بیت نبوۃ آسودہ اند و نزد بعضی قبر شریف او در خانہ اوست کہ متصل
مسجد نبوی بود و آنخانہ داخل مسجد شریف نبوی شدہ است در زمان بنو امیہ ہر گاہیکہ مسجد نبوی را
زیادہ کردند و جنازہ حضرت زہرا رضؓ را از خانہ بیرون نبردند و الآن زیارت دے ہم در اینجا متعارف
است و بقولے قبر وی در مسجد بست در بقیع کہ بوی منسوب ست در جہت قبہ عباس بایل شرق و گفتہ آنند
کہ آن معروف بہ بیت الحزن ست و مسعودی در مروج الذہب مے آرد کہ در موضع قبور حضرت امام حسن
و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم سنگی یافتند بر او نوشتہ بود ہذا قبر
فاطمہ بنت رسول اللہ سیدہ النساء العالمین و قبر الحسن بن علی و علی بن الحسین و محمد باقر بن علی و جعفر
بن محمد رضی اللہ عنہم و ظہور این سنگ در سنہ سہ صد و سی و دو بود و در قصہ دفن امام المسلمین حسن بن
علی آمدہ است کہ وی رضؓ وصیت کردہ بود کہ اگر مردم نگذارند کہ مرا در پہلوے جد من رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم بسپارند پس در بقیع پیش مادر من فاطمہ زہرا رضؓ دفن کنید و بالجملہ مختار در قبر شریف
این مکان ست واللہ اعلم و در مدارج النبوۃ منقول ست کہ امام غزالی در زیارت بقیع ذکر مسجد
مذکور کردہ بنماز گزاردن در وے وصیت نمودہ است و نیز در کتاب مذکور مسطور ہست کہ قول اول
صحیح و موافق اخبار و آثار ست و در عمر شریف حضرت زہرا نیز اختلاف ست بعضے گفتہ اند وقت
انتقال سن شریف بست و ہشت سال و شش ماہ بود و نزد بعضی بست و سہ سال و بعضے بر انند
کہ بست و چہار سال عمر شریف حضرت فاطمہ زہرا بود کہ انتقال فرمود کما ذہب الیہ الذہبی و در کشف الاسرار
فی حضایص سید الابرار مسطور ست کہ سن مبارک فاطمہ زہرا حین وفات سی سال بود و بروایتے
سی و پنج سال واللہ اعلم و فضایل و مناقب و مآثر حضرت زہرا رضؓ زیادہ از ان ست کہ حصا تواں کرد

باید که هیچکس مرا برهنه نسازد این بگفت و انتقال فرمود بعد از لحظه امیر المؤمنین علی بخانه در آمد
و کیفیت حال را دانسته قطرات عبرات از سحاب دیده اشکبار فرو بارید و در روضة الاحباب مسطور است
که این واقعه را بهمین طریقه محمد بن سعد کاتب واقدی در طبقات خویش نقل نموده است و اگر نصیحت
رسد از مخصوصات حضرت زهرا رضی الله عنها باید دانست چرا که مخالف حکم فقهاست و این را امام
حنبل هم در مسند خود نقل نموده ولیکن مشهور این ست که چون وفات یافت بموجب وصیت او اسما
بنت عمیس او را غسل داد و جناب حسنین آب برای وی می آوردند و می ریختند و بر فوت مادر بزرگوار
میگریستند و از امام محمد باقر رضی الله عنه منقول ست که هرگز ندید کسی فاطمه زهرا را خندان از وقتیکه
رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم انتقال فرمود تا آنکه خود ازین عالم فانی بملک جاودانی تشریف برد و بعد
وفات غسل دادند آنجناب را علی مرتضی و اسما بنت عمیس و نماز گذارد بر جنازه حضرت زهرا بقول
بخاری علی بن ابی طالب و بقول دولابی عباس و در قبر شریف حضرت زهرا علی بن ابی طالب و فضل
بن عباس در آمدند و دفن نمود جناب مرتضوی حضرت زهرا را بموجب وصیت او وقت شب و سوای
کسانیکه مذکور شد دیگرے از اصحاب رسول مقبول بر جنازه حضرت زهرا حاضر نبود و گویند روز دیگر
ابوبکر صدیق و عمر فاروق رض و دیگر اصحاب انسرور با علی مرتضی شکایت کردند که ما را چرا خبر نکردی تا شرف
نماز بروی حاصل میکردم علی کرم الله وجهه عذر کرد که بنا بر وصیت وے کردم که او گفته بود که چون از دنیا بروم
مرا بشب دفن کنی تا چشم نامحرم بر جنازه من نیفتد مشهور میان مردم و مذکور در روضة الاحباب وغیره
این ست و بروایت ابو سعید السمان ثابت می شود که سیدنا ابوبکر الصدیق بوقت نماز جنازه حاضر شد
و سیدنا علی او را امام ساخت چنانکه در ریاض النضره از مالک بن جعفر بن محمد و او از پدر بزرگوار خویش
و جد امجد خود علی بن الحسین رض روایت میفرماید که هر گاهیکه جناب سیده النسا فاطمه زهرا در میان
مغرب و عشا انتقال فرمود ابوبکر صدیق و عثمان و عبد الرحمن بن عوف حاضر شدند وقتیکه جنازه
رحمت اندازه آنجناب برای خواندن نماز آوردند و نهادند علی مرتضی فرمود که ای ابوبکر پیش شو و امامت
فرما ابوبکر صدیق گفت ای ابو الحسن من پیش شوم و حال آنکه تو حاضر باشی علی مرتضی فرمود آرے ای ابوبکر

المختصر انچہ در تاریخ ولادت و تزویج ذکر کردہ اند تقاضا میکند کہ وی رضہ در حین تزویج در سن ہا نزدہ سالگی بودہ باشد بر روایت اہل بیت نہ سالہ بود و بقولے چہاردہ سالہ بود بر روایتے بست سالہ بود و تشریح تزویج جناب زہرا با علی مرتضی رضی اللہ عنہما در ذیل حالات سنہ دوم از ہجرت بیان کردہ ام و منقول ست کہ چون فاطمہ زہرا نزد خیر الانام علیہ الصلوۃ و السلام در آمدی آنحضرت از جای خود برخاستی و او را ابو سیدے و بر جای خود بنشانیدی و چون حضرت رسالت پناہ بخانہ وے رفتی فاطمہ زہرا نیز بہمین طریقہ با پدر بزرگوار خویش عمل نمودے و از ثوبان مولای رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مرویست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چون بسفر میرفت آخر کسی را کہ وداع میکرد فاطمہ زہرا بودے و چون مراجعت میفرمود با اول کسیکہ از اہل بیت خود ملاقات می فرمود بتول رضہ بودے انگاہ بجمیع ازواج تشریف می بردو در وفات حضرت فاطمہ زہرا نیز اختلاف است و اشہر آنست کہ بعد از شش ماہ از انتقال رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زہرا وفات یافت و بعضے بعد سہ ماہ گفتہ اند و بقول عمر ابن دینار وفات حضرت زہرا بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت ماہ بودہ است و این بریدہ گفتہ کہ زندہ ماند فاطمہ زہرا بعد پدر بزرگوار خویش ہفتاد روز و بقولے چہل روز و بروایتے بست و نہ روز و بقولے سی و پنجروز و بقولے بست و چار روز و نزد بعضے بعد ہشت روز و بقولی ہفتاد و پنجروز و قول اول اصح است کہ وفات حضرت زہرا در شب سہ شنبہ سوم ماہ رمضان بعد انتقال رسول انس و جان بشش ماہ اتفاق افتادہ کما صحح النجارے و مرویست کہ حضرت زہرا رضہ در مرض موت خود در ان روز کہ از دنیا نقل فرمودہ علی مرتضی بمہمی از خانہ رفتہ بود و سلمی آزاد کردہ حضرت مصطفی را طلبیدہ فرمود برائے من مقداری آب مہیا سازکہ غسل کنم سلمی گوید کہ زہرا رضہ بعد از ترتیب آب غسل نمود کہ ہرگز بدان خوبے کسی را ندیدم کہ غسل نمودہ باشد پس جامہائے پاک خود را طلبیدہ پوشید آنگاہ فرمود کہ فراشش مرا در میان خانہ اندازند بموجب فرمودہ عمل نمودم فاطمہ زہرا بران فراش تکیہ کردہ بر پہلوئے راست رو بقبلہ و دست راست در زیر روی خود نہادہ گفت ای سلمہ من ہمین لحظہ از دار فنا بسرائے بقا انتقال مے نمایم و غسل نمودم

باعلی مرتضی بپوشم و این لباس بہشت و اثمار جنت ست لباس را بپوشانید و اثمار را تقسیم کنید رسول
مقبول سر بسجدہ نہادہ بعد ازان فرمود اے جبرئیل بچیز یکہ من راضی شدم فاطمہ زہرا نیز راضی شد
من دوست میدارم کہ این ہدایا و عطایا را در دار القرار حرمت شوند نہ در دار فنا ولیکن ای جبرئیل
مرا خبر دہ از کیفیت تزویج فاطمہ کہ بر آسمان چگونہ واقع شدہ است جبرئیل گفت کہ ای محمد خداوند کریم
حکم فرمود کہ ابواب بہشت بکشانید پس بکشادند و ابواب دوزخ را ببندنمایند پس بند ساختند
بعد ازان اللہ تعالی بقدرت خویش عرش و کرسی و شجرہ طوبی و سدرۃ المنتہی را تزئین فرمود
و بغلمان و ولدان امر نمود کہ در ہر قصر جنت خیمہ و غرفہ نصب کنند و در ہر غرفہ حجلہا باشند و دران
مجلس عروسی فاطمہ زہرا بپا نمایند و ملائکہ آسمان را از مقربین و روحانیین و کروبین حکم شد کہ زیر شجرہ
طوبی فراہم شوند و ہوا را اللہ تعالی نور جنت فرستاد و ہوا و جنت زید از اشجار جنت کافور و مشک و عنبر بر ملائکہ
پاشید باز اللہ تعالی حکم فرمود بطیور جنت کہ غنا نمایند و حور العین رقص سازند و اشجار جنت زیور
و حلہا و جواہر بر حور العین نثار کردند و غلمان و ولدان تعریف نمودند آنگاہ اللہ جلشانہ ندا فرمود
و بر خود ثنا ہا گفتہ فرمود کہ تزویج نمودم فاطمہ زہرا را با علی ابن ابی طالب و فرمود کہ اے جبرئیل
تو از جانب علی خلیفہ باشی و من از جانب رسول خلیفہ ہستم پس تزویج کرد اللہ تعالی و قبول نمودم
من از جانب علی بن ابی طالب این بود کیفیت عقد نکاح فاطمہ با علی بر آسمان حالا عقد کن
تو اے محمد فاطمہ را با علی بر روے زمین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علی ابن ابی طالب
را ازین تزویج خبر داد و فاطمہ زہرا و جمیع صحابہ را در مسجد طلب فرمودہ تا نکاح علی با فاطمہ بموجب حکم
رب الارض و السما نماید درین اثنا جبرئیل باز تشریف آورد و گفت حق تعالی علی را میفرماید کہ
خطبہ بخواند علی مرتضی خطبہ بلیغ و فصیح کہ در کتب معتبرہ منقول ست بخواند بعد ازان فرمود انی عبد اللہ
و ابن امتہ الراغب الی اللہ الخاطب و فاطمہ خیر نساء العالمین و قد نزلت من الصداق ازیمایۃ
درہم عاجلہ خیر اجابۃ فہل زوجتہا یا رسول اللہ علی سنۃ من مضی من المرسلین فقال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم قد زوجت فاطمہ منک یا علی وزوجک اللہ و زفتک و اجارک قال علی قبلتہا من اللہ و منک یا رسول اللہ

صاحب استیعاب گفته که درین باب روایات مضطرب اند و صحیح ترین روایات آنست
که اکبر اینها زینب ست و دوم رقیه و سوم ام کلثوم و چهارم فاطمه زهرا رضی الله عنهم و این
هر چهار دختر از بطن خدیجه کبری رض بوجود آمدند و وی سیدة النساء العالمین و سیدة النساء اهل الجنة
است و سبب تسمیه شریفه بفاطمه آنست که حق تعالی باز داشت او را و محبان او را از آتش دوزخ
و بتول از جهت انقطاع وی از نساء زمان خود در فضل و دین و حسن و جمال و انقطاع وی از
ماسوی الله سبحانه و زهرا از جهت زهرت و بجهت کمال و جمال وی و بود اشبه ترین مردمان
برسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم در راه و روش و صورت و سیرت و سخن کردن و حضرت زهرا
محبوب ترین آدمیان بود نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم چنانچه از عایشه صدیقه رض پرسیدند
که از آدمیان کدام کس دوست ترین بود پیش رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم گفت فاطمه زهرا رض
باز سوال کردند که از مردان کدام کس فرمود شوهر وی و تزویج فرمود رسول خدا صلی الله علیه
و آله و سلم فاطمه زهرا را با علی مرتضی در سنه ثانیه در ماه رمضان بعد از مراجعت از غزوه بدر و بعضی
احد گفته اند و این تزویج بامر خدا و وحی رب العلی بود چنانچه در سبعیات منقول است که وقتیکه جناب
سیدة النساء از مرتبه صبا بسر حد نسائیت رسید رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم بسبب اینکه جناب
خدیجه کبری زنده نبود کدام کس اسباب تزویج وی رضی الله عنها را مهیا خواهد نمود مغموم بود جبرئیل ع
تشریف آورد و گفت ای محمد صلی الله علیه و آله و سلم پروردگار تو سلام بر تو میفرستد و میفرماید که
درباره فاطمه زهرا مغموم نباید بود زیرا که او دوست تر است نزد من از تو امر تزویج او را بمن سپاری
که من او را تزویج خواهم نمود با کسیکه نزد من دوست تر است رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم باستماع
این سخن سجده شکر ادا فرموده و جبرئیل مراجعت نمود باز بروز جمعه جبرئیل بحضور رسول خدا صلی الله علیه
و آله و سلم تشریف آورد و طبقی در دست داشت و میکائیل نیز تشریف آورد و همراه ایشان هزار
فرشتگان دیگر با طبقها بودند پیش رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم آن طبقها را نهادند رسول خدا ع
از جبرئیل استفسار فرمود که این چیست جبرئیل گفت که حق تعالی جل شانه میفرماید که من عقد فاطمه زهرا

از رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام شنیدم کہ عثمان را فرمود کہ اگر جمل دختر مرا می بود تزویج میکردم
باتو یکے را باو دیگرے تا آنکہ از انہا ماقی نماند و بقولے ام کلثوم را از امیر المومنین ذوالنورین فرزند حاصل
نشد و نزد بعضے فرزندان پیدا شدند و در عنفوان سن وفات یافتند و وفات ام کلثوم در سال نہم از ہجرت
واقع شد و اسماء بنت عمیس و صفیہ بنت عبد المطلب ام عطیہ انصاریہ او را غسل دادند و آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر جنازہ وے نماز گذارد و بر سر قبرش نشست و اشکہا از ہر دو چشم مبارک وے
روان شدند در روضۃ الاحباب مسطور ست کہ چون جنازہ وے را بر سر قبر نہادند حاضران را حضرت فرمود
ہل منکم رجل لا یقارب زوجہ ہذہ اللیلۃ یعنی ایا ہست در میان شما کسیکہ مجامعت نکردہ است با زن خود
امشب پس ابو طلحہ انصاری گفت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من امشب مقاربت نکردہ ام
او را فرمود تا در قبر وے در آمد و او را دفن کردند و چون ام کلثوم را بالقبر در آوردند جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمود منہا خلقناکم و منہا نعیدکم و منہا نخرجکم تارۃ اخری پس گفت بسم اللہ و فی سبیل اللہ
و علی ملۃ رسول اللہ و فرمود کہ در زہای حشت ہا را بگیرند کہ از ین عمر نفعی بمیت نمیرسد مگر احیانا موجب تسلی
خاطر زندگان میگردد و قبر شریف وے در مدینہ منورہ بودہ است و مرویست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بزبان وحی ترجمان آوردہ کہ اگر دہ دختر میداشتم ہمہ را بعثمان میدادم یکی را بعد دیگرے و العلم
عند اللہ چہارم سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا از بطن خدیجہ کبری بود و کنیت آنجناب
ام محمد و القاب شریفش مبارکہ و طاہرہ و زاکیہ و راضیہ و مرضیہ و بتول ست و باتفاق جمیع
افاضل و تمامی اکابر فضلا عزیز ترین فرزندان پیغمبر آخر الزمان بود و از سایر اخوات و اخوان
بشرف ذات و محاسن صفات و علو مرتبت و سمو منقبت ممتاز و مستثنے بود و ولادت باسعادتش
در سال سی و پنجم از واقعہ فیل بہ پنج سال قبل از نبوت و نزد بعضے در سال بعثت و در بعضی روایت
پنج سال از بعثت گذشتہ بود کہ جناب سیدۃ النساء متولد گردید و قول ابو عمر این ست کہ ولادت
آنجناب در سال چہل و یک از مولد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقعشدہ و کوچکترین دختران
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقول صحیح او بجناب بود و نزد بعضے رقیہ و نزد بعضے ام کلثوم

بوجود نیاعده و وفات رقیه رض در سال دوم از هجرت واقع شد هنگامیکه حضرت بغزوه بدر تشریف
برده بود و بمدینه مراجعت نکرده بود و از ابن عباس منقول است که گفت چون رقیه وفات یافت پیغمبر
صلی الله علیه و آله وسلم فرمود الحقی بسلفنا الخیر عثمان بن مظعون و فرمود زنان را بگرئید عمر بن الخطاب
رضی الله عنه آمد و تبازیانه ایشان را میزد که چرا میگرئید رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم دست
عمر را گرفت و گفت بگذار ایشان را تا بگرئید انگاه فرمود گریه کنید مگر از نوحه گری بپرهیزید که هرچه
از دل و چشم ست اثر رحمت حق است و هرچه از دست و زبان ست از شیطان ست و فاطمه زهرا رضی الله
عنها بر سر قبر رقیه پهلوی رسول صلی الله علیه و آله وسلم نشسته بود و گریه میکرد و رسول مقبول صلی الله
علیه و آله وسلم بگوشه ردای خود اشک پاک میکرد و در روضة الاحباب مسطور ست که انچه بصحت رسیده
و بشهرت یافته شده از اکثر روات آنست که حضرت صلی الله علیه و آله وسلم در وقت وفات رقیه حاضر
نبود پس ظن غالب آنست که قصه مرویه از ابن عباس در وفات زینب یا ام کلثوم بوده و یکی از رواة
وهم کرده رقیه پنداشته باشد و اگر در شان رقیه ثبوت پیوسته گوئیم که احتمال دارد که بعد از قدوم از
غزوه بدر السفیر و ببر سر قبر رقیه آمده و امور مذکوره واقع شده باشد و حضرت رقیه در مدینه منوره مدفون
گشت در نجم الانساب مرقوم ست که در وقت وفات عمر رقیه چهل سال بود و الله اعلم سوم ام کلثوم
از بطن خدیجه کبری تولد شده و نام شریفش آمنه بود و او را در اول حال با عتیبه بن ابی لهب برادر عتبه نکاح
کرده بودند و عتیبه نیز بموجب گفته پدر و متابعت برادر قبل از زفاف ام کلثوم رض را طلاق داده پس از وفات
رقیه در سال سوم از هجرت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم با امیر المومنین عثمان بن عفان در سلک
ازدواج کشید در کشف الاسرار مسطور ست که بر روایتی آنکه حضرت صلی الله علیه و آله وسلم فرمود
این جبرئیل علیه السلام ست ایستاده و خبر میدهد مرا که حق تعالی امر کرده است که تزویج کنم ترا او را
و در ترجمه صواعق محرقه بروایت خطیب از ابن عباس و ابن عساکر از عایشه رض منقول ست که فرمود رسول خدا
صلی الله علیه و آله وسلم که بتحقیق خدا تعالی وحی کرده بسوی من که تزویج کنم دو دختر یعنی رقیه و ام
کلثوم را بعثمان و هم در کتاب مذکور بروایت عساکر از سیدنا علی ابن ابیطالب منقول ست که

بشوئید باب سدر و در بار آخر باب کافور بشوئید و ابتدا بکنید از طرف راست و بموضع وضوی وی
کافور مالید و چون از غسل فارغ شوید مرا خبر کنید و چون فارغ شدند اطلاع کردند حضرت لنگ خود را
عنایت کرد که شعار وی سازید یعنی درون کفن بپوشانید تا حاصل شود برکت در مدارج النبوة منقول
است که در اینجا استحباب تبرک ست باثار صالحین و ام عطیه میگوید بافتیم موهای او را سه بخش و
انداختیم آنرا پس پشت او و بعد از غسل و تکفین و تحنیط و نماز دفن کردند و حضرت ص بقبر زینب در آمد
و او را دفن فرمود در بقیع الانساب مسطور ست که زینب در عمر پنجاه سالگی از دنیا عالم نقل کرد و در مدینه
مدفون شد این قول خالی از تردد نیست و الله اعلم و ام رقیه رض در سال سی و سه از واقعه فیل
و مولد نبی علیه السلام از بطن خدیجه کبری بوجود آمد و وی رضی الله عنها صاحب حسن رائع و جمال
رایق بود و چون بس بلوغ رسید حضرت ا پس از ظهور نبوت رقیه را بعتبه بن ابی لهب عقد فرمود
قبل از انکه زفاف واقع شده سوره تبت در شان ابی لهب نازل گشت ابولهب عتبه پسر خود را گفت من از تو بیزارم
اگر دختر محمد را طلاق نمیدهی چنانچه عتبه طلاق داد و زبان بگفتن بد یانات بکشاد و انحضرت
در حق عتبه دست بدعا بر آورده فرمود اللهم سلط علیه کلبا من کلابک و عتبه در ان نزدیکی
بجانب شام بر سم تجارت بر فاقت بدری رفت چون بمنزل رزقا نزول کردند شبی
شیری بسر و قتش رسید و او را بقهر جهنم رسانید بعد از ان پیغمبر آخر الزمان علیه الصلوة و السلام رقیه رض را
بامیر المومنین عثمان بن عفان رض داد و دلائی ذکر کرده است که تزویج رقیه با عثمان در جاهلیت بود
و دیگران نقل نموده اند که بعد از اسلام تزویج شده بود و ذو النورین با رقیه بجانب حبشه بهجرت نمود
و در هر دو هجرت حضرت ا در شان وی فرمود که ایشان اول کسی ست که بهاجرت کردند بسوی
خدا تعالی بعد لوط و در هجرت اولی رقیه حامله بود و حمل ساقط شد بعد ازان امیر المومنین عثمان
بن عفان را از رقیه بنت محمد صلی الله علیه و آله وسلم پسری بوجود آمد موسوم بعبد الله و در زمان
اسلام وی را بابو عبد الله یکنی ساختند آن پسر دو ساله یا شش ساله شد و خروس منقار در
چشم وی زد و بان سبب در سال چهارم از هجرت وفات یافت و فرزند دیگر از رقیه رضی الله عنها

ریحانه را از جمله سراری شمرده اند و ترجیح این قول نموده اند و فاتش بقولی در سال حجة الوداع
بوده و بروایتی در زمان خلافت امیر المومنین عمر فاروق بوده والاول هو الاصح والله اعلم
و مدفنش گورستان بقیع بوده است سوم کنیزکی جمیله که از سبی بحضرت رسول خدا صلی الله
علیه و آله وسلم رسیده بود چهارم کنیزکی که زینب بنت جحش بآنسرور بخشیده بود در مدارج النبوة
و حبیب السیر این چهار زن را در سراری شمرده و از قول روضة الاحباب نیز مفهوم همین می شود که
آنحضرت را چهار سریه بودند بتفصیل مذکوره دیگر کیفیت ایشان تحریر ننموده و نیز چندان
فائده از ذکر آن متصور نبوده خامه مشکین عمامه نیز رقم تخفیف بر ذکر ایشان کشیده
و عنان بیان را بصوب تحریر احوال اولاد امجاد خیر العباد صلی الله علیه و آله وسلم
معطوف گردانیده انه حمید مجید **فصل هیجدهم** در ذکر اولاد امجاد خیر العباد صلی الله
علیه و آله وسلم ارباب تاریخ و اهل سیر ناقل اند که جمله اولاد خیر البشر صلی الله علیه و آله
وسلم از خدیجه کبری رضی الله عنها بنت خویلد بوده غیر از سیدنا ابراهیم که از ماریه قبطیه
بوجود آمد و اصح آنست که حضرت را سه پسر و چهار دختر بوده قاسم و عبد الله و ابراهیم
و طاهر و طیب لقب عبد الله است بواسطه آنکه در زمان اسلام متولد شده و بعضی گویند طاهر
و طیب دو پسر دیگر بوده اند چنانچه بر این قول پسران آنحضرت هیچ بوده باشند والله اعلم
اما سیدنا **قاسم** پیش از بعثت در مکه معظمه از خدیجه کبری متولد شده و اکبر اولاد آنحضرت
بود و باین سبب کنیت آنحضرت ابو القاسم بود و دو سال بزیست بعده بجهان جاودان شتافت
در مدارج النبوة مسطور است که وفات وی پیش از نبوت است و در مواهب لدنیه و حبیب السیر
منقول است که وی اول کسی است از اولاد شریف که در اسلام انتقال نمود سیدنا **عبد الله**
که ملقب بطیب و طاهر است بعد از بعثت از خدیجه کبری در مکه بوجود آمد و در ایام طفولیت انتقال
نمود سیدنا **ابراهیم** در مدینه منوره از ماریه قبطیه در ذی الحجه سال هشتم از هجرت بوجود
آمد و قابله او سلمی آزاد کرده رسول خدا ص شوهر خود ابو رافع را خبردار گردانید که ماریه پسری آورد

بخدمت تو قیام نمایم رعایت ایشان نتوانم نمود ضایع خواهند شد و شرم میدارم از انکه چون
خواهی که در جامه خواب من در لئے طفلی را بیتے تکیه کرده و دیگری شیر مے خورد حضرت فرمود خیر نساء
رکبن الابل نساء قریش احناه علی ولده وارعاه علی زوج فی ذات یده و از انجمله اسما بنت شریک
سلیمیه و گویند نفس خود را با خواجه کائنات علیه افضل التحیات بخشید و دولت عقد در نیافت و از انجمله
حمره بنت حارث بن غطفانیه بود گویند که جناب رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم از پدر وی
خطبه فرمود پدرش گفت او را مرضی هست و حال آنکه هیچ مرض نداشت چون بخانه آمد داغ سفید
یافت و در ذکر اسما باقی زنان که حضرت رسالت خواستگاری فرموده فایده معتد به متصور نیست
و تطویل لاطایل ست لاجرم بر ذکر اینها اختصار نموده شد و صلی الله علی رسوله و نبیه محمد و علی آله
و اصحابه و ازواجه وسلم **فصل هفتدهم** در بیان تعداد سراری آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
علماے کرام و محدثان عظام در مصنفات صحت قرین خویش آورده اند که سراری آنحضرت صلی الله
علیه و آله وسلم چهار بودند اول ماریه قبطیه بنت شمعون قبطی بود که مقوقس صاحب مصر و ملک اسکندریه
براے حضرت برسم هدیه و پیشکش فرستاده و وے کنیزکے سفید پوست و صاحب جمال بود مسلمان شد
و حضرت خیر البریه علیه الصلوة والسلام وے را برسم تستری نگاه میداشت و بملک یمین در وے
تصرف میفرمود و با وے محبت داشت در مدارج النبوة مسطور ست که عایشه رض بر وے رشک
مے برد و سیدنا ابراهیم از وے بوجود آمد و نیز در مدینه او را خانه ساختند که الآن انجا را مشربه ام ابراهیم
میگویند و آنحضرت ع نزد او انجا میرفت و در سال شانزدهم از هجرت در زمان خلافت امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی الله عنه وفات یافت و در بقیع مدفون گردید والله اعلم دوم ریحانه بنت
زید بن عمرو قیل بنت شمعون وے از سبایای بنی النضیر و بقولے از بنی قریضه بود حضرت وی را از میان
قیدیان بجهت خاصه خود اختیار فرموده مخیر ساخت میان دین اسلام و دینیکه داشت ریحانه مسلمان
شده آنحضرت بملک یمین در و تصرف نمود و در روایتے آنکه در محرم سال ششم از هجرت آنحضرت
او را آزاد فرمود و بعقد خویش در آورد و واقدی این قول را مرجح داشته و ابن عبد البر وغیره

رخلوت فرمود و برکنار رخویش نشاند و خواست تا تقبیل کند آن بعقل گفت اعوذ باللہ منک حضرت از نزدوے برجست و فرمود برخیز و با اہل خود ملحق شو و ابو رشید ساعدی را فرمود تا او را بقبیلہ او رساند بعد ازان آنسرور را خبر کردند کہ امہات المومنین چنان امر ورحق وے نمودند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود امنہن صواحبہ یوسف و کیدہن عظیم و از انجملہ لیلی بنت حطیم بود گویند روزے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پشت بآفتاب کردہ نشستہ بود لیلی مذکورہ از قفاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آمدہ شیئی بر پشت نازنین وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زد آنسرور فرمود کیست این اکلہا الذہب یعنی بخورد او را کرک گفت منم لیلی بنت حطیم و دایہ پدر خویش بر شمرد و گفت آمدہ ام کہ نفس خود را بر تو عرض کنم فرمود ترا بزنے برائے خود بخواستم پس لیلی نزد قوم خویش باز گشت و از حال خود خبر دار گردانید گفتند خوب نکردی تو زنی غیوری و آنحضرت زنان بسیار دارد رشک خواہی برد و سخنان خواہی شنید کردی بقہر رود بر تو دعاے بد کند و دعایش مستجاب شود بر تو طلب فسخ نکاح کن لیلی باز گشت و طالب فسخ گردید آنحضرت آن نکاح را برانداخت لیلی شوہر دیگر کرد و فرزندان او را حاصل گشتند روزے در بوستان مدینہ غسل میکرد ناگاہ کرکے بر وے جست و او را پارہ پارہ کرد و از انجملہ کہ خواستگارے نمودہ و نکاح نشد امہانی بنت ابو طالب بود در زمان جاہلیت حضرت امہانی را از ابی طالب خواستگاری نمود و ہبیرہ بن ابی وہب نیز خطبہ کرد و ابو طالب امہانی را بہ ہبیرہ داد آنسرور فرمود اے عم من دختر خود را بہ ہبیرہ بزنے دادی ابو طالب گفت ای برادر زادہ من مرا با ایشان مصاہرت واقع شدہ و دختر ایشان خواستہ بودم لایق بحال کریم آنست کہ مکافات کریم بکند و خاطر از جانب تو جمع است کہ از صلاح ما بیرون نخواہی رفت بعد ازان امہانی مسلمان شد و اسلام میان او و ہبیرہ جدائے انداخت ناگاہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ویرا خطبہ فرمود امہانی گفت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخدا سوگند کہ من ترا در زمان جاہلیت دوست میداشتم در اسلام چگونہ دوست ندارم واللہ کہ تو از چشم و گوش من دوستری بمن و من عورت ام کہ کودکان و میشان دارم و می ترسم از انکہ اگر بہ عایت حال ایشان مشغول باشم حق خدمت تو از من فوت شود و اگر چنانچہ شرط است

بعد آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم زنده بودند غیر خدیجه کبری و زینب بنت خزیمه و سوای اینها
سی زن دیگر بودند که آنحضرت بعضی از ایشان را بنکاح در آورده زفاف با ایشان واقع نشده
و از بعضی از انها خواستگاری نموده و نکاح با انها اتفاق نیفتاده و از انجمله فاطمه بنت ضحاک کلابیه
بود که آنحضرت علیه الصلوة والسلام او را بنکاح در آورد و چون ایه تخییر نازل شد وی را مخیر ساخت
در انکه در صحبت آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم باشد یا دنیا را اختیار کند وی دنیا را اختیار کرد پس
آنحضرت او را جدا فرمود بعد از ان پشک شتر التقاط میکرد و گفت که من بدبختم که دنیا را اختیار نمودم
و از انجمله اشراف خواهر دحیه کلبی ست که آنحضرت بزنی خواست و او را دخول نکرد و از انجمله اسما بنت
صلب سلیمه بود گویند چون حضرت خواستگاری نمود و آن خبر بوی رسید از شادی بمرد و بروایتی
آنست که مردی از بنی سلیم نزد پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم آمد و عرض کرد که یا رسول الله صلی الله علیه
و آله وسلم مرا دختریست صاحب جمال و نیکو خصال لایق صحبت تو آنحضرت خواستگاری فرمود آنمرد
گفت که صفتی دیگر هم دارد که گاهی مرضی و علتی و زحمتی بوی لاحق نشده است آنحضرت فرمود او را
نزدیک خدا هیچ خیر نیست و ترک خطبه فرمود و از انجمله ملیکه بنت کعب و بقولی بنت داود لیثیه بود
چون آنسرور خلوت کرد داغ سفید بر ران وی ملاحظه نموده متنفر شد و فرمود جامه خویش پوش
و باهل و قبیله خود ملحق شو و از انجمله اسما بنت نعمان بن ابی الجون الکندیه بود و آورده اند که پدرش
پیشوای قبیله کنده بود بخدمت آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم حاضر شده ایمان آورد و گفت یا رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم دختری دارم از جمله زنان عرب بی شوهر مانده و رغبت اندارد که بشرف فراش
تو مشرف گردد حضرت وی را از پدرش بخواست او دوازده اوقیه و نیم نقره مهرش مقرر فرمود چون
اسما بمدینه آمد آوازه حسن و جمال وی در مدینه شهرت یافت امهات المومنین بسیار رشک بردند و با وی
ارتباط و محبت نمودند روزی ام المومنین عایشه بام المومنین حفصه رض گفت که تو او را بکف حنا بندی
و من موی سرش را شانه میکنم انگاه یکی از ان دو با ان زن بیچاره گفتند که پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم
دوست میدارد زنی را که چون خلوت کند با او و بگوید اعوذ بالله منک چون آنسرور با او بخانه در آمد

اتفاق افتاد و بروایتے وفات صفیہ در ایام خلافت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ بود و سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بر جنازہ وے نماز گذارد و مدفن گورستان بقیع است والعلم عند اللہ زوجہ یازدہم جناب مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میمونہ بنت حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبد اللہ بن بلال بن عامر بن صعصعہ عامریہ الہلالیہ مادر او ہند بنت عوف بن زہیر بن الحرث از قبیلہ حمیر و بقولے از بنی کنانہ بودہ و در اصل نام میمونہ برّہ بود جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آن نام را بمیمونہ تغیر فرمودہ و میمونہ مشتق ست از یمن کہ بمعنی برکت ست و میمونہ در زمان جاہلیت بنکاح مسعود بن عمرو ثقفی بودہ چون میان ایشان مفارقت دست داد ابو رہم بن عبد العزی یا خویلد بن عبد العزی یا فروہ بن عبد العزی یا شیبہ بن رسم یا عبد الیل بن عمر او را بنکاح در آوردہ پس از فوت زوج ثانی میمونہ در سال ہفتم از ہجرت بسعادت مناکحت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فایز گشت و آنحضرت در وقت مراجعت از عمرۃ القضاء در منزل شرف میمونہ را ببشرف زفاف مشرف فرمود و از عجایب اینکہ وفات میمونہ ہم دران مرحلہ دست داد و گویند میمونہ از نسے ست کہ نفس خود را برسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشیدہ گویند کہ چون خبر خواستگاری حضرت را بمیمونہ رسانیدند بر شتر سوار بود گفت شتر و آنچہ بر شتر ست از ان خدا و رسول خدا ست در ین باب آیہ وافی ہدایہ نازل شد کہ و امراۃ مومنۃ ان وہبت نفسہا للنبی الایہ و بروایتے اینکہ نفس خود را از ینکہ بحضرت بخشیدہ زینب بنت جحش بود و وفات میمونہ در سال پنجاہ و یک بقول اظہر و بروایتے در سہ ثمان و ثلثین در زمان خلافت امیر المومنین عمر رض و بقولی در سہ ملاث و ثلثین و فرد و بعضے در سہ شصت و یک بقولی شصت و شش و بروایتی شصت و ہشت از ہجرت رود داد و در موضع شرف مدفون گشت و شرف موضعی ست بر دہ میل از مکہ معظمہ و آلان در مقبرہ وے عمارتے ست افتادہ و بر جنازہ میمونہ ابن عباس نماز گذارد و خواہر زادہ ہاے وے ابن عباس و زید بن الاصم و عبد اللہ بن شداد بن الہاد در قبر وی در آمدند و دفن کردند پس بر ین تقدیر آخر زنی از زنان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فوت شد میمونہ بود دام سلمہ والعلم عند اللہ و اینجا عدد کورہ اند کہ آنحضرت از سر ایشان انتقال فرمودہ و ایشان

واز نجاشی شکر باگفت در روضة الاحباب مسطور ست که قولے ہست که وے را در مدینه آوردند
وعثمان بن عفان رضی او را در مدینه با نحضرت داد در سال ہفتم از ہجرت وگویند وقتیکه ام حبیبه بمدینه
رسید سی وچند ساله بود در مدارج النبوة مسطور ست که ام حبیبه پاکیزه ذات وحمیده صفات و
وجواد وعالی ہمت بود وبقول صحیح وفات ام حبیبه در زمان معاویه در سنه جبل ودو یا چهل وچهار از
ہجرت در مدینه واقع شد ومروان بن حکم بر جنازه وی نماز گذارد ودر بقیع دفن گردید وقولے آنکه
وفاتش در شام اتفاق افتاد واللہ اعلم زوجه دہم جناب خیر البریه صلی اللہ علیه وآله وسلم
صفیه بنت حی بن اخطب بن سبعه بن ثعلبیه از بنی اسرائیل از سبط حضرت ہارون بن عمران
علیه السلام از قبیله بنی نضر بود ومادرش ضره بنت شموال نام داشت وصفیه در اول حال زوجه
سلام بن مشکم بود ومیان ایشان مفارقت دست داد پس از ان کنانه بن ربیع بن ابی الحقیق عقد
خویش در آورد وکنانه در غزوه خیبر بقتل رسیده صفیه داخل سبایا گردید وجناب خیر البریه علیه الصلوة
والسلام او را آزاد گردانیده بعقد خویش در آورد وعتاق او را صداقش گردانید وصفیه بسیار جمیله
وعاقله بود وحسن وجمال بسیار داشت وقتیکه بمصاحبت ومناکحت حضرت رسالت در آمد بیست وہفت
ہفده ساله وبقولے نوزده ساله بود ودر منزل صہبا زفاف واقع شد آنگاه رسول مقبول بفرمود
تا دران محل فرود آمدند وسفرها بران انداختند وخرما وروغن وقروت در انجا ریختند وجنگاله
راست کردند ودر ولیمه عروسی صفیه ازان باران را طعام نمود در روضة الاحباب مسطور ست
که رسول مقبول صلی اللہ علیه وآله وسلم نوبتی بر صفیه در آمد دید که وے میگرید پرسید که گریه تو بسبب
چیست گفت بمن رسیده ہست عایشه وحفصه مرا ایذا می کنند ومیگویند ما بہتر ایم از صفیه یار اشرف
قرابت ہست با پیغمبر از واج ہیم آنسرور علیه الصلوة والسلام فرمود چرا نمیگوی الیشان را که
شما چگونه بہتر از من باشند وحال آنکه پدر من ہارون وعم من موسی وشوہر من محمد علیهم السلام ست
وبعقیده صاحب گزیده در سنه ستة وثلثین از ین عالم انتقال نمود صاحب روضة الاحباب ہمین قول را
اختیار نموده وبقولے در سال پنجاه وبروایتے سنه اثنی وخمسون وبقولے پنجاه وہیچ از ہجرت وفاتش

اتفاق

وشیرین و صاحب حسن وجمال بود که هر که او را بدیدی فریفته وی شدی آنحضرت فرمود ایا نکم بهتر
ازین یعنی ادا کنم مال کتابت از جانب تو و بزنی خواهم ترا جویره برین امر راضی شد آنحضرت ابلغ
ادا ساخته و بنکاح در آورد و در آن زمان عمر جویره بیست سال بود و وفات جویره در ماه ربیع الاول
در سال پنجاه یا پنجاه و شش از هجرت در مدینه واقع شده و شصت و پنج ساله بود که از دنیا نقل فرمود و
مروان بن حکم از قبل معاویه در مدینه حاکم بود بروی نماز گذارد والله اعلم زوجه نهم آنحضرت
ام حبیبه بنت ابوسفیان بن حرب بن امیه بن عبد الشمس بن عبد مناف و نام وی رمله و بقولی هند و مادرش
صفیه بن ابی العاص بن امیه بن عبد الشمس عمه امیر المومنین عثمان بن عفان بوده و ام حبیبه در اوایل
ظهور اسلام ایمان آورده و بجانب حبشه هجرت کرده و در حباله نکاح عبد الله بن جحش اسدی بسر می برد
و او را از عبد الله دختری حاصل گردید حبیبه نام و بآن سبب کنیت وی ام حبیبه گردید و عبد الله در
اواخر ایام زندگانی مرتد گشته دین نصرانیت اختیار کرده در حبشه در ضلالت و گمراهی جان بمالک
سپرد و در سال ششم از هجرت جناب رسالتماب صلی الله علیه و آله و سلم نامه بنجاشی نوشت که ام حبیبه را
برای من بخواه و نجاشی مطابق مضمون آن مکتوب بام حبیبه پیغام نموده گفت که کسی را وکیل خود ساز
و ام حبیبه ازین بشارت فرحان و شادان گشته خالد بن سعید بن عاص را و بروایتی سعد بن وقاص را
وکیل خود گردانید نجاشی مجلسی ساخت و جعفر بن ابی طالب و جمعی دیگر از اهل اسلام که در حبشه بودند فراهم
کرده ام حبیبه را بوکالت پیغامبر صلی الله علیه و آله و سلم عقد بست و خود خطبه بلیغ بخواند و چهار صد
مثقال طلا و بروایتی چهار هزار درم کابین ساخت و مایده وافیه بکشید آنگاه مهر را آنچه مقرر شده بود
نقد بخالد بن سعید داده نزد ام حبیبه فرستاد تا بمهمات و کارسازی صرف نماید و زنان نجاشی بوبهای
خوش بجهت ام حبیبه مرتب ساختند و ام حبیبه را با شرحبیل بن حسنه و جمعی از مهاجران حبشه
بملازمت رسول مقبول صلی الله علیه و آله و سلم بمدینه فرستاد و مکتوب بآنسرور علیه السلام نوشت و
پیراهنی و سراویل و روایتی آنکه جفتی موزه سیاه برسم هدیه روان کرد و بعد از نزول در مدینه طیبه
در سال هفتم از هجرت ام حبیبه بشرف مصاحبت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم مشرف گشت

او عیالہم اذا قضوا منہن وطرًا نازل شد آنحضرت بے اذن بخانہ زینب تشریف آورد و زینب
بزبان راند کہ یا رسول اللہ بے خطبہ و بیگواہ آنحضرت فرمود کہ اللہ المزوج وجبرئیل الشاہد و طعام
ولیمہ ترتیب نمود و مردم را زمان و گوشت سیر گردانید و در ہمان روز آیت حجاب نازل گردید و گویند
کہ چون وفاتش نزدیک رسید گفت من کفن خود را مہیا و آمادہ ساختہ ام شاید امیر المومنین عمر بن الخطاب
برائے من کفن بفرستد یک کفن را برائے من تصدق نمائید گویند امیر المومنین عمر بن الخطاب پنج جامہ از
خزانہ بنت المال برائے ام المومنین زینب بنابر کفن بفرستاد و حمیہ خواہر شان ام المومنین زینب را
دران کفن نمود و آنچہ خود مہیا کردہ بود تصدق ساخت و چون ام المومنین زینب وفات یافت
امیر المومنین عمر فرمود تا ندا کردند کہ اہل مدینہ بنماز جنازہ مادر خود حاضر شوند و امیر المومنین عمر برے
نماز گذارد و در بقیع مدفون ساخت و اسامہ بن زید و محمد بن عبد اللہ بن جحش برادر زادہ وے و محمد
بن طلحہ بن عبد اللہ خواہر زادان او در قبر او را در آوردند و دفن ساختند و مشہور نیست کہ در سال
بستم از ہجرت بعد از انکہ از عمرے پنجاہ و سہ سال گذاشتہ بود وفات یافت و نزد بعضے در سال بست یکم
از ہجرت انتقال نمود در سرور المحزون مسطور ست کہ وے اولین ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم در وفات بعد از آنحضرت بود و اولین کسی ست کہ برو اشتہ شد بنعش و مراد از نعش آنست
کہ بر جنازہ چوبے چند مضبوط ساختہ بشکل گہوارہ می سازند تا باستر باشد و اللہ اعلم **زوجہ ہشتم**
**جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جویریہ بنت الحارث بن ابی**
ضرار بن حبیب بن عامد بن مالک بن خزیمہ بن خراعیہ وے اول بنکاح بسر عم خویش ذو الشفرین
مانع بن صفوان بودہ و او در غزوہ مریسیع مقتول شد و در اثنائے مراجعت ازان غزوہ حضرت
جویریہ را در ماہ شعبان سال پنجم از ہجرت و نزد بعضے در سال ششم از ہجرت در عقد خود در آورد
و اول نام جویریہ برہ بود حضرت آن اسم را بجویریہ تغیر فرمود و مہرش چہار صد درہم مقرر نمود و
در روایتے آنکہ جویریہ در غزوہ مصطلق اسیر شدہ بود و در حصہ ثابت بن قیس افتادہ او مکاتبش
ساخت جویریہ بخدمت جناب رسول مقبول آمد تا چیزے از مبلغ کتابت سوال کند و جویریہ بسیار ملیح

بن عمیر بن صبیرہ بن مرہ بن کثیر بن ورد ان بن اسد بن خزیمہ بن مدرکہ کہ از اجداد رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بود می پیوست و مادرش امیمہ بنت عبد المطلب کہ عمہ رسول مقبول است و نام وے
اول برہ بود حضرت آنرا بزینب مبدل فرمود کنیت او ام الحکم است و آوردہ اند کہ اول زینب در
نکاح زید بن حارثہ بود زید بعد از یکسال یا پیشتر زینب را طلاق دادہ حضرت او را در ماہ ذیقعدہ در سال پنجم
از ہجرت بعقد خویش در آورد و گویند کہ در اول حال رسول علیہ السلام زینب را برائے زید بن حارثہ
خواستگاری نمود زینب و برادرش عبد اللہ بن جحش ازین مواصلت انکار و ابا کردند و گفتند کہ زید آزاد
کردہ تست زید را نمیخواہم و حال آنکہ آنحضرت زید را پیش از ظہور نبوت خریدہ و آزاد کردہ بفرزندی
قبول نمودہ بود چون آیہ کریمہ وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم
ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا در این باب نازل گشت ایشان بدان مواصلت رضا دادند
آنگاہ آنحضرت زینب را بعقد زید در آورد و باسم مہر دہ دینار زر سرخ و شصت درہم نقرہ و مقنع
و چادری و پیراہنی و پنجاہ من گندم و سی صاع خرما نزد زینب روانہ فرمود چون زینب صاحب جمال
و دختر عمہ رسول مقبول بود حدت و تندی بسیار داشت از زید ناسازگارے پیدا شدہ چنانچہ بعد
مدت یکسال زید پیش حضرت رسالت مآب علیہ السلام از زینب شکایت نمودہ گفت یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دختر عمہ ترا طلاق میدہم آنحضرت باوجود آنکہ بحسب وحی سماوی دانستہ بود
کہ زینب در زمرہ امہات المومنین داخل خواہد شد زید را فرمود زن خود را نگاہ دار و از پروردگار
خود بترس چند روز دیگر زید با زینب بسر بردہ بالآخرہ زینب را طلاق داد چون عدت زینب منقضی
گردید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در ذیقعدہ سال پنجم از ہجرت زید را فرمود کہ برو و زینب را
برای من خواستگاری کن زید بموجب ارشاد عمل نمود زینب گفت این سخن را جواب نتوانم گفت
تا وقتیکہ با پروردگار خود مشورت نمایم پس بگوشہ رفت و بدرگاہ خداوند کریم عرض نیاز کرد
در مقام مناجات گفت کہ اللہم ان رسولک یخطبنی فان کنت اہلا لہ فزوجنی منہ و دعائے او بدرجہ
اجابت رسیدہ این آیہ کریمہ فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا لکیلا یکون علی المومنین حرج فی ازواج

بخانهٔ آنجناب و بقولی سه ماه زنده ماند و در ماه ربیع الآخر در سنه چهار از هجرت وفات یافت و در
بقیع مدفون شد و ام المساکین کنیت اوست بجهت آنکه طعام درویشان بسیار بتقدیم میرساند
و وی خواهر مادر میمونه بود رض زوجه ششم جناب رسول مقبول صلی الله علیه
و آله و سلم ام سلمه بنت ابی امیه هند نام داشت و ابی امیه را حذیفه نام بود و بعقیده
ابن جوزی سهیل و نزد بعضی هشام بن المغیره بن عبد الله بن عمرو بن مخزوم بن یقظه بن مره بن لوی
بن غالب از بنی مخزوم و مادر ام سلمه عاتکه نام عمه حضرت رسول صلی الله علیه و آله و سلم بود و دختر عبد المطلب
و ام سلمه اول حال بنکاح ابو سلمه بن عبد الله بن عبد الاسد بن عبد یالیل بود و مادر ابو سلمه نیز عمه
رسول مقبول بود و بنت عبد المطلب و ام سلمه را از ابو سلمه چهار فرزند بوجود آمدند زینب و عمر و دره و سلمه
و ام سلمه و ابو سلمه از مهاجران حبشه بودند و چون از انجا بمدینه آمدند و در جنگ احد ابو سلمه را
جراحتی رسید پس از چندگاه وفات یافت و سید کائنات علیه الصلوة و السلام ام سلمه را خواستگاری
نمود و در شوال سال چهارم از هجرت عقد مناکحت منعقد گشت و مهر ام سلمه بروایتی متاعی بود که
بده درم می ارزید و در روایتی آنکه حضرت فرمود آنچه که بفلان خواهر تو داده ام چیزی کم نکنم از ام سلمه
پرسیدند که آن چه بوده گفت یکدست آش و دو سبوه بالشتی که بلیف خرما پر کرده بودند و خانه
زینب بنت خزیمه که دران ایام وفات یافته بود برای مسکن او تقرر یافت و عمر پسر ام سلمه که بمرتبه
بلوغ نرسیده بود مادر خود را بزنی بحضرت داد و ام سلمه را در ملازمت سید الانبیا علیه الصلوة و السلام
منزلتی عظیم پیدا شده بود و وفاتش در اول زمان یزید بن معاویه بعد شهادت سیدنا امام حسین رض
در سنه شصت و دو و بروایتی در سنه ستین و در روایتی در سال شصت و یک بقولی وفاتش
در ماه رمضان یا شعبان در سنه پنجاه و سه از هجرت واقع شد و ابو هریره بروی نماز خواند و در
بقیع مدفون گشت و آخر زنی از ازواج طاهرات سید کائنات صلی الله علیه و آله و سلم
که فوت شد ام سلمه بود و مدت حیاتش را شصت و چهار سال گفته اند و بقولی هشتاد و چهار سال
عمر یافته والله اعلم زوجه هفتم آنسرور علیه السلام زینب بنت جحش بن رباب

بدر و بقولی بعد از تقضیه احد خنیس وفات یافت و بعد از انقضای ایام عدت ام المومنین حفصه را
در ماه شعبان در سال سیوم از هجرت و بقولی در سال دوم جناب رسالتمآب بعقد خود در آورد
و مهرشان چهار صد درهم بود گویند که حفصه خاتون رمز و رمیان امهات مومنین بتندخوی شهرت
داشته باین جهت خاطر عاطر آنحضرت صلعم ازو ملول شده قصش بجای رسید که پیغمبر صلعم خواست
که او را طلاق دهد و بروایتی آنحضرت وی را طلاق داد جبرئیل امین نازل شد و گفت که خدا تعالی
میفرماید که رجعت کنید زیرا که حفصه بسیار روزه دار و نماز گذار است و در بهشت بزمره زنان
تو داخل خواهد بود حضرت صلعم بر وفق حکم ربانی مراجعت نمود و این منقبت عظمی در فضائل ام المومنین
حفصه ثبت افتاد و بروایتی آنحضرت بجهت مهربانی بر امیر المومنین عمر رضه رجعت فرمودند
و العلم عند الله و بتحقیق صاحب گزیده فوت ام المومنین حفصه در زمان خلافت امیر المومنین ذو النورین
رضه در سنه بست و هفت از هجرت اتفاق افتاده و بروایت معارج النبوة در سال چهل و پنج و بقولی
بعضی وفات ام المومنین حفصه در زمانیکه سیدنا امام حسن با معاویه مصالحه فرموده در سنه احدی
و اربعین و بعضی در سبع و عشرین نیز گفته اند و بروایت روضة الاحباب در ایام حکومت معاویه
بن ابی سفیان در سال چهل و پنج و یا چهل و هفت یا پنجاه از هجرت وفات یافت و مروان بن حکم
که از جانب معاویه در آنزمان حاکم مدینه بود نماز جنازه گذارد و همراه جنازه وی رفت و جنازه
وی را برداشت و در بقیع دفن نمود و مدت عمر شریفش شصت سال بود **زوجه پنجم**
**خواجه کائنات علیه افضل الصلوة و التحیات زینب بنت خزیمه بن الحارث**
بن عبد الله بن عمرو بن عبد مناف بن بلال بن عامر بن صعصعه بود و او را اول حال بعقد
طفیل بن الحارث بن عبد المطلب بود و طفیل او را طلاق داد و بقولی برادرش عبیده بن الحارث
و بروایتی عبد الله بن جحش اسدی او را بخواست چون زوج ثانی او بجهان جاودانی انتقال نمود
در ماه رمضان در سال سیوم از هجرت زینب را رسول مقبول صلی الله علیه و آله در عقد حبالش
در آورد بمهر دوازده اوقیه و بیست درم نقره و بروایتی چهار صد درهم صداقش بود و هشت ماه

نازل نمیشد مگر در جامه خواب من هشتم آنکه روح مطهر خیر البشر در میان سینه و شش من قبض کردند
نهم آنکه آنحضرت در روز نوبت من وفات یافت دهم آنکه در خانه من مدفون گشت در
روضة الاحباب مسطور ست که چون عایشه صدیقه از دنیا نقل کرده فرمادار خانه وی برآمده ام
سلمه کنیزکی خود را فرستاد تا از وی خبری گیرد کنیزک باز آمد و خبر وفات رسانید ام سلمه رض
گریان شد و گفت رحمت حق تعالی بر وی باد دوسترین او میان بود به پیغمبر علیه السلام بعد از پدر
خود و جناب صدیقه سخی ترین او میان بود و از عروه بن زبیر مروی ست که گفت دیدم عایشه را که
هفتاد هزار درهم براه خدا تصدق نمود و گوشه سیر این خود را وصله زده بود و فضائل و مناقب
جناب وی بسیار و بیشمار و کتب احادیث از آن مملوست و خبر میدهد و وفات جناب صدیقه
در سنه سه هفتدهم ماه صیام سنه ثمان و خمسین از هجرت اتفاق افتاد و بقولی در سنه سبع
و خمسین بود و قول اول از واقدی منقول ست و گویند که جناب صدیقه بمرض طبعی از دنیا بعالم
آخرت در زمان حکومت معاویه بن ابی سفیان نقل فرموده و در آن زمان در مدینه مروان بن حکم از
جانب معاویه خلیفه بود و در آن زمان عمر شریفش شصت و شش سال بود و بعد از آن شب
او را بر داشتند و اکثر اهالی مدینه در جنازه وی حاضر شدند و ابوهریره نماز جنازه وی گذارد
و قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق و عبد الله بن عبد الرحمن بن صدیق اکبر در قبر شریفش در آمدند و در
بقیع دفن ساختند و از جناب عایشه مرویست که یا رسول خدا ص گفتم که برای من اجازت فرمائی
که بعد وفات مرا در پهلوی تو دفن کنند آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرمود که ترا آنجا چگونه دفن کنند که
نیست آنجا مگر موضع قبر من و قبر ابوبکر و عمر و قبر عیسی ابن مریم صلوة الله الرحمن چنانکه در شواهد النبوة
مسطور ست زوجه چهارم رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم حفصه بنت
عمر بن الخطاب رضی الله عنهما و مادر وی زینب بنت مظعون بن حبیب بن وهب
بن حذافه بود و تولد آنجناب پیش از بعثت به پنج سال دست داد و در اوایل حال بنکاح خنیس
بن حذافه بن قیس سهمی بود و خنیس از مهاجران حبشه و از حضار معرکه بدر بود و بعد از واقعه

مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنانچہ منقول ست کہ از حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پرسیدند کہ دوسترین آدمیان نزد یک تو کیست فرمود کہ عایشہ گفتند کہ از مردان گفت پدر وے
در ترمذی منقول ست کہ جبرئیل علیہ السلام بخدمت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف آورد
وتصویر جناب صدیقہ سرپارچہ حریر سبز داشتہ بلاحظہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم درآورد و
گفت کہ این زوجہ تست در دنیا و در آخرت و اختلاف ست در انکہ افضل نساء بعد خدیجہ کبری
کدام ست اکثر روات برانند کہ عایشہ صدیقہ افضلترین زنان ست در علم و فضل و وقار و
حسن و جمال و مدت نہ سال عایشہ صدیقہ رضے اللہ عنہا بارسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم صحبت و معاشرت نمود و وقتیکہ السرور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انتقال فرمود عمر
صدیقہ هیزده سالہ بود و وی رضی اللہ عنہا بمزید عقل و فطانت از سایر امہات مومنین
امتیاز تمام داشت و از مفتیان و فقہا و علما و فضحا و بلغاے صحابہ رضی اللہ عنہم بود حتی کہ بعضے
از سلف منقول ست کہ ربع احکام شرعیہ از وی رض معلوم شدہ و در حدیث صحیح دارد ست کہ فرمود رسولخدام خذوا
ثلثی دینکم عن هذه الحمیراء مراد عروہ بن زبیر مرویست کہ گفت ندیدم من هیچ احدی را بمعانی قرآن و فریضہ و احکام
حلال و حرام و شعر عرب و علم نسب اعلم از صدیقہ رض چنانکہ در روضۃ الاحباب مسطور ست و در حبیب السیر در صدیقہ
منقول ست کہ گفت مرا دہ فضیلت و مزیت دادہ اند بر سایر نسوان رسولخدام بدہ چیز اول آنکہ بکری غیر از من بشرف
مناکحت آنحضرت مشرف نگشت دوم آنکہ پدر و مادر هیچ یک از امہات مومنین در راہ خدا
تعالی ہجرت نکردہ اند غیر از پدر و مادر من سوم آنکہ در باب طہارت ذیل و عفت من آیات
نازل شدہ چہارم آنکہ پیش از آنکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مرا بعقد درآورد جبرئیل تصویر
مرا در حریر پارہ بآنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نمود و گفت این را بزوجیت قبول کن پنجم آنکہ
من در رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از یکظرف آب غسل میکردم و هیچ زن دیگر را این شرف میسر
نبود ششم آنکہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نماز میگزارد و من بخلاف زنان دیگر در پیش
نماز او مضطجع می بودم هفتم آنکہ در جامہ خواب هیچیک از ازواج طاہرات وحی

ایکلمہ را تکرار فرمود چون عائشہ صدیقہ قریب آنجناب علیہ الصلوٰۃ والسلام رفت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم دست مبارک خود را دراز فرمودہ گوشہ چادرش را گرفتہ بخود کشید جناب صدیقہ
بنظر تعجب بجانب حضرت علیہ السلام دیدہ گفت مردمان ترا بصفت امانت و دیانت یاد مے نمایند
و این امر از علامت خیانت ست و دامن خود را از دست آنجناب علیہ الصلوٰۃ والسلام بازکشیدہ
از خانہ بیرون رفت و بخدمت پدر بزرگوار خویش آمد صدیق رض گفت الیعائشہ رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم را چگونہ یافتی عرض کرد کہ از من سوال نفرمائی وقتیکہ پیغام ترا رسانیدم از من گفت
الیعائشہ تردیک من بیا رد نیک او رفتم بعد ازان فرمود نزد من بیا زیان تر نزدیک او رفتم بعدہ
باز فرمودہ کہ بیش بیا پیش او رفتم گوشہ چادر مرا گرفتہ بجانب خود کشید ازین امر غضبناک شدم و
چنین و چنین گفتم و دامن خودش را از دستش باز کشیدم و از خانہ بیرون آمدم ابوبکر صدیق رض
گفت ای نور دین من گمان بد و ظن فاسد نسبت با آنحضرت نباید کرد من عقد نکاح تو با رسولخدا بستہ ام جناب
صدیقہ از استماع این کلام از شرم سر خود را فرو افگندند در مدارج النبوۃ مسطور ست کہ بود عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ دوست میداشت نکاح در ماہ شوال بخلاف آنکہ در جاہلیت مردمان مکروہ
میداشتند انرا و میگفت کہ نکاح و زفاف من در ماہ شوال شدہ است و کدام یکے از زنان مجبوبتر
بود نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از من و ازینجا باید دانست کہ نکاح بین العیدین نزد بعضے
مکروہ و نزد بعضے سنت سنت بدلیل آنکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با عائشہ صدیقہ رض
و سودہ بنت ربیعہ و ام سلمہ رضی اللہ عنہم نکاح فرمود در ماہ شوال و با زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
در ماہ ذیقعدہ عقد بست و فقیہ ابواللیث روایت میکند از جناب عائشہ کہ فرمود نکاح کرد
با من رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در شوال و زفاف فرمود با من در شوال و در احیاء العلوم
منقول ست کہ مستحب ست آنکہ عقد کنند در مسجد در شہر شوال پس نکاح بین العیدین سنت ست
و قول اول ضعیف ست و مقولہ اہل بدعت واللہ اعلم و جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہیچ بکر را بجز عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تزوج نکردہ است و دوستترین ازواج بود نزد رسول

در سال اول از هجرت هنگامیکه عمر شریفش نه سال بود زفاف فرمود و مهر صدیقه رض بروایتی
ستاعی بود که به پنجاه درم می ارزید و بقولی پانصد درهم بود و بروایتی چهار صد درهم بود حضرت
علیه الصلوة والسلام آنرا قرض کرد و تسلیم نمود و مروی ست که چون خدیجه خاتون رضی الله عنها
از دنیا رحلت فرمود جناب رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم مغموم و محزون می ماند روزی جبرئیل
علیه السلام بخدمت شریف تشریف آورد و بر ورقی از اوراق جنت تصویر جناب عایشه صدیقه رضی الله
عنها آورد و معاینه کرانده التماس نمود که یا محمد خداوند کریم بر تو سلام میفرماید و میگوید که من تزویج
تو با ابن بکر که تصویرش این ست بالای آسمان کرده ام تو بالای زمین با او نکاح فرمای جناب رسولخدا
صلی الله علیه وآله وسلم دلاله یعنی مشاطه را طلب فرموده آن تصویر بملاحظه او در آورده ارشاد
کرد که آیا شبیه این را می شناسی مشاطه گفت آری می شناسم این تصویر دختر ابوبکر صدیق رض یار تست
و نام مش عایشه است آنحضرت بمجرد استماع این سخن ابوبکر صدیق رض را طلب فرموده گفت ای ابوبکر
عایشه دختر خود را با من تزویج نمائے زیرا که حق تعالی بالاے آسمان تزویج عایشه با من نموده مرا
حکم کرده که با او نکاح نمایم ابوبکر صدیق رض عرض نمود که یا رسول الله صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم
او خورد سال ست و قابلیت خدمتگذاری تو و خانداری ندارد حضرت علیه الصلوة والسلام فرمود اے
ابوبکر اگرچه عایشه قابلیت امور خانداری ندارد نداشته باشد هرگاهیکه خداوند تعالی با من عقد
بسته تو هم تزویج او با من نمای ابوبکر صدیق رضی الله عنه بفور نکاح جناب صدیقه رضی الله عنها
کرده بخانه خویش مراجعت نمود و طبقی پر از خرما و بران دینارهاے سرخ و سفید اضافه نموده از
عایشه صدیقه فرمود که این را بگیری و بخدمت رسولخدا صلی الله علیه وآله وسلم رسانی و بگوے که
پدرم سوال تو قبول نموده و نمیداند که آیا صلاحیت خدمت تو دارد یا نه جناب عایشه رضی الله عنها
طبق را برداشت و بخانه رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم آورد و آنجناب را در دولتسرا تنها
نشسته یافت آن طبق را بحضور رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم بنهاد و پیغام پدر بزرگوار خویش
بعرض همایون رسانید رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرمود که ای عایشه قریب من بیا و سه بار را

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در ماہ سوال قبل از تزویج عایشہ صدیقہ رض بروایت صحیحہ در عقد
خویش در آورد و مہری چہار صد درہم نقرہ بود و گویند کہ وی رضی اللہ عنہا طول قامتی و سمنی
بغایت مفرط داشت چون سودہ را کبر سن بفرسود در سال ہشتم از ہجرت آنسرور علیہ الصلوۃ والسلام
ارادہ طلاق او کردہ سودہ بعرض رسانید کہ مرا طلاق مدہ من نوبت خود را بعایشہ صدیقہ بخشیدم و مرا
آرزوی شہوت انقطاع یافتہ اما میخواہم کہ روز قیامت در زمرۂ ازواج تو محشور شوم آنحضرت
علیہ الصلوۃ والسلام ازان قصد تجاوز فرمود و علمای سیر سبب نزول آیۂ کریمہ وان امرأۃ خافت
من بعلہا نشوزاً و اعراضاً تا آخر این قصہ نوشتہ اند و این خصیصہ را از فضیلت سودہ خاتون رض
شمردہ اند و سودہ خاتون اول زنی ست کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام بعد از وفات خدیجہ رض
باوی زفاف فرمود و وفات وی در آخر ایام خلافت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
اتفاق افتاد و بر روایتی در سنۃ اربع وخمسین در ماہ شوال در زمان حکومت معاویہ بن ابی سفیان
از دنیا انتقال نمود و قول اول اشہر ست و واقدی تشییب قول اول نمودہ ست و بنا بر روایت
اول سودہ اول کسی ست از زنان کہ برای او نعش ترتیب نمودند و بنا بر قول ثانی نعش برای
زینب بنت جحش ساختند و قبر سودہ خاتون در مدینہ ست والعلم عند اللہ منکوحہ سوم آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُم المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر بن الصدیق رضی اللہ
عنہ بن ابی قحافہ بود و کنیت صدیقہ رض اُم عبد اللہ بود در روضۃ الاحباب مسطور ست کہ عایشہ
گفت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمہ زنان کنیت دارند پس کنیت من چہ باشد فرمود
تکنی شو بنام خواہر زادہ خویش عبد اللہ بن زبیر رض در مدارج النبوۃ مسطور ست کہ نزاییدہ عایشہ رض
ولدی را و روایت کردہ اند کہ انداخت سقطے را کہ کنیہ بام عبد اللہ باعتبار آنست و یافت نشدہ است
این روایت انتہی و مادر صدیقہ ام رومان بود دختر عمیر بن عامر از بنی کنانہ و جناب خاتم الانبیاء
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از انتقال خدیجہ کبری رض عایشہ صدیقہ رض را و قتیکہ شش سالہ بود پیش از
ہجرت بسہ سال در ماہ شوال بعقد خود در آورد و در مدینہ در سال دوم از ہجرت در ماہ شوال و بقولے

نمی توان کرد چنانچه بر برایار میکنند از انجمت گفت ان الله هو السلام و در خلاصة السیر منقول ست
که روایت میکنند که آدم علیه السلام فرمود که من سید البشر خواهم بود بروز قیامت مگر مردی از ذریت
من و پیغمبری از پیغمبران که نام او محمد ست بر من فضیلت داده شده است بدو امر یکی آنکه
زوجه او مددگار او بود برای او در تقویت دین او و مراد ازین خدیجه کبری ست و زوجه من
مددگار من بود در عصیان یعنی در خوراندن گندم مددگار شد دیگر آنکه اعانت نمود او را پروردگار
بر شیطان او که اسلام آورد و شیطان من کفر ورزید و وفات خدیجه کبری بروایت اشهر
واصح در ماه رمضان سال دهم از بعثت بوقوع انجامید و رسول مقبول صلی الله علیه وآله
وسلم بقبرش در آمد او را مدفون ساخت و دعای خیری سوے فرمود و نماز جنازه تا آنزمان فرض
نشده بود و مدفنش مقبره حجون ست و مدة عمرش بقول مشهور شصت سال و بروایت دیگر
شصت و پنجسال و قول ثانی را صاحب روضة الاحباب نقل نموده و آنحضرت صلی الله علیه
وآله وسلم بفوت خدیجه کبری بسیار ملول و محزون شد والله اعلم زوجه دوم آنحضرت صلی الله علیه
وآله وسلم سوده بنت ربیعه بن قیس بن عبد الشمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حنبل بن
عامر بن لوی بن غالب الفرشیته العامریه است و نسب سوده بالنسب آنحضرت علیه الصلوة
والسلام در لوی اتصال می یابد و کنیت وی ام الاسود بود و مادرش سموس بن قیس بن عمرو
بن زید بن لبید بن خداش بود و سوده در اوایل بعثت مسلمان شده بود و اول در عقد پسر عم
خویش سکران بن عمرو بن عبد الشمس بود و از وی پسرے داشت عبد الرحمن در زمان خلافت
امیر المومنین عمر رضی الله عنه در حرب جلولا شهادت یافت و سکران و سوده در سلک مهاجران
حبشه انتظام یافتند در حبیب السیر مسطور ست که بعد از مدتیکه ازان بلده بمکه معاودت کردند سوده
شبی در واقعه مشاهده نمود که حضرت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بجانب وی آمده پای بر گردنش
نهاد و این خواب را با شوهر خویش گفت سکران جواب داد اگر راست میگوئی من خواهم مرد
و محمد صلے الله علیه وآله وسلم ترا خواهد خواست و پس از فوت سکران در سال دهم از بعثت جناب

وعاشروهن بالمعروف بظهور رسانیده تا خدیجه کبری زنده بود آنحضرت علیه الصلوة والسلام
بملاحظه خاطرش زن دیگر را بعقد نیاورده و در آن زمان که انوار عنایت سید کائنات بر وجناب
احوالش تاخت عمرش بست و پنجساله بود و بروایتی بست و هفت ساله و بقول اصح چهل ساله و عمر شریف
جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله وسلم بست و پنجساله بود و مهر خدیجه کبری بروایت روضة الاحباب
بست شتر بابه بود و بقولی چهار صد مثقال طلا و در مواهب لدنیه از بعضی روات نقل کرده که مهر خدیجه
کبری رض دوازده اوقیه و نش و اوقیه نام چهل درهم ست پس باین روایت پانصد درهم باشد و
نش نصف اوقیه می باشد و جمع میان روایات ثلثه بر تقدیر صحت باین طور حاصل می شود که مجموع
امور مذکوره در مهر بوده و هر یک از روات آنچه بدو رسیده نقل نموده باشد با آنکه بهای بست شتر بابه
در آن زمان پانصد درهم یا چهار صد مثقال طلا بوده باشد و رواة این معنی را نقل کرده باشند پس بحسب ظاهر اغراضی
توجیه اخیر متوجه می شود چه توفیق میان روات ثلثه وقتی متحقق میگردد که پانصد درهم که عبارت از سیصد و پنجاه مثقال
نقره است و در بهای متوازی چهار صد مثقال بوده باشد والا این توجیه اخیر بهیچ وجه اصلاح پذیر نیست والله اعلم و جمله
اولاد خیر العباد علیه الصلوة والسلام از خدیجه رض تولد نمود مگر سیدنا ابراهیم که از ماریه قبطیه در وجود آمد و مناقب و مفاخر
خدیجه کبری رض بسیار و فضایل و کمالات و بیشمار و او اول کسی ست که به نبوت آنسرور ص ایمان آورد و جمله اموال خود در
رضای او ص صرف نمود و دوست میداشت او را رسول خدا ص چنانکه بعد از وفات او چون مذکور او می شد
آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم چشمها نمناک میکرد و او را ثنا می نمود و تحسین میفرمود و در خلاصة السیر
و حبیب السیر مسطور ست که روزی جبرئیل علیه السلام نزد حضرت خیر الانام علیه الصلوة والسلام آمده گفت یا
رسول الله ازین خدیجه است که می آید و برای تو طبقی پر از طعام یا ادام می آرد او را از پروردگار
او و از من سلام برسان و بشارت ده وی را بخانه در بهشت از یک لولوء مجوف که در آنجا هیچ خصومت و تعبی
نبود و چون حضرت مصطفی علیه الصلوة والسلام پیغام ایزد تعالی و جبرئیل بخدیجه کبری رسانید گفت
ان الله هو السلام و منه السلام و علی جبرئیل علیه السلام و این کلمات بلاغت نظام دلالت میکند
بر کمال وفور فهم و فطانت خدیجه کبری زیرا که بجودت ذهن دانست که سلام را بر حق تعالی زد

در ملک من ساختی و مرا بهبه نمودی مراد ان اختیار ست هر کرا بخواهم عطا نمایم زیرا که دنیا
و با فیها دشمن من و دشمن خدا و دشمن جملہ انبیا بوده است خدیجه عرض نمود یا محمد علیه الصلوٰة
والسلام مالیکه نزد تو اند حیفه است آن مال نزد من هم آلان مثل حیفه است برای خدا شمار کن
آنرا و حکم فرما باخراج آنمال از پیش چشم خود و چشم من همین وقت رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم
مردی را از بنی هاشم فرستاده طلب کرد آنها را چون جمله بنی هاشم بخدمت شریف حاضر شدند حضرت
علیه الصلوٰة والسلام فرمود که خدیجه جمله مال خود را بمن هبه نموده در ملک من در آورد پس
آنمال را من در راه خدا وقف نمودم بگیرید از زین مال هر چه خواهید پس مردان در خزاین خدیجه
رفته نقره و طلا و هر چه خواهش آنها بود گرفتند وقتیکه این خبر باهل مکه رسید چون چوق چوق مردان آمدند
و هر چه خواستند از خزاین خدیجه رضا بردند و مردان اطراف مکه نیز باستماع این خبر گروه گروه بخانه
خدیجه خاتون رسیدند و مال از خزاین گرفتند تا چهارده روز در های خزاین کشاده بود و از صبح
تا شام مردان مال می بردند تا انکه در خزاین و در ملک رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم
اندر هم نمانده بود که وقت شب چراغ بخانه روشن میفرمود خلقے کثیر از زین عطا و بخشش تونگر و غنی
گردید و الله اعلم در روایتے وارد گشته که خدیجه کبری نفیسه بنت منبه را و اسطه این ازدواج نموده
بود و در مواتب لدنیه منقول ست که خویلد پدر خدیجه در وقت نکاح زنده بود و صاحب وضة الاحباب
انکاران میکند که دران روز پدر خدیجه در قید حیات نبود و عم وے که عمر بن اسد ست بود و در
معارج النبوة مسطور ست که خدیجه کنیزگان خود را فرمود که دف زدند و رقص کردند و گفت یا محمد
عم خود را گوسفندے تا از شتران تو یکے را نحر کند و مردم را طعام دهد و در همان روز نفاق واقع شد
و پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم باین وصلت شادمان شد و میان آنحضرت و خدیجه کبری الفت
بغایت و محبت بے نهایت واقع شده بود و خدیجه کبری که اعقل و اجل نسوان بود از کمال اخلاص
و دوستداری جمیع اموال و جهات خود را بنحیکه ذکر کرده شد طفیل سید کائنات گردانید و آنحضرت
پیوسته با او در مقام خاطرداری و دلجوی بوده در مدت مصاحبت او مضمون کلمه کریمه

زیباست وزوجه منست واورا مثل حورالعین در دنیا یافتی واین از فضل وکرم پروردگار تست
بر تو بعد ازان ہمہا عرض کردند کہ در عوض این نعمتے کہ خدا تعالی بتو ارزانی فرمودہ برائے
برادران او خویشان خود ضیافت فرمائے حضرت فرمود آرے ہمہا عرض کردند کہ کے ضیافت
خواہی نمود حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمود کہ شما نیکو میدانید کہ ہیچ خیر در دنیا بملک خود ندارم
ودر مال خدیجہ مرا حقے نیست ونہ دران تصرفے نمایم وشرم دارم کہ از خدیجہ چیزے طلب سازم
ولاکن ضیافت شما کافی ووافی خواہم نمود انشاء اللہ تعالی ہمہا خندیدند وبرخواستند وحضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام جملہ اغرہ وخویشان وفرزندان را رخصت ارزانی داشت وخدیجہ خاتون از پس
پردہ جملہ گفتگو رائے شنید از انجا برخواست ودر مکانے دیگر بنشست دگر بستن آغاز کرد
چون رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدیجہ را گریان دید سبب گریہ استفسار فرمود عرض کرد کہ چرا
نگریم کہ تو از بنی اعمام خویش فرمودی کہ از مال دنیا در ملک من پنج نیست ودر مال خدیجہ برائے من حقے
وتصرفے نیست وشرم دارم کہ از او چیزے طلب سازم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من وہر چہ
در ملک من ست از دنیا از قسم نقرہ وطلا ودر ویاقوت وزبرجد واموال صامت وناطق وضیاع
وعقار وقصور وعبید جملہ را تو بخشیدم وہبہ نمودم ودر ملک تو گردانیدم قبول کن وبگیر آنرا وہر چہ
خواہی دران تصرف نمائے کہ اکنون ملک تست این بگفت وبرخواست وبحضور جناب سرور عالم
علیہ الصلوٰۃ والسلام مثل کنیزگان بایستاد وعرض نمود یا محمد از دوازدہ سال در طلب وجستجوے تو
بودم ہرگاہیکہ ترا یافتم ودانستم آنرا کہ ورقہ بن نوفل از من گفتہ بود اکنون نماند نزد من دنیا ومافیہا را
قدرے ومنزلتے رضائے من رضائے تست وجز تو وخداوند تعالی دیگر یرا در دنیا وآخرت نمیخواہم
چنانکہ از یمعنی خدا تعالی بر نبی خود در کلام مجید منت مے نہد ومیفرماید ووجدک عایلا فاغنی اے
اغناک یا محمد بمال خدیجہ القصہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود یا خدیجہ دنیا ومافیہا
از روئے کہ خلق شدہ مبغوض ومطرود پروردگار ولعنت کردہ اوست وہر کہ دوست دارد اینہا را
او نیز مبغوض پروردگار ست ایخدیجہ دنیا وفیہا نزد من مانند جیفہ بودہ است اگر تو جملہ مال خود را

اختیار کردم و بخداوند آسمان و زمین و پروردگار عالم ایمان آوردم که هو واحد لا شریک له
و لا ضد له و لا ند له و لا شبه له و لا مثل له آی محمد من نفس خویش را برای یعنی بزوجیت تو دادم
و تحقیق که تو نبی مرسل هستی و من از ورقه بن نوفل شنیده ام که زوج تو نبی آخر الزمان خواهد بود
که سید الانبیاء و المرسلین ست و من خوابے دیده ام که کدامی زن ندیده باشد که زوج او نبی مرسل
باشد و از ورقه بن نوفل سوال کرده بودم از حلیه نبی آخر الزمان و شنیده بودم از ورقه صفت
دین و خلق او از ان روز والله و شیفته او شده بودم و مشتاق لقائش بودم و دوازده سال
در طلبش گذرانیدم و ورقه گفته بود که تحقیق او از مکه مبعوث خواهد شد و مولد او نیز مکه خواهد بود
و اسم شریفش محمد علیه الصلوٰة و السلام خواهد بود و او از اشراف بنی هاشم ست و کلمات و
معجزات و کرامات وے عجیبه خواهد بود وقتیکه یا محمد صلی الله علیه و آله وسلم ترا دیدم و علامات
حلیه بنی آخر الزمان در بشره همایون تو یافتم مرا شک و شبهه در نبوت و رسالت تو نماند
بنا بران با تو تزویج کردم و با پروردگار تو ایمان آوردم یا محمد من عبودیت تو اختیار نموده ام
و کنیز تو گشته ام جناب رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم از سخنان و اخلاص و صدق خدیجه
کبریٰ متحیر شده و با او صحبت فرموده رسول خدا از خدیجه کبریٰ رخصت خوشنود گشت روزے
از روزها از متبوا عمام و عمات آنجناب بخدمت شریف بخانه خدیجه حاضر شدند رسول خدا صلی الله
علیه و آله وسلم با انها ملاقات فرمود و مدارات نموده در صحن خانه خدیجه کبریٰ بنشستند
و با رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بسخنان مرغوب و حکایات محبوب مشغول شدند و خدیجه
در مکانے دیگر بنشست تا سخنان ایشان بشنوده که انها چه میگویند انها گفتند یا محمد خدا تعالے
ترا مبارک کند تزویج خدیجه کبریٰ را آنحضرت علیه الصلوٰة و السلام فرمود که شما میگفتند که او سیبه
است و من او را باکره یافتم و ندیده ام و نشنیده ام در عمر خود مثل خدیجه دیگرے را عاقله جمیله
فصیحه بلیغه در گفتگو چون آنجناب علیه الصلوٰة و السلام مدح و توصیف خدیجه را در بلاغت
و فصاحت فرموده همها گفتند یا محمد مانند خدیجه در دنیا در زنان ما ایان نیست و او برائے تو

که در مجلس نکاح رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر بودند بموجب مراتب آنہا لباسہای فاخرہ وزیور مرصع از در و یاقوت موافق پسند آنہا عطا کردہ چنانچہ جملہ زنان از بخشش وعطای خدیجہ کبریٰ رضؓ راضی شدند واز کنیزگان خود گفت کہ بشکرانہ این ترویج شما مہارا آزاد کردم وآنچہ از مال من نزد شما از قسم نقرہ وطلا ودر ویاقوت بودہ است بشما بخشیدم ونکاح کنیزگان باغلامان خود نمودہ شوہران آنہا رانیز آزاد فرمودہ وآنچہ نزد انہا بود بعوض خیر مقدم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشید جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورؤسای مکہ از کثرت بخشش وسخاوت خدیجہ کبریٰ متعجب ومتحیر شدہ بخانہای خویش مراجعت نمودند وباہم میگفتند کہ ہرگز مثل این نکاح در دنیا بچشم خود ندیدہ ایم ونہ بگوش خود شنیدہ ایم القصہ بعد مراجعت مہمانان آنجناب وخدیجہ کبریٰ بر بستر استراحت تشریف بردند واز غلبہ قوم خوابستند کہ آرام نمایند جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پشت خود بجانب روے خدیجہ رضؓ نمودہ وہیچ کلام نا کردہ آرام فرمودہ وہمین قسم سہ روز گذشتہ خدیجہ کبریٰ رضؓ از شرم ہیچ عرض نمودن نتوانست ہرگاہیکہ سہ روز بے التفاتی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ملاحظہ نمودہ خدیجہ تبسم گفت یا محمد فیما بین زوج وزوجہ ہرچہ واقع شود ایا نمیدانی یا در من عیبے از عیوب ملاحظہ نمودی یا در من عفت نمے یابی از کدام سبب بشت بجانب روے من میفرمائے وباہن ملتفت نمے شوئی وباہن ہم بستر نمی فرمائی حضرت فرمود ای خدیجہ تو بتان مصنوع ومخلوق را سجدہ میکنی ومن خالق آسمان وزمین وپروردگار عالم را سجدہ میکنم وتو بلات وعزے ایمان داری ومن از انہا بری ام ومن ایمان بخداوند عالم دارم بر ملت ابراہیم خلیل اللہ وبر دین او بودہ ام تو کافرہ ہستی ودین وملت تو باطل ست چگونہ روے خود بجانب روے تو کنم وجسد خود را باجسد تو ملصق سازم باستماع اینکلام خدیجہ خاتون برخواست وگفت اے محمد اکنون از لات وعزی ودیگر اصنام بیزار شدم ودین ترا قبول نمودم وملت ترا دین وملت ابراہیم را

اختیار کردم و بخداوندی آسمان و زمین و پروردگار عالم ایمان آوردم و هو واحد لا شریک له
و لا ضد له و لا ند له و لا شبه له و لا مثل له آے محمد من نفس خویش را برائے بزوجیت تو داده ام
و بتحقیق که تو نبی مرسل هستی و من از ورقه بن نوفل شنیده ام که زوج تو نبی آخر الزمان خواهد بود
که سید الانبیاء و المرسلین ست و من خوابے دیده ام که کدامی زن ندیده باشد که زوج او نبی مرسل
باشد و از ورقه بن نوفل سوال کرده بودم از حلیه نبی آخر الزمان و شنیده بودم از ورقه صفت
دین و خلق او و از ان روز واله و شیفته او شده بودم و مشتاق لقائش بودم و دوازده سال
در طلبش گذرانیدم و ورقه گفته بود که بتحقیق او از نکه مبعوث خواهد شد و مولد او نیز نکه خواهد بود
و اسم شریفش محمد علیه الصلوٰة و السلام خواهد بود و او از اشراف بنی هاشم ست و کلمات و
معجزات و کرامات وے عجیبه خواهد بود و قتیکه یا محمد صلی الله علیه و آله وسلم ترا دیدم و علامات
حلیه بنے آخر الزمان در بشره همایون تو یافتم مرا شک و شبهه در نبوت و رسالت تو نماند
بنا بران با تو تزویج کردم و با پروردگار تو ایمان آوردم یا محمد من عبودیت تو اختیار نموده ام
و کنیز تو گشته ام جناب رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم از سخنان و اخلاص و صدق خدیجه
کبریٰ متحیر شده و با او صحبت فرموده رسول خدا از خدیجه کبریٰ رفع خوشنود گشت روزے
از روزها از تبوا عام و عمات آنجناب بخدمت شریف بخانه خدیجه حاضر شدند رسول خدا صلی الله
علیه و آله وسلم با انها ملاقات فرمود و مدارات نموده در صحن خانه خدیجه کبریٰ بنشستند
و با رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بسخنان مرغوب و حکایات محبوب مشغول شدند و خدیجه
در مکانے دیگر بنشست تا سخنان ایشان بشنوده که انها چه میگویند انها گفتند یا محمد خدا تعالے
ترا مبارک کند تزویج خدیجه کبریٰ را آنحضرت علیه الصلوٰة و السلام فرمود که شما میگفتند که او سیبه
است و من او را باکره یافتم و ندیده ام و نشنیده ام در عمر خود مثل خدیجه دیگرے را عاقله جمیله
نصیحه بلیغه در گفتگو چون آنجناب علیه الصلوٰة و السلام بیج و توصیف خدیجه رسید در بلاغت
و فصاحت فرموده همها گفتند یا محمد مانند خدیجه در دنیا در زنان پایان نیست و او برائے تو

کہ در مجلس نکاح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر بودند بموجب مراتب آنہا لباسہائے
فاخرہ وزیور مرصع از در و یاقوت موافق پسند آنہا عطا کردہ چنانچہ جملہ زنان
از بخشش وعطائے خدیجہ کبریٰ رضؓ راضی شدند واز کنیزگان خود گفت کہ بشکرانہ این
ترویج شما مہارا آزاد کردم وآنچہ از مال من نزد شما از قسم نقرہ وطلا و در و یاقوت بودہ
است بشما بخشیدم ونکاح کنیزگان باغلامان خود نمودہ شوہران آنہا را نیز آزاد فرمودہ
وآنچہ نزد انہا بود بعوض خیر مقدم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشید جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورؤسائے مکہ از کثرت بخشش وسخاوت خدیجہ کبریٰ متعجب
ومتحیر شدہ بخانہائے خویش مراجعت نمودند وباہم میگفتند کہ ہرگز مثل این نکاح در دنیا نہ
بچشم خود دیدہ ایم ونہ بگوش خود شنیدہ ایم القصہ بعد مراجعت مہمانان آنجناب وخدیجہ
کبریٰ بر بستر استراحت تشریف بردند واز غلبہ قوم خواستند کہ آرام نمایند جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پشت خود بجانب روے خدیجہ رضؓ نمودہ وہیچ کلام نا کردہ آرام فرمودہ
وہمین قسم سہ روز گذشتہ خدیجہ کبریٰ رضؓ از شرم ہیچ عرض نمودن نتوانست ہر گاہ کہ سہ
روز بالتفاق آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ملاحظہ نمودہ خدیجہ تبسم کنان گفت یا محمد فیما بین
زوج وزوجہ ہر چہ واقع میشود ایا نمیدانی یا در من عیبے از عیوب ملاحظہ نمائے ویا در من
عفت نمے یابی از کدام سبب بشت بجانب روے من میفرمائے وبامن ملتفت نمے شوئی
وبامن ہم بستر نمی فرمائی حضرت فرمود ای خدیجہ تو بتان مصنوع ومخلوق را سجدہ میکنی ومن
خالق آسمان وزمین وپروردگار عالم را سجدہ میکنم وتو بلات وعزے ایمان داری ومن
از انہا بری ام ومن ایمان بخداوند عالم دارم ومن بر ملت ابراہیم خلیل اللہ وبر دین او بودہ ام
تو کافرہ ہستی ودین وملت تو باطل ست چگونہ روے خود بجانب روے تو کنم وجسد خود را
باجسد تو ملصق سازم باستماع اینکلام خدیجہ خاتون برخواست وگفت اے محمد اکنون از
لات وعزی ودیگر اصنام بیزار شدم ودین ترا قبول نمودم وملت ترا دین وملت ابراہیم را

خدیجہ دران محفل خطبہ بلیغ و فصیح بر زبان خواندہ خدیجہ را بحبالہ نکاح خیر الوریٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کشید ندہر گاہیکہ عقد نکاح انعقاد یافتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش ابوبکر صدیق رضؓ
تشریف آوردہ گفت الصدیق ہمراہ من تا بخانہ خدیجہ قدم رنجہ نمائے ابوبکر صدیقؓ عرض کرد
سمعاً وطاعۃً وحیاً ابوبکر صدیق رضؓ زرعہ وعمامہ بحضور آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام آوردہ و
عرض نمود یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینہا را زیب قامت فرمائے آنحضرت بموجب
التماس صدیق بوشیدہ با ابوبکر صدیق و ابوطالب و حمزہ و بعضے از اعمام دیگر و رؤسائے
مضر بخانہ خدیجہ تشریف بردہ و خدیجہ بانتظار قدوم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر در خانہ
خویش ایستادہ بود و یکصد غلام کہ در دست ہریک از انہا یک طبق پر از در و یاقوت و زبرجد
بود بجانب دست راست خدیجہ خاتون ایستادہ بودند و بر دست چپ خدیجہ خاتون یکصد کنیز
کہ در دست ہریک از انہا طبقہا پر از نقرہ و طلا بود ایستادہ بودند و قتیکہ جناب رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم با ابوبکر و بنی اعمام خویش بخانہ خدیجہ قدم رنجہ فرمود خدیجہ رضؓ بغلامان و کنیزگان
حکم کرد کہ طبقہای مذکورہ بر سر رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر ہمراہیان آنجناب نثار نمایند
و در مکان عالیشان ہمہا را بنشانید و حکم کرد کہ دسترخوان پر تکلف پیش آنہا بگشند و طعمہ
لذیذہ حاضر سازند بعد ہر یک از اعمام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و عالکہ عمہ آنجناب را
لباسہای فاخر موافق عظم شان عطا کردہ و ابوطالب را یک شتر مع جل مرصع از در و یاقوت
و بہمین قسم عالکہ را ارزانی نمودہ رخصت فرمود و رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورات
اکابر اہل مکہ و عالکہ عمہ آنجناب بخانہ خدیجہ باقی ماندند پس کنیزگان و دیگر عورات خانہ خدیجہ بخدمت
آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر شدہ حضرت را ہمراہ خویش نزد خدیجہ آوردہ مقابل بنشانید
و بر سر آنجناب علیہ الصلوٰۃ والسلام و خدیجہ کبریٰ مشک و عنبر و در و مرجان و ورق نقرہ و طلا نثار
نمودند و بموجب امر خدیجہ کبریٰ رقص کردند و دف زدند گویا آنشب مثل شب قدر و شب برات
بود و تا نصف شب صحبت رقص و غنا آراستہ بود بعد ازان خدیجہ رضؓ ہر یک از عورات

استهزا نماند ولیکن من ذات خود را بر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم عرض کردہ بودم اگر او مرا
قبول فرماید خود را باز دواج او میدہم واگر قبول نکند تا زندگی خود من با احدی تزویج نکنم وعائکہ
را مال فراوان ارزانی نمودہ عائکہ فرحان وشاوان گشتہ پرسید کہ ایا ازین امر عم تو واقفیت
واطلاع دارد خدیجہ عرض نمود کہ او را ہنوز آگاہی نیست اے عائکہ اخوا بو طالب
برادر خود بفرماے کہ عم ما را طلب سازد وضیافت کند وخطبہ من نماید عائکہ بخانہ آمدہ از جملہ
گفتگو با بی طالب اخبار نمود ابو طالب بمجرد استماع کیفیت برخواست وسامان ضیافت مہیا
نمود وعم خدیجہ با جمع اشراف اعراب بمہمانی طلب ساخت بعد انعقاد صحبت ابو طالب خطبہ نمود
عم خدیجہ گفت کہ من قبول کردم الا در بخصوص مشورہ از خدیجہ نمایم واسترضاے او کنیم این
بگفت ونزد خدیجہ رفت وباہم مشورہ نمود خدیجہ کبری گفت ایعم من چہ گونہ خطبہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
را رد کنم کہ او موصوف بصفت امانت وحسب واصالت بودہ عم خدیجہ گفت آرے چنین ست
کہ تو میگوئی مگر او مال ندارد خدیجہ رضی اللہ عنہا گفت آگاہ باش ایعم من یاد کن خواب مرا کہ دیدہ
بودم کہ آفتاب در آغوش من افتادہ واز ین رویا ورقہ بن نوفل را خبر کردہ بودم اگر محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مال ندارد نزد من مال کثیر بے عد وحد موجود است مرا احتیاج بمال نیست چرا کہ محمد
نبی آخر الزمان وخاتم المرسلین ست وحلیہ او ورقہ انچہ از من بیان کردہ ونوشتہ بود ہمہ مطابق
است ونزد من ثابت ومحقق ست کہ بلاشک او نبی آخر الزمان ست زیرا کہ من وسیسرہ تجربہ این نمودہ ام
ومعجزاتیکہ در اثناے راہ ہنگام سفر شام از او ظاہر شدہ اند دلالت صریح بر نبوتش دارند نمی توانم
کہ کرامتش را تشریح نمایم وقتیکہ عم خدیجہ صفات آنجناب علیہ الصلوۃ والسلام شنید گفت بیشک
این صفات نبی آخر الزمان ست پس عم خدیجہ بسیار مسرور وشاوان گشتہ گفت ایخدیجہ او مال ندارد
خدیجہ رضی اللہ عنہا بجوابش گفت کہ اگر او مال ندارد مرا پروا اے مال او نیست من مال بیشمار دارم ومقصود
من وصل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ست من ترا وکیل کردم ایعم من بتزویج خود با محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پس عم خدیجہ نزد ابو طالب رفت وعقد نکاح بست ابو طالب وورقہ بن نوفل برادر عم زاد

وخلق او در سفر وحضر استفسار نمودی ورفه انچه زین باب معلوم داشت بتو بیان کرد تو چرا تا اینم
در تزوج نفس خود توقف وتاخیر مے نمائے ومشقت وجستجوے خود را ضایع میکنی چنانچه خدیجه خاتون
درین اندیشه وتفکر بود که ناگاه جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم بخانه خدیجه خاتون
تشریف آورد وسلام کرد خدیجه خاتون بسیار تعظیم وتکریم نموده از دیدار مسرت آثار آنجناب شادمان
ومبتهج گشته گفت یا محمد بنشین آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بنشست وکلمه وکلام درمیان آورد
ودر اثناے گفتگو خدیجه خاتون سبب تشریف آوری از آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم پرسید
جناب سرور عالم علیه الصلوٰة والسلام فرمود که عم وعمه من اراده دارند که عقد من نمایند مرا نزد تو
فرستاده اند که از تو طلب اجرت نمایم ودر ما یحتاج نکاح صرف سازم این بفرمود وسر از حیا فرو افگند
خدیجه خاتون گفت یا محمد اجرت تو قلیل ست دران هیچ نخواهد شد اگر تو امر تزویج خود را برائے من
تفویض فرمائے من نکاح تو بکنم با زنیکه از اشراف عرب وعجم باشد ودر حسن وجمال وکثرت مال
بهتر ونیکو ونظیر خورد ندارد وآن زن را بادشاهان عرب وعجم خواستگاری مے نمایند لیکن او قبول
نمیکند اگر مرضی تو باشد من کوشش بلیغ در تزویج تو با او نمایم وعقد تو بسته دهم مگر در او عیبے
بوده است که قبل ازین شوهرے دیگر داشت با این عیب اگر او را قبول فرمائے وے کنیز تو خواهد بود
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم باستماع اینکلام از پیش خدیجه خاتون برخواست وهیچ جواب نداد
ودر خانه عم وعمه خویش یعنے ابی طالب وعاتکه تشریف آورد ومغموم ومحزون بنشست ابوطالب
وعاتکه از انجناب سبب حزن وملال استفسار نمودند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم ارشاد کرد
که خدیجه از من ریشخند نموده وقصه تمامها بیان فرمود عاتکه عمه الزور علیه الصلوٰة والسلام فرمود که
موصوف بصفات کذائی در این شهر من جز خدیجه دیگرے نیست وعاتکه برخواست وگفت انچه خدیجه
گفته اگر در واقع صحیح ودرست ست ما را با او نزاعی نیست ونزد خدیجه آمده گفت ای خدیجه اگر ترا مال ونسب
است برائے ما یان هم حسب ونسب ست چرا از محمد صلی الله علیه وآله وسلم ریشخندیها مے نمائی
خدیجه خاتون معاذرت نموده گفت کدام کس را یارا ومجال ست که در انساب شما یا از شما

بخدیجہ سپرد خدیجہ خاتون عرض کرد کہ ناقہ و آنچہ بران ست من تو بخشیدم بعد ازان خط را
ملاحظہ نمود و ہرگاہیکہ بر اشارہ نوشتہ میسرہ نظر افتاد و بخواند بسیار فرخناک و طربناک شد و چون نظر
بر تاریخ خط نمود گفت اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کدام روز از نزد میسرہ روانہ شدہ بودی
حضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام فرمود امروز در ہمین ساعت استماع اینکلام خدیجہ خاتون
را بسیار تعجب شد و جواب خط تحریر کردہ بحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام سپردہ گفت کہ ہمین وقت
مراجعت فرماے و نزد میسرہ باید رفت و حضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام بجزا صغاے اینکلام روانہ
شد و چون بکاروان داخل شد و خط خدیجہ خاتون بمیسرہ داد ارباب کاروان را استعجاب بسیار
گشت و ابوجہل نادم و پشیمان گشت و ہرگاہیکہ کاروان داخل مکہ شد آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام
ہمراہ میسرہ بحضور خدیجہ کبریٰ رفتہ بعد ازان از خدیجہ خاتون رخصت گرفتہ بخانہ عم خویش ابیطالب
تشریف آوردہ و روزے چند در آنجا ارام گرفت و استراحت نمود میسرہ در این ایام مونس و حبیب
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام بود و حاضر خدمت میگشت گویند خدیجہ خاتون در آتش عشق خواجہ عالم
فخر اولاد آدم مے سوخت روزے در مفارقت آنجناب علیہ الصلوٰۃ و السلام میگریست و در دل خود
میگفت و خویشتن را بایں مضمون ملامت مے نمود کہ اے خدیجہ وقتیکہ دانستی کہ بتحقیق محمد نبی مرسل
است و در خواب دیدی کہ آفتاب از آسمان در آغوش من تردل کرد و ورقہ بن نوفل تعبیر نمودہ
کہ آن آفتاب نبی آخر الزمان و خاتم الانبیاء و المرسلین و امام و پیشوا اے آنہاست و آفتاب و
ماہتاب و عرش و کرسی و آدم و عالم و آسمانہا و زمینہا و انچہ در میان اینہاست از نور محمدی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم خلق شدہ اند و خدا تعالیٰ بشرف و کرامت آنجناب قبل از ولادت آنحضرت تما خلقت
الافلاک لولاک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لما اظہرت الربوبیۃ خبر دادہ و ورقہ بن نوفل از من گفتہ بود
کہ اے خدیجہ ایا این خواب را تو دیدہ گفتم آرے ورقہ گفت کہ مبارک کند ترا خدا تعالیٰ اے خدیجہ
ہزار نبکہ این خواب بیند زوج او نبی آخر الزمان باشد و برائے او شرف و کرامت تا روز
قیامت خواہد بود اے خدیجہ تو بعد استماع این کلام از ورقہ حلیہ و صورت و رنگ و خصائل و فضائل

در مدة عمر خویش درین وادیها و کوهها سفر نکرده است واز راه بخوبی ماهر نیست میشنود کلام
ابوجهل اتفاقی نموده ناقه را طلب ساخت واورا باقسام پارچهاے حریر بیاراست وجناب رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم را بران ناقه سوار نموده کتابتے بخدیجه خاتون باهمضون نوشته که
اے سیده نساء عرب وقریش امسال در تجارت از تجارت سنین ماضیه ببرکت محمد صلی الله علیه
وآله وسلم نفع تمام حاصل گشته ونیز نوشت یاسیده انه هو الذی تریده بلاشک وتاریخ کتابت
وماه وروز روانگی آنجناب علیه الصلوة والسلام تحریر کرده پس رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
نامه میسره را گرفته بران شتر سوار شده راه مکه پیش گرفت واز نظر مردمان پنهان گشت
درین هنگام ابلیس لعین گفت که اینوقت مکاری وخدیعت من ست وابلیس زمام ناقه را بگرفت
واز راه برده حق تعالی بجبرئیل آمین وحی فرموده که اے جبرئیل ابلیس را بگیر واورا زیر تحت الثری
نگاهدار وقید کن تا آنکه حبیب من بمکه برسد وآفتاب زمین را در زیر قدم محمد مصطفی صلی الله علیه
وآله وسلم بکش واے اسرافیل از جانب یمین واے میکائیل از جانب یسار محمد صلی الله علیه
وآله وسلم را حفاظت نمائید واے سحاب بر سر حبیب من سایه افگن باش وجناب باری عزاسمه
بر حبیب خویش خواب را مسلط فرمود ودر همان ساعت حق تعالی آنحضرت را بمکه رسانید
واتفاقا در وقت ورود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم خدیجه کبری در مکان خویش نشسته
بجانب شام نگاه میکرد سواری از دور دید که مے آید وابر بر سرش سایه وارست کنیزگان بسیار
که در جوالی خدیجه خاتون حاضر بودند از انها گفت ایا شما این سوار را که مے آید مے شناسید من
گواهی میدهد ومیگوید که محمد ست صلی الله علیه وآله وسلم که مے آید یکے از کنیزگان عرض نمود نمیگویم
مشابه بمحمد امین ست اگر مطلوب تو باشد مارا چه انعام خواهی بخشید خدیجه فرمود که اگر این کس محمد ست
بقدوم وے شما را آزاد کردیم ودر این اثنا ناقه رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بر در خانه خدیجه
کالعطر من الصبا رسید نفور خدیجه خاتون استقبال وبزرگداشت جناب خیر الانام نمود و
مسرور وشادمان گشته کنیزگان مذکور را آزاد فرمود آنحضرت علیه الصلوة والسلام خط میسره

باید شد آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بر در خدیجہ خاتون تشریف آوردہ مغموم و محزون بنشست و گریہ شدید فرمود قطرات اشک از چشمان مبارکش مے ریخت و بلا یکہ آسمان بر بکائے نبی آخر الزمان گریہ میکردند وقتیکہ کاروان عزم روانگی نمود میسرہ بخدمت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر شدہ عرض کرد یا محمد لباس صوف زیب بدن فرمائے و تاج کمال بر سر نہی و عنان کاروان بگیری و غربت سفر شام نمائے جناب رسو مخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطابق التماس میسرہ کار بند شد و راہ دیار شام پیش گرفت و آنجناب علیہ الصلوٰۃ والسلام گریان بود و میفرمود کہ کجاست والدمن عبد اللہ و کجاست والدہ من آمنہ کہ حال فرزند خود را مے دیدند افسوس از حال یتیم و دریغ از غربت کہ مرا پیش آمد نمیدانم کہ زندہ بمولد خود مراجعت مے نمایم یا در غربت ہلاک مے شوم پس بسبب گریہ و مناجات رسول کریم در بلا یکہ نالہ بکا افتاد جناب باری عز اسمہ ابر پارہ سفید را امر فرمود تا بر مفرق ہمایونش در راہ سایہ افگند و خدیجہ خاتون بمیسرہ وصیت کردہ بود کہ وقتیکہ از شہر یکہ بیرون شوی محمد را لباس فاخرہ بپوشانی و بر شتر سرخ سوار کنی پس میسرہ حسب فرمودہ خدیجہ خاتون بعمل آوردہ جناب خیر الانام را بر شتر سرخ سوار نمودہ لباس فاخرہ زیب قامت ہمایون کردہ حضرت را بر شتر خواباند و ابر سیاہ بر سر مبارکش سایہ افگن گشتہ و باد نسیم وزیدن گرفت ہر گاہیکہ کاروان میسرہ با آنحضرت در شام رسید اللہ تعالیٰ برکت فراوان در بیع و شرائے مال کاروان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نازل فرمود و اسباب بمنافع کثیرہ فروخت شد بعد ازان عزم مراجعت مکہ نمودند کاروان روانہ شد القصہ ہر گاہیکہ کاروان قریب بمکہ رسید و راہ سہ روزہ و بقولے ہفت روزہ باقی بود میسرہ گفت شخصے را نزد خدیجہ خاتون باید فرستاد تا خوشخبری سلامتی قافلہ باو رساند از رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اگر ترا بفریسم بنا بر رسانیدن خبر ایا قدرت داری بر انیکہ بروے و خبر سلامتی قافلہ برسانی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود آرے بر این قدرت دارم ابو جہل گفت کہ محمد ہرگز بر این امر قدرت نمیدارد زیرا کہ

خدیجه خاتون باستماع این سخنان شادمان گشت باز پرسید که سکونت کجا داری
حضرت فرمودند در جبل حرا باز خدیجه خاتون استفسار کرد که کدام کس ترا در انجا طعام
میخوراند حضرت فرمود قتیکه گرسنگی بر من غلبه میکند بخانه مے آیم و میخورم باز خدیجه خاتون
گفت که از چه سبب پارچهاے خود و سر خود نمے شوی و مے بنیم لباس ترا کهنه آنحضرت
فرمود هر کس را که والدین نباشد همین حال او باشد باز خدیجه گفت که تو از قریشی هاشمی هستی
از اشرافترین مردمان و برائے تو اعمام از اغنیا اند از انها چرا مال وافر نمیگیری حضرت
فرمود که نزد من چیزے از دنیا نیست که لباس و سر خود را بشویم خدیجه خاتون از تواضع
و سخنان آنجناب بگریسته گفت میسره برادر رضاعی من ست و آنچه از اموال و خزاین
نزد من ست جمله باو سپرده نموده ام اکنون او اراده تجارت دارد و بجانب شام خواهد
رفت تو هم همراه او بجانب شام عزیمت فرمائے ترا در اجرت کذا و کذا خواهم داد و اگر چند مرتبه
بهمین طور ما میسره بجانب شام سفر خواهی فرمود اجرت فراوان برائے تو فراهم خواهد شد
و باهر زنیکه خواهی در انزمان نکاح نمائے و میسره را مطیع و منقاد تو خواهم نمود که بیع و شرا
بدون اجازت تو نخواهد کرد زیرا که من از مردمان صفت امانت تو شنیده ام که در حق
تو میگویند که این امین ست آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم فرمود که من این مشقت و جهد
بنا بر حصول دنیا اختیار نمیکنم بعده حضرت علیه الصلوة والسلام از نزد خدیجه خاتون برخواست
و راه خانه خویش گرفت در دل خدیجه مستحکم و موثق شد که بتحقیق این همان نبی آخر الزمان
بوده است که ورقه بن نوفل ازان خبر داده و تعبیر نموده است بعد ازان خدیجه خاتون از
عائکه عمه آنجناب عرض نمود که من هر اجیر را باجرت ده دینار مقرر کرده ام و محمد صلی الله
علیه و آله وسلم را به پنجاه دینار اجیر گرفتم عائکه باستماع این سخن مسرور و مبتهج بخانه خویش
مراجعت نموده از گفت و شنود خدیجه رضا بابو طالب اخبار نمود ابو طالب از آنحضرت
علیه الصلوة والسلام گفت که بخانه خدیجه خاتون باید رفت و با انچه امر نماید بران کار بند

قول عم و عمہ خویش قبول نفرمود بلکہ ارشاد کرد کہ من قصد نمیدارم کہ نفس خود را در نعب و جہد سفر
برائے حصول دنیا اندازم و گریہ نمود و در دل خود گفت کہ اگر ابو بن من عبد اللہ و امنہ زندہ مے بودند
ہرگز بدین مشقت راضی نمے شدند و از خانہ عاکہ عمہ خویش بیرون آمدہ پس در راہ مکانے
رفیع و قصرے عظیم دیدہ از عمارتش تعجب فرمودہ استفسار نمود کہ این مکان کدام کس ست گفتند
مکان خدیجہ بنت خویلد ست و اتفاقا در آنوقت خدیجہ خاتون در مکان خود کہ مشرف براہ بود
نشستہ بود چون نظر خدیجہ خاتون بر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام افتاد نشانہا نیکہ از ورقہ بن
نوفل شنیدہ بود در آنحضرت معاینہ نمود و حلیہ آنجناب علیہ الصلوٰۃ و السلام را کہ از ورقہ استماع
کردہ بود و نیز جملہ علامات را در ذات بابرکات آنجناب علیہ الصلوٰۃ و السلام دریافتہ خادمہ خود را بخدمت
آنجناب فرستاد کہ استفسار نماید از آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام کہ تو کیستی و از کجائے و نام تو و نام
پدر و جد تو چیست چون کنیزک بحضور انور علیہ الصلوٰۃ و السلام حاضر گشت مستفسر حالات شد
آنجناب فرمود من قریشی و یکے ام و نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ست و اعمام من حمزہ
و عباس اند چون کنیزک راز دار خدیجہ خاتون و واقف از کنون خاطرش بود و خواہش او را
بجانب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام بخوبی میدانست بمجرد استماع جواب بخدمت خدیجہ خاتون
شتافتہ جملہ کیفیت را عرضہ داد خدیجہ رض باحصار نبی مختار علیہ الصلوٰۃ و السلام حکم فرمود
کنیزک بار آمدہ آنجناب را ہمراہ خویش بحضور خدیجہ خاتون برد چون حضرت فریب خدیجہ رض
رسید خدیجہ خاتون برخواست و رسم سلام بجا آورد و حضرت را بنشانید و خود روبروے
آنحضرت بنشستہ بغور و تامل نظر بر بشرہ ہمایونش مے انداخت جملہ علامات را بموجب گفتہ ورقہ بن
نوفل کہ در حلیہ نبی آخر الزمان و صورت و سیرت و تواضع و حیا شنیدہ بود در حضرت خیر البشر
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یافت بعد ازان از حضرت پرسید کہ تو از کدام شہر ستی و اسم تو و نام پدر
بزرگوارش چیست و از کدام قبیلہ و از کدام بطن ہستی آنجناب ارشاد کردند کہ شہر من مکہ و قبیلہ من
عرب و نام محمد و نام پدرم عبد اللہ و از قبیلہ قریش و از بطن بنی ہاشم بن عبد مناف ہستم

بعد از آنکه خدیجه را بنکاح خود در آورد هند را پرورش و تربیت میفرمود و خدیجه زنی صاحب عقل کامل
و حزم و کفایت و فهم و فراست و کیاست بود و اشرف النساء قریش بود مالی وافر داشت و جمیع
اشراف قریش حریص و مولع بر نکاح وی بودند و خطبه کرده بودند و خدیجه کبری قبول نکرده زیرا که
بعد از غروب هلال بقای عمر ابو هاله بمغرب فنا شبی خدیجه کبری در خواب دید که آفتاب از آسمان
فرود آمده در خانه من در آمد و نور آن از خانه من بیرون آمده تمامی خانهای مکه از آن نور منور شده این واقعه را به پسر عم خویش
ورقه بن نوفل عرض کرد زیرا که ورقه معبر بود ورقه گفت تعبیر این رویا آنست که پیغمبر آخر الزمان زوج تو خواهد بود و ترا بحباله
نکاح در آورد و خدیجه از نام و نسب و مولد رسول عرب و عجم تفتیش نمود ورقه گفت از مکه خواهد بود و از قبیله قریش و از بطن بنی هاشم
و نامش محمد خواهد بود پس خدیجه بنابران پیوسته انتظار طلوع آن آفتاب سپهر نبوت میکشید و واله و شیدای آنجناب گشته بود
تا وقتیکه بسعادت مناکحتش فایز گردید گویند روزی رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم بخانه
ابو طالب عم خود تشریف میداشت و طعام تناول میفرمود و ابو طالب و عاتکه عمه آنسرور علیه الصلوة
والسلام در آداب و حسن سیرت آنجناب ملاحظه میکردند و باهم میگفتند که اکنون محمد صلی الله علیه
و آله و سلم جوان شد برای مایان قدرت و دست رس نیست که نکاح او نمایم حیرانم که در زیان او چه کنم
عاتکه گفت ای برادر خدیجه کبری رض زنی میمونه یعنی قدمش مبارک ست هر کس که با او علاقه و توسل
نماید برکت در معاش او باشد و بالفعل خدیجه رض اراده دارد که کاروان بجانب شام فرستد اگر محمد را
اجیر گیرد باشد که محمد منتفع شود و از آنجهت صورت تزویج او بظهور آید درین باب از آنحضرت
علیه الصلوة والسلام مشوره نمودند آنجناب اقبال نمود هر گاهیکه این خبر بخدیجه رض رسید در دل خود
غور و تامل نمود و گفت شاید این تعبیر خواب من ست آنچه که ورقه بن نوفل بپسر عمم گفته که نبی آخر الزمان
از عرب خواهد بود و این عربی ست و یکی و قریشی و نامش محمد ست و حسن خلق عظیم دارد پس نیست
این محمد مگر پیغمبر خدا و عزم بالجزم نمود خدیجه رض که با آنحضرت نکاح خود نماید ولیکن از تهمت خوف میکرد
و گفت اکنون اجیر گیرم و در حقیقت خود اجیر عشق آنجناب گردیده القصه عاتکه بخانه خدیجه رفت او را
باجیر گرفتن آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم اخبار نمود و قول صحیح این ست که آنحضرت علیه الصلوة والسلام

رسولان وبنی رحمت وامام بر بہر گانان وحامل لوای حمد وصاحب شفاعت ومقام محمود وصاحب
حوض کوثر کہ جاے ورود عباد روز جزا در روز قیامت ست وجناب آدم ودیگر انبیا ومرسلین روز
قیامت زیر علم او خواہند بود ازین وجہ است آنجناب بہترین انبیا وامت او بہترین امم سابقہ
واصحاب او بہترین مردمان بعد انبیا وطریقہ او بہترین طرق ماضیہ بود وبرائے آنجناب معجزات
ظاہرہ وخلق عظیم وعقل کامل وبزرگ ونسب وبزرگ وبہتر از ہمہ انساب وجمال خوش وبزرگی زیادہ
از حد وشجاعت تام وحلم زاید وعلم کہ نفع دارد باشد وعمل کہ جانب پروردگار صعود کند وقبول باشد
در دنگردد وجود یعنے سخا وعطا چنانکہ زیادہ ازان در شخصے دیگر یافتہ نشود ومیر سیرکاریکہ ظاہر
بود وبود آنحضرت افصح خلایق وکاملتر خلایق وصبر صفتے کہ از صفات حسنہ فرض کردہ شود وبود
آنجناب عاری وخالی از ذمایم ونقایص چنانکہ شاعری گفتہ لم یخلق الرحمن مثل محمد ابدا وعلی انہ
یخلق وصلی اللہ علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وسلم **فصل شانزدہم** در ذکر تعداد ازواج مطہرات
جناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وازواجہ وسلم راویان اخبار چنین روایت کردہ اند کہ
بقول صاحب روضۃ الاحباب النسوۃ رصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راد وازدہ زن بود کہ با ایشان
زفاف فرمود از انجملہ یازدہ متفق علیہ است ویکے مختلف فیہ کہ زوجہ بود یا سریہ چنانچہ اشارے
بآن خواہد رفت وباتفاق اہل سیر اول منکوحہ آنجناب علیہ السلام **خدیجہ کبریٰ** ست وہی بنت
خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب نسب ابائے کرام انحضرت باب در قصی بہ نسب
حضرت رسالتمآب اتصال مے ماند وخدیجہ اقرب ازواج مطہرات ست از روے حسب ونسب
اسد ابرار وآنحضرت از اولاد قصی غیر از خدیجہ وام حبیبہ دیگرے را نخواستہ وکنیت وے ام
ہند ست ولقبش طاہرہ وما در خدیجہ فاطمہ بنت زایدہ بن الاصم زعامر بن لوے بودہ است خدیجہ
اول بعقد عتیق بن عابد بن عبد اللہ مخزومی بود واز وے بسرے ودخترے آورد وبس از فوت
عتیق ابو ہالہ بن النباش بن زرارہ تمیمے او را بخواست واسم ابو ہالہ بقولے مالک وبقولے زرارہ
وبقولے زمر وبقولے ہند بود وخدیجہ را از ابو ہالہ دو فرزند پیدا شدند ہالہ وہند ورسول خدا

یکدیگر را نمے دیدند و هر چند کفدست در برابر چشم مے آوردند تا آن زمان که از دفن آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم فراغت یافتند صلی الله علیه و علی آله و ذریته و ازواجه و اصحابه وسلم تسلیما
مبارکا کثیرا گویند جمهور اهل سیر بر آنند که واقعه هائله وفات جناب رسالتماب صلی الله علیه و آله وسلم
در دوازدهم ربیع الاول روز دوشنبه واقع شد و قول ثانی آنکه انتقال خیر البشر علیه السلام
در دوم ماه مذکور واقع گشت و جمعے از علماے متاخران حدیث ترجیح این قول نموده اند و
عائشه صدیقه رض گوید ما ندانستیم که رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم کے مدفون شد تا سحرگاه سه شنبه
که آواز شنیدیم که خاک در قبر مے ریختند و در روضة الصفا مذکور ست که امام جعفر صادق از والد ماجد
خود روایت میکنند که دفن آنحضرت در شب چهارشنبه واقع شد از عباس رض منقول ست که رسول خدا ص روز
دوشنبه متولد شد و روز دوشنبه مبعوث گشت و روز دوشنبه از مکه هجرت فرمود و روز دوشنبه بمدینه رسید و روز دوشنبه
وفات یافت و روز دوشنبه حجر الاسود مرتفع شود و مشهور بین الجمهور این ست که حضرت ص مدت شصت
و سه سال زندگانی یافت و از ابن عباس بصحت رسیده که رسول خدا ص در چهل سالگی مبعوث شد و بعد از آن سیزده سال
در مکه بامر دعوت اشتغال نموده از مکه بمدینه هجرت فرمود و ده سال در مدینه رحل اقامت انداخت
و شصت و سه ساله بود که ازین عالم انتقال فرمود و بقولی آنکه شصت و پنج سال عمر یافت و بقولے
سیصت سال زندگانی کرد چنانچه از انس بن مالک مروی ست که گفت آنحضرت چهل ساله بود
که مبعوث شد و ده سال در مکه بود و ده سال در مدینه بسر برد و بعمر شصت سالگی انتقال کرد اما
بخاری که امام ائمه حدیث ست گفت اکثر رواة بر قول اول اند و امام احمد نیز تصحیح و ترجیح بر روات
قول اول نموده است والله اعلم در حیوة الحیوان منقول ست که شخصیکه اولا قائم شد بامر این امت
جناب رسالتماب صلی الله علیه و آله وسلم ست که خداوند عالمیان آنجناب را بر خلقت رسولان آفریده
در حمتے برای جهانیان مقرر کرده پس آنجناب رسالت را بوجه احسن بامت رسانیده و کوشش بلیغ
و سعی در راه حق چنانکه باید و چندانکه شاید بعمل آورد و امت را نصیحت نمود و خداے یگانه را عبادت
فرمود تا اینکه ازین عالم فنا بدار بقا نزد رب مجد و علا صعود نمود و بود آنحضرت بهترین خلق و بزرگ

بازگشتند واول بدر دولتسرائے فاطمہ زہرا آمدہ شرائط تعزیت بجا آوردند قرہ العیون
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از ایشان سوال فرمود کہ پیغمبر خود را دفن کردید جواب
دادند کہ آرے بار فرمود کہ چون از دل خود رخصت یافتند کہ خاک بر آنحضرت پاشیدند
نہ آخر او نبی الرحمہ بود گفتند آید خیر رسول خدا ما خاطر ما نیز از نیصورت ملول ومحزون بود
اما حکم ربانی را تدبیرے نیست وقضاے آسمانی را تغیری نے آرے سرانجام دنیاے غدار
این ست وعاقبت کار عالم ناپایدار ہمین فرق انام را تمام از قصور بقبور منزل باید گزید ۵

چنین ست آئین این خاکدان — بقاے جہان کے بود جاودان — چو خورشید تابد بر اوج کمال
ہمان نخلہ یابد کمالش زوال — بعالم کہ افروخت شمع بقا — کہ نبشاند او را نسیم فنا
نہالے درین باغ کو سر کشید — کہ آزارۂ دہر ایذا ندید — گلے در بہار جہان کو شکفت
کہ باد خزانش ز گلبن نرفت — چنین یاد دارم ز اہل سیر — کہ آن پیشوائے تمام شد
سپہر شرف مہر اوج کرم — رسول عرب مقتدائے عجم — بنزدیک رفتن ز دار فنا
میان بقا و لقاے خدا — مخیر شد او ملک باقی گزید — ز دنیا پرید و بعقبی رسید
بیا اے ایخرد مند عالی نژاد — تو ہم اقتدا کن بخیر العباد — مجو ملک فانی ز بہر مقام
منہ دل برین حرج فیرورہ فام — اساس اقامت بجائے فگن — کہ آنجا بنا شد فنا بے سخن

در کشف الاسرار فے خصائص سید الابرار مذکور ست کہ در صحیح بخاری از ابو بکر بن عباس
مے آرد کہ وے دید قبر آنحضرت را مسنم وحاکم از طریق قاسم بن محمد ابن ابی بکر رض آوردہ
کہ گفت قاسم در آمدم من بر عایشہ رض و گفتم اے مادر من پردہ بردار برائے من از قبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پردہ برداشت از سہ قبر نہ بلند و نہ بزمین چسپیدہ
و سنگریزہ ہاے سرخ بران چیدہ و اختلاف کردہ اند علما در آنکہ کدام یکے ازین دو طریق
افضل ست و طریق جامع اولی و انسب ست در کتاب دلایل النبوۃ مسطور ست کہ چون
حضرت از دار فانی بسرائے جاودانی نقل فرمود روز روشن تاریک شد چنانچہ مردم

میگفتند که به بیت المقدس که قبور انبیا همه آنجاست باید برد و گروهی میگفتند که مناسب
چنان ست که مدفن شریف او مسجد باشد و بعضے میگفتند که در گورستان بقیع دفن نماید
پس این اختلاف را سیدنا ابوبکر صدیق رضی رفع فرمود و گفت شنیده ام از رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم که فرمود دفن کرده نشود هیچ پیغمبر الا در انجا که روح او را قبض کنند
در روایتے آنکه امیر المومنین علی بن ابی طالب رض فرمود که در روے زمین هیچ بقعه گرامی تر نزد
خدا تعالی نیست از بقعه که روح پیغمبر او را در ان بقعه قبض کرده باشند و قول اول صحیح ست
پس فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برداشته و موضع قبر معین نمودند و در اختلاف
نمودند اصحاب که لحد کنند یا شق و از اصحاب یکے لحد میکند و دیگرے شق پس اتفاق نمودند
بر آنکه هر که پیشتر بیاید کار خود کند پس لحد کننده بیامد و لحد کند و آنهمه در خانه عایشه صدیقه رض
واقع شد گویند شب چهارشنبه نیم شب یا سحر بود که آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
را بر کنار قبر نهادند و از اطراف مائین قبر آنحضرت را در آوردند سیدنا علی و عباس رض
و عقیل بن ابیطالب و اسامه و سقران و بقولے فضل و قثم و بقولے عبد الرحمن بن عوف
نیز در قبر آنحضرت در آمدند و قطیفه حمرا که در روز خیبر به پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابه وسلم
رسیده بود در قبر انداختند و گفت دیگرے بعد از تو آنرا نپوشد و نزد بعضے از علما این
جمله از مخصوصات آنحضرت بود در روضة الاحباب مسطور ست که روایتے آنکه آنسرور فرموده
بود که قطیفه مرا فراش من سازند در قبر بدرستیکه خداوند تعالی زمین را بر جسد انبیا مسلط
نمیکند پس نه خشت خام بر لحد آنحضرت نهادند و جسد اطهر آنحضرت را در فون ساختند
گویند آخر کسیکه از قبر آنسرور بیرون آمد امیر المومنین علی بود و بعضے قثم را گفته اند و در روایتے
مغیره بن شعبه بود و این روایت نزد اکثر محققان محدثان چندان اعتبار ندارد و الله اعلم
آنگاه خاک بر قبر خیر البشر ریخته آن مرقد انور را مسطح و بر روایتے مسنم ساختند و بمقدار
یک شبر از زمین بلند گردانیدند و آب بران پاشیدند آنگاه جمله مخصوصان از مدفن آنحضرت

ومغاک ناف النسور علیه السلام جمع آمده بودند آنرا علی مرتضی بآشامید و آنموجب ازدیاد علم
وفضل جناب مرتضوی گشت و چون از غسل فراغت یافتند پیراهن و نیم تنه پیش کشودند
که در آنحضرت علیه السلام بود بیفشردند بعد از ان حنوط بر جسد مبارکش ریختند و کافور و
مشک بر سجده گاه و مفاصل شریفش پاشیدند گویند که آن حنوط را جبرئیل علیه السلام
از بهشت آورده بود و در سه جامه سفید که از پنبه سجولی نرسته بافته بودند و سجول
نام دهی ست در یمن و در روایتی در دو قطعه از ان و یک برد یمانی کفن نمودند و آن
سه چادر بودند که در آنحضرت را پیچیده بودند بغیر آنکه هیچ دوخت باشد در تهذیب الاسماء
واللغات امام نووی منقول ست که کفن داده شد رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
در سه پارچه سفید که دران قمیص و عمامه نبوده چنانکه از صحیحین ثابت شده است و بعد از
فراغ از ان امور حضرت صلی الله علیه وسلم را بر سریر خوابانیدند چنانچه وصیت فرموده بود
و مدتی تنها در انخانه گذاشتند تا ملائکه فوج فوج بر آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نماز
گذاردند و از امیر المومنین علی بن ابی طالب مرویست که گفت فوت حضرت رسالت
علیه السلام روز دوشنبه واقع شده و روز سه شنبه از جانب آسمان آواز شنیدم که در ایذای
کرده مسلمانان و بر پیغمبر خود نماز گذارید انگاه بهمان ترتیب که در حدیث عبدالله بن مسعود
سابق ذکر یافت اول عترت بزرگوار و بعده اصحاب عالیمقدار پس از ان زنان بستر
از ان صبیان بر یک جدا جدا بر آنحضرت نماز گزاردند و گویند اول سیدنا عباس و علی و
بنو هاشم بان دولت سرفراز آمدند و از امیر المومنین علی بن ابی طالب منقول ست
که فرمود در نماز جنازه رسول خدا علیه السلام هیچکس امامت نکند چه آنحضرت در ایام
حیات و هم در ممات امام شماست و بعضی فقهای اسلام گفته اند که از جمله مخصوصات
رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم یکی آن بود که بروی نماز بجماعت نگذارند و در میان
اصحابه اختلاف واقع شد که رسول مقبول را کجا دفن کنند بعضی گفتند که بمکه باید برد و برخی

احتیاج بغسل ندارد و هر چند تفحص نمودند قایل را ندیدند بعضے گفتند که همچنان باید کرد
علی مرتضی و عباس عم رسول ص گفتند چگونه ترک سنت کنیم باوازی که حقیقت آنرا نمیدانیم که از کجاست
بعد از ان آواز دیگر شنیدند که آنحضرت را غسل دهید که قایل اول شیطان بود و من
خضرام بعد از ان علی و عباس و فضل و قثم پسران عباس و اسامه و سقران مولای آنحضرت
پرده از بر دیمانی بستند و آنسرور را بر داشته باندرون پرده بردند و اصحاب اختلاف کردند
در انکه آنحضرت را چون سایر اموات از لباس مجرد سازند و برهنه غسل دهند و یا خود در جامه
غسل دهند حق تعالی بر ایشان خواب را مسلط کرد انگاه هاتفے از گوشه حجره آواز داد که
رسول خدا را برهنه نکنید و در جامه آنحضرت را غسل دهید پس بیدار شدند و آنحضرت را
بلبس غسل دادند و بروایت واقدے اوس بن خولی انصاری بموجب اصرار انصار
دستورے یافته در مغسل آنحضرت ص حاضر گشت اما در امر غسل بدخل نداشت و بصحت
پیوسته که آنسرور را بر روے نعش بخوابانیدند بر وجهیکه سر مبارکش بجانب مشرق
بود و پاے مبارکش بجانب مغرب و علی کرم الله وجهه بغسل آنحضرت مباشرت نموده او را
بر سینه خویش منضم نموده و خرقه بر دست پیچیده در اندرون پیراهن همایونش در آورد
فضل بن عباس پیراهن همایونش را از بدن بے بدیلش بر میداشت تا علی ابن ابیطالب
بر سبیل سهولت جسد مبارکش را مے شست و اسامه بن زید و سقران آب میریختند
و عباس و قثم ذات مقدس آنسرور را از پهلوے بر پهلوے دیگر میگردانیدند و در این امر
از غیب اعانت مے نمودند و چون امیر المومنین علی دست بر شکم آنحضرت نهادند و هیچ چیز
بیرون نیامد و گفت صلی الله علیک لقد طبت حیا و میتا و مرویست که اول مرتبه آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم را باب خالص غسل دادند و بمرتبه دوم باب برگ کنار و سیوم
مرتبه باب کافور در روضة الاحباب مسطور ست که سه نوبت باب ورق کنار و باب
خالص آنحضرت را غسل دادند و نقل ست که بعد از اتمام امر غسل چند قطره آب در گوشه چشم

طاقت جنبیدن نداشتند چنانکه سیدنا علی مرتضی از انجمله بود و در اصحاب هیچکس ثابت قدم از عباس و ابوبکر صدیق نبود گویند که در وقت انتقال آنسرور ابوبکر صدیق در محله خویش بود چون ازین واقعه هایله خبر یافت بتعجیل تمام سوار شده روے بحجره حضرت عایشه صدیقه رض نهاده در راه فریاد کنان میگفت وا محمداه وانقطاع ظهراه و میگریست تا در مسجد رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم در آمد مردم را بهمین حال دیده هیچکس التفات نکرد و بخانه حضرت عایشه صدیقه رض رفت ردا از روے مبارک آنحضرت برداشت و بوسه بر پیشانی نورانی آنحضرت داد و در روایتے آمده که دهن خود را بر دهن مبارک آنحضرت نهاد و بوسید بوے مرگ را وگفت وانبیاه انگاه سر برآورد دیگر بوسه بار دیگر پیشانی را تقبیل نموده گفت واصفیاه و بعد ازان سر برآورد دیگر بوسه و بار دیگر پیشانی مبارکش بوسید و گفت واخلیلاه انگاه ساعدے را بوسید دیگر بوسه و گفت پدرم و مادرم فداے تو باد طبت حیا و طبت میتا خوش بودی و پاکیزه هم در وقت حیات و هم در ممات و تو ازان بزرگتری که از براے تو بگریند و اگر زمام اختیار بدست ما بودے نفس خود را فداے تو میکردم و اگر نه آنست که تو ما را از گریه نهی کرده بر میت و اگر نه چندان بر تو میگریستیم که از چشمهاے ما چشمهاروان میشد بار خدایا دیرا از ما سلام رسان و یا محمد ما را از پروردگار خود یاد کن انگاه از منزل مقدس نبوی بیرون آمده مردمان را تسکین و تسلی داده اهالی مدینه و اصحاب رسول صلی الله علیه وآله وسلم دل بر قوت آنحضرت نهادند و استرجاع نموده زبان بکلمه انا لله وانا الیه راجعون کشادند بعد ازان ابوبکر صدیق تعزیت و تسلیت اهل بیت بجا آورده کار سازی غسل و تجهیز و تکفین را گفت که تعلق بشما دارد بدان قیام نمائید آورده اند که چون امر غسل و تکفین تعلق باهل بیت بنوت گرفت عباس فرمود تا در حجره همایون را بر مردم بنگانه بستند و خواستند که بغسل مشغول شوند ناگاه شخصے از بیرون حجره آواز داد که آنحضرت را غسل ندهند زیرا که آنحضرت طاهر و مطهر است

بحاشیه ضمیر منیرش نه نشست و ابواب بر و احسان و فضل و امتنان بر روی ارباب فقر و احتیاج نه بست و دندان در آسای او بسنگ دشمنان سنگین دل شکسته شد و پیشانی او بعصابه حوادث روزگار بسته گشت و شکم مبارکش دو روز متعاقب از نان جوین سیر نشد و جمله متوطنان عالم بالا و معتکفان ملاء اعلی درین مصیبت عظمی از شیوه صبر و تحمل بری گشته با اهل بیت آن مهر سپهر پیغمبری مشارک بودند و طبقات انسان و پری در این تعزیت کبری با اصحاب آن آفتاب افق سروری موافق بودند و لله در قایله مثنوی

ای ز هجرانت زمین و آسمان بگریسته
جسم و جان چون گشته روح روان بگریسته
ماهیان در بحر آهو در بیابان زار زار
ماه و مهر آسمان جمله جهان بگریسته
نی همین اهل جهان بهر تو ماتم داشتند
حور عین زین عصر در دار جنان بگریسته
خون فشان ای دیده بهر سیدی کز ماتمش
جبرئیل اندر فلک با قدسیان بگریسته
چون برآوردند افغان زان مصیبت اهل بیت
چشم انجم بر دل پر درد شان بگریسته
کن فکان چون قالبند و تو چو جانی لاجرم
در عزای تو مکان و لامکان بگریسته
نی همین صدیق و فاروق و عثمان و علی
کز برای صدر و بدر کن فکان بگریسته
نی همین با خاکیان بهر تو ماتم داشتم
بلکه رضوان نیز در باغ جنان بگریسته
بلکه ذرات جهان از عرش و فرش و بحر و بر
اندرین ماتم باشک خون فشان بگریسته
آدم و نوح و خلیل و موسی و عیسی بهم
در عزای این رسول انس و جان بگریسته
اهل بیت آندم که گریان گشته از بهر رسول
سنگ خاره بر دل پر درد سان بگریسته
جای اندارد که بکشانم ز دیده جوی خون
اندرین ماتم که ذرات جهان بگریسته

بثبوت پیوسته که چون سید ابرار ازین عالم انتقال فرمود آنحضرت را بچادر حره پوشیدند و بقولی فرشتگان این چادر را انداخته بودند و در آنوقت بعضی صحابه از فرط غم و بیطاقتی انکار موت آنحضرت نمودند و گفتند که رسول ص وفات نیافته مگر او را صعقه چون صعقه موسی ع واقع شده و یا بوعده دیدار رفته چنانکه موسی ع رفته بود و سیدنا عمر فاروق رض از انجمله بود و بعضی سراسیمه و متحیر شدند چنانچه زبان بعضی از تکلم باز مانده و بعضی را عقل مسلوب گشته از ادراک و احساس عاطل گشت گویند سیدنا عثمان بن عفان از آن قبیله بود که نه زبانش بنطق مبادرت می نمود و نه فهم و ادراکش بمقالید احساس ابواب استیناس میکشود و بعضی جا مانده شده

با انوارش نشسته بود و در انزمان دست در قدح پر آب کہ پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہادہ بود میکرد و بر جبین مبین مے مالید و میفرمود اللھم اعنی علی سکرات الموت و در روایتے آنکہ میفرمود لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات و در انحالت بجانب سقف خانہ میدید و دست خود برداشتہ میگفت الرفیق الاعلی کہ ناگاہ دست حق پرست او بایان برزمین شد و ببعالم بقا رفت و در روایتے وارد گشتہ کہ ملک الموت روح انسرور را در حضور جبرئیل قبض نمود و باعلی علیین برد و میگفت و امحمداہ یا رسول رب العالمین و حجلہ نشینان تق عصمت و مستورات شبستان طہارت کہ آن حالت مشاہدہ نمودند و گریہ و زاری و نالہ و بیقراری اغاز کردند حضرت زہرا علیہا و علی ابیہا الف الف من الصلوۃ و التحیۃ آہ و نالہ و فریاد و واویلاہ از دل سوزان و سینہ فروزان برکشیدہ میگفت و ااتباہ دعوت حق را اجابت نمودے و اآتباہ بجنت الفردوس نزول فرمودے و اآتباہ خبر مرگ ترا بجبرئیل کہ گوید و اآتباہ بعد از تو وحی بر کہ نزول نماید و جبرئیل بسوے کی خواہد آمد بار خدایا روح فاطمہ را با روح محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رسان بار خدایا مرا بدیدار رسول مقبول خویش قرین گردان بار خدایا مرا از ثواب حبیب خویش بے نصیب مدار و در روز قیامت از شفاعت او محروم مگذار و گویند حضرت زہرا رضی اللہ عنہا را بعد از جناب مقدس نبوی ہرگز کسے خندان ندیدہ تا آنکہ ازین عالم فانے بسراے جاودانی رحل اقامت انداخت چنانکہ از امام ہمام محمد باقر رضی اللہ عنہ مرویست و عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فریاد کشید کہ دریغ ازان پیغمبر یکہ فقر بر غنا و درویشی بر توانگرے اختیار کرد و حیف ازان دین پرور یکہ یکشب تمام از خشم جرائم و اثام امت خویش در بستر راحت نخفت و ہموارہ بقدم ثبات و قرار در مقام اجتبار در محاربہ نفس استقامت ورزیدہ فرار ننمودہ و ہرگز بدیدہ التفات بجانب منہیات نظر نکردہ لوغبار شامت و ضلالت از ایذا و اضرار اہل کفر و ضلالت بر حاشیہ

جبرئیل بجناب اقدس الهی رجوع نمود گفت الهی اینهمه بشارت بسمع آنحضرت رسانیدم هنوز خاطر مبارکش
تسلی نمی یابد خداوندا بشارتی میخواهم که در اینوقت بسمع حضرت حبیب تو رسانم که خاطر اقدس
را ابتهاجی تمام بان حاصل شود حق تعالی فرمود که ای جبرئیل محمد را سلام من برسان و بگوی که پروردگار
تو میفرماید که بر بنده عاصی گنهگار از امت تو بیش از فوت خود یکسال توبه کند و از معاصی خود پشیمان
شود جمله جرائم او را بیامرزم جبرئیل ع آمد پیغام بگذارد خواجه کائنات فرمود یا جبرئیل چون امر مرگ
معلوم نیست چگونه بیش از سالی توبه تواند کرد بشارتی بهتر ازین برسان جبرئیل باز رفت و باز آمد و گفت
یا رسول الله حق تعالی سلام میرساند و میفرماید که هر کس که پیش از مرگ خود بیکماه توبه کند هر چند همه عمر
بعصیان و نسیان گذرانیده باشد غفرت له و لا ابالی بیامرزم او را و باک ندارم حضرت فرمود ای
جبرئیل مدت یکماه هم بسیارست جبرئیل باز رفت و باز آمد و گفت که خداوند کریم ترا سلام میرساند
و میفرماید که هر که از امت تو همه عمر در نافرمانی گذرانیده باشد چون قبل از اجل بیک هفته باز گردد
بیامرزم و باک ندارم آنحضرت فرمود که مدت هفته هم بسیارست جبرئیل باز رفت و باز آمد
و گفت هر که بیش از مرگ بیکروز توبه کند از گناهان تمام عمر او در گذرانم خواجه عالم فرمود ای جبرئیل
یکروز هم بسیارست جبرئیل بدستور سابق رفت و باز آمد و پیغام جناب الهی رسانید
که هر که پیش از موت خویش بیکساعت توبه کرده بدرگاه من باز گردد از جمله گناهان او در گذرانم
آنسرور فرمود ای جبرئیل یکساعت هم بسیارست شاید که امت مرا آن نیز میسر نگردد جبرئیل باز رفت و باز آمد و
پیغام آورد که پروردگار عالم ترا سلام میرساند و میفرماید اگر یکسال بسیارست و یکماه بسیار و یک هفته بسیار و یکروز
بسیار و یک ساعت بسیارست پس هر که تمام عمر در عصیان گذرانیده باشد و جان بحنجره حلقش رسد و مجال توبه
کردن نماند اشک مسرت بدیده بگرداند و از کرده های خویش پشیمان شود او را بیامرزم و باک ندارم و اگر اینهم
میسر نشود و پشیمان نگردد ترا در روز قیامت شفیع وی گردانم و او را بتو بخشم چون سخن باینجا رسید خاطر مبارکش خوش شد
بعد ملک الموت رخصت یافته که بقبض روح پر فتوح آنسرور مشغول شود چون سکرات موت غالب گشته
گاهی رنگ مبارکش سرخ میشد و گاهی زرد و گاهی دست چپ میکشید و عرق بر رخسار

که سر مبارک بر بالین نهاد و بر خواست در حالیکه می زد بروے خود واللہ اعلم و حبیب السیر از جابر بن
عبد اللہ الصاری رض مرویست که کعب الاحبار در زمان خلافت امیر المومنین عمر بن الخطاب رض
بمدینه آمده از وے پرسید که آخر سخنے که نبی آخر الزمان بان متکلم گشت کدام بود فاروق
اعظم جواب داد که از مرتضی سوال کن و کعب آن سخن را از علے پرسید جواب شنید که در محلیکه آنسرور
بر سینه من تکیه کرده بود و سر او بر دوش من نهاده فرمود که الصلوة الصلوة کعب گفت بلی آخرین
وصیت انبیا این باشد و گویند که آنحضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم چهل بنده در مرض موت ازاد
نمود بعده ملک الموت را حضرت اجازت داد تا در اید عزرائیل عه در آمد و گفت السلام علیک یا نبی اللہ
خدای عز و جل ترا سلام میرساند و مرا فرمود که بیدستوری تو قبض روح تو نکنم حضرت صلی اللہ علیه
وآله وسلم فرمود که ای ملک الموت در قبض روح من چندان تعجیل مکن تا برادرم جبرئیل نیامد آے
ملک الموت جبرئیل را کجا گذاشتی گفت در آسمان دنیا فرشتگان او را عزا پرسی می نمودند در این
گفت و شنود بودند که جبرئیل در آمد و بر بالین حضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم نشست حضرت
با او گفت که ای دوست من در چنین وقت مرا تنها گذاشتی روح الامین گفت الی محمد بشارت باد
ترا که چیزے آورده ام از برای تو که مرغوب و مطبوع طبع تست آنسرور پرسید با جبرئیل چه بشارت
آورده گفت یا رسول اللہ آتش دوزخ را فرو نشانیده اند و بساطین جنت را آرایش داده اند
و حور عین خود را آراسته و فرشتگان صف بر کشیده انتظار قدوم روح تو مے برند حضرت
فرمود که همه اینها نیکوست آما از چیزیکه جانمن بان مبتهج و مسرور شود خبر ده جبرئیل گفت بهشت
حرام ست بر مجموع انبیاء امم ایشان تا وقتیکه تو و امت تو در ایجا در اید حضرت فرمود که
بشارت مرا زیاده گردان جبرئیل گفت حق تعالے چیزے چند بتو کرامت فرموده که هیچ یک
از انبیا را ارزانی نداشته حوض کوثر و مقام محمود و شفاعت امت و فردای قیامت چندان از
امت تو بتو خواهد بخشید که تو خشنود گردی حضرت فرمود که اکنون دل خوش شد و چشم من روشن
گشت و روایتی آنکه چون سید المرسلین علیه الصلوة والسلام از امر امت خود سوال فرمود

وبجوئید زود رباب تکریم و تعظیم و احترام و محبت و مودت ایشان وصایا بتقدیم رسانید بعد ازان جناب
مقدس نبوی امیر المومنین علی را نزد خود طلب فرمود علی ساعد و قریب بفراش آنحضرت بنشست
و رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم سر از بستر برداشته جناب مرتضوی در زیر آنحضرت در آمده
سر خجسته منظر را بر بازوے خویش نهاده حضرت فرمود که اے علی مبلغ کذا فلان یهودی در ذمه
من ست زنهار ذمه مرا ازان بری سازی آی علی اول کسیکه بر لب حوض کوثر بمن رسد تو باشی
امیر المومنین علی فرمود که خیر الانام علیه الصلوة والسلام این سخن میگفت و آب دهان مبارکش بمن
میرسید که ناگاه حال خجسته بالش تغییر یافت و من تحمل مشاهده آن نداشتم عباس را گفتم در رباب
مرا عباس نزدیک آمد ج باتفاق یکدیگر خیر البشر را خوابانیدیم و در مدارج النبوة مسطور ست
که روایت کرده ست عائشه صدیقه که آنحضرت در کنار من و سینه من تکیه کرده بود ناگاه عبد الرحمن
بن ابی بکر در رسید و در دست وی مسواک تر بود پس دراز کرد آنحضرت نظر خود را بسوے
مسواک پس دانستم که دوست میدارد وی صلعم مسواک را و او را بدان حاجت ست پس گفتم
من بحضرت که ایا بگیرم برای تو این مسواک را پس اشارت کرد بسر مبارک خود که آری بگیر پس
من گرفتم و خائیدم نرم کردم من آن مسواک را پس دادم بدست وی پس مسواک کرد نیکو
تر و بهتر تر از انچه مسواک میکرد بستر باز داد مرا پس افتاد دست وی با افتاد مسواک از دست وے
پس جمع کرد حق تعالی میان ریق من و ریق وے صلعم در آخر روز از دنیا و اول روز از آخرت و
صدیقه رض بر این فخر میکرد بر سایر ازواج بنی آخر الزمان که قبض روح آنحضرت در کنار من شده است
و مشهور نیز همین ست و این حدیث را محدثان تصحیح نموده اند و در روایت سابق که سر مبارک آنحضرت
وقت آخر در کنار علے مرتضے بود ظاهر شد که علی مرتضی آمد و بر بالین آنحضرت بنشست و سر
مبارک آنحضرت بر بازوے خود نهاد ظاهر نمی شود که آخر عهد همین ست و مغایرتیکه در این هر دو
مفهوم ست که سر مبارک بر بازو نهاد و یا بر کنار نهاد سهل ست اختلاف در لفظ روایت ست بعضی
بر بازو نهاد روایت کرده اند و بعضی در کنار نهاد پس گویا عائشه رض بجهت قرب زنان وفات آخر نام کرد

بیهوش شده بود بحال خود باز آمد و چشمهای مبارک باز کرده استفسار نموده که چه حالت ست صورت
واقعه را معروض داشتند فرمود که اے فاطمه دانستی که باکه سخن میگوئی جواب داد الله و رسوله
اعلم فرمود که این ملک الموت ست هازم اللذات و قاطع آرزوها و شهوات و مفرق جماعات
و بیوه کننده زنان و یتیم کننده فرزندان جناب فاطمه که این حدیث استماع نموده گفت یا
مدنتیاه خربت المدینه آنگاه رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم دست فاطمه زهرا گرفته بسینه مبارک
خود چسپانیده و زمانی ممتد چشمهای خویش نکشود چنانچه حاضران تصور کردند که مرغ روحش
بر کنگره عرش پرواز نمود فاطمه سر پیش گوش آنسرور برده گفت یا ابتاه و هیچ جواب نشنید
گفت جانمن فدای تو باد بجانب من نظر کن و با من یک سخن بگوی حضرت مقدس نبوی
چشمهای مبارک بگشاد و فرمود که ایدختر من گریه و زاری را موقوف نما ے که حمله عرش بر کجای
تو میگریند و حضرت بدست فرخنده قطرات عبرت از رخسار فرزند ارجمند خویش پاک میکرد
و در تسکین خاطر و تسلی او کوشش میفرمود و بشارتها میداد و آزبرای او خیر از حق تعالی مسالت
مے نمود و گفت ایفرزند چون روح مرا قبض کنند بگوی انا لله و انا الیه راجعون آے فاطمه بر مصیبتے
که بکسے رسد در برابران عوض خواهد یافت فاطمه گفت و اکرب اباه رسول مقبول صلی الله علیه و آله
وسلم فرمود که بعد ازین بر پدر تو هیچ کرب و غم نخواهد بود پس عائشه صدیقه پیش رفته التماس
وصیت نمود حضرت رسالت فرمود وصیت همان ست که دی روز ترا گفته بودم باید که بموجب
آن عمل نمای و حفصه نزدیک رفته بدستور صدیقه باز گشت پس فاطمه زهرا را گفت پسران
خویش را بیار د حضرت سیدة النساء امام حسن و امام حسین را نزد خیر الانام صلی الله علیه
و آله وسلم برده آنیشان زبان بسلام کشادند در برابر به نشستند و چون جد بزرگوار خود را بران
حال دیدند آغاز گریه و فغان کردند هر که در آنخانه بود بر درد دل ایشان زار زار بگریست حضرت
امام حسن روی خود بر رخسار خاتم الانبیا علیه الصلوة و السلام نهاده و امام حسین سر خویش
بر سینه آنسرور گذاشته و آنحضرت بنظر شفقت و مرحمت در ایشان نگریسته هر دو را ببوسید

برامت که آیا بعد از من حال ایشان بکجا خواهد رسید بعد ازان فاطمه زهرا پرسید یا رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم در روز فزع اکبر یعنی روز محشر ترا کجا یابم آن سرور فرمود که بر در جنت در زیر لوای حمد
مرا در یابی دران زمان که من از رحمت رحمن باستغفار جرایم امت مشغول باشم گفت بااتباه اگر در آنجا
نیابم کجا طلبم فرمود که در پیش حوض کوثر در آنوقت که باب دادن اشتغال می نمایم گفت یا اتباه
اگر در انجا نیابم کجا طلبم فرمود که نزدیک صراط در حالیکه بتضرع ایستاده باشم وطلب سلامت
امت یکنم گفت اگر در انجا نیز نه بینم ترا کجا جویم فرمود در پیش میزان که بدعاے ثقل موازین
امت سپر دازیم گفت اگر دران محل نیز ملاقات دست ندهد چه کنم فرمود که بر کنار دوزخ که انجا
ایستاده باشم تا شر آن را از امت خود منع کنم فاطمه بمرام شادان و فرحان گشت بعد
ازان چشمها بر هم نهاده تا صباح عقد ثریا از ماه جبین او طالع می شد و چون صبح صادق
بدمید و از ابن عباس مرویست که گفت که در روز وفات رسول خدا صلی الله علیه وآله
وسلم حق عزوجل عزرائیل علیه السلام را حکم کرد که از طارم خضرا آنجا کدان دنیا نزول فرمای و نزد حبیب
من محمد صلی الله علیه وآله وسلم روی و اجتناب نمائی از انکه بی اجازت بروی در آمده روح پر فتوح
او را بی رخصت قبض کنی اگر رخصت ندهد بزودی مراجعت نمای ملک الموت با هزار هزار فرشته
از انصار خویش همه بر اسپان ابلق سوار جامهای منسوج بجواهر و در و یاقوت پوشیده روی
توجه بجنت سرای دنیا نهادند و بعد از قطع مسافت عزرائیل بر صورت اعرابی بر در
حجره همایون رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم رسیده بایستاد و گفت السلام علیکم یا اهل
بیت النبوة و معدن الرسالة رخصت میفرمائید که در ایم رحمت خدا بادبر شما و دران حین
فاطمه زهرا که بر بالین حضرت نشسته بود جواب داد که رسول خدا بحال خود مشغول ست و اکنون
ملاقات با او میسر نیست بار دیگر ملک الموت رخصت طلبید و جواب اول شنید در نوبت
ثالثه آواز خود را چنان بلند برداشت و اجازت طلبید که هر کسیکه در منزل مقدس نبوی بود
از هیبت آواز بر خویشتن بلرزید و در این اثنا حضرت رسالت علیه الصلوة والسلام که

خجسته بر هم نهاد فاطمه با حسن حسین گفت برخیزید و پیش پدر مهربان خویش بیائید که شما را بعطیه
مخصوص گرداند که موجب آرام دل شما شود آن دو قرة العیون بتول و سرور سنیه رسول نزد جد
بزرگوار آمدند حسن گفت ای پدر مصابرت بر مفارقت تو چگونه توان نمود و راز خاطر پریشان نزد
توان کشود بعد از تو بمهر بانی من و برادر من و مادرم و پدرم که پرورد و با ازواج و اصحاب
بدان مکارم اخلاق که تراست که زندگانی کند امهات مومنین که بر بالین آنحضرت حاضر بودند
ناله و نفیر باوج فلک اثیر رسانیدند علی ابن ابیطالب میفرماید که من نیز از بیطاقتی گریان شدم
و طایفه اصحاب که بر در حجره شریف ملازم بودند چون او از گریه و نوحه از اندرون خانه شنیدند
فریاد و نشید بر کشیدند که یا محمداه من لامتک بعدک یا رسول الله بعد از تو غمخوارگی اهل اسلام
که کند و زاری آغاز نموده گفتند العلی در را بکشای که بکینوت دیگر روی فرخنده رسول خدا
را به بینیم و نظر بر جمال جهان ارای او افگنیم رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم ناله و افغان اصحاب را
شنیده فرمود که ای علی در زن پیر روی یاران من باز کن چون در بکشادم اشراف مهاجر و اعیان
انصار در آمدند و آنحضرت علیه الصلوة والسلام ایشان را بصبر و نیکوئی وصیت کرده فرمود که شما
زبده امم و خلاصه عالم آید اگرچه ظهور شما در جهان بعد از همه امم اتفاق افتاده اما دخول شما در جنت
پیش از همه خواهد بود و بر اقامت فرایض الهی ثابت و راسخ باشید و قرآن را امام خود سازید
و از احکام شرع غافل مشوید آنگاه فرمود اللهم بلغت بعد ازان چشمهای مبارک بر هم نهاد
و قطرات عرق بر روی مبارکش پدید آمد من اشارت باصحاب کردم تا بیرون آمدند و عایشه
صدیقه نیز الناس وصیت کرده فرمود که ایعایشه بر شما باد که در کنج خانهای خویش بنشینید
و دست در عروة الوثقی وصیانت زنید و از نامحرمان مصئون و مستور دارید چنانچه حق تعالی
میفرماید وقرن فی بیوتکن و این سخن گفته چنان گریست که از اب دیده آنحضرت صلی الله علیه
وسلم آتش در کانون سینه همکنان اشتعال یافته ام سلمه گوید که چون مجموع جرائم تو مغفور
ست این گریه از برای چیست فرمود انما بکیت رحمة لامتی یعنی گریه من جز برای رحمت و شفقت

ول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم بجانب جبرئیل ع نظر کرد تا چه فرماید روح الامین فرمود که حق تعالی
مشتاق لقاے تست رسول الله عزرائیل را فرمود که بامر یکه فرموده اند مشغول گردد و جبرئیل
آنحضرت وداع کرده گفت ای احمد علیک السلام من بعد ازین دیگر بجهت گذاردن وحی
و رسانیدن پیغام حق عز اسمه بر زمین نخواهم آمد و مقصود و مطلوب من تو بودی یا رسول الله
سفر برای تو پویم حضر برای تو جویم سخن برای تو گویم خمش برای تو باشم در روضة الصفا و معارج النبوة
مسطور ست که جناب ولایت مآب امیر المومنین علی بن ابیطالب میفرماید که پیغمبر خدا صلی الله علیه
وآله وسلم در مرض موت وصیتها فرمود و چون ازان فارغ شد ما گفتیم یا رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم این وصیت بوداع کنندگان می نماید فرمود آری اے علی دلمن ازین عالم بنیک
آمده است انگاه تکیه کرد و لحظه چشم بر چشم نهاد چون بیدار شد گفت ای جبرئیل مرا در باب
وعده که کرده وفا کن بعد ازان مرا پیش خود طلبیده سر خود را بر کنار من نهاد و رنگ رخسار
همایونش متغیر گشت و جبین مبینش در عرق شد فاطمه زهرا که این حال مشاهده کرد از بیطاقتی
بر جست و دست حسن و حسین گرفته افغان بر آورد که یا ابتاه بعد ازین بر حال دختر تو فاطمه
زهرا نظر مرحمت که اندازد و در تیمار فرزندان تو حسن و حسین که پردازد و متعهد تربیت علی
که شود و بضیافت طبقات امم که از اطراف افاق بیایند که اهتمام کند یا ابتاه جان من فدا بتو
باد وای بر من که بعد ازین گفتار شیرین ترا گوش من نشنود و چشم من رخسار رنگین ترا نه
بیند حضرت مقدس نبوی صلی الله علیه وآله وسلم چون نوحه و زاری فاطمه زهرا را شنیده
دیده بکشاد و او را نزد خود خواند و دست مبارک بر سینه فرزند ارجمند نهاده فرموده که بار خدایا
فاطمه را صبری کرامت فرمای بعده فرمود ای فاطمه بشارت باد مر ترا که پیش از همه تو بمن لاحق
خواهی شد ای نور دیده من پدر تو در کشاکش مرگ ست فاطمه فریاد و زاری و نوحه و بیقراری
از سر گرفت علی مرتضی میفرماید که گفتم اے فاطمه خاموش باش و نمکی بر جراحت رسول علیه
الصلوة والسلام مباش آنسرور فرمود که یا علی بگذار که آب چشم خویش بر پدر خود ریزد و بعد ازان دیده های

وبثبوت پیوسته که روز دوشنبه آخر عمر جناب رسول کریم علیه الصلوة والتسلیم ابوبکر صدیق با مسلمان
در نماز فجر مشغول بود که رسول مقبول صلے الله علیه وآله وسلم بر دوکس تکیه کرده تا بدر حجره تشریف
آورد و پرده را پس داشت و نظر بیاران کرد و صفوف ایشان مشاهده فرمود و بواسطه آن فرحان
وشادان شد و تبسم نمود چون ابوبکر رض از آمدن رسول الثقلین صلی الله علیه وآله وسلم آگاه
گردید دانست که آنحضرت از برای ادای نماز تشریف آورده است حواست تا پس آمده بضعف
پیوندد جناب رسالت مآب بدست مبارک اشاره کرد که نماز تمام کنید و پرده حجره را فروگذاشت
و همان روز وفات یافت و مروی است که سه روز پیش از وفات آنسرور علیه الصلوة والسلام
جبرئیل امین نازل شده گفت ای محمد صلی الله علیه وعلی آله وذریاته واصحابه وسلم پروردگار
تو ترا سلام میرساند و می پرسد که خود را بر چه سان و چگونه می یابی و حال آنکه او دانا تر است بجمیع
حال تو از تو لیکن اراده ایزدی ازین پرسش آنست که شرف کرامت ترا زیاده گرداند از انچه عطا
فرموده است و عیادت مریض در میان امت تو سنت شود جناب مقدس نبوی صلی الله علیه وآله
وسلم فرمود که اے روح الامین خود را مکروب و متالم و محزون می یابم و روز دوم و سوم جبرئیل امین
مے آمد و بدستور سابق پرسش و استفسار کیفیت مزاج رسالت پناهی از جانب آفریننده آسمان
و زمین میکرد و در معارج النبوة و روضة الاحباب و غیره مسطور است که روز سوم عزرائیل علیه السلام
با فرشته دیگر موسوم باسمعیل که بر یکصد و هزار فرشته حاکم است همراه جبرئیل
بیامد و بر در حجره همایون بر قدم انتظار بایستاد و بعد ازان که جبرئیل از عیادت آنحضرت فارغ شد
معروض داشت که ملک الموت بر در ایستاده و از تو دستوری میطلبد تا در آید و پیش از تو بنسبت
هیچ احدی این معامله پیش نبرده و بعد از تو هم نخواهد برد حضرت صلی الله علیه وآله وسلم فرمود
اے جبرئیل او را رخصت ده تا درون آید بعد ازانکه ملک الموت مرخص گشت و در آمد و سلام کرد
آنگاه گفت ای محمد صلے الله علیه وآله وسلم خداوند عزوجل مرا بخدمت تو فرستاده و مرا امر کرده
که از فرمان تو سر نه پیچم اگر رخصت فرمای روح مطهر را قبض کنم و بعالم علوی برم والا مراجعت نمایم

که سه درم در ذمه تو یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حق وام آنحضرت خوشنود گردید و سه درم بوی تسلیم نمود و مروی است
که در ایام مرض سید المرسلین صلی الله علیه وآله وسلم نماز مکتوبه بمسجد نشسته بجا آوردی آما در آخر اوقات
سه روز از جمعه بیرون نیامده و در آن ایام بموجب ارشاد فیض بنیاد امیر المومنین ابوبکر صدیق
رض امام خلایق بود و بروایتی مقتدیه وقت نماز بجماعت از حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم فوت
شده بود بعضی گویند که ابتدای آن نمازهای فائته بجماعت نماز عشا بود که بلال بر در حجره حضرت
رسالت صلی الله علیه وآله وسلم آمده فریاد کرد بصلوة یا رسول الله و آنحضرت بواسطه استیلای مرض نتوانست
که بیرون آید فرمود که بگویید تا ابوبکر با مردم نماز گذارد شخصی بلال را گفت که حکم حضرت نبوی علیه الصلوة
والسلام چنان نفاذ یافته که ابوبکر امامت قوم بجا آرد بلال گریان باز گشت و دست بر سر نهاده
میگفت واغوثاه والانقطاع رجاه والانکسار ظهراه چه بودی که مرا مادر من نزادی و چون نزادی مرا
چه بودی که پیش ازین مرده می بودم و این حال را بر پیغمبر مشاهده نمیکردم بلال نیز و صدیق رفته
گفت حضرت علیه الصلوة والسلام چنین اشارت فرموده اند که تو با مردم نماز گزاری و با امامت
امت پردازی آبوبکر برخواست تا بنماز شروع کند چون نظرش بر محراب افتاد امکان
را از وجود با وجود رسول الثقلین صلی الله علیه وآله وسلم خالی دید ضبط حال خود را نتوانست
نمود گریه بروی مستولی گشت و خندان بگریست که مفتاد و بیهوش شد **شعر** در نمازم
خم ابروی تو بیاد آمد ✤ حالتی رفت که محراب بفریاد آمد ✤ چون غلغله نشنید اصحاب بسمع
همایون سید الابرار علیه الصلوة والسلام رسید از جگر گوشه خود فاطمه زهرا رض پرسید که اینچه
فریاد است جواب داد که یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یاران تو اند که از اندوه فراق تو نالان
و گریانند آنحضرت علی ابن ابیطالب و عباس بن عبد المطلب را طلبیده اشتهٔ و تکیه بر ایشان
انداخته بمسجد رفت و نماز بگذارد و بعد از فراغ گفت ایها الناس شما در پناه و حفظ خدا یید
جل و علا و خدای تبارک و تعالی خلیفه من ست بر شما باید که پرهیزگاری و خوف حضرت باری
را لازم دارید و اطاعت و فرمانبرداری خداوند تعالی بجا آرید و من از دار فانی مفارقت خواهم نمود

خویش گمارد چہ آن علت از ہمراہ اشیاطین مے باشد و شیاطین بر من استیلا و دست
ندارد و لیکن این مرض از اثر کوشت زہر آلود ست کہ در خیبر بالیسر تو تناول کردیم و ہر چند
الم و رنج آن بر من تازہ میگردد و اکنون انقطاع رشتہ حیات ست و کونیا در ین حکمت
انبود کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را از مرتبہ شہادت نصیبے باشد نقل ست کہ
روزے امیر المومنین علی بن ابی طالب از نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم
بیرون آمدہ اصحاب از حال مرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استفسار کردند
جناب مرتضوی جواب داد کہ بحمد اللہ بر وجہ احسن ست عباس دست علی را گرفتہ آہستہ
با او گفت بعد از سہ روز دیگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجوار رحمت الٰہی انتقال
میفرماید چہ من علامتے کہ در چہرہ فرزندان عبد المطلب میدانم و مے شناسم کہ آنعلامت
مرگ ست و آن نشانہ در چہرہ آنحضرت پدید آمد بیا تا نزد آنحضرت رویم و از امر خلافت
استفسار سازیم کہ پس از ان سرور خلافت بکہ مفوض خواہد بود اگر از ما باشد فبہا و اگر از
دیگرے باشد التماس نمایم تا ما را با وصیت کند علیؓ منع نمودہ گفت اگر چنانچہ حالا ما را
در این مہم مدخل ندہد دگر ہرگز خلافت بما نرسد و بخدا سوگند کہ من ہرگز از آنحضرت این سوال
نکنم و دنیا نطلبم و آنحضرت در ایام مرض وصایا در حق مہاجر و انصار و دیگر قبایل عرب فرمودند
چنانچہ سعد بن جبیر از ابن عباس روایت میکند کہ آنحضرت فرمود کہ وصیت میکنم شما را بکے آنکہ
اہل شرک را از جزایر عرب اخراج نمائید دوم آنکہ وفود اعراب را کہ نزد شما آیند جوایز و صلات
بدہید راوی میگوید کہ وصیت سیوم را فراموش کردم و بیان نکرد و بصحت پیوستہ کہ حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در ایام مرض دو نوبت بر منبر تشریف بردہ بعد از ادائے
حمد و ثنائے باری تعالیٰ بنصیحت خلایق اشتغال نمود و کرت اول در باب سفارش و رعایت
جانب انصار سخنہا ان بسیار فرمودند و در نوبت دوم جہت ادائے حقوق کلمات معجز آیات
بر زبان فصاحت بیان جاری گردانید بلکہ آنچہ مغنی از خیر قوت بعقل رسانید شخصے گفت

پیش بردو اختلاف ست درمیان مورخین کہ مدت مرض آنحضرت چند یوم بودہ اکثرے
برانند کہ سیزدہ یوم وقولے آنکہ چہاردہ روز ونزد بعضے دوازدہ روز وگروہے برہنند
کہ دہ روز بودہ است ودراین روزہا قضایاے چند درپیش گشتند از انجملہ آنکہ درنسخ
جمہور اہل سیر مذکورست کہ درحین اشتداد مرض حضرت رسالت سید النسا فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا را بطلبید وچون آنفرزند ارجمند ونور العین رسول الثقلین نزد آنسرور
آمد فرمود کہ مرحبا یا بنتی وبر پہلوے خویش جاے داد وبعد از تقدیم لوازم عطوفت
واظہار مراسم ملاطفت بطریقہ اخفا ومسارہ باو بے سخنے گفت فاطمہ زہرا در گریہ شد
باز باو بے سخنے پوشیدہ فرمود حضرت زہرا ازین سخن مسرور وخندان گردید عایشہ صدیقہ
کہ راوی این ست میفرماید کہ با فاطمہ زہرا گفتم کہ ہیچ غمی را بشادی وہیچ گریہ را بخندہ
ہمچنین مقارن ندیدہ ام ایا سبب چیست فاطمہ زہرا فرمود کہ افشاے راز پیغمبر زبان نگشایم
وچون رسول مقبول از دار فنا بعالم بقا رحلت فرمود باز از حضرت زہرا پرسیدم کہ آن سخنان
چہ بود کہ آنروز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با تو گفت جواب داد آنحضرت چنین فرمود کہ
ہر سال جبرئیل علیہ السلام یکبار نزد من آمدہ بترتیل قرآن مے پرداخت وامسال بر من دو نوبت
قرآن خواند ظاہرا اجل موعود من نزدیک ست من ازین سخن در گریہ شدم ودر نوبت
دوم فرمود اول کسیکہ از اہل بیت من بمن ملحق شود تو باشی ومن ازین بشارت خندان
گشتم وتصریح دیگر قضایا در کتب سیر بجاے خود مسطورست وبادر بشبیرین براے معرور
گوید کہ در مرض موت بر بالین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر شدم بتے محرق داشت
گفتم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز چنین تب ہیچکس را ندیدہ ام فرمود جہت اینست
کہ اجر من مضاعف ست آنگاہ فرمود اے ام البرار خلق در باب مرض من چہ میگوید گفتم
کہ مردم عقیدہ کردہ اند کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را مرض ذات الجنب عارض
شدہ است فرمود کہ لایق عطف واحسان خداے عزوجل نیست کہ آن رحمت رسول

هر روز بخانه یکے از شما آمد و شد نماید شما هر یکے اتفاق کنید و ایشان بخانه عایشه صدیقه
راضی شدند و در سیر کارکونے از ایام همام جعفر صادق رض نقل نموده است که حضرت
رسالت صلی الله علیه وآله وسلم را در اوقات مرض هر جا سه خوابانیده بر سید اشتند و
نبوت بخانه امهات المومنین مے بردند و علی کل التقدیر حضرت از خانه میمونه خاتون بیرون
آمد و دست بر دوش عباس و بر دوش فضل بن عباس و دستے دیگر بر دوش
جناب مرتضی نهاده پایهاے مبارکش در زمین میکشید تا بخانه عایشه صدیقه رضی الله عنه
تشریف آورده پهلو بر بستر ناتوانی نهاده و تبے در غایت حرقت طاری گشته مرض روز
بروز در سمت تزاید میگرفت و قوی جسمانی ضعیف شده ساعت بساعت ضعف بدن
صفت تضاعف مے پذیرفت و عبد الله بن مسعود رض روایت میکند که من نزد آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم حاضر شدم و تب داشت دست بر وے نهادم بمرتبه حرارت
بریدن مبارکش مستولے گشته بود که دستم تحمل آن گرمی نمے نمود گفتم یا رسول الله
صلے الله علیه وعلی ازواجه محمد والله واصحابه وسلم تب بغایت محرق ست
فرمود که تپ من چندان ست که برابرے میکند با تب دو کس از شما گفتم یا رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم ترا دو اجر باشد فرمود آرے سوگند بخدا که نفس من در ید
قدرت اوست که هیچکس نباشد که ایذاے از مرض و غیران بوے ملحق شود الا آنکه
گناهان وے را خدا تعالیٰ از وے بر تراند چنانکه برگ از درخت بریزد و در معارج النبوة
مسطور ست که جبرئیل علیه السلام دران مرض از نزد حضرت حق تعالیٰ آمد و گفت یا محمد
بدرستیکه پروردگار تو سلام فرستاده مرترا و میگوید اگر میخواهی ترا شفا دهم و ازین مرض
برهانم و اگر خواهے بدار بقا برم و برحمت و مغفرت خود مشرف گردانم حضرت
رسول خدا صلے الله علیه وعلی ازواجه وآله واصحابه وسلم در جواب گفت اے
جبرئیل علیه السلام من امر خود را تفویض بحضرت خداوند کرده ام جل وعلا تا هر چه خواهد با من

بعد ازان ہمہ بیرون روید و زمانی مرا تنہا بگذارید اول کسیکہ بر من نماز خواہد کرد دوست
من جبرئیل خواہد بود پس میکائیل پس اسرافیل بعد ہم عزرائیل با گروہے از ملائکہ و در
روایتے آنکہ فرمود اول من صلی علی ربی یعنے اول کسیکہ بر من نزول رحمت
خاص فرماند حضرت پروردگار من باشد جل جلالہ پس جبرئیل نماز گذارد بان ترتیب کہ
مذکور شد بعد ازان شما فوج فوج در آئید و بر من نماز گذارید و بگریہ و نوحہ و فریاد مرا
ستاذی نکنید و مے باید کہ ابتداے نماز بر من مردان اہل بیت من کنند بعد ازان نسوان
عترت من پس صبیان بعد ازان دیگر یاران مرتبہ دیگر سوال کردند کہ ترا در کجا دفن کنند فرمود
اہل بیت من با گروہے انبوہ از ملائکہ و حال آنکہ شما ایشان را نہ بینید و ایشان شما را
بینند و پس حاضران را وداع فرمودہ گفت کہ سلام من بر سانید بدا نجماعت کہ از متابعان
من کہ غایب اند و بر کس کہ پیرو ے ملت من کند تا روز قیامت و بعد ازین گفت و
شنود بروزے چند حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام بنا بر استغفار از برائے
اہل گورستان بقیع و شہدائے احد با مور گشتہ چنانچہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام
بدان موجب تبقدیم رسانید و اکثر مورخان ناقل اند کہ ابتداے مرض خاتم النبیین
علیہ الصلوۃ والسلام در خانہ میمونہ خاتون رو نمود و سایر ازواج مطہرات آنجا
جمع گشتہ آنحضرت دو سہ نوبت فرمود کہ این غداً یعنے فردا کجا خواہم بود و امہات مومنین
را از تکرار این کلام چنان معلوم گردید کہ خاطر عاطر رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مایل بانست کہ در ایام مرض در حجرہ عائشہ صدیقہ باشد بر ین موجب اتفاق
نمودند و بر وایتے آنکہ فرمود صریحاً کہ اے ازواج مرا معذور دارید کہ نمے توانم بجا بجاے
شما دوران نمودہ رعایت قسم بجا آرم اگر خواہید اجازت دہید تا در خانہ عائشہ باشم
و مرا در انجا بیمارداری کنید و بر وایتے آنکہ سیدۃ النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا با امہات مومنین
گفت کہ خواجہ کائنات علیہ الصلوۃ والسلام را مشقت خواہد رسید کہ در وقت مرض

مبارکش را بوسه میداد و مرض چنان اشتداد یافته بود که قوت تکلم نداشت اما دستهای
مبارک بجانب آسمان برمی آورد و بر اسامه فرود می آورد اسامه میگوید که چنان دانستم
که حق من دعا میفرماید پس از ان اسامه از حجره شریف بیرون آمده بلشکرگاه رفت و در روز یکه
اسامه داعیه کوچ داشت ام ایمن مادر اسامه خبر فرستاد که مرض رسول مقبول صلی الله
علیه وآله وسلم در اشتداد است و حالت نزع طاری است اسامه باستماع اینخبر وحشت اثر عنان
مراجعت انعطاف داده و اشراف اصحاب نیز بازگشتند و بر در حجره شریف رسول مقبول
صلی الله علیه وآله وسلم حاضر شدند چنانچه بریده بن الخصیب لوا آورده بر در حجره همایون
بزد و در معارج النبوة و دیگر کتب سیر از عبد الله مسعود رضی الله عنه مرویست
که گفت حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم پیش از وفات خویش یکماه ما را از
فوت خود خبر داد و آنچنان بود که خواص اصحاب را بخانه ام المومنین عایشه صدیقه رضی
طلب فرمود چون نظر همایونش بر ما افتاد در گریه شد و آن گریه از غایت رحم و شفقت
بود در حق ما و صورت الم و فراق آنحضرت بر ما آنگاه او عیه صالحه و وصایای مرضیه
بر زبان فیض ترجمان گذرانیده از انتقال خویش تنبیه نمود گفتم یا رسول الله صلی الله علیه و
آله وسلم اجل تو کی خواهد آمد و وقت رحلت تو کی خواهد رسید فرمود هنگام فراق نزدیک
است و وقت بازگشتن سوی سدرة المنتهی و جنت الماوی و رفیق اعلی باز گفتم
یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم غسل ترا که دهد فرمود از مردان اهل بیت من بحسب
قرابت قرابت باز پرسیدیم یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم در کدام جامه ترا کفن کنیم فرمود
در این جامها که بوشیده ام و یا اگر خواهید جامهای مصری و حله یمنی یا جامه سفید باز عرض
کردیم که یا رسول صلی الله علیه وآله وسلم نماز بر تو که گزارد و در گریه افتادیم و آنحضرت در گریه ما
موافقت نمود آنگاه فرمود صبر کنید و جزع و فزع نکنید رحمت خدا تعالی بر شما باد و گناهان
شما را بیامرزاد و شما را باید که مرا بشوئید و در کفن بپیچید و بر کناره قبر من بنهید اندرین خانه

از هجرت سید البشر حضرت مقدس نبوی علیه الصلوة والسلام ابوبکر صدیق و عمر
فاروق و ذوالنورین بلکه اعیان مهاجر و اشراف انصار را رضی الله عنهم تهیه اسباب
سفر امر فرمود و اسامه بن زید را امیر لشکر نموده فرمان داد که لشکر بروم برند تا بنواحی ابنی که
مقتل زید بن حارثه بود بروند و شرائط کشیدن انتقام بتقدیم رسانیده مراجعت نمایند و
در روز چهارشنبه بست و هفتم ماه صفر آنسرور علیه الصلوة والسلام را تب و درد عظیم
روی نمود و روز پنجشنبه سلخ همین ماه صفر با وجود بدمزگی مزاج انور لوائے بدست
مبارک خویش جهت اسامه ترتیب نموده فرمود خذ بسم الله و فی سبیل الله فقاتل من
کفر بالله و اسامه لوا را گرفته بریده بن الحصیب تسلیم نمود تا صاحب لوا او باشد و اسامه
در موضع جرف لشکرگاه ساخت با این نیت که پس از اجتماع مردم رو براه آورد و در این اثنا
بسمع همایون نبوی رسید که امارت اسامه بن زید بر خاطر بعضی یاران گران آمده که غلام زاده را
بر مهاجرین اولین و انصار تابعین حاکم گردانید ازین جهت با وجود لحوق
تب و وفور صداع بمسجد تشریف آورد و بر منبر برآمده بعد از حمد و ثنای باری تعالی
فرمود که ایها الناس این چه سخن است که درباره امارت اسامه از شما بمن رسیده اگر شما
امروز طعن در امارت اسامه میکنید پیش ازین در امر امارت زید پدر وی هم طعن
کرده آید بخدا سوگند که زید پدر وی قابل امارت بود و پسرش اسامه نیز صلاحیت این
امر دارد در حق وی وصیت من قبول کنید و با وی احسان بجا آورید که او از جمله اخیار
شماست آنگاه از منبر فرود آمده بحجره همایون شتافت و مردمانیکه مامور باین امر بودند
فوج فوج بملازمت آنحضرت علیه الصلوة والسلام رفته شرایط وداع بجا آورده با اسامه
می پیوستند و گویند این واقعه در روز شنبه دهم ماه ربیع الاول بود و در آن روز مرض آنحضرت
علیه السلام از روزهای دیگر بیشتر بود و روز یازدهم ماه مذکور اسامه از لشکرگاه بعزم
وداع آن حضرت علیه السلام بیرون آمده بر بالین مبارکش حاضر گشته دست و سر و روی

مدینه طیبه شده طے مسافت میفرمود وچون بغدیر خم که از نواحی جحفه است رسیده دران
مرحله نزول فرموده نماز پیشین گزارده روے باصحاب آورده فرموده که آیا نیست
اولیٰ بالمومنین من انفسهم من کنت مولاه فعلی مولاه آورده اند که پیشتر اصحاب تا بحدے که
امهات المومنین نیز علی مرتضیٰ را درین امر تهنیت بجا آورده و مروی ست که آنحضرت ص
ازانجا کوچ فرموده یکشب در ذوالحلیفه بتیوتت نموده بجانب مدینه روان شده وچون چشم
مبارکش برسواد مدینه افتاده فرمود لا الٰه الا الله وحده لا شریک له الملک وله الحمد وهو علی
کل شئ قدیر تایبون عابدون وساجدون لربنا حامدون وصدق الله وعده ونصر عبده
وهزم الاحزاب وحده ودرین سال وفود از اطراف واکناف در مدینه منوره آمدند و
بشرف اسلام مشرف شدند ومقضی المرام عنان مراجعت بمساکن خویش معطوف ساختند
وتشریحش درکتب سیر مندرج ست **فصل پانزدهم** در ذکر وقایع سال یازدهم
ازهجرت ولحوق مرض الموت باآنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم مستبصران نصوص و
اخبار نبوی ومستنجران قصص واثار مصطفوی صلی الله علیه وآله وسلم درمولفات صحت
وثار رخبان مبرهن گردانیده اند که چون رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم ازحجة الوداع مراجعت
فرموده حطه ثیرب راازشعاع انوار روشن ساخت پهلوے همایون بربستر بیماری نهاده
روزے چند صاحب فراش بود وخبر این عارضه که غیر از مرض موت آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم ست دراطراف ویار عرب منتشر شده سه مرد ویکزن بدعوی نبوت زبان
کشادند از جمله مردان مسیلمه کذاب وطلیحه بن خویلد اسدے واسود بن کعب وآن زن شجاع
تمیمه بنت حارث بود وهم اینجماعت درزمان خلافت امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی الله
عنه بتفصیل انجامید وبکیفر اعمال خویش رسیدند کتب سیر ازان خبر میدهد لهذا ازذکر مال
کار آنها عنان قلم به بیان کیفیت انتقال آنسرور علیه الصلوة والسلام معطوف ساخته
ارباب سیر چنین روایت کرده اند که روز دوشنبه بست وششم ماه صفر در سال یازدهم

پنجشنبه با مسلمانان روے توجه بجانب منا نهاده و در انموضع آرام گرفته نماز ظهر و
عصر و مغرب و عشا بگذارد و شب همانجا بسر برده باداے نماز بامداد قیام نمود و بعد از
طلوع آفتاب متوجه عرفات شد و در خیمه که بامر آنحضرت در عرفات زده بودند نزول فرموده
در انجا چندان توقف کرد که آفتاب از وسط السماء انحراف نموده آنگاه بر ناقه قصوے
سوار گردید ببطن وادی آمد و همچنان سوار خطبه در غایت فصاحت و بلاغت مشتمل
بعضے از احکام شریعت و محتوی بر اصناف موعظه و نصیحت بر زبان وحی بیان جاری
گردانیده چون نماز پیشین و بسین بگذارد آنگاه رو بقبله دعا آورده دران باب مبالغه
فرموده و در این روز ایت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام
دینا نازل گردید چون آفتاب غروب نمود آنحضرت از عرفات بمزدلفه شتافته نماز شام
و خفتن را ادا فرمود و آن شب در انجا توقف نموده نماز صبح را در اول وقت بگذارد
و پیش از طلوع خورشید روان شد چون بجمرة العقبه رسید هفت عدد سنگریزه بینداخت
و درین روز بر منا خطبه بلیغ خوانده بعد ازان بقربانگاه شتافته از جمله شتران قربانی که
انچه علی مرتضی از یمن آورده بود بصد راس میرسید شصت و سه راس را بعدد سالهاے
عمر خویش از دست مبارک خود قربان فرموده بقیه را علی مرتضی نحر نمود آنگاه حضرت رسول
مقبول صلی الله علیه و آله وسلم موے مبارک را تراشیده موے مبارک را میان اصحاب
و ازواج تقسیم فرمود و گفت که از جمله شتران قربانی قطعه گوشت در دیگی انداخته بپزند
و از آن گوشت و شوربا ے آن باتفاق علی مرتضی تناول نمود و پس ازان سواره
بمکه معظمه رفت و پیش از نماز ظهر همچنان سوار طواف خانه کرده و باقی روز شنبه و شب روز
یکشنبه و روز دوشنبه در منا اقامت فرمود و در آخر روز سیزدهم که آخر ایام تشریق بود
بموضع ابطح تشریف برده و شب چهارشنبه آنجا توقف نمود و چهارشنبه باز بمکه معظمه رفت و
پیش از طلوع صبح طواف وداع نموده از طرف اسفل مکه بیرون خرامیده متوجه

بنا جیت بن جندب اسلمی سپرد و جمیع امهات مسلمین و حضرت فاطمه زهرا رضی الله عنهم
در هودجها نشسته همراه بودند و روایت ست که در آن سفر صد و چهارده هزار کس و بقولے
صد و بست چهار هزار کس ملازم رکاب حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم
بودند و چون نماز دیگر در ذو الحلیفه بگذارد و بر ناقه قصوی سوار شده احرام بست و زبان تلبیه
کشود و از جابر رض مروی ست که چون بذو الحلیفه رسیدیم محمد بن ابی بکر از اسما بنت عمیس متولد
شد و اسما بآنحضرت پیغام فرستاد که من بانفاس چه کنم آنحضرت علیه الصلوة والسلام فرمود که
غسل کن و بجامه به بند یعنی عورت خود بچیزے محکم به بند و بر احرام خویش ثابت باش و تلبیه
بجا آر القصه بعد از قطع منازل و طے مراحل شب یکشنبه چهارم ذو الحجه دزدی طوی نزول
اجلال فرموده آنحضرت علیه الصلوة والسلام صباح یکشنبه دران منزل بادائے نماز بامداد
قیام نموده از اطراف اعلی بمکه در آمد و بمسجد الحرام تشریف برده شرف زیارت رکن و مقام ابراهیم
بجاے آورده استیلام حجر الاسود نموده طواف خانه کعبه بجا آورده بعد از طواف روے مبارک
بمقام ابراهیم آورد و در میان کوه صفا و مروه چنانچه معهود ست سعی فرموده آنگاه فرمان داد
که هر کس قربانی همراه ندارد از احرام بیرون آید و حلال گردد و روز ترویه در حین توجه بمنا احرام
بحج بندد و آنکه هدی همراه داشته باشد بر احرام خود باقی ماند تا روز نحر و چون فاطمه زهرا و بعضے از امهات
مومنین هدی همراه نداشتند از احرام بیرون آمدند و همچنین طایفه از اصحاب که قربانی همراه نداشتند
حلال شدند و درین اثنا علی مرتضی از جانب یمن رسیدند و شترے به نیت هدی جناب رسول مقبول
صلی الله علیه و آله وسلم همراه داشتند بنظر انور رسانیدند آنسرور پرسید که چون احرام بستے
چه نیت کردی جواب داد یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم گفتم بار خدایا بهان نیت احرام
بستم که رسول تو احرام بسته پیغمبر علیه الصلوة والسلام فرمود که من احرام به حج بسته ام و قربانی با خود
آورده تو نیز بر احرام خویش ثابت باش و در قربانی شریک من شو نقل ست که حضرت رسول
صلی الله علیه و آله وسلم از یکشنبه یا پنجشنبه هشتم ذو الحجه که چهار روز باشد توقف فرمود در روز

دعوت فرموده آنجماعت آنسخنان را اصغا ننموده لاجرم ابن عم رسول مقبول صلی الله
علیه وآله وسلم صف قتال آراسته از جانبین طالب نام ونگ بمیدان شتافتند واز کفار
قریب بسیست کس کشته شدند بقیه السیف روی بانهزام آوردند انگاه امیر المومنین علی بادگیر
پیش رفته آنجماعت را باسلام دلالت نمود وایشان زبان بکلمه توحید گویا گردانیده از هول
خویش انچه حق الله بود جدا کردند ودر براء بن عازب منقول ست که گفت چون بنواحی یمن رسیدیم
اثر لشکر مخالفان را دیدیم علی مرتضی بعد از ادای صلوة صف کارزار برآراست ودر میدان
آمده نوشته رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم بر ان قوم خواند وایشان را بقبول ملت
اسلام دعوت کرد بیکبار قبیله همدان از جمله ارباب یمن شرف اسلام دریافتند وعلی مرتضی
مکتوب بحضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم نوشته صورت حال معروض داشت
آنسرور ازین خبر متبهج ومسرور گشته سجده شکر بجناب اقدس الهی بجا آورده وباتفاق جمله
اهل سیر هنوز امیر المومنین در یمن بود که جناب رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم عزیمت
گزاردن حج فرمود وبجانب مکه نهضت نمود والله اعلم وهمدرین سال حجة الوداع واقع شد وتفصیل
این اجمال آنکه چون جناب رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم بزیارت بیت الله زاد الله
شرفا عزیمت مصمم فرمود بقبایل عرب که شرف اسلام دریافته بودند پیغام فرستاد که
هرکسکه را عزیمت حج داشته باشد باید که بما ملحق شود وچون این پیغام بمسامع قریب وبعید رسید
خلق بسیار از اطراف وجوانب بلاد در مدینه طیبه مجتمع شدند رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم
بیست وپنجم ذوالقعده روز دوشنبه بروایتی روز شنبه آنحضرت صلعم غسل فرموده وفرق
همایون را شانه نموده ورموی مشک بوی روغن مالیده وبدن شریف را آنحضرت مطیب ساخته
واز ثیاب مخیط محرر گشته ازار ورداء پوشیده از حجره همایون بیرون آمده در مسجد مدینه
چهار رکعت گزارده بطرف ذوالحلیفه روان شدند نماز عصر ان منزل بقصر ادا کرده وقریب
بالصد شتر را جهت خویش خرید فرموده یکے را از انجا بدست مبارک شعار وتقلید فرمود

حجة الوداع

فایز شدند و شخصے را ازان قوم کہ قیس بن حصین نام داشت آنحضرت برایشان امیر گردانیدہ
اجازت مراجعت وطن مالوف شان داد و بعد عمرو بن حزام را بآنجا فرستاد تا برایشان
امیر باشد و صدقات آنطائفہ را جمع کند عمرو بدانجا رفتہ دران قبیلہ بود کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ازین عالم نقل فرمود و ہمدرین سال میان جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم و میان نصارائے نجران مصالحہ واقع شد و بیان این ماجرا اجمالاً اینکہ چون نصارائے
نجران قصد مباہلہ مصمم کردند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب مرتضوی و حضرت
زہرا و حسنین رضی اللہ عنہم را برائے مباہلہ حاضر ساخت ترمذی از سعد بن ابی وقاص رض
روایت کردہ کہ چون آیہ ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل
فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین نازل گشت آنحضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ عنہم
را طلب فرمودہ ارشاد کرد بارخدایا اینہا اہل من اند و باید دانست کہ مراد از اہل کسا ہمین
حضرات بودہ اند و مروی است کہ چون چشم نصارائے نجران بر این ہیچ عالیشان افتاد و
از کیفیت اینہا واقف شدند از مباہلہ انکار نمودند و مصالحہ نمودند بر این امر کہ دو ہزار
حلہ ہر سال تسلیم نمایند کہ قیمت ہر حلہ چہل درہم باشد و ہزار حلہ در ماہ رجب و ہزار حلہ در ماہ
صفر رسانند و درین باب صلحنامہ نوشتہ شد و ہمدرین سال سیدنا ابراہیم فرزند مقبول صلعم وفات یافتہ بریاض رضوان
شتافت و ہمدرین سال جناب مقدس نبوی صلعم علی مرتضی کرم اللہ وجہہ را مقرر کرد کہ بجانب یمن
رود و بجہت امیر المومنین علی لوای عقد فرمود و سہ چیز از دست فرخندہ خویش بر سران شیر پیشہ و غالیت
رود و علامت گذاشت یکی قریب بذراعی از جانب پیش و دیگری قریب بشبری از طرف قفا و گوش حق بنوش شیر خدا را
بغرد در نصایح گرانبار گردانیدہ اجازت فرمود امیر المومنین علی با سہ صد کس از مردان
دلاور عازم یمن شد و چون نزدیک بمقصد رسیدہ سپاہ نصرت پناہ را باطراف نامزد کردہ
غنیمت بسیار در حوزہ تصرف ایشان امد و در کتب سیر مسطور است کہ در یمن جمعے کثیر از
از مشرکان بقدم مقاتلہ پیش آمدند و جناب ولایت مآب اول ایشان را بقبول ملت بیضا

قصہ مباہلہ کہ از میان نصارائے نجران واقع شد

متکاثره در غزوه تبوک بنظهور پیوسته تفصیل آن در کتب سیر موجود و بثبوت پیوسته که رسول مقبول
صلی الله علیه وآله وسلم از غزوه تبوک مراجعت فرموده قریب بمدینه در منزل ذی
آوان که از انجا تا مدینه یکروزه راه است رسیده و منافقان درخواست قدوم بمسجد خویش
نمودند مسجد ملقب بمسجد ضرار بود و باحضرت صلعم عداوت داشت و آنحضرت صلعم از منزل ذی آوان
که جبرئیل علیه السلام تشریف آورده از مکنون منافقان اطلاع فرمود آنحضرت صلی الله علیه
وآله وسلم بتخریب مسجد ضرار که منافقان مدینه باشارت ابو عامر راهب خزرجی نصرانی جهت اضرار
مسلمانان بنا کرده بود فرمان داد و معدن عامر حسب الحکم بتقدیم رسانیده آساس آن
نفاق آباد را منهدم و معدوم ساخت و همدرین سال از اطراف و جوانب دیار عرب فوج فوج
از اشراف و اعیان قبایل بمدینه طیبه می آمدند و بشرف ملازمت جناب حشمی پناه علیه السلام
مشرف گشته تحف و هدایا بعرض میرسانیدند و احکام اسلام آموخته بمساکن خویش باز می گشتند
و کثرت آمد و شد امثال این مردم بجائی رسید که آن سال را سنه الوفود نام نهادند و همدرین
سال در اواخر شوال یا اوایل ذوالقعده عبدالله بن سلول منافق وفات یافت و همدرین
سال نجاشی بادشاه حبشه داعی اجل را لبیک گفته والله اعلم و همدرین سال سوره براءت
نازل شد و جناب رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم ابو بکر صدیق و علی مرتضی رضی الله عنهما
را سه چهل آیت سوره براءت بجانب مکه معظمه فرستاد تا خلایق را مناسک حج تعلیم نمایند و قافله
مشرکان را حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم اعلام فرمود از نزول سوره براءت
و تشریح این قصه در کتب تفاسیر و احادیث و سیر موجود است **ذکر وقایع سال دهم**
**از هجرت** سید البشر صلی الله علیه وآله وسلم و این سال را سنه حج الوداع گویند منقول است
که جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم درین سال خالد بن ولید را با جمعی به بنی الحارث
بن کعب فرستاده خالد بموجب ارشاد نبوی صلی الله علیه وآله وسلم در میان آنقوم رفت
و آنقوم ایمان آوردند و چند کسان همراه خالد بشرف ملازمت آنحضرت علیه الصلوة والسلام

عزیمت مدا نجانب معطوف فرماے کہ تا ہمہ ملازم رکاب فلک فرسائیم فرمود کہ اگر با مورے بودم
مشورت نمے نمودم فاروق اعظم غرصہ داد کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بادشاہ روم را لشکر بسیار و سپاہ جرار باد و اب حرب و آلات طعن و ضرب در ظل رایت
سلطنت مجتمع است کہ یک مسلمان در انمیان نیست و تو اسمال قریب با ایشان رسیدے
و آوازہ ہیبت و شوکت تو در ان دیار شیوع یافتہ و خوف و رعب بر ضمایر رومیان
استیلا پذیر گشت اگر امسال باز گشتہ بار دیگر متصدی این امر شوے اسہل و اولے
نماید و چون رائے فاروق اعظم مقرون بصواب بود حضرت مقدس نبوی عنان
مراجعت بجانب مقر عز و کرامت منعطف گردانید منقول ست کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم در انوقت کہ در تبوک مقیم بودند خالد بن ولید را فرمود کہ با چہار صد و ہشت سوار
بجانب اکیدر بن عبد الملک کہ حاکم دومۃ الجندل بود بروند و خالد بدا نجا رسیدہ بموجبیکہ رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در وقت رخصت باو فرمودہ بود اکیدر را با برادرش حسان
و با معدودے از ملازمان او در بیرون قلعہ یافت کہ بشکارگاہ کوہے اشتغال مے نمود
آنجماعت را شکار وار در میان گرفتہ حسان بقتل آمد و اکیدر گرفتار شدہ باقی از ایشان بحصار
گریختند و برادر دیگر اکیدر کہ مصاد نام داشت بضبط قلعہ پرداختہ خالد با اکیدر گفت کہ ترا
بجان امان دادہ نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مے برم بشرط آنکہ اشارت نماے
تا قلعہ بگشایند و دو ہزار شتر و ہشت صد اسپ و برد و اینے ہشت صد برده و جامہ صد نیزہ
تسلیم نماید و ایالت دومۃ الجندل بدستور بر تو مقرر باشد اکیدر ابن مصالحہ قبول نمودہ برادر خود
پیغام فرستاد تا در قلعہ بگشاید و اشیاے مذکورہ را سر انجام کردہ ہر دو برادر در مصاحبت خالد
روان شدند و سعادت ملازمت شریف حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را دریافتہ
ملتزم جزیہ گشتہ بدومۃ الجندل گشتافتند و روایت مستصفے و تلخیص معازی آنکہ ہر دو برادر
بدولت اسلام فائز گشتند و بنعمت ایمان استسعاد یافتند و اللہ اعلم و معجزات ماہرہ و وقعات

شرف نفاذ یافت که متمولان صحابه فقرا و مساکین را بشتر و زر و سایر ما یحتاج سفر معاونت
نمایند و اصحاب دران باب بطریق سخاوت و جوانمردی مسلوک داشته چنانچه سیدنا ابوبکر
صدیق از سر تمامی اموال برخاست و فاروق اعظم نصفی از اموال خود را در نظر انور
آنسرور آورد و ذوالنورین دو صد شتر با سه صد شتر جهاز بسته ترتیب کرد و بقولے هزار
مثقال طلا بران افزوده ضرف آن لشکر نمود و گویند که در غزوه تبوک سی هزار مرد بودند و
دانگ آن لشکر را عثمان رض تجهیز نمود و عبدالرحمن بن عوف چهل و قیه طلا با چهار هزار درهم
نقره مصروف داشت و علی هذا القیاس دیگر اغنیا اموال فداساختند و هرگاهیکه لشکر اهل اسلام
مرتب و مکمل گشت آنسرور علی مرتضی را در مدینه گذاشتند تا از حال اهات مسلمین خبردار باشند و رسول
مقبول در ماه مبارک رجب از مدینه بیرون رفته در ثنیة الوداع قیام فرموده در انموضع
بعرض لشکر همایون فرمان داد بقولے سی هزار کس در شمار آمدند و بعضے هشتاد هزار و گروهی
صد هزار نیز گفته اند گویند که از انجمله ده هزار اسپ سوار بودند و دوازده هزار شتر موجود بود و
آنجناب بعقد و ترتیب رایات در ثنیة الوداع پرداخته لوای اعظم را بابوبکر صدیق داد و
علمی دیگر بزبیر بن العوام تفویض فرمود و لوای اوس و رایت خزرج باسید بن حضیر و ابودجانه
انصاری تسلیم نمود و خالدین ولید را مقدمه لشکر گردانید و میمنه را بوجود طلحه بن عبدالله و میسره
را بعبدالرحمن بن عوف تزئین داد و چون لشکر اسلام بعد از قطع منازل و طی مراحل به تبوک
رسیده بفرمان حضرت نبوی صلی الله علیه وآله وسلم دران موضع دو ماه توقف نموده از
رنج راه و محنت رفتن شام و بیگاه بیاسودند و در خلال این احوال بتحقیق پیوست که آنچه در مدینه
مسموع شده بود از خبر توجه قیصر بجانب دیار اسلام اصلی ندارد و از قیصر در لشکر رزم جنبش
صادر نشده بود آنگاه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم با اعیان و اشراف مهاجر
و انصار در باب رفتن ولایت شام و روم و محاربه با والی ان مرز و بوم مشورت فرموده از میان
اصحاب عمر بن خطاب گفت یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اگر بنده باب ماموری غمان

متعذر و حوالہ کتب مبسوط تفاسیر و سیر ست و آیات اوایل سورہ تحریم دران ایام نازل
شد و آنحضرت بعد از بست و نہ روز کہ امہات مومنین را از شرف مصاحبت خود محروم
ساختہ بود بار دیگر طریق التفات مسلوک فرمودہ و اول بحجرہ جناب صدیقہ رفتہ بتفقد
احوال او پرداخت جناب صدیقہ پرسید یا رسول اللہ سوگند خوردہ بودی کہ مدت یکماہ
پیش ما نیائے و ازان تاریخ تا امروز بست و نہ روز پیش نگذشتہ حضرت فرمودکہ گاہے
چنان ست کہ ماہی بست و نہ روز می باشد و ہمدرین سال رجم سبعیہ عابدیہ کہ بزنا اعتراف
کردہ بود بوقوع پیوست و این قضیہ در کتب سیر مرقوم ست و از معظمات وقایع این
سال غزوہ تبوک ست و این آخرین غزوات رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بود
در معارج النبوۃ مسطور ست کہ تبوک موضعی ست کہ درمیان حجرہ و ناحیہ شام واقع شدہ
و بعضے گویند نام حصینے ست از حصون و زمرہ بر اند کہ اسم چشمہ ایست و چون سپہ لشکر
اسلام دران سفر با نجا منزلے شد این غزوہ بجہت آن مسمی بتبوک شد و این غزوہ را غزوہ
فاضحہ نیز گویند چہ بعضے از منافقان درین غزوہ فضیحت گشتہ و بعضے جیش العسرہ نیز گویند
و وجہ تسمیہ آن بعشرہ آن کہ مشقت و مجاعت بسیار با اہل اسلام دراین غزوہ عاید شد
نقلہ اخبار مصطفوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چنین روایت میکنند کہ کاروانے از شام
بمدینہ آمدہ آوازہ در انداختند کہ حاکم روم لشکری فراہم آوردہ قصد مدینہ دارد بنابران
سید عالم عزیمت آنطرف فرمودہ حاجر و انصار را بتہیہ اسباب سفر امر فرمود و از دیگر
قبایل استمداد نمود و چون دران آوان درمیان عرب قحط و عسرت درجہ کمال داشت
ہوا در نہایت حرارت بود اصحاب در اول حال ارتکاب آنغزوہ را کارہ بودند و میخواستند
کہ در سایہ اشجار بسر برده از حلاوت اثمار محظوظ شوند و آیہ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا مالکم
اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض درین باب نازل شد پس آنان مجاہدان
دین بکوشش بلیغ آغاز تہیہ جہاد نمودند از موقف نبوت فرمان واجب الاذعان

در حجره حضرت عایشه صدیقه رضی بنوم و استراحت اشتغال داشت بمسجد شریف بنوی
در آمدند و چون ایشان را معلوم نبود که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در کدام حجره تشریف
میدارند بدر هر حجره که میرسیدند فریاد می زدند که یا محمد بیرون آی و هر چند بلال و صحابه بکبار بیشکین
ایشان مے پرداختند بجائے نمیرسید تا آنکه سرور عالم صلی الله علیه وآله وسلم از خواب بیدار
گشته بمسجد تشریف آوردند و چون از ادائے نماز پیشین فارغ شد بنو تمیم آغاز مفاخرت و
مباهات کرده خطیبه بلیغ خواندند و اشعار فصیح انشا کردند و باشارت همایون حضرت نبوی
صلی الله علیه وآله وسلم ثابت بن قیس انصاری در برابر خطیب بنو تمیم خطبه متضمن مباهات و
مفاخر و مآثر انصار و مهاجر ادا کرد و حسان بن ثابت بارشاد مصطفوی صلی الله علیه وآله وسلم
کلمه چند در سلک نظم بجواب شاعر بنو تمیم کشیده که موجب تحسین و آفرین گردید و بعد ازان
اعیان بنو تمیم بعظم شان و فصاحت بیان محمدیان قایل و معترف شده کلمه توحید بر زبان
راندند و آنحضرت باطلاق اسیران اقوام حکم نموده و ایشان را بعطایا فاخره از ساخته
رخصت معاودت ارزانی فرمود و همدرین سال بموجب ارشاد سید ابرار صلی الله علیه وآله وسلم
حید لکرار با صد و پنجاه سوار بتخریب بتخانه فلس بمیان قبیله طے شتافت و آن بتخانه را ویران
کرده عدی بن حاتم بخوف بطرف شام گریخت و خواهرش با برده بیشمار و اموال بسیار
بدست حیدر کرار افتاده آنجناب بقسمت غنایم پرداخته دختر حاتم طائی را داخل سبایا
گردانید و همراه خود بمدینه آورد و در رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم آن عاجزه را بموجب
خواهش او بوطن مالوف باز فرستاد چون خواهر با برادر ملاقات نمود و از عنایات و مرحمت
سید کائنات علیه الصلوة والسلام آگاه گردانید عدے بن حاتم بمدینه در سال دهم از هجرت
بلازمت آنحضرت رسیده مسلمان شد و همدرین سال قصه ایلا روی داده شده نقل ست که
خاطر اشرف سید المرسلین از ازواج المومنین ملالتے یافته قسم یاد کرد که مدت یکماه با ایشان
ملاقات نفرماید و در سبب این سوگند ارباب سیر وجوه متعدده گفته اند که ایراد این مجمل

قصه ایلا

لیلیه را عقد کرد و هم درین سال بقول اکثر از اهل سیر و بقولے در سال هفتم اتخاذ منبر واقع شده
و در وقت منبر ساختن و در تعیین اسناد اختلاف بسیار واقع است و در کتب سیر مذکور و همچنین
قصه ستون حنانه و نالیدنش از مفارقت جناب رسالت صلی الله علیه و آله وسلم و دفن فرمودن
آنحضرت ستون حنانه را در کتب سیر و احادیث مسطور است مطالعه باید کرد **ذکر وقایع**
**سال نهم از هجرت** حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم و بیان غزوه تبوک و
این سال را برات خوانند و آورده اند که در ماه محرم سنه تسع حضرت صلی الله علیه و آله وسلم
عمال جهت اخذ زکواة مقرر فرموده بود تا بقبایل که بحلیه اسلام محلے گشته بودند بروند و زکوة
اموال جمع کرده بمدینه بیارند چنانچه بریده بن الخصیب را بمیان بنی غفار و اسلم فرستاد و
عباد بن بشیر را به بنی سلیم و مزینه نام زد کرد و عمرو بن عاص را بفزاره و ضحاک بن سفیان را
به بنی کلاب و بشیر بن سفیان را به بنی کعب فرستاد و دران آوان که بشیر بنو کعب را دریافت
ایشان بر سر آبی با بنو تمیم مجتمع بودند بشیر مواشی را در شمار آورده بر اخذ زکوة اقدام
نموده و از غایت خست و دنایت ان اموال در نظر ایشان بسیار آمد با بنی کعب گفتند که چندین
مال مسموه بمحمد صلی الله علیه و آله وسلم چرا باید داد بنو کعب گفتند که ما جماعتیم که متابعت کرده ایم
و بدین او در آمده ایم و در دین و ملت او اداے زکوة از جمله واجبات ست و بنو تمیم دست
به تیر و شمشیر برده گفتند بخدا سوگند که عامل صدقات یک شتر از بیجا بیرون نتواند برد و با بشیر
گفتند که گرد این شتران نگردی بشیر چون صورت حال بدین منوال دید قرار بر قرار اختیار
کرده بجناح استعجال عازم مدینه منوره گشت و چون باوراک مجلس همایون سرفراز شد آنچه
از بنی تمیم مشاهده او گشته بود معروض راے حضرت مقدس نبوی صلی الله علیه و آله وسلم
گردانید و عیینه بن حصین فزاری با پنجاه سوار بتادیب بنی تمیم مامور گشته بمیان آنجماعت
تاخت و اموال ایشان را غارت نموده یازده زن و سی کودک اسیر ساخته بمدینه آورد
و بنو تمیم طالبه بطلب سیاهاے خویش متوجه مدینه منوره گشتند و بعد وصول در وقتیکه رسول

وبلا و محنتیکه بما رسیده بر رای منیر تو مخفی و پوشیده نیست اکنون بر ما منت و رحمت فرما چنانکه
حق تعالی بر تو منت و رحمت فرمود آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم ایشان را میان اموال
و سبایا مخیر گردانید هوازن اخذ اسیران را اختیار کردند و سید عالم علیه الصلوة والسلام
بعد از اجتماع مهاجر و انصار کیفیت ملتمس ایشان را بزبان وحی ترجمان آورده فرموده سبایای
ایشان آنچه متعلق به بنی هاشم ست من بایشان مسلم داشتم اکنون اگر شما نیز از حصص خود
در میگذرید منت خواهد بود والا بفرض بمن دهید تا از هر جا غنیمتی که رسد در عوض یک برده
شش شتر بشما رسانم صحابه عظام چون اهتمام حضرت خیر الانام علیه الصلوة والسلام را در آن
امر مشاهده کردند رقم اطلاق بر تمامی سبایای بنی هوازن کشیدند و در خلال این احوال حضرت
نبوی صلی الله علیه و آله وسلم از گروه بنی هوازن استفسار و استخبار حال مالک بن عوف فرموده
بنی هوازن گفتند که وی در حصار طایف ست فرمود که اگر نزد ما آید و مسلمان شود اهل و عیال
و مواشی و اموال او را باو باز دهم و صد شتر دیگر بوی بخشم بنی هوازن این خبر را بمالک بن عوف
رسانیدند و او مبتهج و مسرور شده در جعرانه بپای بوس رسول مقبول صلعم استسعاد یافته بحلیه ایمان محلی
گشت و حضرت صلعم بوعده خویش وفا نموده مال مالک را بوی تسلیم فرمود و مالک را بر قوم خویش و جند قبله و گمراه ارشاد و رخصت
انصراف ارزانی داشت بعد از آن پیغمبر آخر الزمان در دوازدهم ذیقعده سنه ثمان و بقولی در بیست و دوم رجب
و بروایت روضة الاحباب دوازده روز از ماه ذیقعده سنه ثمان از هجرت باقی بود از جعرانه احرام عمره بسته
بمکه معظمه در آمده بمناسک آن قیام فرموده امارت مکه را بعتاب بن اسید تفویض نموده معاذ بن
جبل و ابو موسی اشعری را جهت تعلیم قرآن و تبیین قواعد ایمان در مکه بگذاشت بعد از آن سید کائنات
علیه افضل الصلوة و اکمل التحیات از مکه بیرون آمده بمنزل مر الظهران تشریف ارزانی داشته
بقیه که از غنیمت مانده بود آنجا قسمت فرمود و در آخر ذی قعده یا در اوایل ذیحجه بمدینه منوره
مراجعت فرمود والله اعلم و هم درین سال زینب بنت آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
انتقال نمود و تولد سیدنا ابراهیم از ماریه قبطیه هم درین سال بوده است و هم درین سال فاطمه بنت ضحاک کلابیه ملکه

در انمحل رفیعیکه اکنون مسجد طائف ست بردند آنحضرت اصحاب هدایت انتساب را بقطع
نخیلات ایشان امر فرمود چون مردم حصار ازین واقعه خبردار شدند زبان بتضرع وزاری
برکشادند که از برای خدا و از برای رعایت رحم فرمای تا لشکریان از قطع این درختان باز ایستند
حضرت صلی الله علیه وآله وسلم فرمود انی ادعها لله وللرحم و در مدت محاصره که بقولی هژده
روز بود و بروایتی چهل روز جنگهای عظیم واقع شد و بسیاری از اصحاب هدایت انتساب
مجروح شدند چنانچه دوازده نفر از اصحاب شربت شهادت چشیدند و عبدالله بن ابی بکر
از انجمله بودند القصه در امتداد ایام محاصره بر ضمیر انور خیر البشر صلی الله علیه وآله وسلم
روشن شد که دران ایام فتح قلعه طائف تیسر پذیر نیست از انجا کوچ فرمود در منزل جعرانه
تشریف آورده غنایم حنین را تقسیم نمود مطاماے آمال جمعی از اهل مکه را که نو مسلم شده
بودند جهت تالیف قلوب ایشان از عطایای بی انتهای خویش گرانبار گردانید اشراف
مهاجر و انصار بنابر وفور وثوق و اعتمادیکه بر جانب ایشان داشت چیزی کمتر عنایت
فرمود و انصار ازین معنی اندوهناک شده زبان بشکایت کشودند چون سخنان شکایت انصار
بسمع همایون حضرت مقدس نبوی صلی الله علیه وآله وسلم رسیده فرمان داد تا اکابر انصار در
خیمه مجتمع شوند و غیر از انصار کسی با ایشان نباشد آنگاه جناب رسالت پناه صلی الله علیه وآله
وسلم با شیر خدا علی مرتضی بدانجا تشریف برده بخاطر جوی انصار زبان معجز بیان بکشاد و قلوب
ایشان را بسخنان مرحمت نشان تسلی داد و فرمود که انصار خاصه من و صاحب من اند اگر تمام
مردم براهی روند و انصار براهی من سلوک طریق انصار را اختیار نمایم انصار از شنیدن این سخنان فرحناک شده
رقت کرده چندان گریستند که محاسن ایشان تر گشت و شکر خدای تعالی عز وجل بجا آوردند و بمال
فریفته نشدند و از خدا و رسول خدا دور نیفتادند نقل ست که چون جمعی از هوازن در جعرانه
بادراک موهبت بپای بوس حضرت رسالت سرفراز شدند و از اسلام بقیه قوم خویش آنحضرت علیه الصلوة
والسلام را آگاهی داده گفتند یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ما را اصلی و عشیرتی ست

بسه قسم شده طایفه با مالک بن عوف بطرف حصار طایف رفتند و گروهے بجانب بطن نخله گریختند
و جماعتے بجهت صیانت مالیکه در اوطاوس داشتند بآنجانب شتافتند و حضرت رسالت
صلی الله علیه و آله وسلم ابو عامر اشعری را با جماعتے که زبیر بن العوام و ابو موسی اشعری
برادرزاده ابو عامر در انمیان بودند در عقب گریختگان بطرف اوطاوس فرستاده لشکر
اسلام بعد طے منازل بمخالفان رسیده بقتال و جدال اشتغال نمودند و ابو عامر که امیران لشکر
بوده بعز شهادت فایز گشت و ابو موسی از ضرب و استعمال آلات طعن و حرب سعی جمیل مبذول
داشته کافران را منهزم گردانید و درید بن القمه که سردار مشرکان بود از ضرب تیغ زبیر بن العوام
روے بجهیم نهاد و این فتح عظیم علاوه فتوحات گشته سپاه ظفر قرین با صد زیب و آئین
ببابوس سید المرسلین و الآخرین مبادرت نمودند و بعد از انهزام مالک بن عوف حضرت
مقدس نبوی صلی الله علیه و آله وسلم فرمان داد که غنایم را در موضع جعرانه جمع کنند تا بوقت فرصت
انقسام یابد و زمام ضبط غنایم و سبایا در قبضه اختیار عباد بن بشیر انصاری نهاد و همدرین
آوان غزوه طایف بوقوع آمد و سبب آن بود که چون مالک بن عوف با جماعتے از مشرکان
ثقیف و هوازن از معرکه حنین گریخته بجانب طایف رفتند و قبل از محاربه و انهزام باستعداد
قلعه داری و استحکام بروج و باره و غیر ذلک پرداخته قوت یکساله آماده ساخته بودند و چون
بحصار رسیدند دروازه ها را بستند و مداخل و مخارج را مضبوط گردانیده دل بر جنگ
نهادند چون کیفیت واقعه معلوم آنحضرت علیه الصلوة و السلام گشت عزیمت فتح القلعه
مصمم گردانید و رایت فتح آیت بعلی بن ابی طالب کرم الله وجهه داده ابو عبیده بن الجراح
را یا خالد بن الولید را با هزار مرد رزم آزماے مقدمه لشکر ساخت و بنفس نفیس همایون متعاقب
ایشان در جلوه آمد بعد از وصول بطائف کفار چهار دیوار حصار را پناه کرده آغاز انداختن
تیر و سنگ نمودند مسلمانان نیز بنیاد حرب و پیکار فرموده جمعے کثیر زخم دار شدند و چون
تیز اهل حصار بلشکرگاه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم میرسید بفرمود تا معسکر همایون را

غزوه طایف

که در اسلام در آمده بودند متابعت خالد نمودند که بیش از معدودی چند پیش آنحضرت صلی الله علیه
وآله وسلم نمانده بودند چون سید عالم علیه الصلوة والسلام انهزام اهل اسلام را مشاهده فرمود بآواز
بلند ایشان را بصبر و ثبات دلالت فرموده میگفت یا انصار الله و یا انصار رسوله من بنده و رسول خدا هم
و از عنایت دهشت هیچکس باز نمی نگریست و آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم دران روز بر استر
بیضا سوار بود و بجانب کفار نهیب داده بر زبان وحی ترجمان میگذرانید که انا النبی لا کذب انا ابن
عبد المطلب و ابو سفیان بن الحارث عنان اشتر را گرفته و عباس بن عبد المطلب از جانب
راست دست در رکاب فلک فرسای آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم زده از حمله مانع می آمدند آورده
اند که چون مسلمانان در صباح روز چنین متفرق شدند حضرت مقدس نبوی صلی الله علیه وآله وسلم
بعباس که آواز بلند داشت فرمود باران را ندا کن بدینوجه که یا معشر الانصار یا اصحاب السمره
یا اصحاب سوره البقره و عباس بموجب فرموده آواز برکشید اصحاب که ندای عباس
استماع نمودند از اطراف و جوانب لبیک گویان بخدمت سید عالم علیه الصلوة والسلام شتافتند
و آنسرور علیه الصلوة والسلام را بسلامت یافتند و قریب صد کس از انصار و غیر ایشان جمع آمدند
و بر مشرکان حمله آوردند و آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم فرمود که حالا تنور حرب گرم شد آنگاه مشتی
از خاک برگرفته و شاهت الوجوه گفته بجانب مخالفان انداخت هیچ چشمی نمانده که قدری ازان خاک
بچشمش نرسیده بعد ازان بر طبق آیه کریمه ثم انزل الله سکینته علی رسوله و علی المؤمنین انزل جنودا
لم یروها بامداد لشکر سماوی که بروایت جبیر رض پنجهزار فرشته بر اسپان ابلق سوار بودند و جامهای
سفید در بر داشتند و با کفار مقاتله میکردند نسیم ظفر و نصرت بر اعلام هدایت اعلام حضرت خیر الانام
علیه الصلوة والسلام وزیده چهار کس از سپاه اسلام بفوز شهادت رسیدند و هفتاد کس از مخالفان
راه دوزخ پیش گرفتند و هوازن و ثقیف با قبح وجه روی از معرکه برتافتند و دران روز از مال
غنایم شش هزار برده و بیست و چهار هزار شتر و چهل هزار اوقیه نقره و زیاده از چهل هزار گوسفند بدست
ارباب اسلام و اصحاب پیغامبر علیه الصلوة والسلام افتاد آورده اند که گریختگان معرکه حنین منقسم

صاحب روضة الصفا و معارج النبوة سے ہزار مرد و برواتیکہ در روضة الاحباب مذکور گشتہ چہار ہزار
کس فراہم آوردہ با عیال و اطفال و جہات و اموال متوجہ وادی حنین شدہ و در بدین الصمہ کہ
بہری صد و شصت سالہ و نابینا با صائب رای و تدبیر تفرد داشت مصحوب گردانیدند چون
باوطاس رسیدند در یدا و از گریہ اطفال و افغان زنان و اصوات حیوانات شنیدہ پرسید
کہ اینچہ آواز ست جواب دادند کہ لشکریان بموجب فرمان مالک بن عوف اہل و عیال و امتعہ و اموال
خود را ہمراہ گردانیدہ تا در جنگ سستی ننمایند و در ید این رای را خطا شمردہ با مالک ملاقات کردہ
گفت او ردن مال و عیال مناسب بحال رجال نیست زیرا کہ اگر زمان مقتضے گریز باشد مردم
منہزم کہ در صدد انہزام باشند ہیچ چیز او را ازان مانع نیاید لایق آنکہ نسوان و کودکان و اغنام
و احمال را باز گردانی تا اگر سستی روی نماید عیال و اطفال بدست مخالفان اسیر نگردند و اموال
در تصرف مردم نباید مالک باین سخن التفات نکردہ رو براہ نہاد و در ید در خشم شدہ از مرافقت
باز ایستادہ القصہ چون خبر اتفاق ہوازن و ثقیف بسمع شریف حضرت مصطفی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم رسید عتاب بن اسید را در مکہ بخلافت تعین فرمودہ با دوازدہ ہزار کس
کہ دہ ہزار لشکر خاصہ بود و دو ہزار از طلقای مکہ و بقولی ما شانزدہ ہزار سیاہ در عشرۂ اول
از سوال بجانب کفار نہضت فرمود نقل ست کہ چون جنود ظفر ورود از مکہ بیرون رفتہ نظر یکے
از اصحاب ہدایت انتساب بران کثرت و شوکت افتادہ بر زبان گذشت کہ تا امروز بسبب
کثرت سیاہ مغلوب نخواہیم شد و بواسطہ صدور این سخن در ابتدا لشکر اسلام شکست یافت
و ایت لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرة و یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا الایة در بیان
این مغنے فرود آمدہ القصہ چون آن لشکر اسلام بوادی مذکور رسید بجہت تنگی گذرگاہ سپاہ اہل اسلام
فوج فوج از طرق متعددہ بوادی حنین در آمدند و بیکبارگاہ مخالفان کہ در کمینگاہہا نشستہ بودند
بیکبار بر مسلمانان حملہ کردند و تیر باران نمودند لشکر اسلام منہزم گردید و اول طایفہ کہ منہزم
شد بنی سلیم بودند کہ خالد بن الولید امیر ایشان بود و اکثر ایشان سلاح نداشتند و نوعہدان

چنین منقول ست که سید ابرار ه خالدین ولید را با سه صد و پنجاه مرد از مهاجر و انصار و بنو سلیم بنا حیه
یلملم بقبیله بنی خزیمه فرستاد تا ایشان را باسلام دعوت کنند و حال آنکه ایشان در زمان جاهلیت
عوف بدر عبدالرحمن وفاکه بن مغیره عم خالد را کشته بودند القصه چون خالد بنو خزیمه نزدیک رسید
ایشان رعایة للحزم سلاح پوشیده باستقبال شتافتند و بعد از ملاقات از خالد اظهار اسلام نمودند
خالد گفت بچه جهت سلاح پوشیده در برابر من آمدید گفتند که در میان ما و طایفه از عرب عداوت هست
باگمان بردیم که مگر ازان قبیله آید و این عذر در محل قبول بیفتاد خالد گفت اسلحه خود را از خود دور کنید
و ایشان بموجب فرموده خالد عمل نمودند بعد ازان خالد فرمود تا دستهای یکدیگر بر کتف بستند و هر یکے
از اسیران را بیکے از یاران خود سپرد و گفت هر کس از اصحاب اسیر خود را بقتل رساند بنو سلیم اسیران
بگناه خود را گشتند فاما مهاجر و انصار دست از قتل آن فقیران کشیده داشتند و یکے از اسیران بملازمت
خاتم پیغمبران علیه الصلوة والسلام شتافته کیفیت حال عرضه داشت که سید ابرار علیه الصلوة والسلام
دو بار یا سه بار بر زبان آورده اللهم انی ابرء مما صنع الیک خالد انگاه مالی خطیر همراه امیر المومنین
علی کرم الله وجهه جهت دیت قتل و عوض اموال تلف شده بنی خزیمه با ایشان فرستاده تا سهوے
که از خالد بن الولید صادر شده بود تدارک نماید و بر جراحات ان بیچارگان مرهمے نهد و سند با
علی بن ابی طالب بموجب فرموده عمل نموده بنی خزیمه را خشنود گردانیده و رسول مقبول صلی الله
علیه و آله و اصحابه وسلم بعد از مراجعت سیدنا علی بن ابی طالب از نخله و استماع ارضاے
خواطر بنی خزیمه بعد از شفاعت صاحبان خون و درخواست اصحاب از خالد عفو فرموده بسر
رضا آمد و ارباب سیر اخبار نبوی و اصحاب آثار مصطفوی صلی الله علیه و آله وسلم در کتب خود
مرقوم خامه صحت انگار گردانیده اند که چون خبر فتح مکه در اطراف دیار عرب انتشار یافت اکثر قبایل
سر بر متابعت حضرت رسالت علیه الصلوة والسلام نهادند مگر بنی هوازن و بنی ثقیف که
بر مخالفت آنحضرت صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم اتفاق نموده مالک بن عوف النصری را
که در عنفوان شباب بود و بصفات جود و سخامت نسبت و با یالت سوسمند گردانیدند و بقبول

هوازن

صاحب

بفرزند او قیس و مد نقل ست که عکرمه بن ابی جهل و صفوان بن ابی امیه و سهیل بن عمرو با طایفه
از دلیران بنی بکر و بنی الحارث و طبقه از هذیل چون از توجه خالد بن الولید خبر یافتند بتهیه اسباب
مقاتله اشتغال نموده بر سر راه خالد گرفتند و در موضع جندمه فریقین متلاقی گشته بنیاد محاربه
کردند و جنگ عظیم واقع شد و جنگ کنان قریب بدر مسجد الحرام رسیدند بست و هشت کس از ارباب
طغیان از ضرب تیغ غازیان بدوزخ شتافتند و بقیه السیف سلاح انداخته رایت هزیمت برافراختند
و از مسلمانان دو کس شربت شهادت چشیدند و رسول مهین بیچون در موضع حجون سر و تن از گرد راه
شسته زره در بر پوشید و خود بر سر همایون نهاده با اکابر مهاجر و انصار بمسجد الحرام در آمده و زبان
معجز بیان بتکبیر ملک منان کشاده بیت الله را طواف نموده نواحی خانه از لوث اصنام پاک
ساخت و هبل را که اعظم اصنام قریش بود جناب ولایت مآب مرتضوی نفرموده حضرت صلی الله
علیه و آله و سلم بر خاک مذلت انداخت در روضة الاحباب مسطور ست که گویند فتح مکه در سیزدهم
ماه مبارک رمضان واقع شده و جمعی بر آنند که در بستم ماه مذکور آن فتح دست داده و سید عالم
علیه الصلوة والسلام بقیه آن ماه و شش روز از ماه شوال در مکه توقف نموده و درین توقف قضایا
رو نمود که تفصیل آن در کتب سیر موجود است از آنجمله آنکه سید عالم خالد بن ولید را با سی سوار بموضع
نخله فرستاد تا بتخانه عزی را خراب کرد زنی دید سیاه اندام برهنه و کالیده مو خالد شمشیر آخته بطرف
او تاخته بتیغ نیز آن زن را دو نیم ساخت چون از آنجا معاودت نمود و صورت حال معروض حضرت
رسالت علیه الصلوة والسلام گردانید حضرت فرمودند که آن عزی بود دیگر در بلاد شما پرستش
عزی نماند و همچنین عمرو عاص بموجب فرموده حضرت ص روی بتخریب بتخانه سواع آورد و بمیان قبیله
هذیل رفت آن بت را شکست و همدران اوان بموجب حکم سید السادات ص سعد بن زید اشهلی با بیست
سوار بموضع مشلل رفته بتخانه منات را که در زمان جاهلیت معبود اوس و خزرج و غسان بود ویران
نمود و در آن موضع زنی سیاه برهنه ژولیده مو دید که از آنجا بیرون آمد و دست بر سینه میزد و نوحه میکرد
سعد بیک ضرب شمشیر او را بکشت و از جمله وقایع از ایام توقف مکه سریه یلملم بوده و کیفیت آن بروایت اهل سیر

ردیف خویش گردانیده بجانب معسکر نظر اثر مراجعت کرد و عبور ایشان بر در خیمه قدوه
اصحاب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ افتاده چون فاروق اعظیم بر ابو سفیان نظر انداخت
گفت اے دشمن خدا الحمد للہ کہ بر تو دست یافتم و شمشیر کشیده تعجیل تمام شتافت و عباس ابو سفیان
را نزد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسانیده و مقارن ایحال عمر بن الخطاب نیز
رسیده فیما بین عباس و عمر بن الخطاب در بارہ قتل ابو سفیان قیل و قال بسیار شد آخر الامر
شب ہنگام عباس ابو سفیان را بخیمه خود باز آورده صباح بازا در ابخدمت سید ابرار آورده
آنحضرت ابو سفیان را باسلام دعوت فرموده و عباس را بقرب فاروق ترسانیده ابو سفیان
طوعاً و کرہاً کلمه توحید بر زبان رانده بعده عباس رض گفت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ابو سفیان مردے جاہ پرست است او را بعنایتی مخصوص گردان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمود من دخل دار ابی سفیان فھو آمن و من القی السلاح فھو آمن و من اغلق بابه فھو آمن
و من دخل المسجد الحرام فھو آمن پس ابو سفیان باجازت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطرف مکه
باز گشته خبر آمان با اہل مکه رسانیده و حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذی طوی
رسیده فرمان داد کہ زبیر بن العوام رض با مہاجران از اعلاے مکه در آمده رایتیکه بر دستش بود در
حجون نصب کند و خالد بن الولید با بنی اسلم و غفار از اسفل مکه در آید و لواے خود را در منتہای
بیوت بزند و ابو عبیده بن الجراح را با جمعے کہ سلاح ندا شتند از راه بطن وادی رانه ساخت
و بنفس نفیس با طایفه از خواص اصحاب از طریق آوا حزه توجه فرموده از موقف نبوت فرمان
واجب الاذعان صدور یافت کہ ہیچکس از اہل اسلام با ارباب کفر و ظلام مقاتله نکند لیکن اگر جمعے
از اشرار سفها در مقام قتال آیند لشکر ظفر پیکر بدفع ایشان قیام نماید و دران روز بر زبان سعد بن
عباده گذشت الیوم یوم الملحمه یعنے امروز روز جنگ و ستیز ست ابو سفیان این سخن شنیده فی الحال
بملازمت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم شتافت و آنچه سعد گفته بود بعرض رسانید رسول فرمود کہ امروز روز
مرحمت است نی روز ملحمه و امیر المومنین علی کرم اللہ وجہه را فرمود کہ علم از سعد بن عباده بستاند و نگاہدارد و بر دایتے آنکه

غزوۂ ذات السلاسل

صحت و نصرت متوجہ مدینہ گشتند و ہمدرین سال غزوہ ذات السلاسل بوقوع پیوست
سبب این غزوہ اہل سیر چنین روایت میکنند کہ چون بسامع علیہ نبوہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رسید کہ جمعے از اشرار بنی قضاعہ داعیہ دارند کہ طرفے از اطراف بلاد اسلام را تاخت کنند آنحضرت
عمرو بن العاص را با سہ صد نفر از مہاجر و انصار بدفع کفار نامزد فرمود چون عمرو بن العاص
بآب سلاسل رسید دریافت کہ اعداد اعداد زیادہ از لشکر اسلام ست بنابران از حضرت مقدس
نبوے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استمداد نمود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو عبیدہ بن الجراح را
با دو صد کس بمدد عمرو بن العاص فرستادہ بعد از رسیدن ابو عبیدہ بن الجراح عمرو بن العاص
بمنازل اہل ظلام شتافتہ دست بغارت و تاراج برآوردند و مواشی بسیار غنیمت گرفتہ بحصول
مقصود بمدینہ طیبہ مراجعت نمودند و باتفاق علماے فن و سیر درہمین سال انوار فتح مکہ از مطلع
تائیدات سبحانی و افق توفیقات ربانی بر وجناب احوال فرخندہ مآل سالکان طریق مسلمانی تافت
و بیان این اجمال آنکہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با دوازدہ ہزار کس از مہاجر و انصار
بعزیمت فتح مکہ از مدینہ منورہ بیرون آمدہ چون بمنزل ذوالحلیفہ رسید عباس بن عبد المطلب
از جانب مکہ تشریف آوردہ ملازم رکاب سعادت انتساب شد و متقارن این حال ابو سفیان بن
الحارث بن عبد المطلب و عبد اللہ بن ابی امیہ کہ ان یک پسر عمو و این یک پسر عمہ رسول
مقبول بودند بتقبیل انامل ہمایون سرفراز شدہ ایمان آوردند پیغمبر آخر الزمان بعد از طے
مراحل و دیگر بمر الظہران کہ بر چہار فرسخی مکہ است نزول اجلال فرمودہ در انجا توقف نمودہ
فرمود کہ آتش بسیار برافروختند و دران شب عباس رضی اللہ عنہ از استیصال قریش
اندیشندہ بقصد آنکہ ایشان را تنبیہ نماند کہ بموکب ہمایون آیند جہت خویش امانی حاصل سازند
بر اشتر خاصہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار شدہ تا موضع اراک عنان باز نکشیدہ
و دران منزل با ابو سفیان و جمعے دیگر از قریشیان کہ تجسس زنکہ بیرون آمدہ بودند باز خوردہ
با ایشان گفت حال چیست و متوجہ مکہ حرم حریم کعبہ ست و ابو سفیان چون عباس را

این سال خالد بن ولید و عمرو بن عاص و عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ در مدینہ بملازمت آن مہر سپہر
نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسیدہ زبان بکلمہ طیبہ گویا گردانیدند و ہمدرین سال سریہ موتہ واقع
گشت و موتہ بقول این حجر در شرح صحیح بخاری قریہ ایست از قراے بلقا بر زمین شام و از انجا
تا بیت المقدس دو مرحلہ است و واقدی گوید کہ سبب ارسال سپاہ باآنموضع آن بود کہ حضرت
مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکتوب بحارث بن عمیر ازدی داد تا نزد حاکم بصری
ہرد و حارث بعد از طی مراحل و قطع منازل بموتہ رسیدہ و دران مقام بفرمان شرحبیل کہ از
امراے قیصر بود کشتہ گشت و پیغمبر بسمع اشرف خیر البشر علیہ الصلوۃ والسلام رسیدہ زید بن حارثہ
را بر سر ہزار کس از مہاجر و انصار امیر ساختہ فرمودہ کہ بجنگ مخالفان شام اقدام نمایند و صایح
چند فرمودہ القصہ زید بن حارثہ با لشکر ہدایت اثر بصوب مقصد قصد نمودہ شرحبیل ز غربت
سپاہ اسلام مطلع شدہ سد و دس برادر خود را بانجاہ ہزار نفر از پیش فرستادہ سد و دس
در وادی القری رسیدہ در عین محاربہ بقتل رسید و شرحبیل باستماع انخبر از قیصر روم استمداد
نمودہ قیصر جمعے کثیر فرستادہ و شرحبیل دیگر قبایل عرب را با خود موافق ساختہ بمحاربہ اہل اسلام
پرداختہ در صحراے موتہ ملاقی و یقین واقع شد زید بن حارثہ علم برگرفت و پاے در میدان
جنگ ثابت نمودہ با کفار مقابلہ نمودہ شربت شہادت نوشید انگاہ حسب وصیت سید کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعفر رضی اللہ عنہ با خذ رایت پرداختہ روے بکفار آوردہ علیہ بر دشمنان
نمودہ بعد قطع ہر دو دست جعفر بن ابی طالب لوا را بہر دو بازوے خویش نگاہ داشتہ بزخم
رومے از پا در آمدہ بروضۂ رضوان خرامیدہ پس ازان عبد اللہ بن رواحہ حسب فرمودہ انحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوا را برداشت و بمیدان قتال اقدام نمودہ شہادت یافت اہل اسلام
بموجب فرمودہ خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام باتفاق ہمدگر خالد بن ولید را بامارت تعین کردند
خالد ان روز و شب در میدان حرب مشغول محاربہ ماندہ روز دیگر اوضاع لشکر تغیر دادہ و مخالفان
تصور نمودند کہ اہل اسلام را امداد رسیدہ از ہیبت اندیشناک شدہ بگریختند و مسلمانان در عقب

اشعری بود از مکه بحبشه هجرت کرده بودند رسیدند جناب رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
نصیب ایشان از غنایم خیبر بیرون کرده واین خاصه ایشان بود و همدرین سال رجوع آفتاب
بود از برای سیدنا علی مرتضی رضی الله عنه و قصه این معجزه در کتب احادیث مذکورست و
همدرین سال غزوه یهود وادی القری بود منقول ست که چون یهود وادی القری از توجه
رسول خدا صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم خبر یافتند بمظاهرت بعضی از مشرکان عرب
باراده جنگ از منازل خویش بیرون آمدند واهل اسلام نیز بتسویه صفوف پرداخته ابواب
جنگ وجدال بگشادند و دران روز یا آنکه یازده نفر از جهودان بقتل آمدند غالب از
مغلوب متمیز نشد صباح روز دوم خوف در عیبی بحال اهل ظلام راه یافته بوادی فرار
شتافتند نعمتی وافره وغنیمتی متکاثره بدست سپاه اهل اسلام افتاد و حضرت صلی الله علیه
وآله واصحابه وسلم قرین فتح وظفر بمدینه شتافته سرایا باطراف وجوانب دیار فرستاد و همدرین
سال حضرت صلی الله علیه وآله وسلم بتهیه عمرة القضا از مدینه منوره بیرون آمد چنانچه
اهل سیر روایت میکنند که آنحضرت صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم با دوازده هزار کس
از مهاجر وانصار بجانب مکه مشرفه ومعظمه توجه فرموده ابوذر غفاری رضی الله عنه را در
مدینه بخلافت تعیین نموده در آن سفر صد اسپ جنیبت واسلحه بی نهایت وشصت
یا هفتاد شتر جهت هدی همراه بود وضبط اسپان جنیبت را بمحمد بن مسلمه تفویض نموده
مهم محافظت اسلحه را به بشیر بن سعد باز گذاشت ورسول خدا صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم
چون بحرم حریم رسید مشرکان بقلل جبال رفتند وبموجبیکه در کتب سیر مسطورست
آنحضرت صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم بمکه در آمده وادای عمره بجای آورده سه روز
توقف نموده میمونه بنت حارث هلالیه را که خواهر زوجه عباس بود داخل امهات المومنین ساخت
آنگاه بصوب مدینه طیبه علم عزیمت افراخت والله اعلم بالصواب ذکر وقایع سال هشتم از هجرت
وبیان فتح مکه ودیگر غزوات که درین سال واقع شده واین سال را سنه استوا گویند ارباب سیر روایت میکنند که در اول

غزوه یهود

عمرة القضا

با اہل اسلام گذارند و ہیچ چیز پوشیدہ ندارند و چون خبر فتح بسمع ہمایون آنحضرت و علیہ الصلوٰۃ
والسلام رسید بغایت مسرور و فرحان گشت چون حیدر کرار مہم کفار قرار دادہ بجناب سید ابرار
توجہ فرمودہ حضرت بجہت تشفی بخشیت باستقبال او از خیمہ بیرون آمد و علی را در کنار گرفت
و چشمش ببوسید و گویند کہ در حصار قموص کہ والی آن کنانہ بن ابی الحقیق بود صد جوشن
و چہار صد شمشیر و ہزار نیزہ و پانصد کمان یافتند و اثاث و امتعہ فراوان جمع کردند و بغیر از
اطعمہ از اموال خمس جدا کردند و گویند کہ در محاربہ خیبر پانزدہ کس از مسلمانان شہید شدند و
نود و سہ کس از یہود بدوزخ رفتند و قلاع در قبض اہل اسلام در آمد و آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم منت بر جان یہود نہادہ از سر قتل ایشان در گذشت و حکم فرمود کہ نصف
محصول را در بیت المال سپارند و نصف دیگر بجہت اجرت خویش گرفتہ باشند و ہمدرین
سال زینب بنت حارث یہودیہ طعام مسموم بر سم ضیافت آنحضرت صلعم فرستاد و یک لقمہ از ان
آنحضرت صلعم تناول فرمودہ با اصحاب از خوردنش ممانعت فرمودہ گفت کہ این طعام مسموم
است نباید خورد و ہمدرین آوان آوردہ اند کہ چون حضرت نبوت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نزدیک بخیبر رسید محیصہ بن مسعود را بجانب فدک کہ از اقصای قلاع خیبر بود
فرستاد تا اہالی آن موضع را دعوت کند محیصہ در انجا رفتہ سکنای آنموضع را دعوت اسلام کرد
اولاً آن گروہ از قبول اسلام ابا کردند ہر گاہیکہ خبر فتح خیبر شنیدند با آنحضرت بمصالحہ پرداختند
و صلح بر اینوجہ مقرر شد کہ یہود فدک ضیاع و عقار خویش را منا صفہ سازند و نصفی از ان
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد و نیمہ از ان ایشان و لہذا چون امیر المومنین عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ در ایام خلافت خویش با جلای ایشان حکم فرمود مقومان بفدک
فرستاد تا نصف زمینیکہ تعین بدان جماعت داشت بہا کردند و مبلغ پنجاہ ہزار درم کہ قیمت
آن بود فرمود کہ از بیت المال تسلیم ایشان نمودند و ہمدرین سال در حین فتح خیبر جعفر
بن ابی طالب با سماء بنت عمیس زوجہ خود با رفاقت فرقہ اشعر کہ مقدم ایشان ابو موسی

در روضۃ الصفا در ذکر مرتضی علی بن ابیطالب

مبارک خویش در چشمان علی مرتضی ریخت در حال علت رمد زایل گشت و چشمان آنجناب تر و تازه بهتر از حالت اول شد بعد ازان در باره علی مرتضی دعا فرموده القصه چون علی مرتضی ازان مرضه صحت یافته آنحضرت را باو عنایت فرمود و زره و خود را در وی پوشانید و ذوالفقار بر میانش بست و فرمود برو التفات کن تا آنزمانیکه خدا تعالی فتح بتوارزانی فرماید جناب مرتضوی توجه حصار قموص نمود چون بحصار قموص سید علم خود را بر توده از سنگ ریزه که قریب بدر حصار قموص بود فرو برد اول کسیکه از حصار بعزم کارزار بیرون آمد حارث یهودی بود از ضرب ذوالفقار بدوزخ پناه گرفت بعده مرحب برادرش که در شجاعت مشهور و معروف بود بیرون آمد و او پهلوانی بالا بلند تنومند بود و در ان روز زره پوشیده بود و دو شمشیر حمایل نموده و دستار بر سر بسته بالای آن خود نهاده و سنان او سه من وزن داشت بدست گرفته چون بمیدان آمد مبارز طلبیده شاه شجاعت پناه بمقابله او در آمد مرحب حمله بر شیر خدا کرده جناب حیدر کرار پیشدستی فرموده ذوالفقار چنان بر سر نابکارش فرود آورده که از سر و خود و عمامه گذشته اثر خمش بدندانهایش رسیده و بعضی تا بقربوس زین گفته اندانگاه میان قتال اشتعال یافته چون هفت کس از دست شاه مردان شیر یزدان بدار البوار قرار گرفتند سایر اعدا پشت بر معرکه داده رو بقلعه آوردند حیدر کرار ایشان را تعاقب نموده دران اثنا بضرب یکے از مخالفان سپر از دست شاه مردان بیفتاد و دیگرے آنرا گرفته بقلعه گریخت آنحضرت رضی الله عنه در قلعه را گرفته بجنبانید تمامت انحصار چنان بجنبید که صفیه دختر حیی بن اخطب از تخت بیفتاد و رویے او مجروح شد و در خیبر بعقیده بعضے از رواة هشت صد من وزن داشت و برخی سه هزار من گفته اند القصه در حصار را بکند و سپر خود ساخت چون اهل حصار قموص و سایر مردم قلاع چنین امر غریب و عجیب از امیر المومنین حیدر کرار مشاهده کردند از قلعها فغان و الامان بایوان کیوان رسانیدند و شاه مردان بعد از استجازه از پیغمبر آخر الزمان ایشان را امان داده مشروط بانکه هر مردے یک شتر بار طعام برداشته ازان دیار بیرون رود و نقود و امتعه و اسلحه و سایر اموال

که بتهیه اسباب لشکر و ترتیب مهمات حرب با یهود اشتغال نمایند القصه آنحضرت صلی الله علیه
و آله وسلم بعزیمت فتح خیبر با هزار و چهار صد مرد از شجاعان دلاور از مدینه طیبه نهضت فرمود و
بعد از مفاوز و مسالک از راه وادی حرصه بمیان قلاع خیبر در آمده چون چشمش بران افتاد جمله
اصحاب را بتوقف امر کرد و دست بدعا برآورد بعد ازان رسول مقبول بمنزل که سوسوم بمنزله
بود نزول فرمود و یهود را باوجود جزم و احتیاط برورود لشکر ظفر آمود اطلاع نشد چون
صباح عزیمت مزارع خویش نمودند ناگاه چشم ایشان بر سپاه نصرت نشان افتاد
گفتند این محمد است صلی الله علیه و آله وسلم با لشکری منقسم به پنج قسم که آنمقدمه و جناحین
و قلب و ساقه هست بازگشته بقلاع خویش در آمدند چون رسول مقبول صلی الله علیه و
آله وسلم یهود را بران منوال دیده فرموده الله اکبر خیبر بان قلاع خود را مضبوط ساخته
دست باندا ختن تیر و سنگ بکشادند و آوران معرکه غزا و جهاد در باب محاصره سعی نموده
هر روز داد شجاعت و مردانگی دادند و قلاع مفتوح میساختند مثنوی گرفتند آن لشکر متفق

| | | |
|---|---|---|
| حصار نطاة و دیگر حصن شق | وگر قلعه صعب مفتوح شد | بسی کس ز کفار مجروح شد |
| پس از فتح این قلعه های متین | سپاه رسول شجاعت قرین | نمودند قصد حصار قموص |
| بسی صعب دیدند کار قموص | که آن قلعه بود در رفعت پناه | بنزدی بر و پیک اندیشه راه |

آورده اند که دران اوان که مسلمانان بمحاصره حصار قموص اشتغال می نمودند حضرت راصدای
عارض گشته بود بجهت آن بمعارک بنفس نفیس خود حاضر نمیشد فاما هر روز رایت نصرت
آیت را بایکی از اعیان مهاجر و اشراف انصار را اختیار فرموده باو میداد و بجنگ میفرستاد
و چون قلعه قموص از قلاع دیگر باستحکام زیادت بود فتح آن میسر نمیشد حضرت صلی الله
علیه و آله و اصحابه وسلم بملاحظه اینحال فرمود لاعطین الرایة غدا رجلا کرارا غیر فرار یحب الله و
رسوله یفتح الله علی یدیه بعد ازان آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم علی مرتضی را طلب فرموده
آنجناب عارضه اشوب چشم داشت جناب رسولخدا صلی الله علیه و آله وسلم لعاب دهن

این دست من ست بر دست راست خود نهاده از قبل عثمان با خود بیعت کرد آخر الامر مشرکان
با آنحضرت مصالحه نمودند و محبوسان خود را که در لشکر اسلام بودند گرفتند و عثمان بن عفان را مع
همراهیانش بلشکر اسلام فرستادند و آنحضرت عمره ناگزارده شتران هدی نحر فرموده و صحابه هم بتقلید آنحضرت
علیه السلام بنحر شتران پرداختند و بعضی سر تراشیدند و بعضی موی سر چیدند آنحضرت قریب بست
روز در حدیبیه اقامت فرموده بعده عنان عزیمت بسوی مدینه طیبه منعطف گردانید و هم درین
سال آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم ارسال رسل بملوک اطراف فرمود و جمعی برانند که این
قضیه در محرم سال هفتم واقع گشت و ناقلان اخبار این قضیه را چنین نقل کرده اند که آنحضرت
بشش کس از ملوک اطراف شش نامه نوشتند و هر یک را از ان مکتوبات بدست یکی
از اجله اصحاب خویش داده فرمود که رو بمقصد ارند مکتوب نجاشی بادشاه حبشه را بعمرو
بن امیه الضمیری تسلیم فرمود و نامه هرقل حاکم روم بدحیه کلبی و مکتوب فرمان فرمای عجم خسرو
پرویز را بعبد الله بن حذافه جهمی و نامه مقوقس والی اسکندریه را بحاطب بن ابی بلتعه
و مکتوب حارث بن ابی سمره غسانی که بادشاه شام بود بشجاع بن وهب اسدی
و نامه هنوزه جعفی را که والی یمامه بود بسلیط بن عمرو عامری داد و بجانب این بادشاهان
فرستاد و بروایتی مکتوب هفتم بمنذر بن ساوی که حاکم بحرین بود بعلای حضرمی داده فرستاد
چنانکه رسولان مراسلات آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم نزد آن سلاطین حشمت آئین
رسانیدند حاصل الکلام از ملوک و حکام که مکاتیب یا اسامی ایشان سمت اختصاص یافت
نجاشی و منذر بدین اسلام در آمدند و باقی بقول صحیح در درک مخالفت بماندند ذکر وقایع
سال هفتم از هجرت و این سال را سنه الاستعلاب گویند و غزوه خیبر در این سال واقع
گشت بیان مختصر این غزوه نقله اخبار سید ابرار صلی الله علیه و آله وسلم چنین نقل میکنند
که چون حضرت مقدس نبوی علیه الصلوة و السلام از مدینه مراجعت فرموده بعد از انکه
روز چند در مدینه طیبه توقف نموده با رؤسای مهاجر و انصار و کبرا اصحاب بختیار اشارت فرمود

ارسال رسل بملوک اطراف

غزوه خیبر

حج فرض گردید و ایراد تفصیل کلام فریقین مناسب مقام نیست و همدرین سال ام رومان والده جناب عائشه
صدیقه وفات یافت و همدرین سال غزوه حدیبیه واقع شده و سبب آن غزوه اهل سیر چنین نقل کرده اند که حضرت ص
در ذیقعده این سال بخواب مشاهده فرمود که با یاران بزیارت کعبه تشریف آورده عمره گذارده و کلید خانه
بدست خویش گرفت و بعضی از یاران سر تراشیده و بعضے موچیده اند در عرفات توقف فرموده چون حضرت
نبوت شعاری ص واقعه را با یاران تقریر کرده مستبشر شدند و بتهیه اسباب این سفر عمل فرمودند و آنحضرت ص
بر شتر قصوی خویش سوار شد و روز دوشنبه اول ذی قعده از مدینه بیرون آمد و شتران هدی را جلو کردند
به سفتاد عدد رسید و هر که از اصحاب هدی همراه داشت اقتدا با آنحضرت نموده اشعار و قلید گردند و از
ذوالحلیفه تلبیه گفتن آغاز کردند بدین دستور اللهم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک
لا شریک لک و درین سفر هزار و چهارصد یا هزار و پانصد و بست یا هزار و شصت صد کس در رکاب هدایت
انتساب آنحضرت ص بودند و از زوجات مطهرات ام سلمه درین سفر اختصاص داشت چون رسول مقبول
بمنزل غسفان رسید استماع فرمود که قریش بدان دیش از توجه آنحضرت وقوف یافته لشکرے کثیف جمع آورده
بموضع یلدوح آمده اند و اراده دارند که اهل اسلام را از گذاردن عمره باز آیند آنحضرت از انجا کوچ فرموده
در حدیبیه تشریف آورده و حدیبیه نام چاهی ست القصه مشرکان جاسوسان برائے دریافت حال لشکر اسلام
معین کردند چون مشرکان را دریافت شد که آنحضرت ص برائے گذاردن عمره تشریف آورده و اراده جنگ ندارد و آنحضرت
عثمان بن عفان را باوه کس دیگر برسالت نزد صنادید قریش فرستاده پیغام داد که برائے گذاردن عمره
آمده ام مشرکان آنحضرت را از گذاردن عمره باز امدند و عثمان بن عفان را با همراهیانش نزد خود نگاه داشتند و در لشکر اسلام
شیطان خبر قتل عثمان بن عفان معه همراهیانش شایع گردانید آنحضرت ص باستماع اینخبر متاسر شده فرمود
از یجا نروم تا انتقام عثمان از مشرکان نکنم و درپائے درخت سمره اصحاب هدیت انتساب را طلب فرموده بیعت
نمایند و آن بیعت را علمائے تفسیر و سیر بیعت الرضوان خوانند زیرا که حق تعالی ازین بیعت ایشان
در قرآن مجید خبر فرمود که لقد رضی الله عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرة و چون از بیعت فارغ شدند معلوم
گردید که عثمان را فرو نگذاشته اند آنحضرت دست راست خود را فرمود که این بیعت عثمان ست و دست چپ خود را گفت

غزوه حدیبیه که آنرا بیعت الرضوان نیز گویند ۱۲

مرتسع نیز گویند وقوع یافت و مرتسع نام جاہی ست کہ بنی مصطلق بر سر آن چاہ نزول میکردند
و آن آبی ست از بنی خزاعہ میان مکہ و مدینہ از ناحیہ قدید تا یساحل و مصطلق لقب خزیمہ
بن سعد بن عمرو بن نمیر بن امیہ بن حارث ست کہ از قبیلہ بنی خزاعہ بود و بطنے از بنی خزاعہ
را بوے منسوب میدارند القصہ بسمع حضرت رسالت پناہ رسید کہ پیشوائے بنی مصطلق حارث
بن ابی ضرار لشکر جرار فراہم کشیدہ باہل اسلام داعیہ محاربہ دارد لاجرم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کارسازی سپاہ نصرت دستگاہ نمودہ متوجہ اعدائے دین گشتہ
چون حارث بن ضرار از توجہ سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر یافتہ پائے در میدان
مقاتلہ نہاد و نیز آن قتال استعمال یافتہ بواسطہ امداد ملایکہ عظام رعبے و خوفے بر ضمایر
اہل کفر و ظلام استیلا یافت و مسلمانان بفتح و نصرت محظوظ شدہ دہ نفر از بنی مصطلق بقتل
آوردند و بقیہ القوم با سیرے افتادہ اموال و جہات ایشان غنیمت گشت و برہ بنت حارث
بن ابی ضرار کہ در زمرہ بندیان آمدہ بود بعد اسلام در سلک سایر امہات المومنین انتظام
یافت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او را بجویریہ نام نہادہ و ہمدرین سفر جناب عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا بشرف مصاحبت آنسرور مشرف بود و حدیث افک جناب صدیقہ
شایع گشت و بعد از وصول حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مدینہ طیبہ آنانیکہ
مشملبر بطلان این بہتان بود فرود آمد و جمعیکہ بلسنخان از ایشان صادر گشتہ بود بتعذیر
شرعی موذب شدند و ہمدرین سال بواسطہ قلت بارید کے و کثرت عسرت حضرت رسالت علیہ السلام
والتحیۃ با اصحاب سعادت انتساب بصحرا رفتہ بعد از ادائے دو رکعت نماز دعائے باران
کرد و ہمان لحظہ رشحات سحاب عنایت رب الارباب فایض گشت و مدت ہفت شبانروز
باران فرادان بارید و ہمدرین سال بقول جمہور اہل سیر و اخبار حج خانہ کعبہ فرض شد و
ایجاعت بر اثبات دعوی خویش دلیل اقامت کردہ اند کہ آیہ واتموا الحج والعمرۃ للہ
در سال ششم فرود آمدہ و مراد از اتمام اقامت ست نہ اکمل و زمرہ بر انند کہ در سال پنجم

در این سال حج کعبہ فرض شد

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود تا رجال بنی قریظہ را قتل کردند و زنان و کودکان ایشان را بہ بندی گرفتند و اموال اینجماعت بضبط در آوردند گویند کہ علی مرتضی و زبیر بن العوام بفرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبغہا کشیدہ از صبح تا شام گردنہاے ایشان میزدند چون شب شد روشنی طلب فرمودہ بقیہ را نیز گشتند گویند بروایتے چہار صد و پنجاہ کس را کردند زدند و بروایتے زیادہ ازین وحی بن اخطب و کعب بن اسد کہ از مشاہیر اینجماعہ بودند بقتل رسیدند و بروایتے شش صد کس بودند و نزد جماعتے ہفت صد و باعتقاد گروہے نہ صد بودند و ایضا درین سال بہ تیمم فرود آمد و اللہ اعلم ذکر وقایع سال ششم از ہجرت و این سال را سنۃ الاستیاس گویند و غزوہ بنی لحیان درین سال بودہ و سبب این غزوہ آنبود کہ چون واقعہ عاصم بن ثابت و خبیب بن عدی بظہور پیوست و بسمع اقدس نبوی رسید پیوستہ ازین محزون ملول مے بود و ہمواوہ انتہاز فرصت نمودہ میخواست تا از بنی لحیان انتقامے بکشد در سال ششم سید ابرار با دو صد سوار از مہاجر و انصار متوجہ بنی لحیان گشت و کافران بر نہضت آنحضرت اطلاع یافتہ فرار بر قرار اختیار کردند و رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بموضع شہادت عاصم و رفقایش رسیدہ دیگر روز توقف فرمودہ مراجعت نمودند و مدت سفر چہاردہ شبانروز بود و ہمدرین سال غزوہ ذی قرد کہ آنرا غزاے غابہ نیز گویند واقع گشت و غابہ منزلی ست کہ از مدینہ تا آنجا دوازدہ میل است بطرف شام و ذی قرد نام چشمہ آب ست کہ در آنجا چراگاہ شتران آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودہ نقل ست کہ ہنگام طلوع فجر عبد الرحمن بن عیینہ بن حصین با جمعے سوار از غطفان بذی قرد آمدہ شتران را کشتہ ہشت شتر شیردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بغارت برد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باستماع اینخبر از مدینہ تشریف آوردہ و بالونتاوہ انصاری با جماعہ صحابہ بتعاقب اعراب کردہ و شتران را باز آوردہ آنحضرت علیہ السلام مراجعت بمدینہ طیبہ فرمودہ و ہمدرین سال غزوہ بنی مصطلق کہ آنرا غزوہ

غزوہ بنی لحیان

غزوہ ذی قرد

غزوه خندق

رحل اقامت انداخت و سرایا باطراف و جوانب فرستاد و در زمان فتح و تائید بمدینه مکرمه
مراجعت فرمود و هم درین سال غزوه خندق که آنرا غزوه احزاب نیز گویند بوقوع پیوست و سبب
این غزوه چنین نقل کرده اند که اهل مکه و جمیع اعراب که قریب به هیزده هزار بودند بمدینه آمدند و تا
هفتده روز مدینه طیبه را محاصره کردند جناب رسالتماب بخیال آنکه شاید مشرکین در غفلت بمدینه
در آیند بحفر خندق حکم فرمود و جنگ صعب بین المسلمین و کفار دست داد و چون مدت محاصره
علی اختلاف الاقوال به بست و نه روز گذشت بدعاے جناب ختمی پناه حضرت مرسل الریاح
جل شانه باد صبا را فرستاد تا زلزله در لشکر کفار شقاوت شعار انداخت و سنگ
تفرقه در میان ایشان افگند هوا بغایت سرد شد و باوی صعب وزیدن گرفت چنان هراس
و رعب در دل اهل عناد پیدا شده که غیر از فرار تدبیری دیگر نیندیشیدند چنانچه او تعالی
ازان خبر میدهد یا ایها الذین امنوا اذکروا نعمة الله الی قوله ورد الله الذین کفروا الایه القصه
احزاب رو بفرار نهادند نزد اهل سیر درین معرکه سه کس از شجعان کفار بضرب ذوالفقار
حیدر کرار بدوزخ شتافتند یکی عمرو بن عبدود و دیگرے نوفل بن عبدالله سیومی
عثمان بن منبه و شش نفر از انصار سید ابرار عنان بجانب ریاض جنان تافتند منجمله
آنها سعد بن معاذ بوده است و اسامی دیگران در کتب سیر منقول ست و چون جنود احزاب
انهزام یافتند حضرت خیر البشر منصور و مظفر بنفس مدینه طیبه مراجعت فرمود و هم درین سال
غزوه بنی قریظه وقوع یافت سبب این غزوه آن بود که درمیان رسول مقبول صلی الله علیه و آله
وسلم و بنی قریظه عهد بود چون جنود احزاب بمدینه رسید بنی قریظه نقض عهد کردند هرگاهیکه او تعالی
جل شانه احزاب را منهزم فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم تشریف آورده بنی قریظه
را محاصره نمود چون مدت محاصره طول کشید بنی قریظه عاجز و مضطر گشته بر حضرت مقدس نبوی
فرود آمدند و گفتند که هرچه سعد بن معاذ در بارهٔ پایان حکم نماید ازان تجاوز ننمایم سعد بن معاذ گفت که حکم
میکنم که مردان ایشان را بکشند و زنان و کودکان ایشان را مسلمانان برده گیرند و اموال ایشان را در میان یکدیگر قسمت نمایند

غزوه بنی قریظه

مسطور ست کہ خبر آنجماعہ را جبرئیل علیہ السلام بآنحضرت رسانید بسیار ملول شدہ یکماہ و بروایتی
چہلروز در قنوت نماز صبح بر زغل و زکوان و سایر قبایل نفرین فرمود و ہمدرین سال تولد
ریحانہ رسول و نور دیدہ بتول سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بودہ اوست و ہمدرین سال
وفات عبداللہ بن عثمان سبط حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود و ہمدرین سال
زینب بنت خزیمہ زوجہ مطہرہ جناب مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بریاض رضوان خرامید
و ہمدرین سال فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کہ والدہ سیدنا علی مرتضیٰ بود از بیغالم انتقال فرمود و ہمدرین
سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلمہ را بنکاح خود در آورد و در سلک امہات مومنین منخرط
گردانید و ہمدرین سال بقول بسیارے از بزرگان دین آیت تحریم خمر فرود آمد و رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بفرمود تا در بازارہاے مدینہ ندا کردند کہ بدانید و آگاہ باشید بدرستے
در استی کہ خمر حرام شد ہر کہ در حین ندا ے منادی بشرب خمر مشغول بودہ ہمہ یکبار دست بداشتند
و بعضے دست و دہان آلودہ را بشستند و در ہر خانہ کہ خمر بود ہمہ بر بختند چنانچہ شراب ماننند
آب در بازارہا و کوچہا روان شد و بقولے در سال ششم و نزد بعضے در سال ہفتم شراب حرام شد
واللہ اعلم ذکر وقایع سال پنجم از ہجرت و این سال را سنۃ الدلال خوانند و غزوہ
ذومۃ الجندل درین سال بوقوع پیوست و ذومۃ الجندل بضم ذال چنانچہ صاحب مستقصی نوشتہ
نام موضعی ست کہ از انجا تا کوفہ مرحلہ است و تا دمشق ہیزدہ مرحلہ است و در معارج النبوۃ
مسطور ست کہ نام کوہی ست و ایضا گویند کہ قلعہ ایست اساس آن بر سنگ نہادہ و محصول
آن موضع حرنا و جواست و سبب این غزوہ آن بود کہ بمسامع علیہ خیر البریہ علیہ السلام رسید کہ حاکم
موضع مذکور اکیدر بن عبدالملک کہ نصرانی بودہ و در تحت طاعت قیصر بسر مے برد لشکرے
جمع کردہ عزیمت بمدینہ دارد و تا بران نبی آخر الزمان علیہ الصلوۃ و السلام باہنزار نفر علم توجہ
برافراخت و در اثناے راہ مراعی و مواشی مخالفان بدست مسلمانان افتادہ چون خبر بگوش
اہل ذومۃ الجندل رسید متفرق شدند و حضرت رسالت پناہ ۴ روزے چند در ذومۃ الجندل

قول سیدنا امام حسین یعنی اللہ عنہ در این سال دہم محرم واقع شد غزوہ ذومۃ الجندل

غزوه رجیع

تجارت رابهاے تمام فروخته بمدینه مراجعت فرمودند و بهمدرین سال غزوه رجیع است
و رجیع نام آبی ست از آبهاے هذیل و سبب این غزوه آن بود که جناب رسول مقبول
علیه السلام مرثدبن مثد و عاصم بن ثابت و دیگر صحابه را که مجموع ده کس بودند و نزد بعضے هفت
کس باستدعاے سفیان بن خالد هذیلی برای هدایت القوم فرستاد چون مسلمانان
نزدیک بآبے که رجیع نام داشت رسیدند گروه بی شکوه مشرکان بر مسلمانان هجوم آورده
همه را گشتند و خبیب و یک کس دیگر را زنده گرفتار کرده بمکه معظمه بردند و هر دو کس را در انجا کشتند
و از مسلمانان احدی از دست مشرکان نجات نیافت الا یک کس که کفار محبوس کرده بودند
تا آنکه در قید واعے اجل را لبیک گفت و بهمدرین سال غزوه بیر معونه بوده است سبب این
غزوه چنین بیان میکنند که ابو براء عامر بن مالک کلاه ملاعت الاسنه میگفتند از جناب رسالتمآب
استدعا نمود که شخصے را برای ارشاد و هدایت اهل نجد مامور فرمایند آنها در پناه و جوار من خواهند
بود و میگذارم که هیچکس تعرض بایشان رساند آنحضرت هفتاد کس را از اصحاب هدایت انتساب
که اکثر ایشان از انصار و بعضے از مهاجران بودند مقرر و مامور فرمود و منذر بن عمر و ساعدی را
مارف ایشان تعین فرمود چون اینجماعه بعد طے مراحل بمنزل بیر معونه رسیدند عامر بن طفیل
برادر زاده عامر بن مالک از قدوم مسلمانان واقف شده از بنی عامر استمداد خواست تا بحرب
اصحاب رسول رود بنی عامر بسبب جوار عامر بن مالک از جنگ سر باز زده انکار نموده گفتند که
ما نقض جوار ابو براء بن مالک نمیکنیم عامر بن طفیل بنی سلیم و عقیبه و زغل و زکوان را باخود موافق و
همداستان نموده جمعے کثیر بجنگ مسلمانان آورده ایشان را احاطه نموده بدرجه شهادت رسانید
القصه جمله هفتاد کس شهید شدند الا عمرو بن امیه ضمیری و سعد بن وقاص که شتران را بچراگاه
برده بودند چون این دو کس از حال شهید شدن رفقاے خویش مطلع شدند بمدینه طیبه باز گشتند
و کیفیت واقعه بعرض اقدس نبوی صلی الله علیه و آله وسلم رسانیدند آنحضرت بر فوت هدایت
هدایت امتساب اسف خورده در شان عامر بن طفیل دعاے بد فرموده در روضة الاحباب

بیرون شد و در مدینه تشریف آورده لشکر جمع نموده بنی النضیر را محاصره کرد و اشجار
ایشان را بتراشید و خانهای ایشان را خراب ساخت چون یهود اینمعامله مشاهده کردند
هراس و خوف بر ایشان مستولی گردید و بحضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم پیغام
فرستادند که ما را بگذار تا از دیار تو بیرون رویم حضرت فرمود اسلحه خود تمام بگذارید و آنمقدار
اموال که چهارپایان شما بردارند با خود ببرند یهود بر این راضی شدند و شش صد شتر بار کرده
بطرف شام طرح اقامت افگندند و مجموع اموال و جهات ایشان از ضیاع و عقار منقولات
و محصولات ایشان بلا زمان حضرت نبوی صلی الله علیه وآله وسلم قرار یافت و گویند اسلحه
بنی النضیر پنجاه زره و پنجاه خود و شش صد و چهل شتر بود که بقبضه اهل اسلام در آمد و همدرین
سال غزوه ذات الرقاع بوقوع پیوست و بعضے گویند که سبب تسمیه این غزوه بذات الرقاع
انست که قریب مسکن اهل عناد و شقاق کوهے بود ملون بالوان مختلفه بر شال جامه مرقع متلونه
یعنے قطعه از اجزاے آن سرخ و قطعه سفید و قطعه زرد داشت و قولے از ابو موسی اشعری
مرویست که گفت من با جمعے از یاران خویش دران سفر بودیم و پایهاے ما مجروح شده و ناخنها
بران بسته بودیم بنابران آن غزوه را ذات الرقاع گفتند و اقوال دیگر در وجه تسمیه این غزوه
هم در کتب سیر مرقوم ست و آنحضرت دران موضع نماز خوف گزاردند و اول نماز خوف آن بود
که گزارده شد و همدرین سال غزوه بدر الموعود که آنرا غزوه بدر الصغری نیز گویند واقع شد
و بیان سخن انست که چون روز احد ابو سفیان با مسلمانان گفته بود که سال آینده موعد ملاقات ما
و شما بدر است فاروق اعظم بموجب فرموده حضرت رسالت پناه جواب داده که آرے اگر خدا
خواسته باشد چون زمان وعده نزدیک رسیده رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم با هزار و
پانصد کس از مهاجر و انصار بر وایتے هفتاد کس متاع تجارت گرفته بجانب بدر توجه فرموده
ابو سفیان با دو هزار کس از مکه بیرون آمده چون میان مشرکان مکه عسرت در چه کمال داشت
ازان عزیمت پشیمان شده مراجعت نمودند اهل اسلام هشت روز در بدر توقف کردند و امتعه

غزوه ذات الرقاع

غزوه بدر الصغری

تجارت را

نکاح حفصه

رسید در زمان صحت و سلامت و عافیت بمدینه طیبه شتافت والله اعلم و هم درین سال
آنحضرت علیه افضل الصلوة حفصه بنت قدوه اصحاب عمر بن الخطاب را در سلسله امهات
المومنین اندراج فرمود و هم درین سال سوم از هجرت تزویج امیر المومنین عثمان بن عفان
بود که آنحضرت ام کلثوم را که دختر آنجناب بود با آن بحر محیط حیا و عرفان عثمان بن عفان
نکاح فرموده در ماه جمادی الاخری زفاف واقع شده بدان سبب بذی النورین ملقب گشت
و هم درین سال سید عالم زینب بنت جحش را بحباله عقد خویش کشید و هم درین سال سبط
رسول فلذه بتول ریحانه مشموم والی ولی حسن بن علی در منتصف شهر رمضان در مدینه طیبه
متولد شد چون پیغامبر علیه الصلوة والسلام بر آنحال وقوف یافته بخانه حضرت فاطمه زهرا تشریف
آورد و حسن بن علی را در کنار گرفت و بانگ نماز در گوش بگفت و روز هفتم سر وے را تراشیده
مویش را برابر نقره موازنه ساخت و بصدقه داد و عقیقه ترتیب فرمود و بحسن مسمی گردانید
و فضایلش بسیار و شمایلش بیشمار است ذکر وقایع سال چهارم از هجرت و این سال را
سنه ترفیه گویند و غزوه بنی النضیر درین سال بوقوع آمده و سبب غزو آن بود که عمرو بن امیه ضمیری
چون از قید عامر بن مالک خلاصی یافته بمدینه مراجعت نمود در اثنای راه بدو مشرک
از بنی کلاب رسید که در امان آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بودند و عمرو از امان ایشان
خبر نداشت آن هر دو را بکشت و بنی کلاب برای طلب دیت مقتولان خویش بخدمت
آنحضرت علیه الصلوة والسلام آمدند و آنحضرت باداے دیت ایشان اهتمام فرموده بقبیله بنی النضیر
التجا نمود زیرا که هم سوگندان بنی کلاب بودند و از آنحضرت هم عهد و مواثیق داشتند و حضرت
جمعی از اصحاب مثل ابوبکر و عمر و عثمان و علی و زبیر و سعد و معاذ رضی الله عنهم را همراه گرفته
بمیان بنی النضیر تشریف برد تا بنی النضیر در دیت آن دو مقتول اعانت نمایند چون آنحضرت
در میان قوم در آمدند از بنی النضیر اظهار ما فی الضمیر فرمود بنی النضیر قاصد قتل آنحضرت شدند
جبرئیل ع فرود آمد و از اراده باطله بنی النضیر آنحضرت را مطلع فرمود آنحضرت از میان ایشان

ولادت سیدنا امام حسن رض

غزوه بنی النضیر

جناب خواجۂ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام خبر یافتند از اطراف وجوانب بلاز بنشستن
شتافتند وطلحہ بن عبداللہ بدان کوہ در آمدہ پشت خود خم نمود تا آنحضرت پاے مبارک بر پشت
او نہادہ وعلی مرتضیٰ دست ہمایون حضرت رسالت پناہ را گرفت تا از انجا بیرون آمد القصہ
چون قتال اہل ضلال بنہایت انجا مید حضرت خیر البریہ علیہ الصلوٰۃ والسلام با جمعے از صحابہ
کہ فراہم گشتہ بودند بشعب احد در آمد وبعد این قضایا ابوسفیان واتباع او را داعیہ رجوع
بمکہ پیدا شدہ ابوسفیان نزدیک بشعب آمدہ فریاد برکشید کہ محمد درمیان قوم ست ما فی
وبا شارت حضرت اصحاب جواب ندادند باز ابوسفیان آواز بر آورد کہ ایا پسر ابو قحافہ
زندہ است یا نی وہیچکس بجواب زبان نکشاد نوبت دیگر گفت ایا پسر خطاب چہ حال دارد
واین بار نیز بارشاد نبوی اصحاب ساکت بودہ جواب ندادند ابوسفیان روبمردم خود آوردہ
گفت اینجماعۃ کہ نام بردم کشتہ کشتہ اند عمر بن الخطاب از استماع این مقال بے تحمل شدہ بآواز
بلند گفت آید شمن خدا این کسانیکہ نام بردے ہمہ زندہ اند ابوسفیان گفت کہ وعدہ میان
ما وشما سال آیندہ منزل بدر ست سیدنا علی یا دیگری از اہل اسلام بموجب فرمودہ نبوی
علیہ الصلوٰۃ والسلام زبان بقبول کشادہ ابوسفیان بطرف مکہ روان شدند ودر آخر ہمان
روز حضرت مقدس نبوی ص بمدینہ مراجعت فرمودہ واللہ اعلم وہمدرین سال غزوہ حمیرا
الاسد رو دادہ سبب آن بود کہ روز دوم از واقعہ احد یکشنبہ بود خبر بمدینہ منورہ رسید
کہ ابوسفیان با متعابعان خویش از مراجعت بجانب مکہ پشیمان شدہ باز بخیال
قتال عزیمت مدینہ نمودہ بنابران جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہمان
جماعت کہ در احد ہمراہ موکب ہمایون بودند بعزم قتال اعدا توجہ فرمودہ تا بمنزل حمراالاسد
تشریف بردہ ومعبدہ بن ابی معید خزاعی کہ دران وقت بمکہ میرفت با ابوسفیان ملاقات نمودہ
ایشان را از حرب مسلمانان بترسانید وشوکت اسلام بیان نمودہ کفار با استماع
انخبر بتعجیل تمام روبمکہ نہادند وچون خبر مراجعت کفار باسید ابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام

غزوہ حمیرا الاسد

واقع شد لشکر کفار فجار هزیمت یافت مسلمانان باخذ غنیمت مشغول شدند بیکناگاه کفار
بمقاوت شعار بر مسلمانان تاختند چنانچه هفتاد نفر از مسلمانان شهید شدند جمعی کثیر زخمی گردیدند لشکر
اسلام درهم برهم گشت باز مسلمانان مجتمع گشته بدفع کفار ناهنجار کمر همت چست بستند
و داد شجاعت و مردانگی دادند بروایت معتبره وارد گشته که در معرکه احد جناب خیر البشر
بنفس نفیس مباشر امر قتال گردیدند ؎ دران روز از دست برد قضا ٭ بدندان آن سرور
انبیا ٭ یکے سنگ خورد و شکستے رسید شد از عقد دُر لعل و مرجان پدید ٭ حق تعالے
بموجب وعده خویش نصرت باهل اسلام ارزانی فرموده لشکر کفار منهزم شد و سیدنا حمزه
بن عبد المطلب که عم جناب سید المرسلین بود درین معرکه از دست وحشی جرعه شهادت
نوشید و بنده زوجه ابوسفیان بموجب وعده خود جگر سیدنا حمزه بخائید گویند که چون روز
احد جنگ سخت شد و کفار غلبه نمودند و سنگها بجانب سید ابرار علیه الصلوٰة و السلام انداختند
بروایتے رامے الاحجار عتبه بن ابی وقاص و بروایتے عبد الله بن قمیه ملعون چندان
سنگ بطرف جناب رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم انداخت که رخسار مبارک مجروح
شد و دندان شریف شهید گشت و حلقه هاے خود بر جبین نازنین سید المرسلین علیه الصلوٰة
و السلام نشست و بروایتے بواسطه ضرب شمشیر یکه ابن قمیه بآنجناب رسانیده از صدمه
آن سید ابرار علیه الصلوٰة و السلام در کوی افتاد و از چشم مردم پنهان گشت و شیطان
فریاد برآورد که قد قتل محمد و این خبر شایع شده موجب حزن و تفرق اهل اسلام و سبب
تفرج ارباب ضلال شد و اصحاب پریشان و پراگنده گردیده بعضے بجبال و بعضے
بجایهاے دیگر رفتند الا چهارده کس از مهاجر و انصار ثابت قدمی نموده پروانه وار گرد
شمع رسالت جانبازی کردند و حاضر ماندند و اول کسیکه آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را
در آنکو شناخت کعب بن مالک انصاری بود و او آواز برآورد که ندا رسول الله حیا
سویا سید عالم علیه الصلوٰة و السلام فرمود که خاموش باش و چون مسلمانان از زندگانی

وچند درخت خرما بسوخت وحضرت ص با اصحاب هدایت انتساب در طلب ابوسفیان برآمدند و ابوسفیان
ترسیده رو بفرار نهاد و بجهت سهولت رفتار انبانهای سویق را که همراه داشت بینداخت و مسلمانان آنها را
برگرفتند و این غزوه را موسوم بغزوه سویق ساختند و بدون قتال مسلمانان برگشتند و از جمله غزوات
سال دوم از هجرت غزوه بنی سلیم بوده است که در ماه ذیحجه جناب رسول ص از مدینه منوره باراده
قتل جمعی از بنی سلیم تشریف برده و بی آنکه با کفار ملاقات افتد مراجعت فرموده والله اعلم بالصواب

غزوه بنی سلیم

ذکر وقایع سال سوم از هجرت که این سال را سنة الترمض خوانند غزوه غطفان
درین سال بوده است و سبب این آن بود که بسمع همایون حضرت نبوت شعاری رسیده
که جمعی از بنی سلیم و بنی غطفان در قرقرة الکدره مجتمع شده آنحضرت با دویست سوار از مهاجر
و انصار بقصد جمعی از بنی سلیم و بنی غطفان تا موضع مذکور تشریف آورد و بی از آنکه با کفار اتفاق
ملاقات افتد مراجعت فرمود اما درین سفر پانصد شتر بدست اهل اسلام در آمد و این غزوه را
غزوه قرقرة الکدره نیز گویند و همدرین سال غزوه بنی قینقاع بوقوع پیوست و بنی قینقاع
در بعض نواحی مدینه بودند رسول خدا ص ایشان را محاصره فرموده عبدالله بن ابی سلول
از آنحضرت شفاعت بنی قینقاع نمود آنحضرت بشفاعت عبدالله از قتل بنی قینقاع
درگذشت مگر ایشان را از اوطان ایشان جلا فرمود و بنی قینقاع هفت صد نفر بودند و همدرین
سال غزوه انمار که آنرا غزوه ذی امر گویند بوقوع پیوست و حضرت خیر الانام را اتفاق
قتال با کفار درین غزوه نیفتاده که بمدینه طیبه مراجعت فرمود و همدرین سال زید بن حارثه
بفرمان حضرت خیر البریه از مهاجر و انصار بر سر راه قافله قریش از راه عراق بشام شتافتند
و روسای کفار فرار نموده قریب هزار درم از اموال ایشان بدست مسلمانان افتاد
و همدرین سال غزوه موحشه احد بوقوع پیوسته سبب این غزوه آن بود که هرگاهیکه
کفار قریش از بدر با هزیمت مراجعت نمودند جمع کثیر فراهم شدند گویند ابوسفیان سه هزار
کس همراه گرفته عزیمت مدینه منوره نموده قریب جبل احد قتال بین المسلمین والکفار

غزوه غطفان

غزوه بنی قینقاع

غزوه احد

وجملہ کفار بنی جان نابداد کفار حاضر شدہ بودند واز صنادید قریش نہ صد وپنجاہ نفر درین معرکہ
مجتمع بودند و در لشکر اہل اسلام سہ صد وسیزدہ کس از مومنان کہ آنہا افضل خلایق اند حاضر
بودند و ہفتاد نفر از مومنان بنی جان باعانت خواجہ عالم علیہ السلام حاضر شدند و ہزار فرشتہ
از آسمان فرود آمدند و بر دو اسپ ہزار فرشتہ ہمراہ حضرت جبرئیل امین و ہمین قدر بمعیت
حضرت میکائیل و ہمین مقدار را حضرت اسرافیل از آسمان فرود آمدند و با مشرکان مقابلہ
کردند و دران روز ملایکہ دستارہائے سرخ در رو بر سر داشتند و بر اسپان ابلق سوار بودند
از سید نا علی بن ابی طالب مرویست کہ فرمود کہ در روز بدر بادی صعب در وزیدن آمد کہ بصعوبت
آن ہرگز مشاہدہ نکردم بعد ازان بادی دیگر با آن صعوبت و پس ازان بادی دیگر ہم بان منوال
این سہ تند باد کہ متعاقب مے آمدند اول جبرئیل با ہزار فرشتہ آمد و با رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم در مقدمہ لشکر مومنان صف بر کشیدند و میکائیل با ہزار سوار دیگر جوشن پوش در میمنہ
لشکر اسلام متوقف گشتند و ابو بکر در میمنہ بود و اسرافیل با ہزار سوار دیگر از عساکر ملکی در میسرہ
نزول کرد و من در میسرہ لشکر بودم پس علی مرتضی کرم اللہ وجہہ میفرماید کہ ہرگاہیکہ بنیت داد
خدا تعالی دشمنان را روز بدر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرا بر اسپ خود سوار نمود
من بر عقب خویش افتادم لجدہ سوار شدم بر اسپ ویزہ مے زدم بر دشمنان دین حتے کہ
خضاب کردم از خون دشمنان و اشارہ فرمود علی مرتضی بجانب بغل خویش و روے عن
حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ انہ اذا قرا سورۃ الانفال کان یقال طوبی لجیش فایدہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجاسوسہم ایمن اللہ ومبازریہم اسد اللہ وجہادہم طاعۃ اللہ ومددہم
ملایکۃ اللہ وثوابہم رضوان اللہ و از جملہ غزوات سال دوم غزوہ ذات السویق بودہ است
نقل ست کہ ابو سفیان بعد از واقعہ بدر نذر کردہ بود کہ روغن بر سر نمالد و با زنان صحبت
نکند تا انتقام از خیر الانام ع نکشد با چند کس خفیہ بنواحی مدینہ رسیدہ در خانہ بہودے
پوشیدہ اقامت نمودہ سحرے از انجا بیرون آمدہ دو کس را از اصحاب رسول مقبول کشت

غزوہ ذات السویق

ابوسفیان درگذشته بود جناب سرور عالم با جمعے از بنی مدلج و خلفاے ایشان که در نواحی عشیره
منزل داشتند صلح و معاهده فرموده بمدینه طیبه بازگشتند و از انجمله غزوه التحله بوده است چنانچه
مرویست که آنحضرت در سال دوم از هجرت عبدالله بن جحش را با یازده نفر از مهاجران بطن
نخله فرستاد و عبدالله بعد از وصول بدان منزل بجمعے از قریشان که از طایف مویز میآوردیم برخورده
بگله جمی بر سند دو چار خورند و عمر بن عبید الحضرمے که از مهتر کاروان بود بقتل رسید و دو کس را از اهل
کاروان مسلمانان اسیر ساختند و بقیه السیف منهزم گشته رو بفرار نهادند و اموال کاروان بتصرف
مسلمانان درآمده سالما و غانما در آخر جمادی الاخری بمدینه بازگشتند و از انجمله غزوه بدر الکبری
در شهر رمضان روز جمعه بست و سوم ماه مذکور واقع شده و درین غزوه صنادید قریش بقتل آمدند
و خداوند کریم اسلام را عزیز گردانید و منقول ست که بدر نام جاهی ست که شخصے موسوم باین نام
آنرا میان مکه و مدینه حفر نموده بود چون خبر بجناب رسالت مآب رسید که ابوسفیان بن حرب
با جمل نفر از تجار قریش و نزد بعضے با هفتاد کس از تجار قریش با مال بسیار از دیار شام بازگشته
متوجه مکه مکرمه شده آنحضرت با سه صد و سیزده اصحاب خویش از مهاجر و انصار بعزیمت گرفتن
سر راه بر کاروان در دوازدهم ماه رمضان باشتم یا سوم از مدینه طیبه روان شدند و ابوسفیان
ازین واقعه آگاهی یافته ضمضم غفاری را بمکه فرستاد تا از قریشیان استمداد نماید چون خبر بمکه رسید یکهزار
و دو صد و پنجاه نفر از مشرکان مکه بعزم جنگ بیرون آمدند و سه صد کس ز اثنای راه بازگشتند
و نه صد و پنجاه نفر تا بدر رسیدند و ابوجهل در میان بوده هر گاهیکه با لشکر اسلام مقابله و مقاتله
واقع شد خدا تعالی مشرکان را هزیمت داد و فتح و نصرت بمسلمانان ارزانی فرمود و از زمره
مشرکین هفتاد نفر کشته شدند و ابوجهل هم در کشتگان بود و هفتاد نفر اسیر گشتند و عباس
بن عبد المطلب و عقیل بن ابی طالب و غیرهم از جمله اسیران بودند و ابولهب از معرکه گریخته
بمکه رفته بعد از هفت روز بعلت عدسه رخت اقامت بدار البوار کشید و گویند که در دینا واقعه
عظیم تر از واقعه بدر نبوده است زیرا که ابلیس بذات خود با لشکر شیاطین شریک مشرکان بود

خبر داده و می شاید بجهت قرب بعضے غزوات و مناسبت یعنے بعضے دو سه را حکم یک غزوه
داده اند مثل طائف و حنین و احزاب و بنو قریظه و اتفاق ست اهل سیر را که در نه غزوه مقاتله و
و مقابله و محاربه با کفار واقع شده مثل بدر و احد و احزاب و بنو قریظه و بنو المصطلق و خیبر
و فتح مکه و حنین و طائف و تبوک و شش سریه زیاده و یا کم بر سر دشمنان فرستاده و در تقدیم
و تاخیر غزوات و سرایا اختلاف ست در میان علماے اخبار که اول غزوه و اول سرایا کدام
بوده محمد بن اسحٰق با طایفه بران رفته که اول غزوه سید المرسلین صلی الله علیه و آله وسلم
غزوه ابوا بوده و برخے گفته اند که اول غزوه عشیره بوده و ارسخنان شیخ ابن حجر در شرح
صحیح بخاری ترجیح قول اول معلوم می شود و همچنین فرقه گمان برده اند که اول سریه خیر البریه
علیه السلام ارسال حمزه بن عبد المطلب ست بسر راه قافله قریش و زمره اعتقاد دارند که اول سرایا
سریه ابو عبیده بن الحارث بوده و الله اعلم و تفصیل غزوات و غنایم بروایت ارباب سیر باجمال
و اختصار بقید قلم آورده می شود در سال دوم غزوه ودان که نام مکانی ست بوقوع پیوست
چنین روایت میکنند که چون خبر بجناب رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم رسید که جمعے از قریش
جهت مهمے از مکه بیرون آمده اند آنحضرت علیه السلام با جمله اصحاب از مدینه در موضع ودان
تشریف آورده از انجا عبیده بن حارث را با شصت نفر از اهل هجرت فرستاد و ابو عبیده
را در ان سفر با کفار قریش ملاقات افتاده تیر بجانب یکدیگر انداختند و بت پرستان از اهل ایمان
متوهم گشته فرار نمودند و سواے تیر اندازی میان اینها قتال واقع نشد و از انجمله غزوه بواط
که ناحیه بهوی ست واقع گشت چنانچه منقول ست که سید المرسلین با دویست کس از مهاجران
بقصد قافله قریش از مدینه توجه فرموده بمنزل بواط رفت و بے از انکه با کفار ملاقات دست دهد
مراجعت فرمود و از انجمله غزوه العشیره بوده است مرویست که حضرت خواجه عالم با صد و پنجاه
کس یا دو صد نفر از مهاجران بقصد کاروان قریش که ابو سفیان رئیس ایشان بود بجانب
شام میرفت تا منزل عشیره که موضعی ست تشریف بردند و چند روز توقف نمودند و دریافتند که قافله

غزوه ودان

غزوه بواط

غزوه العشیره

صداق درہم و دینار باشد و دختر شما را نیز ازین جنس صداق باشد پس فرق چه باشد از
حق تعالیٰ درخواست فرمائے تا صداق مرا شفاعت امت تو گرداند روایت ست کہ طلبین
و با نفور باحایت رسید و قطعہ حریری جبرئیل ؑ بیاورند مکتوب مضمونش آنکہ حق تعالیٰ مہر فاطمہ
زہرا را از شفاعت امت عاصی پدر بزرگوار او گردانید و گویند کہ جناب سید النسا ان رقعہ را
بہ برکت نگاہ میداشت تا آخر عمر و چون وقت ارتحال قریب رسید وصیت فرمود کہ این نامہ را از
جدا ندارند و با من در قبر نہند کہ چون فردا برخیزم این نامہ را حجت خویش گردانیدہ امت عاصی
پدر خود را بشفاعت رسانم واللہ اعلم و در بعضے از کتب سیر مروی ست کہ سعد بن معاذ
گوسفندے فرستاد و بعضے از انصار چند صاع آرد بر سم ہدیہ آوردند کہ طعام عروسی فاطمہ زہرا
ازان مرتب شد و نقلہ اخبار چنین ایراد کردہ اند کہ ہمدرین سال امر بجہاد و قتال اسد آوردہ اند
کہ در سال دوم از ہجرت آنحضرت بمدینہ طیبہ بنسخ فرمان لکم دینکم ولی دین باذن للذین یقاتلون
بانہم ظلموا و ان اللہ علی نصرہم بقدیر تبدیل یافت و قتایل کلمہ انا نبی بالسیف کمر ظفر اثر اقتلوا
المشرکین بر میان ہمت بستہ و عنان عزیمت بحرب کفار تافت ۵ بسال دوم مہترین عبادت
برافراخت رایات غزو و جہاد ۵ کمر بستہ بر قتل اعدائے دین ۵ چو گفتش خدا اقتلوا المشرکین ۵
و باصطلاح اہل سیر چنان ورود یافتہ کہ ہر لشکر کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بنفس نفیس خود
دران حاضر بودہ آنرا غزوہ و غزوات گویند و در ہر سپاہیکہ خود حاضر نبودہ بلکہ جمعے از یاران خود
بر سر دشمنی فرستادہ آنرا البعث و سریہ خوانند و مجموع غزوات آنحضرت در نزد بعضے از اہل سیر
نوزدہ و بقولے بست و یک و بقولے بست و چہار و بقولے بست و ہفت بود در بستان منقول
ست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی و شش غزوہ فرمود ہیزدہ غزوہ بذات خاص
خود فرمودہ و ہیزدہ غزوہ سریہ بودہ اند کہ خود بنفس نفیس تشریف نبردہ لشکر را فرستادہ و نیز
مروی ست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چہل غزوہ فرمودہ و زیادہ ازین نیز گفتہ اند و ظاہرا
منشائے اختلاف از عدم تعمق رواۃ بودہ در استحضار تمامی غزوات ہر کس از انچہ ضبط داشتہ

در ین سال دوم جہاد فرض شد

پادر کلان و تکیه و قدحے و اشنائے و سبو و مشک و مشربه و امثال آن از خبریات خانه داری
رید فرمود و باقی در راهم را حضرت خیر البریه علیه السلام نزد ام سلمه فرستاد و از انجمله ده درم بولیمه
دیگر در راهم بسیار یا محتاج مصروف گردانید و روایتے آنکه از ان چهار صد درهم و دو دانگ ببوے
خوش صرف کردید و بقیه را بدیگر ضروریات و بعد از انعقاد نکاح بدو سه ماه میان آفتاب اوج ولایت
و ذروه برج رسالت زفاف بوقوع آمده و در شبیکه ایشان را بیکدیگرمے سپردند حضرت رسول
مقبول ص پس از ادائے نماز خفتن کوزهٔ آب برداشته بخانه دامادو دختر در آمد و آب دهان مبارک
در کوزه انداخته معوذتین و ادعیه قرأت فرموده مقداری آب از کوزه بر سر فاطمه زهرا ع و بستان
او پاشید و قدرے دیگر بر سر علی مرتضی و میان هر دو کتف او ریخته فرمود خداوندا این هر دو تن از من اند
و من از ایشان خداوندا چنانکه دور گردے از من پلیدے و پاک ساختے مرا پاک گردان این هر دو
را نگاه فرمود و برخیزند و بجاے خود روند گفت خداوندا پیوندده و الفت ده در میان ایشان
و برکت کن در ایشان و ذریت ایشان و بیرون آر از ایشان ذریت بسیار پاک و بعضی گویند هر گاهیکه
نکاح فرمود فاطمه را و فرستاد بخانه علی همراه او نموده چادر و تکیه از چرم که اندرون او بالیف پر بود و یک
آسیا و پیاله آب خوردن و دو وابر تیز این بود جهاز فاطمه رضی الله عنها و بعضے گویند که جهاز فاطمه
زهرا رض آسیا بود که آنرا رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم بکتف مبارک خود نهاده بخانه علی
مرتضی برده بود و بوریا صدیق اکبر بر کتف خود گرفته بود و کاسه چوبین اسامه بن زید بدست خود
گرفته بود و بالشت از پوست میش بود که در ان بجاے پنبه برگ خرما کوفته انداخته بودند آنرا
فاروق اعظم برداشته بود و مسواک بدست خود حضرت فاطمه زهرا گرفته بود و یک پیراهن نو و یک
پیراهن کهنه با هفت پیوند همراه خود برده بود و نیز این نو را در راه بسایل بخشیده بود و اصحاب
رض میگریستند که شاهزادی دین و دنیا باین تواضع بخانه شوهر خود میرود و حضرت رسول ص
فرمودند هذا لمن یموت کثیر در معارج النبوة از سبعیات منقول ست که چون فاطمه زهرا از جهاز صد
درهم صداق که بهاے زره بود واقف شد با حضرت رسالت عرضه کرده که بنات جمله مردم را

کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابی طالب بقیم الحجہ آنحضرت از حضرت اسرائیل استفسار فرمود کہ چند گاہ
است کہ این کلمہ در میان کتفین تو مکتوب شدہ جواب داد کہ قبل از آفرینش عالم بدو ازدہ
ہزار سال و ہم خواز رمے از ابن عباس روایت میکند کہ گفت ابن عباس شبیکہ فاطمہ زہرا البتول
علی مرتضیٰ فرستادہ شدہ آنحضرت پیش وے جبرئیل از یمین و میکائیل از یسار و ہفتاد ہزار فرشتہ
از پس پشت او کہ تسبیح میکردند اللہ تعالیٰ را و تقدیس مے نمودند تا آنکہ فجر طالع گشت چنانچہ در
مراۃ المومنین نقل کردہ و نیز خواز رمے از علی مرتضیٰ رضہ روایت کردہ کہ میفرمود رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کہ نزد من فرشتہ آمد و گفت اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بدرستیکہ حق تعالیٰ بر تو
درود و سلام میگوید و میفرماید کہ تزوج کن فاطمہ را با علی بشارت باد ترا یا ابا الحسن کہ ایزد تعالیٰ
در سپہر خضرا فاطمہ را در سلک ازدواج تو کشید و حکم فرمود شجرہ طوبیٰ را کہ زینت نماید بیاقوت
و مرجان و ہمہ اہل آسمان خوش و شادمان شدند و قریب ست کہ پیدا شود از ین ہر دو دو پسر کہ
آنہا سردار جوانان بہشت باشند و بانہا جنت و اہل جنت زینت یابند بشارت باد ترا اے محمد
کہ تو بہترین اولین و آخرین ہستی پس تزوج فرمود رسول خدا فاطمہ را با علی و بثبوت پیوستہ نیز از
نقلہ ثقات مروی گشتہ کہ چون علی مرتضیٰ سیدہ النساء را خطبہ فرمود رسول خدا گفت یا علی مہر او چیست
جواب داد یا رسول اللہ در دست من چیزے نیست آنحضرت پرسید کہ زرہ تو کجاست گفت موجود ست
رسولخدا فرمود کہ آنرا صداق ساز و آن زرہ را علی مرتضیٰ بچہار صد مثقال بدست امیر المومنین عثمان
فروخت و بعد از قبض دراہم سیدنا عثمان گفت یا ابا الحسن آنست اولیٰ بالذراع منک و انت اولیٰ
بالدراہم جناب مرتضوی فرمود آرے پس ذراع را عثمان برسم ہدیہ باز داد ہ امیر المومنین
علی دراہم و ذراع را بنظر انور مصطفوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آوردہ کیفیت واقعہ را بیان فرمود
و آنحضرت در حق عثمان دعاے خیر کرد و یک قبضہ از ان زر بصدیق اکبر داد و گفت ازین از جہت
دختر من انچہ مناسب خانہ او باشد خرید نماید و سلمان فارسی و بلال را ہمراہ او گردانید و ابو بکر صدیق
از انوجہ کہ شصت و سہ درہم بود دو جامہ ببرد و دو نہالے از کتان و چہار بالش و دو بازو بند

که در مهم فاطمه زهرا انتظار وحی میکشیم بعد ازان عمر بن الخطاب از حضرت رسالت پناه علیه السلام
خواستگاری نموده همان جواب استماع نمود که ابوبکر صدیق شنیده بود از انس بن مالک
مرویست که گفت که من نزد رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم حاضر بودم که آثار وحی در بشره
همایون او ظاهر شد پس از لحظه وحی متجلی شده آنحضرت فرمود که اے انس هیچ میدانی که جبرئیل
بمن از خداوند عرش چه پیغام آورده انس گوید گفتم یا رسول الله صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم
پدر و مادرم فداے تو باد چه چیز ست آن فرمود که پیغام این ست که ان الله یامرک ان تزوج
فاطمة من علی انگاه فرمود اے انس برو و ابوبکر و عمر و عثمان و طلحه و زبیر و جماعه انصار را بگوے
که رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم شما را میخواند و من بموجب فرموده عمل نمودم چون مجلس
منعقد گشت حضرت خواجه عالم صلی الله علیه وآله وسلم بعد از حمد و ثناے باری تعالی فرمود که
من بنابر امر جناب احدیت جلشانه فاطمه زهرا را بزنے بعلی مرتضی دادم بر مهر چهار صد مثقال
نقره و گفت اے علی قبول کردے و راضی شدی جناب مرتضوی گفت قبول کردم و راضی شدم
پس آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم طبقے از خرما گرفت و پراگنده کرد در میان قوم در مدارج
النبوة مسطور ست که ازینجا گفته اند قومے از فقها که مستحب ست پراگنده کردن شکر و بادام در ضیافت
عقد نکاح و خوارزمے از امام همام جعفر صادق رضی الله عنه روایت میکند که روزے خیر الانام
علیه الصلوة والسلام در خانه ام سلمه نشسته بود که فرشته که بست سر داشت و در هر سری هزار زبان
بود و تسبیح و تقدیس پروردگار را ادا میکرد و آوازها یکه یکے با دیگرے مشابهت نداشت و وسیع تر
بود از هفت طبقه آسمان و هفت طبق زمین و آنحضرت گمان برد که جبرئیل ست گفت یا جبرئیل
هرگز با اینصورت نزد من نیامده بودے آن فرشته گفت که من جبرئیل نیستم نام من صرصائیل ست
خدا تعالی مرا بسوے تو فرستاده است که تا تزویج کنی نور را با نور آنحضرت پرسید آن هر دو نور
کدام اند گفت فاطمه دختر خود را با علی پس آنحضرت تزوج فرمود فاطمه را با علی بگواهی صرصائیل و
جبرئیل و میکائیل و دران اثنا نظر خیر البشر بر میان دو کتف صرصائیل افتاده بر انجا نوشته دید

بیان کیفیت تزویج جناب فاطمہ زہرا با علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما

شعبان بود در روضۃ الاحباب مسطور ست کہ روز دوشنبہ نتصف رجب سال
بود از ہجرت کہ جبرئیل ع آمد و آیہ آورد کہ قد نری تقلب وجہک الایہ و بعد ازین سال
دوم از ہجرت در ماہ رجب یا ماہ صفر عقد مبارک میان آن دو بندہ متبرک منعقد گشتہ
علی مرتضیٰ و دیگرے فاطمہ بتول زہرا رضی اللہ عنہما و زفاف ہم در ایام ہمہ دو بقولے بعد از
بود و در بیان این واقعہ اہل سیر و احادیث در کتب خویش روایات متنوعہ آوردہ اند بعضے
مجمل و بعضے مفصل و ایراد تمامی اقوال موجب تطویل اجمالاً تحریر این واقعہ میکنم بثبوت پیوستہ
کہ تزویج حضرت زہرا با علی مرتضیٰ بحکم خدا تعالیٰ واقع شد چنانکہ از جابر رضی اللہ
عنہ مرویست کہ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در ستیکہ حکم کرد مرا خدا تعالیٰ
کہ نکاح کنم فاطمہ زہرا را با علی مرتضیٰ ہذا فی المواہب و در جامع الاصول منقول ست کہ تزویج
جناب سیدہ در سال دوم از ہجرت در ماہ رمضان بود و زفاف در شہر ذیحجہ واقع شدہ و بعضے
گفتہ اند تزویج فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در ماہ رجب و نزد بعضے در ماہ صفر و بعضے
گفتہ اند بعد غزوہ احد و جناب عمی استاذی مولانا ولی اللہ علیہ الرحمۃ والغفران در مرآۃ المومنین افادہ
میفرماید کہ تزویج فرمود رسول خدا ص فاطمہ زہرا را با علی بن ابی طالب کہ عم زاد وے بود و
افضلترین اصحاب خاتم ولایت بنوۃ در سنہ ثانیہ از ہجرت در ماہ رمضان المبارک بعد
مراجعت از غزوہ بدر و نزد بعضے بعد غزوہ احد چنانچہ از ابو عمر و مرویست کہ عبد اللہ بن
سماک جعفر الہاشمی میگفت کہ تزویج کرد رسول خدا ص فاطمہ زہرا را با علی مرتضیٰ بعد واقعہ
احد و در انوقت سن شریف حضرت زہرا پانزدہ سال و پنجماہ و پانزدہ روز بود و سن
علی مرتضیٰ آنروز بست و یکسال و پنج ماہ بودہ و از سیر گازر و نے صاحب روضۃ الصفا
نقل میکنند کہ نکاح و زفاف ہر دو در ماہ ربیع الاول رو نمود و در ان زمان سن شریف جناب
سیدہ نزد بعضے شانزدہ سالہ و نزد بعضے ہیزدہ سالہ بود و مرویست کہ قبل ازین وصلت دے را ابو بکر صدیق
بحضرت آنسرور مبادرت نمودہ خیر النساء را خواستگاری کردہ آنحضرت فرمود

غ اجل را لبیک گفتند و مہدرین سال ولید بن مغیرہ و عاص بن وایل سہمے کہ در
و بود و ار حملہ غلظاے کفار بودند در سفر سفر ہا ہم مرافقت نمودند و گویند کہ در این سال
ل از ہجرت یہود بنی قریضہ و بنی نظیر و بنی قینقاع نزد رسول مقبول آمدہ گفتند
ا مد خلق را بچہ چیز دعوت میکنی آنحضرت فرمود کہ بشہادت آن لا الہ الا اللہ و آن محمد
رسول اللہ اگاہ اوصاف حمیدہ خود را بر وجہیکہ در توریت مذکور بود یکیک تعداد فرمود
یہود گفتند ہر چہ گفتے شنیدیم و باجہت آن آمدہ ایم کہ قواعد مصالحہ را استحکام میدہیم
مضمون آنکہ از ما نفع و ضرر بتو نرسد از ما چشم احسان مدار و از ضرر ما ایمن باش
ہیچکس را از اعداد در عداوت تو معاونت ننمایم و ہیچ یک را از احبای تو بوجہے از وجوہ
قرض نرسانیم ما آن زمانیکہ ما را معلوم شود کہ مہم تو و قوم تو بکجاے انجامد و سید عالم
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم التمس ایشان را قبول نموده فرمود جہت ہر قبیلہ صلحنامہ و قلم آوردند
و اللہ اعلم **فصل چہاردہم** در ذکر وقایع سال دوم از ہجرت نبی آخر الزمان و بیان
ازدواج جناب فاطمہ زہرا با علی مرتضی رضہ و شرح تمامی غزوات محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
در سوم شدن سال دوم بسنہ القتال باتفاق جملہ مورخان در سال دوم از ہجرت در ماہ
شعبان روزہ ماہ رمضان فرض گردید و صدقہ فطر واجب گشتہ و حضرت خیر البریہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم روز عید بصحرا خرامیدہ و نماز عید بجماعت ادا فرموده و نیز در سال دوم
تحویل قبلہ بود علماے حدیث و ماہران فن سیر رحمہم اللہ میفرمایند کہ چون حضرت بمدینہ
ہجرت فرمود شانزدہ یا ہفدہ ماہ بجانب بیت المقدس نماز میگذارد و روزے آنحضرت
با اصحاب در مسجد بنی سلمہ نماز پیشین بگذارند در رکوع رکعت دوم بودند کہ جبرئیل ع
بتشریف آورد و آیہ کریمہ قد نری تقلب وجہک فی السماء الایہ فرود آورد و خواجہ عالم صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم ہم در رکوع رو بجانب کعبہ آورد و مقتدیان ہمہ موافقت کردند و نماز را
ہمچنان تمام کردند و آن مسجد بذی القبلتین ملقب گشت و گویند کہ تحویل قبلہ در نصف ماہ

وسبب آن بود که یهود روزه میداشتند و میگفتند که در روز عاشوره موسی علیه السلام از مضرت
ظلم فرعون خلاص یافت و قبطیان در رود نیل غرق گشتند بشکرانه این نعمت موسی ع باقی عمر
روز را روزه میداشت جناب رسول مقبول فرمود که من بملی حیای سنت برادر خود موسی ع ا
و اولی ام و منادی را فرمود تا ندا کرد و یاران را بصوم آن روز دلالت نمود چون روزه ماه صیام
مفروض شد ان مبالغه و اهتمام که در باب صیام عاشوره بود نماند در روضة الاحباب مسطور
که اتفاق ست علما را بر انکه روزه روز عاشوره اکنون سنت ست زیرا که پیغمبر ما صلی الله
علیه و آله وسلم آن روز روزه میداشت و امر فرمود تا این روز را روزه دارند و در فضیلت
روزه این روز فرمود که کفارت گناهان یکساله می شود و علما گفته اند مستحب ست که روزه
یوم تاسع را بان ضم کنند زیرا که بصحت رسیده که حضرت فرمود در سال آخر عمر خویش که اگر من
روز نهم را روزه دارم در سال آینده وفات یافت و همانان حکمت در ضم تاسع و عاشر
آنست که تا تشبه به یهود واقع نشود و چه ایشان روز دهم را تنها روزه میدارند و الله اعلم
و از وقایع سال اول ز هجرت آنکه گرگے از رمه گوسفندی در ربود و شبان از عقب دوید
گوسفند از چنگال گرگ بیرون آورد گرگ بزبان فصیح تر گفت چرا از تقیکه ایزد تعالی بمن
ارزانی داشته بود باز گرفتی و شبان متعجب و بحیر شده گفت که هرگز ازین عجیب تر امری
ندیده ام که گرگ تکلم کند گرگ گفت ازین عجیب تر انست که مردے در میان این نخلستان
که واقع است میان دو سنگستان شمار از گذشته و آینده خبر میدهد و چوپان از یهود
بود نزد صاحب مجمود علیه السلام رفته کیفیت واقعه را باز گفت آنحضرت شبان را تصدیق
نموده فرموده که این صورت از جمله علامات قیامت ست و همدرین سال تولد عبد الله بن
زبیر روے نمود و در همین سال حضرت رسول مقبول بر قبر برادر که پیش از قدوم آنحضرت
ببکاه در مدینه وفات یافته بود و در سلک نقبا منسلک بود نماز گذارد و ایضا اسعد بن زراره
که او هم نقیب قومے از انصار بود و کلثوم بن الهدم از مسلمانان مدینه و عثمان بن مظعون

گویند زیادتی جگر قطعه ایست منفرد کہ از جگر اوا و پختہ و لطیف تر و شیرین تر از جگر باشد جواب
سوال سوم آنکہ مبدا حشر خلایق چنان روی نماید کہ آتشے از مشرق پدید آید و بر منوال شبان
کہ گوسفندے راند خلق را بعرصہ عرصات راند چون عبد اللہ بن سلام ایں خواب شنید فی الحال
بزبان آورد اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ و ہمدریں سال حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم میان ارباب وقار و سکینہ از اہالی مکہ و مدینہ عقد مواخات منعقد گردانید چہل و
پنجینفر از مہاجران مکہ و چہل و پنجینفر از انصار مدینہ و بر دایتے دیگر از ہر صنفے پنجاہ مرد بامر
و تعین آنحضرت سلسلہ مواخات محکم گردانید و آنحضرت علی بن ابیطالب را برادر خود خواند
و فرمود انت اخی فی الدنیا و الآخرۃ و گویند کہ دران باب کتابتی نوشتند کہ بایکدیگر یعاونت
و مواسات نمایند و از یکدیگر میراث برند تا بعد از غزوہ بدر آیہ کریمہ و اولی الارحام بعضہم اولے
ببعض فی کتاب اللہ نازل شد و میراث بیرون بعقد مواخات منسوخ شد و شیخ ابن حجر
در شرح صحیح بخاری آوردہ است نقلاً از ابن عبد البر کہ مواخات دیگر ورائے این مواخات
بود در میان مہاجران پیش از انکہ انصار در زمرہ اصحاب در آیند پس معلوم شد کہ عقد
مواخات دو نوبت بودہ و اللہ اعلم و ہمدریں سال بدعائے آنحضرت ہوائے مدینہ
بجحفہ انتقال یافت آوردہ اند کہ چون مہاجران بمدینہ آمدند ہوائے آنجا عفونتے کہ
داشت ایشان را سازگار نیفتاد اکثر غربا بیمار شدند حضرت رسالت پناہ بران خستگان
ترحم فرمودہ دعا کرد ببرکت دعای آنحضرت حق تعالی غریبان رنجور را شفا کرامت فرمود
و ہوائے مدینہ ساز وارد صحیح گشت و عفونت و وبائے آنجا بجحفہ انتقال یافت
و ہمدریں سال حضرت مقدس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم با جناب عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا زفاف فرمود و بر روایت مشہورہ زفاف حضرت عائشہ در سال اول از ہجرت
در ماہ شوال روز چہارشنبہ واقع شدہ بود و جناب صدیقہ آنروز نہ سالہ بود و در سال اول
از ہجرت آنحضرت روز عاشورہ بصیام اقدام فرمودہ و اصحاب را نیز بمتابعت فرمود

وخواهران خود اسما و عایشہ صدیقہ را بمدینہ آوردہ گویند آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام بجہت
خاصہ خویش مسکن متصل بدیوار مسجد بنا فرمودہ بود بعد از اتمام عمارت از منزل ابو ایوب
با اہل و عیال خود بحجرہ معمور نقل فرمود و در جمادی الاول ہمین سال سلمان فارسی مسلمان
شدہ در سلک خدام خیر الانام علیہ السلام انتظام یافت و در مقدار عمر او علماء را اختلاف
است بعضے چہار صد سال گفتہ اند و بعضے سہ صد و پنجاہ سال و ہیچکس مدت حیات او را
از دو صد و پنجاہ سال کم نگفتہ و در ہمین سال بعد از قدوم آنحضرت بمدینہ منور بیکماہ
فریضہ ہای نماز پیشین و نماز دیگر و نماز خفتن کہ دو رکعت بود مقرر و مفروض شد کہ چہار
رکعت گذارند و نماز بامداد و نماز شام بحال خود بانده و سنت اذان درین سال در میان
آمد و منصب موذنی بر بلال مقرر شد و ہمدرین سال عبد اللہ بن سلام کہ از جملہ یہود بمزید
علم و دانش امتیاز تمام داشت باسلام در آمد عبد اللہ بن سلام گفت کہ چون آنحضرت بمدینہ
تشریف آوردہ مردم بملازمت آنجناب مبادرت می نمودند من نیز بموافقت ایشان
بخدمت آنحضرت مشرف گشتم چون چشم من بر روے مبارک افتاد دانستم کہ روی
او بروے کذابان نمی نماید و آنحضرت نصیحت میفرمود چون گوش بر نصیحت نہادم شنیدم
کہ آنحضرت میفرمود ایہا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل
والناس نیام یدخل الجنۃ بسلام بعد استماع نصیحت مراجعت نمودم و نوبت دیگر
چون بمجلس شریف آنسرور در خلوت شتافتم و آرزوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سہ مسئلہ
سوال کردم کہ جواب آن ندانند الا رسولی او گفت آنست کہ جہت چیست کہ فرزندگاہی ببدر و گاہی بمادر مشابہت
دارد دوم آنست کہ اول طعامی کہ بر آید اہل بہشت برای مومنان بکشند چہ خواہد بود سیوم آنکہ اول
علامت از علامات قیامت چہ خواہد بود آنحضرت بجواب سوال پرداخت و فرمود کہ اگر نطفہ زن بر نطفہ
مرد پیشے گرفت فرزند بمادر مشابہ خواہد بود و اگر نطفہ مرد بر نطفہ زن پیشے گرفت طفل ببدر
ماند باشد دیگر اول طعامیکہ باہل جنت رسانند زیادتی جگر ماہی باشد کہ اکنون زمین بر داشت

نمود و در بعضے از جوانب آن فضا کورے چند از کافران بود و درختے چند از خرما نیز بود و خرابہ ہم مے
نمود باشارت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کورہا را نبش کردند و درخت خرما را بینداختند
و خرابہا را ہموار ساختند و چون زمین ہموار و مسطح گردید طرح مسجد بفرمودہ حضرت رسالت پناہی انداختند
و در وقت عمارت یاران از مہاجر و انصار سنگ و خشت میکشیدند و آنحضرت در خشت کشیدن
با ایشان موافقت مے نمود چون یاران اہتمام آنحضرت در باب عمارت مسجد دیدند و مشاہدہ
کردند کہ بنفس نفیس خود خشت میکشد ہمہ بجد و اہتمام تمام بامداد و اعانت در کار در آمدند و چون کار عمارت
بہ پوشش رسید امر فرمود تا شاخہاے خرما را در سقف در کشیدند و تنہ ہاے درختان را ستون
ساختند و بعضے از انہا در محراب بکار بردند و قبلہ بجانب بیت المقدس معین شد و سہ در از مسجد
بکشادند یکے آنکہ بباب الرحمۃ ملقب ست و در دیگرے کہ پیغامبر از ان در بمسجد تشریف مے آوردند و
دیگر در موخر مسجد کہ عوام از ان در در مے آمدند و دران ایام کہ مسجد ہنوز تمام نشدہ بود در ہر محل
کہ وقت صلوٰۃ در آمدی اقامت جماعت ہمانجا نمودی و آن مسجد ہم بہمان طریقہ بود تا در زمان
خلافت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ چون مردم بسیار جمع مے شدند خلیفہ ثانی رضی اللہ
عنہ آنرا کشادہ گردانید ولیکن در مصالح عمارت تغیر نداد و بعدہ سیدنا عثمان بن عفان آن بنا را تغیر
دادہ کشادہ تر گردانید و دیوارہاے آنرا از سنگ منقش و گچ بساخت و ستونہاے آنرا نیز باحجار
منقوشہ ترتیب نمود و سقف آنرا از چوب ساج ساخت بعد از ان در زمان امارت ولید بن عبد الملک
بن عبد العزیز آنرا کشادہ تر گردانید و خانہاے ازواج مطہرات رسول مقبول صلعم کہ متصل بمسجد بودند
داخل گردانید پس از ان مہدی از خلفاے عباسیہ آنرا عمارت کرد بعد از ان مامون تجدید نمودہ
زیادہ ساخت و بناے آنرا استحکام داد تا اکنون بناے مامون ست واللہ اعلم و ہم در این سال
زید بن حارثہ و ابو رافع معہ پانصد درہم و دو شتر بفرمان حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
از مدینہ بمکہ رفتند تا بنات مکرمہ آنسرور رقیہ و فاطمہ و ام کلثوم رضی اللہ عنہم را با زوجہ شریفہ
محترمہ او سودہ بنت ربیعہ بمدینہ آوردند و عبد اللہ بن ابی بکر رض نیز مادر خویش ام رومان

که در موضع مسجدے بنا کرده اند و تا باکنون باقی ست و بعد ازان حضرت رسول مقبول از آ
نیز در حرکت آمده از مشاهیر شهر هر یک زمام ناقه خیر الانام را میگرفت و بزبان نیاز میگفت
یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم منزل مرا بشرف نزول همایون مشرف کردان تا شرایط
اخلاص بتقدیم رسانیم و آنحضرت میفرمود که مهار شتر مرا بگذارید که او مامور ست و همچنین میرفت
تا بزمین که حالا مسجد متبرک مدینه است رسیده ناقه دران موضع بزانو در آمده ابو ایوب انصاری
پیش دویده گفت که یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم وثاق من نزدیکترین منازل ست
باین زمین اگر اجازت فرمائے احمال و اثقال ترا بغریبخانه برم کرم نما فرود آ که خانه خانه تست
و رسول علیه السلام اجازت داد ابو ایوب انصاری آنخدمت بجا آورده حضرت رسالت پناه صلی الله
صلی الله علیه و آله وسلم مدت هفت ماه در خانه ابو ایوب انصاری بسر برد و در روایتے آنست
که ناقه رسول مقبول بر در خانه ابو ایوب سینه بر زمین نهاده و جبرئیل عد نازل شد و گفت
اے محمد اینجا فرود آئی که ابو ایوب حق تعالی را تواضع نمود آنوقت که تو در مدینه نزول کردے
و مردم خانه خود را بیاراستند تا آنجا نزول فرمائے ابو ایوب در دل خود گفت من مرد ضعیف و فقیرم
و رسول ص از من عار دارد که بخانه من نزول فرماید چون او تواضع نمود و خود را ازینمعنی دور دید
تو بخانه وے نزول فرمائے آنحضرت بخانه ابو ایوب نزول فرمود و هفت ماه در سفلیات آنمنزل
بسر برد و ابو ایوب با اهل و عیال در علویات و در روایتے آنست که ابو ایوب عرض کرد که یا رسول
الله صلی الله علیه و آله وسلم میخواهم که تو ببالاخانه تشریف فرمائے و من بخانهاے اسفل مانیم
و چون مبالغت ابو ایوب از حد در گذشت آنحضرت ص قبول فرمود و مدت یکماه در بالاخانه
اقامت نموده تا جبرئیل ع فرمان آورد که مسجد و حجرات خواجه عالم علیه السلام تعمیر سازد و آنحضرت
بعد از هفت ماه که بمدینه تشریف آورده بودند به بناے مسجد و حجرات خاصه بر زمینیکه محل
نزول همایون بود خریده اشتغال فرمودند و گویند آن زمین حق دو یتیم بود سهل و سهیل پسران
رافع بن عمرو و آنحضرت بده مثقال طلا خریده بود و قیمت آن با بوبکر صدیق سپرد تا تسلیم ایشان

الید و دعاے شفا فرمود تا بفور بصحت مبدل شد بلکه دیگر مدة العمر این عم سید عالم درد پاے
کشید والله اعلم در جذب القلوب مسطور ست که در خبر صحیح آمده که در روز قدوم آنحضرت
ابوبکر صدیق بملاقات و دریافت حال مردم مشغول بود و آنحضرت نشسته بود و صمت و سکوت
بروے صلی الله علیه و آله وسلم غلبه داشت چون آفتاب مقابل جمال جهان آراے آنحضرت
آمد ابوبکر صدیق رداے خود گرفته پیش ایستاده تا بران حضرت سایه کند و نیز در روایت
است که بعضے مردم را بسبب ازدحام و اشتباک عموم خلایق اشتباه مے افتاد که مگر پیغمبر خدا
ابوبکر صدیق ست و کسوتهای که نو پوشیده بودند نیز مشابه یکدیگر بود و نیز آنحضرت سر مبارک
در پیش افگنده خاموش نشسته بود ابوبکر چون اینمعنی دریافت برخاست و رداے خود
گرفته ایستاد و براے آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم سایه کرد تا موجب رفع اشتباه مردم
گردد والله اعلم **فصل سیزدهم** در ذکر وقایع سال اول از هجرت علی سبیل الایجاز و الاختصار
علماے اخبار و فضلاے اخیار در مولفات صحت قرین خود چنین روایت کرده اند که رسول
مقبول بعد از اتمام بناے مسجد روز جمعه از از محله قبا متوجه نفس مدینه گشته چون بمنازل
بنی سالم بن عوف رسید در بطن وادی که قریب بقباست وقت نماز جمعه در رسید از راحله
فرود آمده بخواندن خطبه و ادای نماز جمعه قیام و اقدام فرمود و این اول نماز جمعه بود که آنحضرت
در مدینه طیبه گذارد و در جذب القلوب منقول ست که سرور انبیا بعد از تشریف اینمقام بمدتی
که معلوم شد روز جمعه بعد از ارتفاع نهار بعزیمت باطن مدینه با سکینه رخت اقامت بر پشت
قبایل انصار از پیاده و سوار اجتماع نموده و سلاحها پوشیده در رکاب کرامت مآب
آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم روان شدند بنی عمرو بن عوف که ساکنان منازل قبا بودند
بعذر خواهی بحضرت صلی الله علیه و آله وسلم آمده عرض کردند که مبادا گرد ملال بدامان عزت
و جلال حضرت سید المرسلین ص از این منزل نشسته باشد و موجب انتقال بموضعی دیگر شده
باشد فرمود من مامورم بقریه که اکاله قری ست یعنی مدینه معظمه در معارج النبوة مسطور ست

آن روز یوم دوشنبه بود از ماه ربیع الاول ولیکن اختلاف ست که از ماه چند یوم گذشته
بود بعضے اول ماه گفته اند و بعضے دوم و بعضے دوازدهم و اختیار متاخران آنست
که نزول آنحضرت در حظه مدینه بروز دوشنبه دوازدهم شهر ربیع الاول چهارم تیر ماه از
شهور فرس دنهم ایلول از ماههاے روم سال نهصد وسے وسوم از تاریخ اسکندروی
وسال چهاردهم از مبعث آنحضرت بود و الله اعلم القصه چون مدینه منوره بمین مقدم
شریف حضرت خیر البریه از سپهر کبود در گذشت ؎ همه قوم الضار جمع آمدند ❊ چون پروانه
گرد شمع آمدند ❊ لواے اطاعت برافراختند ❊ پے نصرتش جان فدا ساختند ❊ و آورده
اند که حضرت صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم عنان مرکب خویش از جانب راست مدینه
بگردانید و بمحله قبا توجه فرمود و در قوم بنی عمرو بن عوف بن کلثوم بن الهدم و بر والیتے
بن سعد بن خسمیه نزول نمود و چند روز در انجا توقف کرد و اختلاف ست که چند روز در بنے
عمرو بن عوف آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بسر برده بقولے چهارده شبانه روز و بقولے
چهار روز و بقولے پنجروز و بقولے بیست و دو روز و شیخ بن حجر در شرح صحیح بخارے
ترجیح قول اول نموده و الله اعلم چنانکه در روضة الاحباب مسطور ست و مرویست که آنحضرت
صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم هنگام توقف بمحله قبا مسجد بنیاد کرد که آیه و انی هذا یه المسجد
اسس علی التقوی الی آخره ازان خبر میدهد و آن اول بقعه ایست که حضرت رسالت پناه صلی الله
علیه وآله واصحابه وسلم در مدینه بنا ساخته آنجا نماز گزارد و نقل ست که بعد توجه رسول مقبول از
از مکه بمدینه امیر المومنین علی بن ابی طالب حسب فرموده آنجناب مدت سه روز در حریم حرم
توقف نموده ودایع خلایق را که نزد آنحضرت صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم بود بصاحبانش
رسانید انگاه پیاده متوجه یثرب شد و هنوز آنحضرت در قبا بود که علی رضی الله عنه بخدمت مشرف
شد و گویند در شب راه میرفت و روز مخفی میشد و تا هفتدهم مانیز دهم شهر ربیع الاول علی وجه
رسید و انواع ملال کشید و پاے مبارکش آبله کرده حضرت دست حق پرست براج احتها

رسیدہ کہ چون خبر بیرون آمدن خواجۂ کائنات از مکہ و توجہ وے بجانب مدینہ بسمع مکنہ شریف
رسیدہ مسلمانان آنعجا ہر صباح برسم استقبال آنقبلہ اقبال و کعبہ امال بطرف حرہ بیرون مے
شدند و انتظار قدوم آنحضرت میکردند و چون ہوا گرم مے شد باز میگشتند روزے بدستور معہود
مراسم خدمت بجا آوردہ بعد از توقف بجانب خانہا مراجعت کردہ بودند اتفاقاً یہودی
از یہود مدینہ بر سطح حصارے جہت کارے برآمدہ بود دید کہ سید کائنات و افضل موجودات
مقرون بفور و نجات و مشحون بخیر و برکات از دور مے آید و شعلات انوار ماہ رخسارش چون
خورشید تابان در صحن آن بیابان مے درخشد و قد سرو مثالش در جامہ سفید چون طوبے
در فضای بہشت جاوید متحیر اند مرد یہودی را طاقت نماند فریاد برآورد کہ یا معشر عرب
اینک آن بخت و دولت کہ منتظر آن مے بودید آمد و انصار در غایت فرح و استبشار چہ صغیر و کبیر
و رجال و نساء جملہ خود را بیاراستند و اسلحہ بر داشتند و باستقبال آمدند بالآخرۃ بالائے حرہ
بعز دستبوس آن مقتدائے احرار سرافراز گشتند و شرائط تحیت بجا آوردند و گویند کہ القدر
سرور راحت و عیش و استراحت کہ آن روز از قدوم آن سلطان عالم افروز در مدینہ و اہل
او رسیدہ بود ہرگز بشل آن میسر نگشتہ بود لاجرم بعضے از مغنیات دف زنان غلغلہ این نشید
پر کشیدہ بودند ؎ طلع البدر علینا من ثنیات الوداع ۔ وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع
و چون بقبیلہ عمرو بن عوف تجاری متوجہ شدند فوجے از جواریان بنی النجار دگروہے از
دختران ایشان این نغمہ و نوا برکشیدہ بودند نحن جوار من بنی النجار ۔ و حبذا محمد من جار
نیز ہا میکردند و ہرگز مدینہ بان نوروز بنائے بنود کہ آنروز بود و مردم تکبیر گویان میگفتند
جاء رسول اللہ جاء محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم بالجملہ چون سید عالم حال فرح و
سرور ایشان بر منوال دید خوشوقت شد و فرمود حق تعالے میداند کہ من شما را دوست
میدارم و عموم ہواداران را در زمرہ خصوص میشمارم و پیشتر ایمہ دین بر انند کہ

معبد و ابو معبد شوهر او بجناب حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم آمدند و بدولت
اسلام مشرف شدند الحمد لله علی ذلک و دیگر از وقایع آن سفر آنکه سراقه بن مالک مدلجی بطمع شتر
قریش وعده کرده بودند بر اسپ خویش نشسته از عقب رسول صلی الله علیه و آله و سلم
بشتافت و چون نزدیک بآنحضرت رسید اسپش بسر در آمد پیاده شد بازلام تقاول جست
و با آنکه فانی نکرده طبع او بود روی نمود باز متعاقب آنسرور در سیر آمد و چنان تند راند
که آواز قرأت حضرت رسالت شنیده و نوبت دیگر اسپش بسر در آمد و او بزجر برانگیخته
و تاخته میان او و رسول مقبول مقدار دو نیزه مسافت بیش نمانده آنحضرت مناجات کرد
گفت الهی از ما شر سراقه را کفایت فرما مقارن آن دعا قوایم اسپ سراقه در زمین فرو رفت
سراقه نباده شد فریاد بر آورد که یا محمد دعا فرمای که اسپ من خلاص شود تا من باز گردم و هر کس
که از عقب تو متوجه شود باز گردانم بدعای حضرت رسالت اسپ او مطلق العنان گشته سراقه
امان نامه از آنحضرت طلبداشته مراجعت کرد و بسیار کس را که بطلب رسول مقبول می آمدند
باز گردانید دیگر از وقایع آن سفر آنکه بریده بن الحصیب اسلمی با هفتاد نفر از قبیله خویش بطمع اشتران
که قریش وعده کرده بودند سر راه حضرت رسالت پناه ص گرفت در سیر کازرونی منقول ست که
چون رسول علیه السلام بریده را دید پرسید که نام تو چیست جواب داد که بریده آنحضرت فرمود بردا
امرنا یعنی نیکو باشد کار ما باز سوال فرمود که از کدام قبیله بریده گفت از بنی اسلم رسول مقبول صلی الله
علیه و آله و سلم فرمود سلامت یافتم و بار دیگر پرسید که بنی اسلم از کدام طایفه جواب داد که از بنی سهم آنحضرت
فرمود خرج سهمک یعنی بیرون انداز سهم تو و بریده چون لطف گفتار و نور رخسار و طلاقت لسان
و فصاحت بیان پیغمبر انس و جان را مشاهده نمود بسعادت اسلام فایز گشت و هر که با وی
بودند تمام بتشرف اسلام مشرف شدند و دستار خود را از سر کشاده بر سر نیزه علم بسته پیش پیش
آنسرور روان گشت و مرویست که دران هنگام زبیر بن العوام و بروایتی طلحه بن عبد الله
با جماعتی از تجار از جانب شام می آمدند و در اثنای راه با رسالت پناه ملاقی گشتند و هر یک را

وانچه باقی ماند با بوبکر ارزانی فرمود آنگاه ابوبکر عرض نمود که وقت رحلت ست رسول مقبول وابوبکر با آن دو رفیق باز رو براه نهادند و در مرحله قدید بمنزل ام معبد عاتکه بنت خالد خزاعه گذر آنحضرت افتاده خیر البشر علیه السلام آنجا منزل ساخت و دست مبارک بر پشت یکی از غنایم او که از غایت ضعف و پیری و ناتوانی از رفتار باز مانده بود کشید و از فواره پستان آن گوسفند شیر فراوان در فوران آمده چنانچه تمامی حاضران از شیر سیر شدند و هر ظرفیکه دران خیمه بود پر شد و آن گوسفند ببرکت دست مبارک آنحضرت هیژده سال بزیست و ام معبد گوید که آن گوسفند که دست حق پرست حضرت بدو رسیده بود صبح و شام آنرا میدوشیدیم و در زمان خلافت امیر المومنین عمر رض در عام زمادہ هلاک شد نقل ست که روز دیگر از رحلت آنسرور و ابوبکر صدیق از منزل ام معبد اهل مکه در حرم شنیدند که هاتفی بآواز بلند بیتی چند میخواند و در سیر گازرونی ان ابیات را برین نهج ترجمه نموده است مثنوی

خدا بهترین شان جزای دهاد — مر آن دو رفیق مبارک نهاد
که در خیمه ام معبد شدند — بدین حنیفی موید شدند
مر او را نمودند راهی هدی — از ایشان پذیرفت دین خدا
کسی کو رفیق محمد بود — بفیروز بختی موید بود
ز آل قصی بخت مهجور گشت — چو نور محمد ازان دور گشت
بنی کعب را خوش گوارنده باد — بزرگی ز فرزند نیکو نهاد
بپرسید از معجزش کان چه بود — که در خیمه ام معبد نمود
که او داشت یک گوسفندی ضعیف — ز رنج استخوانش بغایت نحیف
بمالید دست مبارک بدان — روان گشت ازو شیر هم در زبان
بهر کس یکی جرعه زان شیر داد — بسی شیر انگه بدان پیر داد
چو آوازه معجزش شد بلند — وزانجا رها کرد آن گوسفند
سعادت ابوبکر ازان روی یافت — که از صحبت او عنان بر نتافت

و بعضی این ابیات مناقض سخنی می نماید که صاحب روضة الاحباب نقل آن میکند چنانچه میفرماید و فی کتاب مختصر رمز الهاشم ثم هاجرت بعد ذلک هی و زوجها فاسلما و کان اهلها یورخون بیوم نزول الرجل المبارک و مثل این در معارج النبوة مذکور ست که بعد از مدتی ام

چون سکینه حق شده منزل بر وگشت مشکلهاے عالم حل برد و در ریاض المذکرین از ابن عباس
نقل کرده که چون ابوبکر صدیق از غار بیرون آمد حضرت مصطفی او را غمگین و محزون دید فرمود
ای ابوبکر چیست که رنگ ترا متغیر مے بینم ابوبکر گفت شب خواب نکرده ام از ترس آنکه نباید گزندت
بذات پاک تو رسد حضرت مصطفی فرمود خدا تعالی ترا عطا فرمود رضوان اکبر خویش ابوبکر صدیق پرسید که
رضوان اکبر چیست یا رسول الله حضرت فرمود که حق تعالی از برای همه مومنان یکبار تجلی فرماید و خاصة
از براے تو یکبار القصه مرویست که آنحضرت سه شبانروز در انغار توقف نمود و هر شب عبد الله
بن ابی بکر در غار پیش ایشان بموجب قرار می آمد و علی الصباح در میان قریش می بود و هر واقعه
که در میان قریش قولا و فعلا بوقوع مے پیوست شب هنگام معروض آنحضرت میگردانید و بمکر و کید
ایشان اطلاع حاصل میشد و عامر بن فهیره که غلام ابوبکر بود گوسفندان میچرانید چون ساعتے
از شب میگذشت گوسفندان بدر غار مے آورد تا رسول مقبول و ابوبکر بشیر گوسفندان شب
میگذرانیدند تا سه شبانروز برین منوال بگذشت بعد از آن خواجه عالم ع مع ابوبکر صدیق عزیمت
مدینه فرمودند در روضة الصفا مسطورست که بیرون رفتن حضرت رسالت پناه علیه السلام و صدیق
در بست و هشتم صفر سنه اربع عشر از بعثت بوده و طایفه بر آنند که در غره ربیع الاول همین سال
واقع شده درینصورت در روز شنبه و پنجشنبه روی داده علی اختلاف القولین و جمهور اهل تاریخ
در مؤلفات خود چنین ایراد کرده اند که چون آن دو رفیق شفیق سه شبانروز در انغار بسر بردند
در روز پنجشنبه غره ربیع الاول یا در شب دوشنبه پنجم اینماه عامر بن فهیره و عبد الله بن اریقط نیامدند
و شتران موعود بیاوردند سید انبیا صلی الله علیه و آله وسلم بر ناقه جدعا سوار شد و ابوبکر را ردیف
خود ساخت و عامر و عبد الله بر شتری نشستند و راه سواحل پیش گرفتند و در تاریکی شب روان شدند
و تا گرمگاه روز در پنج منزل قرار نگرفتند آنگاه در صحرا بسایه سنگی رسیدند آنجا فرود آمدند و ابوبکر محل خواب
برای آنسرور راست کرد آنحضرت بآسایش مشغول شد و ابوبکر قدحی شیر از شبانی که در آن نواحی برعی عتابم
اشتغال داشت ستاند بعد از آنکه رسول مقبول ع از خواب بیدار شد نزد او آورد و آنحضرت شتر را به آشامید

آوردند و خدا تعالی او را از نظر ایشان پنهان ساخت که او را ندیدند و مرویست که مشرکان بالای
غار بودند که از ایشان تا آنحضرت چهل گز بیش تر نمانده بود ابوبکر غمناک و اندوهگین گشته اشک
از دیده ریختن گرفت آنحضرت سبب گریه استفسار نمود صدیق اکبر گفت یا رسول الله میترسم
که مبادا آسیبی بذات بابرکات شما رسد اگر یکی ازین کفار زیر قدم خود نگاه کند یا را ببیند رسول
علیه السلام فرمود ما ظنک باثنین الله ثالثهما ای ابوبکر گمان تو در باره آن دو کس که سیوم
آنها خدا باشد چیست چنانچه ازین قول خبر میدهد او تعالی جل شانه بقول خود اذ یقول لصاحبه
لا تحزن ان الله معنا وقتیکه پیغمبر علیه السلام گفت مر یار خود را که ابوبکر ست اندوه مخور بدرستیکه
خدا با ماست نگاهداشتن از دشمنان و تصرف دادن بر آنها فانزل الله سکینته علیه پس
فرستاد خدا تعالی امن خود را که سبب سکون قلب ست بر رسول ما بر صاحب او و این
قول اظهر ست زیرا که صدیق مضطرب بود بر حال رسول علیه السلام و ایده بجنود و لم تروها و
قوت داد پیغمبر خود را بلشکر که ندیدند ایشان آنرا یعنی ملایکه را فرستاد تا در غار نگاهداشت
او کنند یا مراد ملایکه منزله ست در روز بدر و احزاب و این تقدیر اینجمله و ایده بجنوده معطوف ست بر جمله
نصره الله انتهی اجماع مسلمانان بر این شده که مراد از صاحب در این آیت ابوبکر ست و لهذا گفته اند که هر
کسیکه منکر صحبت ابوبکر باشد کافر ست و در کشاف باین عبارت آورده که گفته اند هر کسیکه انکار صحبت ابوبکر کند
بتحقیق کافر ست زیرا که انکار از کلام الله کرده و باقی صحابه را اینحال نیست و هم در کشاف آورده چون جبرئیل ع
آمد و رسول ص را امر کرد که از مکه بیرون رود رسول ص فرمود و من یخرج معی با من که بیرون خواهد آمد جبرئیل ع
گفتند ابوبکر با تو خواهد بود انتهی و روایت کرد اینحاتم از ابن عباس که ضمیر در علیه فانزل الله علیه راجع بابوبکر
ست و ضمیر در ایده راجع ست برسول ع و انتشار ضمیر منافی مقصود نیست زیرا که ضمیر در هر یک راجع
می شود بچیزیکه مناسب و لایق او است و جلالت و عظم ابن عباس حاکم ست بر اینکه اگر رضی بیافتی
حمل آیت باینمعنی نکردی با آنکه مخالف ظاهر ست چنانکه در صواعق محرقه منقول ست و شیخ فرید الدین عطار
در باب نزول سکینه بر صدیق فرموده ؎ خواجه اول که اول یار اوست + ثانی اثنین اذ هما فی الغار اوست

مشرکان را دلالت میکرد که مطلوب شما در این غار است و از اینجا تجاوز نکرده و در این باب مبالغه مے نمودند جماعتے از کفار بر در غار بگذشتند کبوتران از آشیانه خود پرواز نمودند ایشان چون بیضه کبوتران دیده عنکبوت دیدند گفتند اگر درین غار در آمده بودی بیضها شکسته شدی و تار عنکبوت گسسته کشتی حضرت خواجه عالم علیه السلام دانست که که حق تعالیٰ او را بسبب تار عنکبوت از شر اعدا نگاهداشت و به بیضه کبوتری در حیطه حمایت در آورد بر کبوتر دعاے خیر کرد گویند تا باامروز هر کبوترے که در حرم ست جمله از نسل آن دو کبوتر اند که دعاے خیر از حضرت درباره ایشان ورود یافته از برکت آن مقدار عمل از گرفتن و کشتن در حفظ الٰهی در آمده اند تا بقیامت خلایق از شکار آنها ممنوع شدند و در شان عنکبوت فرمود که لشکریست از لشکرهاے خدا تعالیٰ دهنی کرده از قتل آنها القصه مشرکان حیران و پریشان باز گشتند و در اعلام انوری مذکورست که چون قریش بدر غار رسیدند فرشته بصورت آدمی آنجا سوار ایستاده بود با ایشان گفت که محمد را در این غار مجوئید بلکه در شعاب و در غارهاے که در این نواحی و حوالی ست آنجا طلب کنید ناگاه خلایق در اطراف و جوانب پراگنده شدند و حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم با ابوبکر صدیق رض از شر آن اشرار در حیطه حفظ و حمایت پروردگار جل و علا مصئیون و محفوظ ماندند در ترجمه صواعق محرقه موسوم بیراین قاطعه در تحت ترجمه آیت آن لا تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذ هما فی الغار مے نویسد اگر نصرت و یارے ندهید پیغمبر را زود باشد که خداے تعالیٰ یارے کند در مستقبل و فرو نگذارد او را چنانچه در ماضی فرو نگذاشته پس بتحقیق یارے کرد او را خدا تعالیٰ زمانیکه قصد بیرون کردن او از مکه کردند کفار روحه او را دستوری بیرون رفتن داد ثانی اثنین اذ هما فی الغار در حالیکه دوم دو بود و نصرت داد وقتیکه هر دو تنهے رسول خدا صلی الله علیه وسلم و ابوبکر در غار بودند در تفسیر بیضاوی چنین آورده که روز دیگر مشرکان تفحص آنحضرت بیرون آمده بدر غار نور

جل و علے مشاهده کنی صدیق فرمود چه جاے باغ و بوستان ست جمال محمدی را شناس
راوے میگوید که چون ابوبکر رض از غیبت بحضور آمده خواجه عالم ص فرمود اے ابوبکر واقعه
که روے نموده تو میگوئی با من بگویم ابوبکر صدیق عرض کرد یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
تو بفرماے خواجه عالم صلی الله علیه وسلم فرمود اے ابوبکر دریا حوض کوثر بود و آن کشتی محبت
بود و آن جوان رضوان بود و آن بوستان مرغزار بهشت بود اگر خواستی ترا ازین غار بهشت
مے بردند چنانکه ادریس را بردند و بروایتے دیگر چنین وارد گشته که فرمود آنروز در غار کشاده بودند
اگر کفار ناهنجار قصد ما کنند از انجا با تو بیرون رویم و قدم دران کشتی نهیم و ازان دریا
عبور کرده در سرابستان جنت فرود آییم و گویند چون سید ابرار در انغار قرار گرفت خداوند
تعالی درخت ام غیلان که آنرا مغیلان میگویند بر در غار برویانید و خفت کو نزد وحشے را الهام
رسید که بر در انغار آشیانه سازد و بیضه نهد و عنکبوت را حکم پرده داری شده عنکبوت بر در
آنغار پرده تنید و آنحضرت با صدیق اکبر آن شب در انغار بگذرانیدند و از اسماء بنت ابی بکر
منقول ست که چون خیر البشر و پدرم صدیق اکبر از مکه بیرون رفتند روز دیگر چون صداقت
صدیق را با رسول مقبول میدانستند جمعے از قریش بمنزل ما آمدند و در را زدند من بیرون آمدم
مشرکان از من پرسیدند که پدرت کجاست گفتم نمیدانم از میان ایشان ابوجهل طپانچه
چنان بر روے من زد که گوشواره از گوش من بیرون افتاد و بعد ازان ابوجهل گفت
تا در اعلی و اسفل مکه ندا کردند که هر که محمد یا ابوبکر را بیارد او را صد شتر عطا کنم و همچنین هر که ما را
بر سر ایشان برد صد شتر تسلیم نمایم جوانان قریش با شمشیر و چوب بطمع مال سر در کوه و بیابان
نهادند و هم اهل طغیان قایفے گرفته بتلاش آنحضرت شدند و قایف که موسوم بابوکرز بود
باجتهاد بسیار نشان پے یافته نزدیک بغار ثور رسید قریشیان را گفت که مطلوب شما ازین
غار در نگذشته مشرکان چون آشیانه کبوتر و پرده عنکبوت را دیدند قایف را گفتند که تو
خرف شده شاید که پیش از میلاد محمد ص عنکبوت بر در این غار تنیده نقل ست که چون قایف

اشک بر خسار سید ابرار افتاد از خواب بیدار شد استفسار احوال فرمود ابوبکر گفت مارے
بر پاے من زخم زده است یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم گویند آنحضرت از بار تکلم
فرمود و سبب گستاخی از وے پرسید بار جواب داد که از سالهاے دراز بتمنای ملازمت شریف
درین غار بسر میکردم اگر این کار نمیکردم از شرف ملازمت تو محروم مے ماندم و میدانستم که الم از زخم بدعاے تو
تسکین ماند و آنحضرت او را تصدیق نموده آب دهن مبارک بر محل زخم انداخت بالفور بشفا مبدل گشت
بعد از ان که صبح بدمید آنحضرت ابوبکر صدیق را برهنه دید از کیفیت آن پرسید صدیق صورت حال
معروض داشت حضرت درباره وے دعاے خیر فرمود در تاج القصص مسطور ست که چون ابوبکر
صدیق را در راه دوست اثر خم مار و کنج غار و غم دیار پیش آمد و او دران درد و بلا و محنت و عنا هر دم
انبساطے میفرمود و ذوقی و نشاطے مے افزود لاجرم از عالم غیبش نوازشی نمودند که بهیژده
هزار عالم ننموده بودند و آنچنان بود که جبرئیل امین از نزد حق تعالی در رسید و گفت که اے
محمد ابوبکر را سلام ما برسان و بگوے که پیش از وجود آدم بچهار هزار سال در دل این سنگی
قدحے آفریده ایم از مروارید سفید و دران قدح از براے شفای صدیق تریاق
زهر او شربتے ترتیب کرده ایم در وے خواجه عالم علیه الصلاة والسلام این خبر بصدیق رسانید فی الحال
السنگ بشگافت و قدحی از وے بیرون آمد شرابے در وے از برف سرد تر و از عسل شیرین تر و از کافور
خوشبو تر صدیق چون ازان بنوشید فی الحال شفا و صحت یافت و اینواقعه را درباره ابوبکر صدیق رض
بدیع شمار زیرا که بروایت صحیحه بثبوت پیوسته که چون آب دهن آنسرور بر زخم صدیق رسید
فی الحال صحت یافت و تو خود میدانی که آب دهان آنسرور بر صد هزار کوثر ترجیح دارد و نیز
منقول ست که چون ابوبکر صدیق ازان بنوشید از پیش دیده وے حجابے برداشتند
چنان دید که گوشه غار شکافته شد و از انجا بنبش دریاے پدید آمد و کشتی دران دریا و دران
کشتی جوانے و از آنطرف دریا بوستانے آنجوان آواز داد که اے ابوبکر تنگدل مباش اگر خواهی
درین کشتی نشین تا بگذارمت و دران بوستان در آئی تا عجایب و غرایب صنع پروردگار

دوشنبه بست و هفتم صفر از راه دریچه بیرون رفتند و متوجه غار ثور شدند سید عالم ص بسر قدم
راه مے رفت و ابوبکر گاہے پیش آنحضرت میرفت و گاہے بقفا و گاہے بر یمین و گاہے
بر یسار سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از وے سوال کرد گفت کہ ہر گاہ از مرصد مے اندیشم
پیش میروم و بر وقت کہ از مطلب یاد میکنم پس میروم یعنے گاہے کہ از کمین گاہ ہا می ترسم
کہ نباید کسے مترصد در کمین نشستہ باشد پیش مے روم تا اگر مکروہے باشد بمن عاید گردد و چون
از ان مے اندیشم کہ شاید از عقب ما کسے بطلب ما آید پس مے روم و بجہت اطمینان دل گاہے
بر دست و گاہے بچپ تزدد میکنم چون بحوالی کوہ ثور رسیدند نعلین رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم تنگ بود پارہ شد و پاے مبارک او مجروح گشت و خون از ان میچکید نقل ست کہ دران
راہ بجہت آنکہ پے گم شود آن دو رفیق صاحب توفیق بسر انگشت پاے مسافت میکردند
و آخر الامر راہنماے اہل تحقیق ماندہ شد صدیق اکبر آنحضرت را بر پشت گرفت و بغار رسانیدہ
و بروایتے بر دوش خویش گرفتہ بمقصد رسانید و حضرت را بر در غار بنشانید و گفت
یا رسول اللہ توقف فرماے تا من اول درایم کہ شب تاریک ست و غارہاے کوہ خالی از حشرات
نمے باشد القصہ ابوبکر صدیق در غار در آمد سوراخہاے بسیار دران غار یافت جامہ کہ در بر داشت پارہ
کردہ بدست مبارک خود در تاریکے تفحص یک یک سوراخ میکرد و بوصلہاے جامہ خویش
مسدود گردانید و در تفسیر تیسیر مسطور ست کہ جامہ وے بر دسا بری بود و بغایت گران بہا و تمامی
سوراخہا باین طریق مسدود ساخت مگر یک سوراخ کہ جامہ بان وفا نکرد و پاے مبارک دران
فشرد القصہ آنچہ دست میداد در طریق خدمتگذاری پیش برد آنگاہ خیر البشر را استدعاے نمود
تا در غار تشریف در آورد و شب در انجا غنودند و گویند کہ در انغار مارے از سالہاے بسیار
انتظار مقدم شریف سید ابرار ع میکشید زخمی بر پاشنہ پاے مبارک ابوبکر صدیق زد آنجناب پاے
خود را حرکت نداد و درد و الم آنرا ہر چند ضبط کرد لیکن اشک بیخواست از دیدہ مبارکش میریخت
و گویند در انوقت سر مبارک آنحضرت در کنار صدیق اکبر بود و حضرت ص در خواب بود چون قطرہ

آفتاب گرم شد طیلسان بر سر انور انداخته متوجه خانه صدیق رضی الله عنه شد و از جنا
عایشه صدیقه رض مرویست که گفت روزے در خانه خود نشسته بودیم بوقت استوا
حرارت مفرط بهوا استیلا داشت صاحب مقام محمود بخلاف معهود بخانه ما آمد و بد
را گفت مرا بهجرت مامور کرده اند امیر المومنین ابوبکر صدیق عرض کرد یا رسول الله صلی الله
علیه و آله وسلم ما همراه باشم رسول خدا فرمود آرے صدیق از غایت خوشدلی در گر
در آمد و گفت یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم دو شتر ترتیب کرده ام یکے از ان
دو قبول فرماے آنحضرت فرموده قبول کردم بقیمت و در روایتے آنکه گفت که شترے ک
از آن من نباشد او را سوار نمیشوم ابوبکر گفت هر نوع خاطر شریف بدان مایل ست
بتقدیم رسان و از پیش گذشت که بهاے شتر چهار صد درم و بروایت واقدی هشت صد
درم بود و بعد از ان عایشه صدیقه فرمود رض که بتعجیل هر چه تمامتر بتهیه اسباب سفر ایشان
مشغول شده سفره بر طعام از نان و گوشت ترتیب کردیم بعد از ان که زاد سفر مرتب گشت
بندے که سفره را بآن محکم سازند نبود اسما بنت ابوبکر کمرے داشت از میان بکشاد
و آنرا دو نیم ساخت به نیمے سفره را استحکام داد و به نیمے دیگر بر میان بست و بروایتے
آن که آن نیمه دیگر را بر مطهره ایشان بست و بدان جهت ملقب بذات النطاقین گشت
بعد از ان عبدالله بن ارلفط لیثے را که در راه برے بغایت ماهر بوده او را بطلبیدند
و بجهت راه بری باجرت گرفتند و شتران دوگانه را باو سپردند مقرر بر انکه بعد از گذشتن
سه روز بغار ثور آرد و عامر بن فهیره را تعین نمودند تا گوسفندے چند جهت ایشان در صحرا
مے چراند و شب نزد ایشان مے آورد تا شیر مے آشامید و عبدالله بن ابی بکر که جوانے
بوده دانا و جلد و پهلوان و توانا او را بفرمودند تا روز در میان قریش باشد و شب
اخبار آنجماعت را بسید المرسلین رساند بعد از ساختن این مهمات سیدنا ابوبکر رض زریکه
در خانه نقد داشت رعایتا للطریق با خود برگرفت اسما گفت که این پنجهزار درم بود و در شب

العباد دران واقعه نازل گردید و در کتب سیر منقول ست که چون آنسرور
پاک مشرکان قریش پاشیده از ایشان بگذشت پس از لحظه ابلیس لعین بصورت انسان
بدان معرکه آمده پرسید که سبب جمعیت چیست گفتند انتظار محمد میکشیم که بیرون آید شمشیر
قسم بر زبان آورده گفت که محمد از خانه بیرون آمد بر شما غیور کرده و خاک بر سر شما ریخته
استیعاب منقول ست که چون شب هنگام کفار قریش خانه نبوت کاشانه رسول کردگار را پاسبانی
نمودند و مترقب خروج سید مختار بودند ابلیس لعین همراه ایشان بود الله تعالی خواب
و غفلت را بر ایشان گماشت تا آنکه خواب بهمه را رفع ابلیس در ربود و غافل ساخت و گفت
که مگر آنشب ابلیس هرگز تخفته بود تا ابد نخواهد خفت رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم
از دولتسرا بیرون آمد و انها را خفته دید و نزد انها اسلحه ملاحظه کرد خاک بر سر ایشان
ریخت و بسلامت بگذشت هر گاهیکه که رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بیرون رفت اولا
ابلیس بیدار شد و کفار را بیدار ساخت و گفت که محمد بسلامت بدر رفت و خاک بر سر شما
ریخت پس مشرکان دست بر سر نهادند فرقهای خود را پر غبار دیافتند و از
شکاف در احتیاط نموده امیر المومنین علی را دیده گفتند اینک محمد بر مضجع خویش خفته است
و بر دو سبز پوشیده آنگاه بعزم دست بر دو پای در دولت سرا نهاده امیر المومنین علی
بر خاست و مشرکان چون علی مرتضی را دیدند دانستند که آنشخص در قول خود صادق بود
از آنجناب پرسیدند که محمد کجاست جواب داد که مرا بمحافظت موکل نکرده اید چه دانم کجاست
شما بدانید که شب را در طلب او بروز رسانیده اید و اهل ضلالت در عین خجالت ساعتی
شاه ولایت را محبوس گردانیده بالآخره باشارت ابولهب دست از آنجناب
باز داشتند و بجستجوی رسول مقبول شدند و روایت صحیح آن ست که
حضرت خاتم النبیین رحمة اللعالمین شفیع المذنبین سید المرسلین احمد مجتبی محمد مصطفی
صلی الله علیه و آله و اصحابه اجمعین در آن شب مخفی بود تا روزی دیگر که

خیر البریہ کردہ در فراش خاص آنحضرت تکیہ فرمودہ چون مشرکان بر در دولت خانہ رسول
مقبول ﷺ فراہم آمدند باستصواب ابولہب صلاح دران دیدند کہ آنشب سرور عرب و عجم را
محافظت ننمایند و چون صبح صادق طالع شود با تمام آنمہم پردازند تا بنی ہاشم و بنی عبد المطلب
را معلوم شود کہ قبائل عرب بہیأت اجتماعی بر ان امر منکر اقدام نمودہ اند اما سید عالم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم چون امیر المومنین علی را قایم مقام خویش گردانید یعنے بر بستر خویش خوابانید و امانات
و ودایع مردم کہ نزد آنحضرت بود ہمہ را بعلی مرتضیٰ سپرد تا بصاحبانش برساند و در عقب
آنسرور بمدینہ آید و آنحضرت از حجرۂ ہمایون بیرون رفت قرأت سورۂ یٰسین تا آنجا کہ
وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا فاغشیناہم فہم لا یبصرون آغاز نہادہ مشتے از
خاک برداشتہ بر سر آن بادیہ پیمایان پاشید و از ایشان بسلامت بگذشت و مشرکان قریش
وے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را ندیدند و از ان خاک بر سر ہر کس کہ رسید در جنگ بدر بی آبرو
شدہ بآتش دوزخ پیوست در احیاء العلوم مرویست کہ دران شب کہ علی مرتضیٰ از غایت
دلیری و شجاعت بر بستر آن مہر سپہر پیغمبری آرام گرفت باری سبحانہ و تعالیٰ بجبرئیل و میکائیل
وحی فرمود کہ من در میان شما عقد مواخات نسیم و عمر یکے از شما را بعمر دیگرے بیشتر مقدر
گردانیدم بگویند کہ کدام یک از شما حیات برادر خود را بر حیات خود دوست میدارد ہر یک
از ایشان عرض کردند کہ ما ایثار حیات کسے بر زندگانی خود نمیکنیم زندگانی خویش دوست
میدارم باز ندا رسید کہ چرا مثل علی مرتضیٰ نیستید کہ میان او و محمد عقد برادری بستیم و او جان
گرانمایۂ خود را فدائے نفس نفیس محمد کردہ حیات او را بر حیات خود ترجیح کرد اکنون بر زمین
بروید و او را از شر اعدا محافظت کنید و ایشان بر زمین حرم نزول نمودہ جبرئیل بر بالائے
سر و میکائیل در پایان پائے امیر المومنین علی مرتضیٰ مقام کردند روح الامین گفت بخ بخ لک
یا علی و من مثلک مبارکبا و مبارکبا و ترا یا علی و کیست مثل تو کہ خدا تعالیٰ مباہات نمود بتو
بر ملائکۂ مقربین و گویند کہ آیۂ کریمہ و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ و اللہ رؤف

کہ پیش او دم زند و عمر ہمچنان شمشیر برہنہ آشکارا بسوے مدینہ منورہ متوجہ شد و ہجرت
عمر او قبل از ہجرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بپانزدہ روز بود و نقل ست
کہ چون مشرکان قریش مشاہدہ کردند کہ اہل اسلام را امنی نمانید مدینہ منورہ پیدا شدہ گمان
بردند کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدان صوب ہجرت خواہند فرمود در دار الندوہ
مجتمع گشتند و در دفع خیر البریہ قرعہ مشورت در میان انداختند و شیطان لعین بصورت پیری صایب
تدبیر خود را در ان مجلس رسانید و چون قریشیان از وے پرسیدند کہ تو کیستی جواب داد کہ از اہل
نجد ام و موجب جمعیت شما را دانستہ آمدہ ام تا در باب مہمیکہ پیش گرفتہ اند لوازم امداد و تقدیم
رسانم انگاہ قریش آغاز قیل و قال نمودہ رائے شخصے از ایشان بر حبس نبی آخر الزمان و تدبیر
دیگرے بر اخراج سرور انس و جان قرار گرفت پیر نجدی در باب تخطیہ این ہر دو تدبیر دلایل گفتہ
در ابطال آن کوشید و ابو جہل بن ہشام گفت النسب و اولی آنست کہ از ہر قبیلہ شخصے چند جلد
بر سر محمد رونده یکبار تیغ بید ریغ در و نہادہ بقتلش رسانند تا خون او در قاتل پراگندہ شود و
چون بنی عبد مناف را قوت مقاومت با تمامت قبایل نباشد ناگاہ بدیت راضی شوند و تا دیت
او بدہم و خلاص شوم و پیر نجدی این رائے را تحسین و آفرین نمود و خواطر کفار بران قرار گرفتہ
متفرق شدند ہمان لحظہ جبرئیل این نازل گشتہ آیہ کریمہ واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک
او یخرجوک و یمکرون و یمکر اللہ واللہ خیر الماکرین بر سید المرسلین خواند و پیغام رب العالمین
رسانید کہ شب در مقام مسہود باستراحت نپردازد و روز دیگر متوجہ مدینہ گردد و چون لباس روزگار
بسان قلوب اسرار کفار تاریک شد روسائے قریش مثل ابو جہل و ابو لہب و ابی بن خلف و غیرہم
با فوجے دیگر از کفار چنانچہ قرار دادہ بودند بقصد قتل سید ابرار توجہ نمودند حضرت خیر الانام
امیر المومنین علی بن ابی طالب را طلبیدہ از واقعہ حادثہ آگاہ گردانیدہ فرمود کہ امشب بر دو بر د
سبز من بپوش و در خوابگاہ من تکیہ کن و دل قوی دار کہ مکروہے بتو نخواہد رسید و علی مرتضی
بموجب فرمودہ عمل نمودہ آن بردہ را بر دوش کشید و نفس نفیس را فدائے ذات مقدس

که پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ مرا در خواب چنان نمودند کہ جاے ہجرت تو نخلستان باشد
میان دو سنگستان و در حدیث دیگر وارد شدہ کہ فرمود در خواب چنان دیدم کہ ہجرت کردم از مکہ
بزمین نخلستان و گمان بردم کہ این زمین یمامہ باشد و آن خود مدینہ منورہ بودہ است و منقول
ست کہ از مخصوصات حضرت ختمی پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر علی مرتضیٰ و ابوبکر صدیق در مکہ
نماندہ بودند چہ مجموع اصحاب بہ یثرب ہجرت فرمودہ بودند و صدیق را نیز داعیہ سفر مدینہ پیدا
شدہ بود از رسول مقبول رخصت طلب داشت آنحضرت اشارت بتوقف او کردہ فرمود کہ امید وارم
کہ مرا نیز اذن ہجرت فرمایند لاجرم ابوبکر تہیہ اسباب سفر پرداخت و دو شتر خرید یکے از برائے
آنحضرت بچہار صد درم و بروایتے ہشت صد درم و دیگرے جہت خویش و شتران را علف
مید ادنا فربہ شدند و انتظار عزیمت حضرت ختمی پناہ میکشید و درین اثنا صنادید قریش بر قتل
رسول مقبول یکدل و یک جہت گشتند نقل ست کہ اول کسیکہ از صحابہ رسول ہجرت بمدینہ نمودہ مصعب
بن عمیر بودہ بعد ازان ام مکتوم بعد ازان عمار یاسر و یا بلال و سعد بن ابی وقاص بعد ازان
عمر بن خطاب یا لست کسی از اصحاب بمدینہ توجہ نمودہ و در بعضے از کتب سیر منقول ست
کہ اول ابوسلمہ بن عبد الاسد مخزومی بود کہ از حبشہ بمکہ مراجعت کردہ بسبب ایذاے مشرکان
در انجا مدتے توانست بود چنانکہ در روضۃ الاحباب مسطور ست و بروایت صحیحہ ثابت گشتہ کہ ہمہ اصحاب
بمحافت بمدینہ رفتند مگر سیدنا عمر بن الخطاب او چون قصد ہجرت نمود شمشیر بر میان بست و کمان
بدست گرفت و تیر ہا بر داشت و رو بکعبہ نہادہ قریش در فناء کعبہ نشستہ بودند سیدنا عمر رض در آمد
و ہفت بار باطمینان تمام طواف بجا آوردہ در مقام ابراہیم دو رکعت نماز بتعدیل ارکان و اطمینان
ادا کرد بعد ازان در میان اکابران قریش بایستاد و گفت ناخوش باد روزگار آن طایفہ کہ این
سنگ پارہا را خداے خود پندارند و گفت ہر کہ از شما خواہد کہ مادر او فرزند خویش را گم کند و پسر
خود را یتیم گذارد و زوجہ خود را بیوہ سازد گو بیاید پیش من حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب
میفرماید کہ من آنجا حاضر بودم ہمہ صنادید قریش متحیر گشتند و ہیچکس را قوت و مجال حرکت نبود کہ

گرداند ابتداے اینمعنی از انجا بود که آن سال جمعے کثیر از اہل مدینه از آشنا و بیگانه قریب پانصد
و بروایتے سیصد نفر از اوس و خزرج از مسلمانان و کافران بعزم طواف و زیارت بیت الله
در موسم حج بمکه معظمه آمدند و هفتاد مرد و بروایتے هفتاد و سه مرد و دو زن از انجمله اتفاق نمودند
و بآنسرور ملاقات کردند و حضرت وعده فرموده که در شب دوم از شبهاے تشریق در شعب
عقبه حاضر شوند تا باهم بیعت کنیم مثنوی پس از عرض اخلاص و شرح نیاز ؛ نمودند بیعت بآن
سرفراز ؛ که وقت نشاط و زبان کسل ؛ نسازند فرمان او را بدل ؛ چو هجرت کند سید المرسلین ؛
توجه نماید به یثرب زمین ؛ حراست کنندش ز اصحاب شر ؛ ببازند در راه او سیم و زر ؛ و چون
قواعد این بیعت که مورخان آنرا بیعت عقبه ثانیه گویند استحکام پذیرفت حضرت رسالت باشارت
جبرئیل ع نه نقیب از خزرج و سه نقیب از اوس تعین فرمود و گویند که چون آنحضرت از بیعت باز
پرداخت شیطان بر سر عقبه بر آمده فریاد بر آورد که اے اہل منی بدانید که مردم یثرب با محمد بیعت
کرده اند و بر حرب شما اتفاق نموده اند روز دیگر قریش بمیان قافله مدینه رفته گفتند که ای جماعه
خزرج چنان مسموع شد که شما پیش صاحب ما یعنی محمد آمده آید و داعیه اندارید که او را بمدینه برید و با
او در جنگ با اتفاق نمائید والله که ما را با هیچ قبیله محاربه چنان دشوار نمے آید که با شما جمعے از
مشرکان یثرب که از ان مهم خبر نداشتند سوگند خوردند که این سخن غیر واقعی ست و بعد از ان قریش
نزد عبد الله ابن ابی مسلول رفتند و صورت واقعه بیعت را با او در میان نهادند او گفت این
امر خطیر ست و قوم بیمشورت من باینکار اقدام نمودن نمے توانند قریش این سخن از عبد الله
شنیده خواطر آنها اطمینان یافت چون انصار مدینه باز گشتند و قریشیان بر حقیقت بیعت
انصار مطلع گشتند لاجرم در ایذا و اضرار اتباع محمد مختار صلی الله علیه و آله وسلم بیشتر از
پیشتر مبالغه نمودند دیگر اصحاب کرام را در مکه مجال توقف نماند و جناب خیر البشر اصحاب را اجازت
هجرت داده و ایشان متعاقب بمدینه هجرت مے نمودند از تنقیص و تشویش مشرکان قریش
نجات یافتند انگاه قضیه هجرت جناب خاتم المرسلین قرار یافت چنانچه در حدیث وارد گشته

## مثنوی امیر خسرو دہلوی روح اللہ روحہ اتفاق افتاد قصیدہ ہر کس جزائے خواہد فردوس دلکشا را

دینے رسول اشہر است بہر این جزا را — آنخواجۂ رسولان کاندرکف حمایت — خط دو کشیدہ کلکش امضائے ما صی را
خورشید دولت او کاول شدہ است طالع — صد پایہ ان شعاع است ارواح انبیا را — چون عزم ہجرت شد الشتابہ ادعا را
سنگ شکوہ گم شد شرم مردہ ہم صفا را — جبریل در رسیدہ با ہدیۂ بشارت — دادہ نوید قربت آن ذات مجتبی را
پیشش کشیدہ رخشے کز خلقہ نگاہش — کردند کردنامہ وہم گریز یارا — در شام نیم شب شدہ خورشید نیم روشن
تا شمع بیت اقصیٰ در نیت انضیا را — برشہد رسولان چون باد برگذشتہ — بوسیش بہشت کردہ آن روضہ رضا را
گندیکتان براقش چون کرد عزم بالا — منحوق گشتہ نعلش تا گنبد علا را — عیسیٰ کفت گرچہ جایت طبیت مرز
با این صفائے طینت خاکم دہ شما را — از طینت طرکہ خود داۂ عنداخانی — در خوان پر زنعمت اورین ناشتا را
نعلین ما اورا بر عرش کو نکہ کن — جاہل کہ در نیابد معنی استوا را — طاقش دو قوس بستہ ایوان کبریا را
زین گونہ باید ایوان زان گونہ باد شما را — انوار عارت از خود بشست چشمش — وانگاہ گشت محرم آن رویت لقا را
از ساقی عنایت سیراب کردشیدہ — شربت کہ آن بگنجد در جام لولنہی را — حرفی نخواندہ روشن در پرتو الٰہی
زاغیار کردہ پنہان ہم محرم اسکا را — زان نور دادہ برکت ہر سو ستارہ اے — وانکہ ستارہ خواندہ یاران ہنما را
تعویذ کرد خسرو دین لعنت کہ باشد — حرز بلائے دوزخ این نفس مبتلا را — قلب ست نقد این دل آن قلب خود را
بگذارم و نویسم زان پایہ این ثنا را — یارب بحق مصطفیٰ ابراہیم بہر تو ستودم — تو ہم بمصطفیٰ بخش این مصطفیٰ ستا را

## فصل دوازدہم

اللہم صل علی نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ محمد و آلہ واصحابہ وازواجہ وسلم

در ذکر بیعت عقبۂ ثانیہ و بیان مشورت کردن اشرار در باب اصرار رسیدن ابرار و ہجرت آنسرور و روان نصرت و تائید مالک الملک جبار ذوالمنن و رسیدن آنحضرت بمدینہ منورہ نا گفتہ عقود دلالی اخبار و قصص و خازمان نقود آثار شامل الحصص در سولقات خود بروایات صحیحہ و عبارات فصیحہ چنین محرر و مقرر گردانیدہ اند کہ چون سال سیزدہم از بعثت برآمدہ اراده ازلیہ حضرت خداوند جل شانہ تعلق بدین گرفتہ کہ اعلائے اعلام دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کند و نصرت حضرت احمدی نماید و اساس کفر و شرک را از ساحت عالم محو کند و اہل آنرا خوار و نگونسا

پرداد مجال تفرج اطراف وجوانب وملاحظه آیات وعلامات بیت المقدس بود وفی الفور جبرئیل امین
مسجد اقصی را بر پهلوی خویش بیاورد وبه نزد خانه عقیل در نظر من داشت ما در انجا میدیدم واز من هر چه سوال
میکردند جواب میگفتم قریشیان گفتند در وصف مسجد اقصی هیچ قصوری وفتوری نیست اما
از حال قوافل ما که دران اطراف هستند هیچ خبری داری ما بکوی حضرت فرمود قافله بنی فلان را
در رُحا دیدم بطلب شتر گم شده مشغول بودند ومن تشنه بودم از قدح ایشان که پر آب بود آب
نوشیدم چون ایشان بیایند استفسار اینمعنی نمائید که چون از طلب شتر باز آمدند دران قدح آب
نیافتند بانه دیگر انکه در قافله بنی فلان در ذی مُره بگذشتم دو نفر از ان قافله بر یک شتر
سوار بودند مرکب ایشان از مرکب من برمید ویکی ازان دو افتاد ودست او بشکست دیگر
قافله خاصه شمارا در نعیم گذاشتم وفلان با فلان بر شتری خاکستری رنگ که دو غراره مخطط
باز داشت پیش رو قافله بودند وموعد نزول ایشان وقت طلوع آفتاب ست پس قریشیان
بجانب شعیب رفتند تا بیند آنکه شاید الخبر دروغ باشد انتظار طلوع آفتاب میکشیدند تا شاید
که آفتاب بر آید وکاروان نیاید تا ایشان تکذیب سید انام صلی الله علیه وآله وسلم
نمایند ناگاه گوینده گفت والله اینک آفتاب بر آمد گوینده دیگر گفت والله که شتر ان کاروان
ظاهر شدند آن دو نفر با آن شتر خاکستری رنگ با دو غراره مخطط اینک پیش کاروان
می آیند بعد ازان از اهل کاروان تحقیق نشانها که آنحضرت فرموده بود نمودند وهمچنان
بود که حضرت گفته بود تا آنانیکه شتر ان ایشان را رمیده بود ویکی افتاده ودستش شکسته
گفتند که محمد راست میگوید در حجر برمثال برق خاطف گذشت وکمانی از دست ما افتاد
برداشت باز بما داد القصه باوجود اینهمه شواهد قاطعه این منکران ایمان نیاوردند وگفتند ماندا
الا سحر مبین والله اعلم وبسط قصه معراج وما یتعلق بها در کتب سیر واحادیث موجود
است درین رساله بجمال اختصار روا ایجاز نوشته شد شعر بپایان آمد این دفتر حکایت همچنان ماند
بصد دفتر نیکنجد حدیث دوستان ما ولیکن ختم این حکایت بر بیتی چند از قصیده ام البلیل گفته

که به بیت المقدس و از آنجا به اطباق سموات ترقی نمودم گفت امشب رفتی و صباح در
مکه باز آمدی آنحضرت فرمود آری ابوجهل گفت این سخن را پیش قوم ظاهر خواهی ساخت
آنحضرت فرمود آری ابوجهل فریاد برآورد که ای گروه بنی کعب و لوی بیایید مردم از اطراف
و جوانب جمع شدند ابوجهل گفت ای محمد آنچه پیش من گفتی روبروی این جماعت هم بگوی آنحضرت
فرمود که مرا امشب به بیت المقدس و باسمانها بردند قوم بنیاد تعجب و انکار کردند بعضی دست
برهم می زدند و بعضی از انکار غلو میکردند چرا که این امر نزد عقول ناقصه ایشان از جمله محالات می نمود
و مردم از اهل اسلام که ایمان آنها ضعیف بود از دین مرتد گشتند العیاذ بالله من ذلک ابوجهل از متابعان
خویش پیش ابوبکر آمد و با وی گفت نمی روی پیش صاحب خود تا چه بینی که چه میگوید صدیق پرسید
که چه میگوید ابوجهل گفت میگوید که مرا دوش از مکه به بیت المقدس بردند و حال آنکه شب در میان
قوم خود بود ابوبکر گفت وی البته این سخن گفته و یقیناً این در سفینه ابوجهل گفت آری البته بیقین
این سخن گفته ابوبکر رض گفت اینجای تعجب نیست من او را در اخبار آسمانی تصدیق می نمایم اگر گوید
که از هفت آسمان درگذشتم و باز آمدیم من او را تصدیق خواهم کرد ابوجهل گفت من هیچ صاحبی
را مصدق صاحب خود چون تو ندیده ام او خود همین دعوی میکند ابوبکر رض از پیش ابوجهل دوان
بیرون آمد و بخدمت آنحضرت آمد و گفت یا رسول الله مرا آن قوم از تو چیزی آورده اند که تو فرمودی
که مرا دوش بآسمان برد حضرت فرمود گفته ام ابوبکر گفت صدقت آنحضرت فرمود ای ابوبکر تو مرا در همه تصدیق میکنی گفت چون تصدیق نکنم
خدائیکه جبرئیل را هزار بار از آسمان فرود تواند آورد محمد را از زمین بآسمان تواند برد از اینجاست که اول
کسیکه تصدیق معراج پیغمبر نمود ابوبکر بود و اول کسیکه انکار نموده ابوجهل بود و گویند از آن روز
ابوبکر رضی الله عنه ملقب بصدیق گشت والله اعلم و منقول ست که در میان قریش جماعتی
بودند که مسجد اقصی را دیده بودند بخدمت آنحضرت حاضر گشتند که نشانهای مسجد اقصی را
بیان کنی آنحضرت ایستاد و وصف مسجد اقصی بیان فرمود و در روایتی آنکه آنحضرت فرمود در آن
حال انواع ملال و حزن بر من طاری شد که مثل آن هرگز ملول نشده بودم چرا که در رفتن و آمدن

مبارک چہار ساعت بود و در روضۃ الاحباب مثل این روایت منقول ست و اللہ اعلم و مروی ست
کہ چون آنحضرت از بیت المقدس با جبرئیل بصحرائے ذی طوی کہ موضعے ست در مکہ رسیدند آنحضرت
با جبرئیل گفت کہ مرا در این معراج قریش تصدیق نخواہند کرد جبرئیل علیہ السلام گفت باک نیست
اگر قریش تصدیق نکنند ابوبکر اول بار تصدیق تو خواہد کرد و او تصدیق ست بد در قایل مثنوی

دگر روز کین آفتاب منیر — برآمد بمعراج چرخ اثیر — رسول عرب سرور کائنات
برخارۂ غیرت آفتاب — خرامید خرم بہ بیت الحرام — بیان کرد احوال آنشب تمام
نمودند ارباب ایمان قبول — نکردند تصدیق جمع جہول — نمودند از روی جنگ و جدال
نخست از علامات اقصی سوال — دگر از امارات تجار شام — کہ بودند از اہل بیت الحرام
رسولے قریشے لوفق صواب — بگفت از سوالات ایشان جواب — ولے انگروہ ضلالت سیر
نگشتند ازان معجزہ بہرہ ور — بکورے چو شد چشم دل مبتلا — نہ بیند ز کحل الجواہر جلا
مزاجیکہ فاسد شد از زہر و بہر — نیابد ز تریاک فاروق بہر — نقل ست از امہانی بنت ابیطالب

کہ گفت معراج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم در خانہ ما بود شب با ما آنجا
کردہ چون صباح شد فرمود اے امہانی امشب مرا بہ بیت المقدس بردند و از انجا بآسمان
رسانیدند و پیش از صبح باز آوردند امہانی گفت کہ عرض کردم یا رسول اللہ صدقت پدر و مادرم
فدای تو باد درخواست میکنم کہ این سخن غریب را پیش این منکران اظہار مکنی کہ ناور نخواہند کرد
و ترا بدروغ منسوب خواہند داشت آنحضرت صلعم یاد فرمودہ کہ این قصہ را از ہیچکس پوشیدہ
ندارم ابن عباس رض میگوید کہ آن حضرت صباح بمسجد حرام تشریف آوردہ و در حجرہ محزون
و ملول بنشست زیرا کہ تکذیب قریش و استہزاد متسخران شیاطین مید انست کہ ناگاہ
ابوجہل در آمد و پیش آنحضرت بنشست و با آنحضرت بر سبیل استہزا گفت ہیچ امرے
محدث پدیدہ آمدہ ست و استفسار امور غریبہ نمود آنحضرت علیہ السلام فرمود اے امشب سفرے
کردہ ام گفت آنسفر نکردہ و خبرے اوردہ ام کہ کس آن نوع خبر نیاوردہ گفت کجا آنسفر و رہ جواب داد

که اُون متی ہر بار که بانخطاب مخاطب میگشت قدمے می انداختم بہر گامے چندانکه از زمین تا بانجاست ترقی می نمودم ہزار نوبت خطاب اُدن منی سے شنیدم و بہر خطاب بے گامی می نہادم و انمقدار که از زمین تا بانجا رسیدم طے میکردم تا ازانجا بمرتبه دنی رسیدم و بعد ازان بدرجه فتدلے ترقی یافتم و ازینجا بخلوتگاه مکان قاب قوسین او ادنی شتافتم و محرم اسرار فاوحے الے عبده ما اوحی گشتم ۵ چو بگذشت از ہفتمین آسمان ✤ درآمد بخلوتگه لامکان ادائے ثنائے الٰہی نمود ✤ ز عصیان باعذر خواہی نمود ✤ ز اعزاز و اکرام دید انچه دید ✤ بشارات غفران امت شنید ✤ و در الشب کریم عطا بخش خواتیم سورهٔ بقره بحضرت خیر الورے صلے الله علیه و آله وسلم بیواسطه عنایت فرمود و در شبانروزے پنجاه وقت نماز برامت بلند رتبه فرض نمود انگاه حضرت رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم مفخر و سرفراز بازگشت چون بمرافقت جبرئیل ع در آسمان ششم بموسے ع رسید کلیم الله پرسید که بچه چیز مامور گشتے آنحضرت فرمود که در شبانروزے پنجاه وقت نماز برامت من فرض شد موسے ع گفت امت تو استطاعت ادای اینطاعت ندارند و من پیش ازین تجربه مردم کرده ام مناسب آنکه مراجعت نموده طلب تخفیف کنے سید عالم صلی الله علیه و آله وسلم بازگشت و طالب تخفیف شد حق تعالے ده وقت نماز را وضع نموده و چون رسول مقبول باز بموسے ع کلیم الله رسید کلیم الله جهت مسالت تخفیف کرة دیگر آنحضرت را باز گردانیده و ده وقت دیگر تخفیف شد و همچنین سید المرسلین سه نوبت دیگر باستصواب جناب موسے آمد و شد فرمود تا پنجاه وقت نماز به پنج وقت نماز قرار گرفت و چون موسے حضرت خیر الانام را علیهما الصلوٰة و السلام گفت باز گرد و از پروردگار خود طلب تخفیف بهائے آنحضرت گفت رجعت ربی حتے استحیت منه و لکنے ارضی و اسلم بعد ازان آن گرم رو منزل اسرے به بسیط غبرا مراجعت فرمود خوابگاهش گرم بود در معارج النبوة از عمار رض مروے ست که گفت رفتن و باز آمدن آنسرور در سه ساعات ازان شب بود و از وہب بن منبه و محمد بن اسحق منقول ست که مدت ایام السفر

ازین موضع بیشتر میروم می سوزم امشب بحرمت احترام تو با ینمقام رسیدم والا مقام
معهوده من نزد سدرة المنتهی ست ۵ اگر یکسر موی برتر پرم ۵ فروغ تجلی بسوزد پرم
پس حضرت فرمود که من تنها روان شدم و حجابها از ظلمت و نور قطع میکردم تا از هفتاد هزار
حجاب بگذشتم که غلظ هر حجابی پانصد ساله راه و پهنای هر حجابی پانصد ساله راه بود آنگاه
براق از رفتار بماند و رفرف سبز ظاهر شد که ضیا و نور وی بر ضیا و نور آفتاب غالب
بود مرا بران رفرف منشاندند و میرفتم تا بپای عرش مجید رسیدم و بر واتیی رفرف پیش من
آمده و بر من سلام کرده و آن بساطی ست از نور و بر واتیی از مروارید سفید و غلغله تسبیح
او دوازده تهلیل او در ملکوت پیچیده قدم بر فرق او نهادم بیکحرکت او بساق عرش رسیدم
آنحضرت فرمود که چون بساق عرش رسیدم بعد ازان حجابهای بسیار پیش آمد از جمله
ان هفتاد هزار حجاب از زر بود و هفتاد هزار حجاب از سیم و هفتاد هزار از زمرد سبز بود و هفتاد هزار از یاقوت سرخ و هفتاد
هزار از نور و سطبری هر حجابی هزار ساله راه و سیدابرار علیه السلام فرمود که رفرف مرا
ازین حجابها بگذرانید تا بعد ازان ببپرده و از ان عرش رسیدم هفتاد هزار پرده دیدم
هر پرده را هفتاد هزار سلسله هر سلسله را برگرد هفتاد هزار فرشته نهاده بزرگی هر فرشته
چنانکه از کتف وی تا بکتفی دیگر هفتاد هزار ساله راه است و این پرده ها بعضی از مروارید
و بعضی از یاقوت و بعضی از جواهر دیگر و بر هر پرده فرشته ملازم که هر یکی را ازین لشکرگاه
هفتاد هزار فرشته تبع وی و آن رفرف مرا ازین پرده ها یکیک میگذرانید تا میان من
و عرش یک پرده پیش نماند رفرف را دیدم که از زیر قدم من تا پدید گشت صورتی برابر
مثال پسی از یکدانه مروارید سفید تسبیح میگفت و نور از دهانش میریخت مرا برداشت
و می برد تا ازان پرده گذرانیده بفضای عرش رسانید چون بحجاب کبریا رسیدم
آنگاه ناپدید گشت و دیگر مرکبی که لحامل تواند بود نماند در آن فضای بی منتهی ماندم
خطابی شنیدم که ای محمد حبیب گذر بیکنگاه از حجاب کبریا در گذشته بودم بعد ازان خطابی بمیرسید

می شوند و نماز جمعه میگذارند و نیز در معارج النبوة مسطور ست که چون روز جمعه شود ملائکه ملاء اعلے
و کروبیان عالم بالا به بیت المعمور جمع شوند جبرئیل علیه السلام بران مناره برآید که از نسیم
خام باشد و بانگ نماز گوید و اسرافیل ؑ بر منبر برآید و خطابت کند و میکائیل ؑ امامت کند
فرشتگان هفت آسمان نماز جمعه بگذارند جبرئیل ؑ برپای خیزد و گوید اے مجمع فرشتگان
همه گواه باشید که ثواب اذان که گفته ام بموذنان امت محمد ؐ بخشیدم اسرافیل گوید که من
ثواب خطابت خود را بخطیبان امت محمد ؐ بخشیدم و میکائیل گوید که من ثواب امامت خود را با امامت کنندگان
امت محمد ؐ بخشیدم فرشتگان همه آواز برآرند که ما ثواب جمعه خود را بنماز گذران امت محمد ؐ بخشیدم فرمان حضرت عزت
در رسد که الفرشتگان بر ما سخاوت عرضه میکنید و حال آنکه خالق سخاوت منم که خداوند هفده هزار
عالم گواه باشید که گناه گذارندگان نماز جمعه بخشیدم و از عذاب آخرت ایمن گردانیدم و بثبوت
پیوسته که در نواحی سدره المنتهی سه طرب بنظر انور خیر البشر در آورند یکے پر از خمر
و یکی پر از شیر و یکے پر از عسل و آنحضرت بشیر میل فرموده با شاهد جبرئیل گفت نیکو کردی بطرف
را یعنے دین اسلام را فراگرفتے تو امت تو بر دین اسلام ثابت خواهند بود اگر خمر را می نوشیدے
امت تو گمراه میشدند و اگر بعسل میل می نمودے حلاوت دنیائی دینی ایشان را فرو گرفتے والله اعلم
و بروایت اکثر علماے امت حضرت خیر البشر علیه التحیة والسلام دران شب ببهشت
خرامیده عجائب و غرائب جنات و منازل و درجات بهشتیان مشاهده فرموده از میوه اشجار
ریاض خلد تناول نموده همچنین در همان شب رسول عرب را بر درکات دوزخ و کیفیت عذاب
و عقاب کفر و عصیان اطلاع حاصل شد و چون حضرت مصطفے بمرافقت امین ایزد متعال
از سدرة المنتهی درگذشت جبرئیل آنحضرت را بر خود تقدیم کرده از عقب روان گشت بآن
حجابے ز رفعت رسیدند آنگاه فرشته از درحجاب دست بیرون آورده آنحضرت را برداشت
و جبرئیل باز ایستاده گفتم اے جبرئیل در چنین موضعے از من تخلف می نمائی گفت یا محمد و ما منا
له الا له مقام معلوم یعنے نیست از ما مگر مقامے معلوم ست که از انجا تجاوز نتواند کرد اگر

دسنگریزہای وی از جواہر بود وگل وے عنبر وگیاہ وے زعفران بود وظرفے ازان ظروف برداشتم و
ازان آب چرساختم نبوشیدم از شہد شیرین تر بود واز مشک خوشبوتر نیز فرمود کہ در اصل
سدرۃ المنتہی چشمۂ آب روان دیدم وآن چشمہ را سلسبیل نام ست وازان چشمہ دو جوے
منشعب دیدم یکے ازین جوے کوثر بود کہ شمہ ازان شنیدے وجوے دیگر نہر الرحمۃ کہ آن
نیز منظر لطف ورحمت الٰہی بودہ وروایتے آنست کہ بیت المعمور را در این مقام بنظر شریف
آن عنصر لطیف علیہ من الصلوٰۃ اکملہا من التحیاۃ اجلہا در آوردند در تاج القصص مسطور ست کہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ در شب معراج بر آسمان ہفتم خانۂ دیدم از یاقوت سرخ
وفرشتگان بجوالی آن میگردیدند از جبرئیل گفتم این چیست گفت این بیت المعمور ست بر بالای
خانۂ کعبہ ہر روز ہفتاد ہزار فرشتہ بزیارت اینجا نہ آیند تا روز قیامت ودو نوبت ہیچ
یکے را ازان نرسد وبدین قول ست انچہ در بستان از عبد اللہ بن حارث منقول ست
کہ کعب احبار نزد عبد اللہ بن عباس آمد عبد اللہ بن عباس گفت ای کعب بیان کن کہ
بیت المعمور چیست کعب گفت کہ بیت المعمور در آسمان ست ہر روز ہفتاد ہزار فرشتہ برائے
زیارت بیت المعمور داخل مے شوند وکرت دوم ہرگز انہا داخل نخواہند شد ونہ داخل کردہ خواہند
شد انہا تا آنگہ قیامت قایم خواہد شد در معارج النبوۃ از عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
منقول ست کہ بیت المعمور در آسمان چہارم ست وخانۂ ایست کہ یک دیوار او از یاقوت
سرخ ست ویک دیوار او از زمرد سبز ست ویک دیوار او از سیم خام ودیوار چہارم او از
در سفید ومحراب او از یاقوت سرخ ودو دروازہ از زمرد سبز ودہ ہزار قندیل از ذہب احمر
ویاقوت وگوہر در او اویختہ ہر قندیلے روشن تر از آفتاب ومنارۂ بر در آنخانہ از سیم خام
ست بلندے او پانصد سالہ راہ ازان روز کہ این خانہ مخلوق گشتہ بار روز نفخ صور ہر روز
ہفتاد ہزار فرشتہ بدریاے نور غوطہ مے زنند وبطواف اینجا نہ مے آیند وتا قیامت بدیگر
بار نوبت نمیرسد واینجا نہ قبلۂ فرشتگان ست وہر روز جمعہ فرشتگان ہفت آسمان آنجا حاضر

و نور حق تعالی اندرخت را پوشیده و چندان فرشته بران درخت عالی نخبت مشاهده کردم که عدد ایشان جز علام الغیوب احاطت نتواند کرد آنحضرت فرمود که این همه فرشتگان بیامدند و بر من سلام کردند و مرا بشارت دادند برحمت الهی جل جلاله و بر مدار من ابتهاج نمودند و مرا گفتند **مثنوی** اے بدرت ملک و ملک ملتجی ❊ جیت الثنا و لنعم المجی ❊ آمدی و آمدنت بس خوش ست ❊ دیدن رویتو عجب دلکش ست ❊ خاک رهت بر سر تاج باد ❊ هر شب عمرت شب معراج باد ❊ و سدرة المنتهی مقام جبرئیل است و آنچنان ست که درمیان اغصان سدرة المنتهی غیضی ست از یکدانه زمرد سبز و ارتفاع آن صد هزار رساله راه است و بر سر آن شاخ برگ ست فسحت آن هفت آسمان و هفت زمین را بپوشد و بر روی آن برگ بساطے از نور گسترده و بران بساط محرابے از یاقوت سرخ برافراشته ارتفاع آن هشتاد هزار ساله راه است و این مقام جبرئیل ست صلوة الله و سلامه علیه و الله اعلم نقل ست که فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم که در اصل سدرة المنتهی چهار جوے دیدم دو جوے از ان ظاهر و دو جوے از ان پنهان از جبرئیل علیه السلام سوال کردم گفت آن دو جوے پنهان بهشت مے روند و این دو جوے ظاهر نیل و فرات ست که بدنیا مے روند و هم فرمود که آنجا جوے مشاهده کردم که بر لب آن جوے خیمه با از یاقوت و لولو و زبرجد بود و مرغان سبز بر لب آن جوے دیدم که گردنهاے ایشان بر مثال گردنهاے شتر آن بختے بود از جبرئیل علیه السلام پرسیدم که این چیست گفت این جوے کوثر ست که حق تعالی بتو عطا فرموده قوله تعالی انا اعطیناک الکوثر و این جوے بر روے خیراضی از یاقوت و زمرد جریان داشت و خراض سنگریزه را گویند و آب این جوے از شیر سفید تر بود و ظروف طلا بعدد ستارگان آسمان بر کناره آن جوے نهاده و آب و شیر و خمر و عسل مصفے این چهار در یک جوے جاری ست چنانکه هیچ با یکدیگر آمیخته نمیشود و هر دو کناره این جوے از زبرجد سبز بود

تابان و روشن از مرورید سفید آفریده و در ے از نور و بدان در قفل از نور نهاده
نام این آسمان ایلون ست و چون بآسمان چهارم رسیدم این آسمان را از نقره خام
یافتم و بر و ایتے از مروارید ست هفت زمین و سه آسمان در حیطه و ے چون
حلقه ے نمود در بیابانے و نام و ے بر و ایتے اریلون ست و مر این آسمان
را در ے بود از نور و قفل بر و ے هم از نور بود و نام خازن این در بر و ایتے عنرائیل
و بر و ایتے مرصائیل و بر و ایتے مومبائیل ست و چون بآسمان پنجم رسیدم این آسمان را از یاقوت سرخ یافتم
چنان بزرگ بود که چهار آسمان و هفت زمین در حیطه و ے چون حلقه در بیابانی
و نام این آسمان افسانیفون ست و بر و ایت تحفه اللطائف نام او ذیقاسیه و نام
دربان این آسمان سقطائیل ست و چون بآسمان ششم در آمدم دیدم که از نور بوده
و نام او عاروس بود و نام خازنش روعائیل ست و چون بآسمان هفتم رسیدم غلظ هر
آسمان تا پنصد ساله راه بوده و از هر آسمانے با سمانے دیگر پانصد ساله راه این آسمان
از جواهر سفید و بر و ایتے از در سفید بود و بر و ایتے از نور تابان و نام و ے اسحاقائیل و نام
خازنش روحائیل بوده و الله اعلم و گویند که حضرت رسالت صلی الله علیه و علی آله وسلم
فرمود که آدم را در آسمان اول و عیسی و یحیی را در آسمان دوم و یوسف را در فلک
سوم و ادریس را در سپهر چهارم و هارون را در آسمان پنجم و موسی را در آسمان ششم
و ابراهیم را در فلک هفتم دیدم که بر بیت المعمور پشت خود را تکیه زده بوده هر یک از ین
انبیاے عالی مقام مراسم تحیت و سلام تقدیم رسانیدند و پس از طی طبقات سموات
سبعه بسدرة المنتهی رسیدم و در لقاسیر از ابن عباس مذکور ست که سدرة المنتهی
درختی ست ساق و ے از زر سرخ و شاخهاے و ے بعضے از مروارید و بعضے از
زمرد سبز و بعضے از یاقوت سرخ و از اصل و ے تا بشاخهاے و ے پنجاه هزار ساله
راه است و برگهاے و ے مانند گوش فیل ست و ثمره و ی هر یک چون سبوهاے مجر

جبرئیل ع آن پیغمبر عالی مقام را بموضع صخره بیت المقدس برد و نردبانی از صخره تا آسمان ظاهر شد که بحسن و جمال آن
هرگز چیزی ندیده بودم و ملائکه از انجا عروج کنند و تعریفش اینکه یک پایه آن از یاقوت سرخ
و یکپایه او از زمرد سبز و یکپایه از طلا و دیگری از نقره مکلل بدرر و یواقیت و گویند که ملک الموت
از برای قبض ارواح از ان معراج فرود می آید و در وقت مردن که دیده خیره میگردد در آن وقت
آن معراج مرئی می شود القصه ؎ وز انجا رسول فلک احتشام برآمد برین چرخ فیروزه
فام ؛ چون حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم باصح روایات بر براق سواره ازین
معراج بر آسمان برآمد و بروایتی جبرئیل علیه السلام بر پر خویش نشانده بر آسمان اول رسانید
و حضرت فرمود چون بآسمان اول رسیدم جبرئیل علیه السلام در آسمان را بکوفت و آن در را
باب الحفظه گویند و آن دری ست از یکدانه یاقوت سرخ و قفل از مروارید بر وی نهاده
جبرئیل فتح الباب نموده فرشته اسمعیل نام که با دوازده هزار فرشته بران در موکل ست
پرسید که کیست جبرئیل ع جواب داد منم جبرئیل باز سوال کرد که با تو کیست گفت محمد صلی الله
علیه و آله وسلم اسمعیل ع گفت او را طلبیده اند روح الامین گفت آری پس در بگشود و گفت
مرحبا به فنعم المجی جاء بعد از ان در آسمان دنیا در آمدم دیدم بغایت صافی گویا آبی ست
منجمد گشته و بروایتی از زمرد سبز آفریده شده است نام وی رفیعا پانصد ساله راه عمق
او و در این آسمان امور عجیبه و غریبه بسیار در نظر آنحضرت در آمده که تفصیل آن در کتب
مطوله مبین ست و باین دستور حضرت رسول الثقلین صلی الله علیه و آله وسلم بمرافقت
جبرئیل ع طبقات سموات را طی فرموده غرایب و عجایب بسیار در هر طبقه ملاحظه نموده گویند
آنحضرت فرمود که چون بآسمان دوم رسیدم این آسمان را بغایت نورانی دیدم چنانکه چشم
در مطالعه وی خیره گشتی و در روایتی آنکه فرموده از زر سرخش آفریده اند و نام وی قیدوم
است و چون در آسمان دوم گشودند دیدم که دری بوده از مروارید و قفلی بر وی از
نور و خازن وی اسرافیل نام داشت و چون بآسمان سوم رسیدم اسمانی دیدم

مسطورست که آنحضرت فرموده که شب دوشنبه بود از ماه ربیع الاول که در خانه ام هانی بودم
در روی مصلی خود و در تهیه اسباب خواب قیام می نمودم که جبرئیل امین علیه السلام آمد و گفت
یا محمد برخیز و بیرون آی از خانه بیرون آمدم دیدم که ملکی ایستاده و دابه با وی بوده از استر
خوردتر و از دراز گوش بزرگتر رویش مشابه روی آدمی و گوشهای او مثل گوشهای
فیل و بال او مانند بال اسپ و گردن و دنبالش بسان گردن و دم شتر و سینه اش همچو سینه
استر و قوایمش بقولی چون قوایم بقر و بروایتی مثل قوایم شتر و سمهای او بسم گاو مانند بوده
و دو پر بر ران خود داشت چنانکه ساق خود بان می پوشید و چون آن پرها را بگشادی از شرق
تا غرب بگرفتی و از آن پرها مابین آسمان و زمین بریدی و چون فراهم آوردی تا پهلو برابر گشتی و در روایتی
آنکه سینه اش از یاقوت سرخ آفریده بود و بستنش چون دره بیضا برق میداشت و قوایمش
از زمرد سبز و دمش از مرجان و سر و گردنش از یاقوت سرخ و زینی از زینهای بهشتی بر وی
بسته و دو رکاب از یاقوت سرخ از وی آویخته و بر پیشانی وی نوشته لا اله الا الله محمد رسول الله
و آن براق چنان سبک رفتار بوده تا آنجا که چشم او کار میکرد بگامی می رفت و براق را
براق از آن جهت گویند که سریع السیر است مانند برق لله در قایله مثنوی جواد قمر سیر
گردون خرام ؛ براقی چو نور بصر تیز گام ؛ ز آب و ز خاکش نبودی سرشت ؛ چریده به بستان سرای بهشت ؛
نبوده ز زین و لجامش گزند ؛ نینداخته کس بسویش کمند ؛ که ناگه بحکم جهان آفرین ؛
گرفتش عنان جبرئیل امین ؛ رسیدند نزدیک خیر الانام ؛ که ای داده کاو زمین را نظام
خرامش کن امشب بسوی سپهر ؛ خجل ساز از روی خود ماه و مهر ؛ پس جبرئیل
امین رکابش و میکائیل عنانش بگرفتند و رسول رب العالمین سوار شد و بمرافقت
جبرئیل و میکائیل و جمعی دیگر از فرشتگان متوجه مسجد اقصی گشت و بعد از وصول ارواح
مشاهیر انبیا را بصورت جسدانی آنجا حاضر یافت باشارت جبرئیل پیش رفته دو رکعت نماز
گذارد و پیغمبران و ملایکه اقتدا بآنحضرت نمودند پس از فراغ نماز و ادای ثنا و حمد کریم کارساز

و نقادی دلایل و اخبار بر اینمعنی قطع کرده اند که مراد از دیدن بدل بمجرد حصول علم بالله تعالی ست
زیرا که این علم مر آنحضرت را ثابت و متحقق بوده است بلکه حق تعالی رویتی در دل حضرت فرمود
مثل آن رویتی که در چشم نهاده تا چشم بمعاونت دل و دل بمعاونت چشم بدولت مشاهده مشرف
گشته اند و انس بن مالک و عکرمه و حسن رضی الله عنهم تنصیص نموده اند که حضرت رسالت
صلی الله علیه و آله و سلم حق تعالی را در شب معراج بچشم دیده و عکرمه از ابن عباس روایت کرده
است که حق عز و جل ابراهیم را بخلت برگزیده و موسی را بمکالمت و محمد صلی الله علیه و آله و سلم
را برویت و شیخ سعید در سیر خود آورده که صحیح آنست که حضرت رسالت را با روح و جسد در بیداری
بآسمان بردند و حق عز شانه را بچشم سر دیده و قول صاحب روضة الاحباب تائید اینمعنی میکند
چنانکه گفته که متفق بر آنند که بچشم سر دیده و شیخ المتکلمین نظامی گنجوی قدس سره ازینجا فرموده است
مثنوی کرده چو رفت ز غایت بیرون ❊ سر ز گریبان طبیعت بیرون ❊ همتش از غایت روشن دلی ❊
آمده در منزل بی منزلی ❊ عبرت ازین پرده مثالش گرفت ❊ حیرت از آن گوشه عنانش گرفت ❊
رفت ولی رفتن پائی نداشت ❊ چست ولی رخصت جائی نداشت ❊ پرده برانداخت ز روی وصال ❊
از در تعظیم سرای جلال ❊ پای شد آمد بسر انداخته ❊ جان بتماشای نظر باخته ❊
مطلق از آنجا که پسندیدنیست ❊ دید خدا را که خدا دیدنیست ❊ دیدن آن شاه مکانی نبود ❊
رفتن آن راه زمانی نبود ❊ هر که در آن پرده نظرگاه یافت ❊ از جهتی بی جهتی راه یافت ❊
دید محمد نه بچشم دگر ❊ بلکه بدین چشم سران چشم سر ❊ خورد شرابی که حق آمیخته ❊
جرعه آن بر دل ما ریخته ❊ لب بشکر خنده بیاراسته ❊ امت خود را ز خدا خواسته ❊
همتش از گنج توانگر شده ❊ جمله مقصود میسر شده ❊ و در روضة الاحباب مسطور
است که بعضی از ائمه دین بر آنند که درین مسئله توقف اولی ست زیرا که دلیل درین باب
نه بنفی و نه باثبات وارد شده آیات و احادیث که مستدل طرفین متعارض و قابل تاویل
است و این مسئله از عملیات نیست که در و اکتفا بدلیل ظنی توان کرد والله اعلم در کتب سیر و غیره

اما اختلافیکه واقع شده است در کیفیت معراج ست که بر چه وجه واقع شده است بعضے
برانند که در خواب بود و بعضے گویند در بیداری بوده و بعضے گویند روح را برده اند و جسد در محل
خود بوده و گویند جسد و روح همراه بود و شیخ محدث دهلوی گفته صحیح ست که وجود اسری و
معراج هر دو در بیداری بجسد مبارک بود و بعضے برانند که معراج خیر الوری تا بیت المقدس
به بیداری بود و عروج بر طبقات سموات بخواب و ظاهر آیت کریمه سبحان الذی اسری
بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی موید این قول ست و دلایل دیگر اقوال هم در کتب
سیر و تفسیر بشرح و بسط نقل نموده اند و اکثر اکابر سلف و خلف بران رفته اند که معراج حضرت
خاتم الانبیا علیه الصلوة والسلام به بیداری بوده و در روح مطهر آنحضرت بمرافقت جسد اطهر در بعضے
از شب از مکه به بیت المقدس رفته و ازانجا باوج سعادت عروج فرموده و ترقی آیه کریمه ثم
دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی موید این معنی ست و بعضے از علما گفته اند که صواب آنست
که گوییم شاید معارج متعدده بوده یکبار معراج جسمانی بوده و دیگر بار روحانی چنانکه در
روضة الاحباب و معارج النبوة مسطور ست و الله اعلم و هم علما را اختلاف ست دران که
آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم شب معراج حضرت حق تعالی ذو الجلال را دیده یا نے بعضے
برانند که ندیده چنانکه از حضرت عائشه صدیقه مروی ست و از ابو ذر غفاری در این باب
روایات مختلف واقع شده بکروایت آنست که گفت پرسیدم از رسول خدا که پروردگار
خود را دیدی فرمود انی اراه و بک در روایتے آنکه بجوابش فرمود رسول خدا رایت نورا و یک
در روایتے از ابو ذر غفاری آمده است که پیغمبر دران شب خدای را بدل دید و بچشم ندید و جمعے از علما
برانند که آنحضرت در شب معراج حق جل جلاله را دید و این مذهب ابن عباس و غیره بوده
است از حسن بصری منقول ست که روے سوگند میخورد که محمد صلی الله علیه و آله وسلم دیده
است پروردگار خود را و لیکن اختلاف میان صحابه و تابعین درین ست که آنحضرت را ایا
بچشم سر دیده یا بدل دیده است فاما بیشتر از علماے متاخرین بعد از تفحص احادیث

روشن گردد چنانکہ زمین جا بمیامن ذات مبارکش روشن بود و اکثر علما بر انند کہ واقعہ معراج
در شہر ربیع الاول سال دوازدہم از نبوت بودہ و بعضے دیگر گویند کہ پیش از ہجرت بکسال
و بیجاہ و برین تقدیر در شوال سال یازدہم بودہ باشد و بقولے در بست و ہفتم رجب بودہ
و بیشتر محدثان بر این قول رفتہ اند و روایتے آنکہ در بست ہفتم ربیع الآخری و بر روایتے در
ہفدہم ماہ مبارک رمضان در سال بعثت بودہ و بعضے بر انند کہ بعد از بعثت بہ پنجسال اینصورت
روے دادہ و اکثرے بر انند کہ در شب دوشنبہ بود و قریب بہ بست و بیخفر از صحابہ کبار حدیث
معراج را روایت کردہ اند مثل امیر المومنین علی بن ابی طالب و عبد اللہ بن مسعود و حذیفہ الیمانی و ابی
بن کعب و ابو سعید خدری و غیرہم کہ اسامی آن در کتب سیر و احادیث موجودہ است و اما بیان
واقعہ معراج کہ از کدام موضع زمین آنحضرت را این سفر مبارک اتفاق افتادہ نیز اختلاف ست روایتے
آنست کہ حضرت رسول مقبول ص فرمودہ در مکہ بودم در خانہ خود کہ سقف خانہ ام شکافتہ شد
و جبرئیل ع فرود آمد و روایتے آنکہ فرمود در خانہ ام ہانی بودم در روے مصلاے خویش
و در تہیہ اسباب خواب اشتغال مے نمودم و اکثر محدثان قایل باین روایت اند و جمع میان
اینطرق باین طریق میتواند بود کہ در شب حضرت بخانہ ام ہانی بود و انخانہ میان مروہ و صفاست
و آن داخل حرم ست و در ان آوان در کفالت ابو طالب پیغامبر علیہ السلام در انخانہ می بود
و باینمعنی آنخانہ را بخود اضافہ فرمود و گفت کہ در خانہ خود بودم و چون آنحضرت را اول بمسجد
حرام آوردند تا طواف بجا آوردہ بعد از ان عزیمت بیت المقدس کردند بجبر و بیت الحرام
آن فرمودہ باشد و اللہ اعلم و نیز علما را اختلاف ست در انکہ معراج آنحضرت بر کدام نہج واقع شدہ
است پس در اصل معراج ہیچکس را اختلاف نیست از اہل قبلہ و منکر اصل معراج آنحضرت کافر ست
بحجت انکار نص قرآن مجید کہ فرمود سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد
الاقصی و احادیث صریحہ مشہورہ کہ بحد تواتر درین خصوص وارد گشتہ منکر معراج با سمان یا ابتداع
ضلالت منسوب بود نزد ایمہ دین رحمہم اللہ تعالی و مقر بمعراج آنحضرت تا بمقام قاب قوسین مومن باشد

آورد و دو رکعت نماز بگذارد و در همین سال در ماه شوال حضرت رسالت علیه السلام جناب
عایشه صدیقه بنت سیدنا ابی بکر الصدیق و سوده بنت ربیعه را در حبالهٔ نکاح خاصه درآورد و
تفصیل این اجمال در فصل ازواج طاهرات آنحضرت بقید قلم خواهد آمد و در سال یازدهم
از بعثت قصهٔ اسلام انصار بوقوع پیوست مروی ست که رسول مقبول صلی الله علیه و آله
وسلم هر سال در موسم حج که مردم از اطراف و قبایل بزیارت خانهٔ کعبه می آمدند و خود را
برانشیان عرض میکردند و باسلام دعوت میفرمودند سال یازدهم در موسم حج بموضع عقبه
ایستاده بود که ناگاه گروهی از مدینه از قبیلهٔ خزرج با آنحضرت رسیدند پرسید که شما چه کسانید
گفتند ما از قبیلهٔ خزرج ایم از اهل مدینه فرمود لحظه نمی نشینید تا ما با شما سخن گوییم آنجماعت عرض کردند
فرش باشد بنشستند و حضرت ایشان را دعوت باسلام فرمود و قران بر آن قوم خواند و ایشان
از یهود مدینه شنیده بودند که زمان ظهور بعثت پیغمبر آخرالزمان نزدیک شده چون سخن آنحضرت
علیه السلام بشنیدند با یکدیگر گفتند بخدا سوگند که این رسول ست که یهود میگفتند فرصت وقت غنیمت
دانید و بوی اسلام آرید تا کسی از اهل مدینه بر شما سبقت نگیرد پس مسلمان شدند و ایشان شش
کس بودند اسعد بن زراره از انجمله بود و عوف بن حارث بن عفرا و رافع بن مالک بن عجلان و قطبیه
بن عامر بن حدیده و عقبه بن عامر بن بامی و جابر بن عبد الله بن رباب انجماعت مومن بمدینه
مراجعت نمودند و حکایت سرور کائنات علیه الصلوة والسلام را باهل مدینه بیان کردند و مردم
مدینه را باسلام می خواندند و تحریص و ترغیب بر اسلام مینمودند و ذکر آنحضرت صلی الله علیه
و آله و اصحابه وسلم در انجا میکردند و الله اعلم **فصل** یازدهم در ذکر معراج بقولی
در سال یازدهم و بقولی در سال دوازدهم از بعثت واقع شده راویان اخبار نبویه و ناقلان
آثار مصطفویه صلی الله علیه و آله وسلم در معراج آنحضرت روایات متعدده و حکایات
متنوعه ایراد فرموده اند و در وقت انهم اختلاف نموده اند و گویند حکمت در معراج آنبود که
حق تعالی جل جلاله میخواست که آسمانها بانوار وجود محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم

نشد نرم از پرتو آفتاب ❊ چه خوش گفت دانای راز کهن ❊ که در فخر نشنو بود نقد سخن ❊
که حاصل کند نیک بختی بزور ❊ بسا کہ بینا کند چشم کور ❊ توان پاک کردن زرنگ آئینہ ❊
ولیکن نشاید ز سنگ آئینہ ❊ چو ز آن طائفہ نزد خیر البشر ❊ عیان گشت اطوار اصحاب شر ❊
غم خاطرش ز انجمت بر فزود ❊ ز طائف بطجا عزیمت نمود ❊ چون آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام بوادی بطن تخلہ کہ نام موضعی ست بر مسافت یکشب از مکہ رسیدہ شب آنجا
توقف فرمود و در وقتیکہ پری پیکر آن کواکب جلوہ گری میگردند پیغمبر انس و جن صلوۃ اللہ
علیہ وسلامہ در نماز ایستادہ و با آواز بلند قرائت مے نمود و در آنزمان ہفت نفر یا نہ
نفر از جنیان نصیبین بر آن مقام رسیدہ آوار قرأت قرآن شنیدہ ہمانجا ایستادند تا آنحضرت
از ادائے صلوۃ فراغت یافت انگاہ خود را بر خاتم الانبیاء ظاہر ساختند و بقبول دین
اسلام موفق گشتند و بموجب اشارت حضرت رسالت بنصیبین مراجعت کردہ قوم خویش
را بشریعت بیضا دعوت نمودند بسارے ازان قوم دین قویم را پذیرفتند و نادین آنحرم
دین آفرینش را دوست گرفتند و بعد از سہ ماہ از واقعہ بطن تخلہ فوجے کثیر از آن طائفہ بشعب
حجون آمدہ بملازمت خواجہ کائنات مشرف شدند و بروایتے دوازدہ ہزار و بروایتے
ششصد ہزار و بمذہبے جمل علم و در زیر ہر علم جمعے کثیر در حوالی آنحضرت در آمدند و ہمہ
باسلام فایز شدند و عبد اللہ بن مسعود رضہ کہ آن شب در ملازمت آنحضرت بود امور عجیبہ و
غریبہ مشاہدہ نمود القصہ روز دیگر خیر البشر علیہ السلام از بطن تخلہ بطرف مکہ در حرکت آمدہ
در میان راہ شنید کہ سفہاے قریش داعیہ دارند کہ در سلوک در طریق بے ادبی تقلید
کفار طائف کنند بنابران بر جبل جرا ساکن گشت و کس نزد بعضے از روساے قوم فرستاد
و التماس حوار نمودہ اکثر کفار دست زد بر سینہ ملتمس مقتداے انس و جان نہادند القصہ مطعم
بن عدی ایمنعنی را قبول کردہ با اقارب و عشایر سلاح پوشیدہ آنحضرت علیہ السلام را
بمکہ در آوردند وقتیکہ آنحضرت بمکہ در آمد استیلام حجر اسود نمودہ و طواف خانہ کعبہ بجاے

من خیر الادیان البرسہ دیناً ۔ و مقرر ست کہ ہر کہ متصف بیکے از انواع اربع خواہد بود دار تحت مغفرت الٰہی خارج ست و این ست قول جمہور اہل اخبار و اللہ اعلم و مدت حیات ابو طالب بروایت روضۃ الصفا ہشتاد و چند سال بود و بروایت مدارج النبوۃ ہشتاد و ہفت و سال و فوت او باتفاق اہل سیر در سال دہم از بعثت در نصف شوال رو نمود و نزد بعضے پیش از ہجرت بسہ سال و نزد بعضے چون چہل و نہ سال و ہشت ماہ و یازدہ روز از سن مبارک آنحضرت بگذشت ابو طالب عم رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از بن جہان در گذشت و بعد ازین واقعہ ہا یلہ سہ روز بقول اشہر و بقولے سی و پنجروز فوت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا دست داده ازین دو مصیبت عظمیٰ کہ متعاقب یکدیگر اتفاق افتاد در دو بر درد و الم بر الم بر ضمیر انور حضرت خاتم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم استیلا یافت زیرا کہ موئس غموم و منزل ہموم آنحضرت خدیجہ کبریٰ بود و از بسیاری درد و اندوہ دخزن انبوہ آنحضرت از منزل مقدس کم بیرون مے آمد تا بمرتبہ کہ آن سال را حضرت رسالت عام الحزن نام نہاد و حالات خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا در فصل ازواج نوشتہ خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ و ثبوت بوستہ کہ بعد از وفات ابو طالب اشرار کفار در ایذا و اضرار رسید ابرار ع بمرتبہ مبالغہ نمودند کہ آنحضرت در حریم بطحا مجال اقامت نیافت لاجرم بجانب طایف شتافت و مدت دہ روز یا بنی روز در انجا قیام فرمودہ روسائے قوم ثقیف را باسلام دعوت نمودہ معجزات باہرات ظاہر فرمودہ اما ہیچکس از ان قبیلہ بوے نگرویدند و آن سفہا ارازل قوم را بران داشتند کہ سنگ بجانب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و زید بن حارثہ کہ در ملازمتش بودہ انداختند سر زید و پائے عرش سائے آنحضرت مجروح و خونین ساختند مثنوی ز نور جبین رسول خدا ۔ بطائف برافروخت شمع ہدیٰ ۔ ولی تیرہ دل مشرکان لئیم ۔ کہ بودند در شہر طایف مقیم ۔ ز نادیدگی بخت ظلمت سرشت ۔ بخشتند زان شمع راہ بہشت ۔ کسی را کہ شد کور چشم خرد ۔ بنور ہدایت کجائے برد ۔ دل سخت کفار خندان بآب

مسلمان نشد اکنون از ترس مرگ مسلمان شد آنگاه حال وے تغیر یافت و بمرد و در اسلام
ابو طالب اختلاف ست نزد بعضے مسلمان شد و بمرد و نزد بعضے مشرک مرد و دلائل ہر یک
در کتب احادیث و سیر مسطور ست و جناب عمی و ہادی مولانا ولی اللہ رحمہ اللہ در
تنبیہ الغافلین و مراۃ المومنین افادہ فرماید کہ این قدر ثابت شد کہ ابو طالب با
جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت وافر میداشت او آنحضرت را نبی برحق میدانست
و ہمیشہ مدد و معاون آنحضرت مے ماند و بعد وفات عبد المطلب جد آنحضرت ابو طالب
متکفل آنحضرت شد و شریک بود در مہمات و منازعات با قوم و قصاید بلیغہ و طویلہ در
مدح و ثنائے آنحضرت ترتیب نمودہ و بحبت آنحضرت از قوم نفرت کردہ انیس آنحضرت
گشتہ و گاہے از رفاقت و شراکت قدم بیرون ننہادہ و فرزند ارجمند خود علے مرتضیٰ را
ہمیشہ ناصح حضورے خدمت آنحضرت مے بود و میگفت کہ آنچہ تعلیم میکند حق و مثمر خواہد بود
و بالجملہ تصدیق ابو طالب بنبوت آنحضرت البتہ از کتب تفاسیر و تواریخ ثابت
ست اما اجرائے کلمہ شہادت بر زبان ثابت و قطعے نیست ہر چند کہ در بعضے روایات
واقعشد پس نزد کسیکہ ایمان عبارت از تصدیق قلبی ست لا محالہ ابو طالب نزد او
مسلمان و مومن ست اما آنانکہ اقرار باللسان شرط کردہ اند در ایمان وے توقف
نمودہ اند در معارج النبوۃ مسطور ست کہ بعضے از علما گفتہ اند کہ کفر بر چہار نوع ست کفر انکار
و کفر جحود و کفر نفاق و کفر عناد اما کفر انکار آنست کہ خدا تعالیٰ را نشناسد نہ بدل
و نہ بزبان اقرار کند و کفر جحودہ آنست کہ حق تعالیٰ را بدل بشناسد اما بزبان اقرار نکند
چنانچہ کفر ابلیس و کفر یہود بحضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام و قال اللہ تعالیٰ فلما
جاءہم ما عرفوا بہ اے جحدوا و کفر نفاق آنست کہ بزبان اقرار کند بخدائے او تعالیٰ
اما بدل اعتقاد نکند و کفر عناد آنست کہ بدل خدا تعالیٰ را بشناسد و بزبان اقرار بخدا تعالیٰ
نکند و لیکن منقاد و تسلیم وے بگردد و ہمچون کفر ابو طالب زیرا کہ گفت شعر ولقد علمت بان دین محمد

علمائے سیر و ارباب تواریخ چنین ایراد کردہ اند کہ چون ہشت ماہ و بست دیگر روز از
خروج شعب بگذشت ابوطالب وفات یافت و محمد بن قرطبی گفتہ کہ چون ابوطالب
بیمار شد قریش بعیادت وے آمدند اول ایشان را بنواخت و بعد ازان بنصیحت
ایشان پرداخت و ایشان را بصلہ رحم و رعایت عامل و اعطائے سایل دلالت
نمودہ و بصدق حدیث و ادائے امانت مبالغہ فرمودہ انگاہ گفت شمارا وصیت میکنم
بمبالغت و معاونت محمد علیہ السلام کہ او آبین قریش ست و صدیق عرب و او ما مرے
آمدہ است کہ دل قبول قول آن کردہ و زبان بصدق ان گواہی دادہ بخدا سوگند
کہ من چنان مے بینم کہ اشراف افاق و سادات و عظما و اکابر اطراف و اکناف دعوت
او را اجابت نمودہ اند و تصدیق قول او آوردہ و تمامی بلاد و عرب و عجم او را مسلم گشتہ
و زمام حل و عقد عالم بدست تدبیر وے نہادند و مفاتیح ابواب سعادت در حب متابعت
وے نہادند اے بنی ہاشم او را نصرت جوئید و بنفس و مال معاونت او نمائید و بروایت
محمد بن اسحٰق مرویست کہ سید ابرار در وقت مرض موت ابوطالب را فرمود کہ اے
عم حق تعالیٰ ترا جزائے خیر کرامت کناد کہ در وقت صغر مرا کفالت نمودے و در حین کبر
رعایت و شفقت تقصیر نفرمودے اکنون وقت آنست کہ یاری دہی مرا بکفتن یک کلمہ
تا من در قیامت نزد حضرت خداوندی جل شانہ شفاعت تو توانم کرد ابوطالب پرسید
کہ آن کلمہ کدام ست پیغامبر علیہ السلام فرمود لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ابوطالب گفت
بتحقیق میدانم کہ تو نیکخواہ منی و اللہ اگر خوف آن نمیدانشتم کہ ترا قریش سرزنش نمایند
بعد از من و بگویند عم تو ترسید ہر آئینہ چشم ترا بگفتن این کلمہ روشن بمیساختم و روایتے
آمدہ حضرت فرمود کہ الیوم من چون ستم کہ ہمہ را وصیت میکنی کہ سخن او بشنوید و مبایعت
او کنید و خود مخالفت میکنی گفت اے برادر زادہ من اگر در حالت صحت مے بودم
و اللہ مبایعت تو میکردم و سوگند بخدا کہ مرا کردہ مے آید کہ گویند ابوطالب در حین صحت

اما نمیگذاشتند که از اهل قافله یا مقیمان بازار مکه طعام بان زمره ناجیه فروشند ولید بن مغیره
و ابوجهل بن هشام از سایر اهل ظلام در تضییق اهل اسلام میکوشیدند و ابوطالب دران اوقات
اطراف شعب را استوار کرده در محافظت سید ابرار اهتمام بسیار مے نمود و در شب و روز
لحظه از مراقبت حال آن آفتاب عالم افروز غافل و ذاهل نبود و چون قریب سه سال بر این منوال
بگذشت و زبان مشقت بنهایت متقارب گشت قادر متعال ارضه را بران وثیقه گماشت تا هر حرف که غیر نام
حضرت حق عز اسمه دران مکتوب بود بخورد و بروایتے اسامی ایذاے را خورده سایر کلمات را
گذاشت و ایضا هشام بن عمرو بن الحارث العامری و زبیر بن ابی امیه مخزومے و مطعم بن عدے
بن نوفل بن عبد مناف و ابو البختری بن هشام و رمت الاسود بن المطلب بن عبد العزے
با وجود کفر بر حال اهل اسلام ترحم نموده شبے باهم اتفاق کردند که الصحیفه قاطعه را قطعه کنند و
صباح روز دیگر در مجمع قریش اظهار نقض آن معاهده کرده ابوجهل و بعضے دیگر از جهله کفر بقدم
منازعت پیش آمدند دران اثنا ابوطالب بان مجلس تشریف آورده کیفیت استیلاء ارضه
را بران وثیقه هر وجهیکه از حضرت خیر البشر شنوده بود تقریر فرمود که اگر آنچه محمد درین باب بمن
گفته است موافق واقع باشد شما از سر این معاهده درگذرید والا برادرزاده خود را بشما بسپارم تا آنچه
مدعا داشته باشید درباره او بتقدیم رسانید و قریش این سخن را مستحسن شمرده چون الصحیفه
را باز کردند بموجبیکه در زبان وحی ترجمان رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم گذشته بود
واقع بود از انجهت انفعال تمام بحال قریشان راه یافت اما ابوجهل همچنان در طریق عناد
مسلوک بود انگاه آن هیچ نفر که اسامی ایشان مذکور شد انکاعد کنیه را پاره پاره ساختند
و سلاح پوشیده بدر شعب ابوطالب رفتند و حضرت رسالت مآب و اصحاب را از ان شعب بیرون
آوردند تا در زمان صحت و عافیت بمنازل خویش نزول اجلال نمود و آن بواقعه در سال دهم
از بعثت دست داد و هم درین سال وفات ابوطالب اتفاق افتاد ؎ بسال دهم عم خیر البشر
که در خدمتش عمر بردے بسر ؛ بدست اجل داد نقد حیات ؛ محال ست در دار دنیا ثبات

ابوطالب سرور آل غالب را طلب داشته آنچه از قوم شنیده بود بعرض آنحضرت رسانید و گفت
مناسب چنان مے نماید که زبان از تقریر عیوب معبودان این گروه شریر کشیده داری تا مهم باستعمال
سیف و سنان سرایت نکند رسول صلی الله علیه و آله وسلم از استماع این کلمات گمان برد که ابوطالب
را فتورے در امر حمایت و رعایت پیدا شده فرمود که ای عم آنچه من میگویم و میکنم بفرمان
حق تعالے بوده است سرزنش مشرکان بدکیش و تخویف و تحدید بیگانه و خویش مرا ازین
امر مانع نیاید اگر بتقویت و تمشیت مهم من قیام نمای ترا بهتر خواهد بود و الا نصرت آسمانی و عنایت
سبحانی کار مرا کفایت خواهد نمود و آنگاه برخواست تا از مجلس بیرون رود ابوطالب را از
شنیدن کلام خیر الانام علیه الصلوة والسلام رقتے تمام دست داد آن سرور را باز گردانیده
گفت اے برادر زاده من بکاریکه مامور گشته قیام نماے و سرانجام مهمیکه ترا فرموده اند اشتغال
فرماے تا من زنده باشم کسی از اعداے تو مکروهی درین باب نتواند رسانید و ابوطالب درین
باب اشعار چند در سلک نظم کشیده چنانکه در کتب مبسوطه مسطور ست آنگاه بنی هاشم و بنی مطلب
را فراهم کرده در باب محافظت حضرت رسالت از شر اصحاب ضلالت از ایشان استمداد نمود غیر
ابولهب تمامی اهالی آن دو قبیله این معنی را قبول کرده مومنان القوم بجهت احراز مثوبت و کافران
بنابر تعصب و حمیت کمر موافقت بر میان بستند و ابوطالب در محرم سال هفتم از بعثت باتفاق
آنجماعت حضرت رسالت را بشعبیکه منسوب باو بود در آورده و چون کفار قریش جد و کد ابوطالب
را در حفظ و حمایت رسول ع مشاهده کردند شیشه مروت و رعایت صله رحم را بسنگ شقاوت بشکستند
و با یکدیگر عهد و پیمان بستند که با بنی هاشم و بنی المطلب طریقه مناکحت و متابعت و مخالطت مرعے
ندارند و تا توانند نگذارند که بدیشان منفعتے عاید شود بلکه جهت اتصال مضرت در طریق اهتمام
سلوک نمایند و درین باب عهدنامه نوشتند و از در خانه کعبه آویختند لاجرم کار بر اهل اسلام
بغایت دشوار شد چه هرگاه که یکے از ایشان براے سرانجام مهمے از آن شعب بیرون مے آمد
اشرار کفار ایذاے بسیار بدو میرسانیدند اگرچه در موسم حج بحسب ظاهر متوجه اضرار ایشان نمیشدند

متوجه ملازمت حضرت رسالت علیه السلام گردیدند و پس از فتح خیبر بدان سعادت عظمی
و عطیت کبری رسیدند و الله اعلم و باتفاق اهل سیر در سال ششم از بعثت خیر البشر حمزه رض
که عم آنحضرت بود در سلک اهل اسلام انتظام یافت و بعضے میگویند که اسلام حمزه در سال
پنجم بود و الله اعلم و در همین سال پرتو انوار ایمان بر وجنات حال امیر المومنین عمر بن
الخطاب رض تافت و گویند که بعد از حمزه بن عبد المطلب بسه روز سیدنا عمر اسلام آورد
نقل ست که چون سیدنا عمر بشرف اسلام مشرف شد گفت یا رسول الله کافران لات و
عزی را آشکارا می پرستند و تو دین حق تعالے پنهان میداری همچنین مناسب نیست
دین خود را اظهار کن پس از خانه بیرون آمدند ابو بکر صدیق رض از طرف دست راست
پیغمبر و حمزه از جانب چپ و علے مرتضی پیش از حمزه و عمر پیش علی شمشیر حائل کرده و سایر
صحابه در عقب حضرت در جانب کعبه روان شدند و صناديد قریش بر عمر رض حمله کردند عمر نیز بر
ایشان حمله کرد و میان جماعت حرب و ضرب میکرد تا ایشان را از نواحی خانه کعبه دور گردانید
و رسول خدا ص در خانه کعبه در آمد و دو رکعت نماز با اصحاب بگذارد و در آن روز سی و نه
تن مسلمان بودند و عدد اربعین با امیر المومنین عمر تمام شد و ایها النبی حسبک الله و من تبعک
من المومنین نازل شد و در مدارج النبوة مسطور ست که در وقت زیارت در مدینه طیبه بروے
رضی الله عنه سلام میدهند و میگویند السلام علیک یا من کمل الله به الاربعین و منقول ست
که چون کفار قریش دیدند که روز بروز اعلام اسلام روے در ارتفاع دارد و وا یاب کفر و ظلام
میل بانخفاض مے نماید مضطرب گشته ابو جهل بن هشام و شیبه بن ابی ربیعه و نظر بن الحارث
و عاص بن وایل و عقبه بن ابی معیطه با جمعے دیگر از عظماے مشرکین بقصد قتل سید المرسلین ص
کمر بسته نزد ابو طالب رفتند و زبان تکفین باین سخنان کشادند که چون محمد ملت ما محدث در میان
آورده و بنوشته بطغیه و سب آلهه ما اوقات مصروف میدارد و طریقه آنکه او را بما تسلیم نماے
تا بقتل رسانیم والا تلفین دانی که با تو در مقام حرب و قتال خواهیم آمد و پس از رفتن ایشان

ابوطالب سرور آل غالب را طلب داشته آنچه از قوم شنیده بود بعرض آنحضرت رسانید و گفت
مناسب چنان مے نماید که زبان از تقریر عیوب معبودان این گروه شریر کشیده داری تا مهم باستعمال
سیف و سنان سرایت نکند رسول صلی الله علیه و آله وسلم از استماع این کلمات گمان برد که ابوطالب
را فتورے در امر حمایت و رعایت پیدا شده فرمود که ای عم آنچه من میگویم و میکنم بفرمان
حق تعالے بوده است سرزنش مشرکان بدکیش و تخویف و تهدید بیگانه و خویش مرا ازین
امر مانع نیاید اگر بتقویت و تمشیت مهم من قیام نمای ترا بهتر خواهد بود و الا نصرت آسمانی و عنایت
سبحانی کار مرا کفایت خواهد نمود و آنگاه برخواست تا از مجلس بیرون رود ابوطالب را از
شنیدن کلام خیر الانام علیه الصلوة والسلام رقتے تمام دست داد آن سرور را باز گردانیده
گفت اے برادر زاده من بکاریکه مامور گشته قیام نماے و سرانجام مهمیکه ترا فرموده اند اشتغال
فرماے تا من زنده باشم کسی از اعداے تو مکروهی درین باب نتواند رسانید و ابوطالب درین
باب اشعار چند در سلک نظم کشیده چنانکه در کتب مبسوطه مسطور است آنگاه بنی هاشم و بنی مطلب
را فراهم کرده در باب محافظت حضرت رسالت از شر اصحاب ضلالت از ایشان استمداد نمود غیر
ابولهب تمامی اهالی آن دو قبیله این معنی را قبول کرده مومنان القوم بجهت احراز مثوبت و کافران
بنابر تعصب و حمیت کمر موافقت بر میان بستند و ابوطالب در محرم سال هفتم از بعثت باتفاق
آنجماعت حضرت رسالت را بشعبیکه منسوب باو بود در آورده و چون کفار قریش جد و کد ابوطالب
را در حفظ و حمایت رسول ع مشاهده کردند شیشه مروت و رعایت صله رحم را بسنگ شقاوت بشکستند
و با یکدیگر عهد و پیمان بستند که با بنی هاشم و بنی المطلب طریقه مناکحت و متابعت و مخالطت مرعے
ندارند و تا توانند نگذارند که بدیشان منفعتے عاید شود بلکه جهت اتصال مضرت در طریق اهتمام
سلوک نمایند و درین باب عهدنامه نوشتند و از در خانه کعبه آویختند لاجرم کار بر اهل اسلام
بغایت دشوار شد چه هرگاه که یکے از ایشان براے سرانجام مهمے از آن شعب بیرون مے آمد
اشرار کفار ایذاے بسیار بدو میرسانیدند اگرچه در موسم حج بحسب ظاهر متوجه اضرار ایشان نمیشدند

متوجه ملازمت حضرت رسالت علیه السلام گردیدند و پس از فتح خیبر بدان سعادت عظمیٰ
و عطیت کبریٰ رسیدند و اللہ اعلم و باتفاق اہل سیر در سال ششم از بعثت خیر البشر حمزہ رض
کہ عم آنحضرت بود در سلک اہل اسلام انتظام یافت و بعضے میگویند کہ اسلام حمزہ در سال
پنجم بود و اللہ اعلم و در ہمین سال پرتو انوار ایمان بر وجنات حال امیر المومنین عمر بن
الخطاب رض تافت و گویند کہ بعد از حمزہ بن عبد المطلب بسہ روز سیدنا عمر اسلام آورد و
نقل ست کہ چون سیدنا عمر بشرف اسلام مشرف شد گفت یا رسول اللہ کافران لات و
عزی را آشکارا پرستند و تو دین حق تعالے پنہان میداری ایچنین مناسب نیست
دین خود را اظہار کن پس از خانہ بیرون آمدند ابو بکر صدیق رض از طرف دست راست
پیغمبر و حمزہ از جانب چپ و علے مرتضیٰ پیش از حمزہ و عمر پیش علی شمشیر حائل کردہ و سایر
صحابہ در عقب حضرت در جانب کعبہ روان شدند و صنادید قریش بر عمر رض حملہ کردند عمر نیز بر
ایشان حملہ کرد و بان جماعت حرب و ضرب میکرد تا ایشان را از نواحی خانہ کعبہ دور گردانید
و رسول خدا ص در خانہ کعبہ در آمد و دو رکعت نماز با اصحاب بگذارد و در ان روز سی و نہ
تن مسلمان بودند و عدد اربعین با امیر المومنین عمر تمام شد و ایها النبی حسبک اللہ و من تبعک
من المومنین نازل شد و در مدارج النبوۃ مسطور ست کہ در وقت زیارت در مدینہ طیبہ بروے
رضی اللہ عنہ سلام میدہند و میگویند السلام علیک یا من کمل اللہ بہ الاربعین و منقول ست
کہ چون کفار قریش دیدند کہ روز بروز اعلام اسلام روے در ارتفاع دارد و ابواب کفر و ظلام
میل بانخفاض مے نماید مضطرب گشتہ ابو جہل بن ہشام و شیبہ بن ابی ربیعہ و نظر بن الحارث
و عاص بن وایل و عقبہ بن ابی معیط با جمعے دیگر از عظماے مشرکین بقصد قتل سید المرسلین
کمر بستہ نزد ابو طالب رفتند و زبان تکفین این سخنان کشادند کہ چون محمد ملت محدث در میان
آوردہ و بنوشتہ بطغیہ و سب آلہ ما اوقات مصروف میدارد و طیفہ آنکہ او را بما تسلیم نماے
تا بقتل رسانیم والا تفین دانی کہ با تو در مقام حرب و قتال خواہیم آمد و پس از رفتن ایشان

نیابم آنگاه بانعقاد مجلس عظیم حکم داده باحضار مهاجران اشارت فرمود صحابه جعفر بن ابی طالب
را مقتدائے خود ساخته بدان مجلس شتافتند بعد از تقدیم لوازم تحیت و تسلیم بعبارت لایقه
کیفیت بعثت حضرت رسالت و طغیان اهل ضلالت و تنزل آیات بینات الهی و چگونگی آثار
سالکان مسالک تباهی را بنجاشی معروض نجاشی گردانیده و بقرات آیتے چند از کلام حضرت
خداوندی مامور گشته تلاوت سورهٔ مریم کرد چون بدین آیت رسیده فکلی و اشربی و قری عیناً
نجاشی گریان شد و اساقفه که صحف انجیل در نظر داشتند چندان اشک افشاندند که محاسن ایشان
تر گشت نجاشی بر زبان آورد که ان هذا لهو الحق بخدا سوگند که این کلام و انچه بر موسیٰ و عیسیٰ
علیهما السلام فرود آمده از یک مشکوه است آنگاه روے بعمرو عاص و رفیق او آورده گفت که والله
این جماعت را بشما نسپارم و نسبت بدیشان شرایط رعایت و عنایت بجاے ارم جعفر و دیگر
اصحاب ازان مجلس سرفراز و مستظهر و رسول قریش محروم و بر ایشان خاطر بیرون رفتند عمرو عاص روز
دیگر بخدمت نجاشی شتافته گفت که این طایفه عیسیٰ را بعبودیت منسوب میدانند و نجاشی گرت دیگر
جعفر را طلبیده پرسید که شما در حق عیسیٰ چه میگوئید جعفر گفت آن گوییم که خدائے ما گفته هو عبد الله
و رسوله کلمة القاها الی مریم و روح منه نجاشی خاشاکی از زمین برداشته گفت میان حال عیسیٰ
و انچه شما گفتند اینقدر فرق نیست مرحبا شما را و انکس را که شما از نزد وے آمده اید و من گواهی
میدهم که رسول خداوند است پس تحف و تبرک قریش را باز داده گفت چون خدا تعالیٰ ملک بمن
بی رشوت ارزانی داشته من نیز رشوت نگیرم و سخن اهل غرض درباره مهاجران بسمع قبول
ننوشم آنگاه عمرو عاص خایب و خاسر بازگشته جعفر ایمن و مطمئن خاطر بار فقای خویش در ان دیار
متوطن شد و در کتب سیر مسطور است که از جمله مهاجران حبشه هشتاد و چند مرد با زده زن
از قریش بودند و هفت نفر از قبایل دیگر بعد از انکه خیر البریه علیه الصلوة و السلام از مکه مبارک بمدینه طیبه
هجرت فرموده از رجال سی و سه کس و از نسوان هفت نفر محبوس شدند بست و چهار کس دیگر در واقعه
بدر بدان بدر سپهر نبوت پیوستند و جعفر رض بموافقت سایر مهاجران در سال هفتم از هجرت

محفل قریش بآواز بلند قرأت نموده و دران حین ابلیس لعین فرصت یافته در وقتیکه آیت افرءیتم
اللات والعزی ومنات الثالثة الاخری برزبان وحی بیان آنحضرت میگذشت این کلمه
بگوش بت پرستان رسانید که ملک الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی و از استماع این
کلام عبده اصنام فرخناک شده چون رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بعد فراغ از تلاوت سوره
سجده کرد جمیع مشرکان که حاضر بودند غیر ولید بن مغیره سر بسجده نهادند و باهم گفتند که چون محمد خدایان
ما را بچنین وجهی یاد نموده ما نیز دیگر با او استهزا ننمایم والبواب ایذا بر رویش نکشایم وجبرئیل
امین علیه السلام سید المرسلین را از القای شیطان واقف گردانیده انمعنی موجب ملال خاطر انور گشت
کریم نواز شش پذیرفت جهت تسلی ضمیر آنحضرت این آیت فرستاد که وما ارسلنا من قبلک من
رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته فینسخ الله ما یلقی الشیطان ثم یحکم الله آیاته
والله علیم حکیم و مشرکان از ینحال خبر یافته بار دیگر نسبت بخیر البشر صلی الله علیه وآله وسلم
در مقام عصیان وطغیان آمدند لیکن چون خبر اظهار اطاعت ایشان بگوش مهاجران حبشه
رسیده بمقتضای کلمه حب الوطن من الایمان بجانب حریم حرم بازگشتند و بعد از وصول از حقیقت
واقعه خبر یافته وتعذیب وتشنیع مشرکان را بیشتر از پیشتر دیده وشنیده نوبت دیگر
عازم حبشه شدند و درین کرت جعفر بن ابیطالب با جمعی کثیر از رجال ونسوان صحابه
با ایشان موافقت فرمودند و نجاشی نسبت باجماعت طریق احسان مسلوک داشته
از غایت حسد عمرو بن عاص وعماره بن الولید وبروایتی عبد الله بن ابی ربیعه را قریش
با تبرکات لایقه نزد نجاشی فرستاده التماس نمودند که مهاجران را بطرف حرم باز گردانند
وعمرو بن عاص وغیره بعد طی مراحل ومنازل بحبشه رسیده بوسیله نواب نجاشی که از قریشان
رشوتها ستانده بود عرض کردند که ما را ازین غربا هیچ فائده متصور نیست ومناسب چنان
می نماید که ایشان را باین رسولان سپاریم تا بحکم نجاشی این سخنان را نه پسندید و برزبان
گذرانید که هرگز طایفه را که التجا باورده اند تسلیم خصم ننمایم تا وقتیکه بر حقیقت حال اطلاع

اظهار عداوت و استهزا کردند و در ایذا و اضرار سید ابرار و صحابه عالیمقدار لوازم سعی
و کوشش و اهتمام بجا آوردند بیهوده گویان زبان سفاهت کشاده کمر تعصب و ستیزه
بر میان جان بستند و عیب جویان خاک نامرادی در دیده مروت پاشیده دل آنحضرت
بسنگ جور و جفا خستند و آن بیت القصیده زمره انبیا را شاعر خواندند و لحظه آن مظهر
اعجاز اصفیا را ساحر گفتند ساعتی آن مرکز دایره عقل و خرد را بجنون منسوب کرده لباس
بی شرمی شعار خود ساختند و زمانی آن سر دفتر مخبران صادق را بکذب متهم داشته
لوای آزرمی افراختند و در پی ایذای آنحضرت شدند و چون قریش ضمانت و رعایت
ابوطالب ندات خجسته صفات علیه افضل الصلوة و اکمل التحیات دانستند که چندان آذیتی
بسبب آن نمی توانند رسانید لوای شقاوت برافراختند بر ایذای اصحاب پرداختند
و اکثر ضعفای صحابه را گرفته بعذابهای گوناگون تعذیب می نمودند و تکلیف میکردند که از
دین حق تبرا نمایند از آنجمله پدر و مادر عمار یاسر و سمیه را چندان ایذا نمودند که بسعادت
شهادت پرسیدند و اول کسیکه ازین امت بدان درجه علیه فائز شدند ایشان بودند
و چون حرکات ناشایست اصحاب ضلال از حد اعتدال متجاوز گشت رسول خدا صلی الله
علیه و آله و سلم صحابه را رخصت فرموده که بجانب حبشه هجرت نمایند و در ماه رجب سال
پنجم از بعثت یازده مرد و چهار زن پوشیده و پنهان از میان سیه دلان قریش بیرون
رفته رو بدیار سیه پیکران آوردند و حضرت عثمان بن عفان رض و زوجه وی رقیه بنت خیر الانام
علیه السلام و زبیر بن العوام و عبد الرحمن بن عوف و عثمان بن مظعون و ابو سلمه بن عبد الاسد
مخزومی و زوجه وی ام سلمه رضی الله عنهم از آنجمله بودند و اینجماعت بکشتی از دریا عبور
نموده بزمان صحت و عافیت بمقصد رسیدند و در جوار ملک حبشه که موسوم باصمینه بود قرار
گرفته از ایذای کفار فارغ گردیدند و در جمله کتب تفاسیر مسطور است که بعد از رفتن مهاجران
حبشه بروزی چند سوره والنجم نازل گشته آنمهر سپهر نبوت آیات آن سوره را در

جبرئیل آمد و آیه کریمه فاصدع بما تؤمر و اعرض عن المشرکین فرود آورد و یعنی اے محمد اظہار
کن آنچه امر کرده شدی بدان و آشکارا کن دعوت را و بگردان روے خود از مشرکین پس
آنحضرت بطریقه آشکارا امر خلایق را بجاده دین قویم و شارع شریعت مستقیم دلالت کرد و از
ترک عبادت اصنام نهی نمود و همدران ایام آیه کریمه و انذر عشیرتک الاقربین نازل گردید
سید المرسلین دعوت و انذار خویشان نزدیک را مانند ابولهب و حمزه و عباس و غیرهم پیش
نهاد همت عالی همت گردانید و بصحت پیوسته که چون این مذکور نازل گردید حضرت بکوه صفا
برآمد و ندا کرد کیا معشر قریش یا بنی فهر یا بنی غالب یا بنی لوے یا بنی عدے بطون قریش را
یکیک میخواند قوم چون آواز آنحضرت شنیدند گفتند محمد بر کوه صفاست و ما را میخواند اقبال
نمودند و نزد وے فراهم آمدند و گفتند مالک یا محمد و روایتے آنکه فرمود اے گروه قریش
اشتروا انفسکم من الله لا اغنی عنکم من الله شیئا یا بنی عبد المطلب لا اغنی عنکم من الله
شیئا یا عباس بن عبد المطلب لا اغنی عنک من الله شیئا یا صفیه عمه رسول الله لا اغنی
عنک من الله شیئا یا فاطمه بنت محمد سلی ما شئت من مالی لا اغنی عنک من الله شیئا انگاه
فرمود که اے معشر قریش شما مارا دروغ گوے میدانید یا تصدیق قول من میکنید جمله
گفتند آرے تو پیش ما متهم بدروغ نشده و راست تر از تو ندیده ایم حضرت فرمود
بدانید و آگاه باشید که من شما را از عذاب شدید حضرت جبار بیم میکنم ابولهب که عم آنحضرت
بود گفت تبا لک یعنی هلاکت باد تراو سایران قوم گفتند الهذا جمعتنا یعنی برے این جمع
کرده ما را پس حق تعالی سوره تبت یدا ابی لهب فرستاد بصحت پیوسته که مادامیکه
خیر الانام علیه الصلوة و السلام متعرض بیان عیوب بتان قریش نمیشد آن طایفه نیز دست
تعرض از دامن عرض آنحضرت کوتاه میداشتند و هرگاهیکه بر محافل ایشان میگذشت
میگفتند که این پسر عبد المطلب ست که از آسمان خبر میدهد و دعوے میکند که ملایکه با من
سخن میگویند و بعد ازانکه آیات قرآن مبنی بر بطلان اوثان فرود آمد قریش با نبی آخر الزمان

اہل سیر و تواریخ آنست کہ اول خدیجہ کبریٰ بعد از او علی مرتضیٰ بعد ازان زید بن حارث آنگاہ
ابو بکر صدیق پس بلال حبشی بودہ است رضی اللہ عنہم و در مجلد ثانی روضۃ الاحباب مسطور است
بعضے از ایمہ دین میگویند کہ اقرب باحتیاط و ورع آنست کہ گویند اول مومنان از نسوان
خدیجہ کبریٰ و از صبیان علی مرتضیٰ و از رجال حر بالغ ابو بکر صدیق و از موالی آزاد زید بن
حارث و از عبید بلال حبشی بودہ است رضی اللہ عنہم و در میان این دو ایل اولیت خدیجہ
تحقیقی ست و باقی اضافی و اللہ اعلم بحقایق الامور بصحت پیوستہ کہ در اوایل ایام بعثت
جعفر بن ابی طالب و عثمان بن عفان و زبیر بن عوام و طلحہ بن عبد اللہ و سعد بن ابی وقاص
و عبد الرحمن بن عوف و ابی عبیدہ بن الحارث مسلمان شدند آنگاہ ابو عبیدہ بن الجراح
و ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی و عثمان بن مظعون و ارقم بن الارقم در سلک اتباع حضرت
خاتم صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم منتظم گشتند و بعد ازین جماعت عمار بن یاسر و مادرش
سمیہ و ام سلمہ بنت امیہ بن مغیرہ و خولہ بنت حکیم و سعید بن زید و فاطمہ بنت خطاب و صہیب
رومی و خباب بن ارث و عبد اللہ بن مسعود و عامر بن فہیرہ و خنیس بن خذافہ و جمع دیگر
از مردان و زنان بتدریج ایمان آوردند و در مدارج النبوۃ منقول ست کہ ابن سعد گفتہ
اول زنیکہ ایمان آورد بعد خدیجہ ام الفضل زوجہ عباس و بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم اجمعین
و آوردہ اند کہ قبل از بعثت شیاطین بر آسمان صعود می نمودند و ہر یک در مقام معین قرار
گرفتہ گوش بر آسمان میداشتند و از فرشتگان کلماتیکہ مبنی بود از حوادث و نبوی می شنیدند
و یک کلمہ حق را با چند سخن باطل مخلوط ساختہ بخلق میرسانیدند و چون بست روز از بعثت
آن سرور گذشت شیاطین بشہب ثاقب از صعود بر آسمان و از استراق سمع ممنوع
شدند و از بن منصب معزول گشتند و کاہنان از فن کہانت بے نصیب شدہ از سر آن دعوے
در گذشتند و منقول ست کہ در اوایل حال آنحضرت مردم را بخفیہ دعوت اسلام میفرمود و از
اطراف یک یک و دو دو مے آمدند و ایمان مے آوردند تا سہ سال بدین نوع بگذشت بعد ازان

برد اشته خواهم برد و این امر قریب بقیامت خواهد بود و الله اعلم و گفته اند که اول چیزیکه واجب
شد از عبادت بعد از ایمان و توحید دو رکعت نماز بوده که جبرئیل ع آنحضرت را تعلیم نموده بود
و مقاتل گفته است که نماز اول فرض وے دو رکعت بود در غداة و دو رکعت در عشی بحکم حق
سبحانه تعالی و سبح بحمد ربک بالعشی و الابکار و در فتح الباری گفته که بود آنحضرت که نماز میگذارد
پیش از قضیه اسرے و همچنین اصحاب وے ولیکن اختلاف کرده شده است که ایا پیش از صلوة
خمس فرض بود از صلوة چیزے پس بعضے گفته اند که فرض بود نماز پیش از طلوع الشمس و قبل غروبها
و امام نووے گفته که اول انچه واجب شد بر آنحضرت انذار و دعوت بتوحید بود و پس ازان فرض
کرد حق تعالی قیام لیل را چنانکه در اول سورهٔ مزمل ست پس نسخ کرد آنرا در آخر این سوره پس
نسخ کرد همه را بایجاب همه صلوة خمس لیلة الاسرا چنانکه در مدارج النبوة مسطور ست و گویند اول
کسیکه نماز عشا خواند موسی ع ست و اول کسیکه نماز مغرب خواند عیسی ع ست و اول کسیکه نماز عصر
خواند یونس ع و اول کسیکه نماز ظهر خواند ابراهیم ع ست و اول کسیکه نماز فجر ادا نموده آدم
ع بود و اختلاف ست علما را که اول کسیکه ایمان آورد و تصدیق رسالت جناب رسول کریم نمود
کیست اکثر محققان و انش اثر بران رفته اند که خدیجه کبری اول سعادت مند ایست که با این
سو هیبت عظمی فراز گشته و از عبد الله بن عباس در این باب روایتے وارد گشته و نزد
فرقه بر روایت عمرو بن عتیبه و ابو سعید مذری و حسان بن ثابت و اسما بنت ابی بکر و غیرهم
از تابعین و جماعه از صحابه ثبوت پیوسته که بیشتر کسیکه بوحدانیت الهی و رسالت جناب ختمی
پناهی ایمان آورد ابو بکر صدیق بوده و موافق عقیده این فرقه از ابن عباس نیز روایتے
هست و پیش زمره دیگر بر روایت ابو ذری غفاری و سلمان فارسی و مقداد بن اسود
کندی و جناب بن الارث و جابر بن عبد الله انصاری و زید بن ارقم و انس بن مالک
رضی الله عنهم بصحت رسیده که ایمان علی مرتضی کرم الله وجهه بر تمامی اصحاب سبقت دارد
و زمره نیز مطابق اعتقاد خود از ابن عباس رض روایت یافته اند و صحیح نزد محققان

بآسمان دنیا و روایت آنکه قران بیکبار از لوح محفوظ بآسمان دنیا فرود آمده و از آسمان دنیا
برحسب مصالح عباد بنجم در مدت بیست و سه سال نازل شده مقوی این قول ست و بعضے دیگر
تاویل چنان کرده اند که شهر رمضان الذی انزل فی شانه القران و بعضے از بزرگان متاخرین در
تلفیق بین الروایتین چنین گفته اند که ابتدائے وحی بر آنحضرت در خواب در ماه ربیع الاول سال چهل
و یکم بوده و ابتدائے وحی در بیداری و نزول قران در ماه رمضان همان سال بود و الله اعلم
اما سوره اول بقول بعضے اقرا بود و روایتے دیگر آنست که یا ایها المدثر بود و روایتے دیگر
آنست از خدیجه خاتون که سوره فاتحة الکتاب بوده و بعضے از بزرگان متاخرین بین الروایات
بر تقدیر صحت در تلفیق چنین میگویند که اول آیه که نازل شد بر سبیل اطلاق سوره اقرا بود و سوره
مدثر بعد از فترت اول و نازل شده و اول سوره که جبرئیل ع استماع آنحضرت کرده پیش از انکه زبان
جبرائیل آنحضرت ظاهر شود سوره اقرا بسم ربک و سوره فاتحة الکتاب آورده بود و بعضے دیگر از
علما میگویند که اولیت نزول اقرا حقیقی ست و دیگر اضافی یعنی اول سوره که دلالت بر تبلیغ
و انذار کند مفتح و مدثر بوده و اول سوره از سور قرانی که کامل نازل شده فاتحة الکتاب بوده و الله
اعلم و بعضے از علما گفته اند که فرود آمد جبرئیل ع بر محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم بست و چهار
هزار بار و بر آدم ع دوازده بار و بر ادریس ع چهار بار و بر نوح پنجاه بار و بر ابراهیم ع
چهل و دو بار و بر موسی علیه السلام چهار صد بار و بر عیسی ع ده بار چنانکه در سوانح لدنیه
منقول ست و مروی ست که رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم فرمود که از جبرئیل ع سوال کردم
که ایا بعد از من در دنیا خواهی آمد جبرئیل ع گفت آری یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم
یکبار بعد از تو در دنیا نزول خواهم نمود و ده چیز را از دنیا خواهم برداشت یکے برکت را از
زمین دوم رحمت را از قلوب خلایق سوم محبت را از بندگان چهارم همت را از مردمان
پنجم حیا را از زنان ششم سخاوت را از اغنیا هفتم صبر را از فقرا هشتم عدل را از امرا نهم قران مجید
را از هم ایمان را از اهل ایمان نعوذ بالله منها یعنی این ده چیز را از روے زمین بحکم رب العالمین

حدیثے آوردہ کہ خدیجہ پرسید از حضرت حال ورقہ را بعد از وفات وے فرمود آنحضرت دیدہ ام
من او را در خواب کہ بر وے جامہاے سفید ست و این علامت ایمان ست و در روضۃ الاحباب
حدیثے آوردہ کہ دیدم قس را در جنت کہ بر وے جامہاے سبز ست زیرا کہ وے ایمان آوردہ بمن
و تصدیق کرد مرا و مراد از قس ورقہ است و قس و قسس دانشمند نصاری و رئیس ایشانرا گویند
در دین و علم واللہ اعلم و باتفاق علماے سیر بعد از نزول وحی مدت سہ سال وحی نازل نشد و
فتورے واقع گردید و آنحضرت ازین فترت بغایت اندوہناک گشت بمرتبہ کہ چند نوبت قصد کرد
کہ خود را از قلہ کوہ باندازد و ہر بار جبرئیل ع بر آنحضرت ظاہر میشد و میگفت یا محمد تو پیغمبر خداے
بحق لاجرم دل مبارکش تسکین میگرفت و ضمیر ہمایونش اطمینان مے پذیرفت و از جابر بن عبد اللہ
انصاری مروی ست کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود کہ در زمان فترت وحی
میرفتم براہے ناگاہ آوازے شنیدم از آسمان چشم بالا کردم دیدم ہمان ملکے کہ در غار حرا
بر من آمدہ بود یعنے جبرئیل بر کرسی میان آسمان و زمین نشستہ خوفے و ترسے از وے بر من طاری شد
بخانہ باز گشتم و گفتم زملونی زملونی پس مرا گلیمے بپوشانیدند و ہمان زمان این آیہ نازل گشت یا ایہا المدثر
قم فانذر و ربک فکبر و ثیابک فطہر والرجز فاہجر بعد از ان وحی سمت تواتر پذیرفت من بعد
باظہار دعوت زبان کشادم و حکمت در فترت وحی آن گفتہ اند کہ در ابتداے نبوت سہ سال
اسرافیل ع ملازم آنحضرت شدہ در این مدت جبرئیل وحی نیاوردہ این سخن را این جواب ست در
کتاب وفا ابن اثیر و اہل سیر اختلاف دارند در آنکہ ابتداے نزول وحی کے بودہ و اول
سورہ کدام بودہ کہ نازل شد محمد بن اسحق و جمعے کثیر از ایمہ بر آنند کہ ابتداے نزول وحی در ماہ
رمضان بودہ بدلیل آیہ کریمہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القران و دلیل دیگر سورہ بزرگ قدر انا
انزلناہ فی لیلۃ القدر لیکن آنچہ اکثر اصحاب حدیث و اہل سیر بر آنند در ماہ ربیع الاول نزول
وحی را تعیین کردہ اند در سال چہل و یکم از ولادت در سیوم یا ہشتم یا دوازدہم ماہ مذکور در جامع
الاصول ترجیح این قول کردہ و میگویند کہ مراد از نزول قران در ماہ رمضان نزولیست از لوح محفوظ

دارد هرگز در بدی نیفتد و روے ویرانی نه بیند و خدیجه بسخنان سنجیده و دلایل سدیده سید عالم
را تسکین داده و این دلالت دارد بر کمال فراست و معرفت خدیجه بحقایق امور و صدق اقوال
نقل ست که خدیجه چون آنحضرت را تسلی داده گفت اگر بخواهی این واقعه را با پسر عم خود ورقه
بن نوفل عرض کنم و ورقه مردی بود که دین قریش و رسوم جاهلیت ترک کرده بود و موحد شده در
دین نصرانیت در آمده کامل بود و انجیل را بعربی کتابت کرده بود و بکتب آسمانی دانا بود و در اواخر
پیر و نابینا شده بود و گویند که این ورقه همسن عبد الله والد آنحضرت بود خدیجه پیش ورقه رفته
گفت اے پسر عم من خبر ده مرا از جبرئیل ع ورقه گفت قدوس قدوس جبرئیل را در دین دیار یکه
کرا اهل آن بعبادت اصنام قیام مے دارند که یاد میکند جبرئیل آمین و رسول خداوند ست جل و
علا که وحی بتوسط او بر انبیا نازل مے شود خدیجه گفت محمد میگوید که جبرئیل بر من فرود آمد
و صورت حال چنانچه آن سرور شنیده بود تقریر کرد ورقه گفت سوگند بخدا که جبرئیل بر زمین
فرود آمده باشد خداوند تعالی خیر بسیار و برکت بیشمار با بندیار ارزانی دارد تحقیق که جبرئیل ع
ناموس اکبر ست بموسی و عیسی نازل مے شد انگاه ورقه از خدیجه گفت که محمد را نزد من فرست
تا کیفیت حال را بوسطه از وے بشنوم و خدیجه التماس ورقه را بخاتم الانبیا علیه السلام رسانید
آنحضرت نزد او رفت و حکایت نزول جبرئیل ع و اوردن آیات تنزیل را باز گفت ورقه گفت ابشر یا
محمد ثم ابشر بدرستیکه من گواهی میدهم که تو آن پیغمبر یکه عیسی ع بقدوم آن بشارت داده رود
باشد که مامور شوی بقتال و جهاد کفار و اگر من امروز را درمے یافتم هر آینه ترا نصرت مے نمودم
و کاش آنروز جوان و توانا مے بودم و کاش در میان احیا مے بودم که قوم ترا ازین شهر اخراج کنند
تا ترا مدد کار بها میکردم حضرت فرمود مرا بیرون خواهند کرد ازین شهر ورقه گفت آرے هیچ
نبی بر قوم خود مبعوث نشد الا که باو دشمنی نکردند و ویرا آزار ننموده اند القصه ورقه بن نوفل
تصدیق رسالت آنحضرت کرده خاطر همایونش را مطمین گردانیده بعد ازان باندک زمانے فوت
شده بدریافتن آوان دعوت حضرت رسالت علیه السلام فایز نشده و در مدارج النبوة از مشکوة

بداشت وگفت بخوان حضرت فرمود کہ من خواننده نیستم دیگر باره جبرئیل در بر گرفت و
بیفشرد چنانکه طاقتش طاق گردید بعده بگذاشت وگفت بخوان حضرت فرمود که من خواننده
نیستم بار سوم جبرئیل بگرفت وبفشرد که پیش ازان طاقت نداشت انگاه آنحضرت را بگذاشت
وگفت اقرار باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرار وربک الاکرم الذی علم بالقلم
علم الانسان مالم یعلم سید کائنات علیه التحیة والثنا صفر باید که آنچه از جبرئیل شنیدم در دل خویش
کالنقش فی الحجر مثبت یافتم بعد ازان جبرئیل ع پای خود را بر زمین زد چشمه آب پیدا شد وضو
ساخت مشتمل بر مضمضه و استنشاق و روئے دستها و پاها هر یک را سه بار شست و مسح سر یکبار
کرد آنحضرت را بدان طریقه دلالت فرمود تا وضو بساخت چون از وضو فارغ شد جبرئیل
یک کف آب برداشت و بر روے مبارک بپاشید بر بیفشاند و پیش رفت و دو رکعت نماز بگذارد و
آنحضرت اقتدا فرمود و جبرئیل گفت اے محمد نماز همچنین ست بعده جبرئیل ع بر آسمان عروج نمود
انگاه آنحضرت بخانه خدیجه تشریف آورد و لرزه بر اندام شریف بوده و بوا در آنحضرت میلرزید
و بوا در گوشت پاره ها که درمیان دوش و کردن مے باشد و آن در وقت ترس و هول میلرزد
و چون ترسان و مضطرب الحال نزد خدیجه در آمد فرمود زملونی زملونی پوشانید مرا بپوشانید
مرا پس بپوشانیدند آنحضرت را و انداختند بر بدن مبارک او گلیمے و آب سرد بر آنحضرت
ریختند تا خوف و روع آنجناب تسکین یافت و بحال خود بر آمد و از خدیجه حال خود را بیان
فرموده گفت من بر نفس خود ترسیدم تا در بلیه نیفتم خدیجه گفت معاذ الله که حضرت الهی از فیض
نامتناهی در باره تو بغیر خیر نخواهد زیرا که تو صله رحم بجاے آری و بار عیال میکشی و گشت میکنی
و مهمانداری مے نماے و یاری میدهی مردمان را بر نوایب و حوادث حق به باطل و جاے میدهی
یتیم را و راست میگوے و امانت میگذاری و دستگیری میکنی درماندگان را و نیکوے کننده
با فقیران و غریبان و نیکخواهی میکنی یا خلق و در روایتے آمده که تو خوبروے و خوش خلقے
و خوش آوازے و خوش کرداری و خوش گفتاری و عالی همتی یعنے هر گاه این صفات از این حوال

در عجائب المخلوقات حدیثے نقل کردہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرمود جبرئیل را
کہ من میخواہم کہ ترا بانصورت کہ ہستی ببینم جبرئیل ع فرمود کہ طاقت نداری رسول خدا صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم فرمود کہ بلے طاقت دارم پس وعدہ فرمودہ بہ پیغمبر کہ در بقیع در شب ماہ کہ روشن
باشد بیائید تا شمارا بنمایم صورت اصلی خویش را پس آمد جبرئیل در النقیب بر صورت خود در برابر چشم
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس رسول خدا او را بدید کہ آفاق را تمام فرو گرفتہ پس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیہوش ماند پس چون بہوش باز آمد جبرئیل ع بر صورت خود کہ بود باز آمد پیغمبر فرمود
گمان ندارم کہ از مخلوقات حق تعالیٰ کسے بعظمت شما باشد جبرئیل فرمود چون باشد کہ اگر اسرافیل را
بہینید و حال آنکہ عرش بر دوش اوست و آنکہ ہر دو پاے او فرو رفتہ است تا آخر زمین ہفتم و آنکہ ہر روز
کوچک میشود از بزرگی حق تعالیٰ تا آنکہ کوچک میشود ہمچون گنجشک کوچک و کعب الاحبار گفتہ
کہ جبرئیل افضل ملایکہ است و او را شش بال است در ہر بال صد بال دیگر است و او را غیر ازین
بالہا دو بال دیگر است کہ آن دو بال را ہیچ کس ندیدہ مگر آنوقت کہ بامر خدا تعالیٰ میخواہد کہ ہلاک کند قریہ
را پس واضح شد کہ جبرئیل دو بار بر صورت اصلی خود بر آنحضرت فرود آمدہ یکبار در غار حرا بار دیگر
موافق حدیثیکہ در عجائب المخلوقات مذکور ست در بقیع واللہ اعلم القصہ چون پیغامبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم آن شکل و ہیئت پدید از عظمت و جسامت وے بترسید و گفت من انت رحمک اللہ
فانی لم اعرفک یا فخر اعظم منک خلقا ولا احسن منک وجہا یعنے کیستے تو خدے بر تو رحمت کناد
بدرستیکہ من ہیچ چیز از تو بزرگتر و خوبرو تر ہرگز ندیدہ ام جبرئیل جواب داد کہ انا روح الامین الیٰ
جمیع النبیین والمرسلین اقرا یا محمد یعنے من روح الامین ام بجانب جمیع انبیا و مرسلان بخوان اے
محمد خواجہ عالم فرمود چہ خوانم و حال آنکہ من خواندہ نیستم پس جبرئیل از زیر پر خود نامہ نوشتہ
بیرون آورد از حریر بہشتی کہ بدر و یاقوت منسوج بود و بر روے آنسرور انداخت و فرمود
بخوان آنحضرت فرمود من خواندہ نیستم و درین نامہ ہم چیزے نوشتہ نے یا بم جبرئیل ع پیغامبر را
بخود ملزم کرد و بفشرد چندانکہ بیطاقت شد و نزدیک بود کہ از ہوش رود و انگاہ دست از وے

اما مکالمه درمیان واقع نشده ما در روز دوشنبه هفدهم ماه صیام بغار حرا تشریف دارد در آن
ساعت آن سرور علیه السلام از برای قیلوله تکیه فرموده که جبرئیل علیه السلام از خلف او در آمد
و آنحضرت را متنبه ساخت سید رسل علیه السلام راست بنشست و از چپ و راست نظر کرد
هیچکس را ندید باز تکیه فرمود دیگر بار جبرئیل علیه السلام در آمد و گفت قم باذن الله یا محمد آن سرور
سر برداشت شخصی دید بصورت مردی از پیش آنحضرت روان گردید خواجه عالم علیه السلام
از عقب وی بیرون آمد چون آن شخص بمیان کوه صفا و مروه رسید بیکبار ببالید و چنان بزرگ شد
که پای وی در زمین بود و سر وی در آسمان و پرهای خویش بگشاد از مشرق تا بمغرب
احاطه نمود و آنحضرت صورت غریب مشاهده فرمود و طول و عرض باین طریق و شکل پایهای
زرد و بالهای سبز پیشانی با جلا و صفا و رخساره بغایت نورانی و دندانها سپید و براق و موی
سرخ برنگ مرجان و گردن هموار یاقوت حمرا در گردن و در میان دو چشم وی نوشته لا اله الا الله محمد
رسول الله و در بعضی روایات در وصف جبرئیل علیه السلام چنین وارد گشته که مر او را هشتاد
گیسوست مجعد و چشم مبارکش مکحل و نور وجود او در میان ملایکه کرام بمرتبه که گویند آفتاب ست
در میان ظلام مر او را سیصد و شصت هزار بال ست و هر بالی را چندین هزار پر که خوردترین
پرها از پرهای او دنیا را از مشرق تا بمغرب بپوشد و تاجی ست بر سر مبارک آواز جواهر بهشتی
مکلل و مر او را ازاریست از کرامت و ظهاری از وقار و بتانه از رحمت و قوت او بمرتبه که از ریشه
خوردترین از پر خوردترین از بال خوردترین خود چهار شهرستان قوم لوط ع را از روی آب
ببرید و بآسمان بالا برد و آنجا بداشت تا بفرمان الهی جل و علی از آنجا نگونسار کرد و منقول ست
که چون آیه وانه لقول رسول کریم ذی قوة عند ذی العرش المکین فرود آمد رسول خدا صلی الله علیه
و علی آله و سلم از جبرئیل سوال فرمود از حال قوت او پس جبرئیل گفت که برداشتم شهر قوم لوط را
بهر دو بال خود و بردم ببالا تا شنیدند اهل آسمان آواز خروش ایشان پس باز گردانیدم او را و گویند
از گرانی آن باز از وی سوال کردند گفت ثقل آن بر من آن مقدار نبود که پشه بر اندام کسی نشیند

و روزے چند با ایشان مے بود باز خدیجه رضی الله عنها از برائے آنحضرت زواده تربیت
مے نمود تا آنحضرت باز بغار تشریف میفرمود و آن غار آنست در طول چهار گز و عرضش
در بعضے محل یک گز و ثلث گزے و در بعضے جائے کمتر و از آن منزل تا بمکه قریب سه میل راه
است واقع بر طرف چپ آنکس که از مسجد حرام رو بمنا آورد و در مدارج النبوة مذکورست که اختلاف
کرده اند در آنکه عبادت وے صلی الله علیه و آله وسلم دران خلوت بفکر بود یا بذکر مختار آنست
که بذکر بود قلبی و لسانی و عمل میکرد بشریعت ابراهیم ع یا بهر چه ثابت میشد نزد وے صلی الله
علیه و آله وسلم شریعتے از شرایع انبیا یا باستحسان عقل و تائید این قول میکند آنچه در شرح
شمایل نبوی تصنیف بابا حاجی منقول ست که در کیفیت عبادت آن سرور صلی الله علیه و آله وسلم
پیش از نبوت علما را اختلاف ست بعضے میگویند که بر دین ابراهیم ع بود و بعضے میگفتند که بر دین
موسی ع و بعضے گفتند که بر دین هیچ پیغامبری نبود بلکه عبادت او بتوجه قلبی بود و بعضے توقف کردند
در کیفیت آن و در مدارج النبوة مرقوم ست که در بعضے روایات وارد گشته که آنحضرت بر سال
یکبار از مکه بیرون مے آمد و یکماه در غار حرا بخلوت مے نشست و چون ایام وحی نزدیک
رسید التزام و اکثار کرد در خلوت و عبادت تا ناگهان در آمد بروے حق و وارد گشت
وحی و نازل شد قرآن و ارباب سیر آورده اند که چون سال چهلم از ولادت آنحضرت
تمام گردید خداوند تعالی او را برسالت بکافه انام فرستاد ؎ چو سن شریف نبی انوری ؛
چهل گشت در غار کوه حرا ؛ فرود آمد از آسمان جبرئیل ؛ رسانید پیغام رب الجلیل ؛ بتاج
نبوت سرافراز شد ؛ بوحی خداوند دمساز شد ؛ قدم بر سریر رسالت نهاد ؛ بآغاز دعوت
زبان برگشاد ؛ علمائے فن سیر حضرت سید البشر علیه الصلوة و اکمل التحیاة چنین فرموده
اند که چون سن شریف آن عنصر لطیف بچهل رسید مدت شش ماه وحی در خواب بآنحضرت
مے آمد بعد از آنکه شهور سته منامیه منقضی شد شب شنبه و یکشنبه منتصف رمضان جبرئیل علیه السلام
بفرمان ملک جلیل جل جلاله بسر منزل آنحضرت در غار حرا تشریف حضور ارزانی فرموده

به پیغمبری خواهم داد و از اولاد تو ابراهیم نام که آنرا عمارت کند و هر امتی که از عقب یکدیگر
آیند آنرا معمور دارند تا نوبت به پیغمبری رسد که از فرزندان تو محمد نام که خاتم پیغمبران است او را
از جمله ساکنان حرم و والیان کعبه و آب دهندگان و حجابت کنندگان کنم و الله اعلم
و در بعضی کتب سیر دارد گشته که ولادت باسعادت حضرت فاطمه زهرا رضی الله عنها نیز در این
سال بوده است و الله اعلم فصل دهم در ذکر بعثت و نزول وحی و عداوت کفار و فوت
ابو طالب و موت خدیجه و رفتن آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بجانب طائف و هجرت
اصحاب بدیار حبشه و بیعت عقبه اولی و ثانی و عقد لالی اخبار سید الابرار و ناقلان اقوال مستطاب
آثار احمد مختار محمد صلی الله علیه و آله وسلم در مصنفات عالیمقدار خویش چنین ابراد فرموده اند
شعر چو شد سن خیر البشر سی و شش ٭ علامات بعثت نمودار گشت ٭ اول چیزیکه از ان
آثارات که بر حضرت سید کائنات علیه افضل التحیات ظاهر شد خوابهای راست بود فکان
لا یری رویا الا جاءت مثل فلق الصبح دیگر آنکه قریب بایام بعثت خیر البشر بر هر حجر و شجر
که میگذشت آوازی بسمع همایونش می رسید السلام علیک یا رسول الله و چون تنها برای
سیر و تفرج میرفتند که او را شخصی ندا کرده میگفت یا محمد و هر چند که از یمین و یسار و فراز و نشیب
را نمی دید و هم بر ضمیر وحی نذیرش غالب گشته بطرفی می دوید و همدران آوان انوار الهی بحیثیتی
بر سراچه دل و درونش استیلا مییافت که آثار ماسوای الله را از صحیفه ضمیر انورش از آثار و اغیار
نشان نمی نمود و از قطع علایق و عدم اختلاط با خلق هم آنحضرت بجایی انجامید که از کبیا
و عقلای عرب کلمه ان محمدا عشق ربه بر زبان می آوردند القصه چون وقت انس بجناب قدس
نزدیک رسید و هنگام مصاحبت با مقربان خلوت سرای ملکوت جمال نمود خلوت و انزوا
آنحضرت مستحسن و محبوب گشت چنانچه در غار کوه حرا که آنرا جبل نور نیز گویند خلوت اختیار کرد و شبها
و روزها در الغار بعبادت میگذرانید و چند شبانه روز در الغار بذکر و فکر اشتغال مینمود
و بعد ازان که اشتیاق اهل و عیال بوصال بر کمال خود معلوم میکرد بخانه باز می آمد

و روزے چند با ایشان مے بود باز خدیجه رضی الله عنها از برائے آنحضرت زواده تربیت
مے نمود تا آنحضرت باز بغار تشریف میفرمود و آن غار آنست در طول چهار گز و عرضش
در بعضے محل یک گز و ثلث گزے و در بعضے جائے کمتر و از آن منزل تا بمکه قریب سه میل راه
است واقع بر طرف چپ آنکس که از مسجد حرام رو بمنا آورد و در مدارج النبوة مذکورست که اختلاف
کرده اند در آنکه عبادت وے صلی الله علیه و آله وسلم در آن خلوت بفکر بود یا بذکر مختار آنست
که بذکر بود قلبے و لسانی و عمل میکرد بشریعت ابراهیم ع یا بهر چه ثابت میشد نزد وے صلی الله
علیه و آله وسلم شریعتے از شرایع انبیا یا باستحسان عقل و تائید این قول میکنند آنچه در شرح
شمایل نبوی تصنیف بابا حاجی منقول ست که در کیفیت عبادت آن سرور صلی الله علیه و آله وسلم
پیش از نبوت علما را اختلاف ست بعضے میگویند که بر دین ابراهیم ع بود و بعضے میگفتند که بر دین
موسی ع و بعضے گفتند که بر دین هیچ پیغامبری نبود بلکه عبادت او بتوجه قلبی بود و بعضے توقف کردند
در کیفیت آن و در مدارج النبوة مرقوم ست که در بعضے روایات وارد گشته که آنحضرت بر سال
یکبار از مکه بیرون مے آمد و یکماه در غار حرا بخلوت مے نشست و چون ایام وحی نزدیک
رسید التزام و اکثار کرد در خلوت و عبادت تا ناگهان در آمد بروے حق و وارد گشت
وحی و نازل شد قرآن و ارباب سیر آورده اند که چون سال چهلم از ولادت آنحضرت
تمام گردید خداوند تعالی او را برسالت بکافه انام فرستاد ؎ چو سن شریف نبی انوری ؛
چهل گشت در غار کوه حرا ؛ فرود آمد از آسمان جبرئیل ؛ رسانید پیغام رب الجلیل ؛ بتاج
نبوت سرافراز شد ؛ بوحی خداوند دمساز شد ؛ قدم بر سریر رسالت نهاد ؛ بآغاز دعوت
زبان برگشاد ؛ علمائے فن سیر حضرت سید البشر علیه الصلوة و اکمل التحیاة چنین فرموده
اند که چون سن شریف آن عنصر لطیف بچهل رسید مدت شش ماه وحی در خواب بآنحضرت
مے آمد بعد از آنکه شهور سته منامیه منقضی شد شب شنبه و یکشنبه منتصف رمضان جبرئیل علیه السلام
بفرمان ملک جلیل جل جلاله بسر منزل آنحضرت در غار حرا تشریف حضور ارزانی فرموده

به پیغمبری خواهم داد و از اولاد تو ابراهیم نام که آنرا عمارت کند و هر امتے که از عقب یکدیگر
آیند آنرا معمور دارند تا نوبت به پیغمبری رسد که از فرزندان تو محمد نام که خاتم پیغمبرانست او را
از جمله ساکنان حرم و والیان کعبه و آب دهندگان و حجابت کنندگان کنم والله اعلم
و در بعضے کتب سیر وارد گشته که ولادت باسعادت حضرت فاطمه زهرا رضی الله عنها نیز درین
سال بوده است والله اعلم فصل دهم در ذکر بعثت و نزول وحی و عداوت کفار و فوت
ابوطالب و موت خدیجه و رفتن آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بجانب طائف و هجرت
اصحاب بدیار حبشه و بیعت عقبه اولی ناظمان عقد لالی اخبار سید الابرار و ناقلان نقول متلالی
آثار احمد مختار محمد صلی الله علیه و آله وسلم در مصنفات عالیمقدار خویش چنین ابراد فرموده اند
شعر چو شد سن خیر البشر سی و هشت ٭ علامات بعثت نمودار گشت ٭ اول چیزیکه از ان
آثارات که بر حضرت سید کائنات علیه افضل التحیات ظاهر شد خوابهاے راست بود فکان
لا یری رویا الا جاءت مثل فلق الصبح دیگر آنکه قریب بایام بعثت خیر البشر بر هر حجر و شجر
که میگذشت آوازے بسمع همایونش مے رسید السلام علیک یا رسول الله و چون تنها براهے
میرفت میشنید که او را شخصے ندا کرده میگفت یا محمد و هر چند که از یمین و یسار نگاه میفرمود کسے
را نمے دید و هم بر ضمیر وحی نذیرش غالب گشته بطرفے می دوید و همدران آوان انوار الهی بحیثیتے
بر سراچه دل روشنش استیلا مییافت که آثار ماسواے الله را از صحیفه ضمیر انوارش از آثار اغیار
نشان نمے نماید و از قطع علایق و عدم اختلاط باخلاق مهم آنحضرت بجاے انجامید که از کبار
و عقلاے عرب کلمه ان محمدا عشق ربه بر زبان مے آوردند القصه چون وقت انس بجناب قدس
نزدیک رسید و هنگام مصاحبت با مقربان خلوت سراے ملکوت جمال نمود خلوت و انزوا نزد
آنحضرت مستحسن و محبوب گشت چنانچه در غار کوه حرا که آنرا جبل ثور نیز گویند خلوت اختیار کرد و شبها
و روزها در آن غار بعبادت میگذرانید و چند شبانه روز در آن غار بذکر و فکر اشتغال مے نمود
و بعد از ان که اشتیاق اهل و عیال بوصال بر کمال خود معلوم میکرد بخانه باز مے آمد

وچون حجاج بن یوسف از قبل عبد الملک بن مروان بجنگ عبد اللہ بن زبیر بمکہ رفت و بروے ظفر یافت بامر عبد الملک بن مروان بنائے عبد اللہ بن زبیر را در سال اربع وسبعین خراب کردہ انچہ ابن زبیر داخل کردہ بود بیرون نمود باقے را چنانچہ بود نگذاشت بدستوریکہ در زمان حضرت مقدس نبوت بود کرت وہم بناکرد واین بنا کہ ہنوز باقی ست بنائے حجاج ست ونقل ست کہ چون در خلافت ہارون الرشید رسید خواست کہ بنائے بنی مروان را براندازد وخانہ کعبہ را بموجب حدیث رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام بطریقہ عبد اللہ بن زبیر تعمیر کند در ین باب با امام مالک کہ امام عصر خود بود مشورت نمود امام مالک فرمود اے امیر المومنین بگذار خانہ کعبہ را تا ملعبہ ملوک نگردد وہارون رشید سخن امام مالک را بسمع رضا اصغا نمودہ از سر ان واقعہ درگذشت وروایت ست کہ این بنا ہمچنین خواہد ماند تا زمانیکہ حبشہ آنرا خراب کنند چنانچہ بصحت رسیدہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود یخربہا الحبشۃ فیخربونہ خرابا لا یعمر بعدہ ابدا وگویند کہ خانہ کعبہ مربع الشکل واقع شدہ طولش بیست وچہار ذرعہ بودہ وعرضش بیست وسہ ذرعہ شبرے واز قفا عرضش بیست وہفت ذرعہ بود دروازہ اش بجانب مشرق است وحجر الاسود کہ استیلام آن از جملہ مناسک حج ست بدر کن شرقی ونزدیک بدر خانہ موضوع است در عجائب البلدان از عبد اللہ بن عباس منقول ست کہ ہیچ چیز از بہشت برین بر زمین نیست الا حجر الاسود ومقام مقام سنگی ست کہ خلیل الرحمن بر وقتیکہ مردمان را بحج میخواند بران بایستاد واثر عمق قدم او بہشت اصبع است ودیگر چاہ زمزم ست کہ از زمین قدم حضرت اسمٰعیل پیدا شدہ وآن چاہ مجازی در خانہ است ہمچنانکہ تشنہ را سیراب مے سازد گرسنہ را نیز از جوع اطمینان مے بخشد ومسجد الحرام کہ طولش را بعضے سیصد وبرخی ششصد وہفتاد ذرع گفتہ اند وعرضش چہار صد وپنجاہ ذرع وچہار صد وسی وچہار ستون دارد وخانہ کعبہ در وسط مسجد واقع است وہب بن منبہ گوید کہ خدا تعالے بآدم وحی فرستاد کہ منم خدایکہ مالک مکہ ام واہل این ہمسایگان من اند وزوار کعبہ مہمان من واین خانہ را شہرت

علمائے ذوی الاحترام در مصنفات خود بیان فرمودہ خلاصہ آن بقید قلم مے آرد کہ آدم ع
از برائے غفران زلت بزیارت ایں مقام واجب الاحترام مامور گشت بیت المعمور را از برائے
وے فرستادند و بیت المعمور بعد آدم ع باسمان چہارم مرفوع گشت در کتب تاریخ بنظر رسیدہ کہ
خانہ کعبہ دہ کرت بنا شدہ اول ملایکہ زمین بفرمودہ حضرت رب العالمین در محاذی بیت المعمور
خانہ ساختند کہ ہر گاہیکہ ملایکہ آسمان بیت المعمور را طواف کنند ملایکہ زمین در بیت الحرام
رسم طواف بجا آورند دوم بنائے بیت الحرام بعد از بیت المعمور چہل سال بودہ و دوم
بنائے حضرت آدم ست کہ بتعلیم حضرت جبرئیل آدم و حوا از بہر راحت کردہ خانہ ساختند و
فاصلہ این تعمیر با بنیان ملایکہ دو ہزار سال بود و سوم بنائے اولاد آدم ست و بروایتے شیث
علیہ السلام تنہا از سنگ و گل بعہد ان عمارت نمودہ و آن در طوفان نوح منہدم گشتہ و بصورت تلی
سرخ باز آمدہ رابعاً حضرت ابراہیم با فرزند ارجمند خویش اسمعیل ع بنائے آنرا باستحکام مواوند
و بعد ازان عمالقہ کرت خامسہ بتجدید آن عمارت نمودند آنگاہ کرت ششم قبیلہ جرہم بعمارت آن
فائز گشتند و این عمارت کہ بعہد خلیل الرحمن مجدد شدہ بود بر طبق عمارت قدیمہ آنحضرت بود
و کرت ہفتم بنائے قصی بن کلاب ست و کرت ہشتم بنائے قریش اند ست و قریش دران تغیر پدید آوردند
چنانچہ حطیم را از خانہ بیرون گرفتند و آستانہ را بلند ساختند و در را بر یک در قرار دادند و ہم
بنائے قریش در سال سی و پنجم از ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بود و چون بنائے
قریش بر خلاف قواعد ابراہیم ع بود حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم روزے بعائشہ
صدیقہ فرمود لولا ان قومک حدثت عہد الکفر لنقضت الکعبۃ و ردوتہا علی قواعد ابراہیم
و جعلت لہا بابا بالشرقیا و بابا بالغربیا اما بعد از من چون بنائے خانہ کعبہ مجدد سازند بکوے
تا بر قرار قواعد ابراہیم باز برند و عائشہ صدیقہ فرمود کہ آنحضرت مرا بانجا برد و حجر را بمن نمود و
اندازہ ہفت ارش بود بنا بر استماع این حدیث عبد اللہ بن زبیر در ایام حکومت خویش رسال
ربع و ستین از ہجرت بنائے قریش را منہدم ساختہ چنانچہ واعیہ حضرت رسالت بود کرت نہم

همان لحظه میسره بخدمت رسید و آنسخنان بسطور راهب و کراماتیکه از سید کائنات علیه افضل الصلوة
در آنسفر دیده بود بعرض رسانید تعجب خدیجه زیاده شد پس از حساب امتعه و اموال بوضوع
پیوست که از جهاتیکه در تصرف خود خیر البشر بوده نفع فراوان بحصول موصول شد بنا بر آن مقدمات
محبت خلاصه موجودات علیه اکمل التحیات در دل خدیجه جاے گرفته آنگاه خاطر عاطر بر ازدواج
سید اوایل و اواخر قرار داده عقد نکاح فیما بین خدیجه و آنحضرت منعقد گشت و شرح
این اجمال در فصل ازواج مطهرات مرقوم خواهد شد و به ثبوت پیوسته که در سال سی و پنجم از ولادت
حضرت رسالت علیه السلام اکابر قریش خانه کعبه را که بواسطه مرور ایام نزدیک بانهدام رسیده
بود و سقف نداشت باز کرده بتشیید اساس و تمهید بناے آن پرداختند چون ارکان خانه کعبه
ارتفاع یافته وقت آن رسیده که حجر الاسود را در موضعش استوار گردانند اختلاف در میان قبایل
قریش بوقوع انجامید چه هر قبیله را داعیه شد که آن سنگ متبرک را کسے از ایشان در محلش
مضبوط سازد بعد از قیل و قال مهم بران قرار گرفته که هر کس اول از باب بنی شیبه که یکے از ابواب
مسجد الحرام است در آید دران قضیه حکم باشد هیچ آفریده از حکم او تجاوز جایز ندارد و دران
اثنا بانی مبانی شریعت غرا علیه التحیة والثنا ازان در در آمد و قوم بقدوم همایونش اظهار ابتهاج
نموده گفتند امینک محمد آمین رسید هر چه درین باب مقتضاے راے ثواب نماے او باشد
باید که هیچکس ازان تجاوز ننماید و چون صورت نزاع بر ضمیر منیر آنحضرت روشن گشت رواے
همایونش گسترده حجر الاسود را در میان آن نهاده و از هر قبیله شخصے را طلبیده و عتبه بن ربیعه
و ابو حذیفه بن المغیره و عدی بن قیس بخدمت شتافتند و باشارت آنحضرت بر کدام یک گوشه ردا را
گرفته بدان طریقه حجر الاسود را برداشتند و بناے کار رسانیدند آنگاه حضرت نبوت پناه بدست همایون
آن سنگ متبرک را از میان برداشته بموضعش استوار کرد و چون دیوار خانه موازی بیست گز ارتفاع
یافت آنرا مسقف ساخته مبنی بر شش ستون گردانیدند و حجر را که عبارت از خائطے مستدیر است
از خانه بیرون گذاشتند و در کمیت بناے کعبه معظمه از زبان آدم ع تا ایندم و مال او در آخر حال

اطمینان یافت و چون سن شریف خیر البشر صلی الله علیه و آله و سلم به بست و پنج سالگی رسید
بسبب ستمگاری سپهر غدار و تواتر نوایب روزگار قلت مال و عسرت حال قرین ابوطالب شد
و شمه ازین معنی با سید ابرار اظهار کرده گفت شنیده ام که کاروانی از قریشیان بجانب شام
روان می شود خدیجه بنت خویلد بر سبیل مضاربت چیزی بمردم میدهد که منافع او معامله نماید اگر
مبلغی از و بستانی و بتجارت روی شاید که نفعی از آن ممر بحصول پیوندد و پیش از آنکه حضرت
رسالت علیه السلام از خدیجه این التماس سازد کیفیت گفت و شنود مذکور بعرض او رسیده
و نزدیک آنحضرت خبر فرستاد که چون غایت امانت و نهایت دیانت تو وضوحی تمام دارد
برابر آنچه بسایر تجار مال میدهم بتو ارزانی میدارم مناسب آنکه بر عزیمت سفر شام جازم شوی
و حضرت مقدس نبوی این سخن را با غم خود در میان نهاده ابوطالب گفت این ذرقی ست
که وهاب یمنت از خزانه کرم بیغایت بتو ارزانی داشته است پس خدیجه آنچه وعده کرده بود
وفا نمود و غلامی میسره نام را ملازم خیر الانام علیه السلام گردانیده و بروایتی یکی از قرابتیان
خویش را که موسوم بخزیمه بن حکم بود بمرافقت آنحضرت امر فرموده میسره و خزیمه در آن سفر خوارق
عادات مشاهده کرده چون نزدیک بدیر بحیرا رایت رسیدند در پای درختی منزل کردند راهبی
نسطورا نام که بعد از فوت بحیرا قایم مقامش گشته بود و از کتب سماوی معلوم داشت که در سایه
آن شجره ننشیند الا پیغمبری از بام دیر نزول آنحضرت و حضرت آن درخت را دیده فی الحال فرود دویده
مانند پروانه گرد آن شمع شبستان رسالت گشته و بعضی از علامات نبوت را تحقیق نموده و میسره را
از حالت آنحضرت اعلام داده وصیت کرد که او را بشام نبری در آن دیار دشمن بسیار دارد
مبادا کسی قصدی اندیشد القصه بعد از آن هر متاعی که خدیجه فرستاده بود در بصری بهای
تمام فروخته شد و آنحضرت باتفاق رفقا مراجعت فرموده در نیم روز بنواحی حرم رسیدند و در
آن زمان خدیجه کبری با جماعتی از نساء در غرفه نشسته بود ناگاه دید جمعی از جانب شام می آیند
و دو مرغ سفید بر بالای سر یکی از آن مردمان پر در پر بافته سایه کرده اند خدیجه ازین معنی متعجب گشته

گشته حضرت و نضارت پیدا کرد و گمان راهب مذکور از مشاهده این صورت بسر حد یقین رسید
از بالای دیر بیابان آمد فی الحال طعامی ترتیب داده کاروانیان را بخانه طلبید و ابو طالب
مغلوب راهب را در منزل گذاشته با سایر همراهیان بر سر سفره بحیرا راهب حاضر گشت و چون
بحیرا او انست که مقصود وی تشریف حضور ارزانی نداشت التماس نمود که آنحضرت را نیز بمجلس
آورند و بحیرا نظر بر صفحات احوال خیر البشر انداخته آثار و علامات یکه در کتب متقدمین مطالع
نموده بود بعین الیقین مشاهده فرمود بعد از تفرق مهمانان ابو طالب را با حضرت مصطفی
نگاه داشته دیگر دلایل و شواهد نبوت را معلوم کرد و آنگاه ابو طالب را گفت این جوهر گران بها
خاتم الانبیاست و یهود شام در سلک دشمنان انتظام دارند زنهار او را بدان ولایت
نبری و بسرعت هر چه تمامتر بطرف مکه مراجعت فرمای ابو طالب بنصیحت راهب را بسمع رضا
اصغا نموده امتعه خود را در بصری حسب المدعا بفروخت و بجانب ام القری باز گشت در
حواشی قصیده برده آورده اگرچه مشهور آنست که سایه کننده رسول مقبول ابری بود مگر
نوشته بود که سایه سیکر و پیغامبر را در نظر مردم ابر پاره می نمود و در سال هفتم هم از ولادت
سید عالم صلی الله علیه و آله وسلم زبیر بن عبد المطلب و بقولی عباس بن عبد المطلب آنحضرت
را همراه خویش بمملکت یمن بردند و در اثنای راه خوارق عادات از ان منبع سعادات مشاهده
فرموده در زمان صحت و عافیت مراجعت کردند و در سال بستم گاهی ملایکه عظام بر حضرت
خیر الانام علیه الصلوة و السلام ظاهر میشدند و دل همایونش را احتیاطی می نمودند و بایکدیگر میگفتند
که این اوست ولیکن هنوز وقت ظهورش نیست و آنحضرت اینحالت را با بو طالب گفته ابو طالب
او را نزد کاهنی که دعوی طبابت میکرد برد و کیفیت واقعه را تقریر نموده طلب معالجه فرمود کاهن
بعضی از اعضای خاتم الانبیا را بنظر در آورده حرکات و سکناتش را مشاهده کرده گفت ای
ابو طالب خاطر شریف جمعدار که برادر زاده تو هیچ مرض ندارد و شیطان را بر و تسلط نیست
بلکه ملایکه کرام بر و ظاهر میشوند دل او را بلاحظه می نمایند بجهت مصلحت نبوت لاجرم خاطر ابو طالب

التماس نمودند که بدعاے باران اشتغال فرماید عبد المطلب شرف دودمان لوے وغالب
را مصحوب خویش گردانیده با طایفه از اشراف قوم بجبل ابوقبیس شتافت و دست دعا بدرگاه
ایزد سبحانه وتعالی برآورد ببرکت وجود خاتم الانبیا علیه من الصلوة اطیبها همان لحظه غمام انعام
الهی فایز گشت وباران فراوان باریده نهال آمال قریشیان نضارت پیدا کرد وچون سن شریف
حضرت نبوی بهشت سالگی رسیده عبد المطلب بهلو بر بستر ناتوانی نهاده در اوقات مرض
تعهد حضرت رسالت را حواله ابوطالب نمود وبعد از فوت عبد المطلب تا انقضاے ایام زندگانی
ابوطالب در تربیت وحمایت آنحضرت مساعی جمیله مبذول داشت وهمواره در باب
حراست ومحافظتش اهتمام نموده هرگز نقش تقصیر بر صفحه ضمیر ننگاشت در روضة الاحباب
مسطور است که بعد از انکه دوازده سال ودو ماه ودو روز از سن شریف آن نیز عالم افروز
درگذشت ابوطالب از جهت تجارت عازم ولایت شام گشت ومیخواست که حضرت را در
حریم حرم بگذارد چون پرتوے شعور آنحضرت برین عزیمت افتاد وگمان برد که ابوطالب
میخواهد که صبح مرافقت را بشام مفارقت مبدل گرداند نزد او رفت وگفت ای عم مرا بامید که
میگذاری نه پدر دارم ونه مادر ابوطالب از استماع این سخن رقت بے نهایت کرده حضرت
رسالت را در ان سفر همراه خویش گردانید وبعد طے مراحل وقطع منازل چون بقریه کفر گه
از انجا تا بصری شش میل مسافت ست رسیدند زاهدے بحیرا نام نیکو سرانجام که از دیر
باز در دیرے که در ان مقام بود بامید دیدار خیر الانام علیه الصلوة والسلام آرام گرفته انتظار
مقدم شریفش میکشید از آمدن کاروان تحریش واقف گردیده بر بام صومعه رفته دید که قطعه
ابرے بر سر کاروانیان سایه انداخته وبموافقت ایشان حرکت مے نماید بحیرا که باینحال مشاهده
نمود ماخوذ گفت ظاهرا مطلوب من در میان کاروان ست وچون اهل کاروانیان نزدیک
بقریه مذکور منزل گزیدند وابوطالب باتفاق سرور دودمان غالب در پاے درختے فرود
آمدند آن قطعه ابر بالاے ایشان سایه گستر وبر و اتیے شاخهاے آن شجره منبسط

بیند یکے از کاہنان او را دیدہ گفت ایمعشر عرب این پسر را قتل کنید کہ چون بحد خود رسد
ہمہ را منفرق کند و بکشد عبد المطلب آنحضرت را از نظر خلق پنہان میداشت ہمہ قریش ازو
ترسان بودند و حذر میکردند و چون آمنہ نوبت دیگر دیدہ بدیدار آفتاب گردگار احمد مختار
روشن نمودہ ام ایمن را کہ کنیزک عبد اللہ بود و بحسب ارث تعلق بحضرت رسالت پناہ
داشت بحضانت آنحضرت مقرر فرمودہ و در سال ششم از ولادت خیر البریہ آمنہ آنحضرت را
بمدینہ برد تا باخوال عبد اللہ از بنی عدے بن نجار بودند ملاقات نماید در مسیر لیکہ آنرا دار النابغہ
میگفتند بگاہ اوقات گذرانیدن بجانب مکہ باز گشت در مرحلہ ابوا آمنہ مریض شدہ بعالم بقا
رحلت فرمود و ہم دران موضع مدفون شد و ارباب سیر ناقل آمد کہ چون در وقت مراجعت
بمکہ در موضع ابوا کہ میان مکہ و مدینہ واقع است رسیدند آمنہ خاتون بیمار شد رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم بر بالین وے نشستہ بود ناگاہ بیہوش شد و بعد بہوش باز آمد و بر روے
آنحضرت نظر کردہ و بیتے چند خواند کہ این دو شعر از ان ست شعر بارک اللہ فیک یا غلام فان صح
ما ابصرت فی المنام فانت مبعوث الی الانام من عند ذو الجلال والاکرام پس ازان گفت
پسر زندہ میزندہ است و بہر نوکہنہ خواہد شد اگر میرم ذکر من زندہ خواہد بود زیرا کہ پاکیزہ نہاد
زادہ ام و نیکو کارے یادگارے گذاشتہ ام چون آمنہ خاتون ازین عالم فانی انتقال نمود
آواز نوحہ جن مے آمد کہ بروے میگریستند و در عیون الاثر نقل مے نماید کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم وقت فوت آمنہ خاتون شش سالہ بود و قیل ہفت سالہ و قیل ہشت سالہ بعد
ام ایمن آنحضرت را بحریم حرم رسانیدہ و عبد المطلب در صدد کفالت آنصدر ایوان رسالت
آمدہ بر فوت آمنہ تاسف بسیار خورد و آن در درج نبوت را خاطر جوے نمودہ از اولاد صلبے
گرامی تر میداشت و در سال ہفتم از ولادت آنحضرت در میان قریش قحط غلاے عظیم
بوقوع پیوست و زحمت جوع در معدہ ہا شیوع یافتہ ساعت بساعت مے فزود بالآخرہ
بنا بر خوابیکہ رقیقہ بنت ابے الصفی بن ہاشم دیدہ بود صنادید قریش از عبد المطلب

داعلی و اسفل مکہ ہر چند طلب نمود از وے نشانی نیافتند بعد از حیران از وجدان عبد المطلب بنتہا بمسجد الحرام
و آمدہ ہفت بار طواف نمودہ در این اثنا آواز ہاتفی شنید کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرزندے دارد کہ او را
ضایع نگردد آمد عبد المطلب گفت اے ہاتف محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کجاست جواب داد
کہ در وادی تہامہ در زیر درختے نشستہ است عبد المطلب سلاح پوشیدہ متوجہ ایجانب
شد ورقہ بن نوفل در راہ دو چار او شدہ با عبد المطلب جہت طلب محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم موافقت نمودہ آنحضرت را در پائے درخت موز دیدند کہ نشستہ است
رو اینے آنکہ مسعود ثقفی و عمر بن نوفل حضرت ختمی پناہ را در پای درخت موز دیدند کہ نشستہ
است داوراق او را برے چنید عمرو از آنحضرت پرسید کہ چہ کسی فرمود محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہم
عمرو او را برگرفتہ بعبد المطلب رسانید چون چشم عبد المطلب بجمال خواجہ کائنات روشن
شد طلاے بسیار و شتر بشمار بمستحقان رسانید و نعمت فراوان بحلیمہ ارزانی داشت و مقص
المرام بمقام خودش باز گردانید باید دانست کہ در کیفیت شق الصدر کہ چند بار واقع شدہ
و این صورت کہ بعد از چند سالگی حلیمہ آنحضرت را با آمنہ سپرد روایات متعددہ در کتب
سیر مسطور ست و قولے انسب کہ آنحضرت قبل از فطام و بعد از دو چہار سال در قبیلہ بنی سعد
بن بکر بود در چہار سالگی حلیمہ او را نزد آمنہ برد آمنہ گفت کہ او را مصحوب خویش بقبیلہ خود
باز گیر کہ از ہوائے مکہ اندیشہ دارم حلیمہ را این صورت موافق مزاج افتادہ و از برکاتیکہ
از یمن مقدم او مشاہدہ کردہ بود با آمنہ تقریر کرد و چون چہار سالہ شد شق الصدر واقع شد حلیمہ
نوبت دیگر جناب رسالت پناہی را بہمراہ خود بمکہ آوردہ آن حکایتہا را بعرض آمنہ گردانید
باز آنسرور را بقبیلہ خویش آورد و قریب بکسال دیگر تعہد او قیام نمود گاہ گاہ آنحضرت
از نظر او غایب میشد حلیمہ از مشاہدہ آنحالت خایف شدہ سرور کائنات را بمکہ برد و در زبان
عاقبت و کرامت بآمنہ سپرد و در انوقت بقول بعضے مورخان سن شریف نبی آخر الزمان
بہ پنجسالگی رسیدہ بود الو جازم گوید کہ حلیمہ آنحضرت را در پنجسالگی بمکہ برد تا عبد المطلب را

خواہد بود اے خیر البشر چون بمکہ مستقر تو گردد و اہل حرم از حوادث مصئون و محروس
شوند حلیمہ گوید کہ بر مرکب سوار شدہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را در پیش خود گرفتم
و یک لحظہ از او غافل نمے توانستم بود کہ آوازہاے عظیم از اطراف و جوانب میشنودم
چون بدروازہ مکہ رسیدم از مرکب فرود آمدم جہت حضور ربے و محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
را نیز فرود آوردم و دریں اثنا قطعہ ابرے سفید نازل شدہ آوازہاے عجیب شنیدم
چون از قضاے حاجت فارغ شدم ہر چند نظر کردم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را نیافتم
داد و افغان نمودم کہ پیر و جوان را بر من رقت آمد در خلال این احوال پیرے پیش من
آمدہ گفت چہ حال دارے کہ اینہمہ جزع میکنی صورت واقعہ با او در میان نہادم و بخداے
ابراہیم سوگند یاد کردم کہ اگر محمد را نہ بینم خود را از کوہ بیندازم پیر گفت گریہ مکن و بہ بتخانہ
در آئی و پیش ہبل تضرع کن تا فرزند ترا باز رساند گفتم اے پیر قوت نگر نشنیدہ کہ در شب
ولادت او بلات و عزی چہ رسید عزت و قدرے نیافت لات پیر گفت اے عورت
از غایت اضطراب ہذیان میگوے من در آیم و شفاعت کنم تا گم شدہ ترا بتو باز رساند
پیر جاہل نزد ہبل رفتہ بعد از تعظیم کہ عادت معہود بت پرستان ست گفت اے بت
سعد یہ میگوید کہ محمد بن عبد المطلب را گم کردہ ام اگر خواہی بوے باز رسانی کہ از فقدان
وے گریان ست چون ازان مغرور این سخن مسموع یافت ہبل بر روے در افتادہ
از جوف وے مسموع شد کہ مرا با محمد چکار ست کہ سبب ہلاکت ما او خواہد بود خداے
عز و علا کہ معبود بحق ست او را ضایع نگذارد و بت پرستان را بکوے کہ ذبح اکبر با اوست
یعنے ہمہ را بقبل رساند مگر کسیکہ بمتابعت او فایز گردد حلیمہ گوید کہ آن پیر از بتخانہ بیرون
آمدہ گفت ہرگز از ہبل مثل اینصورت مشاہدہ نکردہ بودم فرزند خود را طلب کن کہ
او را شانے عظیم ست چون از وجدان محمد مایوس شدم ناچار حقیقت حال را معروض
عبد المطلب گردانیدم عبد المطلب بر سر کوہ صفا رفتہ قریش را جمع آوردہ ایشان

وگفت خط شیطانست آنگاه دل مرا از چیزے که همراه داشت پر کرد و هرگز من چیزے
ازان نرم تر و خوشبوتر ندیده بودم حلیمه گفت که خواجهٔ عالم علیه السلام فرمود مرا بده کس
امت موازنه کردند راجح آمدم و با پانصد مردم وزن کردند راجح آمدم و با هزار کس وزن
کردند راجح آمدم یکے از ایشان با دیگرے گفت که نگذار اگر او را با جمیع امت موازنه کنند
راجح آید آنگاه مرا گذاشته پریدند و بآسمان رفتند حلیمه گوید که چون محمد صلی الله علیه وآله وسلم
را بخانه آورم جمعے با من گفتند که او را بکاهنے باید سپرد که مسوس جن شده است محمد صلی الله
علیه وآله وسلم گفت من خود را صحیح و سالم مے یابم از انچه تصور شماست و مرا هیچ واقعه نیفتاده
قوم مبالغه کردند که البته او را بکاهنے باید برد که مداوا کند که جن مس وے نموده است لاجرم محمد
صلی الله علیه وآله وسلم را نزد یکے از کاهنان بردم اثناء آنکه شرح حال مے نمودم کاهن گفت
بگذار شرح حال خود این کودک بگوید که بان اعلمترست از تو چون محمد صلی الله علیه وآله وسلم
صورت واقعه را نفر بر کرد کاهن از جاے برجست و او را گرفته بر سینه خود منضم ساخت و فریاد
برآورد که ای معشر عرب او را بکشید و مرا نیز با وے بقتل آورید که اگر بجد خود رسد عقلاے شما را
سفیه شمارد و کیش شما را باطل گرداند و شما را بخداے خواند که عرفان بان نداشته باشید و بدینے
دعوت کند که منکر شما باشد حلیمه گوید که چون این سخن از وے شنیدم محمد صلی الله علیه وآله وسلم
را از دستش کشیدم و گفتم تو دیوانه شده اگر دانستمے که امثال این حکایات از تو صادر بشود او را
نزد تو نمے آوردم کسے پیدا کنی که ترا بکشد که با محمد صلی الله علیه وآله وسلم را نخواهم گذاشت
او را برگرفته بمنزل خود شتافتم و هیچ خانه از خانهاے بنی سعد نمانده بود که بوے مشک
ازان فائح نمیشد بعد از وقوع این امر غریب پدر فرزندان و سایر خویشان بمن گفتند که
محمد صلی الله علیه وآله وسلم را بعبد المطلب رسان قبل از انکه آسیبے باو راه یابد چون
عزیمت مکه تصمیم یافت شبانگاه ندائے شنیدم که خیر و برکت و امان از دیار بنی سعد
بیرون مے رود و خوشا حال بطحا و مکه اے محمد صلی الله علیه وآله وسلم که چون تو کسے در انجا

بمحافظت وے وصیت کردم چون نیمه روز شد بسر خود را موسوم بزنیز دیدم که باضطراب
هرچه تمامتر مے آید و عرق بروے نشسته فریاد میکرد که اے مادر محمد صلی الله علیه وآله
وسلم را دریاب که گمان من این ست که بوے نتوانی رسید گفتم حال چیست گفت دو مرد
سبز پوش از هوا آمدند و او را از میان مادر ربودند و بر سر کوه برده خوابانیدند و شکم
او را بشگافتند و هنوز بوے مشغول اند حلیمه گوید من و پدرش با عوراتے چند
از قبیله سراسیمه بجانب مرعی دویدم و او را بر سر کوه ایستاده دیدیم که بجانب آسمان
مینگریست شوهرم سوال کرد که اے پسر ترا چه شد فرمود دو شخص از هوا آمدند و طشتے
زرین پر از آب برف بیاوردند و مرا خوابانیده شکم مرا بشگافتند و سینه مرا تشریح کردند و نقطه
سیاه از ان بیرون آوردند و اندرون مرا از آب برف شسته از نور آگنده کردند و دست
بر شکم من مالیدند همچنان شد که بود قولے در این باب الست که حلیمه گفت چون از زیر صورت
واقعه را شنیدم باین کیفیت که شخصے بجانب محمد صلی الله علیه وآله وسلم آمد و او را بر ن
سینه اش بشگافت من و شوهرم سراسیمه بر سر وے دویدیم چون بر سر او رسیدیم
بر قله جبل نشسته دیدیم که باطراف آسمان نگاه میکرد نظرش چون بر من افتاد تبسمے
نمود سر و چشم او را بوسیدیم و گفتم جان من فداے تو باد ترا چه واقعه دست داده جواب داد
با برادران خود ایستاده بودم ناگاه دیدم سه تن بر من ظاهر شدند و بروایتے دو مرد که لباسهاے
سفید داشتند و در دست یکے ابریق از نقره بود و در دست دیگرے طشتے از زمرد سبز
مرا از میان اخوان بیرون برده بر سر کوه خوابانیدند یکے از ان دو کس سینه مرا تا عانه بشگافت
و هیچ الم و درد بمن نرسید بعد از ان دست بخوف من در آورده احشاء مرا بیرون کرد و با آب
برف بشست و بجاے خود نهاد و دیگرے برخواست با رفیق خود گفت تو دور شو که بانچه
مامور بودے قیام نمودے شخص دوم برخواست و دست بر شکم زده دل مرا از محل
خود برداشت و دو نیمه ساخت و نقطه سودا که ملطخ بخون بود از انمیان بیرون آورده بینداخت

جامہ خود را ببول و غلیظ ملوث نمیساخت و ہر روز وقتے معین بقضاے حاجت مے
پرداخت چون ہنگام سخن گفتن رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رسید نوبتے شنیدم کہ میفرمود
اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین در روایتے آنکہ حلیمہ گفت اول کلامیکہ کہ از خیر الانام
شنیدم این بود کہ در نیم شبے میفرمود لا الہ الا اللہ قدوس قدوس نامت العیون والرحمن
لا تاخذہ سنۃ ولا نوم در مدارج النبوۃ مسطور ست کہ حلیمہ میگوید کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
بنوعے نشو و نما یافت کہ نسبتے با کودکان نمیداشت در روزے چنان بالید کہ دیگرے در ماہی
و در ماہی چنانکہ دیگرے در سالے و بر روز نورے بروے چون آفتاب فرود مے آمدی
و مے پوشیدی اورا و متجلی مے شد و آوردہ اند کہ ہر روز دو مرغ سفید و بر و ایتے دو مرد
سفید جامہ مے آمدند و بگریبان آو در مے رفتند و ناپیدا مے شدند و گریہ و بد خلقے نداشت
و ابتدا بہ یمین میکرد و دست بر ہر چہ مے نہادی بسم اللہ میگفتی من از ہیبت وے شوہر را
نزدیک نگذاشتمی تا دو سال بروے تمام شد و بعضے ارباب سیر آوردہ اند کہ چون دو سال
از عمر خیر البشر بگذشتہ حلیمہ آنحضرت را بخدمت آمنہ بمکہ برد نیا بر آنکہ دل از دیدار
فایض الانوار ان برگزیدہ بردارد کار نمے تواند کند بار دیگر بہانہ حرارت تواے
مکہ آنحضرت را بقبیلہ خویش آورد و این نوبت قضیہ شق الصدر واقع شدہ چنانکہ در کتب
سیر مذکور ست حلیمہ گوید کہ او را دو برادر رضاعے بودند کہ بر روز جانب صحرا رفتہ برعے
اغنام اشتغال مے داشتند و چون آنجناب سہ سالہ شد با من گفت چگونہ است کہ برادران خود را
دور روز است نمے بینم گفتم روزہا بچرانیدن اغنام مشغول اند فرمود مرا از چہ سبب
ما ایشان نمیفرستے گفتم البتہ میخواہی کہ ما ایشان موافقت کنی فرمود آرے روز دیگر صباح
سر او را شانہ کردم و سرمہ در چشم مبارکش کشیدم و جامہ در برش پوشیدم و بجہت دفع اصابت
عین الکمال کردن بندی کہ مشتمل بود ہر جزع یمانی بر گردن مبارکش آویختم در حال او را گذاشتہ
بنداخت و گفت آنکہ نگاہبان من ست با من ست انگاہ با برادران بیرون رفتہ ایشان را

چون در انجا در آمدم زنی دیدم که روے او چون بدر منیر مے تافت در روے
من خندیده مرا بحجره فرزند خویش در آورد کودکی بنظرم در آمد که بشره اش مانند
خورشید انور بود فریفته جمال با کمال او شده رگهاے بدنم پر شیر گشت بستان راست
در دهان رسول مقبول نهادم بمکید و چون بستان چپ بروے عرض کردم ملتفت نشد
عبد الله بن عباس رض گوید که در آن زمان مقدس نبوت را صلوٰة الله علیه وسلامه بعدل موفق
گردانیدند که یک بستان براے شریکے که داشت بگذاشت حلیمه گوید که چون آنحضرت را
بخانه بردم بنظر شوهر خود در آوردم شوهرم سر بسجده نهاده گفت اے حلیمه کودکے آوردی
که در میان بنی آدم از وے بهتر ندیده آدم و هفت روز در مکه مکرمه توقف نمودیم و روز هشتم
چون عزم مراجعت خانه کردیم خواستم که بر دراز گوش سوار شویم دراز گوش من
دست بر زمین زده و سر بجانب آسمان افراشته بنشاط تمام متوجه کعبه گردیده سه بار سر
بر زمین نهاده باز گشت و در رفتار از مراکب قافله سبقت گرفت و زنان بنی سعد متعجب
گشته گفتند که این دراز گوش تو نیست که در وقت توجه بجانب مکه قوت رفتار نداشت
گفتم همان دراز گوش ست گفتند درینجا چه سر است و این دراز گوش را شانے عظیم ست
و من شنیدم که دراز گوش دران زمان گفت والله مرا شانے عظیم ست که زنده شده ام
بعد از انکه در معارض هلاک بودم و قوت گرفته ام اے زنان بنی سعد غافل مانده آید که من حامل
کیستم سید عرب و عجم و رسول خداوند عالم که بهار دنیا و آرایش عقبی او راست بر من
سوار است القصه حلیمه از آثارات سعادت و سرورے علامات سیادت و برتری در وقت
ارضاع آن مهر سپهر پیغمبری چندان امور غریبه مشاهده نموده که شرح آن بگفتن و نوشتن
راست نیاید و آثار یمن مقدم ولد آدم آن مقدار خیر و برکت نصیب او کردند که قلم از تحریر
شمه آن بعجز و قصور اعتراف مے نماید و از حلیمه مرویست که گفت همیشه رسول خدا ص از بستان
راست شیر نوش میفرمود و هرگز التفات بجانب چپ نمے نمود و مانند اطفال خورد سال

انجام ایام ارضاع باز آورده تسلیم آبا و امهات مے نمودند و بهمین دستور در سال ولادت
سید کائنات علیه التحیة والصلوٰة زنان قبیله بنی سعد بمکه مکرمه آمده از انجمله حلیمه بارضاع
واجب الاتباع سرفراز گردیده آنحضرت را بمیان قبیله سعد برد و از حلیمه روایت است
که گفت وقتیکه باتفاق نسوان بنی سعد متوجه حریم حرم گشتم من و شوهرم که دراز گوش
لاغر داشتم که در رعایت نحافت مجال رفتار نداشت و ناقه ضعیف مصحوب با نوده قطره
شیر بهیچ تدبیر از وے تیسر نمے پذیرفت لاجرم از عقب کاروان افتان و خیزان
طے مسافت مے نمودیم و از اطراف و جوانب غرایب مشاهده مے نمودیم چنانچه بر هر شے
که میگذشتم میگفت خوشا وقت بستان تو اے حلیمه که آن نور تابان شیر از ان خواهد خورد
لیکن بعد از زنان قبیله بمکه رسیدم و آنزمان طفلان متمولان قریش را تا آنزمان گرفته بودند
لاجرم ملول و محزون گشته از آمدن پشیمان شدیم در آن اثنا شخصے را دیدم که انوار بزرگی از
چهره او مے درخشید و ندا میکرد که هیچکس باشد از زنان شیر داد که مرضعے نگرفته باشد حلیمه گوید
که بعد از استماع این سخن تفحص نام و نسب نمودم چون معلوم کردم که عبد المطلب بن هاشم
است پیش او رفته شرایط و لوازم تحیت بجا آوردم و خودم را بروے عرض کردم پرسید
که از کدام قبیله و چه نام داری جواب دادم از قبیله بنی سعد و نام من حلیمه است تبسمے
نموده فرموده که خوش دو خصلت نیکوست سعادت و حلم آنگاه گفت اے حلیمه مرا کودکے
است یتیم محمد نام و او را بر جمله زنان بنی سعد عرض کردم بجهت آنکه پدر ندارد قبول ننمودند
امید آن دارم که تو از و سودمند شوی گفتم بروم و از شوهر خود مشورت نمایم فرمود هیچ
مضایقه و اکراهی بر تو نیست و چون پیش شوهر رفته صورت واقعه را در میان نهادم مبتهج
و مسرور گشته گفت اے حلیمه بشتاب و آن کودک را قبول کن که مبادا دیگرے فرا گیرد مگر خواهر
زاده من مانع شد بجهت مبالغه او اندک تزلزلی در عزیمت من راه یافته آخر الامر خاطر بر
گرفتن سید اوایل و اواخر جزم نموده بخدمت عبد المطلب رفتم تا مرا بخانه آمنه برد

کہ چون ثویبہ خبر ولادت حضرت رسالت پناہی بابولہب رساند کہ در خانہ برادر تو عبداللہ فرزندے متولد گشتہ بولہب مسرور و مبتہج و شادان گشتہ ثویبہ را آزاد کرد و وام نمود کہ او را شیر دہد حق تعالی باین شادی و سرور کہ ابولہب بولادت آنجناب نمود در عذاب وے تخفیف فرمود در روز دوشنبہ از ابولہب عذاب برداشت چنانکہ از عباس بن عبدالمطلب روایت ست کہ گفت بعد از مرگ ابولہب را بخواب دیدم پرسیدم کہ حال تو چیست گفت از انروز کہ کشتی حیات من در گرداب ممات افتادہ در طلاطم امواج عذاب و عقوبت گرفتارم فا دوشنبہ کہ اعتاق ثویبہ در انشب واقع شدہ تخفیفی در عقوبت من حاصل مے شود و مرا از میان دو انگشت سبابہ دو سبطی قطرات آب مے چشانند در مدارج النبوۃ مسطور ست کہ اینجا سندی ست اہل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کنند و بذل اموال خویش سازند یعنے ابولہب کہ کافر بود و قرآن بمذمت وے نازل شدہ چون بسرور وے بمیلاد آنحضرت و بذل شیر جاریہ وے بمحبت آنحضرت جزا داده شد تا حال مسلمان کہ مملو است بمحبت و سرور و بذل مال در طریق او چہ باشد و لیکن باید کہ بدعتہا کہ عوام احداث کردہ از تغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد تا موجب حرمان از طریقہ اتباع نگردد و منقول ست کہ بعد از انکہ چند گاہ السنسرور را ثویبہ شیر داده حلیمہ سعدیہ بنت عبداللہ ابی ذویب بدین دولت فایز گشت و کیفیت اینواقعہ چنان بود کہ عادت اہل مکہ وضع بود قریش بعضے از جہت فضل و عظمت و شوکت خود و بعضے بجہت شدت حرارت ہوائے مکہ و بعضے از جہت توہم وبائے مکہ و طایفہ بجہت آنکہ ازواج تمامی اوقات خود را مصروف بخدمت ابنشان گردانند اطفال خود را بمرضعات داده باطراف قبایل میفرستادند تا در بادیہ بعذوبت ہوا و لطافت ہوا متصف باشد پرورش یابند زیرا کہ طیب ہوا و عذوبت آب در فصاحت و بلاغت دخل تمام دارد و ہر سال دو نوبت در فصل ربیع و خریف بنابر آنکہ فواید بسیار و عواید بیشمار از اشراف و اغنیاے عرب بمستحقان میرسید از اطراف و حوالے مکہ عورات بجرم مے آمدند و اطفال اشراف و اکابر عرب را برسم حضانت و ارضاع بمنازل خود مے بردند و بعد از نہ

استخوانہاے من از کاخور قدرت و آفریدہ شدیا یہاے من از عبادت اللہ تعالیٰ و اعتقد علیہ

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد بعدد کل ذرۃ ماتیۃ الف الف مرۃ **فصل ششم** در ذکر ارضاع

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و وفات عبد المطلب و تکفل ابو طالب و بشام

برسم تجارت رفتن حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والتسلیم و بناے خانہ کعبہ زاد اللہ شرفا و یان اخبار

مصطفوی و ناقلان آثار نبوی بیان مے سازند کہ از مجاہد مروی ست کہ من از ابن عباس رض

پرسیدم کہ طیر و وحوش و جن و سحاب و غیرہم در ارضاع جناب خاتم المرسلین علیہ السلام

باہم منازعت نمودند گفت آرے جمیع مخلوقات الٰہی باہم نزاع کردند مگر انسان و سبب

آن بود کہ چون رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تولد شد منادی از آسمان ندا کرد کہ اے

معاشر خلائق محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعنایت الٰہی بر تو بر جہان انداخت

و آن نور عرشی فرش غبرا را منور فرمود خوشا بستانی کہ او را ارضاع کند و خنداید مے کہ

او را بر وارد و اے مبارک مقامے کہ مسکن او گردد لاجرم منازعت خلایق در ارضاع

آن برگزیدہ خلائق بدین واسطہ بود خطاب آمد کہ از نزاع باز مانید کہ حق تعالیٰ مرضیعہ او را

از جنس انس مقدر ساختہ و این خلعت فاخر بر قد انسان پرداختہ و بر وایتے آنکہ حوالہ

حلیمہ سعدیہ ساختہ جمہور علماے سیر چنین آوردہ اند کہ اول کسیکہ رسول مقبول را شیر داد

ثویبہ کنیزک ابو لہب بود و بشیر پسر خود مسرور بہ نام بدین جہت حمزہ بن عبد المطلب و ابو سلمہ بن

عبد الاسد مخزومے و عبد اللہ بن جحش اسدی برادر رضاعی حضرت مقدس نبوت گشتند زیرا کہ

ثویبہ ایشان را نیز بشیر خود شیر کردہ بود و جمعے از اہل سیر بر ان رفتہ اند کہ جناب خیر البشر را اول

مادر شریف او امنہ یکہفتہ شیر خوزانید آنگاہ ثویبہ مرضیعہ آنجناب شد و بعد از سہ ماہ یا چہار

ماہ کہ ثویبہ بامر ارضاع پرداخت آن عطیہ عظمیٰ نصیب حلیمہ سعدیہ شد و در بعضے روایات وارد

گشتہ کہ خون آنجناب سہ روزہ شد ثویبہ بارضاع او مفتخر گشت و بدان عمل مبارک اقدام

مے نمود تا باوان ارضاع حلیمہ و اللہ اعلم و آبن ثویبہ کنیزک ابو لہب ست و مروی ست

از بنده خود پسندیده میدارد که چون پیش برادران خود رود از بهر ایشان نیکو و آراسته رود
والله اعلم اما صفت مباشرت آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم با ازواج مطهرات در حدیث
از انس رض مروی ست که آنحضرت ص در یکشب بر جمله زنان خود میگشت و این یازده زن
بوده اند راوی از انس پرسید که آیا رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم اینقدر طاقت داشت
انس گفت بودیم ما که در میان خود ها میگفتیم که رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم قوت
سی مرد داده شده است رواه البخاری و در بعضی روایات قوت چهل مرد از مردان
بهشت وارد گشته و مرویست که هر مرد را از مردان جنت قوت صد کس باشد و در روایتی
وارد گشته است که آنحضرت فرمود که جبرئیل ع برای من و یکی از طعام آورد پس خوردم
از آن و قوت چهل مرد در جماع داده شده ام و آن حضرت صلی الله علیه و آله وسلم از
احتلام محفوظ بود و از ابن عباس رض منقول ست که گفت محتلم نشد هیچ پیغمبر هرگز و احتلام
از شیطان ست رواه الطبری و قرطبی گفته صحیح آنست که احتلام بر آنحضرت جائز نیست
چه احتلام از شیطان ست و وی صلی الله علیه و آله وسلم از آن معصوم ست والله اعلم
و صلی الله علیه و آله قدر حسنه و جماله در بحر الانساب از جناب مرتضوی کرم الله وجهه
منقول ست که من شنیدم از حضرت رسالتماب علیه الصلاة والسلام که فرمود آفریده شد
سر من از بزرگترین کتابهای خدا تعالی و آفریده شد روی من از نمک قدرت و آفریده
شد چشمهای من از شرم و آفریده شد بینی من از مشک قدرت و آفریده شد گوشهای
من از عنبر و آفریده شد لبهای من از تسبیح و آفریده شد زبان من از ذکر خدای تعالی
و آفریده شد دندانهای من از نور او تعالی و آفریده شد دل من از اخلاص و آفریده شد
بازوی من از قوت و آفریده شد دستهای من از سخاوت و آفریده شد گوشت من از
مشک محبت و آفریده شد حلق من از غسل قدرت و آفریده شد پشت من از لولوی قدرت و آفریده
شد سینه من از قوت قدرت و آفریده شد شکم من از صبر و آفریده شد مویهای من از نبات قدرت و آفریده شد

خوشتر وے تر و خوش آواز تر از ہمہ و میرسید آواز مبارک وے بے تکلف
بانجا یکہ نمیرسید آواز ہیچکس و اما صفت فصاحت زبان شریف وے صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم زیادہ تر بر انست کہ محاسب فکر و اندیشہ گرد حصر و احصا تواند گشت رسولخدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کمال بلیغ و فصیح بود کہ احدے در بلاغت و فصاحت مماثل
آنجناب نبود و نخواہد بود و آفریدگار عالم ہیچ احدی را فصیح تر و شیرین زبانتر
از رسول خدا صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نیافرید چنانچہ از امیر المومنین سیدنا
فاروق اعظم مرویست کہ از رسول خدا پرسیدم کہ از میان ما بیرون نیاید
و در میان مردم نگشی اینہمہ فصاحت از کجا حاصل نمودی آنحضرت فرمود کہ لغت
حضرت اسمٰعیل محو و مندرس شدہ بود پس جبرئیل ع آنرا نزد من آورد و من آنرا
یاد گرفتم اما صفت وقار ش صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از خارجہ بن زید منقول ست
کہ گفت با وقار تر و با سکون تر مردمان رسولخدا بود و در نشستن باتمکین و آرام
بود امکان نداشت کہ از دست و پاے مبارکش چیزے صادر شود و ابو سعید خدری
روایت میکند کہ اکثر نشستن رسول مقبول چنان بود کہ دست دوگانہ گرد ساق
دوگانہ مے برآورد اما صفت آرایش آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم
قص میفرمود اظفار را و شوارب را روز جمعہ و در بعضے روایت در پنجشنبہ و در
کیفیت قلم اظفار چیزے ثابت نشدہ مگر اینقدار وارد گشتہ کہ ابتدا میفرمود بسبابہ
دست راست و ختم مے نمود بابہام آن و مفارقت نمیکرد از آنحضرت مسواک و شانہ
و چون او بان مے نمود و شانہ میفرمود لحیہ شریف را نظر میفرمود در آینہ جمال
شریف خود را و چون سر مبارک را شانہ مے نمود و موے را راست میساخت آنوقت
ہم در آینہ نظر میکرد و فرق سر را بدان راست و درست مے نمود چنانچہ از آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سوال کردند کہ آرایش چرا میفرماے میفرمود کہ حق تعالیٰ

حارث گفت هیچکس را ندیده ام که پیش رسول خدا تبسم میکرد ملخص آنکه اکثر خنده او
علیه السلام تبسم بود و تبسم مبادی ضحک ست و ضحک انبساط وجه است تا ظاهر
شود دندانها از سر در و اگر باواز باشد و شنیده شود از دور قهقهه گویند و الا ضحک
نامند و اگر اصلا آواز نباشد آن تبسم ست و شیخ ابن حجر گفته که آنچه ظاهر مے شود
از مجموع آنست که آنحضرت در معظم احوال و اکثر اوقات بر تبسم زیاده نمیکرد
و تواند که گاهی زیاده بران نیز فرموده باشد و بحد ضحک رسانیده باشد و اما
قهقهه فکلا که از آنحضرت منقول نیست و از ابوهریره مروی ست که چون ضحک
میفرمود دیوارها روشن میشد و نور دندانها بران مے افتاد چنانکه از آفتاب افتد
و آنحضرت همیشه منبسط الوجه دایم البشر بود و بکاے آنحضرت نیز از جنس ضحک
بود آواز بلند نمے گشت و از چشم مبارک اشک میریخت و از سینه شریفش آواز
مانند آواز دیگ مسی که بجوشد و در روایتے مانند آواز اسیا شنیده مے شد
و نگاهداشت پروردگار رسول مختار را از خمیازه که از اثر کسل ست و در تاریخ
بخارے و مصنف ابی شیبه منقول ست که خمیازه نکرد آنحضرت و نه هیچ پیغمبری
هرگز و در حدیث وارد گشته که خمیازه کردن از شیطان است و عطسه از رحمان
و خمیازه اگر غلبه آرد دهان بدست باید نوشید یا لب زیرین بدندان باید گرفت
و آنکه هاے هاے یا آه آه گوئید بغایت شنیع است و آمده است که شیطان
خنده میکند آنرا و چون عطسه مے زد آنحضرت مے پوشید روے مبارک خود را
بدست یا به جامه و مکروه مے نمیداشت آروغ را از امتلاے طعام اما صفت صوت شریف آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
احسن اصوات بود و رسول خدا خوش آوازترین مردان بود و هیچکس خوش آوازتر
و شیرین کلام تر از وے نبود و از انس رض منقول ست که خدایتعالے نفرستاده
است پنج پیغمبر را مگر خوش آواز و خوشتر وے تا آنکه فرستاده پیغمبر شما را

وآله وسلم از ابن عباس رض مروی ست که گفت رسول خدا صلی الله علیه وعلی آله وسلم
سخی ترین مردمان بود وسخی ترین همه وقتها در رمضان مے بود
اما صفت شرمش صلی الله علیه وآله وسلم از ابو سعید خدری رض منقول ست که رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم شرمگین تر از دوشیزه بود که در پرده پرورده باشند هرگاهیکه
چیزے را زشت میداشت ما در بشره مبارکش اثر آن مے یافتم واز ام المومنین عایشه
صدیقه مرویست که فرمود که من هرگز عورة رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم را ندیده ام
ومرویست که شرمش چندان بود که هرگز چشم بر روے کسے نمیکشود واگر ناچار او را
چیزیکه مکروه میداشت ومے باید گفت بکنایه میفرمود وصریح ارشاد نمیکرد اما صفت
شجاعت او صلی الله علیه وآله وسلم جناب مرتضوے فرمود که چون جنگ سخت میشد
ما پس پشت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم مے ایستادیم واو را سپر خود میساختیم
ودلیر ترین کسے می بود که در پهلوے او ایستادن مے توانست اما صفت نور روے
مبارک صلی الله علیه وآله وسلم از ام المومنین عایشه صدیقه رض مروے ست که شب
بکام جامه میدوختم وسوزنم از دست جست وچراغم خاموش گشت ناگاه رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم تشریف آورد وبپرتوے روے مبارکش سوزن یافتم وبخندیدم
آنحضرت پرسید که چرا خنده میکنی باخبر باز گفتم فرمود واے بر آنکس که در قیامت مرا نه بیند
گفتم یا رسول الله آنکدام کس خواهد بود که از جمال عالم آراے تو محروم خواهد ماند فرمود
بخیل پرسیدم که بخیل کیست فرمود آنکس که نام مرا بشنود ودرود بر من نفرسید
وجناب مرتضوی روایت میفرماید که رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرموده که بخیل
آنکس ست که پیش او یاد من کرده شود وصلوة بر من نفرسید صلی الله علیه وآله وسلم اما صفت ضحک وے
از ام المومنین عایشه صدیقه رض مروی ست که فرمود هرگز رسول خدا را ندیده ام که
تمام دهان بخنده باز فرموده باشد ناکام او میدیدم بلکه دندان پیشین مے نمود وعبد الله

حاجت مے فرمود زمین آنرا فرو مے برد و بوے خوش از انجا فائح میگشت و مطلع نمیشد
ہیچ بشر بر انچہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیرون مے آمد و اما بول آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بسیاری از خدام مشاہدہ کردہ اند و اللہ اعلم اما صفت خلق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از انس رضی اللہ عنہ مروی ست کہ گفت دہ سال
خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردم و جملہ کارہاے من چنان نمے آمد کہ مراد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مے بود با وجود آن ہرگز از سر ملالت مرا سخن سخت
نفرمود و کار یکہ نکردم نگفت کہ چرا نکردی و از عایشہ صدیقہ رض منقول ست کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز دست بہیچ کس نزدہ است الا در غزا بکافران و اللہ اعلم
اما صفت توصیفش از انس رض منقول ست کہ زنی در راہ گذر مدینہ عرض کرد کہ یا رسول اللہ
مرا کاریست ما تو آنحضرت فرمود کہ یا ام فلان و او را بکینتی کہ داشت بخواند و فرمود بر کجا
کہ خواہی بنشین آنجا بنشست و رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پیش او بنشست
و مصلحتیکہ داشت باتمام رسانید و او را بلطف باز گردانید و از ام المومنین عایشہ صدیقہ
سوال کردند کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خانہ خود چہ کارہا میفرمود جواب داد
چنانکہ دیگر آن مے کنید آنحضرت نیز میفرمود در حیواۃ الحیوان از جناب صدیقہ منقول ست کہ گفت
کہ وقتیکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خانہ تشریف میداشت خدمت اہل و
عیال میفرمود و پارچہ رامے شست و بدست خود ببوئید سید و خت و خدمت میکرد و نفس
خود را و نعلین را میدوخت و در خانہ جاروب میداد و شتر رامے بست و طعام جارو
نوش میفرمود و آرد با آنہا مے سرشت و بضاعت را از بازار بر داشتہ مے آورد و آنحضرت پیوستہ در
خزن و ایام الکفر بود و برائے آنحضرت رحمت بود و از جریر بن عبد اللہ بجلی رض منقول ست کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مزاح با یاران میفرمود و بنزدیک طفلان ایشان میگرد و بر کنارے نشانید و اگر در بالائے مدینہ بیمارے
مے بود بعیادت وے تشریف مے برد و عذر قبول میفرمود اما صفت جودش صلی اللہ علیہ

و در صحیح ترمذی از ابی رمثہ روایت ست کہ پیرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
را سرخ دیدم یعنے رنگ فرمود و اختلاف ست درمیان علما کہ جناب رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضاب کردہ یا نہ اکثر برانند کہ خضاب نفرمود و مذہب محدثین
ہمین ست زیرا کہ پیرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بسر حد خضاب نرسیدہ بود
و در تمام لحیہ شریف چہاردہ یا ہفدہ یا ہیزدہ موے سفید بود و زیادہ ازین مروی نگشتہ
واللہ اعلم اما صفت خوشبوے از انس رضہ مرویست کہ ہرگاہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم روے مبارک بما مے آورد بوے خوش از او معلوم میشد و ہم از انس رضہ
روایت میکنند کہ من ہیچ بوے خوش را نہ بوئیدم و نہ عنبر نہ مشک را خوشبوتر از بوے
پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام و بخاری در تاریخ کبیر نقل میکند کہ ہرگز رسول خدا علیہ السلام
براہے نگذشتی الا کہ مردم را معلوم میشد و اسحٰق راہویہ میگوید کہ از خوشبوے او
علیہ السلام خلق میدانستند کہ آنجا گذشتہ است و از ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
مرویست کہ گفت بود عرق در روے شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
مثل لولو را طیب از مشک اذفر و ہر کسیکہ مصافحہ میکرد از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تمام روز بوے خوش از دست خود مے یافت و بر سر ہر طفلیکہ آنحضرت دست
مبارک خود مے نہاد ممتاز و معروف میشد درمیان صبیان بوے خوش و در بعضے
احادیث وارد گشتہ کہ گل سرخ از عرق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا شدہ
و در روایتے وارد گشتہ کہ گل سفید از عرق من پیدا شدہ است در شب معراج
و گل سرخ از عرق جبرئیل ست و گل زرد از عرق براق و ہم مرویست کہ فرمود
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بعد از رجوع من از معراج قطرہ از عرق من بر زمین
افتاد و گل سرخ ازان روئید ہر کہ خواہد بوے مرا ببوید باید کہ گل سرخ را ببوید و ابو نعیم
و براز آنجناب علیہ السلام مروی ست کہ چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاے

میداد ایشان را باندرون در آمدن و بحضور مجلس شریف مخصوص گردانیدن و
قسمت کردن ہر قدر فضل و مرتبت ایشان در دین بود و تشاغل میفرمود بقضاے
حاجات مردم و تحصیل مقاصد اصحاب و ایشان را مشغول میداشت در کاریکہ صلاح حال
ایشان دران مے بود و امر میکرد ایشان را بسوال نمودن از حضرت وے و خبر دادن
بچیزیکہ باید و سزد و میفرمود باید کہ برساند انچہ می شنود انکس کہ حاضر ست از شما
بکسیکہ غایب ست و میفرمود کہ برسانید حاجت جماعتے را کہ خود بعرض من رسانیدن
نمے تواند و ہر کہ میرساند بسلطان حاجت کسے را کہ خود رسانیدن نمے تواند ثابت
دارد خدا تعالی قدم او را روز قیامت بر صراط و ذکر کردہ نمیشد نزد آنحضرت مگر انچہ
احتیاج ست بان در دنیا و دین و انچہ اصلاح کردہ شود بدان حاجات و مذکور نمیشد
در مجلس شریف وی انچہ لایعنی ست و طالبان علم و خیر و برکت در مے آمدند
و نصیب خود را مے یافتند و بیرون مے آمدند از مجلس شریف وے راہ نمایندہ بر خیر بحیث
علمے و ادبے کہ حاصل میشد ایشان را از حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و نیز سیدنا
جناب امام حسین رضی اللہ عنہ میفرماید کہ از جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ از کیفیت
بیرون آمدن رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوال کردم جناب مرتضوی فرمودند
کہ بود پیغمبر خدا علیہ السلام کہ چون بیرون مے آمد بستہ میداشت دہنگاہ میداشت زبان
خود را مگر در چیزے و در سخنے کہ فایدہ می داشت و سود میکرد و تالیف قلوب ایشان میکرد
و مولفۃ القلوب را عطا و احسان بسیار میکرد و بزرگ میداشت بزرگان ہر قوم را و ولایی میفرمود بر ایشان اکابر قوم
را و حذر میکرد از مردم و پاس میداشت خود را از ایشان و نفس شریف را از اعدا محفوظ میداشت
تا زیان نرسانند و این حفاظت پیش از نزول آیہ کریمہ واللہ یعصمک من الناس بود
و با وجود حذر و احتراس از ہیچ یکے طلاقت وجہ و کشادہ روے و خوشخوے
باز نمیداشت و تفقد میفرمود و استفسار مے نمود اصحاب را و مے پرسید مردم را

بجوامع الکلم یعنی بلفظ مختصر و بمعنی بسیار و تکلم میفرمود به بیان فاضل و مفضول و بود
آنحضرت نرم طبیعت خوشخوی نه درشت سخن و تندخوی و تعظیم میکرد نعمت را اگرچه
کم می بود و نکوهش و ستایش هیچ خوردنی نمیفرمود و هدیه مردم را بزرگ میداشت اگرچه اندک
می بود و میفرمود که اگر مرا بپارچه گوسفندی مهمانی نمایند بروم و اگر گزی پارچه ارند قبول کنم
و از بهر دنیا و هرچه بدنیا تعلق میداشت خشم نمیگرفت و اگر از بهر دین خشم میگرفت چون
دامنهای مروارید غرق می برآورد و هیچ چیز خشم او را فرو نمیکرد الا که آن قضیه را تمام میکرد
و هرگز از بهر نفس خود خشم نمیگرفت و انتقام نمیفرمود بلکه عفو میکرد و چون خورم میشدی
چشم بر چشم می نهاد و چون غضب می نمود میگردانید رو و پهلو را و بود اکثر ضحک آنحضرت
تبسم و پیدا می شد در تبسم دندان شریف مانند ژاله در صفا و لطافت و آب و تاب
و از سیدنا امام حسین رضی الله عنه مرویست که از جناب مرتضوی کرم الله وجهه
از مدخل و مخرج و مجلس و شکل وی صلی الله علیه و آله و سلم سوال کردم که چون رسول خدا
علیه الصلوة والسلام در خانه تشریف می آورد چه کار میفرمود جناب مرتضوی کرم الله
وجهه فرمود که بی اجازت حق تعالی اندرون خانه تشریف نمی آورد و چون در می آمد وقت
را سه حصه می نمود یک حصه از آن برای عبادت حقتعالی که در آن وقت عبادت میفرمود
و حصه دیگر را برای اهل و عیال و ادای حقوق ایشان از مخالطت و مباسطت و مباشرت
با ایشان و حصه دیگر را برای نفس خود و ادای حق وی از استراحت و نوم و بیداری
و مانند آن و حصه نفس خود را در میان خود و مردم مشترک میداشت و اهل فضل را در آن
راه میداد پس خبر میدادند آنحضرت را خواص اصحاب بحاجات عامه و میرسانیدند خواص
فواید مجلس شریف آنحضرت صلعم را بسوی عامه و ذخیره نمیفرمود آنحضرت و نگاه
نمیداشت از مردم چیزی را از فواید و نصایح و از سیرت شریف و عادت کریم وی
صلی الله علیه و آله و سلم ایثار و اختیار اهل فضل و علم و صلاح و شرف بود باذن یعنی اذن

تا ناف از موے خطے کشیدہ و دراز بود و شکم و سینۂ مبارک او ہموار و باہم یکسان بود و از سینہ و شکم او غیر مشرب بموی بود و دو ساعد و دو منکب عالی او موے نداشت و کشادہ کف بود حسنا و انگشتان او دراز بود ندا آنکہ از حد اعتدال بیرون و کف مبارک او نرم تر از حریر بود و ساقہای آنجناب خالی از دقتی بنود و انگشتان دست و پای عالی سطبر بودند و پاشنہ مبارکش کم گوشت بود و زیر قدمش برداشتہ از زمین باعتدال و پشت پای مبارک آنجناب اماس بود و ہیچ تکسر و شقاق نداشت حاصل کلام آنکہ جمیع اعضای و جوارح آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم در غایت تناسب و کمال حسن و ملاحت بودند و لنعم ما قیل سا پائے تا سر جملہ لطفی گوئی استادہ ازل ✤ طینت پاکت نہ آب و گل ز جان و دل سرشت ✤ روئے بماناطباق ابرویت ارند رد ✤ طاعت اندیشان ز مسجد بت پرستان از کنشت ✤ و از سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ مروی ست کہ از خال خود ہند ابن ابی ہالہ کہ وصاف حلیہ شریف جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بود سوال کردم و از کیفیت حلیہ مبارک استفسار کردم و من آرزو داشتم کہ بیان کند برای من چیزے را از ہیئت و شکل پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ یاد گیرم آنرا و فراموش نکنم و بدانم چیزے از حلیہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ در من باشد و بدان موصوف باشم پس گفت ہند ابن ابی ہالہ کہ بود رسول خدا صلی اللہ علیہ و علے آلہ وسلم عظیم در نفس لامر و معظم در صدور عیون مہر مان و مید رخشید روے مبارک مانند درخشیدن ماہ در شب چہاردہم الی آخر الحدیث کہ شرح آن گذشت و فرمود و سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کہ از ہند ابن ابی ہالہ گفتم کہ بیان کن برائے من صفت منطق و سکوت و تکلم رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را و دیگر حالات آنجناب را پس گفت کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ اندوہناک و ایم الفکر بود و راحت و آسایش آنحضرت را نبود و تکلم نمی نمود بے حاجت و دراز بود خاموشی وے و افتتاح میکرد سخن را و ختم می نمود آنرا بانشداق یعنے سخن را تمام و کمال و درست می برآورد نہ شکستہ و ناقص و تکلم میفرمود

میکشد که جا اینجاست * صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم خلاصهٔ کلام درین مقام برای
آسانی فهم ناظرین وشایقین بیان حلیهٔ شریف می نمایم که قد موزون آنسرور بسیار بلند
نبود و پست هم نبود بلکه اندکی بسوی بلندی مایل بود و سر مبارک عظیم و بزرگ بود
و موی مبارکش بسیار پیچان نبودند و راست هم نبود بلکه در میان هر دو بود و گاهیکه
آنرا قصر میکرد یا می تراشید بتدریج بگوش میرسید و چون اندک دراز میشد تا نرمهٔ گوش
میرسید و چون ازان نیز دراز میشد تا بگوش میرسید و چون ازان نیز دراز میشد تا بدو
منکب شریف میرسید و ما بین المنکبین آنحضرت واسع بود و نزدیک کتف الیسر آنحضرت
مهر نبوت بود و کشاده پیشانی بود و ابرویش باریک و دراز بودند یعنی کمان ابرو بود و میان دو
ابروی شریفش اندک فرجه بود و میان دو ابرو رگی بود که در وقت غضب از خون ممتلی
و پر میگشت و بادام چشم و دراز چشم بود و سیاهی چشم مبارک بغایت سیاه و سفیدی آن
بغایت سفید و در سفیدی آن رگهای سرخ بودند و بن بینی شریف بلند بود و بالای
آن نوری ظاهر می شد و بینی مبارک مبرا از خود بینی طول و ارتفاع فی الجمله داشت نه از اعتدال
بیرون و هر دو رخساره زیبایش هموار بودند و استخوان روی مبارک مرتفع نبود و لون
و رنگ روی شریف او سرخ و سفید بود و دهان کریم او بزرگ بود که پیش عرب محمود است
و محبوب و دندان شریف او سفید و براق بودند و اطراف آن باریک و میان دو دندان
پیشین دهن مبارکش فرجه بود و در وقت تکلم از ثنایای مبارک نور بیرون می آید و روی
مبارکش دراز نبود و گرد نبود فی الجمله دران تدویر بود و از آفتاب و ماهتاب تابان
و درخشیده تر بود و ریش مبارک آنحضرت انبوه بود و دراز نبود و در سر و ریش آنحضرت
تا بیست موی سفید نبود بلکه هفتده موی سفید بود و استخوان دو منکب شریف
او و استخوان کاهل او و استخوان دو مرفق و استخوان دو زانوی او بزرگ بودند و بدن
مبارکش بغایت پاکیزگی و نورانی بود و پر گوشت نبود بلکه میانه بود و از سینه بیکینه او

آنحضرت نبود صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و اما مشی در رفتار دلربای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم منقول ست کہ وقتیکہ براہ مے رفت آنحضرت میل میفرمود بجانب پیش نمانند
متکبران و از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ منقول ست کہ وقتیکہ آنحضرت براہ میرفت میل
می نمود بجانب پیش میل کردنی گویا فرو می انداز د بلندی بسوے پستی جناب مرتضوی
میفرماید کہ ندیدم پیش از وی و نہ بعد از وی مثل او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در حسن
ولطافت و ملاحت و در روایتی وارد گشتہ کہ آنحضرت بر میداشت پای بر زمین بتمام
گشادہ می زد گام و آسان و سبک میرفت بی تحرک و اضطراب و در حدیث دیگر وارد
گشتہ کہ آنحضرت مشی می نمود مجتمع یعنے بقوت بی استرخا و سستی اعضا و از ابی ہریرۃ
آمدہ کہ گفت ندیدم من ہیچ یکی را شتاب نزد راہ رفتن از رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
گویا نورزیدہ می شد زمین برای وے علیہ السلام و بودم ما کہ در مشقت می انداختیم نفسہای
خود را و می دویدم تا ہمراہی توانم کرد با وی و آنحضرت پاک نمیداشت بی تکلف بطور خود
میرفت و اضطراب نمیفرمود اصلا و این مشی اولی العزم و اہل ہمت و شجاعت ست شعر رفتار
گر ملک از عرش بہ بیند ٭ آید بزمین فرش کند بال و پر خود ٭ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و گاہی
آنحضرت بنعل رفتی و گاہے بی نعل و پیادہ میرفت و گاہے سوار نیز میشد خصوصا در غزوات
و چون با اصحاب میرفت پیش پیش مے برد ایشانرا و خود عقب میرفت و میفرمود بگذارید
و خالی دارید پشت مرا برای فرشتگان و در سفر بعد از مجموع اصحاب رفتنی و ضعفا را
تقویت دادی و ماندگان را سوار فرمودی و گاہ ردیف خود ساختی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
و کلیہ در صفات اعضای شریف رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توسط و اعتدال
ست کہ مدار حسن و جمال و منتہاے فضل و کمال آنست و ہیچ یکی از مکونات نیست
کہ مماثل و معادل صفات خلقیہ و خلقیہ وے علیہ السلام باشد فسبحان من خلقہ و حسنہ
و اجملہ و اتمہ و اکملہ سبحان اللہ ؎ ز پا تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم ٭ کرشمہ دامن دل

کم گوشت پاشنہ و منہوس بسین مہملہ عند الجمہور و نزد وے بالمعجمہ یعنے باشنہای برآمدہ
رگ دار و فی الصراح منہوس مردم کم گوشت یعنے کسے راکہ در پاشنہ او گوشت اندک
باشد او را منہوس العقب میگویند و ضخیم الکراویس و بزرگ بودند سرہای استخوان
متکبین و مرفقین و فی الصراح کردوس استخوانہای مفاصل کہ دوگانہ باشند چون
دو کتف و زانو و خیران و ہر دو ساق آنحضرت باریک و لطیف بودند و سطبر و پر گوشت نبودند
واللہ اعلم و اما قامت زیبای آنحضرت نہالی بود از باغ قدس و سروی از گلستان
انس نہ کوتاہ و نہ دراز با وجود ان مایل بدرازی بود و بنا بر آن در حدیث وارد گشتہ کہ لم یکن
بالطویل البائن یعنے نفرط در طول کہ از ہمہ جدا و دراز باشد و با وجود توسط قامت چون
در میان مردم ایستادے از ہمہ بلند و سرفراز نمودے و اگر دو مرد در دو جانب آنحضرت
بودے از ہر دو بلند نمودے و در مجلس نیز کتفین مبارک وی بلند تر از ہمہ بودے صلی اللہ
علیہ و علی آلہ وسلم و منقول ست کہ آنحضرت را در آفتاب و مہتاب سایہ نبود چنانکہ ترمذی در
نوادر الاصول از ذکوان روایت کردہ و عجب ست ازین بزرگان دیگر کہ ذکر نکردہ اند چراغ
را و نوریکی از اسمای آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ست و نور را سایہ نمی باشد اما لون شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم روشن و تابان بود و اتفاق دارند جمہور اصحاب رضوان
اللہ علیہم اجمعین بر بیاض لون شریف رسول خدا صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم
و وصف کردہ اند آنحضرت را بابیض و در روایتی ابیض یلیح الوجہ و این احتمال دارد کہ
مراد وصف بہ بیاض ست و ملاحت صفت زاید برای بیان حسن و جمال و لذت بخشی
و دلربائی دیدار جان افزای رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باشد و در روایتی وارد
گشتہ کہ آنحضرت گندم گون بود و در بعضی روایات منقول ست کہ سرخ و سفید بود و اذا
نور المجرد یعنے جسد مبارک کہ از ملبوس بیرون می بود تابان و درخشان و سفید بود و تغیر
و سیاہ چنانکہ سایہ مردم را می باشد و آفتاب و ہوا را تاثیر در بدن شریف و تغیر آن

نرم و نازک بودند و در روایت کرده است طبرانی از ستور بن شداد و او از مدرخویش که گفت
من بخدمت آنسرور علیه السلام حاضر شدم و دست مبارک او را مسح نمودم نرم تر
از ابریشم و سرد تر از برف بودند و در بخاری از انس بن مالک مرویست که گفت انس
که من مس نکردم هیچ حریری را که نرم تر باشد از کف مبارک رسولخدا صلی الله علیه و آله
وسلم و در شفا مذکورست که آنحضرت طویل الاصابع بود یعنی انگشتان آنجناب دراز بودند
و اما قدمهای شریف آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم در ترمذی منقول ست که سطبر
و دراز بودند انگشتان دو پای شریف آنحضرت بی افراط و تفریط و در رمی اب لدنیه
از سیمونه بنت کردم منقول ست که گفت دیدم رسولخدا صلی الله علیه و علی آله وسلم را پس
فراموش نکرده ام درازی انگشت سبابه قدمین آنحضرت را از سایر اصابع و مروی
است که خنصر و بنصر وی علیه السلام از پای متظاهر بود و بعضی گفته اند که سبابه و وسطی
آنحضرت برابر بودند لیکن حدیث در مسند امام احمد حنبل مقید بر جل ست و همچنین نزد
بیهقی و الله اعلم خمصان الاخمصین زیر قدمش برداشته بود از زمین و از ابن اثیر
منقول ست که اخمص موضعی از باطن قدم که در وقت رفتن بزمین متصل نمی شود و خمصان
مبالغه اوست و معنی مبالغه در این مقام آنست که از حد اعتدال بیرون باشد و در صراح
یعنی باریکی کف پا مذکور نموده و خمصان بضم خا مرد یکه اخمص دارد و ابو هریرة رضی نقل میکند
که وقتیکه آنسرور براه میرفت تمام قدم خود را بر زمین می نهاد و نبود او را اخمص یعنی
اخمص که از اعتدال بیرون باشد ممسح القدمین نرم بود و قدم مبارک او سهموار بود و
از جهت که ینبوعها الماء روان میشد اب از زود قدم او یعنی بواسطه نرمی و ملاست آن آب
در آنجا قرار نمیگرفت و زود سیلان می کرد و در پای که تکثر و شقاق باشد آب در آنجا
قرار میکرد و زود روان نمیشود و از عبد الله بن بریده آمده که گفت بود رسولخدا علیه السلام
احسن البشر قدما رواه ابن سعد منهوس العقب یعنی بود آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم

گویا قرطاس ها برهم نهاده شده یکدیگر بالای یکدیگر وهر دو ذراع وهر دو ساعد
و دو شهباد بالاهای سنبه وساق ها موید اربود و ذراع از مرفق تا سر انگشت میانه را گویند
و قبلهای شریف سفید بود برنگ سایر بدن وطبرسی این را از خصایص نبوی علیه السلام
شمرده و قرطبی گفته که در بغل شریف موی نبود و اما پشت شریف آنجناب علیه السلام که در
توصیفش واقع شده که گویا نقره گداخته شده است یعنی پاک وصاف وسفید و هموار
و در میانه هر دو شانه مبارک خاتم نبوت بود و آنحضرت خاتم النبیین بود علیهم السلام و در
توصیف مهر نبوت گفته اند که چیزی بود بر آمده از اجزای بدن شریف
مقدار بیضه کبوتر یا بزرگتر از آن تشابه جسد شریف در لون وصفا و نورانیت که آنرا
خاتم النبوة میگفتند و در روایات وارد گشته که نوری بود که میدرخشید و در حدیث
ترمذی مذکور ست که شعرات مجتمعات یعنی موهای بود فراهم شده یعنی گوشت پاره
که بروی موها بود و در حدیث دیگر آمده که در پشت شریف گوشت پاره بود بلند و در
حدیث دیگر آمده که مانند مشت بود کردوی خالها بودند مانند آنها که در پوست می
برآید مثل بخود اینهمه صورت ظاهر و شکل اوست در رای العین و در تحت آن سری
عظیم بود زیرا که این خاتم النبوة ایاتی بود از آیات الهی سبحانه و تعالی که مخصوص بآنحضرت
بود صلی الله علیه وآله وسلم و هیچ یکی از پیغمبران دیگر را نبود و شیخ ابن حجر یکی در شرح
مشکوة گفته که در وی مکتوب بود الله وحده لا شریک له توجه حیث کنت فانک
منصور و الله اعلم آما دستهای شریف رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم در شمائل
ترمذی در وصف آن منقول ست که دراز بودند و دو استخوان آکتف و علیه السلام یعنی
دو استخوانیکه نزدیک کف دست یکی از جانب ابهام دوم از جانب خنصر و کشاده
کف بود و بعضی فراخی دستهای آنحضرت را از سخاوت وجود مراد گرفته اند و در روایتی
مرویست که دو بازوی آنجناب سطبر بودند و منقول ست که کف دستهای آنحضرت

میفرمود اما وجه شریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرآت جمال الٰہی و مظہر انوار نامتناہی بود و در صحیحین از براء غازب مروی ست کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خوبرو و خوشخوی ترین مردمان بود و از ابی ہریرہ منقول ست کہ ندیدم من ہیچ چیزرا بہتر و خوبتر از پیغمبر خدا یعنے خوبی و حسن وی فایق تر ہمہ اشیاء بود و گفت چنان روشن و تابان بود کہ گویا آفتاب در روے مبارک وی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیر میکند و از امیر المومنین ابوبکر الصدیق رضہ مروی ست کہ فرمود روی مبارک رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانند ہالہ قمر بود و در حدیث ہند ابن ابی ہالہ آمدہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عظیم و بزرگ و معظم و مہیب بود در نظر نظارگیان روی مبارکش مید رخشید مانند درخشیدن ماہ در شب چہاردہم و از جابر بن سمرہ آمدہ کہ گفت دیدم من رسولخدا صلی اللہ علیہ و علے آلہ وسلم را در شب مہتاب کہ چادر سرخ پوشیدہ بود پس نظر میکردم من بسوے آنحضرت و بسوے قمر سوگند بخدا کہ آنحضرت نزد من بہتر بود از قمر و اما گردان شریف وی صلے اللہ علیہ وسلم ہند ابن ابی ہالہ کہ وصاف نبی بود وصف میکند کہ گویا بود گردن شریف وی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورتے مصور از عاج در صفاے چون نقرہ یعنے در لمعان و درخشندگی و معتدل الخلق بود در جمیع صفات و متناسب الاعضا ہر اندام بود بے افراط و تفریط بسیار بلند بالا بود و در مواہب لدنیہ از ابی ہریرہ رضہ منقول ست کہ بود رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید گویا سیم خالص ریختہ شدہ ست و اما منکبین شریفین جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و منکب بن باز و و شانہ را گویند چنانکہ در صراح گفتہ و در وصف ان وارد گشتہ کہ در میان ہر دو شانہ آنحضرت قدرے بُعد بود یعنے واسع بود موضعیکہ دو منکب ست و مراد از وسعت معتدل ست و سینہ کشادہ و شکم با سینہ ہموار بود و از سینہ تا ناف خطی از موے سیاہ کشیدہ و لستان و شکم از ان خالی و از امہانی منقول ست کہ گفت دیدم شکم رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را

شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در وصف او وارد گشتہ کہ بینی مبارک آنحضرت طولی دارد تفاع فی الجملہ داشت و کسیکہ تامل نمیکرد می پنداشت کہ مرتفع ست بواسطہ بلندے نور بر بینی آنسرور علیہ السلام بلند بود و حال آنکہ بلند نبود و آن بلندے نور بود کہ بجانب بالا میدوید و آثار رخسارہ شریف آنحضرت برابر و ہموار بودند و نہ پر گوشت و نا سیدہ و نہ نحیف و نزار و نبود ذقن شریف قصیر کہ مستلزم تذویر است و طول وجہ بطول ذقن می باشد آما دہن شریف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در صحیح مسلم از جابر منقول ست کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فراخ دہان بود و ہمچنین ہند ابن ابی ہالہ کہ وصاف آنحضرت بود وصف کردہ ست و مفلج الاسنان یعنے کشادہ دندانہای پیش و از جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ مروے ست کہ آنحضرت سبلج الثنایا بود یعنے دندانہای موجدہ و جیم روشن و تابان و دندانہاے پیش و در حدیث ابن عباس رض وارد گشتہ کہ گفت آنحضرت کشادہ لب ہا بود چون تکلم میفرمود دیدہ می شد کہ گویا نور از میان کشادگی دندان پیش آنحضرت بر می آید و طبرانی در اوسط روایت نمودہ کہ لبہا دہن آنحضرت احسن و الطف از ہمہ آدمیان بود و در روایتی وارد گشتہ کہ دندان مبارک او در کمال جلی بودند یعنے سفید و براق و اطراف آن باریک بود اما لحیہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در وصف ان در حدیث ہند ابن ابی ہالہ وارد گشتہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کث اللحیہ بود یعنے ریش مبارکش انبوہ بود بسیار موی و پر جسم بود قاضی عیاض در شفا گفتہ کہ ریش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبوہ بود کہ پر میکرد سینہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را و در طول لحیہ شریف قدری معین بنظر نمی آید لیکن در وظایف النبی مروی ست کہ لحیہ شریف چہار انگشت بود طبعاً یعنے ہمین مقدار بود از روے خلقت کہ دراز و کم نمیشد و در ترمذی مرویست کہ آنحضرت میگرفت از لحیہ خود در طول و عرض و شارت یعنے سبلت را می پیچید

فرجہ ہم نبود التصال بود بموے چند کہ بدان اطلاق افتراق و عدم اقتران ہر دو صحیح افتد و در
نظر شہود و خیال نیز ہمچنین در می آید واللہ اعلم و از ہند بن ابی ہالہ مرویست کہ در میان
دو ابروے آنحضرت رگی بود کہ متملی میشد از خون وقتیکہ غضب میفرمود و یا حرکت میداد
آنرا غضب و قہر میکرد آنرا غصب و نیز در حدیث ابن ابی ہالہ رض وارد گشتہ کہ ابرج
الحواجب در قاموس و صحاح رجج بجمعنے باریکے ابرو با درازی مذکورست و بفارسی
بگمان ایرو تعبیر کردہ اند اما چشم و حدقہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در
وصف او از امیر المومنین علے مرتضی کرم اللہ وجہہ منقول ست کہ جناب رسو لخدا صلے اللہ
علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم بزرگ چشم دراز مژگان بود و در روایتی وارد گشتہ کہ در سفیدے
چشمان مبارک سرخی بود و چشم شریف شرنگین بود یعنے در چشم سرمہ نکشیدہ بود اما
معلوم میشد کہ گویا در چشم شریف سرمہ کشیدہ ست و از ابن عباس رضے اللہ
تعالے عنہ مروی ست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وذریاتہ وسلم
در تاریکی شب ملاحظہ میفرمود چنانکہ در روشنای روز معاینہ می نمود و در شفاے
قاضی عیاض مذکورست کہ آنحضرت در ثریا یازدہ کوکب بر وزمید بدو نظر آنحضرت بجانب
زمین دراز تر بود از نظر بسوے اسمان و اکثر نگریستن آنحضرت بگوشہ چشم بود
و چون التفات میفرمود و میدید بچپ و راست تمام تر میگشت و بدزدیدن
نظر و گردانیدن گردن اکتفا نمیفرمود کہ از عادت سبکساران و متکبر انست و نظر او
پیش رو و پس پشت یکسان بود و اما اذن شریف وی علیہ السلام ہر چند در کتب
صورت اذن شریف ذکر نکردہ اند مگر در جامع کبیر منقول ست کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تام الاذن بود و مروی ست کہ آنحضرت فرمود کہ من آواز آسمان را
می شنوم و سزاوارست آسمان را کہ آواز کند یک شبر جاے در آسمان نیست
مگر فرشتہ جبہہ خود را در سجدہ نہادہ است و در روایتی آنکہ ساجد ست یا قایم اما الف

**فصل ہشتم** در ذکر حلیہ شریف حضرت رسول الثقلین محبوب رب المشرقین والمغربین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علمائے حدیث وفضلای خبیر در توصیف سر مبارک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آوردہ اند کہ در حدیث ہند ابن ابی ہالہ وارد گشتہ کہ آنحضرت بزرگ سر بود و بزرگی سر دلیل ست بر وفور عقل و جودت فکر بحدت قوت دماغ وکثرت آن کہ حامل جوہر عقل است و موے شریفش صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعد سیاہ بود نہ دراز و نہ کوتاہ و نرم فرو ہشتہ بود جعد بفتح جیم وسکون عین مو یکہ در روے دو تاے و پیچش باشد و در ازی موے شریف وے علیہ السلام میان گوش و دوش بود و در روایتے تا نرمہ گوش و در روایتی تا دوش و در روایتے تا نزدیک دوش وارد گشتہ و گاہے بر اطراف سر موی را فرو می ہشت و گاہے فرق میفرمود و فرق جدا کردن موے بعضے از بعضے چنانکہ میان آنہا خطے پیدا شود کہ آنرا متفرق خوانند بمعنے تارک سر و فرق وشدل ہر دو جائز ست و بعضے فرق را افضل دانند و در روایت امہانی وارد گشتہ کہ چون آنحضرت بمکہ قدوم فرمود چہار گیسو یافتہ بود و گذاشتن موی سر سنت است آما حاجبین شریف رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بواضح الحاجبین توصیف فرمودہ یعنے فراخ پیشانی و در روایتی صلت الحاجبین وارد گشتہ صلت پیشانی کشادہ کذا فی الصراح از کعب بن مالک مروی ست کہ چون جبین در پیشانی می افگند روشن میشد و میدرخشید چنان معلوم میشد کہ گویا پارہ قمر ست و گفتہ اند کہ اثر بخت و طالع و نورانیت در جبین ظاہر میگردد و سر نوشت کہ در شکم مادر می نویسند در موضع جبین است آما حواجب شریف وی در حدیث امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ واضح الحاجبین مقرون الحاجبین وارد گشتہ و قرن اتصال موی ابروان ست و در حدیث ہند ابن ابی ہالہ من غیر قرن واقعشدہ و در میان این ہر دو حدیث اختلاف ست و گفتہ اند کہ صحیح من غیر قرن ست و ظاہرا اقران بسیار بنود کہ موی سخت بہم چسپیدہ باشند

که منبوع سعادت و نبوے و اخروے ست در برج عقرب که یازدهم
طالع همایون واقعشن مشیر با آنکه از اسباب صوری و معنوی و سعادت و نبوے و
اخروے هرچه در متخیله مولود عافیت محمود کذروبے رنج انتظار مهیا و مهنا گردد و مقام
این دو کوکب بتسویه در عاشر که ارفع محل از طالع مولود از فلک آنست ناظر بود آنکه از شرف
و حرمت در دنیا و اخرت بخطی وافر محظوظ و بهره در شود و خورشید عالم افروز در حمل
که چهارم طالع است و شرف او مقام گرفته تا صیت مقامات علیه او بمسامع عرب و عجم
رساند و بودن بهرام خون اشام با آفتاب در موضع دلیل بر آنکه هر کس که در مقام مقدس
نبوی صلی الله علیه و علی آله وسلم پاے از حد خویش بیرون نهد از تیغ قهر سر افگنده
گردد و زبره زهره در حوت که بیت الشرف او است با عطارد که منجمان فصاحت و بلاغت
را از خواص و نتایج او دانند در سوم طالع دست در آغوش کرده بزبان فصیح در سرود
آمده که ملت این صاحب دولت اشرف ملت و ادیان خواهد بود و قمر که در وصول آثار علویات
و سفلیات واسطه اوست در اول میزان که برج عاشر ست منزل اختیار کرده بیانی ست
بر آنکه آثار دین و آئین او طول و عرض بسیط را فرو گیرد و راس که مادهٔ فرالیس ست
و جوزاکه شرف اوست ششم برج طالع ست که متعلق بخدم و عبید دارد آرام گرفته
تا طوایف عباد را از جمله خدمتگاران او گرداند و ذنب که کم و کاست را نسبت مان کنند
در دوازدهم مسکن گزید تا از اعداے صاحب شریعت غرا در ربع مسکون دیار
نگذارد و الله اعلم و مخفی نماند که انچه از طالع همایون این طینت پاک و مخاطب بخطاب
لولاک ثبت افتاد بتبعیت بر قول جماعتی ست که احوال موجودات عرصهٔ گیتی را منوط
و مربوط باوضاع فلکی دانند و الا اهل تحقیق را عقیده آنست که ؎ آنرا که بود سابقه
لطف خداوند * گو اجسم افلاک نکن کارگزاری * طوبی که خورد آب از سرچشمهٔ کوثر *
فارغ بود از تربیت باد بهاری * وصلی الله علی نبینا و سیدنا محمد و علی آله وسلم

صورت زایچه بقول صاحب بحر الانساب

صورت زایچه بقول ابو معشر بلخی

وخاصیت بیوت اثنا عشر بقول ابو معشر بلخی در روضة الصفا چنین مسطور ست که خانه اول تعلق بر تن و جان و زندگانی مولود دارد و خانه دوم بمال و اعوان و انصار و خانه سوم بمذهب و ملت و سفر نزدیک و اخوان و اخوات و سایر اقربا و خانه چهارم بمفاد و عواقب امور و ضیاع و عقار و خانه پنجم باولاد و اخبار و هدایا و رسالت و سفارت و خانه ششم بعبید و خدم و مرض چهارپایان خورد و خانه هفتم بازواج و شرکا و خصمان که در برابر آیند و خانه هشتم بمرگ و میراث و خوف و خطر و مالی غایب و خانه نهم بسفر دور و علوم و قیفه خواب و خانه دهم بعز و شرف و سلطان و احوال مادر و خانه یازدهم خانه امید دوستان ست و خانه دوازدهم خانه چهارپایان بزرگ و دشمنان که عداوت در دلها نگاه دارند و بند و زند آنست غرض از تمهید این مقدمات آنکه بقول بعضی از منجمان که بعد تحقیق گفته اند که طالع فرخنده حضرت رسالتماب صلی الله علیه و آله وسلم در بستم درجه جدی اتفاق افتاده از انطباق این برج که بیانش منافی انقلاب نیست بر افق موضع ولادت معلوم می شود که دین قویمش لوبا فیوما تا روز قیامت در انقلاب از مرتبه بمرتبه عالی تر از آن ثابت و مستقیم باشد و بودن صاحب طالع یعنی زحل با مشتری

بحکم مشتی نمونه از خروارے مما لا یدرک کله لا یترک کله اکنون عنان شبدیز قلم به بیان طالع جناب رسالتمآب
صلی الله علیه وآله وسلم منعطف میگردانم **فصل هفتم** در ذکر طالع جناب رسالتمآب
و سرور کائنات علیه التحیة والتسلیمات راصدان مراصد تنجیم و عارفان دقایق تقویم گفته اند
که این مولود مسعود که از مبدای فطرت تا بمعاد خلقت که مرتب قضا و قدر و مقدر قوے و قدر
اطفال مصنوعات را در قماط خلق و امر مقرر گردانیده و رقام ارقام طوالع نجوم رقوم سعادت
برسوم ارادت بر تقادیم صفحات ایام و لیالی مرقوم ساخته هیچ مولودے بحسن طالع و یمن موقع
و طهارت اصل و نضارت نسل و ذکای طینت و صفاے جبلت و علوی نسب و سموے حسب
این قرة العین کونین و خلاصه عالمین علیه من الصلوة افضلها و من التحیات اکملها قدم کرم
از مشیمه عدم بفضاے عالم وجود ننهاده از منازل اصلاب طیبه و مراحل ارحام طاهره بحرم
محترم مکه بوجود آمده و عالم مظلم بظلمات فجور و عصیان را بنور عرفان منور گردانیده بزرگان اهل نجوم
طالع آنحضرت صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم را چنین استخراج کرده اند که در بستم درجه
جدے اتفاق افتاده و زحل و مشتری در سیوم درجه عقرب بوده اند و مریخ در هشتم
درجه سرطان و قمر در بیزدهم درجه همین برج بود و شمس و زحل و زهره در ثور
و عطارد در حمل مقام داشت و راس در جوزا و ذنب در قوس بشرف خود بوده اند در
روضة الاحباب منقول ست که ابو معشر بلخی که از زمره اهل نجوم ست طالع آنحضرت را در بست
درجه جدی استخراج کرده در حالیکه زحل و مشتری در عقرب و مریخ در خانه خود
بحمل و آفتاب نیز در حمل در شرف و زهره در حوت و عطارد نیز در حوت و قمر نیز در اول راس
و جوزا بشرف و ذنب در قوس بشرف بخانه اعدا بود و بطرز دیگر نیز گفته اند فاما اتفاق جمله اهل نجوم
براین ست که اکثر کواکب در حدود خود محظوظ و در درجات شرف بانظار سعود از یکدیگر ملحوظ
و از معایب وبال و نحوست محفوظ بوده اند پس بقول صاحب بحر الانساب و بقول ابو معشر بلخی
صورت زایچه آنسرور صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم این ست که بقید قلم مے آید

انبیا علیهم السلام نیز مختون بوجود آمده اند و آخر ایشان جناب رسالتمآب صلی الله علیه و علی آله و سلم
بوده و از کعب الاحبار مرویست که گفت سیزده کس از انبیا مختون پیدا شدند آدم ع و شیث ع
و ادریس ع و نوح ع و سام ع و لوط ع و یوسف ع و موسی ع و شعیب ع و سلیمان ع و یحیی و عیسی ع
و محمد صلی الله علیه و آله و سلم و از محمد بن حبیب الهاشمی مرویست که چهارده کس از رسولان مختون
پیدا شدند آدم ع و شیث ع و نوح ع و هود ع و صالح ع و لوط ع و شعیب ع و یوسف ع و موسی ع
و سلیمان ع و زکریا و عیسی و حنظله بن صفوان نبی اصحاب الرس و محمد مصطفی صلی الله علیه
و علی آله و سلم چنانکه در حیواة الحیوان مسطورست و بعضی از متاخران اهل سیر آورده اند که
جبرئیل ع ویرا ختنه کرد وقتیکه تطهیر قلب مبارکش بجا می آورد در حال صغر و قولی آنست
که عبد المطلب در روز هفتم از ولادت آنحضرت ویرا ختنه کرد و مهمانی ساخت و آنسرور را بمحمد
نام نهاد صلی الله علیه و علی آله و اصحابه و سلم فایده جلیله ختان مردان عبارت ست از بریدن
پوستیکه حشفه را پوشیده میدارد و ختان زنان عبارت ست از قطع پوستیکه باعلاء فرج میباشد
و علما اختلاف کرده اند در آنکه ختان واجب ست یا سنت اکثر بر آنند که سنت ست واجب
نیست و مختار بعضی از شافعیه و مالک و ابو حنیفه رحمهم الله همین ست و بعضی از اصحاب
شافعی واجب گفته اند در حق زنان و سمنون از مالکیه هم برین رفته است و از شافعی وجوب
مطلق مروی ست و حجت ابی حنیفه قوله علیه السلام الختان سنة للرجال و مکرمة للنساء رواه احمد
و شافعی سنت را بمعنی طریقه میگویند بر آنکه احتراز از شعار کفر واجب ست و وقت ختنه پیش
از اوان بلوغ ست نه بعد آن زیرا که ستر عورت در این زمان واجب ست پس نگذاشته شود
واجب بجهت سنتی چنانکه عمی و استاذی تاج المحققین و فخر المدققین استاذ العلما قدوة الفضلا
عنده علم الکتاب مولنا ولی الله غفر الله له در کشف الاسرار فی خصایص سید الابرار برین معنی
افاده فرموده والله اعلم بالصواب و آیات و کرامات که در وقت ولادت آنحضرت صلی الله علیه
و آله و سلم ظاهر گشته زیاده بر آنست که در حد حصر و احصا در آید و آنچه مذکور شد پاره از آنست

کدام حادثه جدید بر روے زمین حادث گشته است شیاطین در اطراف عالم سیر کردند
تا اینکه در مکه معظمه در آمدند در اینجا دیدند که در خانهٔ از خانهاے مکه فرشتگان گروه گروه
مے آیند و از انخانه تا باسمان نور طالع است و ملایکه بعضی مر بعضی خود را سپار کباد
میدهند چون این امر شیاطین مشاهده کردند پیش ابلیس مراجعت نموده ازین حال خبر کردند
ابلیس بمجرد استماع اوزاے مهیب و فریاد و نالهٔ عظیم کرد و گفت افسوس افسوس آیه العالم
رحمت نبی آدم ظاهر شد بنابران شما از صعود باسمان ممنوع شدید اکنون آسمان نظرگاه
آن نبی و نظرگاه است وے مقرر شده چنانچه حق تعالے میفرماید و زینا ها للناظرین و نزد
بعضے این قضیه در شب علوق محمدی بوقوع آمده در روضة الاحباب مسطور است که جمله اهل سیر
و تواریخ بر انند که آنحضرت در ختنه کرده و ناف بریده متولد شد و علما گفته اند که حکمت در آنکه
مختون و مسرور بوجود آمد آنست که هیچ مخلوقے در تکمیل خلقت وے مدخل نداشته باشد
و دیگر آنکه عیبے با او لاحق نشود و اینکه گویند که قلفت ست و دیگر آنکه هیچ مرد عورت وے را
نبیند و عن انس رضی ان النبی صلی الله علیه و آله وسلم قال من کرامتی ان ولدت مختونا
و لم یر احد سوأتی از انس مرویست که آنحضرت گفت از جمله عزت و کرامت من نزد
رب العزت عز و جل آنست که زائیده شدم ختنه کرده و ندید هیچ کس عورت مرا و این
اشارت ست بحکمت اول بر بین وجه این حدیث را این جوزے در کتاب وفا و شیخ
لزندے در اعلام ایراد نموده اند لیکن بعضے از متاخران در اسناد این حدیث طعن کرده
گفته اند محدث را محاسبه نمایند فردا ے قیامت بر روایت این حدیث اگر بیان ضعفش نکند
در مدارج النبوت مسطور ست که حاکم در مستدرک ادعاے تواتر کرده و ذهبی گفته است
که سخن در صحت اوست متواتر چگونه باشد و بعضے تواتر را حمل بر معنے اشتهار بمعنی لغوی
کرده و این قسم گفته که این از خصایص آنحضرت نیست بلکه اکثر مردم بر این هیئت پیدا
میشوند و این گلهے میگوید که بمن رسیده که آدم علیه السلام مختون پیدا شد و دوازده کس دیگر از

درود وش او بروے نوشتہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و عبد الرحمن بن عوف از شفا مادر خود
نقل نمودہ گفت شفا کہ من در آنشب قابلہ آمنہ بودم وچون رسول اللہ بر دست من افتاد
شنیدم کہ گوینده میگفت یرحمک ربک واز مشرق تا مغرب نورانی گشت بمثابہ کہ بعضے
از قصور شام را با آن روشنائی دیدم حسان بن ثابت روایت میکند کہ جہودی در مدینہ
صباحی فریاد کشید کہ طلع اللیلہ نجم احمد و من در آنزمان ہفت سالہ بودم چون آنحضرت بمدینہ
تشریف آورد تاریخ آن شب و شب ولادت حضرت مقدس نبوی علیہ السلام را با خود
حساب کردم موافق آمد و ایضاً منقول ست کہ روز دوم از ولادت با سعادت آنحضرت
یکے از احبار یہود در مکہ بود او را یوسف میگفتند بمجمع قریش آمد پرسیدہ کہ در شب گذشتہ
ہیچکس را در شما پسرے متولد گشتہ باشد جواب دادند کہ آنکس عبد المطلب ست یوسف
گفت آن مولود را بمن نمایید و ملتمس او مبذول افتادہ یوسف را بخانہ آمنہ بردند و آنحضرت
را در قماطی پیچیدہ نزد او آوردند در چشمہاے مبارکش نگریست و بین الکتفین آنحضرت
را کہ مقام مہر نبوت بود ملاحظہ کردہ آنگاہ بیہوش گشتہ بر زمین بیفتاد و قریش از مشاہدہ
اینحال متعجب گشتہ دہان بخندہ کشادند چون یہودی بحال خود باز آمد گفت ای معشر قریش
شما بر من مخندید بخدا کہ این نبی صاحب السیف ست کہ شما را ہلاک سازد و نبوت از میان
بنی اسرائیل تا ابد منقطع شد و باخبر در مکہ معظمہ اشتہار یافت و از جملہ وقایع آنشب
اینکہ ہر جا کہ بتی بر روے زمین بود بر رو در افتادند و ابلیس و جنود او محبوس گشتند ارباب
سیر نقل میکنند کہ شیاطین بشب ولادت سرور عالم از صعود بآسمان ممنوع شدند و قبل ازین بآسمان
صعودے نمودند و گفتگوے فرشتگان می شنیدند ہر گاہیکہ جناب رسالت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم عرصۂ جہان را از نور موفور السرور خود منور فرمود شیاطین ارادہ صعود بآسمان
کردند ممنوع شدند جملہ پیش ابلیس فراہم آمدہ گفتند کہ مایان تا این زمان صعود بآسمان
میکردیم امروز از صعود ممانعت نمودند ابلیس گفت در شرق و غرب عالم بروید و تجسس نمایید

او را بنظر من برسان والا ترا و یا خود را هلاک میکنم چون آمنه اصرار و مبالغه
عبد المطلب را مشاهده کرد گفت که محمد در فلان خانه است اگر مے توانی
برو و او را ببین عبد المطلب تیغ بدست گرفته متوجه آنخانه شد شخصے مهیب دید که با شمشیرے
کشیده قصد او نمود و گفت باز گرد تا مجموع ملایک از زیارت فارغ نشوند کسے او را نتواند دید لرزه
بر عبد المطلب طارے گشت و مراجعت نمود و خواست که قریش را ازینحال اعلام دهد و چون
از خانه بدو آمد زبانش از تکلم باز مانده و بقولے تا هفت روز سخن گفتن نتوانست و بروایتے
آنکه چون چشم عبد المطلب بر جمال جهان آرائے آن مولود مسعود عاقبت محمود افتاد در رعایت
بهجت و سرور آنسرور را بر داشت و بخانه کعبه برد و مراسم شکر الهی بتقدیم رسانید و
رجزی گفت آنگاه حضرت رسالت پناه را نزد آمنه باز آورده در محافظتش وصیت فرمود
و عثمان بن ابی العاص از مادر خود فاطمه بنت عبد الله روایت میکنند که گفت من در شب
ولادت حضرت صلے الله علیه و آله وسلم نزد آمنه حاضر بودم نظر من بجانب آسمان افتاد
وقتیکه آمنه وضع حمل مے نمود ستارگان را دیدم که چنان میل بجانب اسفل کردند که تصور
من آن شد که بر زمین خواهند افتاد و بعد از وضع حمل از آمنه نورے منتقل شد که تمام آنسرائے
را روشن ساخت بحیثیکه غیر از نور مرا هیچ چیز محسوس نشد و صفیه بنت عبد المطلب روایت
میکند که در شب ولادت رسول مقبول صلے الله علیه و آله وسلم قابله محمد بودم نوری در حین
ولادت آنسرور بظهور آمد که بر نور چراغ غالب گشت و در آن شب شش علامت
مشاهده کردم یکے آنکه چون بر زمین آمد سجده کرد دوم آنکه سر بر داشت و بزبان فصیح
و عبارت صریح فرمود لا اله الا الله انی محمد رسول الله سوم آنکه خانه از نور روشن دیدم چنانکه
گذشت چهارم آنکه چون خواستم که او را بشویم آواز هاتفے بگوش من رسید که میگوید اے
صفیه تو خود را زحمت مده که ما او را شسته فرستاده ایم پنجم آنکه هم ختنه کرده بود و هم
ناف بریده ششم آنکه خواستم که او را در لفافه پیچم بر پشت او خاتم نبوت را دیدم در میان

بر وے نازل گشت و طشتی از قدس آوردند کہ او را در انجا بشویند و محمد خلق را از ظلمت ضلالت و غوایت بروشنای ہدایت خواہد آورد و بر کافہ خلایق مبعوث گردد ایفرستگان گواہ باشید کہ مفاتیح خزاین باو ارزانی داشتم پس روز ولادت او را عید خود سازید و ہر سال تا بقیامت بآن روز متبرک جوئید عبد المطلب با آمنہ گفت کہ چون این سخنان شنیدم تحیر بر من استیلا یافت زبانم در دہان لال شد و تصور کردم کہ مگر این صورت حال را در خواب مے بینم دست بر چشم خود مالیدم خود را بیدار یافتم و از باب سینے شیبہ بجانب بطحا بیرون رفتم صفا را دیدم کہ مرتفع میشد و منخفض میگشت و مروہ در اضطراب بود و از اطراف ندا میرسانند کہ اے سید قریش چہ حالت ست کہ ترا ترسان و لرزان مے بینم و قوت نداشتم کہ جواب گویم ناگاہ متوجہ خانہ تو شدم تا این فرزند ارجمند را بینم چون بدر وثاق رسیدم مرغے سفید دیدم کہ بر در خانہ تو بود و مرا از در آمدن خانہ منع میکرد پس لحظہ نشستم با خود گفتم کہ ایا انچہ مشاہدہ مے شود در بیداریست یا در خواب و از را یکہ مشک کہ نعطر بدماغ من مے نمود جرات بر انکہ بخانہ تو در آیم نماندہ بود عاقبت تجلد نمودہ در خانہ در آمدم و ترا بدین حال دیدم و منقول ست کہ چون عبد المطلب بدر خانہ آمنہ آید و حلقہ بر در زد آمنہ با واز ضعیف جواب داد عبد المطلب گفت زود در بکشای کہ نزدیک ست کہ زہرہ من منشق گردد و آمنہ بتعجیل در باز کرد عبد المطلب اول در پیشانی آمنہ کہ محل نور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ و علے آلہ و اصحابہ وسلم بود نگاہ کرد آن نور در چہرہ آمنہ ندید بیطاقت شد چنانکہ خواست کہ جامہ بر تن خویش پارہ کند ناگاہ گفت واغوثاہ اے آمنہ آن نور کجا رفت کہ اکنون آن نور نمے بینم آمنہ عرض کرد کہ وضع حمل نمودم و امور غریبہ مشاہدہ فرمودم عبد المطلب گفت فرزند مرا بیار تا ببینم آمنہ گفت کہ حالا او را نتوانے دید زیرا کہ شخصی او را در طشت زمرد سبز شستہ گفت کہ این طفل را سہ روز بہیچکس منمائے عبد المطلب گفت

نشنود مگر آنکه دلش لرزان و هراسان گردد و اگرچه ترا ندیده باشد یا حبیب الله
آمنه گوید بعد از ان شخصے را دیدم که دهان بر دهان وے علیه الصلوٰة والسلام نهاد چنانکه
کبوترے بچه خود را طعمه دهد وے بوے چیزے میداد و من در وے می نگریستم و
میدیدم که محمد صلے الله علیه وآله وسلم اشارت میکرد و طلب زیادتے مے نمود بعد از ان
با او گفت اے محمد بشارت باد ترا که مجموعه اخلاق حسنه بتو ارزانی داشتند و روغن بر سر و
رویش مالیده و سر او را شانه کرد و سرمه در چشم کشیده و از نظرم غائب گردانیده و اندوه
بسیار بر خاطر من استیلا یافته متحیر شدم و گفتم قوم من کجا اند گوییا نیست شده اند چه سه شب
ست تا من درین مقام بالم وضع حمل گرفتارم و هیچیک از قوم من نزد من حاضر نیست
و درین اثنا محمد صلے الله علیه وآله وسلم را همان شخص باز آورد و روے او مانند ماه می
تافت و بوے مشک از وے مشموم میگشت و آن شخص میگفت که او را در مجموع بقاع ارض
عرض کردم نزد آدم صفے بردم او را بسینه خود باز گرفت و بروے دعاے برکت
کرد و گفت بشارت باد ترا اے محمد که سید فرزندان اولین و آخرین من خواهے بود
و آن شخص این نوع سخنان گفته محمد را بمن سپرد و میرفت و باز میگشت و میگفت اے
عز و شرف دنیا بشارت باد ترا که بعروه وثقی متشبث گشتی هر کس که دست در دامن تو زند
و فرمان تو برد در زمره تو محشور گردد و در این بودم که ناگاه عبد المطلب در آمد و از ینحالات
اعلام کردم و او را نیز واقعه چند روے نموده بود با من در میان آورد و از انجمله آنکه
منقول ست که در شب ولادت شرف دودمان لوے بن غالب عبد المطلب در مسجد الحرام
بمناجات و رفع حاجات بدرگاه واهب العطایات مشغولے میکرد ناگاه دید که ارکان
خانه مقام ابراهیم علیه السلام سجده کرده بحالت اصلی معاودت نمود و گفت الله اکبر خداے
خیر الانام این زمان مرا از بلیدے اصنام پاک ساخت و هبل که بزرگترین بتانست
دیدم که بر روے افتاده و ندا رسیده که آمنه را پسرے در وجود آمد و سخت رحمت

و باز از نظر من غایب گردانید و این غیبت زیادت از نوبت اولی برداشت و منادی
میگفت ببیرید محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را و اطراف زمین بگردانید و بر تمام روحانیان
انس و جن او را عرض کنید و او را در دریای اخلاق انبیا و رسل غوطہ دہید بعد ازان
او را باز آوردند حریر پارہ پیچیدہ در دست داشت کہ قطرات آب زلال ازان حریر پارہ
میچکید و گویند میگفت بنج بنج محمد علیہ السلام تمام دنیا را تصرف نمود و ہیچ از اہل دنیا نماندہ
الا کہ در قبضہ تسخیر وے در آمد بطوع و رغبت باذن اللہ تعالے ما شاء اللہ لا قوۃ
الا باللہ بعد ازان سہ نظر دیدم کہ روے ایشان از حسن و جمال چون آفتاب
مے تافت یکے را از ایشان بقی نقرہ در دست چنانکہ بوے مشک اذفر ازان میدمید دیگرے
طشتی از زمرد سبز داشت و آنرا چہار گوشہ بود و بہر یک گوشہ ازان یک در سفید نشاندہ
گفتند ایہا رحمۃ دنیاست بر جانب کہ خواہی فرا گیر محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دست
مبارک خود را در میان طشت نہادند ندا رسید کہ او کعبہ را فرا گرفت و او را قبلہ و مسکن
او ساختم و سوم نفر حریر پارہ داشت در دست پیچید باز گردد خاتمے دران بود
صاحب طشت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را برداشت و در طشت نشاندہ و ازان بریق
آب بر وے میریختند تا او را ہفت بار شستند و بسر و پاے او بوسہ دادند و دران
حریر پارہ پیچیدند و او را بقماطے کہ گویا از مشک اذفر بود ببستند و بعد ازان صاحب
حریر پارہ ویرا ساعتے در زیر جناح خود در آوردہ و از ابن عباس رضہ منقول است
کہ در ہود آن شخص رضوان خازن بہشت بود آمنہ گفت بعد از لحظہ ویرا از زیر پر خود
بیرون کشید و در گوش او بنجان بسیار بگفت کہ من ازان ہیچ در نیافتم پس میان ہر دو
چشم وے را ببوسید و گفت بشارت باد ترا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ علم ہمہ
پیغمبران بتو ارزانی داشتند و علم علم و لواے شجاعت تو افراشتند و با تو مفاتیح
نصرت ہمراہ گردانیدند و ہیبت و عظمت تو در دلہاے مردم افگندند کہ ہیچکس فکر تو

وشدت موسیٰ وصبر ایوب وطاعت یونس وجهاد یوشع وصوت داؤد وحب دانیال
ووقار الیاس وعصمت یحییٰ وزهد عیسیٰ او را عطا ها دهید و در مدت یک چشم
زدن ابر متجلی گشته محمد صلی الله علیه وآله وسلم را باز یافتم که حریر پاره سفید در دست
داشت و آب صاف ازان مے چکید و قایلے میگفت که محمد جمیع دنیا را تصرف نمود و همین
واقعه را بطریق دیگر هم از جناب آمنه والده بزرگوار آنسرور روایت کرده که چون
محمد علیه السلام متولد گردید دستهاے خود بر زمین نهاده سر سوی آسمان کرد و گویا
بر زانو در آمد و انگشتان خود را فرو گرفته بود و اشارت بانگشت سبابه میکرد چنانکه
تسبیح میکند و بروایتے انگشت ابهام خود را مے مکید و شیر ازان بیرون مے آمد
و بعد ازان قبضه از خاک برداشت و متوجه جانب کعبه شد و بسجود رفت و با وے
نورے همراه از من بیرون آمد که قصور صحراے شام بان نور بدیدم و بعد ازان
ابر پاره سفید از آسمان فرود آمد و او را برداشت و از چشم من غایت گردانید و شنیدم
که منادے میگفت که وے را در شرق و غرب زمین بگردانید و در موالید انبیا بدرآید
که همه او را باشم و صفت و صورت بشناسند و دعاے برکت نموده بر وے دمند
و او را جامه ملت حنیفه بپوشانند و برید روے ابراهیم عرض کنند و در تمام دریاها برارید
تا اهل دریاها باشم و صورت و صفت بشناسند و بدرستیکه نام وے در بحار ماحی ست
که هیچ از شرک در روے زمین باقی نماند الا در زمان او محو شود و بعد از لحظه وے را
باز آورده و صفوف سفید چنانکه بیان کرده شد پیچیده و بر روے حریر پاره سبز نهاده
و کلید چند بدست وے داده و شنیدم که گوینده میگفت کلید نبوت و کلید نصرت و کلید
خزانه بمحمد صلے الله علیه وعلے آله وسلم قرار گرفت بعد ازان ابر پاره دیگر ظاهر شد
اعظم و نورانی از اولے و آوازے مثل صهیل اسپان و پر مرغان و آواز سخن گفتن
مردان ازان می شنیدم این ابر پاره نبرد یرا صلے الله علیه وآله وسلم بخود ضم کرد

طلق تکیه بر ایشان میکردم و تعجب می نمودم که اینها کیانند و از کجا آمده اند پس یکے از ان بمن
گفت که من آسیه زن فرعونم و دیگرے گفت که من مریم بنت عمرانم و این زنان دیگر حور عین
اند و آنحال بر من بغایت صعب بود و در خانه آواز حرکت می شنیدم ولیکن کس نمی دیدم و میگفتم
ای کاش عبد المطلب حاضر بودی و دیباجی حریر دیدم طولانی و رعایت سفیدی از آسمان
تا زمین رسیده و ندائے شنیدم که گفتند او را از چشم خلایق نگاه دارید و جماعتے مرغان دیدم
که پیش من می آمدند منقارهاے ایشان از زمرد و اجنحه ایشان از یاقوت و جمعی مردمان دیدم
که در هوا ایستاده بودند و در دست ایشان ابریقهاے نقره بود و عرق از من از غایت
هیبت و خشیت متقاطر میگشت و هر قطره که میچکید از وے بوے مشک میدمید و در آنحالت
پرده از چشم من برداشتند تا مشارق و مغارب زمین بر من مکشوف شد سه علم دیدم برافراشته
یکے در مشرق و دیگرے در مغرب و سیومی بر بام کعبه گذاشته و در حوالی من زنان بسیار
مجتمع گشته بودند و چون محمد مصطفے صلی الله علیه و آله وسلم متولد شد نظر کردم سر بسجده نهاده
بود و چون کسیکه دعا کند بتضرع و ابتهال از جناب کریم متعال جل و علا سوال می نماید دستها
بجانب آسمان برداشت دیدم که ابر سفید از آسمان فرود آمد و او را در بر گرفته از نظر من غایب
گردانید بعد از ان ندائے شنیدم که محمد را بمشارق و مغارب و بچهار حد دنیا دیگر و همه عالم برآرند
تا همه خلایق او را باسم و صورت و صفتش بشناسند بعد از ان در مدت یک چشم زدن سحاب منجلی
شد محمد صلی الله علیه و آله وسلم در صوفی سفید پیچیده دیدم که از شیر سفید تر بود و از حریر نازکتر
و آبرو دیگر آمد عظیم تر از اول که از و کلام رجال می شنیدم و صهیل اسپان احساس میکردم
و منادی میگفت که محمد را بر گرد همه جن و انس برآورید او را صفوت آدم و رقت نوح و خلت
ابراهیم و لسان اسمعیل و جمال یوسف و بشراے یعقوب و صوت داود و صبر ایوب و زهد
یحیی و کرم عیسی ارزانی دارید و بروایتے خلق آدم و معرفت شیث و شجاعت نوح و خلت
ابراهیم و لسان اسمعیل و رضاے اسحق و فصاحت صالح و کلمه لوط و بشراے یعقوب

انقراض خواهد یافت و آخرین این چهارده کس بزدجرد بن شهریار در زمان خلافت امیر المؤمنین
ذو النورین رضی الله عنه بمحل قرار خواهد شتافت چنانکه حق تعالی مملکت بزدجرد که آخر ملوک
فرس بود بدست سعد بن ابی وقاص رض فتح فرمود و وی از لشکر اسلام بگریخت و بعد از آن
چند نوبت لشکر جمع کرده محاربه نمود و بجانب خراسان رفت و در زمان خلافت امیر المؤمنین عثمان
بن عفان رضی الله عنه اسپابانی او را در سال سی و یکم از هجرت در مرو بکشت والله اعلم
و از جمله حوادث شب ولادت آنست که جماعتی از قریش بتی داشتند در بتخانه که هر سال
یکنوبت در آنجا مجتمع گشته عید کردند و در آن روز شتران را ذبح میکردند و دعوت عام
می نمودند و بشرب خمر اشتغال می نمودند اتفاقاً شب ولادت حضرت مقدس نبوی با شب
عید ایشان مطابق افتاد و چون آن جماعت در آن شب به بتخانه در آمدند معبود باطل خود را از
محل خویش بر رو افتاده یافتند و از اینصورت متعجب شده باز بر جای اول نهادند و بعد لحظه
آن بت دیگر نگونسار گشته کفار اضطرابی عظیم نموده بر وضع خود بموضعش استوار ساختند و از
جوف آن بت آوازی شنیدند که قایلی میگفت **شعر** نزدی بمولود اضاءت بنوره ٭ جمیع
محاج الارض بالشرق والغرب ٭ وخرت له الاوثان طرا وارعدت قلوب ملوک الارض جمیعا من الرعب این واقعه در شب ولادت
آنحضرت بود و از وقایع غریبه که در آوان ولادت با سعادت بظهور پیوست نقل ست از امه
والده ماجده آنسرور علیه السلام که در حین وضع حمل آواز بزرگ و با عظمت شنیدم و از آن
بغایت ترسناک گشتم و چنان دیدم که مرغ سفید جناح خود بر شکم من مالیده گذشت
و آن ترس بسبب آن مس از من منفک شد و چون نگاه کردم قدحی شربت سفید حاضر
دیدم چنان تصور نمودم که شیر است و بر من عطش مستولی گشته بود بیاشامیدم از شهد شیرین
تر یافتم بعد از آن نوری عظیم از من بظهور آمد و خانه و سرای من چنان نورانی گشت که
بغیر از نوری چیزی بنظر من در نیامد و زنان دیدم آنجا حاضر با قامتهای بلند و طلعتهای
زیبا که بدختران عبد مناف مانند بودند گرد من بر می آمدند و بتعهد من قیام می نمودند و من در حیرت

میگوید و من با مردم میگویم القصه عبد المسیح بحکم کسرے بجانب شام کہ مسکن
خالش بود توجہ نمود و چون بمقصد رسید سطیح را بسکرات موت گرفتار دید
ہر چند سلام و تحیت گفت جوابے نشنید پس عبد المسیح بیتی چند بزبان آورد
مضمون آنکہ آیا کردہ شدہ است تا استماع نماید مہتر من دیا خود مردہ است
اے فاضل من کہ من از جملہ خویشان تو ام برائے استفسار امرے عظیم
کہ جمعے دران متحیر اند از راہ دور بحضور آمدہ ام بعد ازان سطیح
سر برآوردہ و کلمہ چند در غایت فصاحت بیتی از وقایع کہ در اطراف
عالم روے نمودہ بود مشعر بر ظہور صاحب مقام محمود بیان فرمودہ گفت بعد
کشر فاتیکہ از ایوان کسری انوشیروان افتادہ چہاردہ کس دیگر از بنی ساسان
از رجال و نسوان حکومت خواہند کرد آنگاہ ملک بدیگران منتقل خواہد شد اے
عبد المسیح وقتیکہ پیدا شود تلاوت یعنے خواندن قرآن و مبعوث گردد صاحب عصا یعنی
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم و روان شود و دخانہ سماوہ و فرو
رود دریاچہ ساوہ و بمیرد آتشکدۂ فارس و بابل مقام فرس و شام مقام سطیح
نماند یعنے حکومت و سلطنت عجم از ملوک بابل انقطاع یابد و سطیح جہان گذران را
وداع نمودہ بجانب دار القرار شتابد و علم کہانت وے در زمین شام نماند
بعد ازان شد ایدامور عظام پدید آید و ہر چہ آمدنے بود بیاید و بعد ازان
ہیچ آفریدہ از فوج ساسانیان نماند و چون سطیح سخن بدینجا رسانید
زبانش از تکلم باز ایستاد و روح از بدنش مفارقت نمود عبد المسیح بہ این بازگشتہ
سخنان سطیح را معروض انوشیروان گردانید و کسرے خرم گشتہ گفت مرا ازین
آن بود کہ ناگاہ در زمان من حادثہ روے نماید و مدت طویل مے باید کہ
چہاردہ کس از ما حکومت کنند و ندانست کہ سلطنت دہ کس از ایشان در عرض چہار سال

گردانیده اند و پریشانی خاطر انوشیروان از استماع این سخنان زیاده شد و از موبد
موبدان پرسید که سبب این وقایع چه تواند بود جواب داد که ظاهر او میان عرب امری
حادث گشته است که بدان سبب ملک عجم منهزم و مغلوب خواهد شد آنگاه کسرے نزد نعمان
بن المنذر که از قبل وے حاکم عرب بود قاصدے فرستاد که کسے را از دانائے عرب نزد
ما فرست که از عهده جواب بعضے سوالات ما بیرون آید نعمان بن المنذر عبد المسیح نامے را
که در آنزمان قول او در میان اعراب موثوق بود و خواهرزاده سطیح کاهن بود نیز دکسرے
فرستاد انوشیروان وقایع مذکور را با عبد المسیح گفته از مدلولش پرسید عبد المسیح جواب
داد که خیال من سطیح عالم است که امور مذکوره بر کدام امر دلالت میکند در روضة الاحباب مسطور
است که سطیح کاهنے بود از بنی ذیب که مفاصل ویرا نبود و قدرت بر قیام و قعود نداشت
الا وقتیکه در غضب شدے پریا دگشتے و بنشستے و در اعضاے وے هیچ استخوانے نبود مگر
استخوان چمجمه و سر با و دست و اصابع وے گویا سطیح بود از گوشت و چون میخواستند
که ویرا جاے نیز ندے بپیچیدند او را و مے بردند و گویند روے وے در سینه او بود و
ویرا سر و گردن نبود و اهل تاریخ گویند وے ساکن جابیه بود و در ایام سیل عرم بوجود
آمده و با گروه از دار ارا بارت بیرون رفت و در ان ایام که آنجماعت از انجا
متفرق شدند تا زمان ولادت پیغمبر ما صلے الله علیه و آله و اصحابه وسلم بزلیست
چنانچه عمر وے بشتصد سال باشد والله اعلم و گویند که چون خواستند که وے
کهانت کند و اخبار از غایب نماید او را مے جنبانیدند همچنانکه مشک دوغ
را مے جنبانند پس نفس بروے افتادے و از مغیبات خبر دادے و از
وهب بن منبه منقول است که از سطیح پرسیدند که علم کهانت ترا از کجا حاصل شد
گفت که مرا صاحبے ست از جنیان که وے استماع اخبار آسمان کرده و در زمانیکه
حضرت حق تعالے با موسی علیه السلام بکوه طور تکلم میفرموده از انجمله خبرها با من

ویا بست هشتم یا غرهٔ نیسان بود از شهور رومیه و هفتم یا هفدهم دی ماه بود از ماههای فرس و در آن وقت
از سلطنت انوشیروان عادل چهل و دو سال یا سی و چهار سال هشت ماه گذشته بود و از تاریخ
اسکندر رومی هشت صد و هشتاد و دو سال و العلم عند الکبیر المتعال اما مکان ولادت پیغمبر
آخر الزمان علیه السلام باتفاق علمای فن سیر و سکهٔ شریفه در سرای که یکی از سرای شعب بنی هاشم
بود و در کوچه واقع است و آنرا زقاق المولد خوانند تولد فرمود و آن سرا بحسب ارث بدان
سرور رسیده و خواجهٔ عالم آنرا بعقیل بن ابی طالب بخشید و اولاد عقیل بعد از فوت پدر
آن منزل را بمحمد بن یوسف که برادر حجاج ثقفی ست فروختند و آن بقعهٔ متبرکه بسرای
محمد بن یوسف اشتهار یافت و محمد مذکور آنخانه را که مولد صاحب مقام محمود بود داخل قصر خویش
کرد آنرا بیضا میگفتند گردانید و چون دولت بنی امیه القصا یافت خیزران والدهٔ هارون رشید
آنخانه را از ان کوشک جدا کرده مسجدی ساخت زز اندود و بغایت آراسته و مضبوط تا معبد عباد
صالحین گردد و با قامت صلوة خمس در انمقام فرخنده انجام قیام نمایند و از جمله کلیات
وقایع که در شب میلاد آنشفیع روز معاد اتفاق افتاد معدوم شدن آب دریاچه ساوه است
و جریان گشتن آب در وادی سماوه و حال آنکه قبل ازان تاریخ بمدت مدید یعنی هزار سال منقطع
شده بود آب دران وادی کس ندیده بود و هم کسری بطاق کسری که مثل آن در
ساحت گیتی کسی نساخته بود ظاهر شد و چهارده کنگره ساقط گشت و بدان واسطه انوشیروان
ترسیده روزی از روزها با خواص و ندمای خود دران باب گفت و شنودی نمود
که ناگاه خبر از جانب اصطخر رسید که آتشکدهٔ فارس که در مدت هزار سال خمود بران راه نیافته بود
فرو مرده و چون تاریخ مردگی آنرا ملاحظه کردند با زمان افتادن شرفات ایوان
مطابق افتاد و همچنین خبر معدوم شدن دریاچه ساوه و فیضان آب در وادی سماوه متعاقب
رسیده و همدرین مجلس موبد موبدان یعنی قاضی القضاة مجوس بر زبان آورده که من دران
شب بخواب دیدم که شتران تندرو اسپان عربی را از دجله گذرانیده در بلاد فارس متفرق

مطهره اگر در ایام حج واقع شده باشد و هم اختلاف ست علما را که آن ولادت همایون در کدام روز
بود و از ماه چند یوم گذشته بود مشهور میان اکثر مورخان آنست که دوازده شبانه روز از ماه ربیع الاول
گذشته بود که سرور عالم فخر اولاد آدم بوجود آمد و نزد بعضے دوازدهم ماه مذکور ست و بسیاری از
علما تصحیح آن نموده اند که هشت شبانه روز از ماه مذکور گذشته بود و نزد بعضے ده روز نیز آمده
در مدارج النبوة گفته که قول اول اشهر و اکثر ست و عمل اهل مکه برین ست در زیارت کردن ایشان
موضع ولادت شریف را در این شب و خواندن مولد و آنچه از آداب و اوضاع النست در شب
دوازدهم کنند و اهل سیر متفق اند که روز ولادت خواجه کائنات روز دوشنبه بوده است و در
روضة الاحباب از ابو امامه رضی مرویست که گفت اعرابی از رسول خدا صلے الله علیه و آله وسلم
سوال کرد از روز دوشنبه آنحضرت فرمود من در آن روز تولد نمودم و اول ابتدائے وحی بروے
روز دوشنبه بوده و از ابن عباس منقول ست که گفت پیغمبر علیه السلام روز دوشنبه بوجود آمده
و وحی بروے هم روز دوشنبه نازل شده و وضع حجر الاسود در موضع خود روز دوشنبه فرموده
و از انکه روز دوشنبه بیرون رفته بود و در روز دوشنبه در مدینه در آمده و وفات آنسرور در
روز دوشنبه واقع شده اگر خبر از روز دوشنبه وفات آنسرور واقع مے شد آنروز را بکروه
میداشتند و بشامت منسوب میگردند والله اعلم و وقت ولادت باسعادت سرور عالم بعد از طلوع
صبح صادق پیش از طلوع آفتاب هنگام غفر بفتح غین معجمه و سکون فا و آن سه کوکب صغیر ست از منازل قمر ست وقوع پذیر فته
در مدارج النبوة از مواهب لدنیه نقل کرده که مولد پیغمبران همه علیهم السلام همین ست و اکثر اخبار
در وقت ولادت شریف طلوع فجر آمده و در شب نیز آمده و همین وقت طلوع فجر را بجهت
قرب شب نیز مے توان اعتبار کرد و در مواهب لدنیه از شیخ بدر الدین زرکشی نقل کرده
که گفت صحیح آنست که ولادت در روز بود و آنکه تساقط کواکب و شهب واقع شده بدان
استدلال بر لیل نتوان کرد زیرا که زمان بعثت ولادت زمان ظهور خوارق عادت ست پس
تواند که سقوط نجوم در بحار باشد والله اعلم و اهل حساب را عقیده آنکه آنروز موافق لبست

وو وسال از وفات اسکندر رومی گذشته بود و ابن جوزی در کتاب تلقیح از ابن عباس و
محمد بن اسحٰق که از اکابر مؤرخان است نقل کرده اند که از زمان عیسے علیه السلام تا زمان پیغمبر
صلی اللہ علیه وسلم شش صد سال بود و اللہ اعلم و جمهور اهل سیر بر انند که آن سر در سال
فیل بعد واقعه آن پنجاه و پنج روز یا چهل و نه روز تولد نموده اند و حضرت حق تعالی ببرکت مقدم وی
بلیه اصحاب فیل را از مکه و اهالی آنجا دفع فرموده و توسیعے است که قصه اصحاب فیل و تولد
پیغمبر ما صلے اللہ علیه وآله وسلم هر دو در یک روز واقع شده در جلالین آورده که واقعه اصحاب
فیل در عام تولد خواجه عالم بود و بعضے بر انند که بعد از سی سال و نزد بعضے بعد از چهل سال
از واقعه فیل آن حضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم بوجود آمد لیکن این هر دو قول ضعیف است و
قول اول صحیح و اللہ اعلم چنانکه در روضة الاحباب مسطور است و باتفاق جمله علمای فن سیر
مدت حمل آن حضرت صلے اللہ علیه وآله وسلم نه ماه نه کم و نه بیش و درین مدت هیچ وجعی دالمی
بآمنه ماد آن حضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم نرسیده و مشهور این است که در ماه ربیع الاول آن
حضرت علیه السلام بوجود آمده و طائفه بر انند که ولادت باسعادت آن حضرت در ماه رمضان بوده
که علوق نطفه محمدیه صلی اللہ علیه وآله وسلم در رحم آمنه در شعبه عرفه واقع شده و زمره را عقیده
آن که در ایام تشریق بوده و هر یک ازین دو روایت منافی قول است که تولد سید الانام در ماه
ربیع الاول بوده باشد زیرا که جمهور علمای متقدمین و متاخرین متفق اند بر انیعنی که مدت حمل آمنه نه ماه
تمام بی کم و بیش بوده لاجرم اعتقاد بعضے آنست که پیغمبر آخر الزمان علیه الصلوة والسلام در ماه رمضان
طلعت عالم آرا بجهانیان نمود لیکن جمله علما بر انند که ماه ربیع الاول بود در روضة الاحباب آورده
که چون بر طبق آیه کریمه انما النسیء زیادة فی الکفر یضل به الذین کفروا یحلونه عاما و یحرمونه
عاما الایه کفار نسیء میکردند تا جزو تقدیم ماههای حرام می نمودند بآن واسطه حج ایشان
در شهور دیگر نیز غیر از ماه ذیحجه می شد پس تواند شد که در سال ولادت آنحضرت حج قریش
در ماه جمادی الاخری واقع شده پس بنا بر این تقدیر دوازدهم ربیع الاول نه ماه تمام میشود که علوق نطفه

والجمل احمد هست اما آسمان وزمین حمد وی گویند و در قرآن محمد است در روضة الصفا مسطور است که آمنه میفرماید که من این کلمه تبکرار یاد گرفتم وصورت واقعه را بازنان گفتم باشارت ایشان دو حلقه آهنی در بازو وگردن خویش افگندم بعد از زمانی شخصی آن حلقه ها را از من جدا ساخت وگفت زنهار اینها را دیگر با خود مدار وهم از آمنه منقول است که محمد صلی الله علیه وسلم در شکم من بود در وقتیه دیدم که نوری از من جدا شد وجمله عالم منور گشت واز عکس آن نور کوشکهای بصری وشام در مکه معظمه بنظرم در آمدند وبصری شهریست در اطراف شام وهم آمنه منقول است که گفت در هر ماهی حمل ندامی شنیدم از آسمان وزمین که بشارت باد مر شما را که وقت رسید که ظاهر گردد ابوالقاسم میمون مبارک صلی الله علیه وآله وسلم **فصل ششم** در بیان تاریخ میلاد آن شفیع روز معاد صلی الله علیه وآله وسلم وذکر بعضے از حوادث که دران شب بوقوع آمده ارباب تاریخ آورده اند که چون از زمان رفع عیسے علیه السلام مدت هشت صد سال یا ششصد ونیست سال ویا بانصد وهفتاد وهشت سال علی اختلاف الاقوال در گذشت وادوقات فترات امتداد یافت والوالعزمی مرسل نگشت که از میامن انفاس مسیحا اقتباس قلوب مرده ارباب ضلالت را حیات مجدد وکرامت نماید وبر شحات سحاب هدایت قالب پژمرده اصحاب غوائب را صفت تضارت عنایت فرماید اشتغال طوائف انام بمناهی وعبادت اصنام از حد اعتدال تجاوز نمود وانوار معرفت معبود حقیقی در حجاب مختفی شد تلبیس ابلیس ابواب شرک وطغیان بر روی عصیان برگشود در خلال این احوال نسیم عنایت ازلی از مهب عاطفت لم یزلی بر وزیدن آمد وصبح سعادت ابدی از طالع سیادت احمدی دمیدن آغاز نهاد ونور نبوت کبری از افق ام القری طالع شد وآفتاب رسالت عظمی از اوج سپهر لطمی لامع گشت وحریم حرم بلکه شرق وغرب عالم بوجود فائض الجود حضرت خاتم الانبیا صلی الله علیه وآله وسلم صفت اضاءت پذیرفت یعنی خواجه کائنات وواسطه ظهور مکنونات محمد مصطفے صلی الله علیه وآله وسلم در سال جهل ودوم از حکومت نوشیروان عادل تولد نمود وصاحب جامع الاصول وغیره آورده اند که هشت صد وهشتاد

بجور باهم در تکلم آمده گفتند نزدیک است که جهان بنور حضور نبی آخر الزمان منور گردد و در کتب سیر مذکور است که در صباح آنشب تمامی اصنام ربع مسکون سرنگون شدند و تخت ملوک ذوی الاقتدار نگونسار گشته اصحاب سریر دران روز قدرت سخن گفتن نیافتند وحوش مغرب بجانب مشرق روان شدند و بشارت بیکدیگر میدادند که وقت آن آمد که ابو القاسم صلی الله علیه وآله وسلم بوجود آمد گویند تخت ابلیس لعین آن شب سرنگون شده همچنان تا چهل شبانه روز منکوس بماند و شیاطین بولادت وی صلے الله علیه وآله وسلم از صعود بآسمان ممنوع گشتند و ملائکه ابلیس را در دریا انداختند و چهل روز عقوبت کردند گویند که شیطان سه روز محترق گشته واندوه بسیار بر وی غلبه نمود و ناگاه از دست ایشان گریخته بجبل ابو قبیس آمد و چنان فریاد نمود که جمله جنود ابلیس شنوده گرد وی جمع آمدند گفت وای بر شما که ولادت محمد ابن عبد الله نزدیک شد بعد ازین عبادت لات و عزی و سائر اصنام باطل شود و نور توحید جهان را فرا گیرد و زنا و خمر و قمار حرام گردد و همچنین کاهنان قریش و سائر قبائل عرب از صفت خویش محجوب گشتند و معنی کهانت از ایشان مسلوب شد و انشب ندای از زمین و آسمان شنیده می شد که نزدیک آمد وقت بیرون آمدن نبی آخر الزمان با هزار یمن و برکت و در مدارج النبوة مسطور است که بودند قریش در قحط شدید و ضیق عظیم چنانکه درختان همه خشک شدند و چهارپایان همه لاغر گشتند پس فرستاد خدای تعالی بارانها که سبز و شادات ساختند درختان را و روی نمود ذوق و سرور و نعمت و حضور تا آنکه نام نهادند آن سال را سنه الفتح و الابتهاج و آزامنه مروی است که از مبدء حمل تا مدت شش ماه اصلا علتی از علامات حبلی بر من ظاهر نشد مگر انقطاع حیض و بعد از انقضای مدت مذکور شخصی بمن النوم و الیقظه با من گفت که از حمل خویش هیچ وقوف داری گفتم نه گفت بدانکه به پیغمبر این امت حامله شده و در رؤیای آن که به بهترین انام واز شنیدن این سخن حمل نزد من معین شده نزدیک بوضع حمل همان کس از پیش آمده گفت بگوینده بالصمد الواحد من شر کل حاسد چون فرزند متولد شود او را محمد نام کن که نام او در تورات

واللہ اعلم الحمد للہ والمنہ کہ احوال اجداد جناب خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم بین الاجمال
والتفصیل بقید قلم آمدہ اکنون صحایف این اوراق را بتحریر تبیین صحاح اخبار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم
می آرایم بطریقہ اجمال نہ بر سبیل تفصیل واللہ یقول الحق وہو یہدی الی سواء السبیل فصل نہم
در ذکر بعضی بدائع و وقائع و غرائب حوادث کہ در مدت حمل و قبل ولادت حضرت رسالت صلی
اللہ علیہ وسلم کہ در اطراف عالم بوقوع انجامید ناقلان اخبار نبوی و ماہران آثار مصطفوی علیہ
التحیۃ والثنا از روضۃ الاحباب روایت می کنند کہ اہل سیر آوردہ اند کہ در ایام حج بر قول اصح
در اوسط ایام تشریق و بروایتی در شب عرفہ شب جمعہ بود کہ نور محمدی از عبد اللہ بآمنہ منتقل شد
در مدارج النبوۃ مذکور است کہ ازین جہت امام احمد بن حنبل لیلۃ الجمعہ را افاضلتر از
لیلۃ القدر داشتہ کہ خیرات و برکات و کرامات و سعادات کہ در جنس این شب بر
عالمیان و مومنان مفاض و تنزل شدہ در ہیچ شبی نشدہ تا در قیامت
بلکہ تا آبد اگر ہمین جہت شب میلاد را افضل از شب قدر دانند بر می سزد و
قد صرح بہ العلما و دران شب حضرت حق تعالی امر فرمود خازن بہشت را کہ ابواب
جنان را بگشاید بجہت تعظیم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کہ استقرار در بطن
آمنہ می گیرد و در اخبار وارد است کہ درین شب در ملک و ملکوت ندا در دادند
کہ عالم را با نوار قدس منور سازند و ملائکہ آسمان در اہتزاز و فرح شدند و جبرئیل امین
آمد و علم سبز محمدی را آورد و بر فوق خانہ کعبہ منصوب ساخت و جمیع بقاع روی
زمین را بشارت دادند کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم در رحم آمنہ قرار یافت تا بہتر
خلائق ازان متکون شود و بہترین امم مبعوث گردد و خوشا وقتی آنست کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پیغمبر ایشان باشد و از عبد اللہ بن عباس منقول است در ان شب
کہ نور محمدی از عبد اللہ بآمنہ انتقال یافت تمامی کاہنان عرب بر انقضیہ مطلع شدہ
صورت واقعہ را بیکدیگر پیغام کردند و در شرق و غرب عالم وحوش و طیور و دواب

زنده گردانید حق تعالے ایشان را از معجزهٔ رسول کریم ع و ایمان آوردند و حدیث احیای
ابوین اگرچه ضعیف می انگارند اما بتصحیح و تحسین کرده اند بسیاری از محدثین و بطریق متعدده
ابتنائے اسلام ابوین آنحضرت نموده اند چنانچه شیخ المحدثین جلال الدین سیوطی از اکابر
متاخرین علمائے حدیث ست رسایل عدیده در اثبات اسلام ابوین آنحضرت تصنیف کرده
و در آن بعضی اولهٔ ناجی بودن ابوین آنحضرت ثابت کرده و بعضی اولهٔ ثابت نموده که موثق بودند
بر دین ابراهیم ع و حدیثی آورده که آنحضرت در حجة الوداع بزیارت مادر و پدر رفته و از معجزهٔ آنحضرت
حق تعالے ایشان را زنده ساخته بعده بآنحضرت ایمان آوردند و باز وفات یافتند و آحادیثیکه علما
در کفر ابوین روایت کرده اند منسوخ اند لتاخر هذا القضیه پس احوط و اصوب آنست که از احوال
والدین رسول خدا صلی الله علیه وسلم غیر تحسین و تثنا تعرض ننماید که در حق سایر آباو اجداد خیر العباد
علیه السلام را از عبد الله تا آدم بکمال یقین مسلمان باید شمرد و فائدهٔ اینمعنی میکند انچه رسول
مقبول صلی الله علیه وآله وسلم فرموده که از ابتدائے آدم مرا از اصلاب طیبه در ارحام طاهره
نقل میکردند تا انیکه خدا یتعالے پیدا ساخت مرا از شکم ابوین من که پاک و صاف و مبرا هستند
از زنا و هم آنجناب ارشاد کرده که حق تعالی نور مرا قبل از آدم بهزار سال آفرید و چون آدم ع را پیدا
ساخت مرا در صلب او افگندو وقتیکه آدم بر زمین آمد من در صلب او بودم و گردانید مرا در صلب
نوح در سفینه و وقتیکه ابراهیم ع را در آتش انداختند من در صلب ابراهیم ع بودم بعد ازان نقل
میکرد مرا از اصلاب طاهره بسوے ارحام طیبه تا انیکه بیرون آورد مرا خدا یتعالے از ابوین
من که هرگز مرتکب بزنا نشده اند پس والدین جناب رسول الثقلین منزه از لوث کفر و شرک
بوده اند بدلیل قول او تعالے و تقلبک فی الساجدین و جناب احدیت عز اسمه رسول خود را
بجمیع وجوه از تلوث منهیات مبرا و مصفا ساخته آباو امهات آنجناب را اشرف ترین آباو
امهات گردانید چنانچه آنجناب را اشرف ترین مخلوقات آفریده پس چگونه گمان و وهم باید کرد
که نور الهی در صلب مشرکین قرار گیرد معاذ الله ایچه خیال محال و بے ادبی ست این عقیده نباید داشت

روضة الاحباب مسطورست که قولی آنست که عبد الله چون وفات یافت پیغمبر ما صلی الله علیه وعلی
آله وسلم بیست وهشت ماهه بود یا هفت ماهه یا دو ماهه بود در گهواره در روضة الصفا مذکورست که بروایت
اصح عبد الله پیش از ولادت رسول بدیار شام رفته هنگام مراجعت وبعضی گفته اند در وقت توجه
بدانجا وبرخی را عقیده آنکه بجهت خرما خریدن چون بمدینه رسید هادم اللذات مهدم قواعد بنیان قصر وجود
او پرداخته در سرای که بدار النابغه موسوم بود مدفون گشت ودر شواهد النبوة مسطورست که عبد الله
پیش از ولادت وی صلی الله علیه وآله وسلم بچهار ماه در مدینه فوت شده بود وهمانجا مدفون
گشته وبروایتی عبد الله در ابو الفتح همزه که موضع آلیست درمیان مکه ومدینه وفات یافت وهمانجا
مدفون شد ومختار صاحب مدارج النبوة همین ست که مدفن عبد الله دار النابغه وبروایتی
ابوا است مگر عجب از صاحب بحر الانساب که وفات عبد الله ومدفن او مکه معظمه نقل کرده واز ابن
عباس مروی ست که چون عبد الله وفات یافت ملائکه بجناب کبریا عرض کردید الهنا وسیدنا
محمد پیغمبر تو وحبیب تو یتیم شد خدایتعالی فرمود من او را حافظ ونگهبان ونصیر وکفیل ویم صلوة
وسلام بروی فرستید وبرکات برای او خواهید واو را دعا کنید صلوة الله وملائکته والنبیین
والصدیقین والشهداء والصالحین علی محمد بن عبد الله بن عبد المطلب وبرکاته وسلامه
ومدت عمر عبد الله بیست وپنجسال بود وطائفه گفته اند که سی سال وروایتی آنکه عمر او به پنجاه
ویک سال بود والله اعلم بحقیقة الحال تنبیه در اسلام ابوین جناب رسول الثقلین صلی الله
علیه وعلی آله وسلم علما اختلاف کرده اند چنانچه متقدمین برانند که والدین آنحضرت بر کفر از ینعالم
انتقال کرده اند وصاحب جامع الاصول درینخصوص حدیثی از ابی هریره نقل کرده ومتاخرین
اثبات اسلام ابوین رسول الحرمین نموده اند بلکه جمله اجداد آنحضرت را از عبد الله تا آدم
مسلمان دانند وپدر ابراهیم ع را نیز مسلمان گفته اند وآذر را عم ابراهیم شمرده اند نه پدر آنجناب
ودر اثبات اسلام ابوین آنحضرت سه طریق گفته اند یا آنکه بر دین ابراهیم ع بودند یا آنکه
بایشان دعوت نرسیده در زمان فترت ازینجهان درگذشتند وزمان نبوت نیافتند یا آنکه

مسطور ست کہ آمنہ در حجر تربیت عم خویش وہب بن مناف روزگار میگذرانید و عبد المطلب
او را جہت عبد اللہ خواستگاری نمودہ بآلہ بنت وہب را برائے خود خطبہ فرمود و ہر دو عقد
در یک مجلس منعقد گشت و سید الشہدا حمزہ از ہالہ بوجود آمد و خاتم الانبیا از آمنہ متولد شد
در تاریخ الخمیس منقول ست کہ عبد اللہ بہ برکت نور رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام عجائبہا و
غرائبہا مشاہدہ مسافر مود و آنرا از عبد المطلب بیان میکرد منجملہ آن گفت ای پدر وقتیکہ من جانب
بطحائے مکہ بر جبل سیر میگذرم از پشت من دو نور ظاہر می شوند یکی جانب مشرق و دیگرے
طرف غرب را فرا میگیرد و مرتفع می گردد تا اینکہ بصورت ابری میشود و در آسمان کشادہ
می شود و ہر دو نور در ہمان در می آیند و باز بیرون می روند و بعد یک لمحہ ہر دو نور بجانب
من مراجعت می نمایند و نیز من ہر جا کہ می نشینم آواز سلام علیک ایہا المستودع ظہرہ
نور محمد مے شنوم و اگر من بر زمین خشک و یا بر درخت خشک ساعتی می نشستم فی الحال
سرسبز میگردد و شاخہائے آن درخت مایل بجانب من میشود و با من ملاقی میگردد
و چون از انجا میخیزم و آنرا میگذارم باز بحالت اصلی عود میکند عبد المطلب بعد استماع این
سخنان گفت اے پسر من بشارت و خوشخبری باد من امید وارم کہ اللہ تعالے
از پشت تو ودیعت مکرم خود را کہ مایان من آب و جہ از ان وعدہ دادہ شدہ ایم ظاہر خواہد فرمود
و من خوابی قبل ازین واقعہ کہ دلالت میکند بر اینکہ از پشت تو بزرگترین عالم ظہور خواہد کرد
دیدہ ام و بود عبد اللہ کہ چون از پیش بزرگترین اصنام قریش مثل لات و عزا میگذشت
آنہا آواز میکردند مانند آواز گربہ و میگفتند کہ حالیا میان من و تو علاقہ نماندہ زیرا کہ در پشت
تو نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امانت ست و از دست او ہلاکت مایان و ہلاکت اصنام دنیا
خواہد شد و وقت وفات عبد اللہ مختلف فیہ ست عقیدۂ زمرہ آنکہ بعد از تولد حضرت رسالت پناہ
بدو سال عبد اللہ از عالم انتقال نمود و بعضے گفتہ اند کہ آن صورت قبل ولادت وقوع یافت
و مجملی بر انند کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہفت ماہ بود کہ پدر آن سرور فوت شد و در

از صید گاہ باز گشتہ نزدیک بمنزل فاطمہ رسید و چون فاطمہ را نظر بر جمال جہان آرائے
عبداللہ افتاد شخصی دید کہ از پرتو خورشید رخسارش زمین و زمان روشنی پذیرفت و علاماتیکہ
از صحف سلف سابقا بمطالعۂ او رسیدہ بود در و معاینہ کرد لاجرم سراسیمہ از سراپردہ بیرون دوید از او التماس نمود
کہ لحظہ بشرف قدوم عبداللہ بنا بر استدعای آن پری پیکر مجلس را و را بنور حضور منور گردانیدہ ملکہ شام
بعد از اقامت لوازم ضیافت نقاب حجاب از میان برداشتہ انچہ در خزانۂ خیال مخزون
داشت بر طبق عرض نہاد و از عبداللہ درخواست نمود کہ او را در حبالۂ نکاح آورد عبداللہ جواب
داد کہ اتصال بلکہ موجب مسرت من ست اما این امر بدون استصواب و استصلاح عبدالمطلب
بمشیت نمی پذیرد فاطمہ گفت انچہ مقتضی وقت ست بتقدیم رسان و چون عبداللہ از بارگاہ
فاطمہ بیرون آمدہ بخانۂ خویش رفت بمقتضی قضائے الٰہی با آمنہ در فراش قرب تکیہ فرمودہ
و آمنہ دران شب حاملۂ بار امانت گشت علے الصباح عبداللہ بخدمت پدر شتافتہ انچہ از فاطمۂ
شامیہ شنیدہ بود بعرض عبدالمطلب رسانید و در ترویج امر تزویج مبالغہ نمودہ بعد از رخصت
متوجہ و مسرور بمنزل فاطمہ خرامیدہ موافقت پدر و رباب مناکحت بلکہ در میان نہادہ قرۃ العین
حاکم شام امروز بشرۂ عبداللہ را از نور نبوت بی مہرہ دید آہی سرد از سینۂ پر درد کشیدہ بعد از شرائط
استفسار دانست کہ قضا کار خود کرد آنگاہ بعبداللہ گفت کہ خدا گواہ ست کہ باعث براین
امر نہ وسوسۂ شیطانی بود و نہ ہوائے نفسانی بلکہ مقصود من ازین مواصلت تو مصاحبت
سعادتمندے بود کہ نور او در پیشانی تو می تافت حالا آن نور از بشرۂ تو دور ماندہ پس
عبداللہ را بوجود حضرت رسالت پناہ علیہ السلام بشارت دادہ مایوس و محروم سر خویش
گرفت و بجانب شام باز گشت و پوشیدہ نماند کہ طائفۂ اینحکایت را بفاطمہ خثعمیہ و زہرۂ
باقبال خواہر ورقہ بن نوفل و جمعی بلیلے عدویہ نسبت کردہ اند در روضۃ الاحباب سمت تحریر
یافتہ کہ جمع میان روایات مختلفہ براین وجہ می تواند شد کہ گویند مجمع لنسوان مذکور خود را
بر عبداللہ عرض کردہ باشند و ہر یک از رواۃ انچہ بدو رسیدہ نقل نمودہ در روضۃ الصفا

در مخلصی عبد الله کوشش نماید در این اثنا جمعی دید که بر اسپان ابلق سوار بودند بر اهل وبنی
مشاهبت نداشتند و این گروه بر یهود حمله کرده شر ایشان را از عبد الله دفع نمودند و وهب
بعد از مشاهده این حال متحیر و متعجب بخانه آمده و آنچه مشاهده نموده بود با منکوحه خویش برده نام
در میان نهاده او را بخدمت عبد المطلب فرستاد تا عرضه دهد که وهب را دختری کریمه
الیست در حجابه عفت مسماة بامنه و میخواهد که آن محبوبه را با فرزند تو عبد الله در سلک ازدواج
کشد بره مادر آمنه صورت واقعه را بعرض عبد المطلب رسانیده و او چون خوبی صورت
و پاکیزگی طینت آمنه معلوم داشت عبد المطلب ملتمس وهب را بحسن قبول مقرون گردانید
و بقولی در شعب عرفه که لیلة الجمعه بود در شعب ابو طالب عقد مناکحت میان ایشان واقع شد
صورت زفاف هم دران شب روی نمود و این عروسی در مکه شریفه سبب ماتمها شد چه قریب
و دو بست خاتون شیرین لب شکر گفتار از شورش و محبت و مفارقت عبد الله بر بستر حسرت
و نا امیدی خفته خرسن زندگانی را با دقتاد دادند و بقیه از اهل شوق که در اجل ایشان تاخیری
بود مرگ را بر زندگی ترجیح کرده از حیات بهره نداشتند و از مویدات این مقال قصه فاطمه شامیه
است اهل اخبار چنین روایت کرده اند که یکی از حکام دیار شام را مخدره بود در سراپرده
عصمت که در عالم دلبری با خورشید خاوری دعوی برابری میکرد و در اوج خوبی با ماه تمام
لاف همسری می زد و این دختر بر مضمون کتب الهی و صحف سماوی اطلاع تمام داشت و
از شیوه کهانت نیز بانصیب بود و میدانست که وقت آنست که حقیقت خاتم الانبیا
از صلب یکی از ابنای عبد المطلب متصف بصفات کذا منفصل گشته در مشیمه پاک قرار گیرد
و بعد مرور شهور و اعوام از حریم عزلت ببارگاه نبوت خرامیده اسود و احمر را بدین قویم دعوت
فرماید فاطمه بتصور آنکه شاید که از نسیم عنایت ملک متعال بخبر و اقبال بارور
گردد و عنان عزیمت بجانب مکه معظمه معطوف گردانیده بعد طی مراحل و منازل بر کنار مکه رسیده
طرح اقامت انداخته و دیده انتظار بر دیدن مطلوب خویش گماشت روزی عبد الله

شتر افتد عبد المطلب و جملہ قریش جزم شدند و گفتند اگر تمام شتران فدائے عبد اللہ
شود راضیم و عبد المطلب بفرزند کار رفتہ برین موجب عمل نمودہ چون عدد شتران بصد رسید
قرعہ بنام شتران برآمد مردمان گفتند کہ اے عبد المطلب خداوند تعالے راضی شد عبد المطلب
قسم یاد کرد کہ دل من قرار نباید تا مکرر تحقیق نمایم و چند نوبت قرعہ زد ہر بار بنام شتران برآمد
پس عبد المطلب را اطمینان حاصل شد و عبد المطلب صد شتر براہ خدا تعالی قربان کردہ
بمستحقان رسانید و وحوش و طیور نیز حظے یافتند و عبد اللہ بسان اسمعیل علیہ السلام
از ذبح نجات یافت از نجمت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود انا ابن الذبیحین یعنے
اسمعیل و عبد اللہ و در روضۃ الاحباب مسطور ست کہ دیت کاملہ ازان روز باز در میان
قریش و سایر عرب صد شتر گشت و چون ظہور نبوت و اسلام شمس پیغمبر صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم آنرا مقرر داشت پس عبد المطلب را شرف منزلت مان سبب بمفرد
و انضمام انجمال آوازہ حسن و جمال عبد اللہ واسطہ از دیاد اشتہار او شدہ چنانچہ زنان
صاحب جمال بکرا و ثیبا عاشق وے شدند و بر سر راہ وے رفتند و عبد اللہ را بخود
میخواندند و چون نظر آن زنان بر عبد اللہ مے افتاد و این قصد در خاطر ایشان در می آمد
ملایکہ بر صورت مہیب بر انجماعت ظاہر میشدند و ہراس و ہول بر ایشان غلبہ میکرد باز میگشتند
و حضرت حق تعالے عبد اللہ را محفوظ داشت و گویند کہ یہود با عبد اللہ دشمن بودند و
ہمیشہ بقصد او از اطراف بمکہ مے آمدند و خدا تعالے شر ایشان از عبد اللہ کفایت مے نمود
و چون نزدیک بان رسید کہ آن لطفہ پاک از صلب پدر بر حم مادر منتقل شود نایرہ بغض و عداوت
و حسد در کانون جہودان و یہودان اشتعال یافتہ ہفتاد کس از علماے اہل کتاب بجانب مکہ
از شام بقصد عبد اللہ با نود نفر شتافتند و انتہاے فرصت نمودہ در شکارگاہی تیغہا
کشیدہ روے بعبد اللہ آوردند و بحسب اتفاق وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب
نیز دران صحرا بشکار مشغول بود چون آنصورت را مشاہدہ نمودہ خواست کہ قدم پیش نہادہ

معاندۃ قریش و قلت مدد خویش تذکر کردہ کہ اگر او را دہ پسر شوند یکے را در راہ خدا
قربان کند و چون اولاد عبد المطلب از مرتبہ احاد بسر حد عشرات رسیدند خاطر بران
قرار داد کہ بایفاے نذر یکہ کردہ بود قیام نماید اولاً صورت حال را با پسران بیان کردہ
جملہ گفتید اختیار از ان تست اگر ما را ہمہ قربان کنے حاضرام عبد المطلب از اطاعت
پسران شادمان گشتہ در میان اولاد خود قرعہ زد اتفاقاً قرعہ بنام عبد اللہ برآمد و حال آنکہ
عبد المطلب عبد اللہ را از سایر فرزندان خویش دوست میداشت بجہت آنکہ نور محمدی
از پیشانی او مے یافت و بسیار صاحب جمال و شجاع و پہلوان و تیر انداز بود معذلک
عبد المطلب قاصد ذبح عبد اللہ شد و دست او را گرفتہ بقربانگاہ آورد قریش و خویشان
مادرے عبد اللہ بر این امر واقف شدہ عبد المطلب را از امضای این عزیمت مانع آمدند
زیرا کہ عبد اللہ بصفات حمیدہ و سمات پسندیدہ از سایر اکفاء و اقران خود ممتاز بود
حیف مے آمد ایشان را کہ کشتہ شود در روضۃ الاحباب مسطور است کہ روایتے آنکہ
قریش گفتند ما تر انگذاریم کہ اینکار بکنے و سنتی گردد کہ ہر کس مثل این نذر بکند فرزندان را
قربان کند و نسلہا بآن سبب منقطع شود القصہ قریش از عبد المطلب گفتند کہ بہ پیش
زنے کاہنہ کہ در حجاز بود و بعقل و کیاست شہرتے تمام داشت و جنے از اخبار غیبیہ کہ
از اہل آسمان معلوم میکرد و خبر دار میگردانید و سخن آن زن تر و قبایل عرب در ان زمان
مانند وحی بود مے باید رفت و قصہ را باو عرض باید کرد تا را ے او در ین قضیہ چیست
عبد المطلب با جمعے از قریش نزد الضعیفہ رفت و صورت حال را بیان کرد آن زن گفت
امر در بر دید فردا باز آئید تا از جن پرسیدہ جواب بشما دادہ آید روز دوم چون پیش کاہنہ
رفتند گفت امشب قصہ شما را بر جنے عرض کردہ بودم او گفت کہ دیت در میان شما چیست
عبد المطلب گفت کہ دہ شتر کاہنہ گفت کہ میان عبد اللہ و دہ شتر قرعہ زنند اگر قرعہ بر شتر
افتد فہو المراد والا دہ شتر زیادہ کنید و قرعہ مے زنید تا وقتیکہ قرعہ بنام

وسیلہ حصول مقاصد خویش مے پندا شتند وابن شیوہ تا محمود تا زمان ارتفاع لوائے
محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان عرب استمرار یافت واللہ اعلم عبد اللہ
بن عبد المطلب کہ والد ماجد حضرت رسالت پناہ است ونام مادرش فاطمہ بنت عمرو بن
عابد بن مخزوم ست وکنیت عبد اللہ ابو قثم وبروایتے ابو محمد وبروایتی ابو احمد ست ولقبش ذبیح بود
وعبد اللہ سوائے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرزندے دیگر نداشت وآمنہ
بنت وہب زہرے مادر آنجناب ہم بفرزندے دیگر جانبا نکشت در روضۃ الصفا
مسطور ست کہ او بکمال حسب وجمال نسب ولطف گفتار وحسن کردار ومکارم اخلاق ومحاسن
اعمال وشمایل مطبوع وحرکات موزون از وودمان قریش مستثنیٰ وممتاز بود ودر خوبی
وبلاغت یوسف عہد خویش بود نور کوکب نبوت محمدی از طلعت زیبائے او ظاہر و
شعاع آفتاب رسالت احمدی از چہرہ دلفروز او ماہر شعاز کمالش عقل کل در پنج
وتاب وز جمالش رشک بردہ آفتاب ودران اوقات علمای یہود بمسامع مردم
میرسانیدند کہ عنقریب خاتم پیغمبران از صلب ایشان بوجود خواہد آمد وسبب معرفت
احبار یہود بجمال عبد اللہ آنبود کہ جبہ سفید یحیٰ علیہ السلام کہ آغشتہ بخون او بود نزد ایشان
بود واز کتب آسمانی معلوم کردہ بودند کہ ہرگاہیکہ خون از اجامہ متقاطر شود عبد اللہ والد
خاتم الانبیا علیہ السلام تولد نماید چون در شب ولادت عبد اللہ انمیصورت واقع شد بتحقیق
دانستند کہ والد پیغمبر آخر الزمان بوجود آمد وچون بکمپنداز ان برآمد جماعتے از قریش
برسم تجارت بشام رفتہ بودند احبار یہود از ایشان استفسار حال عبد اللہ میکردند ایشان
صفت جمال وآن نور یکہ از پیشانی وے بتابانت بیان نمودند گفتند آن نور عبد اللہ نیست
نور محمد بن عبد اللہ ست کہ از وے متولد خواہد شد وتغیر اصنام خواہد کرد چون قریش آن
شنیدند بحجت علامات واثارات کہ مشاہدہ کردہ بودند گفتند سوگند برب الکعبہ کہ احبار
یہود راست میگوید ومنقول ست کہ چون عبد المطلب در روز حفر چاہ زمزم بواسطہ

ارتحال عبد المطلب جناب رسول الثقلین در عمر هشت سالگی بودند که از جد خود جدا ماندند
و در کنف حمایت و رعایت عم اعیانی خویش ابو طالب تا قریب زمان هجرت بفراغ بال
در مکه مقیم بود و ابو طالب مدة العمر بوفاے عهد و میثاق قیام نمود و منشاء انتظام امیر المومنین
علے یا رسول هاشمی در سلسله نسب عبد المطلب ست در حیواة الحیوان منقول ست که ادیان
عرب در زمان فترت مختلف بود قبیله ربیعه و غسان و بعض بنی قضاعه دین نصارے داشتند
و قبیله حمیر و کنانه و کنده و بنی الحرث بن کعب بر دین یهود بودند و بنی تمیم مجوس بودند
و در قریش زندقه بود در روضة الصفا مسطور ست که بزعم طائفه سبب ظهوریت پرستے
در میان ذریت اسمعیل علیه السلام این ست که اساف و نایله که مردے و زنی بودند از قبیله
جرهم وقتی شهوت و بدنفسی بر ایشان استیلا یافت که در نفس خانه کعبه باهم زنا کردند حضرت قهار شدید
الانتقام هر دو را مسخ نموده سنگ گردانید و مردم مکه آن دو جثه سنگی را از خانه کعبه بیرون
آورده از براے عبرت خلایق اساف را بر سر کوه صفا و نایله را بر کوه مروه نصب کردند
و بتقادم دهر اولاد اسمعیل از دین ابراهیم اعراض نموده بپرستیدن انها مشغول
گشتند و اول کسیکه ملت حنیف خلیل را تغیر داده مردم را بعبادت اساف و نایله مامور
گردانید عمرو بن لحی خزاعی بود و در بعض کتب مسطور ست که عمرو بن لحی هبل را از شام
نقل کرده بر سر کوه اخشب از جبال مکه نصب نمود و خلایق را فرمود تا عبادت ان بجا
آوردند و هبل اعظم اصنام قریش بود و بعد از صدور این حرکت ناپسندیده از عمرو عبادت
اصنام در عرب شیوع یافت چنانچه قبیله ازد و غسان منات را که در کنار دریا در بتخانه
موضوع بود می پرستیدند و انصار نیز در زمان جاهلیت به پرستیش منات اشتغال داشتند
و از براے عزی که از بتان مشهور ست در نخله خانه ساخته بودند که بنی خزاعه و قریش
آنخانه را بر سال کعبه زیارت میکردند بخیال حصول عز دنیا و آخرت عبادت عزی بجای
می آوردند و همچنین ثقیف که از عظماے عرب بودند کمر اطاعت بر میان بسته عبادت

دلیر باشد تبقدیم رسانم که غبار ملال بر چهره احوال و مال او ننشیند عبد المطلب را التماس
ابوطالب موافق آمده گفت که همیشه در سوانح حالات و حدوث واقعات محمد باوجود صغر سن
مستشار من بوده و لوازم استشار مومن آمده حالیا در تفویض نیز با او مشاورت نمایم و
او را در تصفیه حکم سازیم تا چه فرماید و آنین سخن گفته روبجانب خواجه عالم صلے الله علیه و آله
وسلم آورده فرمود که بداغ فرقت و سوز مفارقت تو از جهان فانی میروم مابعد از وفات
من بصحبت کدام یک از برادران پدر خود میل داری تا او را در مراسم محافظت تو شرایط
تاکید بجا آورم آنحضرت علیه السلام برخاست و با ابوطالب معانقه کرده بر زانوی وی نشست
و عبد المطلب گفت الحمد لله که رضای تو تقارن اختیار من است آنگاه بجانب ابوطالب
توجه نموده فرمود که محمد را بتو می سپارم تا بدیکه شرایط تحفظ و لوازم آن بر وجهیکه از دور
سے و اهتمام تو سزد در مراعات این فرزند عزیز دقیقه نامرعی نگذاری و زود باشد
که او سید و سرور عالم شود و اگر اقبال مساعد تو گشت زنان ظهور او در یابی و معلوم
تو گردد که دانا ترین خلق عالم باحوال او من بوده ام ابوطالب وصیت عبد المطلب
را عن صمیم القلب قبول نموده و عبد المطلب دست او گرفته برین جمله عهد و میثاق
بست و بعد از وقوع عهد و پیمان عبد المطلب گفت که اکنون سکرات مرگ و تلخی جان
کندن بر من سهل و آسان شد و روی مبارک رسول را بوسیدن گرفت و گفت هیچ
یک از فرزندان خود را خوشبوی و خوبروی تر از تو نیافتم و چون وصیت باتمام رسید
و از نوازش حضرت مصطفوی باز پرداخت رخت زندگانی بسرای جاودانی کشید
و بروایتے مدت صد و بست سال عبد المطلب زندگانی نمود و بروایتی زمان حیات
او هشتاد سال بود و بروایتی هشتاد و پنجسال و بروایتی عمر او صد و ده سال و بروایتے
صد و چهل و از امیر المومنین علے ابن ابیطالب کرم الله وجهه منقول ست که عبد المطلب
بعمر صد و بست سال در مکه وفات یافت و قبرش هم در مکه بوده ست و گویند که وقت

کہ نامش نتیلہ بنت جناب بود و حارث و ابولہب مختلف البطن بودند نام مادر حارث صفیہ بنت
جندب و نام مادر ابولہب لبنی نام داشت و جملہ اعمام آنحضرت سوای ابیطالب و حمزہ و عباس و ابی
لہب پیش از بعثت جناب سرور عالم فخر اولاد آدم فوت شدند و گویند کہ عبد المطلب را نسبت
حضرت نبوے صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم محبتی مفرط و شفقتی موفور بود بمرتبہ کہ آنحضرت را بر اولاد
صلبی خود ترجیح می نمود و گاہ گاہ بر سبیل اشارت و ایما بر زبان می راند کہ این کودک را شان
عظیم در پیش ست و زود باشد کہ بمعارج سروری و مدارج نیک اختری ترقی نماید
آوردہ اند کہ برائے عبد المطلب در سایہ دیوار کعبہ بساطی می انداختند اولاد وے بر گرد آن
بساط می نشستند و رسول مقبول علیہ التحیۃ والثنا بر می آمد و تمکین تمام می نشست و اعمام
رسول ص آنحضرت را از بیحرکت منع میکردند عبد المطلب اولاد خود را از ین منع مانع
می آمد و اگر عبد المطلب در خواب می بود بجز حضرت رسالت احدے را یارای بیدار ساختن
نبود و اگر در خلوتخانہ می بود سوائے خواجۂ عالم احدے را حد آن نمی بود کہ در آن خلوت
قدم می نہاد و بآنجا پیوستہ عبد المطلب از مبادی حالات و حرکات و سکنات و اثر معجز ایانش
آثار سیادت و سروری و انوار جلالت و برتری مشاہدہ کردہ بر سبیل تفاخر با اشناو
بیگانہ آنرا تقریر میفرمود و در آخر ایام حیات خویش کفالت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
را با ابو طالب حوالہ نمود و گویند کہ چون مرض بر مزاج عبد المطلب استیلا یافت پسران خویش را
راجع فرمودہ گفت کہ حالیکہ ناگزیر مخلوقات ست نزدیک رسیدہ و در خاطر من ہیچ دغدغہ نیست
مگر اندیشہ محمد کہ نہ پدر دارد نہ مادر از یتیمت بغایت پریشان ست وظیفہ آنکہ یک کس از شما فرزندان
من قبول فرماید کہ بعد از فوت من متعہد او قیام نماید ابو لہب و بعضی از اخوان او بقدم تلقی
پیش آمدہ ملتمس ایشان مبذول نیفتاد و چون ابو طالب دید کہ مطلوب برادران بانجاح
نمی پیوست لاجرم بعرض پدر نامدار رسانید کہ اگر رضای سرور قریش و بلاد عرب بہ یمنی
مقرون باشد در اعلاے شان و ارتفاع مکان احمدی و اہتمام بترتیب ان ثمرہ مواد آنچہ متعذر

میرفتیم یهودی برسم تجارت با ما همراه شد چون بمکه رسیدیم آن یهودی عبد المطلب را دید
گفت ما در کتب خود که تغییر و تبدیل را بآن راه نیست یافته ایم که از نسل اینمرد پیغامبری
بیرون آید که وی و قوم وی ما را بکشند همچو کشتن قوم عاد و در روضة الاحباب مسطورست که عبد المطلب
را سیزده پسر بود و بعضی یازده پسر و زمره ده پسر گفته و اسامی ایشان بروایت اول این
است حارث ابوطالب زبیر حمزه ابولهب غیداق مقوم ضرار عباس عبد الکعبة حجل
عبد الله و بروایت ثانی عبد الکعبه و مقوم عبارت از یک کس است و غیداق و حجل داخل
اولاد عبد المطلب نبوده اند در روضة الصفا مسطورست که بزرگترین اولاد عبد المطلب
حارث بود و ابوسفیان غیر پدر معاویه است و در سال فتح مکه مسلمان شد اما ابولهب
که او را ابوعتبه نیز گویند باتفاق علماے امت کافر مرد و از جمله فرزندان او عتبه و عینه اند
مادر ایشان ام جمیل ست که عمه معاویه بود و مضمون ایه حمالة الحطب فی جیدها حبل من
مسد مبین حال شقاوت مال اوست اما غیداق که بروایتی از کثرت خیر و احسان او را
حجل میگفتند عقب نداشت و مقوم با سید الشهدا حمزه از یک مادر متولد شده بود و ضرار
بنظم اشعار بسیار اشتغال می نمود او را فرزند نبود و زبیر نیز در زمره شعرا انتظام داشت
و حال ابوطالب و حمزه و عباس در ضمن احوال جناب سید المرسلین صلی الله علیه و علی و آله
و سلم سمت گزارش خواهد یافت اما بنات عبد المطلب شش تن بودند اسامی
آنها اینکه صفیه عاتکه بیضا بره امیمه اروی در روضة الاحباب مرقوم است که از جمله آن
شش دختران عبد المطلب صفیه باتفاق اهل سیر بشرف اسلام مشرف شد و در سلک مومنات
مهاجرات انتظام یافت و اسلام عاتکه و اروی مختلف فیه است و اولاد ذکور و اناث
عبد المطلب از خواتین متعدده متولد شده بودند از انجمله عبد الله و ابوطالب و زبیر و
عبد الکعبه و بیضا و امیمه و اروی و بره و عاتکه از یک مادر بوده آید و نام مادر اینها
فاطمه بنت عمرو بن مخزوم و حمزه و مقوم و حجل و صفیه مادر زبیر بن العوام از یک بطن بودند

منقول اند بنا بر اختصار بتحریر ہمین یک قصہ اکتفا رفت و علی ہذا القیاس خوابہای
عبد المطلب متضمن بر ایمنی لاتعد و لاتحصی بودہ از انجملہ صورت واقعہ آنکہ روزے
عبد المطلب در حجر بخواب بود خوابے دید کہ بسیار ترسیدہ پیش کاہنہ قریش رفت
چون کاہنہ نظر بر چہرہ عبد المطلب نمود متغیر دید گفت سیدا را چہ شود کہ رنگ روے
متغیر ست مگر حادثہ پیش آمدہ است عبد المطلب گفت کہ دوش در حجر بودم در خواب
دیدم کہ زنجیر سفید از صلب من ظاہر شد مشتمل بر چہار طرف جانبے ازان بشر یا پیوستہ
و طرفے دیگر بشری رسیدہ و یکسر آن ملصق بمشرق و سرے دیگر ملحق بمغرب و من
بچشم تعجب دران نگاہ میکردم کہ ناگاہ آن زنجیر متمثل شد بدرختے سبز و خرم مشتمل بر
جمیع اثمار کہ در عالم نباتات موجود است و دو پیر روشن ضمیر فرخ لقا با صفا در پاے
اندرخت دیدم ایستادہ اند و من از نام و نشان ایشان پرسیدم یکے گفت کہ من
مسمے بنوح و دیگرے فرمود کہ نام من ابراہیم خلیل اللہ ست انگاہ مرا گفتند کہ ای عبد المطلب
ایندرخت اصلی شریف ست از اباو اجداد منیف کہ بتو رسیدہ و از پشت تو سمت
ظہور یافتہ و از قریتے بقریتے و از صلبے بصلبے بعہد و میثاق انتقال پذیرفتہ کاہنہ گفت
کہ اگر درین تقریر صادق شخصے از نسل تو ظاہر شود کہ مقیمان صوامع ملکوت و ساکنان
خطایر ناسوت غاشیہ طاعت او بر دوش گیرند و حلقۂ اطاعت او در گوش کنند
و زنجیر دلیل ست بر استحکام قواعد دین و کثرت انصار او و حلقہاے او مبنے ست
از ثبات امر و استقامت کار و علو شان او صاحب سعادت ہر کہ با او مخالفت ورزد
مانند قوم نوح بطوفان بلا دگرداب فنا گرفتار آید و آن سعادت مند در احیای مراسم
ملت ابراہیم شرط التفات و حسن اہتمام بجا آورد و تا انقراض عالم قصور و اہتمام
بقواعد مقصورہ امامت و نبوتش راہ نیابد و در شواہد النبوۃ مسطور ست کہ خارجہ بن
عبد اللہ بن کعب بن مالک از پدر خود روایت کردہ کہ جمعے از بیران ما گفتند کہ بقصد عمرہ بمکہ

باصفت مروت و مردانگی جمع داشت دوست ترین فرزندان من امنه بنت وهب بن عبد مناف
که بحلیه جمال و عفاف آراسته بود در سلک ازدواج او در آوردم و آمنه چون حامله شد قرة العین
من عبد الله در عنفوان جوانی بساط زندگانی طی کرده رخت حیات بعالم بقا کشید و بعد از
حدوث این واقعه هائله از آمنه فرزندی متولد شد محمود الخصال معلوم بعلاماتیکه ملک بیان فرمود
بمحمد موسوم گشته تا اسم مطابق مسمی باشد و حالیا از سر حد طفولیت بمقام صبی رسیده ارباب
فراست آثار و انوار سعادت از بشره همایونش مشاهده میفرمایند و من متکفل امورات وی
هستم چون عبد المطلب سخن بدینجا رسانید سیف بن ذویزن فرمود که صورت واقعه را از
یهود پوشیده دار انجماعت با او در نهایت عداوت اند و با قوم خود نیز ازین حدیث هیچ نگوی
که از حسد ایشان ایمن نیستم مبادا که چون بدانند که شما را بسبب محمد بر ایشان ریاستی
خواهد بود هلاک وی خواهند کرد و بدانکه در علم سابق و کتاب ناطق تافته ام که دار الملک
وی مدینه خواهد بود و کار وی آنجا استحکام خواهد پذیرفت و اعوان و انصار وی
از آنجا خواهند خواست و مدفن وی همانجا خواهد بود و اگر من بر جنات مستعار اعتماد وی
میداشتم لشکرها مهیا ساخته به بشرت میشتافتم و انتظار قدوم او کشیده در نصرت دین حق وی
میکوشیدیم و تاخیر در این امر از آنست که غالبا زمان دعوت او را بخواهم یافت و بعد از اظهار
بشارت ظهور صاحب دودمان طهارت و اتمام وصیت در محافظت این اشارت صنادید
قریش را که ده نفر بودند طلب فرمود و هر یک را بانعام ده غلام و ده کنیزک و ده برد یمانی
و پنج رطل طلا و ده رطل نقره و ظرفی پر تعبیر و صد شتر سرفراز ساخت و موازی آنچه بمجموع
ایشان انعام کرده بعبد المطلب داده و از و التماس نمود که سال آینده بملک صنعا باز آمد
و تجدید عهد ملاقات پردازد آنگاه همه را رخصت فرمود و از قضای الهی در همان سال آن
پادشاه خمیده خصال ازین عالم درگذشت چنانکه در روضة الصفا مسطور است و قصص
بشایر مشعر بر میلاد جناب خیر العباد علیه الصلوة و السلام بسیار اند و در کتب متداوله بشرح و بسط

شمهٔ ازان باب معروض داشت سیف بن ذویزن عنایات بادشاهانه مبذول داشته
فرمود که تو پسر خواهر مائی چه مادر ملک نیز از اشراف قبیلهٔ بنی نجار بود و قریش را بدار الضیافت
فرستاد و فرمان داد که مایحتاج همه را از ماکولات و مشروبات مهیا دارید و مدت یکماه برین بگذشت
روزی عبد المطلب را در خلوت خاص طلبیده شرف اختصاص ارزانی داشت و بعد از
تمهید مقدمات فرمود که از امور مختفی و قضایای مخفی صورتی بر ضمیر ما ارتسام یافته که باظهار
آن از وقوف اغیار اندیشناکم و چون تو مخزن اسرار و مظهر سر موعود و اصل ثمرهٔ مقصودی
خرد خرده بین تجویز نمیفرماید که اینصورت را از تو پوشیده و پنهان دارم باید که مطلقاً باشنا
و بیگانه حدیثی درینباب نگوئی و بلکه سایهٔ خود را درین راز سربسته محرم نشماری و ملک بکتمان
مبالغه نموده فرموده که وقت آنست که نوح منزلتی و خلیل خلتی و موسی قدمی و مسیح دمی
محمد اسمی تولد نماید و شاید که متولد شده باشد و یکی از علامات او آنکه در بدایت سن از ابوین جدا
ماند و جد و عمش بکفالت حال خجسته مآل او اشتغال نمایند از محض عنایت حضرت خداوند تعالی
بمنصب بلند و نعمت ارجمند نبوت فایض گردد و با وجود آنکه نانویسنده باشد قلم نسخ بر صحف سابق
و کتب سالف کشد جهانیان را از متابعت شیطان بعبادت رحمن دعوت فرماید و بر طبقات
امم که با او مخالفت نمایند غالب گردد و بتان را بشکند و بتخانه را ویران گرداند حرارت آتش پرستان
بر تیغ ابدار متابعان او منطفی گردد و اگرچه در مقام محبوبی حضرت مهیمن منان باشد دقیقه از دقایق
عبودیت مرعی نگذارد عبد المطلب گفت امید بمراحم خسروانه آنکه از لفظ گهربار ملک اینمعنی بر وجه
صریح مودی گردد و سیف بن ذویزن فرمود که برب العزت و خداوند کعبه که نزد ما بصحبت پیوسته
که جد صحیح او تو باشی و آنچه با تو گفتم محض حق و عین صدق دانی و اینحدیث از کتب الهی و اخبار
سماوی که فهم هر کس بحد ادراک آن نرسد بما رسیده عبد المطلب از خشوع و خضوع سجدهٔ شکر
بتقدیم رسانیده ملک گفت که سر از سجده بردار و ازین سر اگر خبر داری شرف اعلام فرمائی
عبد المطلب سر برداشته تقریر کرد که پسری داشتم عبد الله نام که سمت گیاست و فرزانگی

ہست صواب آنکہ اول من بردم وکیفیت اوضاع معلوم فرمودہ خبر تحقیق بشمار سانیم قریش
رائے عبد المطلب را مستحسن داشتند واو تنہا بدان لشکرگاہ رفت وہرچہ در نظر آمد از
نقود وجواہر در موضعیکہ از نظر اغیار مصئون بود مدفون ساخت وچون از انہم فارغ شد
بازگشتہ قریش را از گماہی حالات اعلام نمود وایشان علی الفور بر سر مردگان تاختہ
متروکات را علی اختلاف مراتبہم درمیان خود بقسم نمودند وہلاک اصحاب فیل موجب کثرت
مال وزیادتی منال واز دیاد علو ورفعت مکان عبد المطلب گشت ۵ صد ہزاران حبان وول تاراج
یافت ؛ تا محمد یک شبے معراج یافت ؛ واز ابن عباس رض مروی ست کہ گفت کہ در خانہ
احمائی ازان سنگہا بسیار بود ما در ایام طفلی بآن بازی میکردم وایں قصہ از معجزات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ست کہ پیش از نبوت ظاہر شدہ واللہ اعلم آبائش یکہ کاہنان
عبد المطلب بمیلاد جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دادہ بودند وخوانہائیکہ عبد المطلب
مشعر برایں معنی دیدہ بود زیادہ از حد تحریر ست بخیال طوالت واطناب کلام بشرح جملگی
آنہا نپرداختہ امامالا یدرک کلہ لا یترک کلہ دو سہ روایت حوالہ قلم شکستہ رقم میکنیم از انجملہ آن کہ
بعد از ہلاک ابرہہ بسرش مسروق فرمانروا گردید سیف بن ذو یزن بر او خروج کردہ وبعد
قتل مسروق بالاستقلال بادشاہ یمن گردید اعیان واشراف از اطراف بلاد وامصار رجعت
تہنیت روبدرگاہ بادشاہ رفیع مقدار آوردند از انجملہ صنادید قریش مثل عبد المطلب بن ہاشم
ووہب بن عبد مناف زہری وامیہ بن عبد الشمس وطلحہ بن خویلد وغیرہم شان متوجہ دار الامارۃ
گشتند وبعد طے منازل ومراحل بشہر صنعا رسیدند وملاقات ملک را درخواست کردند بعد اجازت
بحضور بادشاہ حاضر شدند وتحف وہدایا گذرانیدند وعبد المطلب دران محفل از ملک رخصت
سخن گفتن طلبید ملک گفت اگر تو از عمدہ ادب تکلم مجالس ملوک مے توانی نافع نیست عبد المطلب
بعبارت مرغوب تہنیت جلوس بجا آورد وبر وجہے تعریف نمود کہ آواز تحسین او ازان
انجمن برخواست وملک بعد وقوف بر کمال حسب او از کیفیت نسبش استفسار ساخت عبد المطلب

وبا وی شتافت ودراین اثنا لشکر الٰہی کہ عبارت از طیر ابابیل ست پیدا شد بہ
وہر یک سنگی را مشکون از گل دریا در منقار و دو سنگ دیگر ازان جنس بمقدا
عدس در دو چنگال و بر ہر سنگے نام سنگدلے کہ ہلاک او بدان رقم زدہ بودند بکمال
قدرت قلمی شدہ چون بمحاذات لشکر او بار اثر رسیدند سنگ باران کردند بر سر سوا
سنگے ازان زوندہ از ناف چار پایان بیرون مے آمد کجا مے نماید کجا می زند و بہر فرق
ہر پیادہ کہ میزد از طرف دیگر بیرون می آمد و مجموع لشکریان با چہار پایان بقہر اسبے و
غضب با دشاہی گرفتار کشتہ از پاے در آمدند و ابرہہ بر ہند از معرکہ تیرون جست اما
در ہمان چند روز مرغ روحش بچنگال عقاب اجل گرفتار گشت و روایتے آنکہ ابرہہ وران رو
ہولناک خود را از میان لشکر گاہ بکنارہ کشیدہ بر جناح استعجال بجانب حبشہ روان شد و طیری
از طیور طوق ملازمت در گردن کردہ در عقب آن خون گرفتہ در پرواز آمد در راہ مرضی صعب
بر ابرہہ مستولے گشت دست قضا بفحواے یداللہ فوق ایدیہم کہ ناظر بدانست بندہاے
انگشتان او را از ہم جدا ساخت و زرداب و خون و پیپہ ازان روان گشت و او نہ مردہ و نہ زندہ
بحبشہ رسیدہ در پایہ سریر نجاشی حاضر شد و سرگذشت لشکر و حکایت مرغان عرضہ کردن گرفت
و ملک باستماع اینچنیں تازہ در مقام تحیر و تعجب ماندہ کہ ناگاہ مرغیکہ در راہ شرط موافقت
بجاے آورد سنگی بر ابرہہ انداخت و دل او شگافت او نیز براہے کہ یارانش رفتہ بودند
روان شد فنعوذ باللہ من غضب اللہ و آوردہ اند کہ بعد ازین واقعہ عظمی کہ اصحاب فیل را
روے نمود قریش از قلہ جبال ہر چند نظر بجانب آن لشکر انداختند و دیدہ دوربین بر ایشان
گماشتند اثر حرکتے مشاہدہ نفرمودند بنا بر این خواستند کہ بر ہیات اجتماعے توجہ
بدان جانب نمایند و عبدالمطلب کہ در مبادے احوال خواتیم اعمال ملاحظہ مے نمود بنا بر
مصلحت خویش در تسکین قریش کوشیدہ بدانجماعت گفت کہ اعدا مکری اندیشیدہ باشند
و سکون ایشان مستلزم حرکتے باشد کہ ضرری ازان بما لاحق شود و مرا با ابرہہ فی الجملہ معرفتے

گرا نفیل بر نخاست پس بجانب یمن برگشتند و عبد المطلب در ان انجمن طلب
شتران خویش نمود که لشکر یانش بتاراج برده بودند آبرہا ازان التماس چنان
چین خاطر شد که عنان تمالک از دست تماسک او بیرون رفته بسبیل عتاب با
عبد المطلب گفت که تو سید و سرور قریشی و شرف تمامت عرب بتخصیص بوجود خانه
حبه بوده است و من آمده ام که اینخانه را و بران سازم و تو هیچ حدیثے ازان
اب بر زبان نیاوردی و از سوید اے دل تو سودای شتری چند سر بر سے زند
اهمیت آن در میزان ارباب همت چندان وزنے ندارد و اینصورت از همچو توئے
غریب و بدیع ست عبد المطلب گفت اینخانه را پروردگاری ست دانا و توانا که محافظت
آن مے نماید و از ضرر اعدا نگاه میدارد و من خداوند شترم مرا سخن آن باید کرد القصه
ابرہا شتران را تسلیم او نمود و عبد المطلب شکران بر زبان رانده بمکه مراجعت فرمود
و اشارت کرد تا اهل حرم متفرق گشته در قلاع جبال تحصن نمودند و خود بمسجد الحرام
آمد و حلقه در کعبه را بگرفت و لحظه بمناجات و رفع حاجات اشتغال نموده آغاز شکر شتران
نمود بدین خصال پناه بلطف حضرت بادشاه ذو الجلال برد و درین حال ناگاه چشم او
بر طایر ابابیل افتاد که بتعجیل بر سر اصحاب فیل میرفتند و بمجرد رویت طیور عبد المطلب
بشناخت و سر در واثق کشته بعد از رفع نیاز بدرگاه ملک کارساز راه کوه حرا پیش
گرفت و بصنادید قریش در ان منزل ملحق شد و صباح روز دیگر ابرہه فرمود تا فیلان را
بلباسهای ملون بیاراستند و محمود را بر سایر اقبال تقدم نموده در مقدمه روان
ساخت و فرمان داد تا لشکریان سوار گشته چون دریاے جوشان در حرکت آمدند
و فیل سفید محمود نام بجوانب بیت الحرام رسیده بسان پیل شطرنج خشک بایستاد
و فیلبانان ببر حیله که در مخیله ایشان گنجید اقدام نمودند محمود اصلا حرکت نکرد و از موضعیکه
توقف نموده بود قدمے فرا پیش ننهاد و چون بجانب دیگر غیر حرم تحریک میکردند مانند برق

دایره نور رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بر جبین عبد المطلب مثل هلال گردید
وعکس شعاع بر بیت الحرام مانند چراغ که روشن گردد افتاد وچون عبد المطلب بسوے
آن نور نظر کرد گفت ایمعاشر قریش اینهم شما کفایت کرده شدید برگردید سوگند بخدا که
نمی گردد این نور از من مگر ظفر و نصرت را راستے باشد پس قریش برگشتند ومتفرق
شدند در مدارج النبوة مسطور است که فرستاده بود ابرهه مروے را تا هر بیت وهد حبش را
چون در آمد در مکه ونظر کرد بروے عبد المطلب افتاد بر زمین وبیهوش گشت وآواز کرد
مثل آواز گاوے که ذبح کرده شود وچون بهوش آمد سجده کرد عبد المطلب را وگفت
گواهی میدهم که تو سید قریشی حقا ودر آیتے آنکه ابرهه حیاطه حمیری را بر رسالت نزد قریش
فرستاد محصل پیغام آنکه من در این ولایت بجنگ وخون ریختن نیامده ام بلکه غرض من
انهدام کعبه است واگر شما ایل بمجاربه باشید ساز وعدت آن نیز مهیا ست وباحیاطه
مقرر کرد که اگر قریش سر مصالحه دارند سرداران الطایفه را همراه بیاورد وحیاطه بمکه آمده
پیغام ابرهه بدیشان رسانیده قریش را در مقام صلح یافته عبد المطلب را مصحوب خویش
باشکرگاه آورد ودر مجلس خاص عبد المطلب را حاضر کرد عبد المطلب مردی بلند بالا نیکو
منظر شکوه مند بود چون چشم ابرهه بروے افتاد آفتاب وآیات مجد وجلال در ناصیه
او مشاهده کرده از تخت فرود آمده بر بساط نشسته وعبد المطلب را در پهلوے خود
جاید اد چنان شیفته عبد المطلب گشت که باخود قرار داد که اگر در باب خانه کعبه شفیع شود از
اندیشه که در ضمیر دارد در گذرد وهم ازان منزل باز گردد ودر وایتے آنکه چون عبد المطلب
پیش ابرهه حاضر شد ابرهه بفیل سفید یکه برائے هدم بیت الله آورده بود بحضور طلبید
چون فیل سفید را نظر بر روے عبد المطلب افتاد سجده کرد حالانکه عادت الفیل نبود که
ملک ابرهه را سجده کند چنانکه فیلان دیگر سجده میکردند وآن فیل را گویا گردانید خدا تعالی
وگفت سلام بر نوریکه در پشت تست اے عبد المطلب وفیلبانان هر چند بر سرش زدند

بنا بر این کنیسہ ساخت و بعد از اتمام عمارت مردم را بزیارت آن کنیسہ دعوت کرد
از اطراف بلاد طوائف عباد بعضے از تقرب رضاے حضرت باری و برخی جہت تفرج
خانہ روزگارے رو بصنعا نہادند و چون اینخبر در بلاد عرب شایع شد نفیل نامے
از بنی کنانہ عصبیت دامنگیر شدہ بملک صنعا رفت و محافظان کنیسہ را بہانہ
آنکہ نذرے کردہ ام کہ شبے تا روز درین مقام متبرک بعبادت قیام نمایم رخصت
باینخیال حاصل نمودہ مجاوران او را شب در کنیسہ گذاشتند و در را مقفل ساختہ
بخانہاے خود رفتند نفیل دران شب بفراغ بال در و دیوار آنخانہ را بقاذورات
خود ملید کردہ و دو چشم بدر نہادہ منتظر فتح الباب مے بود چون مجاوران بدستور
معہود سحرگاہ در کنیسہ را باز کردند نفیل از انجا مانند تیر از کمان بیرون جستہ سر خویش
گرفت و راہ دیار خود در پیش گرفت صباح کہ شمہ اینخبر بمشام ابرہہ رسید گمان برین
کہ اینحرکت عجیب از نتائج طبیعت عرب ست لاجرم در غصہ رفتہ قسم یاد کرد و خواست
کہ بمکہ رود و خانہ کعبہ را خراب گرداند بعد از تصمیم عزیمت بلشکر را فرمان داد و از نجاشی
بادشاہ حبشہ فیل سفید کہ کوہے مجسم از ظفر و نصرت بود مسمے بمحمود طلب داشت
و نجاشی فیل سفید با فیلان دیگر ہمہ کوہ پیکر عفریت منظر روانہ گردانید و ابرہہ با مردان
صف شکن و فیلان کوہ افگن از ولایت خود بیرون آمدہ متوجہ مکہ گشت چون بتولا
حجاز رسید بلشکریانش دست بغارت تاراج برآوردند و مراعے و مواشی آن نواحے
تاختہ تصرف نمودند و چہار صد شتر عبد المطلب را نیز بیغما بردند و جمعے از قبایل
عرب بشل قریش و ہذیل خواستند بمانعت پیش آیند چون دیدند کہ تیر بر ایشان بہدف مراد
مے آید سپر مقاومت بنداختند و چون بعبد المطلب اینخبر رسید گفت اے معاشر
قریش نرسید اینخانہ را پروردگار ایست کہ نگاہ میدارد آزادہا حافظ اینخانہ بنبستم بلکہ
مادر حفظ اینخانہ ایم و عبد المطلب سوار شد و قریش را ہمراہ گرفت و بر جبل ثور برآمد

در خواب بحفر بیر زمزم مامور شد در کرت سوم سبب علاماتیکه بوے در خواب
گفتند دانست که چاه زمزم قریب بموضع دو صنم قریش ست که انهارا اصاف و نایله
نام بود روز دیگر عبد المطلب با حارث که دران زمان غیر از وے پسرے نداشت
بدان محل که در خواب گفته بودند رفته بحفر چاه زمزم اشتغال نمود و قریش بپاے
مخالفت پیش آمده سخن ایشان مقبول نیفتاد و دران روز عبد المطلب نذر کرد که
اگر وهاب بمنت مراده بسر کرامت کند یکے را از انجمله بسنت جد خویش ابراهیم ع قربان کند
القصه چون عبد المطلب و حارث مقداری ازان زمین حفر کردند چاه زمزم ظاهر گشت
و اشیائیکه مهتر قوم جرهم در انجا نهاده بودند بدست افتاد چون قریش آن جهات را
دیدند باز بقدم خصومت پیش آمدند ازان اشیا چیزے طمع کردند و بعد از قیل و قال
فیصل آنمهم بر قرعه قرار یافت عبد المطلب او را دو قسم ساخت آهو بره را قسمے
و اسلحه را قسمے دیگر و انگاه بنام خانه کعبه عبد المطلب و قریش قرعه زدند اهو بره ها بنام
خانه کعبه بر آمد و اسلحه متعلق بعبد المطلب شد و یاس و حرمان نصیب قریش امد و عبد المطلب
جهت زیب و زینت آهو بره ها را از در خانه کعبه در اویخت و آنها را غزال کعبه میگفتند
و اسلحه فروخته در بعضے یا یحتاج بیت الله صرف نمود و آن دو غزال مدتے در خانه را
مزین داشت تا شبی جمعی از اهل عیش و طرب باتفاق ابو لهب دو اهو بره را دزدیده
بتجار فروختند و در وجه اسباب مجلس مصروف داشتند و قریب یکماه اینصورت
نهان مانده هیچکس نمیدانست که حال غزال کعبه چه شد آخر الامر عباس بن عبد المطلب
ازان حال وقوف یافته کیفیت بسمع قریش رسانید و ایشان معاشران را گرفته
بر یک را بتادیت مناسب مودب گردانیدند و منقول ست که چون ابرهه بر ولایت
یمن استیلا یافت و رغبت مردم بزیارت بیت الله در موسم حج مشاهده نمود
با خود خیالی بست که در برابر خانه کعبه کنیسه سازد تا هیچ از طوافان بزیارت کعبه نپردازند

قوم قنطورا شمید وع نام داشت بسے از اسباب بامصاص در مقام خلاف آمد مصاص
را بالقتل رسانیده وبر واتیکه در روضة الاحباب مسطور ست آن اول لغی وظلمے بود که
در مکه بوقوع انجامید بعد ازانقضاے حیات مضاص اولاد او لبطناً بعد لبطن بر سریر
فرمانده ی نشستند واحفاد اسمعیل علیه السلام باوجود اقتدار بنا بر نسبت قرابت ورعایت
حقوق تربیت مصاص در امر حکومت با ایشان خصومت نمے نمودند چون کثرت ذریت
اسمعیل علیه السلام بمثابه رسید که زمین حرم را گنجایش ایشان نماند ودر اطراف دیار
عرب متفرق شدند وبعد ازان مدتے نبی جرهم اغاز ظلم وستم نموده دست تصرف
بذورات بیت الله دراز کردند واثر تعدی ایشان بآل ابراهیم ع بلکه مسافر ومقیم
رسیدن گرفت بنابران بنو بکر بن عبد مناف بن کنانه از ذریات ابراهیم ع با فوجے
دیگر از شجاعان اتفاق کرده بجرهمیان پیغام فرستادند که قبل ازین بنا بر حسن معیشت
وملاحظه حقوق قرابت با در باب حکومت نکه با قوم شما مضایقه نمیکردم واکنون که شما
اعمال حسنه اباے خود را با فعال سیه مبدل ساخته آید وعنان صبر وشکیبائی از دست
داده ایم لایق حال آنکه زمین حرم بحسب ارث واستحقاق تعلق بما میدارد وبازگذاشته
بجرطرف که خواهید توجه نمائید والا اماده قتال وجدال باشید وقوم جرهم اول مستعد
مقابله ومقاتله شده آخر الامر بمصالحه رغبت گشتند. واز انکه طبل رحیل کوفته عمر بن حارث
که دران زمان پیشوا ے جرهمیان بود از غایت حد شرارت حجر الاسود را از رکن
خانه کعبه برگنده ودو صورت آهو بره که مجسم بود از طلا واسفندریار فارسی که یکے
از ملوک عجم بود بر سم هدیه بکعبه ارسال داشته بود با چند غزال سلاح در چاه زمزم انداخت وچاه زمزم را
بازمین هموار وبرابر کرده موضع چاه زمزم از چشم مردم ناپدید گشت وتا زمان عبد المطلب
لبسان چشمه حیوان از چشم مردم مختفی بود وچون نزدیک بآن رسید که لب تشنگان
بادیه غوایت لبسر چشمه هدایت رسند بفیض فضل رب الارباب عبد المطلب سه نوبت

بوسمه زیرا که عبد المطلب بخدمت بعض ملوک حاضر میشد و بیاض شعر بسیار داشت باشاره
ملوک بخناد و سمه خضاب نمود و هر گاه یکه از خدمت ملوک مراجعت فرمود و قریب بمکه معظمه رسید
بتجدید خضاب نمود و در خانه داخل شد و موی های او مانند پرهای غراب بود و ندیس قتیله
زوجه او که مادر عباس بود گفت اے پیر این رنگ خوب ست اگر حلیقه مے بود و
بعد ازان اهل مکه خضاب نمودند و از کعب اخبار مرویست که چون نور رسول الثقلین صلی الله
علیه و علی آله وسلم بعبد المطلب رسید و این فضل را دریافت روزے در حجر بکسر حا مهمله
و سکون جیم که نام موضعے ست در کعبه خواب کرده بود پس بیدار شد بکحول مدهون که حلیه خوبی
و بهاے و جمال و جلال را پوشیده است متحیر ماند که این از کجاست و که کرده است اینحال را بوے
پس عبد مناف او را همراه گرفت و نزد کاهنان قریش برد و از بحال ایشان را خبر داد کاهنان
گفتند که پروردگار آسمان و زمین این غلام را حکم کرده است که نکاح کند گویا اینحال را تعبیر کردند
بحالت نکاح یا خبر دادند از غیب زیرا که کاهنان ادعاے آن میکردند پس عبد المطلب را بزنے
که قبیله نام داشت نکاح کردند و از بطن وے حارث که اکبر اولاد عبد المطلب ست بوجود آمد
و هر گاه یکه قبیله انتقال کرد بعد از وے زنے دیگر که نامش هند بنت عمرو بود در حباله نکاح
خویش در آورد و از جمله آثار عبد المطلب حفر چاه زمزم ست چنانکه مرویست که فیاض
علی الاطلاق از عین عنایت بغایت چشمه زمزم را از اثر قدوم اسمعیل ع ظاهر گردانید
و بدان واسطه آنمکان عالیشان محل اقامت قبیله حریم قطور اکه داخل اهالی یمن بودند گردید
بیت هر کجا چشمه بود شیرین نما مردم و مرغ و مور گرداند و تا اسمعیل ع در عالم فنا مقام داشت
ایالت مکه و تولیت کعبه و پیشوائے قبیله متعلق بوے بود و چون آنجناب بجهان جاودان
انتقال فرمود آن منصب بر اکبر اولادش مسمی بثابت مقرر گشت و پس از انکه ثابت هم
بسرائے سرور شتافت و مصاص بن عمرو جرهمی که برادر مادر ش بود قایم مقام گشت و اولاد
ثابت را که اکثر در سن طفولیت بودند در حجر تربیت خویش جاے داد و در آنزمان رئیس

از مشاهده افتاد که سبب پریشانی خاطر شد مطلب سوگند یاد کرد که پیش از انکه بخانه رسم
بمدینه رفته برادرزاده خود را بیاورم الشیخص گفت که ناقه من حاضر ست مطلب بر اشتراد
سوار شده بمدینه رفت و بیوقوف مادر و خویشان شیبه الحمد را ردیف خود گردانیده بمکه آورد
و بنابران که شیبه الحمد جامه نامناسب در بر داشت هر که در راه میدید می پرسید که کودک
چه کس ست مطلب در جواب میگفت که بنده من ست چون مطلب بخانه رسید جاهای فاخر
شیبه را پوشانیده بمجلس قریش حاضر گردانیده از کیفیت حال و رفتن خود بمدینه بر جناح استعجال
ایشان را اعلام داد و بمجرد آنکه در راه بمردم گفته بود که او بنده من ست بعبد المطلب شهرت
یافت القصه چون مطلب بن عبد مناف از عالم انتقال کرد ریاست طریق و پیشوائی
قوم تعلق بعبد المطلب گرفت و کلید خانه کعبه بدستش در آمده منصب حجابت و سقایت را
متهد گشت و اهالی مسجد الحرام در تعظیم و احترامش باقصی الغایه میکوشیدند و مطیع و منقاد
وی می شدند و فخر و بزرگی او روز بروز می افزود و حسن و جمالش شهرت تمام یافت
و سال بسال از قبایل عرب اموال و انعام بسیار بعبد المطلب میرسید و بجلالت قدر و رفعت
شان و فصاحت نطق و وفور عقل و محاسن صفات و مکارم اخلاق وحید عصر و فرید دهر خود گشت
و هر کس را او در امان خود میگرفت در امان بود و مجموع ملوک اقلیم او را الفضل و کرم میشناختند
و باو محبت می ورزیدند مگر کسری پسر هرمز که باو منازع بود و همه قریش
محکوم وی بودند در مدارج النبوة مسطور ست که بود عبد المطلب که فایح میشد از وی
رایحه مشک اذفر و نور رسول الله صلی الله علیه و علی آله وسلم روشن بود در غره وی
و هر گاه ایشان را حادثه پیش می آمد در ملازمت عبد المطلب بجبل ثور که نام جبلی ست
بمکه می بردند و او را وسیله ساخته دعا میکردند و در ایام قحط باران بوی استسقا می نمودند
تا ببرکت نور سید المرسلین صلی الله علیه و آله وسلم که از جبین همایون او میدرخشند آنهم بکفایت
مقرون میگردید و از محمد بن ثابت مرویست که عبد المطلب اول کسی ست که در عرب خضاب نمود

متولد شد مویهای سفید بر سر داشت و قولے آنست کہ در سر او یک موے سفید بیش نبود
و بعد از مشاہدہ اینصورت بشیبہ موسوم گشت و بعد از انکہ بسن رشد و تمیز رسید و بکثرت
محامد موصوف شد بشیبہ الحمد ملقب گشت و در مدارج النبوۃ مسطور ست کہ بعضے نام وے
عامر گفتہ اند و صاحب مواہب لدنیہ گفتہ کہ این قول ابن قتیبہ است و محمد شیرازی تبعیت
وے کردہ و کنیت او ابو الحارث ست باشم اکبر اولاد او کہ حارث نام داشت و بروایتے
کنیت او ابو البطحی بود و بسبب اطلاق نام عبد المطلب بروے بروایت بعضے اعاظم کہ در مولفات
خود آوردہ اند آن بود کہ ہاشم را نوبتے گذر بر مدینہ افتاد و سلمی بنت عمرو بن لبید نجاری را
در حبالہ نکاح جا داد و پس از تولد شیبہ الحمد بجانب شام رفت و در آن دیار وفات یافت و بعد از فوت
ہاشم بچندگاہ مطلب بن عبد مناف از پریشانی حال برادر زادہ خود آگاہ شدہ بمدینہ رفت
شیبہ الحمد را بر شتر ے ردیف خود گردانیدہ بمکہ باز گشت و چون ولد ہاشم جاہای نامناسب
در بر داشت در اثناے طریق ہر کس کہ از مطلب بے پرسید کہ من ہذا جواب میداد کہ عبد ے
بنابران اسم عبد المطلب بر شیبہ الحمد اطلاق یافت و بعضے گفتہ اند کہ چون ہاشم از عالم میرفت
در وقت نزع با برادر خود مطلب بن عبد مناف گفت ادرک عبدک الذی ہیہ رب یعنے
جناح مرحمت و شفقت بر حال بندہ خود کہ در مدینہ داری مبسوط گردان و این کنایت کرد
از پسر خود و از نہایت محبت او را عبد المطلب گفتند و در روضۃ الاحباب مسطور ست کہ بعضے گفتہ اند
کہ او طفل بود کہ پدرش وفات یافت و عم وے مطلب او را تربیت کرد و دستور عرب بود کہ
ہر کہ یتیمے را تربیت میکردان یتیم را عبد وے میگفتند و در روضۃ الصفا مسطور ست کہ قول جمہور
و ریں باب آنست کہ بعد از ہاشم بچندگاہ شخصے را از قریش گذر بر مدینہ افتاد و کودکے را
دید در میان صبیان تیر ے انداخت و میگفت انا ابن ہاشم چون این شخص بمکہ باز آمدہ در حریم
کعبہ یا مطلب بن عبد مناف گفت کہ برادر زادہ ترا در مدینہ دیدم کہ بہ تیر انداختن اشتغال
داشت اما آثار رشد و نجابت بر صفحہ جمال او لایح و آیات عقل و تمیز در آئینہ حال او پیدا و علامات احتیاج

مریض شده هنگام نزع وصیت فرمود که کمان اسمعیل پیغمبر علیه السلام و علم و کلید خانه کعبه را که
از پدران به پسران منتقل مے شد بعبد المطلب سپارند و در ایام جوانی عالم فانے را وداع
نموده و قبر او دران دیار معروف و مشهور ست و بعضی گویند که هاشم پیش از ولادت عبد المطلب
بشام رفت و در مرض موت کمان و علم و کلید خانه کعبه را ببرادر خود مطلب حواله نمود و حکومت
قریش را بر راے او مفوض نمود و اشیاے مذکور از مطلب بعبد المطلب انتقال یافت
در روضة الاحباب مسطور ست که وفات او در غزوه شام بود و بعضے گویند در مکه وفات
یافت و در سبل الهدی منقول ست که هاشم بمقام عره بعمر بست سال و بروایتے
بست و پنج سال انتقال نمود و اول کسیکه از اولاد عبد مناف وفات یافت هاشم بود
بعد ازان عبد الشمس بمکه فوت شد و مطلب در بردبان که در راه یمن واقع است وفات یافت
و در اکثر تواریخ وارد ست که اول عبد الشمس وفات یافت بعد ازان هاشم انتقال کرد و اهل
سیر برین قول اتفاق دارند و الله اعلم عبد المطلب بن هاشم عبد المطلب بعظم شان
و رفعت مکان و اتصاف باوصاف حمیده و اشتهار بافعال پسندیده از سایر صنادید قریش
ممتاز و مستثنی بود و جمیع القوم ریاست و تقدم او را قبول داشتند و اینمعنی را سبب افتخار
و مباهات خویش مے پنداشتند و در سبل الهدی مسطور ست که عبد المطلب مردی جسیم
سفید رنگ متبسم طویل القامت بود که ندید کسے مثل او هرگز و هر که میدید دوست میداشت او را
و هذمه او آب نوشانے و مهمانداری بود و شرافت یافت در قوم و بزرگ شد شان او تا اینکه بود
که شناخته مے شد از او نور نبوة و هیبت بادشاهت و بزرگی آن زیاده از انست که حصر کرده شود
پس بتحقیق که او سید قریش ست و کسے فخر نمیکرد با او اباً و بزرگی خاندان و جمال ظاهری و روشنی
افعال حسنه و ولادت عبد المطلب در یثرب بود بعد از فوت پدر و بروایتی حین فوت پدر صغیر السن بود و بروایتے ضعیف
بست و پنج ساله بود زیرا که عمر هاشم بست سال یا بست و پنجسال نقل کرده اند پس عمر عبد المطلب وقت
وفات پدرش چگونه بست و پنج ساله خواهد بود و در روضة الصفا مسطور ست که چون عبد المطلب

بهاشم گشت زیرا که هشم عبارت از شکستن نان ست در کالسه جهت ثرید و تفاوت
بین المعنیین مبین ست و هاشم در سخاوت ضرب المثل بود و در صباحت بی بدل اشعه
انوار نبوت مصطفوی از جبین او چنان می درخشید که هر که از دور نظر بر روی وی
می افگند تاب دیدن رویش نیاورده پیشانی بر زمین می نهاد و بعضی از سلاطین
ترسایان که متقلد ملت نصاری بودند این معنی را از اخبار سماوی دانسته میل
بمصاهرت او میکردند از آنجمله هرقل رسولی بدو فرستاد و مخدره که در شبستان عزت
داشت بروی عرض کرد هاشم از قبول التماس او اعراض نمود آخر الامر بواسطه
خوابیکه دیده بود سلمی را در مدینه از اشراف قبیله بنی نجار که بزیور عقل و کیاست محلی
بود در حباله نکاح آورده مشروط بر آنکه وضع حمل در خانه سلمی باشد بعد از عقد
خاتون را بمکه برد و چون بعبد المطلب حامله شد بنا بر شرطیکه در وقت عقد کرده بود او را
بمدینه آورد و عبد المطلب در انجا متولد شد چنانکه در روضة الصفا مسطور ست
و منقول ست که سلمی بنت عمرو بن عوف نجاری بعقل و مال و جمال در عهد خویش
چنان بود که خدیجه کبری در عهد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم و گویند که هاشم چهار
پسر داشت اسد که پدر مادر سیدنا علی مرتضی کرم الله وجهه و نضله و صیفی و عبد المطلب
که جد پیغمبر ماست صلی الله علیه و آله و سلم در روضة الاحباب مسطور ست که امروز در
روی زمین هاشمی نیست الا از فرزندان عبد المطلب چه باقی فرزندان هاشم را
نسل باقی نمانده و در مدارج النبوة مرقوم ست که نام مادر هاشم عاتکه بنت مره بن
هلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبه بن الحارث بن بهیه بن سلیم السلیمه بود و ابو نعیم
در دلایل ذکر کرده از عائشه از رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم از جبرئیل علیه السلام
که گفت گشتم مشارق ارض و مغارب انرا پس ندیدم پسران هیچ مردی را
فاضلتر از بنی هاشم و گویند که هاشم بجانب شام رفت و در عرفه که توابع دمشق ست

مطلبی ازان گویند و در جمله تواریخ مسطور ست که هاشم و عبد الشمس توامان بوده اند و در
حین انفصال از مادر پیشانی هر دو باهم اتصال داشت هر چند سعی نمودند میان اخوان افتراق
رو نمود و آخر الامر بتحریک شمشیر از یکدیگر جدا شدند در مدارج النبوة مسطور ست که مشهور
میان مردم آنست که پشتهای هر دو چسپیده بود آخر بشمشیر جدا کردند و یکی از ارباب فن است
صورت واقعه را معلوم کرده گفت که این حرکت علامت آنست که اولاد هر دو برادر با یکدیگر
اظهار ما فی الضمیر بزبان شمشیر نمایند و دعوات خود را باهم بحکومت تیغ تیز بقطع رسانند
و آخر الامر همچنان شد و گویند که عبد مناف دراز بالا و صاحب جمال و سخا وجود بود و چون
هفتاد ساله شده هاشم و عبد الشمس توامان متولد شدند و هاشم جد امجد رسول
مقبول صلی الله علیه و علی آله وسلم ست و عبد الشمس جد عثمان بن عفان ست و بواسطه
عبد الشمس تسب بنو امیه بالنسب مسرور عرب علیه السلام اتصال می یابد و چون عمر عبد مناف
بود و هفت سال رسید در مکه فوت شد و قبرش هم در مکه ست و در سبل الهدی
منقول ست که بلادری گفته که زعم دارند قریش که بعد وفات مغیره کتابی در حجره او
یافتند که دران وصیت کرده بود قریش را بتقوی خدای تعالی و صله رحم و الله اعلم
**هاشم** بن عبد مناف هاشم صیغه اسم فاعل ست از هشم و هشم کسر شی یابس
ست کما قال فی الصحاح و فی الصراح هشم شکستن نان خشک بقال هشم الثرید
و منه سمی هاشم بن عبد مناف و اسمه عمران العلی در مدارج النبوة مسطور ست که هشم
بمعنی نان ریزه کردن ست و نامش عمر ست و بنابر علو مرتبه او را عمر العلی میگفتند
و عمر در سال قحط در عرب از کعبه بدیار شام رفت و ازان بلاد نان بی اندازه برچندان
جمازه که بتعداد آن در حیطه بیان نیاید بار کرده بحرم آورده هر روز دو شتر کشته و بخته
و نانهای خشک را شکسته ثرید کرده روزی دو نوبت بر صادر و وارد تقسیم
می نمود و اول کسیکه در عرب مهمانان را به ثرید ضیافت کرده او بود بنابران ملقب

از ناشایست و نابایست شعار و دثار خود سازید و لقمه از محلی تناول کنید که موجب ملالت در دنیا
و مستلزم عقوبت در عقبی نباشد و بعملے قیام نمائید که ذکر ابا و اجداد شما در افواه
و السنه دایر گردد و مجد و بزرگی را به پسران خویش میراث گذارید و بعد اتمام وصیت
و نصیحت بر یک از پسران خویش را مبهمی نامزد کرد چنانکه شقایت زمزم و ایالت خانه
کعبهٔ دار الندوه بعبد مناف داد و حجابت و لوا بعبد الدار ارزانی فرمود و در فاوت
که عبارت از ضیافت حجاج است بعبد العزے متعلق گردانید و گویند که خدیجه بنت
خویلد و زبیر بن عوام رضی الله عنهما بواسطه قصی در نسب با رسول مقبول صلی الله علیه و آله
وسلم شریک اند و گویند که چون عمر قصی بیکصد و هفتاد سال رسید در مکه معظمه وفات
یافت و در عمر پنجاه سالگی عبد مناف بخانه اش بوجود آمد و در سبل الدے مذکور
ست که وفات یافت قصی بمکه پس قایم داشتند پسران قصی امر مکه را بعد او در قوم
خویش و قصی مدفون شد در حجون و بعد از ان مردمان دیگر در حجون مدفون شدند
عبد مناف بن قصی اسمش مغیره ست و کنیت او ابو عبد الشمس ست و مادرش
حی بضم حاء مهمله و تشدید یاے موحده بنت خلیل بضم خای مهمله و فتح لام بن حبشیه
بضم خای مهمله و بر وایتے بفتح و سکون بای موحده و کسر سین معجمه و تشدید یاے
موحده بن سلول بن کعب بن خزاعه بود و عبد مناف را از غایت حسن و جمال قمر بطحا
نیز میگفتند و حکومت مکه از پدر ربود و منتقل شده و گویند وجه تسمیه او
بعبد مناف آنست که مادر عبد مناف خدمت منات که یکے از اصنام عظیم بود
میکرد پس پسر خود را موسوم بعبد منات ساخت و پدرش قصی عبد منات را
موسوم بعبد مناف نمود و عبد مناف بلجا و مطاع قریش بود و گویند عبد مناف
چهار پسر داشت یکی هاشم که پدر عبد المطلب ست و دیگری عبد الشمس که جد بنی امیه است
و نوفل که جد جبیر بن مطعم و مطلب که جد اعلے امام محمد ادریس الشافعی است و او را شافعی

ندوه را ندوه در لغت بمعنی اجتماع ست برای اینکه بدرستیکه انها فراهم میشدند در انخانه
برای مشوره کارهای بزرگ ونکاح نمیکرد زنی مردی را از قریش وترویج نمیساخت
مردی از قریش زنی را و با همدیگر مشوره نمیکردند قریش در کاری مگر در همان خانه وگویند
هرگاهیکه قصی بنی جزاعه را از مکه بیرون ساخته کلید خانه کعبه را بدست آورده قریش را
از منازل متفرقه در مکه معظمه جمع آورده قریش او را پادشاه خود ساختند وهرگاهیکه امارت
مکه بر قصی قرار گرفت قصی دختر خلیل بن حارث را که ولایت مکه از او تعلق داشت بنکاح
خویش در آورد واز بن منکوحه بسر بوجود آمدند عبد مناف وعبد الدار وعبد العزی
جد بیرین عوام وخدیجه بنت خویلد وعبد مناف جد امجد رسول مقبول صلی الله علیه وآله
وسلم بوده است ودر سبل الهدی از ابو عبیده منقول ست که هرگاهیکه امارت
مکه بر قصی قرار گرفت گفت ای معاشر قریش شما همسایگان جناب بازی
عز اسمه هستید وهمسایگان خانه او واهل حرم او بدرستیکه حاجیان زوار بیت الله
ومهمانان خدا یتعالی اند ومستحق مهمانی بوده اند زیرا که مهمانهای خداوند تعالی اند بزرگی
ایشان بمهمانی باید نمود ومهمانی باید کرد وطعام وشراب در ایام حج باینها رسانیده
شود اگر مال من برای مهمانی اینها کفایت میکرد من براین امر قیام می نمودم پس مقرر کرد
برای قریش از مال آنها مقداری از خرج که در این امر صرف کرده شود وقریش
آن مال را نزد قصی می رسانیدند وقصی از آن مال طعام وشراب وشیر وغیره بانجا
برای حاجیان مکه وعرفه مهیا میکرد واین رسم از حکم او جاری می شد تا آنکه ظهور اسلام
گشت ونیز گویند که سقایت زمزم وحجابت کعبه ورفادت از اختراعات قصی
بوده است وگویند که در آخر ایام حیات خویش اهل بیت خود را جمع آورده
بتقوی وپرهیزگاری وصیت فرموده از غضب وسخط الهی تحذید نموده بر عایت
حقوق یکدیگر ان امر کرده گفت که عفت وذیل وامساک زبان ودست باز داشتن

وعناد پیش گیرد و حقیقت این سخن بر خلق مخفی بود تا زمان ظهور اسلام عبد الرحمن بن عوف و سعد
بن ابی وقاص رضی الله عنهما و گویند که کلاب دو پسر داشت قصی و زهره و بنی زهره از ذریت
کلاب اند و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن وقاص رض که از زمره عشره مبشره اند بسیوطی
وی یعنی زهره در نسب بآن سرور عجم و عرب لاحق اند و گویند که چون عمر کلاب بچهل و هفت سال
رسید قصی بخانه اش بوجود آمد و چون عمرش بصد سال رسید در طایف وفات یافت
قبرش نیز در طایف ست والله اعلم قصی بن کلاب بضم قاف و فتح صاد مهمله تصغیر قصی
جنبی بعید زیرا که وی بعید افتاد از گروه خود در بلاد قصاعه وقتیکه بار دار شد بوی مادر
او فاطمه چنانکه در مدارج النبوة مرقوم ست و در روضة الاحباب مسطور ست که قصی نام
او زید بود و قصی لقب اوست زیرا که از مکه بیرون رفته بود و در قبیله قضاعه
که قاصی یعنی بعید بود از مکه منزل گرفته بود و در روضة الصفا مذکور ست که قصی بعد از فوت
پدر خود در ملازمت مادر بسجد و دشام رفته چندگاه دران دیار رخت اقامت انداخت
و چون او را قصی یعنی بعد از قبیله حاصل گشت ملقب بقصی شد و قصی را مجمع هم گویند
بجهت آنکه قریش را بعد از انکه پراگندگی داشتند در مکه جمع کرده و صورت واقعه چنان
بود که نوبتی خزاعه بر مکه مستولی شدند و قریش بدان سبب در اطراف متفرق گشتند
و زید را توفیق رفیق شده از بنی ربیعه خویشان مادر خویش استمداد نموده فرقه
دیگر از اعراب را با خود متفق ساخته بنی خزاعه را از مکه بیرون نموده و قریش را جمع آورده
منازل را قسمت نمود جمعی را که بزیادتی شرف اختصاص داشتند در اندرون
مکه جای داده و ایشان را قریش البطاح میگفتند و بعضی که در مرتبه نازکتر بودند در
ظواهر مکه مقام تعین فرمود و ایشان را قریش ظواهر میگفتند و گویند که دار الندوه
را قصی بنا کرد که چون قریش را امری کلی روی می نمود در آنجا جمع میشدند و مشاورت می نمودند و معنی ندوه
در اصل لغت جای حدیث کردن ست و در سبل الهدی مسطور ست که بنا کرد قصی دار

ابوبکر صدیق وطلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کہ از زمرہ عشرہ مبشرہ بودہ اند در نسب شریف
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسب مرہ لاحق اند ونسب بنی تمیم وبنی مخزوم بمرہ می پیوندد
وگویند کہ چون مرہ شصت سالہ گردید در خانہ وے کلاب متولد شد وچون عمرش بصد
وچہل سال رسید در مکہ وفات یافت وقبرش ہم در مکہ مبارکہ ہست کلاب بن مرہ بکسر کاف
وتخفیف لام یا مصدر ست بمعنی مکالبت بمعنے منازعت ومخاصمت کالبت العدو بمکالبۃ نازعتہ
وخاصمتہ یا بمعنے جمع کلب ومراد معنی کثرت ست چنانکہ تسمیہ میکنند لسباع وددر سبل الہدی
مسطور ست کہ کلاب شکار را بسیار دوست میداشت کہ نہایت فریفتہ بود بسگان شکاری
وسگان شکاری بسیار جمع کردہ بود وقتیکہ مع سگان شکاری بر قوم میگذشت قوم
میگفتند کہ این کلاب بنی مرہ ست واین لقب برای او باقی ماند وآزابی رقیبی اعوانی
پرسیدہ شد کہ شما چرا نام میکنید پسران خود را بنامہای بدمثل کلاب وذئب وغلامان خود را بنامہای نیک مثل
رزق ورباح گفت نام میکنیم پسران خود را برائے اعداو غلامان خود را برائے خود ونام کلاب
حکیم ست وبعضی عروہ گفتہ اند ونزد بعضی مہذب نام بود وکنیت او ابوزہرہ بود
ونام مادرش ہند وبروایتی نعم بنت سرمن بہملات مصغر بن ثعلبیہ بود
در سبل الہدی مسطور ست کہ کلاب اول کسی ست کہ شمشیرہا را بزر ملمع ساخت
وسعد جد مادر پسر کلاب یعنی لقیطی اول کسی ست کہ ملمع کرد شمشیرہا را بطلا ونقرہ ودو
شمشیر ملمع کردہ را پیش کلاب بن مرہ معہ دختر خود کہ مادر قصی ست فاطمہ نام ہدیہ فرستاد پس کلاب
آن ہر دو شمشیر را در میان کعبہ آویزان ساخت وکلاب سرور قریش واشراف
قبیلہ عدنان بود بعد ازان کہ دیدہ کلاب بجمال قصی وزہرہ روشن گشت گفت
بشارت باد شما را ای معشر قریش کہ فرزند مرا شرفی دست خواہد داد بواسطہ
صاحب ملتی کہ از ایشان بظہور آید واولاد شما نیز ازان شرف بی نصیب نماند
ہر کہ متابعت او نماید از آفات آجل وعاجل سالم ماند ودوای بران کس کہ طغیان

وفات یافت و قبرش هم در مدینه بوده است گویند که در میان موت کعب و بعثت
جناب رسول الثقلین صلی الله علیه و آله وسلم پانصد و شصت سال بود والله اعلم
مره بن کعب بضم میم و کنیت او ابو یقظه بمثناه تحتانیه بعد از ان قاف پس ظاے معجمه
مفتوحات بعده ها و نام مادرش مخشیه بمیم مفتوحه بعده خاے معجمه ساکنه و سین مکسوره
معجمه پس از ان یاے تحتانیه مشدد و بروایتے و خشیه بنت شیبان بن محارب
بن فهر بود و گویند که قریش در جمیع امور بر مقتضاے راے دوربین مره عمل مے نمودند
و از فرمانش سر نمیکشیدند و اسباب معیشت فقرا و مساکین اماده میداشت و در سالهاے
قحط الوان اطعمه بر سر خوان ضیافت او مهیا مے بود و پیوسته فرزندان را بر ارتکاب
اعمال خیر و احسان و طاعت خالق و اعانت خلایق ترغیب مے نمود و در حین توجه سفر
آخرت اهلبیت خود را جمع فرموده گفت که از گفتار ابا و اجداد خود چنین استماع نموده ام که
پیغمبری از نسل ما ظاهر خواهد شد که عرب بملازمت او میل نمایند و کمر انقیاد وے بر میان بندند
و مالک ارض گشته ملوک روے زمین با او در مقام تواضع و فروتنی باشند و مخالفان او
مقهور و مخذول گردند وصیت من انست که نطفه نبوت را ودیعت منهید الا در ارحام
طاهرات که اکفاء شما باشند و معلوم شما باد که هر که را اصلی کریم ست قلبی رقیق ست و هر که در کارها
افراط کند در ورطه رعنا افتد و هر که در عواقب امور اندیشه کند در مقام عزت باشد و هر که در
امرے شروع کند بے حلیه دانش نفس خود را فریب داده باشد و هر که نفس خود را در
عرف تهمت آورد سزاوار ملامت باشد و شخصے چنین قرین شامت و ندامت گردد و
فرمود عمرو بن لحی دین پدران شما اسمعیل ع و ابراهیم ع را تغیر داده است و اولاد خود را گمراه
نموده باید که بملت حنیف تمسک نمایند که پدر من مرا چنین وصیت کرده است و گویند
اول کسیکه در حرم تغیر ملت ابراهیم علیه السلام نمود عمرو بن لحی بن قمعه بود و قمعه برادر
مدرکه بن الیاس ست والله اعلم و گویند که مره سه پسر داشت کلاب و تیم و یقظه و سیدنا

باهیچ رفته باز آمده خانه کعبه بیش شماست در محافظت او بکوشید و آنرا آرایش
دهید و ملازمت این بقعه شریف کنید که روزے باشد که شان حرم عظیم شود و پیغمبری
مبعوث گردد و محمد نام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم که خبرهاے راست دهد و بعد ازان گفت که اے
کاش من در آنزمان بودمے تا در تقویت او کوششها نمودمے و گویند که کعب
مدت الحیات بکفالت امور و نظم و نسق و مصالح جمهور قیام مے نمود و در آخر ایام
حیات خویش با پسر خود موسوم بمره گفت که مدتے منصب عرب تعلق بمن داشت
در رعایت ایشان طریق دیانت مرعی داشته ام و بر مقتضای وصیت سلف عمل نمودم و
بتکفل با یتام از اهل موفق شدم و سفهاے قبیله را از افعال شنیع زجر کردم
و مجالس قوم را باستماع اهل علم مزین گردانیدم اکنون هنگام رحلت نزدیک
است و زود باشد که از نسل تو کسے ظاهر شود که سرورے مغارب و مشارق ارض
بدو متعلق گردد وصیت من بتو اے پسر آنست که پسر خود را وصیت کنی تا بفرزندان
خویش بطناً بعد بطن عهد و میثاق نماید که به نبات اعمام که کفواند وصلت نمایند و گفت
اے پسر عقل و علم را کار فرمائے که فلاح نیابد هر که مقتضاے عقل و علم عمل نکند و بر انکه علم
بر حوادث و نوایب ست و صدق مستلزم عز و شرف و فهم موجب مجد و بزرگے ست
وجود قرین فروزے و حسن خلق مستوجب محبت خلق خدا تعالے یاران کس ست
که در عزائمه ایمان و معرفت دارد و دشمن کسیکه بذات او جاهلیت و زرد و گویند کعب سه پسر
داشت مره و هصیص و عدے ائمره حامل نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بود از سایر
اخوان باکیفیت امتیاز داشت و بنی عدی و بنی جمح از نسل کعب ظاهر شدند و سیدنا عمر بن الخطاب
و سعید بن زید رضی اللہ عنہما که از زمره عشره مبشره اند بسبب کعب در نسب با رسول
عرب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اتصال دارند و گویند که کعب بادشاه بود و در عمر هفتاد و سالگی
خدا تعالے او را فرزندے موسوم بمره عنایت فرموده و در عمر صد و بست سال در مدینه

نر و انبار بے معنی لاے نر دگاؤ وحشی ست و ابو حنیفہ لاے را بمعنے گاؤ مطلق میگوید
و سہیلی گفتہ کہ لاے از لبط و اشت بضم با بصیغہ مجہول بمعنے آہستگی و ترک عجلت
و دوم آنکہ لاے منقول از لواے جیش ست سیوم آنکہ لوے منقول ست از لوای لرمل
کہ بالف مقصور ست و کنیت او ابو کعب بود و بروایتے نام مادرش عاتکہ بن نضر بن کنانہ
و بروایتے سلمی بنت الحارث بن تمیم بن مذہل بن مدرکہ و فی سبیل الہدی و کان
لوے حلیما حکیما نطق بالحکمۃ صغیرا در روضۃ الصفا مسطور ست کہ لوے مرجع و ملجاے
قریش و حاکم و مطاع و مقبول القول بود و گویند کہ چون لوے سی و نہ سالہ شد کعب نام
فرزندے بوجود آمد و چون عمرش بصد سال رسید در مکہ معظمہ وفات یافت و قبرش
ہم در مکہ معظمہ بودہ است و العلم عند اللہ کعب بن لوے و کنیت او ابو ہصیص بود
و نام مادرش ماویہ بود او مکسورہ بن کعب بن العین القضاعہ بود و کعب نزد عرب
عظیم القدر بود بنا بر آن یوم موت او را تاریخ گرفتہ بودند تا آنکہ تاریخ از عام الفیل
مقرر شد بعد ازان بموت عبد المطلب تاریخ گرفتند و کعب اول کسی ست کہ جمع کرد یوم
عروبہ را و عروبہ بفتح نام روز جمعہ است و قریش را درین روز جمع ے نمود و خطبہ
میخواند و تذکیر میکرد ایشان را بعثت حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و آگاہ
میگردانند ایشان را کہ آنحضرت از اولاد من ست و امر میکرد ایشان را باتباع وے
و ایمان آوردن بدو و در روضۃ الصفا مسطور ست کہ علما گفتہ اند کہ کعب بن لوے اوصاف
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در صحف ابراہیم ع یافتہ بود لاجرم روز جمعہ کہ آنرا عروبہ گفتہ
قوم خود را جمع کردی و بعد از حمد و ثناے خدا تعالے بایشان خطاب کردی کہ بدانید
روز روشن ست و شب تاریک و زمین بستر و آسمان سقف و کوہہا میخہاے زمین
دستارگان دلایل راہہا و حکم سلف و خلف یکی ست کہ نر و مادہ را بہم جفت کردہ اند پس
یکدیگر و خویشان را نگاہ دارید و تربیت فرزندان بجا آرید آخر بگوئید کہ ہیچ مردہ باز گشتہ

بکرم اللہ تعالے حسان بالشکر ابنوہ منہزم شد و بگریخت بعدہ ملک مکہ معظمہ و یمن را
قہر گرفت و در میان مردمان سالار لشکر گشت و در مدارج النبوۃ مسطور ست کہ جمعے
از اہل سیر و تواریخ بر انند کہ قریش لقب او ست و بوے نسبت میکنند قریش را
و ہر کہ فرزند فہر نیست آنرا قریشی نگویند بلکہ کنانے گویند و در روضۃ الاحباب مرقوم ست
کہ این استدلال خوب نیست زیرا کہ مشہور در میان مورخان این ست کہ در سایر اولاد
نضر غیر فہر عقب نماندہ و فرزندان نضر با فہر را قریش خوانند و اکثر بر انند کہ قریش لقب
نضر بن کنانہ است و اولاد او را قرشی گویند و قریش نیز گویند و ہم در روضۃ الاحباب مذکور ست
کہ سکان مکہ را زعم این بود کہ قریش ایشانند و سایر فرزندان نضر بن کنانہ را قریش
نمیگویند تا آنکہ آمدند نزد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و علے آلہ وسلم و ازان سرور سوال
کردند کہ قریش کیانند گفت فرزندان نضر بن کنانہ و العلم عند اللہ و بنی فہر بوے منسوب اند
و نسب ابو عبیدہ بن الجراح بتوسط فہر بہ نسب سرور عرب علیہ السلام ملحق مے شود و گویند
چون فہر ہفتاد سالہ شد فرزندے موسوم بغالب بعنایت جناب احدیت عز اسمہ
بوجود آمد و چون عمر او نود سالہ شد در مکہ معظمہ قوت گردید و قریش ہم در مکہ معظمہ ست
غالب بن فہر کنت او ابو تمیم بود و مادرش لیلی بنت حرث بن تمیم بن مذہل بن
مدرکہ است و از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ منقول ست کہ نامش غالب بود
و نام دیگرش سہلائیل ست و در روضۃ الصفا مسطور ست کہ وے از اشراف
و صنادید قریش بود و مرجع الیہ در جمیع امور و چون پنجاہ سالہ شد بوے نام فرزندی
بوجود آمد و عمر او ہشتاد سال بود کہ ازین دار فنا بدار بقا در شام رحلت کرد و قبرش
ہم در شام ست لوے بن غالب بوے تصغیر لاے و لامے بمعنے شدت و سختی در عیش
آمدہ چنانکہ در مدارج النبوۃ مسطور ست و در سبل الہدی منقول ست کہ در ماخذ لوی
اختلاف ست بر چند اقوال یکے آنکہ بوے تصغیر لاے ست و در معنے لاے نیز اختلاف ست

باشاخهاے نورانی و بعضے ازان سر باسمان کشیده و قومے سفید رو بعد و خلق اول و آخر دران او نجبه از انجا که پشت من بود تا آسمان و چون بامعبر گفتم تعبیر کرد که فرزندے از پشت تو بیرون آید که بعز و شرف مخصوص گردد که همه خلق دست در دامن دولت او زنند مثل آن رتبه و زینت دیگرے را نبوده باشد والله اعلم ملک بن نضر اسم فاعل ست از ملک یملک فهو ملک و جمع آن مالک ست و کنیت او ابو الحرب ست و نام مادرش عاتکه که بقبیله عکرسه بنت عدوان بن عمرو بن قیس بن غیلان و بروایتے عراره بنت سعد القیسیه ست و سوای قهر اولادی دیگر نداشت در خلاصة السیر مسطور ست که ملک بادشاه عرب شد در روضة الصفا مرقوم ست که در مرض الموت با پسر خویش گفت از صفات نفس زکی آنست که قبل از وقوع مصایب ازان عذر کند و چون بے اختیار حادثه رو نماید بعروة الوثقی صبر و تحمل تشبث گیرد و من الکنون در زمره موتی منجم و ظیفه آنکه آتشے را که بسبب فقدان من در کانون ضمیر خویش مشتعل یا بے باب شکیبائی تسکین دهی و این دولت تراوقتے دست دهد که تعلق اطفاے بلیه از اطراف و جوانب مدن فانی بعید نشماری و هر ذے حیاتے که بیتی از اهل ممات انگاری و مادر که تقلیل از مال که بتصرف تو آید قناعت نموده وظایف شکر گذاری که آن قلیل به از کثیر ست که قناعت بدان منضم نگردد و تخصیص که بدست دیگران باشد و گویند که چون ملک چهل ساله شد خداوند کریم فهر نام فرزندی باو عطا کرد و چون عمرش به هشتاد و سال رسید در یمن فوت شد و قبر او هم در یمن ست فخر بن ملک بکسر فا و سکون خا و کنیت او ابو غالب ست و مادرش جندله بجیم بعده نون بعد ازان دال مهمله بنت عامر بن الحارث بن مضاض جرهمی بود و فهر رئیس اهل مکه بود و گویند که فهر بادشاه معظم بود در مکه و در عصر ش حسّان بالشکرهاے قاهره برای تخریب مکه آمده بود و فهر با او جنگهاے بسیار کرد و جمیع اولاد و قریش با فهر بودند بدآنرش

کہ ملک عرب و عجم و ہند و سند بود و بر و آبیتے نضر بادشاہ عالم بود و در عہد صد و نود سالگی
در شام وفات یافت و قبرش نیز در شام ست و در روضۃ الاحباب مسطور ست کہ قریش
لقب او ے ست و در وجہ تسمیہ بقریش وجوہ متعدد نقل کردہ اند و بہمان مناسبت اولاد
نضر را قریش گویند اول آنکہ در بحر دابہ ایست مستولے بر دواب بحرے کہ بقریش
موسوم ست در مدارج النبوۃ مرقوم ست کہ مشہور آنیست کہ قریش نام دابہ ایست کہ بزرگ ست
میخورد ماہیان را و نمیخورد از ہیچ دابہ دعا لے و غالب مے آید بر ہمہ دواب دریا و غالب
نمی آید ہیچ دابہ بر وے و از عبد اللہ بن عباس مرویست کہ گفت کہ من از حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و علے آلہ وسلم شنیدہ ام کہ میفرمود کہ قریش نام جانورے
است کہ در دریا مے باشد و این جانور قریش از ہمہ جانوران و مہیب ست و زبردستے
دارد کہ ہیچ جانورے را نہیبت بویش آنرا نمیگذارند و طعمہ از جمیع جانوران مے رباید
و از زبردستی در بیابان کہ در مے آید ہیچ جانورے دران بیابان از بوے وے
نماند و چون نضر از زبردستی بر عرب استیلا یافت او را قریش گفتند دیگر آنکہ قریش
ماخوذ از قرش ست کہ بمعنی گشت ست و چون نضر متعلقان خود را جہت اکتساب
اموال بتجارت میفرستاد و بقریش اشتہار یافت دیگر آنکہ بعضے گویند بجہت آن ایشان را
قریش گفتند کہ مردم چون بحج خانہ کعبہ آمدید ایشان تفتیش حال فقرا مے نمودند ایشان
را چیزے میدادند بنا بر آن قریش را از تقریش کہ بمعنے تفتیش ست ماخوذ بود و بعضے
گویند کہ قریش مشتق از تقرش ست بمعنے جمع شدن ست و چون نضر اولاد و احفاد ابا ے
خود را بعد از انکہ متفرق شدہ بودند فراہم آورد و جمع نمود و ملقب بقریش شد و بعد از
او اولادش را نیز قریش گفتند و در روضۃ الاحباب مسطور ست کہ چون قریش دابہ
بزرگترین دواب بحری ست نضر و اولادش نیز بزرگترین قبایل عرب بودند باین لقب ملقب
گشتند نقل ست کہ روزے نضر در حجر کعبہ بخواب دید کہ درختے سبز از پشت من بیرون آمد

بینهما الف ثم ها و کنیت او ابو النضر بود و نام مادرش عوانه بنت سعد بن قیس
بن غیلان بن مضر و بروایتے هند بنت عمر بن قیس بن غیلان بود و از ابو الربیع
مرویست که شبی از شبها کنانه در حجره خفته بود که آوازے شنید که یا ابا النضر ما ترا مخیر
کردیم میان ملک ظاهری و عزت ابدی کنانه گفت کل یا رب نصار هذا کله من قریش
و قیل یا رب قد آخرت ما یبقی الابد و در صحیح مسلم آمده که فرمود آنحضرت صلی الله علیه
و آله وسلم بدرستیکه برگزید خدا تعالے کنانه را از اولاد اسمعیل ع و برگزید قریش
را از کنانه و برگزید از قریش بنی هاشم را و برگزند از بنی هاشم مرا و در حدیث دیگر
وارد ست که خدا تعالے پیدا فرمود خلق خود را پس برگزند از میان ایشان بنی آدم را
بستر برگزید از بنی آدم عرب را بعده برگزید مرا از عرب آگاه باشید هر که دوست میدارد
عرب را پس بدوستی من دوست میدارد ایشان را و کسیکه دشمن دارد عرب را پس
بدشمنی من دشمن دارد ایشان را و گویند در حین وفات کنانه فرزندان را جمع کرده
بر اصلاح و انصاف میان خلق ترغیب نموده و از جور و اعتساف ترهیب فرمود و گویند
که کنانه رئیس یمن بود و در عمر هشتاد سالگی خدا تعالی او را بسری موسوم بنضر عنایت
نمود و نود ساله بود که در یمن فوت شد و قبرش هم در یمن ست و بنی قینقاع و بنی لیث
از ذریات کنانه اند و الله اعلم نضر بن کنانه بفتح نون و سکون ضاد معجمه بعده را اسم
او قیس و لقبش نضر و کنیتش مخلد بود بمثناه تحتانیه مفتوحه بعده خاے معجمه
بعده لام مضموم پس از ان دال مهمله و فی سبل الهدی اسمه قیس و لقب النضر
لنضارة وجهه و جماله منقول من النضر اسم للذهب الاحمر و نام مادرش بره
بنت مر بن اد بن طابخه بن الیاس بن مضر بود و از امیر المومنین علی کرم الله وجهه
منقول ست که فرمود نضر ملکی معظم و محتشم و شجاع بود و در تیغ زنے بیمثل بود نظیر
خود نداشت چون او هفتاد ساله شد بخانه ہمے ملک نام فرزندے بوجود آمد

ابو سهل ست و بروایتے کنت او ابو خزیمه بود و بنی هذیل از نسل مدرکه اند و نام مادرش
لیلی بنت خلوان بن الحراف بود و گویند مدرکه ملک مداین بود و چون سی و هفت ساله شد
خزیمه بخانه اش متولد گشت و عمرش هفتاد سال بود و در شهر مداین وفات یافت
و قبرش نیز در مداین است و در خلاصه ایستر منقول ست که مدرکه گوشه نشین و خلوت
گزین بود و الله اعلم خزیمه بن مدرکه و کنت او ابا اسد بود و از ابن عباس مرویست
که خزیمه بر ملت ابراهیم ع وفات یافت و گویند که سیادت عزت تعلق یاد داشت
و جناب وے مرجع الیه و قول او موثق به بود و در وقت رحلت بسرای آخرت اهلبیت
خود را جمع آورده گفت شما فرزندان اسمعیل علیه السلام آئید باید که مجد و بزرگے که از
آبای کرام بشما رسیده صیانت نمائید و بشکرانه آنکه سرورے عرب بر شما قرار یافته
شعایر الهی را تعظیم فرمائید و خالصاً لله تعالے باعمال صالحه و افعال زاکیه بآنحضرت
جلت قدره تقرب کنید و از هر چه مستلزم دنایت همت باشد اعراض بر نفس خود
واجب شناسید و عفو جرایم و آثایم را در خود سازید و هر که از شما قطع کند با او پیوندید
و از اکفاے خود که شایسته تزویج باشد بواسطه قلت مال اعراض نکنید که مال زایل ست
و نام مادرش سلمی بنت اسلم بن الحاف بن قضاعه و بروایتے سلمی بنت اسد بن ربیعه
بود و خزیمه را چهار پسر بودند کنانه و اسد و عبید الله و هون بضم الها و گفته است
بلاذری که نام مادر اینها بره بنت مر بن اد بن طابخه همشیره تیم بن مر بود و کانت له
علی الناس مکارم و افضال بعدد الزمان کما قال فی سیرت الشامی و گویند که چون عمر
خزیمه بشصت سالگی رسید حق تعالی کنانه نام پسرش عطا کرد و در عمر یکصد و نود ساله
در یمن وفات یافت و قبرش هم در یمن ست و بنی اسد از تخم خزیمه اند و گویند که خزیمه
ملک حجاز و شام و یمن بود و ابو الحسن گوید که خزیمه را از برای آن خزیمه گویند که او قبیله
یعرب و قحطان را یکجا کرده بود و الله اعلم کنانه بن خزیمه بکسر کاف و نونین مفتوحتین

وصحیح یافت اقاصی و ادانی کمر مطاوعت بر میان بسته سر انقیاد بر خط فرمان او نهادند
و شعراء عرب را در مدح او قصاید بسیار ست در حیواة الحیوان مذکور ست الیاس
اول کسی ست که بعد عرف خانه کعبه و انهدام آن در زمان طوفان نوح ع مقام ابراهیم ع
را برای مردمان مقرر ساخت یعنی الیاس اول کسی ست که کندید مقام ابراهیم ع را
و مقرر ساخت در گوشه خانه کعبه و عرب تعظیم الیاس بن مضر می کردند و آورده اند که
وی در حج او از تلبیه پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم از صلب خود می شنید و نام مادرش
بروایتی رباب بنت جنده بن مغیره بن عدنان بود و بروایتی خنفا بنت ایاد بن معد
بن عدنان و گفته اند که جرهمیه بود و بروایتی خزیمه و بروایتی خزاعه و بنی ریاح از نسل الیاس اند والله اعلم
در روضة الصفا مسطور ست که در اواخر ایام زندگانی رحمت سل بر وی عارض
شده مادر فرزندانش جنده نذر کرد که بعد از فوت شوهر در سایه هیچ شفقت قرار نگیرد
و بعقد کسی در نیاید و از تلبیس بلباس طیب اجتناب نماید و چون الیاس درگذشت
جنده بوفای نذر خویش قیام کرد و در فیافی حیرت و بوادی سرگردانی میگشت تا زمانیکه
روی در نقاب تراب کشید و گویند که چون عمر الیاس بچهل و نه سال رسید حضرت
واهب العطایا او را فرزندی مدرکه نام عنایت کرد و بعمر صد و بیست سال در مداین وفات
یافت و قبرش هم در مداین ست مدرکه بن الیاس بضم میم و سکون دال مهمله
و کسر را و فتح کاف بعده ها نام او عامر یا عمرو بود و بآنجهت او را مدرکه میگفتند که روزی
در عقب خرگوشی دوید و دریافت انرا و بگرفت پدرش او را مدرکه لقب کرد و بآن
مشهور گشت و بعضی گویند بجهت آن وی را مدرکه میگفتند که هر عز و شرف که آبا
و اجداد او داشتند وی آنها را جمع کرد و دریافت بهر تقدیر تا آنکه درین کلمه ست از جهت
مبالغه باشد کذا فی روضة الاحباب و در مدارج گفته که احتمال دارد که برای نقل از
وصفیه باسمیه باشد والله اعلم و از ابن اسحق مروی ست که نام او عامر بود و کنیت او

یا بداد یا بیداد و شترش از چراگاه نزد او آمد و هر گاه که صحت یافت و سوار شد حدا گفت
و مضر خوش آواز ترین مردمان در زبان خود بود و در روایتی آنکه اول کسیکه حدی
گفت غلامی بود از ان مضر که رودی شتری را اندر تقصیر کرده بود در خدمتیکه بعهده وی بود
مضر بر دست وی ضربی زد چنانکه غلام بسیار متالم شده گفت یا بیداه
یا بیداه و بنیاد حدی کرد و کان حسن الحدا چنانکه در روضة الاحباب مسطور ست و
گویند مضر در تقویت ملت حنیف سعی نموده شریعت ابراهیم علیه السلام را ترویج کرد
و از سهیلی مرویست که در حدیث آمده لا تسبوا الربیعة و مضر فانهما کانا مؤمنین و سعید بن
مسیب و از ابن عباس مرویست که فرمود رسولخدا صلی الله علیه و علی آله وسلم لا تسبوا
مضر فانه کان علی ملة ابراهیم یعنی مضر بر ملت ابراهیم علیه السلام بود او را سب نباید
نمود و در روضة الاحباب مسطور ست اما مضر از اجداد آنحضرت صلی الله علیه و علی آله
وسلم بر دین اسلام بود و گویند نبی قیس بن غیلان از تخم مضر اند و چون مضر صد و
سی سالگی شد الیاس متولد گردید و عمر او صد و پنجاه سال بود که در شام وفات یافت
و قبر او هم در شام ست و الله اعلم **الیاس** بن مضر از اجداد آنحضرت صلی الله علیه و علی آله
وسلم مؤمن بود و در بعض روایات وارد گشته که نامش حبیب بود و کنیت او ابو عمرو
است و در مدارج النبوة مسطور ست که او اول کسی ست که بهدی فرستاد شتران را
به بیت الحرام و در قاموس گفته که وی اول کسی ست که رسید او را یاس محرکه
یعنی سیل و در روضة الصفا مسطور ست که آورده اند که دیده ابوین بعد از یاس
بمشاهده جهره فرخنده او روشنی یافت لاجرم با الیاس موسوم گشت و بعد از اکتساب
فضائل و عروج بر معارج شرف انبای اسمعیل علیه السلام را که از شریعت ابراهیم ع
و طریق مستقیم منحرف گشته سلوک بر وادی ضلالت می نمودند با تباع ملت ابراهیم
خلیل الرحمن دعوت فرمود و چون فرزندانش را از کمال فضیلت و رفعت مرتبه او عجب نمیت

پدر رقوبود که همراه مهمانان طعام مے خورد دانستم که بادشاه از نطفه غیر ست آنمار گفت
که من وقتیکه نان راخوردم دانستم که خمیر این از دست زن حایضه بوده است زیرا که
نان وقتیکه ریزه کرده در شوربه انداخته مے شود پراگنده میگردد دران واین نان بخلاف
آن بود بنابران دانستم که خمیرش زن حایضه کرده است آنمے پس از شنیدن این
سخنان گفت اینها از زمره انسان نیستند بلکه شیاطین اند بعد ازان حال اینها
پرسید که بکدام حاجت نزد من آمده آید آنها وصیت پدر خود بیان کردند و انچه اختلاف
فیمابین در تقسیم اموال داشتند نیز بعرض بیان در آوردند آنمے گفت که قبه سرخ و دیگر
ازمال هرچه مشابه آنست از زر و شتران سرخ رنگ ازان مضر ست و قبه سیاه
و هرچه دیگر ازمال که مشابه آنست از اسپان سیاه رنگ ازان ربیعه است و هر شے که
مشابه بغلا مالست ازمال باید تعلق دارد مثل جانوران ابلق و اسپ وغیره و برائے
انمار حکم کرد دراهم و زمین را بگیرد اینها از حکم آنمے راضی و خوشنود گشته مراجعت وطن
نمودند و الله اعلم و گویند که نزار را در عمر هفتاد و دو دسلگی رسید خدا تعالے
بسرے مضر نام عنایت فرمود و بقدار عمرش نود سال بود و در مکه معظمه وفات یافت
و قبرش هم در آنجاست و گویند که بنی حنفیه و بنی شیبان و بنی قشعم از نسل ربیعه
بن نزار اند مضر بن نزار بضم میم و فتح ضاد معجمه و اسم شریفش عمرو و کنیت او ابوالیاس
بود و مادرش سوده بنت عک بن عدنان بود و نزد بعضی نام مادرش عنکل بنت عک
بن عدنان و بروایتے نام مادرش عبیده بود و مردمان او را مضر الحمرا میگفتند زیرا که
عرب را رسمے ست که ابیض را احمر میگویند چون مضر ابیض بود لهذا مضر الحمرا مے نامیدند
از شیخ سعید منقول ست که او را مضر ازان میگفتند که هرچشمیکه او را میدید دل در پے
عشق او مے باخت و اول کسیکه حدے شتران در میان آورد مضر بود و سببش آن بود
که روزے مضر در ایام جوانی از بالاے شتر افتاد و دستش بشکست لهذا میگفت

اگر پرورش یافته از شیر ماده شک نبودے آباد گفت تا امروز مردے جوانمردتر از
او ندیده ام اگر از نطفه غیر پدر خود که منسوب باوست نبودے انمار گفت تا امروز نانی
بهتر ازین نان ندیده ام اگر خمیرش از دست زن حایضه نبودی مردمانیکه افعی برای
مهمانداری اینها مقرر کرده بود جمله کیفیت گفت و شنود که فیمابین خودها کرده بودند بسمع افعی
رسانیدند افعی داروغه شرابخانه را طلب ساخته از کیفیت شراب استفسار نمود او
بمعرض عرض در آورد که این شراب ازان انگورست که اشجار آنرا بر قبر پدر تو نشانیده
بودم و بهتر ازین شراب نزد من نبود بعده افعی از راعی حقیقت گوشت پرسید راعی
گفت که این گوشت ازان گوسفندست که آنرا از شیر ماده شک پرورش کرده بودم
و فربه تر ازین گوسفند در گله من نبود بعد ازان افعی بمجلسرای خود رفته از کنیزکی که
خمیر کرده بود از حالش استفسار نمود کنیزک بیان کرد که من حایضه بودم وقتیکه خمیر کرده
بودم پس ازان افعی نزد مادر خود آمده پرسید که من نطفه کدام کس بوده ام راست
بیان نمای مادرش گفت که پدر ترا اولاد نمی شد من مکروه داشتم که سلطنت گای دیگر
رود بنابر آن از مردی که در ایشان وارد بود هم بستر شدم و تو از نطفه آن شخص پیدا
گشتی افعی از استماع این سخنان متعجب گشته ازینها پرسید که شما چگونه این امور را دانستید
مضر گفت وقتیکه شراب خوردم غم بر من استیلا یافت حال آنکه شراب مزیل غم ست
دانستم که این شراب ازان انگورست که در خیابانش در قبرستان بوده ربیعه گفت که من وقتیکه گوشت
را خوردم دانستم که گوشت ازان گوسفندست که از شیر ماده سگ پرورش
یافته است زیرا که پیه جمله حیوانات بالای گوشت می باشد بخلاف سگ که پیه آن
زیر گوشت او می باشد و این گوشت بهمین صفت دیدم که پیه ان زیر گوشت بود
که خاصیت شیر سگ همین ست آباد گفت من دانستم که بادشاه از نطفه پدر خود نیست
زیرا که طعام برای مایان فرستاد و مهیا ساخت و خود همراه مایان طعام نخورده و عادت

گیاه را چرا نموده است یک چشم ست ربیعه گفت آن شتر لنگ ست ایاد گفت که آن شتر
دم بریده است آنماز گفت آن شتر تیز رفتار ست درین گفتگو اندکی از راه رفته بودند که از شخصی ملاقات شد از حال شتر خود
پرسید مضر گفت آیا آن شتر یک چشم ست آن شخص گفت آرے ربیعه گفت آن شتر ایا لنگ ست
گفت آرے ایاد گفت ایا آن شتر دم بریده است گفت آرے انماز گفت ایا آن شتر تیز رفتار
است گفت بلے صفت شتر من همین ست مرا نشان دهید که شتر من کجاست اینها خلف کردند
که ما یان آن شتر را ندیده ایم چگونه نشان دهیم آن شخص در ایشان در آویخت و گفت جمله علامات
شتر گم شده من بیان می نمائید چگونه انکار شما را تصدیق کنم بعده ایشان را گرفته
پیش افعے بادشاه بحران برد و استغاثه نمود که شتر گم گشته مرا اینها یافته اند زیرا که جمله
نشان آن بیان مے نمایند و انکار مے سازند مضر و غیرهم گفتند که اے بادشاه ما یان
شتر گم گشته این شخص را ندیده ایم افعے گفت علامات آن شتر چگونه بیان نمودید و حال آنکه
آنرا ندیده بودید مضر گفت من او را دیدم که یکجانب چرا کرده و جانب دیگر را گذاشته است
دانستم که او یک چشم ست ربیعه گفت نشان یکدشت او ثابت دیدم و نشان دست دیگر ثابت
نیافتم دانستم که یکدشت او بسبب کثرت رفتار او ناقص شده لنگ داد و ایاد گفت که پشک او را
یکجا فراهم گشته دیدم دانستم که او دم بریده است چرا که اگر دمش سالم مے بود پشک او متفرق
مے بود انمار گفت دیدم آنرا که چرا کرده جایگه گیاه بکثرت بود بعده از انجا تجاوز کرده بجاے
دیگر که تنگ بود در آمد دانستم که تیز رفتار ست افعی بعد استماع این سخنان از آن شخص گفت
که بگذار اینها را زیرا که شتر گم شده ترا ندیده اند و نگرفته اند بعده افعے متوجه بجانب اینها شده
پرسید که شما یان چه کسانید حال خود ها را بیان نمودند افعے مرحبا گفت و استفسار نمود که
ایا شما را از من حاجتی ست گفتند آرے افعے برائے اینها طعام و شراب طلبید اینها خوردند
و نوشیدند در اثناے اکل و شرب مضر گفت که تا امروز چنین شراب ندیده ام اگر از قبرستان
نبودے بهتر ازین شراب نبودی ربیعه گفت که ندیده ام تا امروز گوشتے بهتر ازین گوشت

در حق این مولود از بخیت تسمیه کرده شد بنزار در روضة الصفا مسطور است که هنگام ولادت
نزار پدرش معد بشکرانه هزار شتر قربان کرد و مردم او را باسراف نسبت کرد و ملامت
نمود غروی گفت که در مقابل چنین نعمت که خداوند تعالی و تقدس بمن ارزانی داشت
اینمقدار قلیل اندک است و امام ابو الحسن ماوردی در کتاب خود موسوم باعلام النبوة
گفته است که بدرستیکه نزار را خلدان نام بود و نزدیک ملک ایران پیش و مقدم بود
و نزار لاغر اندام بود روزی ملک فرس گفت چیست ترا ای نزار و تفسیر نزار در لغت
فرس حقیر و ذلیل است و حقیر و ذلیل لاغر را گویند از آن روز لقبش نزار گشت و نام مادرش
سعانه بعین مهمله و نون بنت جوسم بجیم بروزن جعفر و بروایتی نامش عنه بفتح عین مهمله
و تشدید نون بنت خوشن و سبز در نامش روایات مختلفه وارد است و اتفاق است بر انکه
جرهمیه بود و گویند نزار در حال نزع وصیت نموده که نقود را بمضر دهند و خیول بربیعه و عبید را
بایاد مسلم دارید و سایر اموال بفرزندی انمار نام دهید در حیوة الحیوان منقول است
که امام ابو الفرج ابن جوزی در تذکره اذکیاء و غیره بیان نموده که هرگاه که نزار بن معد
محتضر شد و مرگش قریب رسید مال خود را میان مضر و ربیعه و ایاد و انمار پسران خود تقسیم
نموده گفت ای پسران من قبه چرم سرخ و هرچه از مال من مشابه آنست از آن مضر است
و خیمه سیاه و انچه مشابه آنست از مال من برای ربیعه است و این غلامان و هرچه از
مال من مشابه آنهاست برای ایاد مسلم دارید و این بدره و مجلس برای انمار است
که در ان محکم نشیند بعد این وصیت به پسران گفت که اگر بر وقت تقسیم مشکل بر شما افتد و فیمابین
خود ها اختلاف کنید باید که در ین امر حسب رای افعی بن افعی جرهمی کار بند شوید و انچه
او گوید بران عمل نمائید وقتیکه نزار بعالم بقا شتافت در میان پسران در تقسیم مال اختلاف
واقع شد حسب وصیت پدر رخوتش بحضور افعی که بادشاه نجران بود رجوع نمودند و برای
حل مشکل رخت سفر بر بستند در اثنای راه مضر دید که شتری گیاه چریده رفته گفت شتر یکه

موسیٰ علیہ السلام وضو کرد و بنماز مشغول شد زیرا کہ عادت موسیٰ علیہ السلام بود کہ وقتیکہ
گرامی حاجت از خدا تعالیٰ میخواست نماز میکرد و بعد ازان موسیٰ علیہ السلام گفت اے
پروردگار بدرستیکہ بنی معد غارت کردند بنی اسرائیل را و قتل کردند و بندی گرفتند و
ظفر یافتند بر ایشان و بنی اسرائیل از من استدعاے دعا در حق ایشان کردہ اند خدا تعالیٰ
فرمود اے موسیٰ در حق ایشان دعا کن بدرستیکہ ایشان از بندگان من ہستند و ایشان
اقرار خواہند کرد باول امر من کہ توحید ست و تحقیق مر انہا نبی ست کہ دوست میدارم او را
و امت او را موسیٰ باز عرض کرد کہ اے پروردگار من از محبت تو با او چہ خواہد رسید
خطاب آمد کہ اے موسیٰ بخشیدہ ام گناہان اولین و آخرین او را موسیٰ علیہ السلام باز
عرض کرد کہ پروردگار کدام امر از محبت تو با امت او رسد خطاب آمد کہ اے موسیٰ
طلب آمرزش خواہند کرد از من و من انہا را خواہم بخشید و طلب حاجت خواہند نمود
از من و من قبول خواہم کرد آنرا موسیٰ علیہ السلام التماس نمود کہ اے پروردگار من بگردان مرا از جملہ
آنہا خدا تعالیٰ ارشاد کرد تو پیش آمدی و ایشان بعد و گویند کہ شغل معد بانی اسرائیل
خبک بود و چون پنجاہ سال از شد خداوند کریم او را پسری عطا فرمود موسوم بنزار و عمر ش
صد و شصت سال بود و در شام وفات یافت و ہمونجا دفن شد در روضۃ الاحباب
مذکور ست کہ معد را ہشت پسر بودند چہار از انجملہ مشہور اند قضاعہ بن معد و فیض بن معد
و ایاد بن معد و نزار بن معد و ہم در کتاب مذکور مسطور ست کہ این سہ کس از احداد پیغمبر صلی اللہ
علیہ و علیٰ آلہ وسلم معلوم نیست کہ بر چہ ملت بودہ و اللہ اعلم نزار بن معد بکسر نون
و تخفیف راء ابو الفرح میگوید کہ مزار فرد عصر خویش بود و کنیت او ابو ربیعہ و بر وایتے
ابو ایاز آمدہ است و نزار بقول سہیلی ماخوذ از نزر ست و نزر بمعنی قلیل ست زیرا کہ
چون نزار پیدا شد و بدر روے بنور محمدی صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کہ در میان دو چشم
وے بود نظر کرد کمال خوشحال شد و مساکین را طعام بسیار داد و گفت اینہمہ اندک ست

فرستاد و آنها معد را برداشتند و هر گاهیکه کارزار تمام شد معد را باز آوردند معد از موضع
تهامه رجوع نموده بعد از انکه خدا تعالی خوف بخت نصر را از عرب برطرف نمود در مکه و حوالی
آن با احوال خود جرهم اقامت نمود و در انوقت کسانیکه از والیان مکه باقی بودند با ایشان
نیامیخت و رسم مناکحت فیمابین رواج یافت و بعضی گفته اند که بخت نصر عدنان را سوار
کرده برده بود و ابو ربیع قول اول را تصحیح نموده است و طبرانی از ابی امامه باهلی روایت
میکند که گفت ابی امامه که من شنیده ام از رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم که میفرمود
هر گاهیکه تعداد اولاد معد بچهل نفر رسید بلشکر موسی علیه السلام در افتادند و لشکر موسی را
تاراج کردند و موسی علیه السلام در حق اینها دعا کرد خدا تعالی وحی بر موسی ع نازل فرمود که
در حق اینها دعا مکنید زیرا که از اینها نبی امی تدبیر و بشیر پیدا خواهد شد و از اینها امت
مرحومه محمدی بیرون خواهد آمد که راضی باشند از خدا تعالی و راضی خواهد شد خدا تعالی از اینها
بعمل قلیل و داخل خواهد کرد در جنت بقول لا اله الا الله و نبی ایشان محمد بن عبد الله
بن عبد المطلب خواهد بود که متواضع و باهیبت خواهد بود و بحکمت کلام خواهد کرد و حلم را
اختیار خواهد ساخت و از برگزیدگان قریش بیرون خواهد آمد و مادرش آمنه
خواهد بود و ایشان بهترین بهتر اند و زبیر بن بکار از مکحول روایت میکند که گفت
مکحول که ضحاک بن معد با چهل تن از اولاد معد بر سر جمعی از بنی اسرائیل که کمیت قلم
از تحریر تهور ایشان عاجز ست و کمیت ایشان زیاده از احصی بود تاخت و
بنی اسرائیل را قتل نمود و از ایشان بندی فراوان گرفت و اموال آن جماعت
را بتاراج برد و بر بنی اسرائیل ظفر یافت بنی اسرائیل از موسی علیه السلام
عرض کردند و استغاثه پیش آنجناب بردند که ای موسی بنی معد بر ما یان تعدی ها
کرده اند و ایشان قلیل اند وقتیکه جماعت ایشان کثیر خواهد شد ما یان را از اینها
نجات نخواهد بود و تو پیغمبر من هستی دعا کن در حق ایشان تا بلا بر ایشان نازل شود

زیرا که دران زمان نور من در پیشانی عدنان بود و گویند عمر عدنان صد و نود سال بود
و او در طایف وفات یافت و قبرش نیز همون جاست و گویند عدنان را فرزندان کثیر
بودند اسامی آنها در کتب تاریخ مذکورست والله اعلم معد بن عدنان بفتح میم
و عین و تشدید دال در روضة الصفا مسطورست که گل و ثمر تازه را معد گویند و او بمرتبه
تازه روی و طراوت بود که جن و انس از او انگشت تعجب بدندان داشتند و بعضی
گفته اند که معد با یهود بنی اسرائیل محاربه بسیار میکرد و همیشه مظفر و منصور با غنیمت نامحصور
باز میگشت ازینجهت مسمی بمعد گشت و کنیت او ابو قضاعه و نزد بعضی ابو نزار ست
و مادرش مهد بنت لهم بکسر لام و سکون ها و بروایتی لحم ست ابن حجب بجیم مفتوحه بعده
حاء مهمله بن جدیس و بعضی گفته اند که او از طسم بود و مادر وی گفته قول اول ثابت ست
جدیس بجیم و دال مهمله مانند امیر و طسم بطاء و سین مهملتین مثل فلس قبیله ایست
از قوم عاد و گویند که در زمان بخت نصر معد دوازده ساله بود و از ابو جعفر طبری منقول ست
که وحی فرستاد خدایتعالی در زمان بخت نصر بسوی ارمیا بن حلیفا که نبرد بخت نصر
برو و آگاه سازد او را که من ترا بر عرب مسلط کردم و سوار کند معد را بر براق تا او را
صدمه نرسد زیرا که من بتحقیق بیرون می آرم از صلب معد نبی کریم را و ختم کنم با او رسولان را
پس بخت نصر معد را بر براق برداشت بجانب شام و معد با بنی اسرائیل ملاقات
نمود و در آنجا با زنی که نامش نعامه بود بنت خویش نکاح نمود و در روایتی برداشت
معد را بجانب ارض عراق و ماوردی در کتاب خود اعلام النبوة نقل کرد که وقتیکه
بخت نصر بر بلاد عرب لشکر کشید اراده قتل معد کرده بود نبی از انبیای خدایتعالی
که در زمان او بود او را بترسانید و آگاه ساخت باین امر که نبوة در ولدش خواهد بود
بخت نصر معد را باقی گذاشت و بزرگداشت او نمود و ابو ربیع و غیر او روایت میکنند
از ابن عباس رض که هرگاهیکه بخت نصر بر بلاد عرب لشکر کشید خدایتعالی دو فرشته را

و عمرش بدو صد و پنجاه سال رسیده در شام از پنجهان برفت و قبرش نیز همونجاست
اد بن اد و نام مادرش سلمی بنت حارث بن مالک بود و او را از برای آن اد گویند که او بلند
آواز بود که از دوازده میل آواز او شنیده میشد و در طبقات ناصری گفته که او را اودر نیز گویند و چون عمرش
به هفتاد سالگی رسیده بود که عدنان در خانه وی بوجود آمد و عمرش صد و نود سال بود که
در مداین فوت شد و قبرش نیز در مداین ست عدنان بن اد بفتح عین و سکون دال
و کنیت وی ابو معد بود و نام مادرش حالیله بنت یعرب بن قحطان بود و عدنان ملک
حجاز و صاحب جمال با شجاعت بود و چون چهل و پنجساله شد معد در خانه وی بوجود آمد
از بلاذری منقول ست که عدنان اول کسی ست که خانه کعبه را چادر پوشانید
و سهیلی ذکر کرده است که عدن از عدنان ست و گفت ازینجهت عدن منسوب گشت
بعدنان و درین امر زهری نزاع کرده که عدن از عدنان نیست بلکه منسوب ست بطرف
غیر عدنان والله اعلم و گویند که انس و جان همه مترصد آن بودند که عدنان را هلاک سازند
و میگفتند که اگر این طفل بزرگ شود از نسل او کسی پیدا شود که سید انس و جان باشد
و حق تعالی عدنان را از شر ایشان نگاه میداشت و از عبدالله بن عباس مروی ست
که من از حضرت رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم شنیده ام که روزی عدنان تنها بجای
رفته بود هزار سوار از دشمنان او بقصد وی در عقبش رفتند و در میان دو کوه بوی
رسیدند عدنان فی الحال با ایشان بقتال پیوست و چهل و چهار سوار را از ایشان بکشت
و اسپش افتاد عدنان رخ بگریز آورد و بجانب کوه گریخت سواران تعاقب او کردند و دریافتند
عدنان از تیرش سواران بحضرت صمدیت جل جلاله و عم نواله پناه خواست بفرمان رب العزت
رسنی از کوه پیدا شد و او را برگرفت و بر سر کوه نهاده بعده تاریکی بر سواران ظاهر شد
همه را هزیمت افتاد و بگریختند عدنان بسلامت بماند و نزد بعضی صیحه بگوش اعدا رسید
که همه از هول آن آواز هلاک شدند رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که این معجزه من بود

کہ او را یشجب ازان میگویند کہ بندۂ او را اولاد اسحٰق علیہ السلام کشتہ بودند و یشجب سوگند
خوردہ بود کہ بر سر گور بندہ خود ہزار تن از اولاد اسحٰق ع را بکشم و ہمچنان کرد ہزار تن را
از اولاد اسحٰق ع بر سر گور بندہ خود بکشت بنابران او را یشجب گویند کہ معنی یشجب خون ریز
است و حافظ تو ذرے گفتہ کہ یشجب از سجب ست بمعنے ہلاک و نام مے نہند باین الفاظ
مکروہ عرب اولاد خود را زیرا کہ عادت عرب ست کہ بالفاظ مکروہ اولاد خود را موسوم میکنند
و تفاول مے نمایند تا این بر ہے دشمنان خویش و در بحر الانساب از امیر المومنین علی بن
ابی طالب مرویست کہ نام مادرش خطانہ دختر علے بن جرہم بود و چون یشجب صد و دو سال
شدہ بود خداوند کریم او را پسری عطا کرد کہ نامش ہمیسع بود و یکصد و دوازدہ سالہ زیست
و در ہمان بمرد و قبرش نیز در ہمان ست و اللہ اعلم ہمیسع بن یشجب جوہری میگوید
کہ ہمیسع بالفتح مردے قوی را گویند و نرد سہیلی معنی آن بعربی ضراع ست و نام مادرش
حارثہ بنت مرداس بن زراعۃ الجبیر یست و روایتے آنکہ نام مادرش حارثہ دختر
مراغم بن زراعہ بود در معارج النبوۃ مسطور ست کہ تسمیہ او باین اسم از جہت علو ہمت
او بود و گویند کہ از اولاد اسمعیل ع ہمچکس بر اولاد اسحٰق ع و سایر صنادید آفاق بغیر او مالک
نشدہ بود و او شام و یمن و حجاز را مالک شد و تصرف او تا فسطاط مصر رسیدہ و بر بعضے
از فرش نیز مستولی گشت و ہر کہ او را میدید سجدہ میکرد از ہیبت او و عمرش نود و نہ
سال بود و در شام انتقال کرد و ہمونجا قبر اوست اود بن ہمیسع بضم ہمزہ بعدہ دالین مہملتین
الاولی مفتوحہ نام مادرش حیہ بنت قحطان و حافظ در تصبرہ گفتہ کہ جملہ از اسمائے زنان
ہر چہ بر ینصورت آمدہ بایائے مثناہ تحتانیہ ہست سوائے نام اخت یحیی بن اکثم کہ آن با خائے
معجمہ و نون ست مگر نام مادر مریم بنت عمران کہ او با حائے مہملہ و نون ست و گویند کہ آبین او
در بست و چہار نوع خطے نوشت و اول کسیکہ از اولاد ابراہیم ع خط نوشت او بود و یس
قوم بود و بغزو و شرف در عرب شہرت داشت و چون ہفتاد سالہ شد پسری بزاد موسوم باد

قیذار حاضر شد و سلام کرد و گفت اے قیذار من با تو مشوره کردن میخواهم گوش
خویش را قریب من بیار تا با تو مشوره کنیم قیذار گوش خویش نزدش برد که مشوره نماند
ملک الموت قبض روحش از راه گوش فرمود قیذار بر زمین مرده هفتاد حمل بمعاینه اینحال
در غضب رفت و گفت ایا پدر مرا قتل کردی ملک الموت گفت اے فرزند بجانب پدر خود ملاحظه نمای
ایا مرده است چون حمل حسب فرموده ملک الموت نظر بجانب پدر خویش انداخت ملک الموت
از نظرش غایب گشت حمل چپ و راست نگاه کرد اثری از ملک الموت نیافت انگاه دانست
که آن ملک الموت بود خداوند کریم یکے را از فرزندان اسرائیل ع در انجا فرستاد که تا قیذار
را غسل داده تجهیز و تکفین نموده بر جبل ثبیر مدفون ساخت و حمل یتیم بمانده حضرت بارے
جلشانه محافظت حمل نموده تا اینکه از طفولیت بدرجه شباب رسیده با سعیده نام زنی
از قوم خویش نکاح ساخت و از بطنش بنت بوجود آمد و نور محمدی به بنت از حمل و قیذار
منتقل گشت چنانچه در تاریخ الخمیس مسطور ست والله اعلم نبت بفتح نون نام مادرش
امامه بنت زید بن کهلان بن سبا بن یعرب بن قحطان بود نزد بعضے و در بحر الانساب
از امیر المومنین علی کرم الله وجهه مرویست که مادرش مهلیله بنت زید بن کهلان بن سبا بود
و در عمر نود سالگی خداوند کریم او را پسرے عطا فرمود موسوم به یشجب و در صد و بست
سالگی در مصر از ینعالم نقل کرد و قبر او هم در مصر ست اما فیض بن فاضل مدنی در وجه
اسم وے به بنت وجهے آورده که او را از ان سبب بنت گویند که مادر و پدرش در
راه یمن میرفتند و بنت در راه متولد شد و مادرش در حال بمرد و پدرش او را برگرفته
در غار در آورده خود نیز در زحمت افتاد بعد از چهل روز پدرش نیز بمرد و شخصی از عرب
در راه میرفت و بنت را از غار برگرفت و به پرورد و او را بنت نام کرد یعنے پرورده شده
و آن نور محمدی صلی الله علیه و آله وسلم از جبین او تابان بود و سیرت نیکو داشت و
متابع پدران خود بود و باشکار رغبت تمام داشت والله اعلم یشجب بن بنت منقول ست

مگر بشرائط نسل اسحٰق علیہ السلام بوجود نخواہد آمد تقرب بخدائے ابراہیم نمائے
ویرائے او قربانی فرمائے تا راز سربستہ نکاح بر تو مکشوف گردد قیذار باستماع این مژدہ جان
بخشش ہفتصد میش قربانی نمود گفت خدایا مرا فرزندی کرامت فرمائے و قربانی مرا قبول
سازی و برائے من بیان نمائے با کدام زن نکاح کنم کہ صاحب اولاد گردد وقتیکہ قیذار فرمانے
کردہ آتشی از آسمان بر نجیر سفید بہ فرود آمدہ قربان را بجانب آسمان برداشت و از آسمان
آواز بگوش قیذار رسید کہ این قربانی برائے تو کفایت میکند و دعائے تو ای قیذار بدرجہ
اجابت رسیدہ و قربانی تو قبول بارگاہ حضرت الوہیت جلت قدرہ شدہ باید کہ زیر درخت
مغیلان بخواب روی و آنچہ در عالم رویا بتو حکم شود آنرا تعمیل نمائی قیذار زیر درخت
مغیلان بخوابید ہاتف غیبی آواز داد کہ اے قیذار نوریکہ در پیشانی تو امانت و ودیعت
نہادہ نور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ست کہ بطفیل او ہمہ کون و مکان خلق شدہ و این نور
عربی ست سزاوار نیست کہ ودیعت نہادہ شود این نور در غیر عربیات پس باز نے
عربی کہ نامش غاضرہ باشد نکاح سازی قیذار با دراک این حال مسرور و مبتہج بیدار شد و در شرق
و غرب عالم در تلاش غاضرہ سرگردان گشت تا انکہ غاضرہ بنت ملک جرہمی را بیافت
و این از اولاد ذہل بن عمرو بن یعرب بن قحطان از نسل شیث علیہ السلام بود با او عقد
نکاح بست از بطنیش فرزندی حمل نام در زبان یعقوب علیہ السلام بوجود آمد قیذار گفت
کہ من در صحف جد خویش ابراہیم علیہ السلام نوشتہ دیدہ ام کہ این نور محمدی صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم جاری خواہد شد و نقل خواہد کرد در مردان و زنان از نسل شیث علیہ السلام
کہ در ان شرائط نسل قابیل نخواہد بود چنانچہ در متنفی مذکور ست حمل بن قیذار نام مادرش
غاضرہ بنت ملک جرہمی بروایت صاحب تاریخ الخمیس بودہ و چون حمل بوجود آمد و قریب
ببلوغ رسیدہ قیذار دستش گرفتہ عہد و میثاق در بارہ محافظت نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم بگرفت و حمل را ہمراہ خویش بر قلہ کوہ بنیشر برد و آنجا ملک الموت بصورت جوانی نجدت

پس داخل گردیدند در قبایل عرب پس نزد اہل نسب برائے آنہا نسب ثابت نیست
مگر کسانیکہ از اولاد قیذار بودہ اند و برکت داد خدایتعالے در ذریت اسمعیل ع در اولاد
قیذار در بحر الانساب از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مروی ست کہ نام او قیذار و نام
مادرش سلمی بنت حارث بن مصاص بود و چون یکصد و ہشتاد و نہ سالہ و ہشت ماہہ و دوازدہ
روزہ شدہ بود کہ حمل را ہزار و عمر او دو صد و ہشتاد سال بود کہ فوت شد اما ملکے معظم بود
و قبر او در شام ست در سبل الہدی از جوانی مذکور ست کہ نام مادرش ہالہ بنت حرب بن
مصاص الحریمی بود و عامر مدنی روایت میکند کہ قیذار را حضرت عزت جلت قدرہ ہفت
خصلت عطا کردہ بود کہ در زمان وے کسی را نبود یکے آنکہ آہو را بتک پا میگرفت دوم آنکہ
چون تیر مے انداخت ہرگز خطا نمیرفت سوم آنکہ از دور میدید چہارم آنکہ قوت عظیم داشت
پنجم آنکہ باہیبت بود ششم آنکہ شجاع بود ہفتم آنکہ در شبانروزے نزد ہفتاد زن میرفت
و ماندہ نمیشد در تاریخ الخمیس منقول ست کہ چون قیذار را اولاد نبود تمنائے آن بسیار داشت
از غیب ملہم شد کہ با زنان صالحات نکاح کند اولاد بوجود خواہد آمد قیذار بطمع اولاد در مدت
یکسال با یکصد زن از اولاد اسحق ع نکاح نمود از ینہا کسی حاملہ نشد روزے قیذار بشکار رفتہ
بود ہنگام بازگشت و خوش کوہے ندا کردند کہ اے قیذار اگر تو قصد کنے کہ نوریکہ در پیشانی تو
ودیعت است آنرا بمکانی سپرد سازی این امر ترا از شکار ما بہتر ست از خدائے ابراہیم ع
بترس نور ابو القاسم کہ در پشت تست قریب ست کہ ظہور فرماید قیذار باستماع این سخنان
ترسان و لرزان در اہل خویش آمدہ بخدائے ابراہیم ع قسم خوردہ کہ ہیچ خوردنے نخورد و ہیچ
نوشیدنے ننوشد و با زنان خود نزدیکی نکند تا اینکہ آنچہ از زبان وحوش شنیدہ است بخوبی
حقیقت آن دریافت نکند قیذار در این امر مغموم بود فرشتہ از آسمان فرو آمد و بر قیذار
سلام کرد و گفت اے قیذار خدایتعالی ترا مالک زمین ساختہ و ترا قوت مانند عم تو عیص
عطا فرمودہ و نور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بتو سپردہ و آن نور ظاہر شدنی ست

ومیان وفات اسمعیل ع و مولد پیغمبر ما صلی الله علیه وآله وسلم دو هزار و ششصد سال بود
و بعضے کمتر نیز گفته اند والعلم عند الله قیذار بن اسمعیل علیه السلام بذال معجمه و نزد
بعضے قیذر بفتح ذال وضم و از سهیلی روایت ست که معنی آن صاحب اهل ست زیرا که
قیذار صاحب اهل اسمعیل علیهما الصلوٰة والسلام بود و منقول ست که نور محمدی
از اسمعیل علیهما السلام بقیذار منتقل گشت و حق تعالے او را حسن و جمال ابراهیم علیه السلام
کرامت فرموده بود و چون اسمعیل ع آن نور در پیشانی او مشاهده کرد بعد از بلوغ او کتابت
عهدنامه مقرر نوشتند و در تابوت سکینه مضبوط ساخته تسلیم او کرد و در جواهر التفسیر
آورده که تابوت سکینه از دور شیث تا زمان اسمعیل ع بر این منوال مے بود که هر که حامل
نور محمدی مے شد حافظ تابوت وے بود چون قیذار که فرزند ارجمند اسمعیل ع بود ببلوغ
رسید حضرت ذبیح الله از و عهدنامه مقرر بستد و در تابوت ضبط فرموده تسلیم وے کرده
بعد از وفات اسمعیل ع اولاد اسحٰق علیهما السلام با وے خصومت کردند و گفتند که نور محمدی
صلوٰة الله علیه با شماست و ما یان از ان محرومیم بارے باید که تابوت با ما بود قیذار از ان
امتناع نمود و در واقعه با وے گفت که تابوت را بکنعان برده به یعقوب علیه السلام تسلیم نماے
قیذار بحکم و اشاره غیبی آن کار بتقدیم رسانیده تابوت نزد یعقوب ع برد و آن تابوت
نزد فرزندان وے بود تا روزگار موسیٰ علیه السلام و موسیٰ به یوشع سپرد و بعد از یوشع
بشامت اعمال بنی اسرائیل بامر رب العزت عمالقه بر ایشان مسلط گشتند و قتل و غارت
نمودند و تابوت سکینه را از بنی اسرائیل گرفته بقبض تصرف خود داشتند و تابوت سکینه
تا زمان دراز از بنی اسرائیل جدا مانده و اینها درین غم و الم زار میگریستند تا آنکه حق تعالے
طالوت را از اولاد ابن یامین بن یعقوب بر جالوت گماشت و جالوت از دست داؤد ع
بقتل رسیده تابوت سکینه باز بدست بنی اسرائیل آمده در سبل الهدیٰ مرقوم ست
که قیذار پادشاه بود و از جوانے منقول ست که اولاد اسمعیل در زمین متفرق شدند

وبا اینهمه سیاحت وسفر تمام شب زنده میداشتند و روزانه روزه دار مے بودند
وحضرت محمد رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم حرفت ایشان جهاد بود حق تعالے
در اخر عمر رزق ایشان را زیر سایه نیزه ایشان گردانیده بود ومرویست که مدت
عمر عزیز اسمعیل علیه السلام صد وسی سال وبعضے صد وسی وهفت سال وزیاده
ازین هم گفته اند ودر در منثور عن الکلبی قال ولد لابراهیم اسمعیل وهو اکبر ولده امه هاجر
وهی قبطیه واسحق وامه ساره ومدن ومدین ومداین ویقشان وزمران واشق
ویشوع وانهم قنطورا من العرب العاربه فاما یقشان فلحق بنوه بمکة واقام مدین
بارض مدین فسمیت به ومضی سایرهم فی البلاد وقالوا یا آبانا انزلت اسمعیل
واسحق معک وامرتنا ان ننزل ارض غربته والوحشة قال بذلک امرت فعلمهم
اسما من اسماء الله تعالے فکانو یستسقون به ویستنصرون واسمعیل علیه السلام
با دختر مضاض بن عمرو الجرهمی که سیده نام داشت نکاح کرد آنجناب را از ان
سیده اولاد کثیر شدند وچون بمرد اسمعیل سلمی ونزد بعضی هاله نامے دختر حارث بن مضاض را
بحباله نکاح خویش کشید واسمعیل علیه السلام زنده بود که هاجر داعی اجل را لبیک اجابت
گفت وهاجر را در حجره نهاده بودند وچون وفات حضرت اسمعیل نزدیک رسید
برادر خود اسحق را طلب فرموده وصیت نمود تا دخترش را بعیص که پسر اسحق ع
است تزویج نماید ودیگر وصایا بجا آورده از پیعالم فانے بسرای جاودانی نقل
فرموده پهلوی هاجر در همان حجره مدفون گشت وآن حجره نزدیک میزاب ست
واز امتداد زمان زیر زمین ست وقبرهاے هاجر واسمعیل علیهما الصلوٰة والسلام
همدران حجره بوده است ونزد بعضے میان رکن ومقام آنحضرت صلی الله علیه وآله
وسلم را دفن کردند وقبر هاجر نیز در انجا بود وعدد اولادش بدوازده نفر رسیده
از انجمله ثابت وقنداز مشهور اند واسامی بقیه ایشان در کتب سیر مسطور ست

بن اکوع رض روایت میکند که جناب رسولخدا صلی الله علیه و آله وسلم بر جماعتے از
قبیله اسلم گذشت و ایشان تیراندازی میکردند فرمود ارموا بنی اسمعیل فان
آباکم یعنے اسمعیل کان رامیاً و فی در المنثور عن ابن عباس رضی الله عنه
قال کان آدم حراثاً و کان ادریس خیاطاً و کان نوح نجاراً و کان هود تاجراً
و کان ابراهیم راعیاً و کان داؤد زراداً و کان سلیمن خواصاً و کان موسی اجیراً
و کان عیسی سیاحاً و کان محمد صلی الله علیه و علی آله وسلم و علی جمیع المرسلین والنبیین
شجاعاً جعل رزقه تحت رمه در تفسیر فتح العزیز مسطور ست که حاکم از ابن عباس رض روایت کرد
و از ابن عساکر نیز که کان آدم حراثا یعنے حضرت آدم مشغول بزراعت بودند و
معاش خود را بهمین حرفت کسب میکردند و حضرت نوح نجار بودند و حضرت
ادریس خیاط بودند و حضرت هود و صالح هر دو تجارت میکردند و حضرت ابراهیم
زراعت میکردند و حضرت شعیب صاحب مواشی بودند و از شیر و نسل و صوف
و پشم مواشی خود معاش می نمودند و حضرت لوط نیز زراعت میکردند و حضرت
موسی چندے شبانی گوسفندان میکردند و حضرت داؤد زراد بود یعنے زره باف
و حضرت سلیمان خواص بودند و خواص ست که از برگ درختان چیزها را بیافد مثل
زنبیل و بوریا و بادکش و با وجود آنکه ایشان را ملک تمام زمین داده بودند غیر از کسب
دست خود نمیخوردند و از هر ماه سه روزه میداشتند سه روز از اول ماه و سه روز
از اوسط ماه و سه روز از آخر ماه و با وصف این زهد ایشان را قوت بشری باین مرتبه
بود که هفت صد کنیزک مدخوله و سه صد زوجه منکوحه در محل ایشان بود و حضرت عیسی
سیاحی میفرمود و بهیچ حرفت کسب معاش نمیکرد و پنج چیز را از نقد و جنس برای
فردا ذخیره نمی نمودند و میگفتند که هر که طعام چاشت خورانیده ست طعام شام
نیز خواهد خورانید و هر که طعام شام خواهد خورانید طعام چاشت هم خواهد خورانید

۱ ای بنی اسمعیل تیراندازی کنید مدرسیکه پدر شما اسمعیل تیرانداز بود ۱۲ منه مدظله

۲ یعنے در در منثور از ابن عباس مرویست که آدم کشتکار بود و ادریس خیاط بود و نوح نجار بود و هود تاجر بود و ابراهیم شبان بود و داؤد زراد یعنے زره باف بود و سلیمان خواص یعنے بوریا باف بود و موسی اجیر بود یعنے مزدور می فرمود و عیسی علیه السلام سیاح بود و محمد صلی الله علیه و آله وسلم شجاع بود و رزاق مطلق رزق آنحضرت زیر سنان وے مقرر کرده بود ۱۲ منه مدظله

واز ذروه سدرة المنتهی بزمین آمد و کارد را برگردانید از جبرئیل ع سوال کردند که هرگز ترا
رنجی رسیده است و مانده شده در کارے گفت سه وقت رنجم رسید یکے بآن وقت
که ابراهیم ع را در آتش انداختند دیگر بآن وقت که یوسف ع را بجا انداختند سیوم
بآن وقت که کارد بر گلوے اسمعیل علیهم السلام نهادند من زیر عرش بودم ندا آمد که
ادرک عبدی یک پر بزدم از زیر عرش بآسمان هفتم رسیدم و هفت آسمان را
به پر زدنے دیگر بگذاشتم و بزمین آمدم و کارد را برگردانیدم و جمعے برانند که چون کارد
بر گلوے اسمعیل ع نهادند نبرید بجهت حرمت نور محمد صلے الله علیه و آله وسلم که در پیشانی
او بود و ببرکت لطفه محمدی علیه الصلوة والسلام که در پشت او بود در کشتن سلامت ماند
والله اعلم محمد بن اسحق روایت میکند که حق تعالے اسمعیل علیه السلام را مال بسیار و گوسفندان
بیشمار عنایت کرده بود بروز گوسفندان بچرا مے برد و بشام نزد هاجر باز مے آمد در کتاب
اخبار الزمان میگوید که اول قومیکه میل بمصاحبت اسمعیل نموده بسر چشمه زمزم آمدند طایفه
بودند از عمالیق و بعد از آن بنی جرهم از یمن آمده در مکه اقامت نمودند منقول ست که
اسمعیل ع لطیف ظریف ملیح زیبا سیاه موے سفید روے بود و در روضة الصفا
مسطور ست که اسمعیل علیه السلام بغائت مشابه بود بابراهیم ع و در در منثور منقول ست
که ان ابراهیم ختن اسحق بسبعة ایام و ختن اسمعیل عند بلوغه و نقل ست که اسمعیل ع
در وقت وفات ابراهیم ع نود ساله بود و بروایتے هشتاد و نه ساله بود و در روایتے
در ایام پدر بزرگوار بارشاد اهالے حضرموت مبعوث گشت و بقول طبری بعد از
فوت ابراهیم ع بهدایت بعضے از ساکنان حدود یمن مامور گشت و مدت پنجاه سال
یا چهل و هفت سال اصحاب ضلال را بقبول ملت ابراهیم و سلوک طریق مستقیم
دعوت فرمود کسے از گمراهان بوے نگرویدند لاجرم بحریم حرم باز گشت و آنجا
وفات یافت و صنعت آنجناب تیر انداختن و نیز تراشیدن بود چنانچه سلمه

له که ابراهیم علیه السلام ختنه فرمود اسحق ع را بعد از ولادت به هفت یوم و ختنه نمود اسمعیل ع را نزدیک بلوغ او ۱۲ منه مدظله

جبرئیل ع فدای ویرا از آسمان می آورد بخوف آنکه مبادا که ابراهیم ع تعجیل کند و فرزند
خود را بکشد جبرئیل امین ع تنبیه نموده فرمود الله اکبر الله اکبر ابراهیم ع نظر فرموده دید که جبرئیل ع
می آید و فدا می آرد فرمود لا اله الا الله والله اکبر پس اسمعیل ع واقف شده بر زبان را
الله اکبر ولله الحمد در خلال این احوال جبرئیل ع دست و پای اسمعیل ع را باز کشاد
گفت هر چه میخواهی از حضرت الهی مسالت نمای که وقت اجابت دعاست اسمعیل ع
دست نیاز بدرگاه مهیمن کارساز بر آورده بر زبان الهام بیان راند که یا رب جمیع
بندگان خود را که مومن بدار جزا نقل کرده اند بیامرز و جرایم ایشان را بزلال غفران
شسته گردان و این سنت در اوقات ذبح از ایشان یادگار ماند چون خلیل الرحمن
بجانب فرزند خویش التفات فرمود و بر کشادن دست و پای او که جبرئیل کشاده
و بکیفیت دعای او واقف شد گفت ای پسر تو مویدی بتائید ربانی موفقی
بتوفیق سبحانی در خلال این احوال ندای شنید که یا ابراهیم یا اصدق القابلین
و یا اسمعیل یا اصبر الصابرین شما را در آنچه امتحان و آزمایش کردیم وفا نمودید و
بدانچه شما را مبتلا ساختیم صبر کردید درجات شما را در جنات عدن بلند گردانیم و در دو عالم
لسان صدق شما را کرامت فرمودیم انا کذلک نجزی المحسنین ای ابراهیم تو خلیل هستی از
کائنات و ای اسمعیل تو صفی منی از مکونات لاجرم پدر بزرگوار و پسر عالیمقدار حمد و
ثنای پروردگار بجای آوردند و حق تعالی در شان اسمعیل ع میفرماید واذکر فی الکتاب
اسمعیل انه کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا اسمعیل ع را صادق خواند زیرا که
گویند که چون اسمعیل ع وعده میکرد البته بآن قیام می نمود چنانکه مرویست که نوبتی
وعده کرد با مردی که در موضعی معین باشد تا آن مرد بنزد وی آمد سه روز در آن موضع
توقف نمود تا او بنزد وی آمد و منقول است که چون ابراهیم ع کارد بر گلوی اسمعیل ع
نهاد و بکشید پادشاه عالم جبرئیل را فرمود که آن کارد را برگردان جبرئیل معلقی بزد

از فرمانبرداری حضرت نبوت پناهی بگذراند اما پدر و پسر از شر او ایمن مانده شیطان
از جانب ایشان مایوس گشته بصورت پیری پیش هاجر رفت و گفت هیچ میدانی که ابراهیم
پسر ترا کجا برده است گفت آری میخواهد که هیزم بخانه آرد ابلیس گفت غلط کرده میخواهد که او را
قربان کند هاجر گفت که ابراهیم ع از آن رحیم ترست که نسبت بفرزند خود قتل روا دارد ابلیس
گفت او گمان کرده است که اینصورت موافق امر ربانی ست هاجر گفت ما حکم یزدانی را قبول
داریم لاجرم آن مدبر خاسر و خایب بازگشت و چون ابراهیم بشعب در آمد اسمعیل ع
را گفت ای پسر که من بتحقیق در خواب دیده ام که ترا ذبح میکنم پس نظر کن که چه چیز می بینی
اسمعیل ع جواب داد که ای پدر بجا آر امری را که بآن مامور شده ستجدنی ان شاء الله من الصابرین
آنگاه اسمعیل ابراهیم علیهما السلام را گفت که دست و پای مرا به بند تا اگر وقت قربان کشتن
اضطراب نمانم جامه همایون تو بر خون نشود و مرا در روی خوابان تا چشم مبارکت بر چهره
من بیفتد و بواسطه حرکت عرق شفقت ابوت در فرمانبرداری جناب جلال پروردگاری
اهمال بوقوع نانجامد و پیراهن خون آلود مرا بهاجر برسان که از استشمام آن تسلی
حاصل نماید و ابراهیم ع دست در حبل متین اصطبار زده دست و پای اسمعیل را
بسته کارد بر حلق مبارکش راند اما هر چند بیشتر سعی کرد کمتر برید و اینصورت سه نوبت
تکرار یافته ابراهیم ع متعجب شده درین اثنا آوازی شنید که ای ابراهیم ع بدرستیکه
راست گردانیدی خواب خود را و فدای بزرگ جهت اسمعیل فرستادم چنانکه میفرماید
و فدیناه بذبح عظیم و ابراهیم ع باز نگریست کبش بنظرش در آمد و بروایت ابن عباس
آن کبش بود که هابیل قربان کرده بود ایزد تعالی او را زنده گردانید و در این مدت بمرغزار
بهشت میچرید القصه چون چشم خلیل الرحمن بران کبش افتاد متوجه گرفتنش شد و کبش گریخته
از عقبش بشتافت و نیز دیگ هر جمره از جمرات هفت سنگ ریزه بطرف آن انداخت در
جمرت کبری آنرا بگرفت و در منا قربان فرمود و در بعضی از تفاسیر مذکورست که چون

که امام الهدی جعفر صادق رض بر این مذهب بوده و در روضة الاحباب مرقوم ست که قاضی
بیضاوی در تفسیر خویش و امام نووی در کتاب تهذیب الاسماء واللغات وغیرهما آورده اند
که اکثر بر آنند که ذبیح اسمعیل علیه السلام بود و جمعی بر آنند که اسحق ع بود و اگر قول ثانی صحیح
باشد تاویل ابن الذبیحین آن باشد که اطلاق آب بر عم آمده است چنانکه در قول باری
سبحانه وتعالی در اخبار بنی یعقوب واقع ست اذ قال لبنیه ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد
الهک واله آبائک ابراهیم و اسمعیل و اسحق اسمعیل را آب خود خواند و حال آنکه وی عم
ایشان ست همچنان ذبیح بر این قول اسحق ست و آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
را ابن او گفتند که عم اوست و جمعی بر آنند که ذبیح اسمعیل ع بود و دلیل ایشان آن ست که
حق تعالی در قرآن مجید چون قصه ذبیح بیان فرموده بعد از آن میفرماید وبشرناه باسحق
نبیا من الصالحین و آنکه پیمبر صلی الله علیه وآله وسلم فرمود انا ابن الذبیحین مراد از یک
ذبیح اسمعیل ست و از دیگری عبد الله و در مدرج النبوه از مواهب لدنیه حکایتی
نقل کرده که عمر بن عبد العزیز پرسید مردی را از علمای یهود که اسلام آورده بود که کدام
یکی از دو پسر ابراهیم ع امر کرده شد بذبح وی پس گفت آن یهودی والله یا امیر المؤمنین
یهود میدانند که وی اسمعیل ست ولیکن ایشان حسد میکنند شما را ای معشر عرب
که پدر شما افضل باشد که ذکر کرده است آنرا حق تعالی و انکار میکنند آنرا و میگویند که وی
اسحق ست و شیخ جلال الدین سیوطی قدوهٔ ارباب حدیث در رسائل خود می آرد
که قول بآنکه ذبیح اسحق ست از تحریفات اهل کتاب ست القصه چون ابراهیم ع در خواب دید
که او را بذبح پسر حکم کردند با اسمعیل ع فرمود ای فرزند کارد و ریسمان بردار و با من تا
این شعب بیا تا هیزم خواهم آورد و در اثنای راه ابلیس لعین نزد ابراهیم و اسمعیل
علیهما السلام رفته و آغاز فریب و تلبیس نموده خواست که بوسوسه آن رویای
صادقه را شیطانی فرا نماید و ابراهیم ع را از اطاعت حکم الهی و اسمعیل ع را

مے آمدند و بشام میرفتند برایں موضع رسیدند ناحیتے خوش و خرم دیدند و باگیاہ و آب
خوشگوار از ہاجرہ گفتند شما اینجا تنہا آئید اگر رخصت دہید ہنر دیک شما وطن گیرم
و شما را مونس و ہمدم باشم و شما را از گوسفندان خود نصیبے دہم شما نیز ما را در جہار
پایان ما را از آب خوردن منع نکنید ہاجرہ گفت نیک باشد بیائید ایشان باز آمدند
و زن و بچہ چہار پایان خود را آنجا آوردند و وطن گرفتند و شہر مکہ معظمہ بنا ساختند و اسمٰعیل
علیہ السلام در میان ایشان نشو و نما یافت چون بحد بلوغ رسید با قبیلہ جرہم وصلت
کرد فرزندان پیدا شدند و آبراہیم ؑ گاہ گاہ با جازت سارہ بر براق سوارہ از شام
بنفقد ایشان مے آمد چنانکہ چاشت پیش سارہ میکرد و بمکہ مے آمد و بوقت قیلولہ باز بسارہ
میرسید تا زمانیکہ از پیشگاہ جناب احدیت عز اسمہ مامور گردید کہ بنائے خانہ کعبہ کند بس
باشارہ جبرئیل از ولایت شام بمکہ شتافتہ بدد اسمٰعیل بہ بنائے بیت اللہ در موضع تل سرخ
کہ در اول امر ہاجرہ و اسمٰعیل را در انجا گذاشتہ بود قیام نمود بعد از اتمام آن مقام واجب الاحترام
ابراہیم و اسمٰعیل ؑ گفتند ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم جبرئیل ؑ نازل گشتہ بشارت
قبول رسانیدہ پدر و پسر بموجبیکہ جبرئیل ایشان را تنبیہ نمود شرایط مناسک حج بجا آوردند
و ارباب تاریخ آوردہ اند کہ چون ابراہیم ؑ در بارہ ہاجرہ و اسمٰعیل دعا فرمود کہ ربنا انی اسکنت
من ذریتی الا بحق تعالے ببرکت دعائے ابراہیم جبرئیل و میکائیل را فرمان داد کہ طائف
و ربلہ را از موضع شان برداشتہ قریب بمکہ معظمہ آوردند تا اولاد و ذریت او در وسعت
عیش و رفاہیت روزگار گذاندچہ اطعمہ و فواکہ درین و موضع فراوان مے باشد و قصہ
قربان کردن ابراہیم فرزند ارجمند خود را بمذہب زمرہ از رواۃ بعد از تشیید بنای خانہ
کعبہ زاد اللہ شرفا بود و بعقیدہ فرقہ پیش از تعمیر خانہ کعبہ رو نمود و ہم در میان علمای کرام
اختلاف ست کہ ذبیح اسمٰعیل بود یا اسحٰق علیہما السلام و چون از ملاحظہ دلایل فریقین رجحان
برائین جمعے کہ ابراہیم اسمٰعیل را ذبیح گفتہ سمت توضیح دارد چنانکہ در روضۃ الصفا مسطور ست

و دید و از کوه مروه بصفا میدوید و آواز میداد که هل من یغیث یغیثنا فقد هلکنا تا باشد
که کسی بفریاد او رسد و آبی پیدا گردد و هفت نوبت باینطور سعی کرد و هر نوبتی پیش اسمعیل
می آمد و نکاح میکرد تا در نوبت اخیر او را مشرف بهلاکت یافت و برین نوبت چون
بمروه بر آمد حضرت مفتح الابواب جبرئیل ع را بفرستاد تا از زیر پای اسمعیل ع چشمه آب
بگشاد و هاجر از تشنگی فریاد میکرد و بهر طرف می دوید ناگاه آوازی شنید یا هاجر
بهر طرف نگاه میکرد و کسی را ندید متحیر و متعجب گردید و آواز دیگر شنید یا هاجر هاجر گفت
من انت اسمع صوتک ولا اری شخصک گفت بیا که خدایتعالی ترا آبی پدید آورد
که هم آب و هم طعام ست هاجر ع بدوید و آن چشمه را بدید که بر میجوشید پس هاجر ع ترسید
از آنکه آب بماند گرد آن چشمه نمود از حواضی ساخت تا آب آن چشمه در آنجا جمع شود و
اصل چاه زمزم آن موضع بود که هاجر در آن آب فراهم کرد و در این اثنا آوازی شنید که
از ذهاب آب مترس که فیاض وهاب این چشمه را جهت پسر تو روان گردانیده و از چشمها
غائب نخواهد شد و باری سبحانه و تعالی ولد صالح ترا بشرف نبوت مشرف گردانیده
توفیق کرامت خواهد کرد تا درین دیار با پدر خود خلیل الرحمن رضاء لله تعالی خانه بنا فرماید
که خلایق اقطار عالم بزیارت آنخانه آمده ازین آب بیاشامند هاجر را بشنیدن این حکایت
دل خوش گشته و از جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم نقل کرده اند که فرمود
که رحمت کند خدایتعالی بر مادر اسمعیل که اگر میگذاشت زمزم را هر آئینه چشمه آب بر روی
زمین روان می بود پس هاجر و اسمعیل ع از آن آب می آشامیدند هم تشنگی را دفع
میکرد و هم گرسنگی را و این از خواص آب زمزم ست گویند بفور آشامیدن آب
زمزم شیر در پستان هاجر ع پدید آمد و اسمعیل ع را شیر داد و شکر حضرت رزاق
علی الاطلاق بجا آورد و همانجا بیارمید و چندگاه برینحال بودند تا قوم جرهم که قومی
بودند از بنی اعمام ابراهیم ع از ولایت یمن و بروایت محمد بن شهاب از عدن

سوراخ کرده از اعضای نهانی او را منقطوع گرداند و هاجر از کنج انزوا بیرون آمده
ساره بدان طریقه سوگند خود راست نمود و سنت سوراخ کردن گوش و ختان در میان
زنان پیدا گشت و با وجود آنحال نا بهره غیرت ساره صفت الطافا نپذیرفت ابراهیم ع
را گفت که این کودک را مع مادرش بجای باید برد که از آب و آبادانی دور باشد چون
خلیل الرحمن بموجب فرمان ملک منان با سر قضای خاطر ساره مامور بود ابراهیم ع
اسمعیل ع و هاجر را بمکه برده از محمد بن اسحق مرویست که خدا تعالی جبرئیل ع را بفرستاد
با براق تا ابراهیم بر نشست و هاجر و اسمعیل را پیش خود بر نشانید و بر فت هر کجا زمینی
خرم و پر آب و گیاه می دید فرود آمدن میگرد و جبرئیل ع میگفت که اینجا فرمان نیست
تا رفتند بزمین مکه معظمه رسیدند در انجا زمینی خشک و بی آب و گیاه بود جبرئیل علیه السلام
گفت اے ابراهیم فرود آی که فرمان اینجاست ابراهیم ع فرود آمد و اسمعیل را آنجا بنشاند
و آب و طعام که همراه داشت نزد ایشان بنهاد و قصد مراجعت فرمود هاجر گفت اے
ابراهیم میروی ما را بکه میگذاری و می سپاری ابراهیم ع گفت بخدا می سپارم
حسبی الله و نعم الوکیل پس ابراهیم ع باز گشت و هر وقت بر ساعت باز پس می نگریست
و زار زار میگریست که هوا گرم بود ایشان را پناهی نبود و تنها بودند و مونس و غمگساری
نداشتند و میگفتند ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع چون ابراهیم ع از نظر
ایشان غایب شد هاجر گریان گردید و بهر طرف دوان شد و چپ و راست میدوید و
میگریست کودک در بر گرفته نم غزاری و نه آبی و نه باری و نه غمگساری آورده اند که
ابراهیم ع بر وقت مراجعت انبانی از خرما و مشکی پر از آب پیش هاجر و اسمعیل نهاده و ایشان
را بخدا سپرده پس هاجر از ان خرما و آب میخورد و می آشامید و با اسمعیل ع شیر میداد چون
خرما و آب تمام گردید و تشنگی بر ایشان غلبه کرد تا بجدیکه اسمعیل ع از گرسنگی و تشنگی
در خاک میغلطید هاجر بحکم اضطرار بر خاست و بدکوه صفا رفت و از کوه صفا بلا فاصله بکوه مروه

وبعضے از علما گفتہ اند کہ اعراق النژے مراد از ابراہیم علیہ السلام ست زیرا کہ علما روایت
کردہ اند کہ ہرگاہیکہ ابراہیمؑ را آتش نسوخت مردمان گفتند کہ نسبت ابراہیم علیہ السلام
مگر باعراق النژے واللہ اعلم وباعتقاد بعضے از مورخان اول کسیکہ بعربی تکلم کرد اسمعیل
علیہ السلام بود اما اکثر اہل تحقیق گفتہ اند اول من تکلم بالعربیہ یعرب بن قحطان بن ہود علیہ السلام
وتوفیق بین الروایتین بدین طریق ممکن ست کہ گویند اول کسیکہ از اہل یمن بعربی تکلم کرد یعرب
بن قحطان بود واول شخصیکہ از متوطنان مکہ معظمہ بدان لغت سخن گفت اسمعیلؑ بود ومگر
از امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ مروی ست کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وعلی الہ وسلم
فرمود اول من فتق لسانہ بالعربیۃ المبینۃ اسمعیل ہو ابن اربع عشرہ سنۃ اسنادہ حسن
کما فی الفتح واین روایت موید قول اول ست ودر قرآن مجید خدا تعالے اسمعیلؑ
را بدوازدہ اسم موسوم فرمود غلام وعلیم وحلیم وسلم ومستلم وآمر کان بامر باہلہ بالصلوٰۃ
وصابر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین ومرضی وکان عند ربہ مرضیا وصادق ورسول
ونبی ومذکور واذکر فی الکتاب اسمعیل الی اخر الایۃ واسمعیل بزرگ از اسحق بود وولادت
باسعادت انجناب در حدود شام بود بصغر سن ببلاے ہجرت مبتلا گشتہ در اراضی مکہ
معظمہ بمرتبہ بلوغ رسیدہ ودر تیر اندا ختن مہارت تمام حاصل کرد ودر میان قبیلہ جرہم نشو ونما
یافتہ بود گویند کہ چون ابراہیم خلیل اللہ را از سارہ فرزند متولد نشد وسارہ فہم کرد کہ خاطر خطیر آنحضرت
مائل بانست کنیزک خود ہاجر را بوی بخشید وہاجر بغایت جمیلہ بود وخورد سال
وابراہیمؑ بملک یمن در ہاجر تصرف کردہ ان مسطورہ حاملہ گشت وبعد از انقضاے مدت حمل اسمعیلؑ
تولد نمود خلیل الرحمن را نسبت بدان ولد اوشد محبت مفرط پیدا شد زیرا کہ نور محمدے
از پیشانی وے تافت سارہ را عرق رشک وغیرت در حرکت آمدہ اغاز اضطراب
فرمودہ سوگند یاد کرد کہ سہ عضو از اعضاے ہاجر قطع کند وہاجر در گوشہ
استفامنزل گزیدہ اخر الامر بشفاعت ابراہیمؑ ہم بران قرار یافت کہ ہر دو زنہ گوش ہا را بر

کہ از پیغمبران ابراہیم و داؤد و سلیمان علیہم الصلوٰۃ والسلام بمفاجات وفات
یافتہ اند و اکثر صالحان از دنیا ہمچنین روند پیغمبر ما صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود موت الفجاۃ
راحۃ المومن وحدیثے دیگر وارد ست کہ موت الفجاۃ اخذہ اسف وغضب وطریق جمع
بین الحدیثین آنکہ گویند موت فجاۃ راحت ست صالحان ونیکان را ونشانہ عذاب و
غضب ست اشرار وبدان را واللہ اعلم وصلوٰۃ اللہ علیہ وعلی نبینا محمد وعلی سایر الانبیاء
والمرسلین الی یوم الدین اسمٰعیل بن ابراہیم علیہ السلام در سبل الہدی مشہور
بسیرت سامی منقول ست کہ اسمٰعیل بالام ودرین لغت دیگر ست وآن اسمٰعیل بالون
است چنانکہ امام نووی در تہذیب نقل کردہ واسمٰعیل نبی وپیغامبر خداوند تعالے ست
کہ فرستادہ شد بجانب احوال خود از جرہم وبطرف عمالیق کہ در زمین حجاز بودند پس
ایمان آوردند بعضے وکفر ورزیدند بعضے واسمٰعیل اسم اعجمی ست مثل سایر اعلام اعجمیہ
وسہیلی میگوید کہ معنی اسمٰعیل مطیع اللہ ست وصاحب قاموس در کتاب لغات القرآن
مسمے بمطلع زوایر النجوم میگوید کہ اسمٰعیل اول کسی ست کہ نام نہادہ شد باین اسم
از بنی آدم وازین قید فرق کردیم از ملایکہ زیرا کہ در ملایکہ اسمٰعیل بودہ است و
او امیر ملایکہ است ودر معالم التنزیل مسطور ست کہ چون ابراہیم خلیل در وقت طلب
فرزند مناجات کردہ بر زبان او رود کہ اسمع یا ایل ولد ارشدش باسمٰعیل موسوم گشت
وایل بزبان وبلغت عبری ایزد تعالے را گویند وکنیت اسمٰعیل ابو العرب بود ولقب
شریفش اعراق الثری ست صاحب روضۃ الصفا گوید کہ زبان من دریان یعنی اعراق
الثری بنا بر عدم اطلاع بران لال ست در تحفۃ المجیبن فی مناقب خلفای الراشدین
منقول ست کہ طبرانی در اوسط از ابن عساکر وام سلمہ رضی اللہ عنہا مرفوعاً نقل میکنند
کہ معد بن عدنان بن اود بن زید بن ثری بن اعراق الثری ام سلمہ رضی اللہ عنہا گفت
کہ زید نام جمیع است وثری مر او را زینت ست واعراق الثری اسمٰعیل ست انتہے

خویش صومعه بنا کرده بود و عبادت خدایتعالے میکرد و از خالق موت و حیات مسا
نموده بود که تا من طالب مرگ نشوم بدن مرا از لباس حیات عریان نگردان و این
بعز اجابت اقتران یافته چون رحلت آنجناب نزدیک رسید ملک الموت مصور بصور
پیرے ضعیف بمجلس شریف خلیل الرحمن تشریف آورد و ابراهیم ع بنابر سنت سنیه
طعام پیش او نهاده دست ابو یحیی در وقت برداشتن لقمه در لرزه آمده و آنرا باهتمام
تمام گاهے بسوے گوش و گاهے بطرف بینی و گاهے بجانب دهن مے برد و ابراهیم
ازو پرسید که اے عزیز آنچه حالت ست که ملاحظه میکنم گفت این عجز و ضعف که مے بینی بجهت
کبر سن ست ابراهیم ع باز سوال فرمود که چند ساله باشی ملک الموت بدو سال عمر خود را از
عمر ابراهیم ع زیاده گفت خلیل الرحمن فرمود که تو دو سال از من بزرگترے اما بعد از
گذشتن این مدت ناتوانی من باین درجه خواهد رسید ابو یحیی گفت بلے ابراهیم ع از اینجهت
راضی بدار بقا گشته گفت الهی مرا بلقاے خود مشرف گردان و همان لحظه عزرائیل علیه السلام
بامر ملک جلیل بقبض روح ابراهیم ع پرداخته عالم فانی را از برکت وجود باجود همایونش
عاری ساخت در بعضی تواریخ مسطور ست که چون ملک الموت بقبض روح ابراهیم ع
مامور گشته نزد او آمد آنحضرت گفت اے عزرائیل برگزیده که دوستی بقبض روح دوست
خود امر فرماید عزرائیل ع بآسمان شتافت و آنچه ابراهیم ع گفته بود معروض درگاه بی نیاز
داشته ندا اے الهی رسید که با خلیل من بگو که تو هرگز دوستی دیده که وصال دوست خود را
از جمله مکروهات شمارد عزرائیل پیغام خداوند خود را بخلیل رسانیده ابراهیم ع گفت که میخواهم
همین ساعت بر کاریکه مامور شده اقدام نماے ملک الموت روح مطهر او را قبض فرموده
و آنحضرت در مزرعه حبرون از توابع شام که اکنون بقدس خلیل اشتهار دارد در جنب
ساره مدفون شد منقول ست که جبرئیل ع حاضر شد و از بهشت کفن و حنوط بیاورد
و عزرائیل بقبض روح ابراهیم ع در زمین مدین پرداخت در روضة الاحباب مذکور ست

بدان عمل باید کرد و تشریح ایقضیه بیان کرده خواهد شد القصه ابراهیم تسکین خاطر
ساره بجا آورده باو فرموده که ترا خدا تعالے فرزندی عنایت خواهد کرد که اکثر انبیا
از نسل او خواهند شد و در توریت مسطور است که ابراهیم را از هاجر اسمعیل بوجود آمد
و آن جناب در آنوقت هشتاد و شش ساله عمر داشت و چون از ساره اسحق تولد گشت
صد ساله عمر آنجناب بود و ابراهیم نود و سه ساله بود که خود را ختنه کرد و اسحق هفت روزه
بود که ختنه کرده شد و شانزده صد و بست سال زندگانی یافت و تربت شریفه ساره
در شهر بست که آنرا حیرون گویند و آن دیه جباران است در زمین کنعان است و ابراهیم
صد و هفتاد و پنج سال عمر یافت در معارف قبطی دو صد سال تعیین نموده و در آخبار الزمان
مسعودی صد و نود و پنجسال گفته و علماے تاریخ قول مسعودی را ترجیح نموده اند و علماے
حدیث اکثر هر دو صد سال اتفاق فرموده اند و الله اعلم در در منثور از ابیهریره رضی الله
عنه مرویست که قال رسول الله صلے الله علیه و اله وسلم اولاد المومنین فی جبل فی الجنه
یکفلهم ابراهیم و ساره حتے یردهم الے آبائهم یوم القیامه و منقول است که ابراهیم بعد از
فوت ساره مخدره از اهل کنعان سماة بقنطوره بت یقطن کنعانیه را بجباله
نکاح در آورد چنانچه در عیون الاخبار مسطور است که حضرت ابراهیم را
ازان مخدره شش پسر بوجود آمد اما هیچ یک ازان پسران بشرف نبوه نرسیدند یکے
از ایشان بدین نام داشت و اسامی پنج نفر دیگر بنا بر آن مرقوم نشد که صفت الصحیح بندرفت
آما در بستان منقول ست که ابراهیم چهار پسر داشت اسمعیل و اسحق و مدین و مدایین و نزد بعضے
آنجناب دوازده پسر داشت و در حدیث آمده که الترک بنی قنطورا گذا قال الایام النبوی
فی تهذیب در تاریخ الخمیس مذکور است که بعد وفات قنطورا خلیل الرحمن بازنی از عرب که نا
مجور بنت اهیب بود نکاح فرمود و ازین زن پنج پسر بوجود آمد کیسان و سروح و ایم
و لوط و یاسن و اکثر اهل خبرا ورده اند که ابراهیم در آخر عمر

اہل و عیال در قبضۂ اختیار خود آورد و از آنجا بموجب وحی سماوی لوط متوجہ
دیار مؤتفکات گشت و ابراہیم ع دران ایام موضعے را کہ اکنون بقسط خلیل مشہور است
اختیار نمود و در آنجا متوطن گشت و بعضی گویند کہ خلیل الرحمن ازان مکان بفلسطین شتافت
در بیابان بے آب چاہی برکند و بر سر ان چاہ ساکن شد چون طعامیکہ ہمراہ داشت
تمام گشت جوالی برگرفت و بطلب گندم متوجہ خانہ یکے از دوستان شد و بعد از یاس
از وجدان گندم جہت تسلی خاطر سارہ و ہاجرہ ان جوالی را پر از ریگ ساختہ باز آمد و از غایت
حزن و ملال بخواب رفت و سارہ و ہاجرہ ع جوال پر از گندم دیدند مقداری بدست
آتش کردہ نان بخشید و چون ابراہیم ع بیدار شد پرسید این طعام از کجا میسر شد
سارہ جواب داد کہ ازین گندم کہ از خانہ خلیل خود آوردہ ابراہیم ع فرمود کہ از
خزانہ عنایت خدا کہ خلیل من ست این رزق بدست افتادہ بناءً علی ہذا آنجناب را
خلیل اللہ لقب شد و ابراہیم ع لوازم شکر و سپاس بتقدیم رسانیدہ و بعضے ازان
گندم را بزراعت مصروف داشت و باندک زمانے گرد خلیل الرحمن خلق بسیار
جمع آمدہ آنموضع را بابراہیم آباد نام نہادند و مکنت و استعداد ابراہیم ع
صفت ترا مدید نرفتہ و سنت ضیافت درمیان آوردہ بالآخرہ از مردمانیکہ در انجا مجتمع
گشتہ بودند برنجید و از میان ایشان بیرون رفت ہمدران حدود در موضعیکہ آنرا قبطہ
مے خوانند و با در مزرعہ حبرون کہ اکنون بقدس خلیل اشتہار دارد سکونت گزید
و تا آخر عمر عزیز آنجا گذرانید نقل ست کہ چون سارہ را از خلیل الرحمن فرزندی بوجود
نیامد سارہ ہاجرہ را کہ زن صاحب جمال بود بابراہیم ع بخشید و گفت شاید خدا تعالی
ترا پسرے از وے عنایت کند پس ابراہیم ع در ہاجر تصرف فرمود و اسمعیل ع از وے
بوجود آمدہ سارہ را ازینمعنی اندوہ بسیار شد و از ہاجر رشک آمد چنانکہ تحمل نداشت
کہ ہاجر و اسمعیل را ببیند وحی آمد بابراہیم ع ہرچہ سارہ در شان اسمعیل و ہاجر گوید

باپری اینچه حالت ست که بر من پدید آمد ساره ع گفت من عیال اینمردیم که پیغمبر خدا
صلی الله علیه وآله وسلم ست و دوست اوست خدا تعالی دوستان خود را عزیز
و محترم گردانیده است و بجهت حرمت او مرا از تو نگاه میدارد و ترا بر من دست ندهد ملک
گفت دعا فرما تا بصحت شوم و توبه کنم ساره دعا کرد ملک بینا شد و دستش هم به شد
آنگاه ساره را اذن داد تا از مجلس وی بیرون رفت آورده اند که چون ساره بمجلس
آنملک رفت ابراهیم علیه السلام در نماز مشغول شد گویند حق تعالی رفع حجاب میان
ابراهیم ع و مجلس آنجبار فرمود تا ابراهیم ع بعین الیقین مشاهده کند که حق تعالی چگونه
حرم او را از شر آنجبار بدکردار نگاه داشت و گویند که آنجبار کنیزکی داشت با جمال که رازدار
او بود و او را بغایت دوست میداشت و آن کنیزک از قبط بود و نزد بعض از جرهم بود
و نامش هاجر بود و نزد بعضی آجر بالمد بساره بخشید و گفت هاجرک علی دعایک لی
و او را رخصت معاودت داد گویند هاجر از جمله فرزندان یکی از پیغمبران بوده است و بدست
اینملک افتاده بود و در روضة الصفا از معارف قتیبی یراد کرده که چون ابراهیم ع
با توابع بعزم سفر از حیران بیرون آمده بصوب ارون روانه شد در آوان حرکت
و انتقال عبورشان بشهری افتاده که دار الملک یکی از جباران ساروق نام بود
و آن جبار را فرط جهالت و شقاوت بران داشت که متعرض ساره شود و حضرت
ملک حفیظ ساحت او را از تعرض آنجبار متکبر محفوظ داشت و او در عوض آن جرات
کنیزکی قبطیه هاجر نام بساره بخشید و ابراهیم از آنجا سفر کرده بمصر رفت و چون رای
جهان آرایش بتوطن آنجا موافقت ننمود ببلاد شام توجه نمود و عبورش بر همان
شهر افتاد و دران ولا مهیمن کارساز ساروق را از منصب سلطنت عزل کرده ایالت
آن ولایت بقبضه اقتدار ابراهیم ع آمد و بکثرت مال و منال و ثروت و جاه اختصاص
و امتیاز یافت و از جمله آن اموال نصفی بعمزاد خود لوط ع ارزانی داشت و نصف دیگر جهت

نجات یافته و از ربعالم دیگر شتافته نمرود خلیل الرحمن را در خلوت طلبداشته گفت بو
این ملت محدث که پیدا کرده خلل بمهمات ملکی راه می یابد باید که از مملکت من هجرت کنی زیرا که
اینچنین پروردگار که تو داری دست از محافظت تو باز نخواند داشت و ابراهیم علیه السلام
اینمعنی را قبول فرموده با برادرزاده خود لوط بن هاران و سارا بنت نوبر بن ناخور که دختر
عمش بود بقول اصح و هر دو در سلک اهل ایمان انتظام داشتند بجانب شام در حرکت آمدند
در تفسیر حسینی از بحر البحور فی کتاب المسطور نقل کرده که ابراهیم ع از بابل بکوهستان
فارس آمد و هفت سال در اطراف جبال سیر میفرمود تا پدرش بمرد و بتخانه بعمش آذر
تعلق گرفت باز ببابل آمد و مذمت بتان آغاز نمود و در این نوبت بتان را بشکست و
آتش نمرودی بر وی سرد شد و با ساره و لوط ع عزیمت شام فرمود در اثنای راه بقصبه
حیران ساره را که بحسب حسن و جمال از سایر نسوان امتیاز داشت و بروایتی در آن زمان سی
و هفت ساله بود در حباله خویش آورده و چون بنواحی مصر نزول کردند حاکم آن دیار که بقول زمره
سنان بن علوان و بعقیده فرقه صادوق بن صادق نام داشت و بزنان مولع بود خبر یافت
که مردی غریب باینحدود آمده و عورتی جمیله همراه دارد کس فرستاده ابراهیم ع را طلبداشته
پرسیده عورتیکه همراه داری چه کس تست ابراهیم ع از خوف آنکه اگر نبرد جیت اعتراف
نماید آن ظالم قاصد جان او شود یا بطلاق تکلیف دهد جواب داد که خواهر من ست یعنی
در دین و آن لعین کسی مصحوب خلیل الرحمن ارسال داشت تا ساره را نزد او بفرستد
و چون ساره بحضور او رفت دست بطرف او دراز کرد دستش خشک شد لاجرم تضرع
نمود و بساره گفت دست من بدعای تو صحت یابد دست از تو باز دارم و بنابر مسالت
ساره دستش نیک شد تا سه نوبت این قضیه تکرار یافت بار سیوم آن مردود حاجبان
خود را گفت شما پیش من شیطانی آورده اید نه انسانی و بروایتی هر دو چشمش کور شد
و هر دو دستش خشک گردید و زلزله در ایوان او افتاده از ساره ع گفت تو جادوئی

مے زدند تا فی الحال آرامی یافت چنانچه شیخ عطار فرموده شعر نیم پشه بر سر دشمن گذاشت
در سر او چار صد سالش گذاشت چون دهد حکمش ضعیفے را مدد سبلت خصم قوی بر کند
بعده آنچه مردمان از قوم نمرود مردود بودند ایمان آوردند و با ابراهیم ع روے
بجانب شام نهادند و در راه اکثر مردم شهرها بوے ایمان آوردند والله اعلم در
روضة الاحباب مسطور ست که چون ابراهیم ع از آتش بیرون آمد اول کسیکه
با او ایمان آورد ساره بنت هاران بود و گفت اے ابراهیم ع ایمان آوردم ما آن خدائیکه
آتش را بر تو سرد و سلامت گردانید مادر ابراهیم ع گفت بترس از کشته شدن خویش
ساره گفت چگونه ترسیم و حال آنکه ایمان آورده ایم بخدا اے ابراهیم و جماعتے اکثر با او ایمان
آوردند از آن جمله لوط بن هاران بود و وے برادرزاده ابراهیم ست و ابراهیم بسلامت بخانه
خویش باز آمد و ساره را بنکاح خویش در آورده و هم در کتاب مذکور مرقوم ست که
که اختلاف ست در میان مورخان که هاران پدر سارا بود و بعضی بر آنند که ملک حیران بوده
و ابراهیم ع وی را وقتے خواسته که هجرت از وطن خود بجانب حیران کرد و بعضے گویند دختر برادر
وے بود و اسم برادر ابراهیم ع و عم وے موافق واقع شده والله اعلم و در تاج القصص
مذکور ست که گروهی گویند که نمرود ابراهیم ع را از ممالک خود بیرون کرد و در آن زمان جبرئیل ع
بیامد و گفت ساره را بزنے کن و سارا دختر عم ابراهیم بود گویند که پدر ابراهیم را دو
برادر بودند یکے را ناخور بام و دیگرے را هازر و هازر را دو فرزند آمد یکے پسر و یکے دختر
پسر را لوط نام کرد و دختر را سارا این لوط آن پیغمبر ست که قصه وے را در قرآن مجید
حق تعالے یاد کرده است و لوطا اذ قال لقومه الآیه و سارا رضی الله عنها نیکوترین
زنان دنیا بود و خدا تعالے او را بصورت حور العین آفریده بود و در آن زمان در صفا
و طهارت مثلش و نظیرش نبود و در روضة الاحباب مسطور ست که حسن یوسف علیه السلام
دو دانگ ساره بود و در روایت ثقات نقل کرده اند که چون ابراهیم ع از حرقت آتش

اینها زده نمیشد و در میان پشگان مهتری بود پای لنگ از هر عضوی یکی
داشت و یکی نداشت از خدا تعالی درخواست کرد که یارب مرا بهلاکت نمرود ملعون
بفرست تا آن لعین را هلاک کنم آن لعین برگشته بکوشک خود آمده تفکر میکرد که پشه
لنگ بیدرنگ بر زانوی وی نشست وی با زن خود گفت ازین قسم جانوران بودند که
لشکر ما را هلاک کردند و ما از ایشان یکی را نتوانستیم کشت آن پشه فی الحال از راه بینی
در سر وی در آمد و مغز او را می خورد و او بخود می پیچید و علاج او نمی دید شعر سوی او خصمیکه تیر انداخته
پشه کارش کفایت ساخته اگر کسی چیزی بر سر وی زدی آن پشه وی ستادی
و او را سودگی روی دادی بعد از چهل روز بامر الهی باز ابراهیم ع پیش نمرود مردود
رسید و گفت بگو لا اله الا الله ابراهیم رسول الله گفت کیست که گواهی دهد که خدا تعالی
یکیست و تو رسولی پس هر چیز که در خانه بود از فراشها و سلاحها و غیره همه بزبان فصیح
گفتند لا اله الا الله ابراهیم رسول الله گفت همه اینها را بسوزند و در دریا افکنند باز گفت
اکنون که گواهی دهد دیوارها و ستونها و درها نیز بیگانگی خدا گواهی دادند گفت تا اینها را
نیز کندند و سوختند گفت این زمان که گواهی دهد گفت جامه که بر تن تست وی نیز چنین
گفت باز برآشفت و او را نیز بینداخت گفت این زمان که گواهی دهد جبرئیل آمد گفت
یا ابراهیم کافران بوقت مرگ از خدا بترسند و ایمان می آرند اما وی کافرتر می شود
فی الحال پشه از راه بینی وی بیرون آمد و نمرود مرد و جان داد و در روایت است
که او را خادمی بود چوبی بر سر وی می زد تا او را قرار و آرام می شد تا آنکه
چهل شبانه روز گذشت وی عاجز شد یکمرتبه بزور بر سر وی زد سرش دو نیم
گشت و در ساعتی بمرد و آن پشه چون مرغی شده بود برآمد و پرید و برفت و در لباب
آورده که حق تعالی نمرود را مبتلا گردانید به پشه که در بینی وی رفت و در ام الدماغ
جای گرفت و بزرگ شد و چار صد سال در آنجا بماند و در این مدت پیوسته مطرقه بر سر وی

در دل نمرود داعیه محاربه با خداوند عالم پیدا شده ابلیس لعین تعلیم نمود تا چهار کرکس
آوردند و پرورده و صندوق طیار کردند و یک شبانه روز اینها را گرسنه نمودند
بعد از آن کرکسان را در زیر چهار رکن آن صندوق بستند و بالای سر کرکسان گوشت
آویختند تا اینها قصد گوشت کنند و بسوی بالا روند و خود با یکی از خواص در میان نشست و کرکسان
صندوق را گرفته پرواز کردند بعد از سه روز دیگر در زیرین صندوق بگشادند همه روی
زمین چون آب دیده پس در دیگر که بطرف بالا بود گشود و تیر از کمان نهاده خواص گفت
تیر بکدام کس توانی زد گفت بخدای ابراهیم گفت این خدایست که همه کس را مقهور سازد
نمرود مطرود بروی خشم نمود او را از هوا بینداخت حق تعالی او را ببهشت برد پس
نمرود مردود تیر بجانب آسمان انداخت خداوند کریم او را بخون ماهی آلوده نموده پیش
نمرود مطرود آورد نمرود مردود شاد شد و گوشت که بسوی بالا بود بزیر آورد تا کرکسان
قصد پایان ساختند چون بزمین آمد باز ابراهیم ع نزد وی رفت و گفت ایمان آر
گفت من خدای ترا کشتم اینک تیر خون آلوده ابراهیم ع فرمود خدای ما را کس
نتوانست کشت گفت لشکر خدای تو چند است گفت شمار لشکر او کسی نداند
غیر از وی که ما یعلم جنود ربک الا هو گفت من لشکر خود را جمع میکنم تو نیز لشکر خدای
خود را جمع کن تا جنگ کنم نمرود مردود تمام سپاه خود را یکجا کرده بزمین فرود آورد
ابراهیم ع مناجات فرمود که ای احد بیچون این بجنگ تو آمده او را هلاک کن پس
ملایکه را فرمان الهی رسید که یک سوراخ از کوه قاف بگشایند و بعدد هر سواری یک پشه
فرستند پشه ها فراهم شده مانند ابری در هوا می آمدند ابراهیم ع گفت اینک لشکر
خدای تعالی رسید پس نمرود مردود گفت تا علمها برپا کنند و کوسها را فرو کوفتند
و آدمیان خروشیدند و برقها در دمیدند تا لشکر پشه ها متفرق گردد و فایده نکرد و بر سر
هر سواری پشه بنشست و بخرطوم مغز و گوشت و رگ او را می خوردند و بگذره در اندام

آن مکرم نشزول منه الجبال مذکور ست که در معالم التنزیل از مرتضی علی رضی نقل کرد
که این آیه در قصه نمرود جبار ست چون سلامتی ابراهیم از آتش مشاهده کرد گفت
بزرگی دارد ابراهیم که او را از چنین آتش رهانید من خواهم که با سمان روم و او را ببینم
اشراف و ارکان مملکت گفتند که آسمان بغایت بلند ست و مرتفع و رفتن بر و بآسانی
میسر نمی شود نمرود نشنید و فرمود تا صرحی ساختند بغایت بلند بمدت سه سال و چون
در آن وقت آسمان را همچنان دید که از زمین می دید روز دیگر آن بنا بیضا و القصه چون
آن صرح از پای در او فتاد و خلایق بسیار کشته شده نمرود چشم گرفته و گفت بر آسمان
روم و با خدای ابراهیم ع که مشاره مرا بیفگند جنگ کنم پس چهار کرگس را بپرورش
کرده تا قوت تمام گرفتند و صندوق چهار گوشه بساخت و در یکے بالا و دیگرے زیر در
راست کرد و هر چهار طرف او چهار نیزه که زیر و بالا توانستی شد تعبیه نمود پس کرگسان
را چند روز گرسنه بداشت و چهار مرد از بر سر نیزه ها تعبیه کرد و اطراف صندوق را
بالاے کرگسان بسته و آنیشان از غایت جوع میل بالا نموده جانب مردار پرواز کردند
و صندوق را که نمرود با یک تن دیگر در انجا نشسته بود بهوا بردند و بعد از یک شبانروزے
در بالا را کشاده نگاه کرده آسمان را همان دید که بر زمین مے دید رفیق خود را
گفت تا در زیر را بکشاد و گفت بنگر که چه می بینی آنکس نگاه کرد جواب داد که بغیر آب
چیزے دیگر نمی بینم بعد از یک شبانروز دیگر که در بالا بکشاد همچنان بود که روز اول مشاهده
نموده و رفیق وے در زیر بگشود فرمود که بغیر از تاریکی چیزے دیگر مشهود نبود نمرود بتهدید
را با مردار سرنگون کرد کرگسان میل بزیر کردند در وقت فرو آمدن آواز مهیب
اجنحه کرگسان ظاهر شد که کوهها از فزع آن نزدیک بود که از اماکن خود زایل گردد و در
حیوة الحیوان مسطور ست که کرگس جانور ایست که از همه مرغان عظیم الجثه و سریع
الطیران ست بمرتبه که یکروز از مشرق بمغرب می رود و ارباب سیر ناقل اند که چون

العطایا سمها را از عطاے منصب نبوت اکرام فرمود و ارباب اخبار آورده اند که چون
ابراهیم ع را در آتش انداختند و بخانهاے خود باز گشتند نمرود مردود هفت شب
پیاپے چنان بخواب دید که ابراهیم ع زنده ست و هر روز با قوم میگفت که چنان بخواب دیده ام
و ایشان میگفتند که این اضغاث احلام ست اگر ابراهیم کوه سنگین می بود گداخته میشد
نمرود را این سخن بدل قرار نمیگرفت آخر روزے بر بالاے مناره برآمد که به بیند حال
ابراهیم ع را و بجانب آتش نگاه کرد ابراهیم ع را دید خوش بسلامت در میان گل و
ریحان نشسته و چشمهٔ آب در نظر او پیدا شده و شخصی دیگر بصورت او با ابراهیم ست نمرود
متحیر شد و آواز برآورد و گفت ای ابراهیم ع این چه حالت ست و این مرغزارے و ریاحین
از کجا آمد ابراهیم ع جواب داد که خدایتعالی براے من ایجاد کرد نمرود گفت این شخص
کیست که با تو نشسته است ابراهیم ع گفت فرشته که موکل بر سایه است وے را خدایتعالی
براے من فرستاده ست تا مرا انیس باشد نمرود گفت خداے تو بزرگ ست که قدرت
و عزت او باین مرتبه باشد که من مشاهده میکنم اے ابراهیم توانی که از میان آتش
بیرون آئی گفت آرے برخاست و در آتش روان شد و بیرون آمد و در بعضے روایات
وارد گشته که چون نمرود گفت اے ابراهیم بیرون آئی گفت نیایم که جایم نیک خوش ست
و ندیمانم بغایت شایسته و مروی ست که چون ابراهیم ع از آتش بیرون آمد نمرود
دست از تعرض ابراهیم ع باز داشت و آنجناب خلق را باسلام دعوت میفرمود و مردم
با وے ایمان می آوردند نقل ست که نمرود گفت اے ابراهیم من میخواهم که با خدای
تو تقرب جویم و چهار صد هزار و بروایتی چهل هزار گاو و صد هزار گوسفند و شتر قربانی کنم
ابراهیم ع فرمود که از تو قبول نخواهد کرد تا وقتیکه از شرک چیزے در سینهٔ تو بود
گفت اے ابراهیم نمی توانم که ترک ملت خود کنم مگر قربان خواهم کرد و آنچه گفت فرمان
نمود در تفسیر حسینی در آخر سورهٔ ابراهیم ع در تحت آید وقد مکروا مکرهم و عند الله مکرهم و

بتپش نماند و چهل شبانروز نیز گفته اند گویند که جناب رب العالمین از کمال عاطفت با
ع فرمود تا روضه از ریاض جنت آورده در زیر قدم شریف خلیل خویش مبسوط گرد
و همچنین منقول ست که اسرافیل مامور شد که هر صباح و مسا مطعومات لذیذه از بهشت
جهت تناول ابراهیم می آورد در تاریخ الخمیس منقول ست که در بعض روایت وارد
گشته که نمرود دخترے داشت رغضه نام چون ابراهیم ع را در آتش انداختند
رغضه پیش نمرود آمد و اجازت طلب کرد که برای معاینه حال ابراهیم ع رود و ببیند که
حالش در آتش چه شد نمرود گفت القرة العیون آتش ابراهیم را سوخته خاکستر
ساخته دخترش مبالغه نمود آخر الامر نمرود اجازت داد هرکاهیکه رغضه آمد و بجانب
ابراهیم ع نظر نمود دید که در احسن حال ست و جمله آتش بر او گلزار گردیده گفت ای
ابراهیم ع آیا آتش ترا نسوخت ابراهیم ع فرمود که شخصی که در دل معرفت الله دارد
و بر زبانش بسم الله الرحمن الرحیم جاری باشد او را آتش نمی سوزد رغضه عرض کرد
اے ابراهیم ع از تو اجازت میخواهم که نزدت بیایم ابراهیم فرمود اول بگو لا اله
الا الله ابراهیم خلیل الله بعد ازان نزدم بیائی و خوف و ترس نکنی چون رغضه لا اله
الا الله ابراهیم خلیل الله گفته در آتش در آمد آتش بر او هم سرد شد و دختر اسلام آورد
پس ازان پیش پدر رفته و حال آنکه قبل از رسیدن رغضه حال اسلام آوردنش بسمع
نمرود رسیده بود چون رغضه حاضر شد نمرود نصیحت بسیار نمود که از دین ابراهیمی برگردد
رغضه ازین امر ابا نموده اقبال نساخت نمرود چون مایوس شد رغضه را بعذاب سخت
مبتلا نموده در بندش مسمار آهنی فرو کوفت خداوند کریم بجبرئیل امین حکم فرمود که رغضه را
از میان آن طاغی باغی بردار جبرئیل بموجب فرمان رب جلیل رغضه را برداشت و فلیکه
ابراهیم از ملک نمرود بهجرت فرمود جبرئیل ع رغضه را بخدمت ابراهیم ع آورد آنحضرت
رغضه را با پسر خویش مدین نام تزویج کرد پسر اولاد از بطنش بوجود آمد جناب واهب

نزدیک رسید جبرئیل ع حاضر شد و گفت هل لک من حاجة یا ابراهیم ترا هیچ حاجت هست
ای ابراهیم پس ابراهیم فرمود اما الیک فلا حاجة مرا با تو هیچ حاجت نیست جبرئیل ع گفت بآنکس که حاجت
داری مسألت نمائی ابراهیم ع فرمود حسبی من سوالی علمه بحالی و قیل لما قال جبرئیل
هل لک من حاجة قال ابراهیم لیس من النفس دعوی ولا من نمرود شکوی ولا من النار
بلوی ولا اطلب سوی المولی یعنی کفایت میکند از سوال من علم او تعالی بحال من و گفته
اند که هرگاهیکه جبرئیل ع گفت از ابراهیم که آیا هست ترا حاجتی ابراهیم فرمود که نیست
از نفس دعوی و نه از نمرود شکوی و نه از نار بلوی و نمیخواهم من سوای مولی لاجرم
خدایتعالی باتش فرمود که چون خلیل من از طبیعت خود بیرون آمد تو نیز از طبیعت خود بیرون
آئی چنانچه میفرماید قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراهیم گویند که غیر از بند که بر دست
و پای ابراهیم ع بود آتش چیزی دیگر را نسوخت ابن عباس رض میفرماید که اگر خدایتعالی
نمیفرمود سلاما علی ابراهیم هر آینه ابراهیم ع از سرما هلاک میشد و ارباب اخبار آورده
اند که چون ابراهیم ع را در آتش انداختند جبرئیل بیامد و پر خویش بران آتش زد چهل
ارش در چهل ارش همه ارغوان و ریاحین بشگفت و چهار چشمه آب روان شد و آن
درختها که هیزم آنرا آورده بودند هر یک بحال خود باز گشت و سبز شد و شاخ و میوه تر آورد
از درخت خرما خرما و از شجر انگور انگور و غیر آن و مرغان بر سر درختان نشستند و نوازون
گرفتند فرشته بیامد و او را از آفتاب سایه نمود و دیگری او را یاد میکرد و جبرئیل ع
تختی از بهشت آورد و او را بر آنجا نشاند و پیراهن ریشمی از بهشت در ابراهیم ع
پوشانید گویند خدایتعالی در میان آتش برای ابراهیم ع قبه از نور آفرید و فرشته
را فرمود تا بیاید و ابراهیم ع را مونس باشد آن فرشته حاضر شد بصورت ابراهیم علیه السلام
و عرق از پیشانی نورانی آنجناب پاک میکرد آورده اند که چون خطاب آمد که یا نار کونی
بردا و سلاما علی ابراهیم هفت شبانه روز از هیبت آن خطاب آتش را در همه عالم هیچ

من دون الله افلا تعقلون و آتش قهر نمرود مردود از ملاحظه آن حال و استماع آن مقال
التهاب و اشتعال یافت بعد از تقدیم مشورت ناظر بسوختن ابراهیم ع قرار داد و حبس
فرمود تا هفت سال و حکم کرد تا محوطه وسیعه مرتب گردانیدند و هیمه بسیار در آنجا جمع آوردند
آتش در آن زدند و شعله آتش بمرتبه بلند شد که مرغان هوا از محاذی آن آتش نمی توانست
گذشت و چنان شرقه میکرد که آواز او بحدود شام می شنیدند و آن حایط و آتش
در نواح کوفه بود القصه چون آتش افروخته شد در شهر منادی کردند تا اهل شهر بصحرا
بنظاره بیرون آمدند و ابراهیم ع را از زندان بیرون آوردند بند بر پای نهاده و کمندی
در گردن افگنده و بزنجیر دست و گردن بسته پس تابوتی بیاوردند و ابراهیم ع را در آن
تابوت نهادند و بروغن لفظ بیندودند و چون خود استند که در آتش اندازند نتوانستند
متحیر فرو ماندند و بتعلیم شیطان منجنیق ساخته ابراهیم ع را عریان کرده دست و پا بسته
در منجنیق نهادند و بآتش انداختند و چون ابراهیم علیه السلام از منجنیق جدا شد افغان از
ملایکه مقربین برآمد و آسمانها و زمین ها برای ابراهیم ع بگریستند و گفتند بار خدایا یک
موحد در روی زمین ست و برا باتش خواهند سوخت اما در این چه حکمت ست ما را
دستوری فرما تا او را نصرت کنیم خطاب آمد که نزد وی بروید اگر از شما یاری خواهد یاری
دهید و اگر توکل بر من کند با من او را بگذارید فرشته که موکل باد ست بیامد و گفت ای ابراهیم ع
اگر فرمای من ریح عقیم عادیان را بر ایشان گمارم تا همه را زیر و زبر کند و فرشته موکل
آب آمد و عرض کرد ای ابراهیم ع اگر اشارت فرمای من طوفان بر ایشان بیارم
که همه را غرق گردانم فرشته موکل زمین حاضر شد و گفت ای ابراهیم ع اگر خواهی جمله را بزمین
فرو برم همچنین اصناف ملایکه می آمدند که از ما یاری جوید ابراهیم ع میفرمود خلوا بینی
و بین حبیبی یفعل ما یشاء بگذارید میان من و میان حبیب من هر چه خواهد بفرماید و
قال قد سبق منی التسلیم فیجوز بعد التسلیم الاختبار و آورده اند که چون ابراهیم ع بآتش

نمرود گفت پروردگار تو کیست ابراہیم ع جواب داد کہ خدائے من زندہ کنندہ و میراننده
نمرود گفت کہ من باین صفت موصوفم آنگاہ دو زندانی را حاضر ساختہ یکے را بکشت
و دیگرے را خلاص کرد و گفت اینک میرانیدم و زندہ گردانیدم ابراہیم ع ازین سخن
اعراض نمودہ دست در برہان روشن زدہ گفت خدای من آفتاب را از مشرق
بیرون آرد اگر تو مے توانی از مغرب طالع گردان فبهت الذی کفر نمرود از معارضہ عاجز آمدہ
ابراہیم ع ازان معرکہ بسلامت بازگشت و از سر اہتمام و اجتہاد خلایق را بملت حنیف
خواندن گرفت و چون خواست کہ عجز و انکسار اصنام بر فرق انام ظاہر شود در روز عیدیکہ
اہالی بابل بعبیدگاہ مے رفتند بہانہ سقم چنانکہ آیۂ وانی ہدایہ فنظر نظرۃ فی النجوم
فقال انی سقیم دلالت بر امنعنی میکند در شہر توقف فرمود و ہمراہ قوم بعبیدگاہ نرفت بعد
غیبت کفار در بتخانہ را بگشاد و اکثر بتان را در ہم شکست و تبر را بر گردن بت بزرگتر
نہاد و مردم از صحرا بازگشتہ بعبادت معہودہ بہ بتخانہ در آئین از مشاہدہ آنصورت فریاد
و فغان بر آوردند و نمرود را از کیفیت حادثہ مطلع گردانیدند و جمعیکہ در وقت توجہ بعبیدگاہ
از ابراہیم ع شنیدہ بودند کہ میگفت تاللہ لاکیدن اصنامکم ان تولوا مدبرین یعنے بخدا
سوگند کہ من کیدے کنم و مکرے بسازم با بتان شما بعد از انکہ پشت برود ہید آن را بعرض
نمرود مردود رسانید حد الکافر مقہور با حضار ابراہیم فرمان داد چون ابراہیم ع
حاضر شد گفت تو کردۂ این فعل را با معبود آن ما آنحضرت فرمود کہ بزرگترین ایشان این کار کردہ
و این کلام بر وجہ استہزا از خلیل واقع شدہ نہ بر سبیل جد و گفت بپرسید از بتان خود
اگر توانند نمرود پس رجوع بنفسہاے خود کردند و با یکدیگر گفتند شما خود ظالم بودہ آید
بسبب این سوال از ابراہیم ع و مشرکان در رعایت حجالت سر ہا در پیش افگندہ گفتند
تو میدانی کہ ایشان سخن نمیگویند و ابراہیم ع بار دیگر الطایفہ را مخاطب ساختہ بر وجہ
معجز بیان آوردہ کہ اتعبدون من دون اللہ ما لا ینفعکم و لا یضرکم اف لکم و لما تعبدون

چند بار میان آذر و ابراهیم علیه السلام مناظره و مجادله واقع شد چنانچه قرآن مجید
بذکر آن ناطق ست و بعد از شیوع این قضیه کیفیت واقع بسمع نامبارک نمرود رسید
باحضار ابراهیم فرمان داد خلیل الرحمن بیارگاه نمرود شتافته مانند دیگران سر بسجده تنها
در تفسیر منیر مذکور است که چون ابراهیم ع بشهر در آمد او را نزد نمرود بردند و او مردی گریه
منظر بود ابراهیم ع او را بدید که بر تخت نشسته و غلامان ماه منظر و کنیزکان پری پیکر گرد
تخت او صف زده از مادر پرسید که این چه کس ست که مرا بدیدن او آورده گفت خدای
همه است پرسید که ملازمان بر حوالی تخت کیانند گفت آفریدگان اویند ابراهیم ع
بتبسمی فرمود گفت ای مادر چگونه است که خدای تو از خود دیگران را خوبتر آفریده است
بایستی که او از ایشان خوبتر بودی القصه نمرود پرسید که چرا مرا سجده نکردی
ابراهیم ع فرمود که من غیر پروردگار خود را سجده نمیکنم نمرود گفت پروردگار تو کیست
ابراهیم ع فرمود پروردگار من آنکس ست که می میراند و زنده میگرداند و جواهر التفسیر
مسطور ست که روایتی آنست که در آن زمان قحطی روی نموده بود که بی شائبه
مبالغه آدمی آدمی را بخوردی و برادر از برادر متاع حیات غارت کردی سپهر برین
از صبح تا شام بقرص آفتاب قناعت میکرد آنرا نیز بردای ابر می پوشید تا از طمع
گرسنگان مصئون ماند و از افق منور هر شب گرده بر می آورد و بپرده غمام مختفی
میساخت تا از زخم چشم بینوان چشم زخم نیابد القصه نمرود بطریق احتکار غله چند
که ذخیره داشت بمردم میفروخت و هر که بطرف غله آمدی از و پرسیدی که من کیم
او را بایستی گفت انت ربی و در اثنای آن سجده بجای بایستی آورد تا غله بدو فروختندی
حضرت ابراهیم ع را نیز مقداری غله احتیاج افتاد و بدان سبب نزد نمرود آمد نمرود
از او پرسید که من کیم گفت بنده از بندگان خدای عز و جل گفت مرا سجده کن گفت
من خدا را سجده میکنم و روی عبادت جز برای پروردگار خود بر زمین نمی نهم

و بروایتی بعد انقضای پانزده سال خلیل ملک متعال شب هنگامی از زاویهٔ اختفا
بیرون خرامیده در تفسیر حسینی مذکور است که چون ابراهیم بزرگ شد مادرش باز گفت
که پسر تو که آنروز خبر مرگ او بدروغ گفته بودم بجوانی رسیده است در غایت خوبروی
و نیکخوی پس آذر را بغار آورد ابراهیم ع را با او نمود آذر بجمال پسر خویش خوش گشته
و مادر او را گفت این را از غار بخانه آور که بملازمت نمرود برهم آذر برفت و مادر ابراهیم ع
را از غار بیرون آورد وقت نماز شام بود و در پایان غار گله های اسپان و شتران
و رمه های گوسفند آن جمع بود ابراهیم ع از مادر پرسید که اینها چه چیز است مادر وی را
از هر جنسی خبر داد و نام بگرفت ابراهیم ع گفت هر آینه اینها را پروردگاری باشد که آفریده
است و خالی روزی میدهد پس مادر را گفت که هیچ مخلوقی را از خالقی چاره نیست
که آفریده کار او باشد و بمدد تربیت او پرورش یابد پروردگار من کیست مادرش
گفت من پروردگار توام گفت پروردگار تو کیست گفت پدر تو گفت خدای او
کیست گفت نمرود ابراهیم ع گفت خدای او کیست مادرش بانگ بر وزد که مثل این
سخنان مگو که خطر کلی دارد و ابراهیم ع با مادر بجانب شهر روان شد و چشمش بر زهره
افتاد بر سبیل استفهام گفت هذا ربی و چون زهره غروب نمود از او اعراض فرموده
در ماه نگریست و گفت هذا ربی و قمر نیز غروب گشته شب درگذشت چون خورشید
انور علم جهان افروزی برزد ابراهیم ع گفت هذا ربی هذا اکبر و بعد از آنکه زوال آفتاب
را نیز مشاهده نمود بر زبان الهام بیان گذرانید که انی وجهت وجهی للذی فطر السموات
والارض حنیفا و ما انا من المشرکین آورده اند که بعد از بیرون آمدن ابراهیم ع
تو تا آنحضرت را بخانه برده باذر نمود و تا زمانیکه خلیل الرحمن بطعن بتان زبان نگشوده
بود آذر نسبت بآنجناب شفقت میکرد و چون ابراهیم ع بهدایت و ارشاد
فرق عباد مامور گشته خواص و عوام را بدین حق دعوت فرمود و از عبادت اصنام نهی کرد

روزے کہ منتہی بشبے میشد کہ آن نطفۂ مطہرہ در رحم مادر قرار باید نمرود بواسطہ
اہل نجوم اینحال را معلوم نمودہ فرمود تا جمیع مردان از شہر بیرون رفتند و بدور
معتمدان گماشت کہ کسے را بشہر نگذارند و زنان را نیز بیرون آرند اتفاقاً
را دران شب مہمی ضروری پیش آمد بنابر اعتمادیکہ بر پدر ابراہیم علیہ السلام داشت او را جہ
کفایت الکار بشہر فرستاد و آزر بقصر بادشاہ رفتہ و مہم را ساختہ درحین مراجعت چشمش
بر تونا افتاد کہ تماشائے قصر نمرود آمدہ سیر میکرد آتش شہوتش اشتعال یافت
بامریکہ مستلزم انتقال آن نطفہ پاک بود قیام نمود و مادر ابراہیم علیہ السلام حاملہ شدہ حمل خود
از مردم پنہان میداشت چون نزدیک بآن رسیدہ کہ روے زمین از فر وجود خلیل
زیب و زینت پذیرد مادرش چنانچہ در مستون الاخبار مسطور ست سر وا بہ کہ جہت اخفاء
فرزند خود در زیر زمین ترتیب نمودہ بود یا بغارے کہ در بیرون شہر بود رفتہ وضع
حمل فرمود بطریقیکہ کسے بران وقوف نیافت و آبراہیم علیہ السلام دران موضع پرورش یافت
ہر گاہیکہ مادرش دیر تر بدو آنجا میرسید انگشتان خود را می مکید از یکی شیر و از دیگری عسل بیرون می آمد و موجب
تغذیہ و تسلیۂ نفس نفیس ابراہیمی میشد و از مادر ابراہیم علیہ السلام مرویست کہ گفت روزی بطرف انگشتان ابراہیم علیہ السلام نظر کردم دیدم
کہ از یکے آب و از دیگرے شیر و از سیومے عسل و از چہارمی تمر و از پنجمی سمن بیرون می آید و گویند جبرئیل علیہ السلام می آمد و
پیرخویش شیر و عسل بابراہیم علیہ السلام میداد و از نیجاست کہ کودکان انگشت می مکند و خبریست کہ چون ابراہیم علیہ السلام در وجود
آمد ہم بتان نگونسار شدند و ہم ایوان نمرود بیفتاد و درہای آسمان بکشادند و کوہہا سر برآوردند و فرشتگان
شادی کردند و منجمان و کاہنان فریاد برآوردند کہ آن مولود مسعود از رحم مادر
بوجود آمدہ نمرود از ان حال غمناک گردیدہ تفحص آن کودک را بجد گرفت آوردہ اند کہ ابراہیم
علیہ السلام بروز چند ان مے بالید کہ کودکان در ماہے و بماہے چندان بزرگ میشدند کہ اطفال
دیگر بسالی و بروایت محمد بن اسحٰق پانزدہ ماہ دران غار بماند و بروایت وہب بن منبہ
سیزدہ ماہ و بروایت کلبی ہفت ماہ و بیشتر برانند کہ یکسال بیش دران غار نماند

ن کنعان بن حام بن نوح علیه السلام نجیم نمرود بن سارو غ بن ارغو ابن
لخ ششم نمرود بن کنعان بن المصاص بن لفطا و فرعون هم سه کس بوده اند
ول سنان الاشغل بن علوان بن العمید و او فرعون ابراهیم ع بود دوم ریان
ن الولید و او فرعون یوسف علیه السلام بود سوم ولید بن مصعب و او فرعون موسی ع
بود در جواهر التفسیر منقول ست که امام ابو جعفر سجاوندی نام نمرود را بضم نون تصحیح
نموده و باتفاق علما حرف آخر از اسم او ذال معجمه ست باتفاق ارباب اخبار
او اول کسی ست که اختراع تاج کرده آنرا بر سر نهاد و علم تکبر و تجبر افراشته
زبان بدعوے الوهیت کشاد و آن سرکش بدکیش تبان مشابه صورت خویش
تراشیده باطراف ولایت فرستاده مردم را بعبادت آنها مامور گردانید در جواهر التفسیر
منقول ست که در بعضے از تفاسیر ست که نمرود طاغی حضرت آفریدگار را جل ذکره منکر
نبود اما دعوے جبارے میکرد بر حلول چنانچه بعضے نصارے در حق عیسے بن مریم ع
همان اعتقاد دارند و مذهب حلولیان آنست که باری عز اسمه باشخاص فرود آمده تعالے
الله عما یقول الظالمون علوا کبیرا و قولے آنست که او هم آفتاب و ستارگان را می پرستید
و هم تبان را پرستش میکرد و هم خلق را بعبادت خود میفرمود و غیر از ین اقوال در کشف و در
اثنائے فتنه و فساد آن سرخیل اهل عناد روزے جمعی از منجمان و کاهنان بلاد بتش
رفته عرض کردند که از اوضاع فلکی ما را چنان معلوم میشود که امسال در دار الملک
تو شخصے متولد گردد که چون اندک زمان عمر او بگذرد مردم را بقبول دینی مجدد ترغیب
نماید و اساس بادشاهی ترا منهدم سازد نمرود باستماع این سخن متغیر گشته امر
فرمود که عورات قابله بی تحاشی نجا منها دراینده و از حال نسوان حامله واقف بوده هر
پسرے که قدم از کتم عدم بعالم وجود نهد بازش معدوم گردانند و کسائی
روایت میکنند که در وقتیکه آن اعین انیکم کرده بود صد هزار طفل بقتل رسیدند و در

پانزده سال در غاری یا در سردابه که بادرش از وهم نمرود بجهت او مرتب نمو
بود بسر مے برد و چون از موضع اختفا بیرون خرامید در سن شانزده سا
یا بست و هفت سالگی نمرود و متابعانش را بملت حنیف دعوت فرمود و بران حض
ده صحیفه که محتوی بر حکمت و موعظت بود نازل گشت و چون کفار آنحضرت را در منجنیق
نهاده در آتش انداختند و نیران بروے گل و ریحان شد پس از انقضاے
سه روز یا هفت روز بالتماس نمرود از ان مکان بیرون آمد و در سن سی و هفت
سالگی بسنت ختان قیام نموده و شریعت آن پیغمبر بزرگوار علیه السلام ناسخ ملت
نوح ع بود و در تعمیر قری و بلاد اهتمام تمام میفرمود و در ایام آنجناب و اولاد طاهرین
او مداین و امصار بسیار عمارت یافت و صنعت آنجناب زراعت و حراثت بود و پیوسته
بدهقنت اشتغال میفرمود و نزد جمهور مورخان نمرود بن کنعان مالک ممالک شرق
و غرب بود بلکه بقول اکثر مورخان تمامی ربع مسکون در تحت تصرف آورده و در متون الاخبار
و بعضے دیگر از کتب مسطور ست که هیچکس از ملوک تمامے ربع مسکون را تصرف ننموده
الا چهار کس دو مومن دو کافر مومنان سلیمان ع و ذو القرنین و کافران نمرود و بخت نصر
اما تسخیر بخت نصر جمیع بلاد را نزد اهل تحقیق بثبوت نه پیوسته بلکه اکثری از متقدمین
و متاخرین آن روایت را تضعیف نموده اند و فقیه ابو اللیث در بستان شداد بن عاد را
بعد نمرود ذکر فرموده است و در روضة الصفا مسطور ست که نمرود بن کنعان بن کوش
بن ارم بن سام بن نوح بود و در حیواة الحیوان الحیوان منقول ست که نمرود شش
کس بوده اند اول نمرود بن کنعان بن حام بن نوح ع و او یکے از ملوک زمین ست
که مالک شد تمامی روے زمین را در زمان ابراهیم ع بود و دوم نمرود بن کوش بن کنعان
بن حام بن نوح ع و او صاحب النسور است و قصه او مشهور ست و سوم نمرود
بن باش بن کنعان بن حام بن نوح ع و چهارم نمرود بن سنحار بن نمرود بن کوش

اول کسیکه ترتیب نمود لشکر بر میمنه و میسره و قلب ابراهیم است هنگامیکه لوط را اسیر و مال
غنیمت کرده بودند و آنجناب برای جنگ انها تشریف برد لشکر را بر وجه مذکور بیاراست
و اول کسیکه سراویل یعنی پاجامه پوشید آنجناب بود و در عرایس ثعلبی مذکور است
که حق تعالی بر ابراهیم ع وحی فرستاد که تو گرامی ترین اهل روی زمین هستی
نزد من و سجود میکنی باید که زمین عورت ترا نه بیند پس ابراهیم ع ایجاد سراویل کرد
و از ابن عباس مرویست که اول کسیکه از مال خود تصدق برآورد ابراهیم ع است
و از ابن ابی الدنیا مرویست که اول کسیکه معانقه نمود آنجناب بود و اول پیغمبری است
که در راه خدا هجرت فرمود و اول کسی را که در روز جزا حله پوشانند آنحضرت خواهد
بود بعد ازان رسول مقبول صلے الله علیه و آله وسلم حله خیر خواهند پوشانید و رسول
مقبول صلے الله علیه و آله وسلم جانب یمین عرش تشریف خواهد داشت و اول کسیکه طلب مهمان نمود و اول کسیکه
اصرار بر دعا نمود ابراهیم ع بود وهنگامیکه قوم از آنجناب اصرار بر دعا کردند و از محمد بن
کعب مرویست اول کسیکه اضافت ضیف نمود و اول کسیکه ثرید برای مهمانان
طیار ساخت ابراهیم ع بود در تفسیر عزیزی منقول است که ویلمی روایت کرده که اول کسیکه
نان شیرمال پخت ابراهیم ع است که برای مهمان خود مے پخت و میخورانید و در قصص
مهاجر آورده که ابراهیم ع مال بسیار داشت چنانچه دوازده هزار سگ داشت که
قلاده های آنها زرین بود سوائے یمین و برنجین و آهنین که داشتند و گوسفندان
آنجناب مشک بجائے پشک مے افگندند و کلبے روایت میکند که ابراهیم ع
بر سر چهار راه و درمیان بیابان سرائے ساخته بود و کسان نشانده تا هر غریبی
که برسد مهمانداری کنند و ابراهیم ع را ازینجهت ابوالضیفان میگفتند و اگر چند روز
آنجناب گرسنه بودے تا مهمان نے یافت طعام نے خورد براه بیرون می رفت
و با غلامان میفرستاد تا مهمانے مے آورند و در روایتے بعد از تولد مدت

که اے ابراہیم شتابی کردی وعجلت نمودی قبل آنکہ ترا امر کنم بآلہ کہ ازان ختنہ کنی
ابراہیم ع عرضکرد اے پروردگار مکروہ نپنداشتم کہ در بجا آوری احکام تو تاخیر نمایم و
در لفظ قدوم اختلاف ست بعض گفتہ اند کہ قدوم نام مکانے ست ونزد بعضی قدوم نام
کہ نجار ست وآنہا کہ اسم مکان گفتہ اند در اینہم اختلاف واقع ست نزد بعضے
قریہ است در شام وبعضے بر انند کہ نام شہریست در سراۃ وراجح این ست کہ مراد
در حدیث از قدوم آلہ نجار است وآین سنت ازان پیغمبر بزرگوار تا انقراض عالم یادگار
باقی ماند وآول کسیکہ از ختان وسمہ خضاب نمود وآول کسیکہ شیب را ملاحظہ کرد ابراہیم ع
بود وآز ابو سعید خدری رضہ مروی ست کہ اول کسیکہ موی محاسن او سفید شد ابراہیم
ع ست وچون سفیدے در محاسن مبارک وے ع پدید آمد وتا آنزمان بیاض
لحیہ در افراد انسان ظاہر نگشتہ بود بنا بر آن ابراہیم ع اظہار اضطراب نمودہ حقیقت
حال را از بارگاہ احدیت سوال فرمودہ خطاب آمد کہ اے ابراہیم این وقار ست
کہ بتو ارزانی داشتہ ام ابراہیم ع مسرور گشتہ گفت اللہم زدنی وقارا در روضۃ الصفا
مسطور ست کہ سبب ظہور این صورت آنکہ قادر بیچون اسحق را در کبر سن باو ارزانی
داشت کنعانیان گفتند عجب حالت ست کہ ابراہیم وسارہ فرزندان عیز را بخود بلبت
سید ہند وتربیت می نمایند لاجرم خداوند بیچون بجہت دفع تہمت ابراہیم اسحق را
چنان شبیہ بابراہیم ساخت کہ او را بعد از ظہور محاسن از پدر فرق نمیکردند بنابران
حکمت الٰہی اقتضاے آن کرد موے محاسن شریفش سفید شد تا خلایق را معلوم
گردد کہ ابراہیم کدام ست واسحق کدام واللہ اعلم وآول کسیکہ نعلین پوشید وآول کسیکہ
سفرہ ضیافت گسترد وآول کسیکہ موی لب تراشیدہ وآول کسیکہ ناخن قطع نمود
وآول کسیکہ خطبہ بر منبر خواند وآول کسیکہ سواک واستنشاق واستنجا باب نمود
اول کسیکہ موے بغل گرفت وآول کسیکہ در موی سر فرق ساخت خلیل الرحمن ع ست

بابل تولد شده و از ابن مسعود مرویست که رسولخدا صلی الله علیه وآله وسلم فرمود که ابراهیم
خلیل الله در اول روز دیجه بوجود آمد و از ابن عباس منقول ست که ابراهیم ع در غوطه دمشق
در قریه که موسوم بزره از کوه ست و نامش قاستون ست تولد شد چنانچه در دره منثور
منقول ست و در روضة الصفا مسطور ست که بعضی مولد آنجناب بسکر گفته اند و بناحیه
حیران نیز گفته اند و اصح اقوال آنکه مسقط الراس او از اقلیم بابل موضعی بود که آنرا
کوثی میگفتند والله اعلم و منقول ست که رنگ همایونش سرخ و سفید و تمام قامت و
اشهل العینین و عریض الصدر بود و ابراهیم ع در اوایل سنه دو هزار از خلق آدم علیهم السلام
پیدا شده و در میان آنجناب و نوح علیهما السلام ده قرن بود چنانکه حاکم از واقدی
نقل کرده و آنجناب اول در زبان سریانی تکلم میفرمود و وقتیکه از خوف نمرود گریخت و از
نهر عبور فرمود تکلم بزبان عبرانی نمود و از ابی امامه مرویست که جناب رسولخدا صلی الله
علیه وآله وسلم فرمود در میان ابراهیم و نوح ده قرن بوده و نمرود از مردمانیکه برای
طلب ابراهیم علیه السلام فرستاده بود گفته که وقتیکه شما او را بیابید که تکلم بزبان
سریانی میکند بیارید پس حقتعالی زبان ابراهیم ع متغیر ساخت بعبرانی هنگامیکه از
دریا عبور کرد بنابران موسوم بعبرانی شد و اما از زبان سریانی ابن سلام رض روایت
میکند که حق تعالی جل شانه وقتیکه آدم ع را اسما تعلیم فرمود و این تعلیم بسریانی بود یعنی
پوشیده تعلیم نمود و آدم ع بان نطق فرمود از الوقت موسوم بسریانی گشت و
اول کسیکه ختنه کرد ابراهیم ع بود و قبل ازان معهود نبود از ابوهریره رض مرویست
که ابراهیم ع ختنه کرد در قدوم در سن یکصد و بیست سالگی و بعد ازین هشتاد
سال زندگانی فرمود و موسی بن علی بن رباح از پدر خود روایت میکند که وقتیکه
ابراهیم ع مامور بختنه شد آنوقت حسن شریف هشتاد سال بود عجلت فرموده
از قدوم ختنه نمود در و بر آنجناب اشتداد کرد بجناب اقدس الهی دعا کرد وحی آمد

وطائفه را عقیده آنکه میان ایشان عقد زوجیت منعقد نگشته بود و در روایت دوم آنکه آذر عم
حقیقی ابراهیم ع بوده است و تائید میکنند اینمعنی را بآنچه در کلام الهی واقع گشته و اذ
قال ابراهیم لابیه آذر و دیگر آیات بینات ربانی که در قصهٔ خلیل الرحمن نازل گشته تائید
اینقول می نماید و پدر او در لقول اکثر مورخان ناخور نام داشت و مادرش سبکی بنت
عوسیان بن قحطان بوده است در روضة الاحباب مسطور است که در میان ناخور و ارفخشد
بن سام بن نوح علیه السلام پنجپدر واسطه بوده اند و بعضی از اهل خبر کمتر نیز گفته اند
در معارج النبوة مذکور است که او زنی بخواست آمنی نام بنت نمر ابراهیم ع از وی متولد
شد در روضة الصفا مسطور است که آذر که او را تارخ نیز گویند مروی بود از کوثار که
قریه بود از قرای کوفه والله اعلم و تارخ در سن یکصد و هفتاد سال در مصر اربیغا لم
انتقال کرد و قبرش هم در مصر است والله اعلم ابراهیم علیه السلام
ابراهیم اسمی است اعجمی مرادف اب رحیم چنانکه مشهور است و در قرأت ابن عامر
ابراهام و نزد بعضی ابراهوم و نزد بعضی ابرهم بفتح ها چنانکه ابو حاتم سجستانی قرارة بعضی
نقل کرده ابرهم بکسر ها بدون یاد این قراءت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی است و ابراهم
بضم ها و این لغات سته از قراء سبعه منقول است و لقب شریفش خلیل الله و خلیل الرحمن
و کنیت مبارکش ابو الانبیاء و ابو محمد و ابو الضعفان است و از عکرمه مروی است که ابراهیم
علیه السلام افضل الانبیاست بعد نبینا محمد صلی الله علیه و آله وسلم و عن ابی هریره رضی الله عنه
قال خیار بنی آدم و نوح و ابراهیم و موسی و عیسی و خیرهم محمد ع ابراهیم علیه السلام و
مادر آنجناب بروایتی تو نام داشت و بقولی اذینا بنت بربر بن فالخ و نزد بعضی
لیونا و نزد بعضی آمنی بنت نمر نام داشت تولد و مولد شریفش اختلاف است بمذهبی
مولد آنجناب بلده سوس که از اراضی اهواز است بوده و بقولی آنحضرت در بربره از عوطه
دمشق و از حافظ ابو القاسم بن عساکر مرویست که صحیح آنست که آنجناب در کوثا از اقلیم

رغوا بود و این لفظی ست سریانی و معنی آن بعربی قاسم ست و در بعضی نسخ ارغب و فی
طبقات الناصری و فی النسخة الصحیحة للسید الاجل ارغ و هو الصحیح و نام مادرش انت بنت
شعربن عویلم و مدت حیاتش بروایتی دو صد و سی و دو سال بود و بروایت ابن
کلبی دو صد و شصت سال و بروایتی عمر او سه صد و هفتاد و نه سال بود و در مدین
فوت شد و قبر او نیز در شهر مداین ست شاروغ بن ارغوا بروایت ابن حبیب شاروغ
بالغین المعجمة و بروایتی بالعین المهملة و در بعض نسخه شروغ و در بعض نسخه تارخ و فی بعض النسخ شاروغ اسرع
گفته اند بسبب انکه در خیرات عجلت داشت و این شاروغ مرد صالح و عابد و ذاکر
بود علی الدوام و در عبادت سبقت میکرد و بروایت ابن هشام مدت زندگانی او دو صد
و هفت سال بود و در مداین فوت شد و همو بنا مدفون گشت ناخور بن شاروغ
بزبان عربی ماخور روزی را گویند یعنی او را روزی فراخ بود و مادرش نکیه دختر
اخیل بنت عویلم بود و بروایت ابن هشام که در تبیان مسطور گشت مدت حیاتش
یکصد و شانزده سال ست و بروایتی دو صد و چهل و هشت سال بود که در شهر
کنعان فوت گردید و قبرش نیز در کنعان ست تارخ بن ناخور آما نارخ اسم عبرانی
مهلوسیت و بعربی آزر بود و برخی را عقیده آنکه یکی ازان دو اسم لقب او بود و از جوهری
منقول ست که آزر اسم اعجمی ست و گفته اند که عربی ست و پس نارخ و آزر هر دو اسم
بوده اند و از تورزی مرویست که پدر ابراهیم علیه السلام را دو اسم بود نارخ و آزر
و همین ست قول حسن و سدی رضی الله عنهما و امام فخر الدین رازی در بعضی
مولفات خود مرقوم گردانیده که در باب پدر ابراهیم علیه السلام دو روایت اند اول انکه پدر
مومن و موحد بود از رحمت احدیت انتقال نمود و آذر که او را تارخ نیز گویند عم آنحضرت
بوده که ملازمانش را تربیت میکرد و جمعی که برین قول قایل اند متفرق بدو فرقه شده اند
زمره میگویند که آذر والده ابراهیم را بعد فوت پدر آنجناب بحبالهٔ نکاح درآورده بود

از طلسمان بران تخت ترتیب نموده و بران لوح سطری چند کتابت فرموده آبتدائے
آن بسم اللہ العلی الاعلی انا ہود رسول رب الارض والسما الی الملا ممن عاد فدعوتہم الی الایمان
وخلع الاصنام والاوثان فعصونی فاہلکہم الریح العقیم فاصبحوا کالرمیم فاما بروایت سفیان
وعطا بن ثابت وعبد الرحمن بن ثابت بعد از خرابی بلاد عاد حضرت ہود ع بحرم مکہ معظمہ
انتقال فرمودہ دران بلدہ طیبہ می بود تا داعی اجل را لبیک اجابت نمود و قبر مبارکش
بالنود و ہشت پیغمبر دیگر علیہم السلام کہ شعیب و صالح ع از جملہ ایشانند در میان رکن و مقام
وزمزم واقع ست و کعب احبار رض روایت میکند کہ چون ہود ع را عمر بآخر رسید وے
حج و عمرہ گذارد و چون فارغ شد ملک الموت بیاید با حلۂ از حلہاے بہشت ہود ع
گفت این نیکو حلہ ایست ملک الموت گفت خواہی کہ بپوشی ہود علیہ السلام گفت
چہ انخواہم اگر ملک تعالی رضا دہد گفت چرا رضا ندہد ہود علیہ السلام حلہ بگرفت
و در پوشید ملک الموت گفت ای ہود آگاہ باش کہ کفن تست کہ در پوشیدی و من
ملک الموت ام چون ہود علیہ السلام این سخن بشنید لرزہ بر ہفت اندام وی افتاد و زاری
کرد کہ اے ملک الموت دستوری دہ تا بجاے خود باز روم امت را وداع کنم و کودکان
را ببینم گفت فرمان نیست و ہمانجا قبض روح پر فتوح آنجناب نمود جبرئیل آمین بیاید
وحنوط بیاورد و جسد مبارکش را غسل داد و از ہمان حلہ کفن کرد و بر وی نماز گذارد
و میان صفا و مروہ دفن کردند واللہ اعلم فالنخ بن عابر ہود النبی علیہ السلام در تبیان
مسطور ست کہ این اسم سریانی ست و معنی آن بعربی وکیل ست و نزد بعضے رسول ست
و مدت حیات آنجناب یکصد و شصت و ہفت سال بود و بر روایت این کلبی دو صد
و نود سال و بر روایت ابن جنیب یکصد و سے و سہ سال بود و نام مادرش تنساخا
بودہ ست و نزد بعضے نام مادرش یشتا صلہ بود چنانکہ در تاریخ الخمیس منقول ست
و در زیر دیوار بمرد و قبرش در شام ست راغوا ابن فالنخ و بر روایتی ارغوا و بر روایتی

عنایت باران رحمت بر شما باز اید قوم عاد از معاویه بن بکر در خواست کردند که مرثد را
بند کرده نگاه بدارشت نماید و نگذارد که بموضع دعا رود و قیل بن عنتر با قوم خویش در انجا
رفت و گفت خدایا بده قوم عاد را از باران انچه میخواهند فی الحال سه ابر آمد یکی سرخ
و یکی سیاه و یکی سفید و منادی ندا کرد که ای قیل انچه میخواهی ازین سه ابر برای
قوم خود اختیار کن قیل ابر سیاه را اختیار کرد بگمان انکه ابر سیاه باران بسیار دارد
و از انجا بیرون آمد و با قوم خود رو بباد خود نهاد و چون بوادی مغیث که از مساکن ایشان
بود رسیده بشارت ابر بمردم و قبیله خویش رسانید عادیان شادمان شدند و خوشدل
گشتند و متفرج ابر از میان منازل خویش بیرون آمدند عذاب الهی بایشان نازل شد
چه دران ابر ریح عاصف بود که آنرا باد صرصر گویند و در هفت هشت روز تمام عادیان
را هلاک کرد و هود ع با قوم خویش که ایمان با او آورده بودند و چهار هزار کس بودند بسلامت
ماندند و بیخ و بنیاد عادیان برانداخته شد و عادیان ستاصل گشتند و بدوزخ شتافتند
و گویند که این عاد که هلاک شدند عاد اولین بودند که حضرت هود ع بر ایشان مبعوث
گشته و عاد ارم که ایشان را عاد ثانیه گویند ایشان با قوم ثمود هلاک شدند و بدعای
صالح پیغمبر ع و بعد از هلاک قوم هود ع با اهل ایمان بناحیه حضرموت شتافته عمارات
و منازل ترتیب نموده متوطن گشتند و هود ع پنجاه سال دیگر زندگانی یافت انگاه بجوار
رحمت الهی پیوست و مدت حیاتش بقولی چهارصد و شصت سال بود و با عتقاد اهل
تفسیر صد و پنجاه سال و نزد این حبیب یکصد و شصت سال عمر یافت و بروایت کلبی چهارصد
و شصت و سه سال زندگی یافت و بروایت علمای انصاری سه صد و چهل و سه سال
بود و از امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم الله وجهه مرویست که در جبال حضرموت
غاری ست و در ان غار کنند عالی و در پیش آن کنند تختی از سنگ رخام
ساخته و جسد مبارک هود النبی علیه السلام بران تخت نهاده و لوحی

میگفتند و گمان داشتند که باران از ایشان می بارد و بعضی را حافظیه میخواندند بمظنه آنکه
نگاهبان ما در سفر ایشانند و همچنین رازقه و سالمه بخیال آنکه ارزاق و سلامتی احوال
ما بان از ایشان ست و گویند که مدت پنجاه سال هود ع اهل عناد را بشریعت نوح ع
دعوت میکرد و کسی از ایشان بوی نگروید مگر اندکی و گویند چون قوم عاد از بت پرستی
بهدایت هود ع باز نیامدند و آنجناب را دیوانه و مجنون قرار دادند حق سبحانه تعالی
سه سال از ایشان باران باز گرفت و زنان ایشان را عاقر و عقیم ساخت و چون
قوم عاد اصحاب زراعت بودند و دشمنان نیز داشتند برای زراعت بباران و بنا بر
دفع اعدا باولاد محتاج شدند هر چند در اینحال هود ع باستغفار و توبه و ایمان و اسلام
دعوت و دلالت میفرمود تا این شامت از ایشان مرتفع گردد و قوم عاد اصرار و استبداد و کبریت سببی داشتند
از آن منحرف نشدند و ایمان نیاوردند هود ع فرمود که قریب ست که عذاب بر شما نازل شود
قوم عاد مجادله نمودند و گفتند که بیارید عذاب موعود را هود ع فرمود که چشم دارید و منتظر باشید
نزول عذاب را و من نیز با شما از منتظرانیم و نیز گویند که خدا تعالی سه سال از ایشان باران
باز داشت تا بقحط غلا مبتلا شدند و در آن زمان هرگاهیکه بلیه نازل میشد توجه بموضعی
که حالا خانه کعبه در آنجاست میکردند و آنجا پشته بود از ریگ سرخ رنگ که مسلم و مشرک در
دعاها و انجاح مرام رجوع آنجا میکردند و بعد از عرض حاجات و طلب دفع آفات بمطالب
فایز میشدند و از مخاوف خلاصی می یافتند پس قوم عاد تجهیز آن سفر نمودند قیل بن
عنتر و مرثد بن سعد با هفتاد تن از اعیان قبیله خود بمکه رفتند و نزد معاویه بن بکر که از اولاد
عملیق بن لاوذ که در آن زمان حاکم مکه بود نزول کردند و بعد از اقامت وظایف ضیافت اجازت
طلبیده و خواستند که بجهت دعای طلب باران بموضع معین روند مرثد که یکی از رؤسای
قوم عاد بود بهود علیه السلام ایمان داشت فرمود که بدعای شما باران نخواهد بارید
مگر اطاعت هود علیه السلام نمائید و از در توبه و استغفار در آئید حق سبحانه و تعالی از سحاب

قریش گردانید واللہ اعلم شالخ بن ارفخشد معنی شالخ بقول سہیلی رسول و وکیل ست و بعد وفات
پدر بزرگوار خویش بریاست قوم پرداخت و نام مادرش مرخانہ بود و بروایت ہشام
سہ صد و سہ سال عمر یافت و بقول این حبیب چہار صد و سی و سہ سال زندہ ماندہ و بقول کلبی ایام
حیاتش چہار صد و نود و سہ سال بود واللہ اعلم عابر بن شالخ بعضی از علمای ثقات
انجناب را ولد شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح ع شمارند و برخی گویند کہ عابر ہود
النبی علیہ السلام بن عبداللہ بن ریاح بن جارود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام
بن نوح ع و نزد بعضی ہود بن عبداللہ بن برخی بن ریاح بن حارث بن عاد بن سام ست
و نزد بعضی نام شریفش عنبر بروزن جعفر ست و بروایت جوانی عابر ہو ہود ع و ہود لفظی
است عربی و اسم شریفش بعبیری عابر ست و لقبش نبی ست و ہود علیہ السلام صباحت
و ملاحتی بکمال داشت و تمام قد و بسیار موی و بغایت مشابہ ترین مردمان بآدم ع
بود و بسیار عابد و زاہد و سخی و مشفق بود و تصدیق بسیار نمودی و گاہ گاہ بتجارت اشتغال
نمودی و شریعتش موافق شریعت نوح بود و بروایت جوانی نام مادر آنجناب مرخانہ
از زمرہ طاہرات بود و بقولی بکعبہ نام داشت بنت عویلم بن سام در معارج النبوۃ
مسطور ست کہ چون ہود ع بوجود آمد از ہر مکانے ندا آمد کہ این نور حضرت محمد مصطفی
است کہ از پیشانی تو تابان ست کہ کسر اصنام و قتل کفار او کنند و اطفار نیران در دست
او باشد و بعد از ہشت صد سال از فوت نوح ع بہدایت و ارشاد قوم عاد کہ در
ولایت یمن در موضعیکہ آنرا احقاف می نامند ساکن بودند مبعوث گشت و قبیلہ
عاد مردم بلند بالا و تنا ور بودند کہ بمقدار کوتاہ ترین قدہای ایشان شصت گز و دراز ترین ایشان صد گز
بود و گویند کہ از ایشان در تمامی زمین در آنزمان قبیلہ عظیم تر نبود و مردم بسیار
بودند و مال و افر داشتند و عمر خود در پرستش بتان میگذرانیدند و نیز گویند کہ عادیان
سہ بت داشتند کہ باسمی و صفتی موسوم کردہ بودند چنانچہ یکی را ازان بت ساختہ

وشخصی ابیض الراس واللحیه مانند شجر خشک از قبر بیرون آمده گفت لبیک یا روح
آنگاه یا قوم خطاب کرد که ایها الناس این عیسیٰ بن مریم صدیقه مبارکه و روح الله و
وکلمهٔ اوست که بسوے وے القا کرده باید که نبوتش تصدیق نموده متابعت او
وعیسیٰ از سام پرسید که در زمان شما معهود بنود که سوے مردم سفید شود این چه حالت است
جواب داد که چون او از تو استنیدم پنداشتم که قیامت قایم شد از حول روز رستخیز موے سر
سفید گشت باز عیسیٰ با یاے قوم سوال کرد که از فوت تو چند سال گذشته است سام
گفت چهار هزار سال باز حضرت عیسیٰ ع بموجب استدعاے قوم از حال کشتی استفسار فرمود
سام ع گفت هزار و دو صد گز طول و در عرض شش صد گز بود و در بعض روایت وارد گشته که حوریان یا روح الله
عرض کردند که دعا کن تا زنده ماند عیسیٰ ع فرمود او را در لوح محفوظ رزق نمانده است آدمی بی روزی
چگونه زنده ماند پس اشارت فرمود تا سام ع باز بگور رفت و در رفت و در روایتے آنکه عیسیٰ ع
از سام گفت که دعا کنم تا چند گاهے خداے تعالیٰ ترا عمر دهد سام گفت چون عاقبت شربت
ناگوار مرگ مے باید چشید زندگانی فانی را نمیخواهم و هنوز تلخی جان کندن در حلق من ست
اکنون ملتمس اینکه از باری تعالیٰ درخواهی تا مرا بجوار رحمت خویش واصل گرداند عیسیٰ ع
دعا فرمود سام بحالت اول معاودت نمود و الله اعلم ارفخشد بن سام علیه السلام
ارفخشد اسمی سریانی ست و معنی آن بعربی مصباح ست در تاریخ الخمیس منقول ست
که نزد بعضے الفخشد نام بوده است و اهل فرس موشنگ گویند و بعد وفات سام
ولیعهد او گشت و تا در آنجناب از دختران ملوک بوده است ازا ولاد قینان بن الوش
و از هشام منقول ست که ارفخشد چهار صد و سه سال زنده مانده و از کلبے مرویست که
عمرش چهار صد و شصت و هشت سال بود که از نیمان فانی بعالم جاودانی شتافت
و از ابن خبیب منقول ست که چهار صد و شصت سال عمر یافت و اولاد کثیر داشت
از انجمله شالخ که حامل نور محمدی صلی الله علیه وعلی آله وسلم بود بعد اخذ عهد و میثاق ولیعهد

بلغتے تکلم نمودند بحیثیتیکه بنوزده[19] لغت سخن میگفتند و هیچ قومی سخن قوم دیگر را مفهوم
نمیکرد و بضرورت از صحبت یکدیگر متنفر شده هر گروهی بطرفی رفتند و بتعمیر موضعے پرداختند
و بزراعت اشتغال نمودند و از امام نووی منقول ست که وقتیکه نوح ع را وفات
قریب رسید سام را وصیت با فرمود و سام قبل از طوفان بنود و هشت[98] سال
پیدا شده بود و منقول ست که نوح ع در حق سام دعا کرده بود که تا وقتیکه موت خود را طلب نکند
نمیرد و این دعا مقرون باجابت شده بود چنانچه سام بمرض شدید مریض شد از حق تعالے
تمنائے موت نمود پس انتقال یافت و حضرت واهب العطایا سام را نه پسر بخشید
ارفخشد ارشد اولاد و ابو الانبیا و حامل نور محمدی صلی الله علیه و آله وسلم بود و
کیومرث که پدر ملوک عجم ست و اسود که بقول صاحب بنا گیتے شهر نینوی و رحبه و مداین
از بناهاے اوست و یمن و شام و روم پسران اویند و تورج که درمیان مورخان از
او جز نامے نمانده و لاد که فراعنه مصر از نسل او پیدا گشته و عیلم که تعمیر خوزستان بوی
منسوب ست و ارم که قوم عاد از جمله احفاد وے اند و نورد که بزعم صاحب مستوفی چهار پسر
داشت آذربیجان و ایران و ارمن و موغان و چون سام علیه السلام بالصد سال
و بقولے ششصد سال در دار فنا بقا یافته بعالم آخرت شتافت و اولاد و احفاد
او در اطراف عالم متفرق شدند در روضة الصفا مسطور ست که چون اولاد سام در اقلیم
بابل و یمن و حضرموت و عمان و عراقین و فارس بسیار شدند بعضے از ایشان بطرف
مشرق و برخے بجانب مغرب رحلت نمودند و با ولاد یافث و حام اختلاط نموده امصار
و قصبات بنا کردند و در بعض تاریخ از وهب رض و در بعض تاریخ از سلمان فارسی رض
منقول ست که از التماس حواریان و دیگر مردمان عیسی علیه السلام بر سر قبر سام بن نوح ع
تشریف آورد روح الله بعد اداے دو رکعت نماز دست بدعا برداشت و بعد فراغ
دعا فرمود یا سام قم باذن الله زمین بفرمان خالق ارض و سما در حرکت آمد و شق گشت

ے فراعنه جمع فرعون ۱۲

و یافث ابو الروم بوده است از ابی هریره رض مروی ست که فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آ
وسلم که حق تعالی نوح ع را سه پسر عنایت کرد سام و حام و یافث پس عرب و فارس و روم
از اولاد سام اند و خیر در اینهاست و یاجوج و ماجوج و ترک و صقالبه از اولاد یافث اند و
خیر نیست و قبط و بربر و سودان از نسل حام اند و در بعض تاریخ مسطور ست که یافث و حام هر دو
از انبیاے مرسل اند و آورده اند که حضرت واهب العطیات بیافث یازده پسر ارزانی داشت
چین و صقلات و کماری و ترک و خلج و خزر و روس و سدسان و غز و بارج و منشج و بعد مرور
شهور و اعوام که اولاد و اعقاب یافث بسیار شدند لغات مختلفه در میان ایشان ظاهر
شد و زبانها از سمت تکلم معهوده انحراف یافت چنانچه سی و شش نوع لغت بر السنه ایشان
جاری گشت که هیچ فرقه فهم کلام فرقه دیگر نمیکردند از انجهت مجموع شعب متفرق گشته از هم
مفارقت کردند و در اطراف دیار شمال بتعمیر بلاد و قصبات قیام نمودند و در بعضی روایت وارد
گشته که حق تعالی نه پسر بحام ارزانی گردانید هند و سند و زنج و نوبه و کنعان و کوس و قبط و
بربر و حبش و در تغییر لون و زبانها مورخان وجوه متعدده گفته اند از آنجمله آنکه روزے نوح ع
در خواب بود و عورتش می نمود حام بر آنجناب بگذشت و نپوشید و این سوء ادب موجب
آن شد که رنگ اولادش متغیر گشت و پیغمبری از نسل وی منقطع گردید و وجه دیگر آنکه نوح ع
در کشتی اولاد و اتباع خود را از مباشرت نسوان منع کرد و حام مخالفت فرموده پدر بزرگوار
جائز داشته با منکوحه خویش نزدیکی نمود نوح ع بر اینمعنی مطلع شده دعا کرد که اللهم غیر نطفته
و این دعا مستجاب شد اولاد حام سیاه فام شدند صاحب روضة الصفا
این هر دو وجه را ضعیف نوشته است و در میان فرزندان حام هیجده
نوع لغت پیدا شد و هر فرقه بلغتے تکلم مے نمود و چون فرق فهم سخنان
یکدیگر نمیکردند لاجرم دران نواحی پراگنده شدند و هر گروهے
شهرها بنا نهادند و مروی ست که چون ذریت سام بسیار گشت بتقدیر ایزدی هر فرقه

نوح عم دانست که ملک الموت ست گفت این سوال چرا میکنی گفت می باید تا بدانم گفت مشتاقم لیکن
خطیتی عظیمه و اخاف ان اکون لم عبد الله حق عبادته ملک الموت گفت اے نوح من ملک الموت ام
حق تعالے مرا فرستاده ست تا جان ترا بردارم نوح علیه السلام نعره بزد که از هول آن
آواز بخچیر آن کوه حاضر شدند نوح گفت ای ملک الموت چندان امانم ده که اهل و فرزندان را به بینم
و وداع کنم ابو یحیی گفت حکم نیست نوح علیه السلام فرمود که چون در کوه مرگ آید مرا که شوید و کفن و حنوط
کدام کس خواهد کرد و بر من نماز که خواهد گذارد ملک الموت گفت دل مشغول مدار که جبرئیل امین با من
است و با اسباب و ساز آمده است و جمعی از ملایکه آمده اند تا بر تو نماز کنند پس جان نوح عم برداشت
و جبرئیل امین او را غسل داد و کفن نمود و حنوط کرد و فرشتگان بر آنجناب نماز گذاردند و دفن کردند
و باز گشتند و بروایتی فرزندان آنجناب را بعد انتقال در بیت المقدس دفن کردند و در در منثور منقول
ست که قبر نوح و هود و شعیب و صالح علیهم السلام در میان زمزم و میان رکن و مقام واقع ست
و گویند آسمانها و زمین ها بر مرگ هیچکس چنان گریه نکرده بودند که بر مرگ نوح علیه السلام گریستند
والله اعلم **سام** بن نوح علیهما السلام بروایت بعضی از مورخان مادر آنجناب عموریه نام
داشت بنت سراقیل بن محویل بن ادریس النبی عم و از صالحات قانتات بود و نزد اهل اخبار
همین قول صحیح ست و مروی ست که آنجناب از کبار انبیاے مرسل ست و چون بکمال
ارجمندی و بوفور خردمندی و کثرت کیاست و نهایت فراست و صلاح نفس و نجابت ذات
از سایر اولاد نوح عم امتیاز داشت و حامل نور محمدی صلی الله علیه و علی آله و سلم بود لاجرم
نوح عم او را بوصایت و ولایت عهد خود تعیین نموده اسرار نبوت و غوامض رسالت باوے
در میان نهاده سایر اولاد خویش را بمتابعت سام وصیت فرمود و معموره عالم و وسط اقالیم
را که بهترین مواضع ربع مسکون ست بوی مخصوص گردانیده از حضرت عزت جل جلاله مسألت
نمود تا اکثر انبیا و اولیا و حکما و سلاطین و امرا و طوائف صلحا و سعدا از نسل او باشند و از سمره بن
جندب مرویست که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که سام ابو العرب ست و حام ابو الحبیش

پنجاه سال زنان عقیم گشتند و هیچ فرزند نزادند و آنها که زاده بودند بالغ شده بر کفر اصرار
نمودند والله اعلم بحقیقة الحال و مروی شد که بعد از انقضاء این مدت از ان هشتاد و تن نوح
و سه پسر وی یافث و حام و شام و عورات ایشان زنده ماندند و تمامی هشتاد و نفر بدار بقا پیوستند
و آورده اند که حق عز شانه بنوح وحی فرستاد که بنا بر کفران نعمت و عصیان قوم تو ایشان
را هلاک گردانیدم و سوگند میخورم بعزت و جلال خود که دیگر بطوفان بندگان خود را عذاب نکنم
و حضرت نوح از این خبر مسرور شد پس نوح ع تمامت ربع مسکون را منقسم بسه قسم ساخته هر قسمی
بیکی از اولاد عظام خود مخصوص گردانید شام و جزیره عراق و فارس و خراسان بسام ع داد
و دیار مغرب و زنج و حبشه و هند و سند و اراضی سودان را بحام تفویض فرمود و آراضی شمالات
و یاجوج و ماجوج و ناسک و منسک و خزر بیافث داد و در بستان فقیه ابو اللیث منقول است
که عرب و روم و فرس جمله از اولاد سام اند و حبش و سند و هند از اولاد حام و یاجوج و ماجوج
و صقلات و ترک از اولاد یافث بوده اند القصه چون نوح علیه السلام را مرگ نزدیک رسید جبرئیل ع
بیامد و بر بالین آنجناب بنشست و گفت یا اطول الانبیاء عمرا کیف وجدت الدنیا قال کدار لها بابان و خلت
فی احدهما و خرجت من الآخر یعنی جهان گذران را بازندگانی بسیار چگونه یافتی گفت عالم
را مانند خانه دو در دیدم که از یک در درون آمدم و لحظه توقف نموده از در دیگر بیرون رفتم
پس سام را طلب فرموده وصیت نمود و گفت ای پسر ترا وصیت میکنم که دو کار بکن و دو کار
زنهار مکن اما آن دو کار که بکنی علیک بکثرة قول لا الٰه الا الله فانها اثقل فی میزانک من السموات
السبع و الارضین السبع و اما الآخر فعلیک بکثرة قول سبحان الله و الحمد لله که این باقی خواهد بود
و اما آن دو کار که نباید کرد الشرک بالله و التکبیر علی عباد الله کعب احبار رضی الله عنه روایت
میکند که چون نوح ع را اجل نزدیک رسید و ملک الموت را طلب جان آنجناب بیامد نوح ع
بکوه رفته بود ملک الموت بپیش رسید و گفت ای نوح کجا میروی گفت بکوه میروم بشغلی
فمن انت یا عبد الله فما اطیب ریحک و احسن صوتک فقال انا نوح الاشتیاق الی لقاء ربک

رعوا بود و این لفظی ست سریانی و معنی آن بعربی قاسم ست و در بعضی نسخ ارغب و فی
طبقات الناصری و فی النسخة الصحیحة للسید الاجل ارغ و هو الصحیح و نام مادرش انت بنت
شمعون عویلم و مدت حیاتش بروایتی دو صد و سی و دو سال بود و بروایت ابن
کلبی دو صد و شصت سال و بروایتی عمر او سه صد و هفتاد و نه سال بود و در مدین
فوت شد و قبر او نیز در شهر مدین ست شاروغ بن ارغو بروایت ابن جنیب شاروغ
بالغین المعجمة و بروایتی بالعین المهملة و در بعض نسخه شروغ و در بعض نسخه تارخ و فی بعض النسخ شاروغ اسرع
گفته اند بسبب اینکه در خیرات عجلت داشت و این شاروغ مرد صالح و عابد و ذاکر
بود علی الدوام در عبادت سبقت میکرد و بروایت ابن هشام مدت زندگانی او دو صد
و هفت سال بود و در مدین فوت شد و همو بنا مدفون گشت ناخور بن شاروغ
بزبان عربی ماخور روزی را گویند یعنی او را روزی فراخ بود و مادرش نکیه دختر
اخیل بنت عویلم بود و بروایت ابن هشام که در تبیان مسطور گشت مدت حیاتش
یکصد و شانزده سال ست و بروایتی دو صد و چهل و هشت سال بود که در شهر
کنعان فوت گردید و قبرش نیز در کنعان ست تارخ بن ناخور آما تارخ اسم عبرانی
مهلوسیت و بعربی آذر بود و برخی را عقیده آنکه یکی ازان دو اسم لقب او بود و از جوهری
منقول ست که آزر اسم اعجمی ست و گفته اند که عربی ست و پس تارخ و آذر هر دو اسم
بوده اند و از تورزی مرویست که پدر ابراهیم علیه السلام را دو اسم بود تارخ و آذر
و همین ست قول حسن و سدی رضی الله عنهما و امام فخر الدین رازی در بعضی
مولفات خود مرقوم گردانیده که در باب پدر ابراهیم ع دو روایت اند اول آنکه بدر
مومن و موحد بجوار رحمت احدیت انتقال نمود و آذر که او را تارخ نیز گویند عم آنحضرت
بوده که ملازمانش را تربیت میکرد و جمهی که برین قول قایل اند متفرق بدو فرقه شده اند
زمره میگویند که آذر والده ابراهیم ع را بعد فوت پدر آنجناب بحبالهٔ نکاح درآورده بود

از طلان بران تخت ترتیب نموده و بران لوح سطری چند کتابت فرموده آبتدائے
آن بسم اللہ العلی الاعلی انا ہود رسول رب الارض والسما الی الملا ممن عاد فدعوتہم الی الایمان
وخلع الاصنام والاوثان فعصونی فاہلکہم الریح العقیم فاصبحوا کالرمیم فاما برد ایبت سفیان
وعطا بن ثابت وعبد الرحمن بن ثابت بعد از خرابی بلاد عاد حضرت ہود ع بحرم مکہ معظمہ
انتقال فرمودہ دران بلدہ طیبہ می بود تا داعی اجل را لبیک اجابت نمود و قبر مبارکش
بالنود و ہشت پیغمبر دیگر علیہم السلام کہ شعیب و صالح ع از جملہ ایشانند در میان رکن و مقام
وزمزم واقع ست و کعب احبار رض روایت میکند کہ چون ہود ع را عمر بآخر رسید وے
حج و عمرہ گذارد و چون فارغ شد ملک الموت بیامد با حلۂ از حلہاے بہشت ہود ع
گفت این نیکو حلہ ایست ملک الموت گفت خواہی کہ بپوشی ہود علیہ السلام گفت
چرا نخواہم اگر ملک تعالی رضا دہد گفت چرا رضا ندہد ہود علیہ السلام حلہ بگرفت
و در پوشید ملک الموت گفت ای ہود آگاہ باش کہ کفن تست کہ در پوشیدی و من
ملک الموت ام چون ہود علیہ السلام این سخن بشنید لرزہ بر ہفت اندام وی افتاد و زاری
کرد کہ اے ملک الموت دستوری دہ تا بجاے خود باز روم امت را وداع کنم و کودکان
را ببینم گفت فرمان نیست و آنجا قبض روح پر فتوح آنجناب نمود جبرئیل آمین بیامد
و حنوط بیاورد و جسد مبارکش را غسل داد و از ہمان حلہ کفن کرد و بر وی نماز گذارد
و میان صفا و مروہ دفن کردند واللہ اعلم فالنخ بن عابر ہود النبی علیہ السلام در تبیان
مسطور ست کہ این اسم سریانی ست و معنی آن بعربی وکیل ست و نزد بعضے رسول ست
و مدت حیات آنجناب یکصد و شصت و ہفت سال بود و بر روایت این کلبی دو صد
و نود سال و بر روایت ابن جنیب یکصد و سے و سہ سال بود و نام مادرش تنساخا
بودہ ست و نزد بعضے نام مادرش یشاصلہ بود چنانکہ در تاریخ الخمیس منقول ست
و در زیر دیوار بمرد و قبرش در شام ست راغوا ابن فالنخ و بر روایتی ارغوا و بر روایتی

عنایت باران رحمت بر شما باز آید قوم عاد از معاویه بن بکر در خواست کردند که مرشد را
بند کرده نگاهداشت نماید و نگذارد که بموضع دعا رود و قیل بن عنتر با قوم خویش در انجا
رفت و گفت خدایا بدعا قوم عاد را از باران انچه میخواهند فی الحال سه ابر آمد یکی سرخ
و یکی سیاه و یکی سفید و منادی ندا کرد که ای قیل انچه میخواهی ازین سه ابر برای
قوم خود اختیار کن قیل ابر سیاه را اختیار کرد بخیال انکه ابر سیاه باران بسیار دارد
و ازانکه بیرون آمد و با قوم خود رو بباد خود نهاد و چون بوادی مغیث که از مساکن ایشان
بود رسیده بشارت ابر بمردم و قبیله خویش رسانید عادیان شادمان شدند و خوشدل
گشتند و بتفرج ابر از میان منازل خویش بیرون آمدند عذاب الهی بایشان نازل شد
چه دران ابر ریح عاصف بود که آنرا باد صرصر گویند و در هفت هشت روز تمام عادیان
را هلاک کرد و هود ع با قوم خویش که ایمان با او آورده بودند و چهار هزار کس بودند بسلامت
ماندند و بیخ و بنیاد عادیان برانداخته شد و عادیان ستاصل گشتند و بدوزخ شتافتند
و گویند که این عاد که هلاک شدند عاد اولین بودند که حضرت هود ع بر ایشان مبعوث
گشته و عاد ارم که ایشان را عاد ثانیه گویند ایشان با قوم ثمود هلاک شدند و بدعای
صالح پیغمبر ع و بعد از هلاک قوم هود ع با اهل ایمان بناحیه حضرموت شتافته عمارات
و منازل ترتیب نموده متوطن گشتند و هود ع پنجاه سال دیگر زندگانی یافت انگاه بجوار
رحمت الهی پیوست و مدت حیاتش بقولی چهارصد و شصت سال بود و با عتقاد اهل
تفسیر صد و پنجاه سال و نزد این خبیب یکصد و شصت و چهار سال عمر یافت و بروایت کلبی چهارصد
و شصت و سه سال زندگی یافت و بروایت علمای انصاری سه صد و چهل و سه سال
بود و از امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم الله وجهه مرویست که در جبال حضرموت
غاری هست و در ان غار کنند عالی و در پیش آن گنبد تختی از سنگ رخام
ساخته و جسد مبارک هود النبی علیه السلام بران تخت نهاده و لوحی

میگفتند و گمان داشتند که باران از ایشان می بارد و بعضی را حافظیه میخواندند بمظنه آنکه
نگاهبان ما در سفر ایشانند و همچنین رازقه و سالمه بخیال آنکه ارزاق و سلامتی احوال
ما بان از ایشان ست و گویند که مدت پنجاه سال هود ع اهل عناد را بشریعت نوح ع
دعوت میکرد و کسی از ایشان بوی نگروید مگر اندکی و گویند چون قوم عاد از بت پرستی
بهدایت هود ع باز نیامدند و آنجناب را دیوانه و مجنون قرار دادند حق سبحانه تعالی
سه سال از ایشان باران باز گرفت و زنان ایشان را عاقر و عقیم ساخت و چون
قوم عاد اصحاب زراعت بودند و دشمنان نیز داشتند برای زراعت بباران و بنا بر
دفع اعدا باولاد محتاج شدند هر چند در اینحال هود ع باستغفار و توبه و ایمان و اسلام
دعوت و دلالت میفرمود تا این شامت از ایشان مرتفع گردد و قوم عاد اصرار و استبداد و کبریت سببی داشتند
از ان منحرف نشدند و ایمان نیاوردند هود ع فرمود که قریب ست که عذاب بر شما نازل شود
قوم عاد مجادله نمودند و گفتند که بیارید عذاب موعود را هود ع فرمود که چشم دارید و منتظر باشید
نزول عذاب را و من نیز با شما از منتظرانیم و نیز گویند که خدا تعالی سه سال از ایشان باران
باز داشت تا بقحط غلا مبتلا شدند و در ان زمان هرگاهیکه بلیه نازل میشد توجه بموضعی
که حالا خانه کعبه در انجاست میکردند و آنجا پشته بود از ریگ سرخ رنگ که مسلم و مشرک در
دعاها و انجاح مرام رجوع آنجا میکردند و بعد از عرض حاجات و طلب دفع آفات بمطالب
فایز میشدند و از مخاوف خلاصی می یافتند پس قوم عاد تجهیز آن سفر نمودند قیل بن
عنتر و مرثد بن سعد با هفتاد تن از اعیان قبیله خود بمکه رفتند و نزد معاویه بن بکر که از اولاد
عملیق بن لاوذ که در آن زمان حاکم مکه بود نزول کردند و بعد از اقامت وظایف ضیافت اجازت
طلبیده و خواستند که بجهت دعای طلب باران بموضع معین روند مرثد که یکی از رؤسای
قوم عاد بود بهود علیه السلام ایمان داشت فرمود که بدعای شما باران نخواهد بارید
مگر اطاعت هود علیه السلام نمائید و از در توبه و استغفار در آئید حق سبحانه و تعالی از سحاب

خویش گردانید واللہ اعلم شالخ بن ارفخشد معنی شالخ بقول سہیلی رسول و وکیل ست و بعد وفات
پدر بزرگوار خویش بریاست قوم پرداخت و نام مادرش مرخانہ بود و بروایت ہشام
سہ صد و سہ سال عمر یافت و بقول این جنیب چہار صد و سی و سہ سال زندہ ماندہ و بقول کلبی ایام
حیاتش چہار صد و نود و سہ سال بود واللہ اعلم عابر بن شالخ بعضی از علمای ثقات
انجناب را ولد شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح ع شمارند و برخی گویند کہ عابر ہود
النبی علیہ السلام بن عبداللہ بن ریاح بن جارود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام
بن نوح ع و نزد بعضی ہود بن عبداللہ بن برخی بن ریاح بن حارث بن عاد بن سام ست
و نزد بعضی نام شریفش عنبر بروزن جعفر ست و بروایت جوانی عابر ہو ہود ع و ہود لفظی
است عربی و اسم شریفش بعبری عابر ست و لقبش نبی ست و ہود علیہ السلام صباحت
و ملاحتی بکمال داشت و تمام قد و بسیار موی و بغایت مشابہ ترین مردمان بآدم ع
بود و بسیار عابد و زاہد و سخی و مشفق بود و تصدیق بسیار نمودی و گاہ گاہ بتجارت اشتغال
نمودی و شریعتش موافق شریعت نوح بود و بروایت جوانی نام مادر آنجناب مرخانہ
از زمرہ طاہرات بود و بقولی بکبیہ نام داشت بنت عویلم بن سام در معارج النبوۃ
مسطور ست کہ چون ہود ع بوجود آمد از ہر مکانے ندا آمد کہ این نور حضرت محمد مصطفی
است کہ از پیشانی تو تابان ست کہ کسر اصنام و قتل کفار او کنند و اطفار نیران در دست
او باشد و بعد از ہشت صد سال از فوت نوح ع بہدایت و ارشاد قوم عاد کہ در
ولایت یمن در موضعیکہ آنرا احقاف می نامند ساکن بودند مبعوث گشت و قبیلہ
عاد مردم بلند بالا و تنا ور بودند کہ مقدار کوتاہ ترین قدہای ایشان شصت گز و دراز ترین ایشان صد گز
بود و گویند کہ از ایشان در تمامی زمین در آنزمان قبیلہ عظیم تر نبود و مردم بسیار
بودند و مال وافر داشتند و عمر خود در پرستش بتان میگذرانیدند و نیز گویند کہ عادیان
سہ بت داشتند کہ باسمی و صفتی موسوم کردہ بودند چنانچہ یکی را ازان بت ساختہ

وشخصی ببیض الراس واللحیه مانند شجر خشک از قبر بیرون آمده گفت لبیک یا روح الله
آنگاه یا قوم خطاب کرد که ایها الناس این عیسی بن مریم صدیقه مبارکه و روح الله ست
وکلمهٔ اوست که بسوے وے القا کرده باید که نبوتش تصدیق نموده متابعت او نمائید
وعیسی از سام پرسید که در زمان شما معهود نبود که سوے مردم سفید شود این چه حالت ست
جواب داد که چون او از تو استشنیدم پنداشتم که قیامت قایم شد از خول روز رستخیز سوے من
سفید گشت باز عیسی با یماے قوم سوال کرد که از فوت تو چند سال گذشته است سام
گفت چهار هزار سال باز حضرت عیسی ع بموجب استدعاے قوم از حال کشتی استفسار فرمود
سام ع گفت هزار و دو صد گز در طول و در عرض شش صد گز بود و در بعض روایت وارد گشته که حوریان یا روح الله ع
عرض کردند که دعا کن تا زنده ماند عیسی ع فرمود او را در لوح محفوظ رزق نمانده است آدمی بی روزی
چگونه زنده ماند پس اشارت فرمود تا سام ع باز بگور رفت و در رفت و در روایتے آنکه عیسی ع
از سام گفت که دعا کنم تا چند گاهے خدای تعالی ترا عمر دهد سام گفت چون عاقبت شربت
ناگوار مرگ مے باید چشید زندگانی فانی را نمیخواهم و هنوز تلخی جان کندن در حلق من ست
اکنون ملتمس اینکه از باری تعالی درخواهی تا مرا بجوار رحمت خویش واصل گرداند عیسی ع
دعا فرمود سام بحالت اول معاودت نمود والله اعلم ارفخشد بن سام علیه السلام
ارفخشد اسمی سریانی ست ومعنی آن بعربی مصباح ست در تاریخ الخمیس منقول ست
که نزد بعضے افنخشد نام بوده است واهل فرس سوشنگ گویند و بعد وفات سام
ولیعهد او گشت و تا در آنجناب از دختران ملوک بوده است ازا و اولاد قینان بن الوشن
واز هشام منقول ست که ارفخشد چهار صد و سه سال زنده مانده واز کلبی مرویست که
عمرش چهار صد و شصت و هشت سال بود که از نیمان فانی بعالم جاودانی شتافت
واز ابن حبیب منقول ست که چهار صد و شصت سال عمر یافت و اولاد کثیر داشت
از انجمله شالخ که حامل نور محمدی صلی الله علیه وعلی آله وسلم بود بعد اخذ عهد و میثاق ولیعهد

بلغتے تکلم نمودند بحیثیتیکہ بنوزادہ لغت سخن میگفتند و ہیچ قومی سخن قوم دیگر را مفہوم
نمیکرد و بضرورت از صحبت یکدیگر متنفر شدہ ہر گروہی بطرفے رفتند و بتعمیر موضعے پرداختند
و بزراعت اشتغال نمودند و از امام نووی منقول ست کہ وقتیکہ نوح ع را وفات
قریب رسید سام را وصیت بافرمود و سام قبل از طوفان بنود و ہشت سال
پیدا شدن بود و منقول ست کہ نوح ع درحق سام دعا کردہ بود کہ تا وقتیکہ موت خود را طلب نکند
نمیرد و این دعا مقرون باجابت شدہ بود چنانچہ سام بمرض شدید مریض شد از حق تعالے
تمنائے موت نمود پس انتقال یافت و حضرت وہاب العطایا سام را پسر بخشید
ارفخشد ارشد اولاد و ابو الانبیا و حامل نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بود و
کیومرث کہ پدر ملوک عجم ست و اسود کہ بقول صاحب بناکتے شہر نشوی و رجبہ و مدراین
از بناہائے اوست و یمن و شام و روم پسران اویند و تورج کہ درمیان مورخان از
اوجز نامے نماندہ و لاد کہ فراعنہ مصر از نسل او پیدا گشتہ و علیم کہ تعمیر خورستان بوی
منسوب ست و ارم کہ قوم عاد از جملہ احفاد وے اند و تور و کہ بزعم صاحب مستوفی چہار پسر
و ہشت آرزہ بچان و ایران و ارمن و موغان و چون سام علیہ السلام بالفصد سال
و بقولے ششصد سال در دار فنا بقا یافتہ بعالم اخرت شتافت و اولاد و احفاد
او در اطراف عالم متفرق شدند در روضۃ الصفا مسطور ست کہ چون اولاد سام در اقلیم
بابل و یمن و حضرموت و عمان و عراقین و فارس بسیار شدند بعضے از ایشان بطرف
مشرق و برخے بجانب مغرب رحلت نمودند و با ولاد یافث و حام اختلاط نمودہ امصار
و قصبات بنا کردند و در بعض تاریخ از وہب رض و در بعض تاریخ از سلمان فارسی رض
منقول ست کہ از التماس حواریان و دیگر مردمان عیسی علیہ السلام بر سر قبر سام بن نوح ع
تشریف آورد و روح اللہ بعد ادائے دو رکعت نماز دست بدعا برداشت و بعد فراغ
دعا فرمود یا سام قم باذن اللہ زمین بفرمان خالق ارض و سما در حرکت آمد و شق گشت

ع از افتتاح و تفریق

و یافث ابو الروم بوده است از ابی هریره رض مروی ست که فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آ
وسلم که حق تعالی نوح ع را سه پسر عنایت کرد سام و حام و یافث پس عرب و فارس و روم
از اولاد سام اند و خیر در اینهاست و یاجوج و ماجوج و ترک و صقالبه از اولاد یافث اند و در
خبر نیست و قبط و بربر و سودان از نسل حام اند و در بعض تاریخ مسطور ست که یافث و حام هر دو
از انبیاے مرسل اند و آورده اند که حضرت واهب العطیات بیافث یازده پسر ارزانی داشت
چین و صقلات و کماری و ترک و خلج و خزر و روس و سدسان و غز و بارج و منشج و بعد مرور
شهور و اعوام که اولاد و اعقاب یافث بسیار شدند لغات مختلفه در میان ایشان ظاهر
شد و زبانها از سمت تکلم معهوده انحراف یافت چنانچه سی و شش نوع لغت بر السنه ایشان
جاری گشت که هیچ فرقه فهم کلام فرقه دیگر نمیکردند از انجهت مجموع شعب متفرق گشته از هم
مفارقت کردند و در اطراف دیار شمال بتعمیر بلاد و قصبات قیام نمودند و در بعضی روایت وارد
گشته که حق تعالی نه پسر بحام ارزانی گردانید هند و سند و زنج و نوبه و کنعان و کوس و قبط و
بربر و حبش و در تغییر لون و زبانها مورخان وجوه متعدده گفته اند از آنجمله آنکه روزے نوح ع
در خواب بود و عورتش می نمود حام بر آنجناب بگذشت و نپوشید و این سوء ادب موجب
آن شد که رنگ اولادش متغیر گشت و پیغمبری از نسل وی منقطع گردید و وجه دیگر آنکه نوح ع
در کشتی اولاد و اتباع خود را از مباشرت نسوان منع کرد و حام مخالفت فرموده پدر بزرگوار
جائز داشته با منکوحه خویش نزدیکی نمود نوح ع بر اینمعنی مطلع شده دعا کرد که اللهم غیر نطفته
و این دعا مستجاب شد اولاد حام سیاه فام شدند صاحب روضة الصفا
این هر دو وجه را ضعیف نوشته است و در میان فرزندان حام هیجده
نوع لغت پیدا شد و هر فرقه بلغتے تکلم مے نمود و چون فرق فهم سخنان
یکدیگر نمیکردند لاجرم دران نواحی پراگنده شدند و هر گروهے
شهرها بنا نهادند و مروی ست که چون ذریت سام بسیار گشت بتقدیر ایزدی هر فرقه

نوح عم دانست که ملک الموت ست گفت این سوال چرا میکنی گفت می باید تا بدانم گفت مشتاقم لیکن
خطیئتی عظیمه و اخاف ان اکون لم عبد الله حق عبادته ملک الموت گفت اے نوح من ملک الموت ام
حق تعالے مرا فرستاده ست تا جان ترا بردارم نوح علیه السلام نعره بزد که از هول آن
آواز بخچیر آن کوه حاضر شدند نوح گفت ای ملک الموت چندان امانم ده که اهل و فرزندان را ببینم
و وداع کنم ابو یحیی گفت حکم نیست نوح علیه السلام فرمود که چون در کوه مرگ آید مرا که شوید و کفن و حنوط
کدام کس خواهد کرد و بر من نماز که خواهد گذارد ملک الموت گفت دل مشغول مدار که جبرئیل امین با من
است و با اسباب و ساز آمده است و جمعی از ملایکه آمده اند تا بر تو نماز کنند پس جان نوح عم برداشت
جبرئیل امین او را غسل داد و کفن نمود و حنوط کرد و فرشتگان بر آنجناب نماز گذاردند و دفن کردند
و باز گشتند و بروایتی فرزندان آنجناب را بعد انتقال در بیت المقدس دفن کردند و در در منثور منقول
ست که قبر نوح و هود و شعیب و صالح علیهم السلام در میان زمزم و میان رکن و مقام واقع ست
و گویند آسمانها و زمین ها بر مرگ هیچکس چنان گریه نکرده بودند که بر مرگ نوح علیه السلام گریستند
والله اعلم سام بن نوح علیهما السلام بروایت بعضی از مورخان مادر آنجناب عموریه نام
داشت بنت سراقیل بن محویل بن ادریس النبی عم و از صالحات قانتات بود و نزد اهل اخبار
همین قول صحیح ست و مروی ست که آنجناب از کبار انبیاے مرسل ست و چون بکمال
ارجمندی و بوفور خردمندی و کثرت کیاست و نهایت فراست و صلاح نفس و نجابت ذات
از سایر اولاد نوح عم امتیاز داشت و حامل نور محمدی صلی الله علیه و علی آله و سلم بود لاجرم
نوح عم او را بوصایت و ولایت عهد خود تعیین نموده اسرار نبوت و غوامض رسالت باوے
در میان نهاده سایر اولاد خویش را بمتابعت سام وصیت فرمود و معموره عالم و وسط اقالیم
را که بهترین مواضع ربع مسکون ست بوی مخصوص گردانیده از حضرت عزت جل جلاله مسألت
نمود تا اکثر انبیا و اولیا و حکما و سلاطین و امرا و طوائف صلحا و سعدا از نسل او باشند و از سمره بن
جندب مرویست که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که سام ابو العرب ست و حام ابو الحبیش

پنجاه سال زنان عقیم گشتند و هیچ فرزند نزادند و آنها که زاده بودند بالغ شده بر کفر اصرار
نمودند والله اعلم بحقیقة الحال و مروی ست که بعد از انقضاے اندک مدت ازان هشتاد تن نوح
و سه پسر وی یافث و حام و شام و عورات ایشان زنده ماندند و تمامی هشتاد نفر بدار بقا پیوستند
و آورده اند که حق عز شانه بنوح وحی فرستاد که بنا بر کفران نعمت و عصیان قوم تو ایشان
را هلاک گردانیدم و سوگند میخورم بعزت و جلال خود که دیگر بطوفان بندگان خود را عذاب نکنم
و حضرت نوح ازین خبر مسرور شد پس نوح ع تمامت ربع مسکون را منقسم بسه قسم ساخته هر قسمی را
بیکی از اولاد عظام خود مخصوص گردانید شام و جزیره عراق و فارس و خراسان بسام ع داد
و دیار مغرب و زنج و حبشه و هند و سند و اراضی سودان را بحام تفویض فرمود و اراضی صقلات
و یاجوج و ماجوج و ناسک و منسک و خزر بیافث داد و در بستان فقیه ابو اللیث منقول ست
که عرب و روم و فرس جمله از اولاد سام اند و حبش و سند و هند از اولاد حام و یاجوج و ماجوج
و صقلات و ترک از اولاد یافث بوده اند القصه چون نوح علیه السلام را مرگ نزدیک رسید جبرئیل ع
بیامد و بر بالین آنجناب بنشست و گفت یا اطول الانبیا عمرا کیف وجدت الدنیا قال کدار لها بابان دخلت
فی احدهما و خرجت من الآخر یعنے جهان گذران را با زندگانی بسیار چگونه یافتے گفت عالم
را مانند خانه دو در دیدم که از یک در درون آمدم و لحظه توقف نموده از در دیگر بیرون رفتم
پس سام را طلب فرموده وصیت نمود و گفت ای پسر ترا وصیت میکنم که دو کار بکن و دو کار
زنهار مکن اما آن دو کار که بکنی علیک بکثرة قول لا اله الا الله فانها اثقل فی میزانک من السموات
السبع و الارضین السبع و اما الآخر فعلیک بکثرة قول سبحان الله و الحمد لله که این باقی خواهد بود
و اما آن دو کار که نباید کرد الشرک بالله و التکبیر علے عباد الله کعب احبار رضی الله عنه روایت
میکند که چون نوح ع را اجل نزدیک رسید و ملک الموت بطلب جان آنجناب بیامد نوح ع
بکوه رفته بود ملک الموت پیش پیش رسید و گفت ای نوح کجا میروی گفت بکوه میروم بشغلی
فمن انت یا عبد الله فما اطیب ریحک و احسن صوتک فقال یا نوح الاشتیاق الی لقاء ربک

ودر کشتی فراوان شدند وموشان بسوراخ کردن کشتی تعرض نمودند تا حضرت نوح ع
دعا فرمود فرمان آمد که میان دو ابروی شیر بسپای چنان نمود شیر عطسه زد وگربه از بینی شیر
فرود افتاد وند وموشان را خورد ند در وسایل الی معرفة الاوایل منقول ست که هرگاه یکه
نوح ع بحکم ملک العلام ضرغام را در کشتی سوار فرمود اهل کشتی از صولت او خایف شدند
جناب باری عز اسمه تب را بر شیر مستولی نمود واین اول بتی ست که بر زمین نازل شد
ودر بعضی روایات وارد گشته که کلب نیز نافرمانی کرد وبا ماده خود جفت گشت گربه براین
امر واقف شده بنوح علیه السلام خبر نمود ونوح ع از سگ استفسار کرد سگ انکار ساخت
کرت دوم باز سگ مبادرت نمود وگربه این بار باز بنوح ع خبر رسانیده آنحضرت دیگر
باره سگ را طلبیده غضب وتادیب نمود سگ منکر شد وگربه متفعل گردیده چون کرت
سوم باز این فعل از سگ سر زد گربه بدید وبجناب کبریا نالید که سگ دو بار مرا بدروغ
منسوب ساخت این بار بفریاد من رس تیر دعا بهدف اجابت رسیده از برای پاس
خاطر گربه حق تعالی آن دو سگ را بایکدیگر ملصق گردانید وگربه بنوح ع خبر کرد تا سگ را
بآن حال بدید ودر میان دم فضیحت وپرده دری وی شده سخن گربه راست گردید
سگ بحق تعالی نالید وگفت خداوندا گربه مرا رسوا کرد الهی تو نیز او را فضیحت کن حق تعالی
اجابت فرمود او را خاصیتی داد که هر بار که بایکدیگر مباشرت کنند خود خود را فضیحت کنند وچندان
فریاد وشغب نماید که هر که در نواحی ایشان بود مطلع گردد والله اعلم در وسایل الی معرفة الاوایل
منقول ست که اول اتخذ الکلب للحراسة نوح علیه السلام ودر باب اطفال آن بادیه بیمایان
کفر وضلال میان مفسران اختلاف واقع ست بعضی را عقیده آنکه قبل از طوفان بچهل سال
هیچ زنی از نسوان کافران حامله نشد بنا بر آن هر وقت طوفان در میان ایشان اصلا کودکے
نبود وزمره گفته اند که صبیان کفار پیش از طوفان بنا بر اقتضاے قضای الهی باجل طبیعی
مرده بودند وبعضے را عقیده آنکه نوح ع در ساختن کشتی پنجاه سال مشغول بود در این

شیطان گفت نمیدهم مگر مرا در آن شریک سازی آنجناب متفکر شد پس جبرئیل ع گفت دست
ابلیس بآن درخت رسیده حالیا با او معامله کن او در شیره انگور شریک تست پس ابلیس
درخت انگور آورد و پیش آنجناب نهاد و قصه بران فیصل شد که از سه حصه یک حصه برای
نوح و دو حصه برای ابلیس لعین قرار گرفت پس نوح ع درخت انگور را بکاشت فی الحال
سبز شد و انگور برآورد ابلیس بیامد و می بان درخت در دمید تا خشک شد نوح ع از ان غمناک
گشت ابلیس بشکل مردی پیش نوح ع آمد و پرسید چرا غمناکی گفت از بهر آنکه چون درخت
انگور را بکاشتم خشک گردید گفت من ترا تعلیم کنم تا باز سبز شود نوح گفت نیک باشد
ابلیس گفت شیر و خوک و بوزنه را بکش و در بعض روایت شیطان گفت که شیر و خرس و نمر و سگ
و روباه و خروس و ابن اوی را بکش و خون ایشان را جمع کن و در زیر درخت بریز تا شیر
شود نوح ع همچنان کرد درخت انگور سبز شد و ثمر بیرون آورد و ازینجاست که چون خمر خوردند
بدلیری چون شیر شوند و چون زیاده خورند چون بوزنه بازی کنند و چون بیشتر خورند مانند
خوک مرده بیفتند و مثل ثمر غضبناک و مانند خرس قوی می شوند و مانند ابن اوی محدث می باشند
و مثل سگ مقابله میکنند و مانند روباه تملق می نمایند و مانند خروس صوت میکنند و خمر
بر قوم نوح ع حرام شد و ابو مطیع نسفی در قصص خود آورده که بز بدشواری در کشتی می آید نوح ع
دست بر دم وے نهاده بعنف در کشتی در آورد دم او از بس شکست و فرج وی ظاهر شد
و همچنان ماند تا انقراض عالم و میش بآسانی اطاعت فرمان نمود دست مبارک بر دم او بسود
و بمالید و عورت او مستوره بماند گویند که در کشتی نجاست بسیار شد و بوے بد آن هوای کشتی
را متعفن گردانید نوح ع و اهل او از ان بسیار متاذی میشدند و بحق تعالی شکایت نمودند
وحی آمد که دست بر دم فیل فرود آر و قدرت ما مشاهده کن نوح ع بفرمان قیام نمود فی الحال
دو خوک یکی ماده و دیگرے نر از فیل بیفتاد و نجاسات را نخورد تا کشتی پاک شد و نیز گویند که نوح
علیه السلام حکم فرموده بود که در کشتی هیچ حیوانی با جفت خود جمع نشود موش نافرمانی نمود

تا بزانوی عوج آب نرسیده بود در عرائس میگوید طول وے بست و سه هزار و سه صد و سے
و سه گز و ثلثی گز بود از ذراع ملک و آن گزایست که از گزهاے عامه خلق بیک قبضه زیاده است
و ابر در کمرگاه وے میگشت و از قعر دریا بدست ماهی میگرفت و برداشته در آفتاب بریان میکرد
و قوت خود میساخت و مادر وے نیز عظمت جثه داشت چنانچه هر جا می نشست یکجریب زمین
را احاطه میکرد و انگشت وی سه گز بود در طول و عرض دو گز داشت و بر هر انگشت دو ناخن
داشت بغایت تیز و با وجودیکه دختر حضرت آدم ع بود اول کسیکه بنیاد فسق و فجور در عالم
نهاد او بود و بسبب شامت آن معامله بغضب الٰهی مبتلا شد تا حق تعالی ماران و کژدمان
فرستاد بر مثال پیلان و گرگان بشکل شیران و کرگسان برابر خران تا این عنق را کشتند
و خوردند و گویند که سبب نجات عوج از طوفان آن بود که در کشتی ساختن مدد بنوح ع
داده بود و الله اعلم القصه چون جهان خشک گردید نوح ع خلایق را از کشتی بیرون آورد
و در پایان کوه جدے قریه بنا نموده آنرا سوق الثمانین موسوم ساخت زیرا که ساکنان آنجا
زیاده از هشتاد کس نبودند پس آن خلایق را که در کشتی بودند از وحوش و طیور و سباع و حشرات
و غیر آن همه را از کشتی بیرون آورد و در عالم رها کرد تا منتشر و پراگنده شدند و نسل ایشان
تا قیامت باقی ماند و درختان و حیوانات را بیرون آورد و هر چه میکاشت و می نشاند در ساعت
میرست و برگ و میوه بیرون می آورد و می پخت تا تمام درختان را بکاشتند الا درخت انگور را که
نوح ع نیافت و سه کس را بفرستاد تا بجویند هر چند جستند نیافتند نوح ع خود برخاست
تا برود و بجوید جبرئیل ع بیامد و پرسید که اے نوح کجا میروی فرمود درخت انگور را نمی یابم
بطلب و تجسس آن می روم جبرئیل ع گفت آن درخت را ابلیس دزدیده است و آن اول دزدی
بود که در عالم بوقوع آمد پس میکائیل ع در رسید و گریبان شیطان را گرفته میکشید
تا پیش نوح ع آورد و در آن وقت انگور سپید بود بسبب دست برد ابلیس انگور سیاه شد
نوح ع گفت ای لعین درخت انگور را چه کردی گفت پیش خود دارم نوح ع طلب کرد

و مقاتل گوید در شام بود بموضعیکه آنرا عین الورد گویند قریب بعلبک و یا اراضی هندوستان
نیز گفته اند و جمهور بر انند که مراد ازان تنور نان بزی ست که زنی یا دختر نوح ع در ان نان
میپخت و از امیر المومنین علی کرم الله وجهه نقل کرده که مراد از فوران تنور ظهور فجر و طلوع صبح
است و بعضی گویند که مقصود از فار التنور جوشیدن آب ست از روی زمین القصه نشان
عذاب آن بود که وقتیکه از تنور پر آتش آب بر جوشد دلیل بر آمدن عذاب باشد و جریان تنور در
غره شهر رجب بوقوع امد و چهل شبانروز آب از زمین بر میجوشید و از آسمان بارانهاے
بزرگ می بارید و نوح علیه السلام با متابعان و اصناف حیوان بترتیب که سبق ذکر یافت بکشتی
در آمد و جهان را سراسر آب فرو گرفت و باتفاق مورخان طغیانی آب طوفان بمرتبه رسید که از
قله بلند ترین جبال آب موازی چهل گز در گذشته بود و مدت پنجاه روز آنچنان ابر سیاه
گسترده بود که تاریکی آن عالم را فرو گرفته بود که شب از روز فرق نداشت و گویند نوح ع
سرپوشی برای کشتی تیار کرده بود تا آب عذاب در کشتی در نیاید خدایتعالی دو گوهر بنوح ع عنایت
کرده بود یکے ازان دو گوهر چون روز شدی باشد آفتاب میدرخشید و آن دیگرے چون
شب شدے مثال ماه نور میداد و شب و روز ازان معلوم میشد و وقت نماز را بآن
دو گوهر میدانستند و باو قهر و غضب و سخط الهی می جست و موجهاے او چون کوههاے
عظیم بر یکدیگر مے زد و آن کشتی در میان موجها بسلامت میرفت کما قال الله تعالی و هی
تجری بهم فی موج کالجبال نقل ست که چون کشتے در جریان آمد بمکه شریفه شتافته هفت نوبت
گرد زمین گشت و طواف نمود و اطراف عالم را سیر کرد و بعد از پنجاه یا شش ماه بر قله کوه جدے قرار گرفت
و استوت علی الجدی آنگاه فرمان آمد که یا ارض ابلعی ماءک و یا سماء اقلعی ای زمین آب خود
باز گیر و ای آسمان باز ایست از باریدن و یکماه دیگر بر سر آن جبل ساکن بود و گویند که از جمله
ذے روح هیچ جنبیده در روی زمین از طوفان نجات نیافته الا عوج بن عنق که عظمت و
طول قامت وے بمرتبه بود که آب طوفان با آنکه از بلند ترین کوهها بقدر چهل گز بر آمده بود

افتاده است و تو اینجا ایمن نشسته آن لعین گفت اے شیخ المرسلین مرا چه فرمائی تا فرمان
تو بجاے آورم نوح ع فرمود زخم ترا جز توبه مرهمی نمی بینم و درد ترا جز انابت و بازگشت
بحضرت عزت دوائی نمی یابم بیا از اغوا و اضلال آدمیان برطرف شده توبه و ندامتے
پیش آر و از روے اعتذار بگناهگاری خود اقرار کن باشد که آبی بر روی کارت باز آید شعر

توبه کن تا رضا و حق یابی ؛ که به از توبه نیست هیچ شفیع

ابلیس علیه اللعن گفت اول معلوم کن که مرا توبه هست یا نه نوح علیه السلام از حق تعالی
درخواست تا از توبه ابلیس وے را خبر دهد خطاب آمد که توبه او آنست که قبر آدم ع را سجده
کند ابلیس بخروشید و گفت ای نوح هیهات هیهات آن زمان که آدم خلعت حیات پوشیده داشت من او را سجده
نکردم این زمان که شربت فوت نوشیده هرگز مباشر اینصورت خواهم شد نوح ع
گفت الهی این لاهی همچنان در مقام عناد و استکبار است و مورخان اختلاف دارند که
چند کس با نوح ع در کشتی بودند فرقه هشتاد تن گفته چهل مرد و چهل زن و از قتاده مرویست که هشت
نفر بودند نوح ع و زوجه آنجناب و هر سه فرزندان آنجناب و زوجه آنها و نزد بعضی
هفت کس نوح و حام و سام و یافث و ازواج فرزندان آنجناب و نزد بعضی ده کس
و بعضی بر آنند که هفتاد و دو کس بودند و قول اول از ابن عباس رض مرویست و هذا هو القول
الاصح و نوح ع بموجب وحی سماوی جسد آدم ع را در تابوتے نهاده بکشتی در آورد و نزد
ارباب تاریخ آن تابوت از چوب شمشاد بود و بعد از آن نوح ع باندک زمانی بموجب کلمه حتی
اذا جاء امرنا و فار التنور ارشاد کرده بود که هنگامیکه آب از تنور در جریان آید مرا خبر کنید
زمره گفته اند که آب از تنور نان بزے که بر سبیل بزل از نوح ع گفته بود کجاست آبیکه ما را
از آن بیم میکردی بر جوشید و بروایت ابن عباس و ابو صالح و مجاهد و حسن بصری وارد
گشته که آن تنور آدم علیه السلام بود که بمیراث بنوح ع رسیده بود و در روضة الصفا مسطور
است که آن تنور نزدیک بابل بود قریب بمسجد کوفه و نوح ع از آنجا در کشتی نشست و

خروس و بیرون و اندرون آن سفینه بقیر و زفت تطلیه یافت و از امام الهدی حسن مجتبی
ع منقول ست که طول کشتی هزار و دو صد گز و عرض آن شصت صد گز بوده است و این اخبار
روایتی ست که از سام بن نوح نقل کرده اند و در وقتیکه بدعای عیسی ع زنده شد و جهت
هر طبقه نوعی مقرر شد که از هر جنس اجناس حیوانات جفتی در آن کشتی در آورند طبقهٔ اعلی
جهت ماوای طیور تعیین یافت و طبقهٔ سفلی برای وحوش و دواب و طبقه وسط جهت مسکن نوح
ع و اولاد و اتباعش مقرر گشت و مرویست که چون نوح ع از بنای کشتی فارغ گردید جناب
احدیت حکم فرمود که از هر صنفی و نوعی جانوران جفتی با خود در کشتی در آر نوح ع عرض کرد الهی
من اجناس حیوانات را چگونه جمع کنم فرمان آمد که با در الفرمایم تا حیوانات را نزد تو جمع آرد پس
باد صبا و شمال و جنوب و دبور را فرمان شد تا گرد عالم در آمدند از هر جنس جنس خلایق جفت جفت
پیش نوح ع آورد آنجناب یکیک را میگرفت و در کشتی سوار میکرد از ابن عباس رض مرویست
که اول کسیکه از حیوانات بکشتی در آمد زنبور سرخ بود و آخرین حیوانات خر نفل ست که چون
خر هر دو دست خویش در کشتی نهاد تا در آید شیطان حیله برانگیخت و دست در دم خر
زد و در پای وی در آویخت هر چند نوح نبی بانگ میزد و خر جد و جهد می نمود تا در آید مگر
نتوانست که در آید نوح ع بانگ بروی زد و گفت ادخل و لو کان معک الشیطان فی الحال
دراز گوش در آمد بعد از انکه نوح علی نبینا و علیهم الصلوة و السلام تفحص احوال
اهل کشتی نمود ابلیس علیه اللعن را در زاویه کشتی دید از وی پرسید که ای
لعین درین کشتی بحکم که در آمدی ابلیس گفت با جازت تو وقتیکه دراز گوش را فرمودی
ادخل و لو کان معک الشیطان من دست در دم خر زده بودم و او را نمیگذاشتم که بگذشته
در آید چون اجازت دادی هر دو با هم در آمدیم و در جواهر التفسیر مذکورست که او روه اند که چون
نوح ع در وقت ظهور طوفان بر مرکب سفینه سوار شد ابلیس را دید بر دنباله کشتی جا گرفته
گفت ویحک ای ملعون سفاین اعمار اینهمه کفار بشوم متابعت تو در گرداب طوفان هلاکت

نیاورده و کفر و فجوره بقدر امکان در ایذا و اضرار آن پیغمبر عالیمقدار میکوشیدند و موعظه سودمند
و نصایح دل پسند آنجناب را بر جنون حمل میکردند و چون نوح ع از ایمان اهل ظلم و ظلام نومید
شد دست بدعا برداشت و بر زبان معجز بیان گذرانید که رب لا تذر علی الارض من الکافرین
دیارا و این مسألت بغیر اجابت مقرون گشت و وحی بر آنجناب نازل شد که درخت سماج
بنشان و بعد به ترتیب کشتی اشتغال نمائی که تا خمسن حیات این خاکساران را از رهگذر آب بیاد
فنا خواهیم داد و مجموع را با آتش دوزخ خواهیم فرستاد منقول ست که جبرئیل علیه السلام نهال
ساج را بنظر نوح ع در آورد و آنجناب آنرا در زمین فرو برد و بعد چهل سال که اندرخت
بحد کمال رسید از بریده خشک ساخته باتفاق اولاد عظام خویش یافث و سام و حام و اجیر
دیگر تبر آشیدن الواح کشتی مشغول گشت هرگاه قوم بر آنجناب میگذشتند تمسخر و استهزا
میکردند و میگفتند که حال این دیوانه را ملاحظه نمائید که از مرتبه پیغمبری بدرجه درودگری رسیده
در وقتیکه آب نایاب ست بتر تیب سفینه می پردازد و نوح علیه السلام بجواب میفرمود که چون بحر
عذاب رب الارباب در تلاطم اید مجموع غریق گرداب فنا گشته با آتش دوزخ پیوندند و منقول ست
که چهل سال از آسمان باران نبارید و از جبال آب منقطع گشت و کاریزها خشک گردیده و چهار
پایان ایشان بمردند و حسم زبان ایشان خشک گشته چنانکه هیچ زن بار نگرفت و نبات از زمین
نرویید و درختان خشک شدند نوح ع گفت ای قوم همه از شومی افعال بد شماست بخدا یتعالی
ایمان آرید تا این بلا از شما دفع گردد گفتند ما را این محنت خوش ست اگر باران آب نمی آید
نیاید و اگر نسل و ماغ و فرزندان نماند نماند چون بتان ها ما باشند هیچ پاک نباشد القصه کشتی نوح ع
مشتمل بر سه طبقه صورت اتمام یافت و در طول و عرض آن مورخان اختلاف بسیار کرده
چنانچه طول آنرا هزار و دو صد در عه و هشتاد ذراع گفته اند و عرض آنرا سه صد و سی ذراع
گفته اند و ارتفاعش سی و سه گز بود و این قول ابن عباس ست و این کشتی بصورت مرغی سرش چون سر طاوس
و چشمش مانند گرگس و سینه چون سینه بط و بر و ایتی چون سینه کبوتر و دم او چون دم

که نوح ع گندم گون بود و بغایت جسیم و عریض و رقیق الساقین و الساعدین و عظیم العنین و طویل القامت و محاسن کشیده داشت و بشدت غضب موصوف بود و در وقت بعثت بروایتی صد و پنجاه ساله بود و بمذهبی دو صد و پنجاه سال و بقولی سه صد و پنجاه ساله برطبق نص فلبث فیهم الف سنه الا خمسین عاما مدت منصد و پنجاه سال بامر دعوت اشتغال داشت و بعد از طوفان دو صد و پنجاه سال یا سه صد و پنجاه سال دیگر عمر یافت و زمره بران رفته اند که نوح ع پنجاه ساله مبعوث شد و منصد و پنجاه سال بدعوت اهل ضلالت پرداخت و بعد پنجاه سال که از کشتی بیرون آمد بریاض رضوان خرامیده و در مئون الاخبار مسطور ست که بقول بعضی از رواة تولد نوح ع در زمان حیات آدم علیه السلام در هزار اول فرمنیش و قوع یافت و در هزار ثانی در وقتیکه چهار صد و پنجاه ساله بود مبعوث شد و منصد و پنجاه سال بدعوت اشتغال نمود و بعد از غرق قوم به پنجاه سال از عالم انتقال فرمود و بروایتی نوح ع هزار و دو صد سال نزیست و بروایت دیگر هزار و پانصد سال عمر یافت و علی کل التقدیر عمر نوح ع دراز تر از جمیع مخلوقات بود و مروی ست که در وقت ادریس پیغمبر ع گروهی مومن بودند چون ادریس ع باسمان رفت جمله کافر شدند و بر ضلالت و بت پرستی عادت گرفتند و خلق را نبوه شد که تمامی زمین ابادان گردید مقدار یک وجب زمین خالی از آبادی و ضایع نبود و از شرق تا غرب هیچ ویرانه نبود و از یکپاره زمین سیصد شتر وار گندم و کاه بیامدی و در عالم هیچ بیابانی نبود چنانکه اگر کسی بخواستی بام بام از کوفه تا مکه میرفت و از شرق تا غرب نیز گفته اند و عمرهای ایشان دراز تر بود که هیچ کسی را عمر کمتر از سه صد سال نمی بود و همه ایمن بودند که هیچ دشمن نداشتند پس خلایق جمله طاغی شدند خدای تعالی نوح ع را برسالت بایشان فرستاد و نوح ع مروی صبور بود و در بلای قوم حلیم و بلند آواز و دراز عمر بود و پنجاه ساله بود که بدعوت خلق پرداخت و منصد و پنجاه سال قوم را بتوحید دعوت میکرد و مفید نیفتاد و دران مدت دراز زیاده از هشتاد نفر کسی با نجناب ایمان

ملقب بنوح گردانیدند و برین تقدیر لازم می آید که نوح مشتق از نوحه باشد و حال آنکه ارباب
عربیت اتفاق دارند که نوح اسمی اعجمی ست و نوحه عربی و نمیتواند بود که کلمه اعجمی مشتق از
عربی باشد مگر آنکه بعربیت نوح قایل شوند و اینمعنی خلاف ظاهرست باعتقاد تمامی افاضل فن
تفسیر و از ابن قتیبه مرویست که نوح علیه السلام نجار بود و منقول ست که حق تعالی نوح ع
را بر هفتاد و دو زبان گویا گردانیده از انجمله تکلم بنوزده زبان اولاد سام را بخشید و اولاد حام
را بشانزده زبان گویای عطا فرمود و اولاد یافث را بسی و دو زبان تکلم عنایت کرد و طبرانی
بسند رجال ثقات از ابن ابی امامه رض روایت میکند که فرمود رسولخدا صلی الله علیه و علی آله وسلم
که در میان نوح و آدم علیهما السلام ده قرن بود و نیز نوح اول پیغمبریست که نسخ شریعت
آدم ع فرموده امت را بعذاب آب تخویف نمود و در شریعت آدم ع نکاح با همشیره جائز بود
نوح ع حکم تحریم آن کرد و قوم تکذیب آنجناب نمودند و اول رسولیست که اهل ضلالت بدعای
وی هلاک شدند و اول کسیکه بعد از خاتم الانبیا علیه التحیة والثنا در روز جزا سر از خاک برآرد
نوح ع خواهد بود و آنجناب بقول بعضی از اصحاب اخبار بهدایت و ارشاد کافه عباد
مبعوث گشت و عموم طوفان تمامی اطراف جهان را موید این قول ست و ثعلبی در عرائس
روایت میکند که حق تعالی نوح ع را برسالت بجانب اولاد قابیل و اولاد شیث که
که اتباع اولاد قابیل بودند فرستاده و نزد بعضی آنکه رسالت نوح ع باهل بابل و توابع
آن اختصاص داشت و ظاهر آیت ولقد ارسلنا نوحا الی قومه تائید اینمعنی میکند و در
سبل الهدی مسطورست که آب طوفان نوح ع در هند و سند نرسیده است در تاریخ
طبری مذکورست که نوح ع جهت هدایت ضحاک و اتباع او که بت پرستان بودند مبعوث
گردید و در نظام التواریخ مذکورست که ابراهیم ع در عصر ضحاک بامر دعوت اشتغال
نمود و صاحب روضة الصفا ترجیح قول ثانی نموده القصه نوح ع بعد از فوت آدم ع
بصد و بیست و شش سال بطالع اسد تولد نمود و در روضة الصفا مسطورست که

بشمار می آمدند بعد از پدر بزرگوار خود بزرگ قوم شد و خلائق را بیروان پرستی دعوت میکرد و مدت
کمال ذهین بود در عمر ده سالگی جمله صحف آسمانی که بر ادریس ع و شیث و آدم علیه السلام نازل
شده بود یاد نموده بعد ادریس ع خلیفه شده امورات بنی آدم را باحسن وجه انجام داد
و از نیکخواهان آنها بود و اول کسیکه سواری فیل اختیار کرد او بوده و مدت عمرش ششصد
و هفت سال بود و بقولی نهصد و شصت سال بود وقتیکه بجهان جاویدان شتافت
والله اعلم ملک بن متوشلخ بعضی از او بملکان و زمره ملایک تعبیر کرده اند و فرقه نامش
لامخ گفته و بعضی لامک و بعضی لمک بفتح لام و سکون میم گفته اند در صحیح بخاری منقول ست
که لامخ بزبان عبرانی و بزبان عربی لمک و در زبان سریانی فتح و معنی آن متواضع ست و از
سهیلی مروی ست که او اول کسے ست که عود ساخت و غنا کرد و شناوری نمود و در علو مرتبه
و سمو منقبت یگانه روزگار بود و قایم مقام پدر شده بریاست بنی آدم پرداخت که بسیار نیکبخت و
موحد بود مردمان را توحید تعلیم می کرد مدت عمرش هفتصد و هشتاد سال و نزد بعضی هفتصد
و هفتاد سال بود والله اعلم و ارشد اولادش نوح ع بود نوح بن ملک مادر آنجناب
مستوره بود بناموس مسماة بقینوس بنت شاکیل بن متوشلخ بن اخنوخ در تفسیر فتح العزیز
منقول ست که پدر نوح لمک ابن متوشلخ بود و مادر ایشان شمخاء بنت انوش بود و ابن
انوش غیر ان انوش ست که از اجداد نوح ست و عطا گفته است که در پدر آن و اجداد حضرت
نوح تا حضرت آدم هیچکس کافر نبود همه مسلمانان و موحدان بودند و مادر ایشان نیز مسلمان
بود و اسم شریف نوح ع ساکن بوده و بعضی ساکب و سکیب و یشکر نیز گفته اند و آدم
ثانی و شیخ الانبیاء و نجی الله از جمله القاب آنجناب ست و جماعتی گفته اند که اسم شریفش عبد الغفار
بود خدا تعالی نوح را بعبد الشکور نام نهاده از سلمان فارسی رضی الله عنه مروی ست که نوح ع
وقتیکه جامه می پوشید و طعام می نوشید خدا تعالی را حمد بجا می آورد پس موسوم بعبد الشکور
گشت بسیاری از علما در مؤلفات خود نقل کرده اند که نجی الله را بجهت کثرت اشتغال بنوحه و گریه

بیرون رفتن ست ادریس ع ازین حرکت انکار نموده خود را بیکی از درختان جنان متعلق گردانید هر چند ابو یحیی
در باب مراجعت مبالغه فرموده بجای نرسید در اثنای آن قیل و قال حضرت ذو الجلال فرشته را بمحاکمه
ایشان فرستاده آن فرشته از کیفیت حال پرسیده عزرائیل ع گفت من بنا بر التماس این شخص روحش
را قبض کرده باز ببدنش در آوردم و دوزخ را بوی نمودم و او را ببهشت رسانیدم تا لحظه
نظاره فرموده بیرون رود حالیا نمیخواهد که مراجعت نماید ادریس ع بر زبان الهام بیان گذرانیده
که بموجب کل نفس ذائقة الموت من شربت مرگ چشیده ام و بحکم و ان منکم الا واردها بر دوزخ
گذشته ام و بمقتضای و ما هم منها بمخرجین که در بارهٔ بهشتیان واقع ست ازینجا بیرون
نمیروم آنگاه ندای الهی در رسید که مزاحم ادریس مشوید که حق بجانب اوست و بعضی از علما
آیه کریمه و رفعناه مکانا علیا را کنایه از وصول ادریس ع باین درجه علیه داشته اند در تاریخ
گزیده مذکور است که ادریس ع چنانچه با عزرائیل شرط کرده بود از بهشت بیرون آمد و باز
ببهانه آنکه نعلین خود را فراموش کرده ام بازگشته هم آنجا قرار گرفت والله اعلم و جمعی
دیگر گفته اند که ادریس ع از بهشت بیرون آمده در آسمان ششم با ملائکه بعبادت مشغول ست
تا زمانیکه حکم ربانی بموجب اراده قدیم در باره او صادر گردد و گویند که چون ادریس علیه السلام
را رفع کردند چهار صد و پنجسال عمر داشت و بعضی هشت صد و شصت و پنجسال گفته اند و بقولی
دیگر زیاده ازین بود و بقولی کمتر ازین و طائفه گفته اند که چون ادریس ع بمعاونت فرشته
بآسمان رفت از حضرت مجیب الدعوات مسئلت نمود که دیگر او را بدنیا نفرستد و همانجا قبض
روح او نموده ملائکه را بنماز وی مامور گردانید و این مسئول عز قبول یافته جسد مبارکش در
بیت المعمور موضوع ست والله اعلم و ارشد اولادش متوشلخ بود متوشلخ بن ادریس ع
بفتح میم و با تاے معجمه فوقانی و با شین معجمه و بجاے مهمله و قیل بخاء معجمه در تاریخ طبری
مسطور ست که بعد رفع ادریس علیه السلام پسرش متوشلخ بریاست بنی آدم پرداخت و
بقول جوانی نام مادرش روخا بود و گویند که متوشلخ را فرزندان بسیار بودند چنانچه بدشواری

بهشت و هیچ مکانی از ان اعلی نتواند بود و در قصه رفع ادریس ع بهشت بمعیت ملک الموت
در میان ارباب تفاسیر و تواریخ اختلاف ست بلخص آنکه در تفسیر حسینی مسطور ست که ابن عباس فرمود که روزی ادریس ع
از حرارت آفتاب نزدیک باحتراق رسیده مناجات کرد که الهی با وجود اینقدر بعد که میان من و آفتاب ست از حرارت او باحتراق
نزدیک شدم بآن فرشته که حامل اوست چه حال باشد نار آفتاب بر او سبک گردان و او را از تاب حرارت آفتاب در سایه عنایت خود
محفوظ دار حق سبحانه و تعالی شانه دعای وے مستجاب گردانید و روزی دیگر آن فرشته
که حامل آفتاب ست خود را سبکبار یافت و تاثیرے از حرارت او فهم نکرد سبب آنرا از حضرت
عزت عز اسمه استدعا نمود خطاب رسید که بنده من ادریس در حق تو دعا فرمود و من اجابت
کردم آن فرشته استجازه نمود بزیارت ادریس ع اجازت یافت و بر زمین آمد و بالتماس
ادریس ع او را بر پاے خود نشانده بآسمان برد و نزدیک مطلع آفتاب رسانید و باستدعای
ادریس ع یکیت عمر و کیفیت اجل او از ملک الموت برسید عزرائیل علیه السلام در دیوان اعمال
نگاه کرد و فرمود که حکم الهی در باره اینکس که تو میگوئی آنست که حالیا نزدیک مطلع آفتاب متوفی شود
چون فرشته باز آمد ادریس را یافت جان بخازن اجل سپرده و طوطی روحش بشکرستان قدس
پرواز کرده و در روایتی آنکه ادریس علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام در آوای طاعات و عبادات
بمرتبه مبالغه میفرمود که اعمال خیر او با عمل تمامی بنی آدم مساوات می نمود و عزرائیل ع ازینمعنی
خبر یافته بعد حصول اجازت از بارگاه جناب احدیت بملاقات ادریس ع شتافت و رابطه محبت
و مصاحبت فیما بین منعقد گشت جناب ادریس ع از ملک الموت التماس نمود که روح مرا
قبض کنی و ابو یحیی باذن خالق موت و حیات آنجناب را تلخی مرگ چشانیده باز روح را
بجسدش در آورد و ادریس ع بار دیگر از و استدعا نمود که مرا بر احوال دوزخ آگاه گردان
ملک الموت آن ملتمس را مبذول داشته نوبت دیگر ادریس ع تمناے رویت بهشت
بیان فرمود و ملک الموت باذن جناب آفریدگار او را بر پر خویش نشانده بجنت برد چون
ادریس ع لحظه بتماشای حور و قصور و اشجار و انهار جنت پرداخت عزرائیل ع گفت وقت

دو نوع نعمت دعوت فرمود و صد شهر بنا نمود که کوچکترین آنها شهر ریاست و بنای احرام مصر منسوب بآنجناب ست و ایضاً در تاریخ مذکور مسطور ست که ادریس امت خود را از عدد پیغمبران که بعد از و مبعوث گشتند اعلام نمود و از واقعه طوفان نوح علیه السلام اخبار نمود و خود از مصر بیرون آمده تمامت ربع مسکون را طواف فرمود و باز بمصر مراجعت کرد و در سبل الهدی الشتهر بسیرت شامی از سمره رضی الله عنه مرویست که ادریس ع سفید رنگ و دراز قامت راسکم و دراز و عریض الصدر بود و مو بر اندام مبارکش کمتر بود و در سر سر نقش مو بسیار داشت و یک چشم شریف او خورد و چشم دیگر کلان بود و در بدن مبارک او نقطه های سپید بروند غیر مرض برص و از ابن قتیبه مرویست که آنحضرت رقیق القلب بود و در روضة الصفا مسطور ست که او مردی بود خوب روی گندم گون بزرگ محاسن و تمام قد و متناسب اندام قوی استخوان و اندک گوشت و آهسته در سخن و بیشتر اوقات خاموش و در وقت مشی نظر مبارک بر زمین افگندی و خود را خالی از فکر نگذاشتی و چون سخن گفتی انگشت شهادت را حرکت دادی و گویند که آنجناب قائم اللیل و صائم النهار بود و دایم ذکر حق میکرد و کسب می نمود و ثلث کسب خویش را صدقه بفقرا میداد از تقصص حبائی صاحب روضة الصفا نقل کرده که ادریس ع بغایت زاهد و عابد بود و در هر روز و دوازده هزار بار تسبیح کفنی و با علویات آشنای تمام داشت و افواج ملایکه پیوسته بمجلس و صحبت او متردد بودند و گویند ملایکه چندان عمل صالح ویرا باسمان می بردند که با عمل تمامی بنی آدم برابری میکرد نقل ست که آنجناب خیاطی می نمود و هر بار که وی خیاطی میکرد و هر بار که سوزنی بکار می برد تسبیح و تهلیل و تکبیر و تمجید و توحید حق سبحانه و تعالی بجای آورد و حق تعالی او را بمکانی عالی رفع فرمود چنانکه در شان وی میفرماید و رفعناه مکانا علیا بعضی از مفسران بر آنند که مراد رفع او ست بشرف نبوت و درجه قربت و منزلت نزد حق تعالی و گروهی میگویند مراد رفع او ست باسمان ششم یا چهارم و این قول ضعیف ست و بعضی میگویند مراد رفع او

مبعوث گشت او ریس بود و وی صحیفه بروے نازل شد اول صحف اشتمال داشت
بر اسرار سماویات و تسخیر روحانیات و علوم عجیبه و فنون غریبه و معرفت طبایع موجودات
و غیر ذلک و او ریس ع صد و پنجال یا صد و پنجاه سال یا صد و هشت سال بدعوت
خلایق پرداخته و دعوت آن پیغمبر بزرگوار وحدانیت حضرت پروردگار بود و عمل
بعدل مے فرمود و آمر بنماز یکه در شریعتش مقرر بود و روزه داشتن در ایام معلوم
هر ماهی و بجهاد و زکوة اموال و غسل جنابت و حیض مے نمود و از خوردن گوشت
خوک و شتر و حمار و کلب و از اکل باقلا و اشیای مضره بدماغ و مسکرات و مخدرات
منع مے فرمود گویند اول کسیکه بقلم خط نوشت او ریس علیه السلام بود و از امام
بونی منقول ست که انبیا علیهم السلام را خطوط مختلف بودند چنانچه آدم علیه السلام
خط سریانی می نوشت و شیث ع خط صولیانی می داشت و او ریس خط بربری می نوشت
و نوح ع خط جزر می و ابراهیم ع خط برهمی و اسحق خط یونانی و موسے علیه السلام
خط عبرانی و داؤد ع خط عبری و سلیمان خط کاهنی و عیسی ع خط رومی و شمعون ع
خط افرنجی و جرجیس ع خط قبطی و دانیال ع خط ارمنی می نوشتند و نبینا محمد صلی الله
علیه و آله وسلم خط کوفی می نوشت و این خط افضل خطوط ست چنانکه در اخبار الدول
و آثار الاول مرقوم ست و نیز اول کسیکه خیاطی نمود و اول کسیکه کرباس پوشید وے بود
و قبل از وے پوشت گوسپندے پوشیدند و گفته اند که آنجناب اول کسی ست که بر
آسمان عروج نموده و اول کسی ست که علم نجوم دانسته بوضع اسمای بروج کواکب و ثوابت و سیاره پرداخت
و شرف و وبال و نظرات ستاره ها پدید آورد و حکمای یونان نسبت خود در علم نجوم و
هیئت و احکام بدو درست کنند و اول کسیکه در راه خدا جهاد کرد و اول کسیکه
سببی در میان آورد او بود چون بچنگ فرزندان قابیل مے رفت و ایشان را بندی
میکرد و به بند کے میفرمود و در تاریخ حکماء مذکور ست که او ریس ع خلایق را به هفتاد

ضابط ست آی ضبط فی الاناء فعمل بامر الله و برو بموجب وصیت پدر خود در میان اولاد ابو البشر
آدم حاکم گشته باعتقاد صاحب تاریخ جعفری جویها از رودخانه بیرون آورد و خوردن گوشت
ماهی اختراع نمود و خدایتعالی او را چهل پسر بخشید و برو خورد ترین اولاد خود را که موسوم بخنوخ
بود و از رشوت تولد نموده بود در تاریخ الخمیس مذکور ست که نزد بعضی با اغثوث و نزد بعضی
با بروزه نکاح نمود و اخنوخ بوجود آمد ولیعهد خویش ساخت در روضة الصفا مسطور ست
که نقل کرده که در ایام او بتان ساخته خلایق بعبادت اوثان مشغول شدند و بعضی گویند
که این رسم مذموم بعد از ادریس ع پیدا شد و مدت حیاتش بروایتی که ابن جوزی در
اعمار الاعیان بیان کرده نهصد و شصت سال ست و بروایت ابن هشام نهصد و شصت
و دو سال و بروایت ابن خبیب هشت صد و نود و پنجسال ست والله اعلم خنوخ بن یرد
اسم شریف آنجناب خنوخ با اخنوخ بود لقب آنجناب ادریس ست و بقول بعضی از علما
ادریس و خنوخ هر دو اسم عجمی ست و باعتقاد زمره خنوخ اسم سریانی ست و معنی آن بعربی
کثیر العبادة ست و بقول بعضی ادریس اسم عربی ست و انما سمی ادریسا لکثرة دراسة الصحف
در روضة الصفا مسطور ست که آوریای ثالث در کلام حکما عبارت ست از ادریس علیه السلام
و آوریا در میان یونانیان بطرسیمین و ادرسین مشهور ست و اعراب آنجناب را هرمس و ادریس
والمثلث بالنعمة خوانند و مراد از هرمس عطارد ست و مقصود از نعمت در کلمه مذکور نبوت
و حکمت و حکومت ست و ارباب تاریخ ایراد نموده اند که مولد ادریس علیه السلام در دیار مصر بود
بقریه که موسوم ست بمنف و نزد بعضی بقریه که موسوم بمنفر ست از دیار مصر و گویند ولادت
آنجناب در زمان آدم علیهما السلام بوده بصد سال قبل از آنکه آدم علیه السلام از دنیا انتقال
نمود و قولی آنکه وقتیکه آدم ع وفات یافت از عمر ادریس ع سه صد و شصت سال گذشته
بود و در اوایل حال ادریس نزد غازیمون مصری که ملقب بادریای ثانی بود تلمیذی می نمود و ادریس
بعد از وفات آدم بدو صد سال مبعوث شد و جمهور بر آنند که اول پیغمبری که بعد از آدم

خویش متعهد ریاست بنی آدم گشت و نزد بعضی مهلائیل مرادف ممدوح ست و اسم آنجناب
در انجیل بزبان سریانی مهلائیل ست و معنی آن بزبان عربی یسبح الله بوده است و گویند
که در ایام مهلائیل کثرت خلق بمرتبه رسید که از هم در زحمت بودند لاجرم ایشان را در
اقطار عالم متفرق گردانیده و خود با اولاد شیب باقلیم بابل آمد و شهر بابل بنا کرده مع
اقربای خویش در انجا سکونت ورزید و شهر سوس را نیز بنا فرمود و قبل ازان مردمان در
مغارها و بیشه ها بسر میبردند و مهلائیل اول کسی ست که بنی آدم را در شهرها جدا جدا آبادان
ساخت و در کامل التاریخ مسطور ست که مهلائیل اول کسی ست که شهرها بنا نموده معاون
بیرون آورد و در زمان خویش مردمان را برای بنای مسجد حکم نمود و گویند که مهلائیل
بن قینان مالک هفت اقلیم شده و نیز گویند که مهلائیل اول کسی ست که آهن را از معاون
بیرون آورده ازان ادوات برای صناعات ساخته و آب بیرون آورد و در مواضع منافع
و مخصوص نمود آدمیان را برای زراعت و حکم فرمود برای قتل درندگان و از جرم
ایجاد ملابس و فرش کرد و بذبح میش و گاومیش و وحوش حکم نمود و گوشت آنها را
خورد و شهر ری هم از بنای اوست و او اول کسی که کنیزکان را برای خدمت خود مقرر
ساخت و او اول کسی ست که قطع اثمار برای عمارت نمود و گویند که مهلائیل در هند
و دیگر بلاد رفته برای خود تاج طیار نموده بر سر نهاده مالک اقالیم گشت چنانچه در تاریخ
الخمیس منقول ست و مدت حیاتش بروایت طبری نهصد و بست و شش سال بود و
بقول ابن جوزی هشت صد و نود و پنجسال و بروایتی دو صد و بست سال بود و بروایت
سهیلی عبادت اصنام در زمان مهلائیل شایع گشت والله اعلم برد بن مهلائیل
بر دیبای موحده یا منقوطه بدو نقط تحتانیه وارد گشته و بعضی او را بارد بروایت توریت
نیز گفته اند درینصورت بارد اسم عبرانی ست و در انجیل بزبان سریانی برود وارد
گشته بهر تقدیر در درج الدرر وغیره در سلک بیان منتظم گشته که معنی آن اسم

جن بود در روایت عرائس اصح ست والله اعلم و بسیاری از فرزندان شیث ترک اسباب نموده
در گوشه عزلت بریاضت مشغول شدند و گویند که شیث ع نهصد و دوازده ساله بود که از دنیا
رفته و ویرا در غار بوقبیس بپهلوی پدر و مادر بزرگوار دفن کردند و ریاست خلق بعد از شیث ع
حسب وصیت آنجناب به پسرش انوش قرار گرفت والله اعلم انوش بن شیث علیه السلام
ارشد اولاد آنجناب بود و مادر وی بروایت صحیح حوری بود که ایزد تعالی بیواسطه ابوین
او را آفریده بشیث علیه السلام ارزانی داشت بجهت شرف نور محمدی صلی الله علیه و علی آله وسلم
و انوش در وقتیکه شیث ع شش صد و پنج ساله بود بوجود آمد و در تیجان مذکورست که انوش
لفظ سریانی ست بکسر الف و معنی آن بعربی صادق ست و نور محمدی ص از پیشانی او می تافت
و او پس از وفات پدر قایم مقام او گشته بسرداری طوایف انام پرداخت و عمل بطاعت
الله میکرد و در تاریخ جعفری مسطورست که اول کسیکه صدقه داد و امر بتصدق نمود انوش
بود و باتفاق احمد الله مستوفی و مؤلف تاریخ بناکیتی انوش اول شخصی ست که درخت خرما نشانیده
و کعبه را دروازه ها ساخت و مدت حیاتش بروایت احبار یهود و نصاری نهصد و شصت
و پنج سال و بزعم ابن جوزی نهصد و پنجاه سال و بقول قاضی بیضاوی شش صد سال
والله اعلم بحقیقة الحال قینان بن انوش بعد از فوت پدر خود بموجب وصیت متکفل
ریاست جمله بنی آدم گشت و در تیجان مسطورست که قینان اسمی ست سریانی و معنی آن
در عربی مستوی ست و اسم او در انجیل قانیان ست و معنی آن در عربی عیسی ست و بقول
صاحب گیرنده آغاز عمارت بابل او کرده و در روایتی از بعض مشائخ آنست که قینان شهر انطاکیه
را بنا کرده و باتفاق طبری و حافظ ابرو مدت عمرش شش صد و چهل سال بود و بروایت ابن
جوزی نهصد و ده سال و بروایت صاحب روضة الصفا قریب صد سال بریاست بنی آدم
قیام نموده از طریق مستقیم آبا و اجداد انحراف جائز نداشت و جناب واهب العطایا فرزندان
بسیار بوی ارزانی فرمود و اکبر آنها مهلائیل ست مهلائیل بن قینان بوصیت پدر بزرگوار

وکل معمور گردانید وگویند نور رسول مقبول از آدم ع بحوا واز حوا بشیث ع انتقال
یافت وچون شیث ع حامل نور محمدی صلی الله علیه وآله وسلم بود حضرت آدم بموجب حکم
الهی عهدی با فرزند خویش شیث ع در میان آورد وبوصیتهاے بسیار موکد ساخت که این
نور موفور السرور سید انبیا وآین گوهر از مهر سید اصفیا را که در ضمیر تو مستودع ست مخزون
نساری مگر در درج ارحام مستورات طاهرات وآین عهد ووصیت عقود را باولاد واحفاد
وجود بطنا بعد بطن ونسلا بعد نسل ارستن مستمره دانی لاجرم تا شیث ع را بقا بود در مغز
جانش مهر ومحبت حبیب خدای کریم بود نقل ست که چون شیث از حوا علیه السلام جدا گردید ابلیس
لعین قصد وی کرد خدا تعالی هفتاد هزار حجاب بیافرید ومیان وی ومیان ابلیس عمودے
از نور نصب فرمود که از شرق تا غرب عالم روشنائی وی بگرفت ومنادی ندا کرد که هذا نور
محمد العربی الامی صلی الله علیه وعلی آله وسلم وهر کرا از پدران آنحضرت فرزندے بوجود می آمد
که آن نور بوی نقل میکرد همان حجاب وهمان عمود نور ومنادی می بود پس آن نور در پیشانی
پدران محمد مصطفے صلی الله علیه وآله وسلم میگشت واحدا فواحد وحق تعالی حفاظت نور محمدی میفرمود
القصه شیث ع در محافظت ورعایت آن نور اهتمام تام مرعی میداشت تا آنوقت که او را داعیه
ترویج پدید آمد وهنگام نقل نور حضرت سید المرسلین در رسیده ببشارت جبرئیل امین وامر
واهب العطیات جل جلاله بروایتی مشهور آنکه مخوالیه زنی بود پس با جمال وصائب رای ومشابهت
تمام داشت بحوا بحباله نکاح در آورد وقبه از یاقوت زرد بجهت شیث ع بزدند وزفاف ایشان
دران قبه بود ودر عرائس آورده است که اصح این ست که از برای شیث ع حق تعالی حورای
خلق فرمود بے مادر وپدر تا جفت وی باشد وآنوش که پسر شیث ع ست از ان حورا متولد
گشته وآن حورا موسوم بمخوالیه بیضا بوده واختصاص شیث ع با این حورا از برای آن بود
که وی از حوا ع تنها متولد گشته بود بجهت تعظیم نور محمد صلی الله علیه وعلی آله وسلم چنانکه گذشت
وروایت عرائس منقول از اهل بیت رضی الله عنهم ست وبعضی از ارباب سیر برانند که مخوالیه از نوع

چه معنی او ریا بلغت سریانی معلم ست و تولد شیث ع بعد از قتل هابیل به پنج سال رو نمود
بروایت صاحب معالم التنزیل در آنوقت آدم ع صد و سی ساله بود و شیث ع بجهت
اکرام نور محمدی صلی الله علیه و آله و سلم بی توام بوجود آمد چنانچه در روضة الصفا مسطور ست
و منقول ست که چون حوا بشیث ع حامله شد و وضع حمل نمود و شیث ع بوجود آمد ملایکه
شیث علیه السلام را گرفتند و چهل روز پیش خود داشتند و زبان خویش تعلیم نمودند من بعد
شیث علیه السلام را باز آورده بحوا سپردند و شیث اول کسی ست که بزبان سریانی
و عبرانی تکلم فرموده و اول کسی ست که کلاه و نعلین پوشیده شیث علیه السلام اول کسی
است که جمال حالش بحلیه لحیه محلی شد و ابن قتیبه در معارف خویش آورده که شیث ع
از اجمل اولاد آدم ع و افضل ایشان بود و آدم ع او را از سایر فرزندان دوست تر میداشت
و شیث علیه السلام اشبه بود بآدم از باقی فرزندان و محمد بن جریر گفته که انساب جمله بنی آدم
امروز بشیث ع منتهی می شود زیرا که نسل باقی فرزندان آدم ع در ایام طوفان نوح علیه السلام
منقطع شد و گویند که چون آدم ع را وفات رسید شیث را وصی و ولیعهد خود ساخت
و ساعات شبانه روزی بدو آموخت و تعلیم کرد ویرا که هر مخلوقی که در هر ساعتی چه عبادت
میکند و او را از قصه طوفان نوح خبردار گردانید و امر کرد او را که علم خود را از اولاد قابیل
اخفا کند تا حسدی بروی نبرند و شیث علیه السلام اکثر اوقات در زمین شام بسر میبرد
و گویند که تولد وی نیز در همان زمین بوده و بعد فوت پدر بزرگوار افسر نبوت بر سر مبارک
نهاده و پنجاه صحیفه بروی نازل گشت و آن صحف مشتمل بود بر علوم حکمی و ریاضی الهی
و صنایع و بدایع مشکلی چون صنعت اکسیر و غیره و شریعتش موافق ملت ابو البشر بود و در
زمان نبوتش بموجب فرمان حضرت عزت بمیان اولاد قابیل که بسیار شده بودند
رفته ایشان را بسلوک طریق هدایت دلالت میفرمود و چون بیت المعمور را بعد از فوت
آدم ع بآسمان برده بودند شیث علیه السلام در همان موضع خانه کعبه را بسنگ

وبفرزندان آدم ع نمودند که اموات را چنین تکفین و تجهیز و غسل می باید داد انگاه جبرئیل ع
بروی نماز گذارد و ملایکه و فرزندان آدم اقتدا بجبرئیل امین گردند و در روایتی آنکه شیث ع
بموجب ارشاد جبرئیل ع بر آدم ع نماز گزارد و جهت آدم ع لحد کندیدند و او را مدفون
ساختند گویند بدن بی بدیلش را در کوه ابوقبیس دفن نمودند بموضع که آنرا غار الکنز
گویند و در روایتی آنکه در بیت المقدس مدفون شد در منثور بروایت مجاهد منقول است
که قبر آدم ع در منی بمسجد خیف ست و قبر حوا در جده و عاکر از عبد الله بن ابی فراس
روایت میکند که قبر آدم ع در مغاره که در میان بیت المقدس و مسجد ابراهیم ست
هم بوده است و قدمهای حضرت آدم ع نزدیک صخره او سر مبارکش نزدیک مسجد
ابراهیم ست و در میان صخره او مسجد ابراهیمی فاصله نیزده میل ست و خالد بن معدان
روایت میکند که آدم ع از جنت در هندوستان فرستاده شد و هرگاهیکه وفات نمود
یکصد و پنجاه کس از اولاد آنجناب نعش را برداشتند و در بیت المقدس بردند و طول
بیت المقدس سی میل بوده است آنجناب را در انجا دفن کردند چنانچه سر مبارکش نزدیک
صخره و پایهای مبارک آنجناب خارج از بیت المقدس از کعبه فاصله سی میل دارد و بعضی برانند
که وفات آنجناب در هندوستان اتفاق افتاد و بر کوه سراندیپ که بر سمت قطب جنوبی واقع
شده مدفون گشت و اکنون بقدم گاه آدم مشهور ست و نزد بعضی وفات آدم ع روز
جمعه در مکه واقع شده و حوا بعد از فوت آدم بیک سال و بروایتی سه روز وفات یافته
و در جنب آنجناب مدفون شد و گویند که قبر حوا در جده واقع است و گویند که اول کسیکه از زمان دراز
بیوه شد حوا بوده است و گویند روزیکه آدم ع انتقال فرمود آفتاب گرفته شد و الله اعلم
سلام الله علیهما و علی جمیع الانبیاء و المرسلین شیث علیه السلام شیث لفظی ست سریانی بمعنی هبة
هبة الله و بعضی گفته اند که معنی آن عطیة الله ست و آنجناب را شانث نیز گویند و او اول
کسی ست که بتعلیم حکمت و درس علوم پرداخت بنا بر این حکما او را در پای اول خوانند

خانه بود از یاقوت سرخ و در در صورت محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم بر وجهی بود که دیده
بیننده در و متحیر ماندی در جواهر التفسیر از کشف الاسرار آورده که صورت سید عالم صلی الله علیه و آله
وسلم بران وجه بود که گوئیا در ثمار ایستاده است و مروی دو موی زیبا روی بر دست راست
وی و در پیشانی وی نوشته که هذا اول من تبعه من امته و آنصورت صدیق اکبر بود رض و
بر جانب چپ وی مروی یاقوت و مهابت و بر جبین وی نوشته که لا تاخذه فی الله لومة لائم
و آنصورت فاروق بود و بر عقب وی مروی با حیا و وقار و شرم سر در پیش افگنده و بر ناصیه
او این رقم کشیده که بار من البررة و این نمونه ذی النورین بود رض و در پیش وی جوانی
شمشیر حمایل کرده و کمر خدمت بر بسته و بر لوح جبین وی که هذا اخوه و ابن عمه تحریر بوده و این
نمودار علی مرتضی کرم الله وجهه بود و پیرامن وی اعمام و نقباء عظما و لشکری عظیم از مهاجر و انصار
رضی الله عنهم احاطه نموده چون مواکب کواکب گرداگرد ماه یا اعظم امرا و وزرا بر حوالی بادشاه
و همچنین صورت هر پیغمبری و خلفا و خواص مقربان وی دران تابوت بوده پس آدم ع از
شیث بران عهد گرفت که این ودیعت را نرساند الا بارحام صالحات پاکیزه و از ان قلم
یاقوت و مداد نور بران وصله حریر سپید که از بهشت آورده بودند عهد نامه نوشت و ملایکه
بران گواه شدند پس آن حریر را در پیچیده دران تابوت نهادند و بحضرت شیث علیه السلام
تسلیم نمودند که محافظت فرماید و تابوت سکینه مراد ازین ست و منقول ست که هر گاهیکه آدم ع
از جنت بدنیا تشریف آورد همراهش سوزن و مطرقه و سندان و زنبور بود چنانکه شیخ در تفسیر خود
ذکر کرده است مرویست که وقتیکه آدم ع ازین جهان مرفوع شد عمر شریفش نهصد و شصت سال
و بروایتی هزار سال بود گویند مرضی بر ذات حمیده صفات خلیفه اعظم طاری شد و یازده روز
بیمار ماند و در ایام مرض خویش باشاره جبرئیل ع شیث را که حامل نور محمدی صلی الله علیه و آله وسلم
بود وصی خود ساخت و شرایط وصیت بجا آورده روز جمعه طایر روح پر فتوحش بحظایر قدس
پرواز نمود روح الامین و دیگر ملایکه بتکفین و تجهیز و غسل وی علیه السلام مشغول گشتند

از بهجت تبسم وی نورانی گشت گفت الٰهی و مولائی مرا همین دولت و سعادت کافیست
که وی فرزند من باشد پس آدم ع دعا بالفتح و نصرت و برکت بروی خواند و دست بر اعضای
وی مالید و بسبب ابوت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم تفاخرها نمود و مبتهج و مسرور گشت
و در روایتی آنکه نور محمد مصطفی صلی الله علیه و علی آله و سلم در پیشانی آدم ع بود و نور همه انبیا و رسل
در قفای او و جمله خلایق در پشت آدم علیه السلام بودند چون آدم ع نماز میکرد امام همه خلق
میشد و نور مصطفوی در پیشانی آدم ع تسبیح میکرد چنانکه آدم ع آواز می شنید گفت الٰهی آواز تسبیح
میشنوم و مسبح را نمی بینم خطاب آمد که آن آواز تسبیح فرزند تست از فرزندان تو نام او محمد ست
صلی الله علیه و آله و سلم که من ترا و هر که را آفریده ام از بهر دوستی وی آفریده ام گفت خدایا مرا دیدار
این فرزند نصیب کن ندا آمد که ای نور بیرون آئی آن نور از جای بشد و از جانب دست
چپ بطرف راست آمد غلغله در عالم ملکوت افتاد که و اصحاب الیمین ما اصحاب الیمین پس آن نور
بانگشت سبابه آدم علیه السلام و در ناخن آدم ع قرار گرفت ناخن آدم چون آینه گشت تا آدم ع قد و قامت مصطفوی صلی الله
علیه و آله و سلم را در ان بدید انگشت برآورد و گفت لا اله الا الله محمد رسول الله از ینجاست
که هر که کلمه توحید گوید بانگشت سبابه اشارت کند نقل ست که چون شیث علیه السلام بوجود
آمد نور محمدی از آدم ع بوی انتقال نمود چون آدم آن نور در پیشانی شیث دید خواست
که از وی عهد گیرد زیرا که خدا تعالی آدم ع را امر فرموده بود که با فرزندان عهد کن که این نور امانت
ماست آنرا بارحام پاکیزه سپارند چون شیث بزرگ شد آدم ع دست او را نگرفت و بصحرا
بیرون رفت و دعا کرد که الٰهی فرشتگان بفرست تا برین عهد گواه شوند جبرئیل امین ع با هفتاد
هزار فرشته بیامد و حریری سپید و قلمی از نور بهشت بیاورد و تابوتی از مروارید سپید
و گویند که از چوب شمشاد و با صندل سه گز طول و دو گز عرض و گویند که از زر سرخ بود
و دو در داشت از یاقوت و دو گوشواره از زمرد و آدم ع سر آن تابوت را بگشاد و در ان صور
انبیا ع بود از فرزندان ولی و بعدد هر رسولی در آن تابوت خانه بود و آخرین همه خانها

و بلندترین و شریف ترین آنها کرسی حضرت رسالت پناه ع بود و آدم ع بفرمان ملک العلام
بر هر کرسی ساعتی بنشست و در حین جلوس بران کرسی نور صاحب آن کرسی از آدم بظهور
می آمد و چون نوبت بکرسی حضرت رسالت علیه الصلوٰة والسلام رسید و آدم ع بران کرسی
برآمد هفتاد هزار عالم از نور وی بظهور آمد و ملائکه ملکوت از برکت آن انوار بکرامات و فضایل
بسیار مخصوص گشتند و نام مبارکش بر سراپرده های عرش از نور مسطور دید و روائح از وی
فائح مشاهده نمود و آسمانها و زمین ها را جمله بوی خورم و خندان یافت و از جمله مخلوقات
ندا می شنید که این نور محمد ست سرور پیغمبران علیهم الصلوٰة والسلام خوشا حال تو ای آدم ع
که او فرزند تو خواهد بود و ندا از حضرت عزت جل و علا آمد که این بنده پسندیده حبیب من ست
که بدین حنیفه مبعوث گردد و صاحب شفاعت کبری باشد و از بندگان خاص من بود و وی
نور اهل دنیاست هر کس که متابعت او کند در بهشت باشد و داخل بندگان خاص من باشد و در آسمانها
نام وی احمد ست و در زمین محمد و در دریا ماحی صلی الله علیه و آله وسلم آدم ع گفت الهی در دریا نام
او از چه سبب ماحی ست خطاب آمد که بوجود وی همه کفر و شرک محو گردد و زمان او نزدیک بقیامت
باشد و ذکر او بر ذکر دیگر پیغمبران مقدم باشد و بعثت او از بعثت دیگر پیغمبران موخر و هیچ
پیغمبر و امت او گرامی تر از محمد ص و امت او نیافریده ام و امت او پیوسته بر طهارت باشد و
نور ایشان در زمین چون نور ستارگان در آسمانها بود پس کرت دوم نور آنحضرت را
بر آدم علیهما السلام جلوه دادند و در نظر وی چنان نمودند که او را خلعت تشریفی انوار ساطعه
و حلهای از شرف و مجد لامعه پوشانیده و او در تبلیغ رسالت میان در بسته و با جمعیکه
با وی بودند بحلم و رحمت و شفقت مواسا میفرمود و چون آدم ع نظر در اتباع آواز مهاجر
و انصار و سایر امتش از اخیار و ابرار کرد و کرامات حق تعالی در باره ایشان مشاهده
نمود و ابراهیم ع را بر یمین دید و اسمعیل ع را بر یسار و باقی انبیا علیهم السلام را در برابر
وی ایستاده بتعظیم وی دست بر هم نهاده از خرمی چنان بخنده در آمد که شرق و غرب

دران علامت زنی ست یعنی در ران راست او ذکر ست و در ران چپ او فرج بر وقت شهوت
ران راست بر ران چپ بمالد و تلذذ و جماع باید و انزال کند و در ساعت شیطانی مخلوق گردد و محمد
بن اسحق گوید که آن ملعون بآن مار که بمدد او بهشت رفته بود صحبت داشت و نسل آو از ان ظاهر
شد و از ابن عباس مروی ست که وقتیکه ابلیس بزمین آمد در بصره افتاد و در انجا پسری زائید
نامش لافیس بعد ازان بزمین سجستان رفت و در انجا پسری زائید دامش نام از انجا بزمین فارس
رفت و در انجا نیز فرزندی زائید نیشره نام بعد ازان بزمین هند رفته و در انجا اعور نامی پسرے
زائید پستر بآدم ملاقات کرد آدم ع را گریان دید بخندید پس جبرئیل علیه السلام نفخه زد که ازان سبب
ابلیس بمشرق گریخت و در زمین مشرق پسرے زائید که نامش منشوط و بعضی دلهان گفته اند
بعد ازان بزمین شام رفت و آنجا پسرے زائید که نامش زنبور بود بعد ازان بجزایر رفت و پسرے
زائید مشرق نام و همین ست معنی قوله علیه السلام باض ابلیس سبع بیضات در معارج النبوة از
سیر گازرونی بروایت کعب الاحبار نقل میکند که چون مشکوة قالب آدم بمصباح نور سید عالم منور گشت نور نبوت آنحضرت
از پیشانی پر شانی آدم مانند شمع در جمع میتافت و آدم ع ازان زمزمه پای مور چه میشنید گفت
الهی این چه زمزمه ست ندا رسید که زمزمه تسبیح نور محمدیست که با آب تو آمیخته ام تا فرزند تو باشد و تو
پدر وی باشی بعد ازان خواب بر آدم ع غالب گشت نور محمدی علیه الصلوة والسلام را از قرارگاه
وی بیرون آوردند و در نهر مغفرت و رضوان فرو بردند و باز در محل او نهادند ان نور بمرتبه درفشان
و بمشابه نور افشان گشت که مسافت پانصد ساله راه از آدم ع می تافت آدم علیه السلام
چون از خواب بیدار گشت شعاع آن نور بسیار قوی دید چشم وی خیره و ابنه باصره اش
تیره گشت گفت الهی این چه نور ست خطاب آمد که ای آدم ع این نور محمد ست صلی الله علیه و آله وسلم
سوگند بعزت و جلال من که ما او را از اعلی علیین رفیع گردانم و بهشت را از وی و امت وے
پر کنم و او را کلامی دهم که بهترین لغات باشد و قرآن بروی منزل گردانم و آن کلامی باشد
تازه که هرگز کهنه نگردد و بعد ازان بعدد هر پیغمبرے که از نسل آدم ع بوجود خواهند آمد کرسی نصب کردند

الوان مختلف بود ولیکن از سه نوع بیرون نباشد قسمی از او سنگریزه است وقسمی شوره وقسمی
خاک خوش آنقسم که سنگریزه بود اصل خلقت کافران گردانید وایشان را ازان آفریده تا آنجا
نهی کالحجارة او اشد قسوه وآنقسم که شوره بود اصل خلقت منافقان شد چنانکه از زمین شوره
نبات برنیاید واگر برآمد کسے را از و منفعتی نبود همچنین از منافقان خیر نیامد اگر آید بی منفعت بود
از انکه از دل نباشد وآن قسم که خاک خوش بود اصل خلقت مومنان شد تا چنانکه از خاک
خوش همیشه نباتهاے با منفعت برآید همچنین از مومنان طاعتها وخیراتها آید همه مقبول باشد
پس در قیامت نیز بر سه قسم باشند دود باشد وآتش باشد ونور باشد ودود بر سر منافقان ایستد وآتش بر سر کافران ونور
بر سر مومنان انگاه هر سه گروه را بجانب دوزخ رانند چون بر سند بدوزخ دود منافقان را فرو گیرد وآتش
کافران را فرو کشد ونور مومنان را بگذراند وبهبشت رساند وتاج القصص مسطور است
که فرشتگان هر اسمانی ابلیس را نامی نهاده بودند در آسمان دنیا عابدش خواندند ودر دوم
تایب گفتند ودر سوم زاهد خواندند ودر چهارم ابدال ودر پنجم اواب ودر ششم مطیع ودر هفتم
امین گفتند چندان عبادت کرد که سزای کرامت شد حق تعالی او را ببهشت رسانید
ودر جه او بزرگ گردانید وکلید بهشت باو داد تا خازن بهشت باشد واو کلید بهشت بگرفت وگرد آسمانها
میگردید وتفاخر میکرد وچون بزیر عرش آمدے حاملان عرش آواز دادندے که خازن جنان
آمد وحسن بصری قدس سره فرمود که ابلیس شصد وهفتاد ونیم هزار سال خداے را عبادت
کرده بود ودر آسمانها وزمینها چندان جاے نیست که قدم بروی منهی الا که خدای را انجا
سجده کرده وعبادتے بجا آورده بود وگویند که کنیت آن ملعون ابو مرة است ونام وے
در سریانی عزازیل ست وبعربی حارث بود چون نافرمانی از و صادر شده اسم وصورت او تغیر
یافت وویرا ابلیس گفتند زیرا که ابلیس از رحمت خدا تعالی مایوس ست واز مجاهد منقول
است که چون ابلیس ممسوخ گشت خداوند تعالی مرا و را شهوت آفرید وگویند هر گاه که ویرا
تقاضای شهوت شود ران راست خود را که دران علامت مروی ست بر ران چپ که

ستة ایام و ما مسنا من لغوب نازل فرمود و در متون الاخبار مذکورست که یهود از توریت نقل می نمایند
که خلاق علی الاطلاق روز یکشنبه آسمان را خلق فرمود و در میان دو آب ماء فوقها و ماء تحتها
روز دوشنبه زمین و آنچه در انسب از اشجار و ازهار و اثمار و جبال و معادن و عیون پدید
آورد و روز سه شنبه ماهتاب و آفتاب و سائر کواکب سیار و ثابتات و آنچه در جوف هواست از آیات
موجود گردانید روز چهارشنبه انواع دواب از وحوش و طیور و باقی حیوانات بری و بحری
آفریده و خلق آدم ع و حوا روز پنجشنبه بوقوع پیوست و تکمیل آفرینش جمیع اشیا روز جمعه روی
نموده پس بزعم اهل توریت ابتدای آفرینش روز یکشنبه واقع شد و روز فراغ و استوا بر عرش
روز شنبه بود ازینجهت روز سه را تعظیم نموده عید خود ساختند و اعتقاد اهل انجیل آنست
که آغاز آفرینش در روز دوشنبه است و روز استوا یکشنبه فلهذا آن طایفه یکشنبه را عید قرار
نموده عظیم شمرند اما اجماع اهل اسلام بر آنست که مبداء خلق روز شنبه بود روز جمعه که شایع
آن ایام ست مکرم داشته عید مومنان میخوانند و حدیثیکه در این باب از ابی هریره رض
در بعض کتب مروی گشته موید این معنی ست کما قال ابو هریره رضی الله عنه اخذ رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم بیدی فقال خلق الله التربة یوم السبت و خلق الجبال فیها یوم الاحد
و خلق الشجر فیها یوم الاثنین و خلق المکروه یوم الثلثا و خلق النور یوم الاربعا و بث فیها من
الدواب یوم الخمیس و خلق الله آدم یوم الجمعة آخر الخلق فی اخر الساعة من ساعات الجمعة
فیما بین العصر و اللیل و در بعض شروح مشارق الانوار شرح گشته که چون روز شنبه
حق سبحانه تعالی از خلق ارض و سما فارغ گشته بود یهود آنروز را برای اشتغال بعبادت و ترک
اهتمام بسر انجام امور دنیوی اختیار نمودند و نصاری روز یکشنبه را که ابتدای آفرینش در آن واقع
شد جهت شکر گذاری بطاعت حضرت باری عز اسمه صرف کردند و بنا بر آنکه خلق آدم ع در روز
جمعه بوقوع پیوست هادی توفیق رفیق اهل اسلام گشت تا آنروز را صرف طاعات و ادای
وظائف عبادات انسب و اولی دانستند والله اعلم در بعضی روایت وارد گشته که خاک را

گفت ای آدم ع پروردگار عالم حضایل برائے تو فرستادہ است یکی را ازین سہ خصلت
اختیار کنی و از دو باقی ماندہ کنارہ گیری آدم ع پرسید کہ آن حضایل کدام اند جبرئیل ع گفت حیا و
دین و عقل آدم ع گفت کہ عقل را اختیار کردم جبرئیل بحیا و دین خطاب کرد شما ہر دو از پیش بر خیزید زیرا کہ
آدم ع عقل را اختیار نمود حیا و دین گفتند کہ ما نخواہیم برخواست جبرئیل گفت چرا شما نافرمانی
میکنید دین و حیا گفتند کہ ما یان نافرمانی نمیکنیم ولیکن ما یان را حکم ست کہ عقل را نگذاریم
بہر جاکہ باشد نقل ست کہ چون حقتعالی دنیا را بیافرید و بیاراست دنیا گفت من آدمی زادرا
چنان بخود مشغول گردانم کہ خدا را فراموش کند خدا یتعالی فرمود ای دنیا من از تو قوی تر بیافرینم
غم را بیافریدم گفت من آدم زادرا چنان مشغول گردانم کہ دنیا را فراموش کند خدا یتعالی
گفت من قوی تر از تو بیافرینم خواب را بیافرید خواب گفت من آدمی زادرا چنان مشغول گردانم
کہ غم را فراموش کند حقتعالی گفت من از تو قوی تر بیافرینم عشق را بیافرید عشق نیز ہمین دعوے
کرد حق تعالے فرمود از تو قوی تر بیافرینم گرسنگی را بیافرید اری گرسنگی فکر دنیا و خواب و غم
و عشق و ہمہ سودا ہا را ببرد و لاجرم آدم ع چون گرسنہ شد غم حوا فراموش کرد واللہ اعلم
و ابن ابی شیبہ از حسن ؒ روایت میکند کہ اول کسیکہ ازین جہان فانی بدار بقا رحلت کرد آدم ست
در معالم التنزیل مسطور ست کہ جمعی از یہود بمجلس شریف صاحب مقام محمود علیہ الصلوٰۃ والسلام
آمدہ گفتند یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر دہ ما را از انچہ خدا یتعالی آفریدہ ست در ایام ستہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرمود کہ خلاق عالم روز یکشنبہ و دوشنبہ زمین را آفرید و جبال
و معادن را روز سہ شنبہ مخلوق گردانیدہ و روز چہار شنبہ انہار و اشجار را پدید آورد و سموات
و ملایکہ را از بامداد پنجشنبہ تا سہ ساعت جمعہ خلق کرد و ایضاً حضرت عزت جل جلالہ در ساعت اول
روز جمعہ آجال را و در ساعت ثانیہ آفات را و در ساعت ثالثہ آدم ع را موجود نمود یہود گفتند
صدقت ان اتممت قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وماذا قالوا ثم استراح یوم السبت فاستلقی
علی العرش پس حق تعالی این را بر ایشان رد کردہ آیۂ کریمہ ولقد خلقنا السموات والارض فی

ومعرفت منافع ومضار ادویه وکیفیت تسخیر جن وشیاطین وبروایت ابن عباس آدم ع
در بهشت اقامت نداشت مگر مابین عصر وغروب آفتاب از ایام انجهانی وبعضی از علما گویند
که آنجناب نیم روز که عبارت از پانصد سال ست در بهشت اقامت داشت بعد ازان تبلیس
ابلیس لعین باکل ثمره شجره ممنوعه مبادرت فرموده از بهشت بیرون افتاده منعت یافتن
ویافتن ورستن واستخراج آتش از آهن وفن سفر وبقولی علم طب وموسیقی در ایام
حیات آنجناب بسمت اختراع پذیرفت وبروایتی خانه کعبه را آدم ع بنا کرده والبشیر رحلت
از عالم ننموده تا اعداد اولاد واحفاد وآنجناب بچهلهزار رسیده الا فرزندان صلبی الهبیت
بسیر ونوزده دختر بودند وبعضی برانند که بست ویک پسر وبست دختر از صلب آدم ع بوجود
آمده وگویند که شیث ع از حوا تنها بوجود آمد وتوام خود نداشت وافضل اولاد آنجناب
بود وگویند که چون آدم ع در بهشت آمد اول چیزیکه تناول فرمود بقول جمهور انگور وانجیر
بود بعد ازان لطعام ومیوهای بهشتی رغبت نمود وآخر چیزیکه در جنت تناول نمود گندم
بود ودر منشور از علی بن طلحه مروی ست که اول چیزیکه آدم بعد هبوط بر روی زمین تناول
فرمود امرود بود وقتیکه حاجت برازش دل تنگ گردیده چنانکه زن هنگام ولادت طفل
دل تنگ ودردمند می شود شرقاً وغرباً میرفت ونمیدانست که چه توان کرد وچگونه دفع باید ساخت
جبرئیل آمین آمد وطریق ریدن یعنی فضله انداختن آموخت پس فضله از شکم آدم ع برآمد
وچون بوی بدش بدماغ آدم رسید متاذی گشته هفتاد سال بگریست اهل تاریخ ناقل اند
که زمانیکه آدم در بهشت گندم خورد آنوقت گندم از عسل شیرین تر واز مسکه نرم تر واز شیر سفید تر
بود وگویند جبرئیل سه دانه گندم از بهشت آورد وهر دانه بوزن صد هزار وسه صد وهشتاد
وهشت درم بود وبآدم ع داد وگفت که دو ازان تو ویکی ازان حوا وطریقه کاشتکاری
آموخت وقتیکه گندم طیار شد تعلیم جبرئیل نان نمیتوانستند که عرض آن صد گز بود وآبن خلکان گفته
که مروی ست که هرگاه هنگامیکه آدم ع را حق تعالی بر زمین فرود آورد جبرئیل امین نزد آدم آمد

پس آدم ع بگریست وحطاف هم بر حال آدم گریه نمود بعد ازان از نزد آدم ع پرواز کرد فرمان آمد
که ای حطاف جرا پیش آدم ع نشستی گفت الهی جمله خلقان ترا جفت آفریدی و فرد بحقیقت تو ئی
چون آدم ع را یگانه دیدم رشک آمدم باوی جفت شدم تا فرمانیت ترا مسلم باشد خطاب امد
که چرا بر حال وے گریستی گفت دلم بر غریبی وے بسوخت خطاب امد که باین شفقت که باوی
کردی در رنج تاریکی و تنهای سوراخ از تو برداشتم زیرا که دیگر در سوراخها و بیابانها و
کوهها بنا شنید جای تو در سراها و جاهای خوش باشد و بمردمان همنشین باشی و بانقدر که با آدم
گریستی کار و از گلوے تو برداشتم تا همه مرغان را بگیرند و بکشند و ترا نگیرند و نکشند چون
قرطاس با آدم ع موافقت کرد آدم او را بنواخت و دست بر پشت وی کشید پشتش سیاه
شد که دست آدم ع گرد آلود زلت بود و از بس که با آدم بنالید نالیدن آدم عادت او شد
اکنون هر کجا آدمی را بینید یانگ کند آن بانگ نیست بلکه نوحه بدرم آدم ع میکند و باز می نماید که اے
آدمی زاد تو فرزند آنکسی که مرغان هوا بر وے نوحه میکردند اکنون تو بر خود نوحه کن که دنیا جای
شادی نیست در در منثور منقول ست که حوا از زمان جنت بود و بسبب صفای و لطافت
جسم و تنکیکه حامله میشد معلوم میگشت که در شکم آنجناب پسر ست یا دختر آورده اند که هر نوبت
که حوا حامله میشد بخشنده بمیمنت پسرے و دخترے با او کرامت میفرمود و آدم ع بموجب وحی
سماوی دختر بطنی را با پسرے بطنی دیگر در سلک ازدواج میکشید و آدم ع اول بشرے
ست که افسر نبوت بر سر نهاده بهشت در آمد و در بستان مذکور ست که آدم ع اول مرسلان
است که حق تعالی او را بسوے اولادش فرستاده بود و قدوة المحدثین جلال الدین سیوطی
در وسایل الی معرفة الاوایل نقل کرده که اول ما خلق الله من الانسان فرجه ثم قال هذا امانتی عندک
والاقضها الافی حقها اخرجه ابن ابی الدنیا فی کتاب الورع عن ابن عمر مرفوعا و شریعت ابو البشر
مشتمل بود بر خدا پرستی و صلوٰة و صیام و قربان و اجتناب از شرب خمر و گوشت خنزیر و اکل
میته و کتاب آنجناب بقولی مشتمل بود بر چهل صحیفه و بقولی یک صحیفه نیز گفته اند و مضمون صحف آنجناب حکمت [illegible]

تو خواهد خورد چون آدم حدیث نفقه شنید غمناک شد و گفت ای جبرئیل سنت تا قیامت بماند مردان
این بار را چگونه کشند خطاب آمد که ای جبرئیل آدم را بگوی غم مخور که اگر نفقه زنان بر مردان
نهادم میراث ایشان را از میراث زنان زیاده گردانیدم تا از میراث دو بهره مردان را بود و
یک بهره زنان را که الذکر مثل حظ الانثیین یک بهره زیادتی از بهر مکافات نفقه بوده است چون حوا بتعلیم
جبرئیل آن پشم بریست و ببافت خود را حوا پیراهنی و ازاری و مقنعه کرد و آدم را پیراهنی و ازاری
القصه چون آدم ع و حوا بزمین آمدند بالای ایشان بلند بود و از تف آفتاب در زحمت بودند
جبرئیل را فرمان آمد تا خویش بر سر ایشان فرود آورد بالای آدم بهفتاد گز باز آمد بگز ایشان
و بالای حوا بسی و پنج گز و این قصه بعد از دو صد سال بود که آدم بدنیا آمده بود از ابن عباس
مرویست که گفت چون آدم بدنیا تشریف آورد هر بار که از بهشت بر اندیشیدی از هوش نرفتی
و چون بیهوش شدی جبرئیل علیه السلام بیامدی چنانکه پشیمان را نوازند او را بنواختی
و دست بر سر وی فرود آوردی تا بهوش آمدی و او را دلداری دادی و چون جبرئیل قصد
مراجعت کردی آدم ع فرمودی که یکساعت دیگر توقف کن تا با تو غمی گویم جبرئیل گفتی که پیش ازین
فرمان توقف نیست و چون جبرئیل از چشم آدم ناپدید شدی چنان بنالیدی که مرغان هوا
بروی بگریستندی روزی آدم ع در ناله و زاری بود که ناگاه فراشتک آنجا رسید صورتی
دید که مثل آن ندیده بود آوازی شنید که مانند آن نشنیده بود عجب آمدش بیامد و نزدیک آدم
بنشست و گفت تو کیستی آدم ع گفت که من غریبم گفت در اینجا چگونه آمدی آدم ع گفت که همسایه
من از خانه خود مرا بیرون کرد فراشتک گفت که همسایه تو کدام ست آدم ع گفت خالق ارض و سما
گفت اسم تو چیست گفت آدم گفت تو آنکس هستی که خدای مطلق از دست خود ترا آفریده آدم ع
گفت آری فراشتک گفت تو آنکس هستی که بسبب تو ابلیس را خدای تعالی لعنت کرد آدم گفت
آری فراشتک گفت تو آنکس هستی که فرشتگان ترا سجده کردند آدم فرمود آری گفت تو آن کس هستی که تخت
ترا در جنت نهاده بودند آدم ع گفت آری فراشتک گفت بگریید بگریید گریه برای تو زیباست

خانه کعبه است زاو الله شرفا فرستاد و آدم را بطواف آن مامور گردانید و آدم از سراندیب
بطرف آنمقام واجب الاحترام در حرکت آمده اثر قدم مبارک آنجناب بهر سرزمین که رسید بمرور ایام
معمور گشته بلاد و امصار در آنموضع حدوث یافت و بعد از وصول بمکه معظمه از جبرئیل امین تعلیم گرفته
بمناسک حج پرداخت آنگاه به بشارت روح الامین بکوه عرفات شتافته در طلب حوا جد و جهد
نمود اتفاقا حوا نیز از جده بران حدود می آمد هر دو بالای آن کوه یکدیگر را دیده و نشناخته جبرئیل
علیه السلام سبب معرفت ایشان شد بدین جهت آنکوه را بالعرفات موسوم ساختند آدم و حوا ع
بعد از استجازه از بارگاه احدیت بجانب سراندیب رفته بامر یکه متلزم تقای نسل تواند بود پرداختند
در درر منثور از انس رضی الله عنه مروی ست که فرمود رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که آدم ع
و حوا بر سنه از جنت بر زمین فرستاده شدند و بر انها برگ درختهای جنت بود چون بر زمین آمدند
از حرارت آفتاب بر انها گزند رسید نشستند و بگریستند و آدم از حوا گفت که حرارت مرا اذیت داد
جبرئیل تشریف آورده جنبه همراه خویش آورد و حوا را حکم بر بستن آن نمود و طریقه آن تعلیم فرمود و
آدم را علم جامه بافی آموخت و آدم در جنت با حوا انزدیکی نفرموده بود چون بر زمین آمدند هر یک علیحده
خواب میکردند جبرئیل ع آمد و حکم کرد بآدم ع که با حوا انزدیکی نماید و آدم را تعلیم فرمود که بانیطریقه باید کرد
و قتیکه آدم ع بموجب اشاره جبرئیل بعمل آورد جبرئیل تشریف آورد و از آدم استفسار نمود
که زوجه خود را چگونه یافتی آدم ع فرموده که نیکو یافتم در تاج القصص مسطور ست که چون بر گهای
جنت خشک شده از تن بر سخت آدم ع بر سنه بماند بنا لید از بر هنگی جبرئیل آمد و گوسفندی از بهشت
بیاورد و گفت پشم وی را باز کن و حوا را بگوی تا ببرید و بیافد و دو جامه سازد یکی ترا
پوشاند و یکی خود را حوا گفت اینهمه کار مرا می باید کرد گفت یاد داری که در بهشت اول گندم
تر بر کندی و بخوردی انگاه آدم را دلالت کردی تا بخورد و بر سنه شد پس بحقیقت آدم را تو
بر سنه کرده هم ترا باید که پوشانی حوا غمناک شد فرمان آمد که ای جبرئیل حوا را بگوی که
غم مخور اگر جامه آدم بر تو نهادیم نفقه ترا بر وی نهادیم تا اگر تو غم جامه وی خوردی او غم نفقه

پروردگار عالم ارشاد کرد که پیغمبران شان ملایکه و انبیا خواهند بود و کتب شان توریت
و انجیل و زبور و قرآن مجید خواهد بود ابلیس عرض کرده که پس کتاب من کدام ست فرمان شد که کتاب
تو وشم ست و قرأة تو شعر است و رسولان تو کاهنان خواهند بود و طعام تو مالم یذکر اسم الله
علیه خواهد بود و شراب تو جمله مسکرات و صدق تو کذب و خانه تو حمام و شکارگاه تو زنان و موذنان
تو مزامیر و ساجد تو بازارها خواهد بود القصه چون آدم بعالم محنت فرجام رسیده از نافرمانی بجناب
جلال سبحانی بیشتر از بیشتر نادم گشته بتوبه و زاری و ناله و بیقراری مشغول گردیده بعد از انقضای
سه صد سال باد و صد سال بالهام ملهم الرشاد کلماتے را که موجب قبول باشد بر زبان راند
جبرئیل آمین بشارت مغفرت آورده و محنت براحت تبدیل یافت و جمیع مفسران بر انند که مراد
از تلقی کلمات توسل حسن آدم ع ست بجناب رسول الثقلین صلی الله علیه و آله وسلم و منقول است
که جناب رسولخدا صلی الله علیه و آله وسلم فرمود که مرا جبرئیل علیه السلام خبر نموده است که بتحقیق خلاق
عالم وقتیکه آدم را خلق فرمود و روح در جسد مبارکش داخل نموده مرا حکم کرد که سیبی از سیب بهشت
گرفته در دهن آدم بفشر و من حسب فرمان جلیل الشان سیبی از جنت گرفته در دهن آدم بفشردم پس
او تعالی جلشانه از قطرهٔ اول ترا آفرید و از قطرهٔ ثانی ابوبکرؓ و از قطرهٔ ثالث عمرؓ و از قطرهٔ رابعه
عثمان رض و از قطرهٔ خامسه علی رض را بیافرید پس آدم عرض کرد ای پروردگار اینها کدام اند که بزرگی داد
اینها را جناب باری عز اسمه ارشاد کرد که اینها پنجکس اند از ذریت تو و نزدیک من از جمله مخلوقات
من بزرگ اند و تو بزرگترین انبیا و رسولان هستی اینها بزرگترین اتباع رسولان اند پس هرگاه یکے
آدم نافرمانی پروردگار خود نمود عرض کرد الٰهی بحرمة این اشیاخ خمسه اینها را فضیلت و بزرگی
بخشیده تو مرا اجابت فرمای پس پروردگار توبه آدم بتوسل اینها قبول فرمود صاحب صواعق
محرقه این روایت را از معجم طبرانی نقل کرده ست المختصر با وجود اینحال آثار انفعال از صفحات
احوالش لایح بود و از بهشت و محالست ملائکه بسیار یاد می آورد جهت اطمینان خاطر مبارکش
کریم عطا بخشش بیت المعمور را که خانه ایست از یکدانه یاقوت سرخ از آسمان بدینموضع که حالا

روایت کرده است وسعید بن جبیر روایت میکند که هرگاه یکه آدم از بهشت برین بر روی زمین
فرستاده شد هیچ چیز دیگر سوای کرگس در بر و ماهی بحار از مخلوقات بر روی زمین نبود و میان ماهی و کرگس
دوستی بود کرگس هر شب پیش ماهی می ماند وقتیکه کرگس آدم ع را دید نزد ماهی دوید و گفت
امروز بر روی زمین شیء عجیب آمده است که از پای خود می رود و از دست خود میگرد ماهی گفت اے
کرگس اگر تو در قول خود صادق هستی پس برای من در بحر و برای تو در بر جایی نیست و گویند
که چون آدم بسر اندیب افتاد بگریست آب چشم او در کوهها پراگنده گردید و اصل گوهرهای
کانی شده و حوا بجده افتاد و بر لب دریا بگریست آب چشم او در دریا پراگنده شد اصل مروارید
گشت از نیجاست که چشم ابر مروارید علاج کنند و آب چشم ابر مروارید نسبت دهند و زنان هند
را دوست دارند که آب چشم مادر الشیانست و مروان گوهر را عزیز دارند که آب چشم بدر الشیان
است پس گوهر و مروارید را نزد خلق قیمت نهاد تا بدانند که آب چشم را نزد حق تعالی قیمت
است چنانکه اینجا او میان گوهر را و مروارید را قیمت کنند فرشتگان آب چشم عاصیان را قیمت
کنند و از جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله وسلم روایت می نمایند که آنحضرت فرمود نیکوترین
و خوشترین زمینها آن زمین ست که در ان آدم ع فرود آمد و ان ارض هندوستان ست
عبد الله بن عباس گوید که زمین هند خوشتر زمینها نبود لیکن با بدن آدم ع خوشترین زمینها
گشت و آنچنان بود که چون آدم بدنیا آمد جامه آوازبرگ بهشت بود چون روزگاری بر آمد آن
برگها خشک شده بر بخت بادش پراگنده کرد و منقسم بسه قسم شد قسمیکه آنرا آهوان خوردند
آن اصل مشک گردید و قسمی را گاو بحری خورد و آن اصل عنبر گردید و قسم سوم خاک شده
بزمین فرو رفت و اصل دومیهاے هند گردید بدین سبب زمین هند خوشترین زمینها گردید
در در منثور منقول ست که از ابن عباس مروی ست که فرمود رسولخدا صلی الله علیه و آله وسلم
که ابلیس بدرگاه جناب اقدس الهی عرض کرده که آے پروردگار من بتحقیق آدم را بر زمین
فرستادی و میدانم که عنقریب برای وے کتب و رسل خواهند بود پس کتب شان کدام ست

سپیده دم ورقی ازان فرو افتد که در صفحه آن کلمه لا آله الا الله محمد رسول الله و بر صفحه
دیگر آیتی از قرآن نقش باشد و ملک آن ورق را ضبط می نماید و در هر علتی که بکار برند صحت
قرین آن گردد و از عجایبها آنکه در بعض کتب منقول ست که عبد الرحمن بن هارون مغربی گفته که
در دریای مغرب رسیدیم بجلیکه آنرا برطون میگویند غلامی با ما بود در دریا دام انداخت
و ماهی گرفت که طولش یک وجب بود پس نظر کردیم در گوش راست او مکتوب بود لا
الا الله و بر پشت او محمد و در پس گوش چپ او رسول الله و حوا بجده و شیطان بملتان
و طاؤس هندوستان و مار باصفهان فرود آمد و جواهر التفسیر مسطور ست که آدم بزمین
سراندیب فرود آمد بکوه که نام او بود ست و حوا بجده افتاد که نزدیک مکه ست و طاؤس
با راضی حبشه یا مرج الهند و مار بخطه اصفهان یا استجسنان و در منزل شیطان اختلاف ست
که بابله بود یا متنان و هر دو در نواحی بصره اند در تفسیر طبری گوید که بسمنان فرود آمد از حد و دری
محققان گویند که تعیین و مسکن جهت ابلیس چندان جهتی ندارد زیرا که آثار و ساوس و هوا جس
او بجمیع اطراف و اکناف جهان احاطه کرده اند و قدوة المحدثین جلال الدین السیوطی در رساله
الی معرفة الاوایل نقل فرموده که اول با اهبط آدم الی الارض اهبطه بدخان ارض بالهند
اخرجه بن جریر عن ابن عباس رض در در منثور منقول ست که چون آفریدگار عالم آدم علا
نبینا و علیهم الصلوة و السلام را آفریده و ملایکه را امر بسجود فرموده جمله سر بسجده نهادند مگر ابلیس لعین
سجده نکرد و مردود و مسخ گشته در آسمانها و زمین ها خبر کرد که حق تعالی آدم ع را آفریده و
بدریا در آمد تا ماهی را خبر کرد که خدا تعالی جنسی آفریده و از خلیفه خود گردانیده و او شمار ا شکار خواهد
کرد و حیوانات بحر را خواهد گرفت چون ماهی از ابلیس این خبر شنید پیش مخلوقات در یا رفتا گاه
ساخت که حق تعالی جنسی پیدا کرده ست که دو دست و دو پا دارد و بدست چیزی را
میگیرد و بپا روان میشود پس پایان را از وی امان نیست و ماهی اندوهگین شده حضرت خلاق
عالم زبان ماهی را سبب بدی آدم ع که پیش مخلوقات دریا کرده بود دور فرمود چنانکه زندیی

جمله فرزندان آدم ع را خادم شما سازم و در بعضی روایت وارد گشته که چون نقره و طلا و شجره عود بر حال آدم ع نگریستند خطاب جناب باری عز اسمه رسید که شما چرا نگریستید عرض کردند که ما نگریم بر بندهٔ گنهگار تو جناب باری عز اسمه فرمود که اگر رقت قلب مرا داشتید از عتاب من بگریستید قسم بعزت و جلال خود ای طلا و نقره کسی از شما منتفع نشود تا وقتیکه شما را در آتش بگدازد و ای شجره عود احدی خوشبوی تو نگیرد تا وقتیکه در آتش نسوزاند چنانکه در اخبار الدول و آثار الاول مسطور است و در منشور عساکر بطریق خود از امام جعفر رضا و او از پدر و جد خود روایت میکند که فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم که هرگاه که جناب خالق بیچون دینار را آفرید و ذهب و نضه را پیدا نفرمود وقتیکه آدم و حوا با مور بهبوط شدند همراه شان نضه و ذهب را در دنیا نازل کرد و در چشمهای زمین جاری ساخت یعنی برای آنها معدن مقرر کرد برای نفع اولاد آدم و حوا و در هر جا از آدم آنرا مقرر نمود بنابران مجاز نیست کسی را گرفتن زنی در نکاح برون کابین و هم در کتاب مذکور مرقوم است که اول کسیکه دینار و درهم را ضرب نمود آدم بود و فرمود که بدون این معیشت نیک نمیشود و هرگاه که خطاب اهبطوا بعضکم لبعض عدو آمد آدم ع و حوا و شیطان و طاؤس و مار از بهشت بیرون افتادند باتفاق مورخان آدم ع بکوه سراندیب نزول فرمود و آن جزیره است از بحر هند که اطراف آن را هشتاد فرسنگ گرفته و چندان معدن وارد از زر و سیم و یاقوت و الماس و از حضرت رسالت مآب علیه السلام منقول است که بهترین بقاع مکه است و خوشترین مساجد مسجد اقصی و نیکوترین جزایر جزیره سراندیب است و در آنجا کوهی است موسوم بدهون که نزول آدم ع از بهشت بران کوه شده بود و اثر قدم آنحضرت در ان کوه ظاهر است و بی ابر و باران همیشه روشنی مثل برق از ان کوه ظاهر میشود و نیز گویند شبها چندان باران بارد که اثر قدم شسته گردد و صباح باز ظاهر گردد و در هفت اقلیم از کتاب عجائب البلدان نقل کرده که در جواهر که نام موضعی است از جوار سراندیب و ران درختی است که هر شب وقت

پوشیده بود و از لباس بهشتی عریان گردید سوم قبل از ارتکاب گناه رنگ جلد آدم ع
هم رنگ ناخن بود چون آدم ع مرتکب گناه شد رنگ جلدش متغیر گشت و اندکی در ناخن باقیماند
که متذکر حالت پیشین باشد چهارم اخراج نمودادم ع را و لقائے از جوار خویش
وارشاد کرد که سزاوار نیست که گنهگار در جوار من باشد پنجم مفارقت میان آدم ع
و حوا فرمود ششم اولادش را ببلای عداوت مبتلا ساخت چنانچه میفرماید بعضکم لبعض
عدو هفتم او تعالی اعلان نسیان بآدم میفرماید فنسی آدم ولم نجد عزما هشتم غلبه عدو بر
اولاد آدم یعنی تسلط ابلیس نهم دینا را برای آدم و اولادش زندان ساخته و دهم تعب و
مشقت در تلاش امر معاش پس اول کسیکه بپیشانی او آلوده عرق از تعب شد آدم ع ست
و در تادیب حوا و دخترانش سوای این ده امور متذکره بالا پانزده امور زیاده فرمود اول
امتیان حیض چنانکه مروی ست که چون حوا از شجره منهیه مفغ فرمود ببلاے حیض مبتلا شد
دوم ثقل حمل سوم بدرد وضع حمل و تعب آن مبتلا فرموده چهارم نقصان عقل پنجم نقصان
دین ششم تنقیص میراث که زنان از نصف میراث مردان مقرر شده هفتم عده مخصوص
برای زنان قرار یافت هشتم استیلا شوهر مقرر شد نهم در امر طلاق زنان را هیچ
اختیار نداده مردان را درین امر مختار ساخت دهم محروم نمود زنان را از احکام جهاد
و این مخصوص نصیب مردان گشت یازدهم محروم فرمود زنان را از منصب نبوت که هیچ زن
نبی نگشته دوازدهم عدم جواز امامت و سلطنت از زنان یعنی درین امر هم زنان محروم
اند سیزدهم سفر بغیر محرم بر زنان حرام گشت چهاردهم عدم جواز انعقاد جمعه صرف از زنان
پانزدهم معذوری زنان از ادای سلام بطوریکه نصیب مرد است و الله اعلم و خلقت طاؤس
نیز سبب گشت نقل ست که چون بانگ مفصلی آدم ربه برآمد جمله اشیا بر آدم ع بگریستند و زاری
نمودند الا زروسیم حق تعالی وحی کرد که چرا شما بر آدم نگریستید عرض کردند که ما نگریم هر کسیکه
در جناب تو عاصی شود پس خدا تعالی فرمود که بعزت و جلال خود که قیمت چیزها بر تو آشکار کردم

الا از جمله ظالمان خواهید شد مفسران را اختلاف ست که مشار الیه بهذه در این آیه کریمه یک درخت
معین مخصوص بوده یا جنسی از درخت که آن گندم یا انگور یا انجیر یا کافور بوده که ولا تقربا بهذه الشجرة
فتکونا من الظالمین و بروایت اشهر از خوردن گندم ممنوع شدند و ابلیس از فراغت آدم ع
و حوا در ریاض انس و حظایر قدس خبر یافته نایره حقد و حسد در باطن ناپاکش اشتعال
یافت و قصد اغوا کرده بپای مروی طاؤس و دستیاری بار به بهشت در آمده و هیهات
خود را متغیر ساخته بآدم و حوا ملاقات نموده بتسویلات شیطانی و تخیلات نفسانی ثمره شجره
ممنوعه در نظر ایشان جلوه داد و چندان وسوسه کرد که باکل آن مبادرت فرمودند و هنوز آن میوه
در معده آدم و حوا قرار نیافته بود که لباسهای بهشتی از سر و تن هر دو افتادند و عریان شدند
و عورات خود را ببرگ انجیر پوشیده ساختند و منقول ست که چون آدم و حوا عریان شدند
خطاب الهی رسید که ای آدم هیچ میدانی که سبب برهنگی چیست گفت آری یارب از آنجهت
که شجره ممنوعه غذا ساخته ام و بحفظ وصیت نپرداخته و این جسارت بنا بر جرات حوا بود که
که ازین درخت بدلالت او خوردم و حوا مضطرب گشته گفت الهی مار که خازن جهت بود مرا
براین حرکت دلیر گردانید و سوگند یاد کرد که این شجره خلد ست و الا از من این عصیان صادر
نمیشد لاجرم حکم بتغیر صورت مار صادر شد و جبار منتقم باو خطاب نمود که چون منشای این گناه توئی بقصور
و قبور نگونسار باش و زمین را بشکم و سینه میخراش و غذا از خاک تیره مهیا دار و روزگار بدین
خواری میگذار و قبل ازین واقعه بحسب صورت مار خوشترین دواب جنت بود گویند که سر مار از
یاقوت و چشمهای او از زبرجد و زبانش از کافور و دندانهای او از مروارید و قوایم او مثل
قوایم شتر از مشک و رنگهای گونان گون بر او بودند و مثل ماهتاب درخشان بودند در تاریخ
الخمیس مسطور ست که او تعالی جل شانه در تادیب آدم ع ده امور مقرر فرمود اول معاتبت
نمود آدم را از نافرمانی خویش بقول خود الم انهکما عن تلکما الشجرة الایة دوم وقتیکه گناه
از آدم ع صادر گشت آدم ع را تفضیح ساخته یعنی ستر آدم ع ظاهر نمود و قبل از ان

اہل بہشت از نغمات جنت ملول نمیشوند و در تفسیر ثعلبی مرویست که وقتیکه آدم ع از خواب بیدار
گشته و حوا را قریب خود نشسته دید که خلاق عالم حوا را با حسن و جمال آفریده بود از حوا پرسید
که تو کیستی حوا التماس نمود که من زوجه شما ام آفریدگار عالم مرا برای تو آفریده تا یکدیگر را مونس و غمخوار
و جلیس و انیس باشد و یکی پیش دیگری سکونت نماید ملایکه از آدم ع پرسیدند که نام این چیست آدم ع
فرمود مراة ملایکه عرض نمودند که این لقب برای او چرا مقرر فرمودی آدم ع گفت چون از مرء مخلوق
گشته برای این بلقب بمراة کردم باز ملائکه استفسار کردند که نامش چیست آدم ع فرمود که حوا
ملایکه از وجه تسمیه او بحوا استفسار نمودند آدم ع گفت چون که خلقت او از حی گردیده برای این حوا نامش
کردم باز ملایکه پرسیدند که ای آدم آیا حوا را دوست میداری آدم ع فرمود آری دوست میدارم
ملایکه از حوا سوال کردند که تو آدم را دوست میداری حوا از شرم سر فرو انداخته انکار نمود و
حال آنکه در دل حوا محبت آدم ع دو چند از آدم ع بود ملایکه گفتند که اگر زنان در محبت با شوهران
خود راستگو می بودند هر آئینه حوا راستگوتر می بود زیرا که زنان از شرم و حیا اظهار و اقرار
محبت خود بظاهر با شوهران نمیکنند ابا و انکار می نمایند و حال آنکه در دل آنها محبت شوهران
زیاده تر می باشد والله اعلم و در بعضی روایت آمده که آدم علیه السلام چون بیدار گشت حوا
را دید در قبه از نور نشسته نزدش آمد و پرسید که تو کیستی حوا بجوابش گفت که من جفت توام
مرا حق تعالی برای تو آفریده آدم ع مستبشر شده دست خود را بسوی حوا دراز کرد ملایکه گفتند
ای آدم ع توقف کن تا نکاح کنی و مهر او را بدهی آدم ع پرسید مهرش چیست ملایکه گفتند سه بار
درود بر محمد صلی الله علیه و آله وسلم بفرست و بروایتی بیست بار آمد پس عقد زوجیت میان ایشان
وجود گرفت و حضرت حق تعالی بخودی خود خطبه بخواند و ملایکه گواه شدند پس آدم و حوا ع
از خداوند تعالی مخاطب شدند بخطاب یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة و کلا منها حیث شئتما
ولا تقربا هذه الشجرة فتکونا من الظالمین یعنی ای آدم ساکن شو تو با جفت خویش در بهشت
و بخورید نعیم بهشت در حال رفاهیت و فراخی عیش از هر جا که خواهید و گرد و پیرامون این درخت نگردید

وابن مسعود وابن عباس رضی اللہ عنہما برانند کہ آنحضرت در بہشت زندہ نمودہ این قول را
بزرگان ترجیح دادہ اند ودر تفسیر طبری آوردہ کہ آدم میان خواب وبیداری بود زیرا کہ در بہشت
خواب نباشد وحکمت در آنکہ این حال بین النوم والیقظہ وجود گرفت آن بود کہ اگر آدم بیدار بودے
رنج بسیار بدو رسیدی وحوا را دشمن داشتی واگر بخواب گران بودے ندانستے کہ حوا را
از او آفریدہ اند بر و مہربانی نورزیدی المختصر چون آدم سر برداشت حوا را بر بالین خود دید
ماروی آراستہ وموی پیراستہ رویکہ ماہ شب چاردہ بود واقتباس از لوامع جمالش
شب تیرہ را روز روشن گردانیدے سوئکہ جعد بنفشہ تر بسبب التباس از نفایح وصایش
اطراف چمن را خوشبوی تر از کلبہ عطار ساختی قدچون سرو سہی دلربائے وخدے چون
گلبرگ طری جان افزای وابہ فطرت روز بجلی وخلل بہشت ارائیش دادہ وبشعلہ رخسار تابناکش
داغ حسرت بر دل نازنینان انمنزل نہادہ از وہب بن منبہ مرویست کہ حق تعالی حوا را
بصورت آدم ع خلق کردہ چنانچہ بہ رنگ وقامت وقد وحسن وجمال بآدم مشابہ بود ودر چند چیز
فایق بود یکی آنکہ پوست او نازکتر بود از پوست آدم ع ورنگ او صاف تر بود وچشم او سیاہ
تر وبینی او از بینی آدم ع خورد تر ودندانہائے او لطیف تر وکف او نرم تر مراورا بہ قصد
گیسوی عنبر موی بود مرصع بیاقوتہا ودر مطیب بزعفران ومشک او فرچون آدم ع را مشاہدہ
آنجمال وکمال ومطالعہ جلوہ آنمظہر غنج ودلال دست داد دل مبارک آدم ع باو آرام گرفت
بمقتضای طبیعت حلقہ در شہوت بجنبانید پرسید تو کیستی اثر حیا بر چہرہ خواء پدید آمد جبرئیل
امین در رسید وگفت ای آدم ع این را بجز طاق می بینی خفت تست وبرای آن آفریدہ اند
کہ ناموس ویار ومحرم وغمگسار تو باشد در تاریخ الخمیس مسطورست کہ ابن عباس و
ابن مسعود وجماعتے از صحابہ گفتہ اند کہ چون آدم ع بہ بہشت تشریف آورد حوا در انجا بوجود آمد
پس اصل زن از جنت آمدہ بنا بر آن حریر وذہب برای زنان مباح شدہ کہ این ہر دو چیز مخصوص
اہل جنت ست وہمین وجہ بود کہ زوج از زوجہ صالحہ وخوبصورت ملول نمیگردد چنانکہ

بمروارید وگوہر مرصع وہفتاد حلہ بیاوردند ہر حلہ بلونے دیگر واز ماہ وآفتاب تابان تر وکمرے مرصع
بجواہر وتاجے از زر بانواع جواہر مرصع بیاوردند آدم حلہا در پوشید وکمر بر میان بست وتاج
بر سر نہاد وبران تخت بہ نشست فرشتگان بنیامدند ودست بر دست نہادہ پیش آدم ع
بایستادند یکفر سنگ در یکفر سنگ انگاہ ملک تعالی امر کرد بفرشتگان کہ اسجدوا لآدم پس فرشتگان
سجدہ نمودند در مواہب لدنیہ منقول ست کہ امام جعفر صادق رض فرمود کہ اول آدم ع را جبرئیل ع
سجدہ نمود پس میکائیل بعد ازان اسرافیل پس عزرائیل ع بعدہ جملہ ملایکہ مقربان سجدہ کردند واز ابی الحسن
نقاش مروی ست کہ اول کسیکہ آدم ع را سجدہ کرد اسرافیل علیہ السلام بود گفت راوے
کہ برائے ہمین جایزہ دادہ شد اسرافیل ع بتولیت لوح محفوظ در روضۃ الاحباب مسطور ست
کہ خلق آدم در روز جمعہ واقع شدہ در عجائب المخلوقات در این باب حدیث از پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بروایت ابو ہریرہ رض نقل کردہ کہ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بہترین روزے
کہ آفتاب در آنروز تابیدہ ست روز جمعہ ست کہ در آنروز آدم آفریدہ شدہ ست ودران روز
در بہشت ساکن شدہ ست ودر روز جمعہ از بہشت بزمین فرو آمدہ ست ودران روز حق تعالی
توبہ آدم قبول فرمودہ ودر روز جمعہ قیامت قایم خواہد شد ودر روز جمعہ ساعتی ست کہ در آن
ساعت ہر بندہ مسلم از حق تعالی ہر چہ خواہد مراد او حاصل شود القصہ چون آدم بہشت خرامید
خاطرش بالفی وانیسی وجلیسی بایل گردید دران اثنا خواب بر آنجناب استیلا یافتہ حوا را از
استخوان پہلو چپش کہ اورا قصیر گویند بیافریدند چنانچہ آدم را حبر بنود وویرا بجہت آن
حوا گویند کہ مخلوق از حی ست وقیل لانہا اُم کل حی ودر حدیث ست کہ زن از استخوان کج مخلوق
گشتہ اگر خواہند کہ اورا راست سازند نتوانند زیرا کہ چون مبالغہ کنند در اقامت استخوان
شکنند واگر بحال خودش نگذارند کج بماند در تفسیر لباب آوردہ کہ بعضی گویند حوا را از بقیہ طین آدم ع
خلق گردانیدند ودر آفریدن حوا اختلاف بسیار ست بقول کعب احبار در دنیا آفریدہ شد درمیان
مکہ وطائف وبا آدم اورا بر سریر کرامت نشاندہ بآسمان بردند وحجبی میگویند کہ بردر بہشت مخلوق گشتہ

ومجموع بقدم انقیاد پیش آمدند مگر ابلیس که پیشانی فرمانبرداری بر زمین ننهاد لاجرم از دخول
بهشت ممنوع گشته مردود و ملعون ابدی شد در جواهر التفسیر مذکور ست که در اخبار آمده است
که ملایکه صد سال و بروایتی پانصد سال در سجود آدم ع بودند و ابلیس ایستاده در ایشان می نگریست
و در امتناع نادم نمیشد بآخر چون سر برداشتند ابلیس را دیدند در مقام تکبر ایستاده فرمان الهی
بجا نیاورده آثار خذلان بر ناصیهٔ او پیدا و تیرگی عصیان بر جبین حال او هویدا است دست
شقاوت ازلی طوق لعنت در گردن وی افگنده و تاج کرامت بکلاه او بار مبدل گشته صورت
مسخ و عقد طاعتش فسخ گشته چون مدتها از ورود این صورت ترسان و هراسان بودند سجده شکرانه
آنرا که قطعیت حوالهٔ ایشان نشد دیگر بار بسجده در افتادند در رقایق الحقایق امام رازی منقول است
که هر گاه که خلقت آدم باتمام رسید و نفخ روح بالباس جنت و نور محمد صلی الله علیه وآله وسلم
گردید و روح در پیشانی آدم مثل قمر شب چاردهم درخشیدن گرفت الله تعالی آدم را بر تخت نشانده
و ملایکه بر دوشهای خود برداشتند حضرت عزت جلت قدرته بملائکه ارشاد کرد که با آدم در طبقات آسمانها
طواف کنند تا آدم علی نبینا و علیهم الصلوة والسلام در طبقات آسمانها عجایب و غرائب آنها را و هر چیز
در انها ست ملاحظه نماید تا یقین او زیاده شود ملایکه عرض کردند ربنا سمعنا واطعنا و آدم ع را
ملایکه بر دوشهای خود برداشتند و بمقدار یکصد سال آسمانها را طواف نمودند بعده جناب باری عز اسمه
اسپی برای آدم ع خلق فرمود از مشک ذفرکه او را میمونه میگفتند دو پر داشت از دُر و مرجان و
آدم ع بران اسپ سوار گردید جبرئیل امین عنان او را گرفت و میکائیل از جانب یمین و اسرافیل
علیهما السلام از جانب یسار آدم ع بودند و آسمانها را طواف میکردند و آدم ع بر ملایکه سموات سلام
میفرمود و میگفت السلام علیکم ملایکه جواب میدادند و میگفتند وعلیک السلام پس حق تعالی فرمود
که ای آدم این تحیت تست و تحیت مومنین از ذریات تست و در میان اینها تا قیامت باقی
خواهد ماند در تاج القصص منقول ست که چون خلقت آدم ع تمام شد و جان در تن وی آمد ساعت
روز همچنان آدم نشسته بود انگاه خدا یتعالی ملایکه را فرمود تا تختی از بهشت بیاورند از زبرجد

حق تعالی بجبرئیل ع وحی فرمود که ای جبرئیل دریاب بندهٔ مرا و این اندیشه را که در دل گذرانیده بیرون آر
والا این خطره سبب هلاکت وی خواهد شد جبرئیل علیه السلام سینه آدم ع بشگافت و نصف ازان نفکر
بیرون آورد و نصف بماند آنکه بیرون آورد در زمین بهشت آنرا مدفون ساخت آن درخت که بسبب
زلت وی شد ازان تخم اندیشه رسته بود و نصفی دیگر که در جوف وی مانده بود نفس اماره بالسوء
ازان ست که تا قیام قیامت سبب کلفت و غرامت اولاد او آند والله العاصم بعد ازان روح
باذن والف آدم ع در آمد دران اثنا ابو البشر عطسه زد و بالهام زبانی زبان بشکر مهیمن منان
کشاده گفت الحمد لله و بسابقه عنایت لم یزلی بجواب یرحمک ربک ولذا خلقت سبقت رحمتی
علی غضبی مشرف گردید در تاج القصص منقول ست که عطسه آدم ع سبب شد مر چهار چیز را
اول آدم خدایتعالی را ثنا گوی شد دوم رحمت خدایتعالی نصیب آدم شد سوم جان در
کالبد آدم ع بیارمید چهارم ازان نفس عطسه آدم ع پسرے آفریده شد و آن عیسی علیه السلام
بود و عیسی پسر آدم ع ست که از نفس او آفریده شده بود و از نسل وے بود چون آدم علیه السلام
عطسه داد ندا رسید که اے جبرئیل علیه السلام بگیر این را پس جبرئیل علیه السلام آنرا
بگرفت و گفت گرفتم فرمان آمد که نگاه دار که من ازین پیغمبری خواهم آفرید و از وے عجایبها آشکارا
کنم و چون روح بتمام بدن آدم در آید بر طبق کلمه کریمه علم آدم الاسماء کلها بتعلیم اسمای جمیع مسمیات
حتی القصعة والقصیعة دانا و عالم شد و بعضے گفته اند تکلم بلغات مختلفه آنجناب را معلوم گشت
در معالم التنزیل منقول ست قال اصحاب التاویل ان الله عز وجل علم آدم جمیع اللغات
ثم تکلم کل واحد من ذریته بلغة فیفرقوا فی البلاد واختص کل فرقة منهم بلغة و درین باب وجوه دیگر
نیز مروی ست القصه بعد ازان که خلیفه اعظم بتعلیم اسما سرفراز شد حق تعالے مسمیات اسما را
بر ملایکه عرض ساخت از اسامی آنها سوال فرمود ایشان از جواب عاجز گشته و آدم ع از عهده
ان بیرون آمد قایلان اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفک الدماء بر زبان اعتذار گفتند سبحانک
لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم آنگاه ملایکه عظام بسجود انذات کامله الصفات مامور شدند

تا از چشمه رحیق و سلسبیل و منبع تسنیم و زنجبیل آب می آوردند و بران خاک میریختند و در مرصاد مذکورست
که در اینمدت ابر کرم باران محبت بر خاک آدم بارید تا آنخاک را بآب محبت گل کرد و دست قدرت دران
گل گل دل پدید آورد پس حضرت عزت بمیامن لطف و رحمت بخودے خود طینت آدم را تخمیر فرمود
و چهل صباح که عبارت از چهل هزار سال باشد بصنوف فضل و کرم و الوف علم و حکم آنخاک را
می سرشت و تخم معرفت و وصال محبت دران آب و گل میکشت چون قالب ابو البشر خشک
شده بمرتبه صلصالی رسیده مدتے در یکی از موضعین مذکورین افتاده و دران اوقات ملایکه
عظام بنظاره آن پیکر بدیع منظر می رفتند روزی ابلیس بدانجا رسیده دست بر شکم آدم ع زد
آوازی مسموع او شد گفت این شخص میان تهی است زود باشد که ببلای جوع مبتلا شود پس از
فرشتگان پرسید که اگر حضرت حق سبحانه تعالی شما را بطاعت آدم مامور گرداند چه می کنید جواب
دادند که ما از فرمان الهی گردن نپیچیم و سر بمتابعت او در آوریم ابلیس گفت مناسب چنین ست اما بخاطر گذرانید
که اگر باطاعت آدم ع مامور گردند بقدم فرمانبرداری پیش نیاید و هر گائیکه بر او دست یابید از پایش در آرید
نقل ست که چون تخمیر خلقت آدم علیه السلام باتمام انجامید و تعدیل تناسب اعضای او بانجام
رسید و وقت آنشد که صبح زندگانی خلیفه اعظم از افق عواطف ربانی دمیدن گیرد و همای روح
مقدس مصحوب روح الامین بجانب آنقالب شتافته از طرف سر مبارک او آغاز دخول نمود و بهر جا که
رسید آن سفال بگوشت و پوست مشحون شد در معارج النبوة مسطورست که چون دیده پسندیده اش
بلوامع نور روح منور گشت اول نظرش بر عرش مجید افتاد بر ساق عرش مکتوب دید لا اله الا الله
محمد رسول الله امة مذنبة و رب غفور ازینمعنی دو چیز مفهوم کرد یکی رفعت شان محمد صلی الله علیه و آله وسلم
و دیگرے عصیان و نسیان امت در این اندیشه متفکر شد در خالصه الحقایق میگوید که از حق سبحانه
تعالی پرسید که خداوندا کیست که نام وی با نام تو مقرون ست فرمود پیغمبرے ست از پیغمبران
من و فرزندیست از فرزندان تو که هرگاه قدم کرامت بسنگ زلت در آید بشفاعت او از تو در گذرم
بر خاطر آدم ع خطور کرد که مناسب چنان می نماید که پدر شفیع زلت فرزند باشد و اینجا بر عکس آن ست

که بر تو سکونت خواهد داشت بعضی از انها طاعت من خواهند نمود و بعضی عصیان و نافرمانی من خواهند کرد و هر که طاعت من
خواهید کرد او را به بهشت داخل خواهم فرمود و هر که عصیان و نافرمانی خواهد کرد او را بدوزخ خواهم
فرستاد زمین التماس کرد که از من خلقت خلقی میفرمائی که دوزخ نصیب ایشان خواهد شد
فرمان رسید که بلی زمین بگریست گریستنی بسیار که چشمها و دریاها از زمین روان شدند و تا قیامت
خواهد ماند و قبل ازین آب روان در زمین نبود چون زمین بگریست آبها روان شدند چنانکه آدمی
بگرید آب از چشم او روان شود اکنون این چشمها و رودها بگریستن زمین ست القصه چون آن
نقطهٔ دایرهٔ خلافت را که از نطفه صلب قضا بود در قرار مکین ببطن نعمان بداشتند مبدع بیزوال
و صانع بر کمال قطعهٔ سحاب را بر بالای آن قبضه خاک بداشت و چنان تعین فرمود که چهل روز باران
بباورد و هیچ نوع سایه از سر آن برندارد پس بفرمان ایزدی سی و نه صباح از بحر اندوه و تعب و یکروز از نهر
شادی فطرب آب برداشته بران خاک ببارید کثرت غموم و هموم و قلت نشاط و طرب آدمی بدان
سبب ست در تاج القصص منقول ست که پس فرمان داد تا از چشمهای زمین آب آوردند از
تلخ و شور و شیرین و گنده آب شور را در چشم آدم نهاد تا پیه دیده را سود دارد و آب تلخ را در گوش
وی نهاد تا از دخول جندگان در وی مانع باشد و آب خوش در دهان نهاد تا بوی چیزها دریابد
انگاه خدای تعالی بکمال قدرت بر کار حکمت بنهاد و آدم ع را صورت کرد چنانکه گفته خمرت طینة آدم ع
بیدی اربعین صباحا ازان خبر میدهد پس کالبد آدم سرشته شده نشان چشم و گوش و دهان و بینی
و جمله اعضا و جوارح و دست و پا و نشان گوشت و پوست و پی و استخوان و بند و پیوند بروی
پدید آمد چون کالبد آدم علی نبینا و علیهم السلام بدین صفت صورت کرده شد انگاه دایرهٔ محبت
گرد او در کشید و رقم نبوت برزد و فرمود تا بر زمین آوردند و میان مکه و طائف بنهادند چهل سال
آنجا بود که کسی ندانست که این چه خواهد شد قوله تعالی هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئا
مذکورا حدی نشناخت که این صورت کیست و نه هیچکس دانست که مراد مصور ازین صورت چیست بران
قول که آنخاک را در پیشگاه سر بستان بهشت میریختند در تکمله آورده که هفتاد هزار فرشته را امر شد

وکیفیات وماهیات واصول وصفات وجنات فروع بنوعی ظاهر میگردد که عقول فحول ازدرک آن
عاجز اید در دقایق الحقایق امام رازی منقول ست که ازابن وهب بن منبه مروی ست که حقتعالے
آدمؑ را از مغت طبق زمین پیدا ساخت سر مبارکش را ازطبقه اولی وگردن شریف را ازطبقه
ثانیه ودرسینه پر گنجینه آنجناب را ازطبقه ثالثه وهر دو شش را ازطبقه رابعه
وپشت وشکمش را ازطبقه خامسه ودرآنهایش را ازطبقه سادسه وهر دو پاے شریفش را
ازطبقه سابعه ودر روایتے ازابن عباس مروی ست که آفریدگار عالم آدم را پیدا ساخت
ازخاکهاے مختلف سر مبارکش را ازخاک بیت المقدس وروی شریف اورا ازتربت جنت
ودندان اورا ازخاک هند وهر دو دست را ازخاک کعبه واستخوان را ازخاک کوه وستر آدمؑ را
ازخاک بابل وپشت وشکمش را ازخاک عراق وقلب آدمؑ را ازخاک فردوس وزبان آدمؑ را
ازخاک طایف وچشمان آدمؑ را ازخاک کوثر چونکه سر آدمؑ ازخاک بیت المقدس بود لاجرم
موضع عقل وفطانت ونطق مقرر شد وروی شریف که ازخاک جنت بود جاے زیب وزینت
گردید وچشمانش که ازحوض کوثر بود جاے ملاحت گشته ودندانش که ازخاک هند خلق گشته موضع
حلاوت ولذت گشت وهر دو دست که ازخاک کعبه ساخت شده جاے سخاوت گشت وپشت
که ازخاک عراق خلق شده بود جاے قوت گردیده وستر آدمؑ که ازخاک بابل بود مقام شهوت گشت
واستخوان آدمؑ که ازخاک کوه بود مقام صلابت وسختی گشته ودل آدمؑ که ازخاک فردوس بود
موضع ایمان مقرر شده وزبانش که ازخاک طائف بود جاے شهادت مقرر شد ودر جسم آدمؑ
نه در مقرر گردید منجمله آن هفت در دماغ آدمؑ مقرر گشت که آن هر دو چشم ودو گوش ودو سوراخ
بینی ویک سوراخ دهن ودو در را سفل یکی قبل ودیگرے دبر پس بصر از چشمان وسمع از
گوش وذوق ازدهن ولمس ازدستها ومشی ازپاها وشم ازبینی وبول وبر از از قبل
ودبر متعلق گشت درتاج القصص ازایام جیهانی منقول ست که وهب بن منبه روایت میکند
که هرگاهیکه خداوند عالم ارادهٔ تخلیق آدمؑ فرمود بر زمین وحی فرستاد که من ازتو خلیفه خواهم ساخت

سبب آخر آن سازد تا چنانکه اول آنچیز بوده باشد بآخر همان چیز هم بوده باشد چون ملک الموت را
سبب آفریدن خلق گردانید بآخر هم او را سبب میرانیدن گردانید تا چنانکه اول آنچیز بود بآخر
هم انباشد چون عزرائیل سبب کار آدم بود که خاک برداشت باخر هم سبب او را گردانید تا جان فرزندان
آدم ع او بردارد عزرائیل گفت الهی از یکقبضه خاک چند خواهی آفرید گفت چنانکه شما عدد آن ندانید
قال عزرائیل عجبا من فعلک خطاب آمد که ازین عجیب تر این ست که ازین خاک کس باشد که گناهی
کند و پشیمان شود و بگرید بیکقطره آب که از دیده او برود چندان گناه بیامرزم که شما عدد آن ندانید
من قادرام قدرت مرا در آفریدن یکقبضه خاک نشانی ست پس من راحمم رحمت مرا قطره آب ندامت
نشانی پس من چنان قادرام که بقبضه خاک چندین خلق آفرینیم و چنان راحمم که بقطره آب حسرت
چندان گناه بیامرزم که محاسب وهم حساب آن نداند و اگر جمله خلایق عالم را بیامرزم چه باشد یک مشت
خاک را امرزیده باشم در جواهر التفسیر از تفسیر قرطبی داد از عرایس ثعلبی نقل کرده که عبد الله سلام
از حضرت رسالت علیه السلام کیفیت خلق آدم پرسید حضرت صلی الله علیه وآله وسلم جواب داد که
که روی وی را از خاک کعبه آفریدند و صدر و ظهرش را از زمین بیت المقدس و رانهای وی را از ارض
یمن و ساقهای وی را از خاک مصر و قدمین او را از زمین حجاز و دست راستش از خاک مشرق
و دست چپ او را از زمین مغرب و در تفسیر مذکور از ابن عباس رض نقل کرده که سر آدم از خاک
بیت المقدس بود و پوست سر و مویش از بهشت و مژگان و دیده او از تربت حوض کوثر و در تکمله
آورده که جگرش از زمین موصل آفرید و سپرز از خاک حجاز و پوست بدن از زمین طایف و پیشانی
از خاک کنعان و عورتش از زمین بابل و امعا و احشا از جزایر و استخوان از خیال چون خاکش
مختلف بود فرزندانش نیز متفاوت آمدند اختلاف الوان و اشکال و احوال خاک موجب تفاوت
اطوار و طبائع و امزجه و رنگها و نیرنگیهای آدمیان ست هر چند اصل همه خاک هست اما بواسطه
آنکه کیفیت هر جزوی مخالف جزوی دیگر افتاده در رنگ و طعم و غیر آن مخالفات کلی نیز در طبایع
و صورت بشری واقع ست و بمقتضای نص قاطع و اختلاف السنتکم والوانکم آثار قوی

آیا پسند میفرمائی که چون توبه کنم و از خطای خود باز آئیم تو قبول خواهی فرمود ندا آمد بلی یا آدم و نیز
در در منثور از ابن عباس منقول ست که هرگاه که آفریدگار عالم آدم را بیافرید سر مبارکش
از آسمان می سود و چون نامور مهبوط گشت قد مبارکش شصت دست از دست آنجناب باقی
ماند در طول و هفت دست در عرض و هم در کتاب مذکور منقول ست از ابن عباس رض هرگاه که
آدم در جنت اقامت داشت زبانش عربی بود و وقتیکه آدم ع نافرمانی نمود زبان عربی سلب گشته
از آنوقت کلام بزبان سریانی میفرمود و چون وفات یافت باز آفریدگار عالم زبان عربی را با
آدم ع عطا فرمود و ثبوت پیوسته که چون اراوت صانع بیچون و مشیت خالق کن فیکون بآفرینش
خلیفه اعظم یعنی آدم تعلق گرفت جبرئیل امین بفرمان رب العالمین از سدرة المنتهی پرواز نموده
به بسیط عنبرا آمد و قصد نمود که یک قبضه خاک از طبقات زمین برگیرد خاک از کیفیت حال پرسید
جبرئیل امین جواب داد که باری عزاسمه میخواهد که از تو شخصی موجود گرداند و او را بر سریر خلافت
بنشاند خاک گفت پناه میگیرم از تو بخداوند کریم که از سر این امر درگذری چه ممکن ست که از من
شخصی بوجود آید و بشیوه نافرمانی اقدام نماید بدین واسطه از عالم بالا بلا نازل شود و من تحمل
سخط الهی و غضب بادشاهی ندارم روح الامین بر عجز و بیچارگی زمین ترحم فرموده مراجعت
نموده صورت واقعه بجناب اقدس الهی عرض کرده بعد ازان میکائیل یا اسرافیل ع بدین خدمت
مامور گشته مانند جبرئیل ع بے نیل مقصود باز آمده پس عزرائیل برین مهم نامزد شده بر زمین شتافته
استعاده و سوگند زمین نپذیرفت و یکقبضه خاک در الوان و صفات مختلف و متفاوت از تمام
روی زمین برگرفت و در میان مکه و طائف یا در قضاے بهشت ریخت و بواسطه این حرکت از عزرائیل
صفت قلت رحم بوضوح انجامید قبض روح بنی آدم نیز بر او علیه السلام قرار گرفت در تاج القصص
منقول ست که بعضی این سخن را درست نمیدارند که اول جبرئیل را بفرستادند و زمین او را سوگند داد
و او باز گشت بلکه درست آنست که اول فرمان ملک الموت را بوده و سوگند در میان نبود ملک الموت
برفت و خاک برگرفت سنت الهی چنان رفته است که هر چیزیکه سبب بودن اول کاری کند همان چیز را

او اخلت بینهما و اینقول دلالت میکند بر آنکه آدم اسم عربی ست و آنچه امام نووی در
تهذیب الاسماء و اللغات از منصور نحوی و لغوی نقل نموده که نام همه پیغمبران اعجمی ست
الا چهار کس آدم و صالح و شعیب و محمد ص مؤید اینقول ست لیکن ابن جوزی در تنقیح خویش
حدیث ابوذر غفاری نقل کرده که او گفت پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که یا اباذر چهار کس
از انبیا سریانی اند آدم و شیث و خنوخ که موسوم بادریس ست و نوح و چهار کس از ایشان
عربی اند هود و شعیب و صالح و محمد علیه السلام و کنیت آدم ع در زمین ابوالبشر و در جنت ابو محمد ست
زیرا که بزرگترین و افضلترین اولاد آنجناب محمد علیه السلام ست و لقب شریفش صفی الله
است گویند هنگامیکه روح بقالب آدم ع در آمد و موسوم بآدم گشت در زمانیکه اول درجه جدی
بر افق شرقی منطبق بود و زحل در اتحاد مشتری در حوت و مریخ در حمل و قمر در اسد و شمس
و عطارد در سنبله و زهره در میزان و بعضے گفته اند که در آنوقت جمیع کواکب در درجات شرف
بوده اند و آدم علیه السلام دراز بالا گندم گون مجعد موی زیبا روی بود و در درازی قامت
شریفش اختلاف کرده اند بیشتر بر آنند که شصت گز بود و در در منثور از کعب مروی ست که رسول خدا
صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که آدم مردی طویل القامت بود مثل درخت خرما در بلندی شصت
ذراع و در سر مبارکش موے بسیار بود هر گاهیکه او در گناه هفتاد ستر عورتش ظاهر گردید
و حال آنکه قبل از ابتلا بعصیان آدم ع ستر خود را عریان ندیده بود پس آدم در بهشت از مقام
خود گریخت در اثناے راه درختے پیشانی آدم را گرفت آدم ع گفت مرا رها کن درخت جواب داد
که من هرگز ترا رها نخواهم کرد ناگاه ندا آمد از جانب پروردگار او که اے آدم از من میگریزی
آدم عرض کرد اے آفریدگار من از تو نمیگریزم بلکه گریختنم از استحیاء بود بجناب تو جناب باری
عز اسمه فرموده اے آدم از همسایه من بیرون رو قسم ست مرا بعزت و جلال خود که در همسایه خود جا نمیدهم
گنهگار خود را و اگر خلق کرده بودمی مثل تو خلقی که فزاے زمین از ان مملو بودی و آن خلق مرا
نافرمانی کردندے هر آئینه او شان را جا دادمے در مقام گنهگاران آدم ع عرض کرد خداوندا

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنگامیکہ نسب خود بیان میکرد چون بعدنان
میرسید توقف میفرمود و روایتی آنست کہ کذب النسابون الی ما فوق العدنان ارشاد
ہدایت بنیاد می نمود و فقیہ ابو اللیث در بستان از کعب الاحبار وغیرہ روایت میکند کہ آنہا
بیان کردہ اند نسب رسول مخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را تا آدم و بعضی از علمائے نسب انکار
نمودہ اند اسمعیلی راوی عبد اللہ بن مسعود میفرماید کہ نسب بیان کنندگان دروغگو ہستند زیرا کہ حق تعالی ارشاد
میکند وقرونا بین ذلک کثیرا یعنی درمیان آنہا سالہائے بسیار بودہ است و در مقام
آخر میفرماید والذین من بعدہم لا یعلمہم الا اللہ از امیر المومنین عمر بن الخطاب منقول ست
کہ گفت ما نسب خود را تا معد ضبط کردہ ایم و بعد ازان نمیدانم کہ چیست و معہذا جمہور مورخان
بر انند کہ شش کس از انبیائے مرسل اسمعیل و ابراہیم و نوح و ہود و ادریس و شیث علی
نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام در سلک اجداد عظام حضرت خیر الانام علیہ الصلوات والسلام
انتظام دارند فقیہ ابو اللیث در بستان و صاحب سیرت شامی اسمائے اجداد جناب خیر العباد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از عدنان تا آدم ع ذکر کردہ اند و اقسم بترویج رسالہ می نماید پس عدنان
بن ادد بن ہمیسع بن نبت بن حمل بن قیذار بن اسمعیل بن ابراہیم بن آذر بن
تارخ بن ناحور بن شاروغ بن راغو بن فالخ بن عابر و ہو ہود بن شالخ بن ارفخشد بن
سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ و ہو ادریس بن یرد بن مہلائیل بن قینان بن
انوش بن شیث بن آدم علیہم السلام و ذکر اصول خاندان نبوی و اعیان رسالت بر صفحہ
قرطاس می نگارد آدم علیہ السلام جمعی کثیر از اہل تفسیر و علمائے حدیث نقل کردہ اند
کہ آدم اسمی ست اعجمی مانند آذر و شالخ و آنرا اشتقاق نیست و فرقہ از عبد اللہ بن عباس
رضہ روایت میکنند کہ چون جسم شریف آدم از ادیم ارض یعنی روی زمین مخلوق گشت موسوم
باین اسم شدہ و زمرہ گویند بجہت سمرۃ لون خلیفہ اعظم را آدم گفتند و بر این تقدیر لفظ
آدم ماخوذ از ادمۃ باشد و بعضے گفتہ اند کہ می شاید کہ لفظ آدم مشتق بود از ادمت العین الشیء

وضع نکند آن نور را مگر در بہترین زنان زمان خود بطریقہ نکاح صحیح پس آدم را فرزندان بہ
گشتند تا زمانیکہ آن نور از آدم بحواء منتقل گشت و بشیث حاملہ گردید در ہر نوبت کہ حوا ع
وضع حمل مے نمود پسرے و دخترے می آورد مگر نوبتے کہ شیث ع متولد گردید او تنہا بوجود
آمد بجہت شرف نور محمدی و نور موفور السرور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشیث انتقال
یافت و ہمچنین بعبود و مواثیق و بنکاح صحیح از اصلاب طیبہ بارحام طاہرہ منتقل مے گشت تا بعبد اللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف و از و بآمنہ خاتون بنت وہب بن عبد مناف رسید و
حدیث مشہورہ نقلت من اصلاب طیبہ الی ارحام طاہرۃ و خیر معتبر اثر ولدت من نکاح لا من سفاح
اشارت باینمعنی ست و در مدارج النبوۃ مسطور ست کہ فرمود رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ
بود خدا تعالی کہ نقل مے گیرد مرا از اصلاب طیبہ بارحام طاہرہ مصفا و مہذب و منشعب نمیشد
دو شعبہ مگر آنکہ بودم من در بہترین از دو شعبہ و گفت ابن عباس رض در تفسیر قول او تعالے
تقلبک فی الساجدین یعنی من نبی الی نبی ع و ہمیشہ بود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ
نقل مے گیرد در اصلاب انبیا تا انکہ بزائید او را مادر وے واللہ اعلم و ارباب حدیث و علماے تاریخ
اسماے اجداد جناب خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مولفات خود نقل نمودہ اند کہ ہو رسول
رب العالمین ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی
بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ
بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان تا اینجا متفق علیہ ست میان ارباب سیر و علماے
فن خبیر از عدنان تا اسمٰعیل و از اسمٰعیل تا آدم علیہم السلام اختلاف بسیار ست در عدد و تعین اشخاص
و ضبط اسامی بعضے میان عدنان تا اسمٰعیل چہار دہ واسطہ شمار کردہ اند و بعضے زیادہ تا حدیکہ بتعداد
و تعین و سایط بجہل رسیدہ و ہمچنین از اسمٰعیل تا آدم علیہ السلام نیز اختلاف بسیار ست و فی الواقع
تعین عدد اشخاص کہ میان عدنان و آدم ست در روایتی صحیح کہ خالی از معارض باشد بثبوت
نہ پیوستہ لہذا علماے حدیث سکوت از ذکر آنہا انسب و اولی مے انگارند و مروی ست کہ

از مخلوقات مقرر فرمود و روز و شب را پدید آورد پس جبرئیل امین علیه السلام را
فرمود تا قبضه خاک پاک سفید از موضع قبر آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بردارد و بآن
نور مخلوط سازد جبرئیل امین بموجب ارشاد رب العالمین کاربند شد و آن نور را باین خاک
پاک می آمیخت و باب تسنیم تخمیر مے فرمود و بر منوال در بیضا ساخت و آنرا در جویهاے
بهشت غوطه داد و بر آسمانها و زمینها و کوهها عرض کرد تا و برا قبل از انکه آدم مخلوق گردد بشناختند
چنانکه خبر معتبر اثر انی عند الله مکتوب خاتم النبیین و آن آدم لمنجدل فی طینته اشارة باینمعنی است
نقل است که چون آدم را بجهت زلتیکه از و صادر شده بود تادیب نموده بدنیا فرستادند
پیوسته در گریه و انابت بود اخر الامر محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم را وسیله خود ساخته
بود توبه او مقبول گشت نقلست که آدم علیه السلام عرض کرد الهی بحق محمد رسول الله سختے مرا دور کن
حضرت احدیت جل ذکره خطاب فرموده که محمد را از کجا دانستے و شناختے آدم عرض کرد آن
زمان که مرا مخلوق کردی نظرم بر ساق عرش افتاد دیدم که بر انجا نوشته بود که لا اله الا الله
محمد رسول الله دانستم که گرامی ترین خلایق نزد تو او خواهد بود که نام او را قرین نام خود گردانیدے
ندای آفریدگار عالم رسید که او آخر پیغمبران ست و در ذریت تست و ترا الطفیل او آفریده ام
در روایتے آنکه خداوند تعالی از آدم پرسید کیست که بحق وے سوال میکنی آدم
جواب داد که برگزیده و محبوب تست و آن نور که در پیشانی من ست نور اوست و بر ساق
عرش و لوح محفوظ و ابواب بهشت دیدم که نوشته بودند لا اله الا الله محمد رسول الله از انجا
دانستم که اکرم مخلوقات نزد تو اوست خطاب آمد که اے آدم ترا آمرزیدم و از سر کرده
تو در گذشتم قسم بعزت و جلال من هر کس که از فرزندان تو با او توسل جوید او را بیامرزم و
حاجتش روا کنم منقول ست که عهدنامه بجهت محافظت و تعظیم آن نور از آدم گرفتند که بے
طهارت آن نور را بارحام طاهرات مکنند و ملائکه بران گواه شدند و مقرر گردید که بر فرزند
آدم که مستودع آن نور شود عهدنامه از او گرفته شود که وے نیز محافظت و تعظیم آن نماید

بجناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بغایت داشت انچہ عطاے طاہری و باطنی فرمودہ ومیفرماید وخواہد فرمود بمقابلہ محبوبیت جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اندک شمارد وروز قیامت آنقدر عطاہا فرماید واستر ضاے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواہد تا دلالت کند بر مزید محبوبیت آنحضرت ولسوف یعطیک ربک فترضی تحقق پذیرد وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ وازواجہ وسلم

## فصل چہارم در ذکر نسب اطہر جناب خیر البشر وبیان انموذجی از حالات آباواجداد آن سرور از عبد اللہ تا ابو البشر علیہم السلام الی یوم المحشر

بلبل نوایان چمن روایت ونغمہ سرایان انجمن حکایت آوردہ اند کہ در کیفیت خلق نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایات متعددہ متنوعہ وارد گشتہ وحاصل مجموع آنہا واللہ اعلم بالمعنی راجع میگردد بآنکہ حضرت خداوند تعالی بچند ہزار سال قبل از خلق آسمان وزمین وعرش وکرسی ولوح وقلم وبہشت ودوزخ وملک وانس وجن وسایر مخلوقات نور آنحضرت آفرید ودر قضاے عالم قدس آن نور را در بیت میفرمود گاہے بسجود وش امرے نمود وگاہے بتسبیح وتقدیس مشغول میداشت وبجہت مستقران نور حجابہا خلق فرمودہ ودر ہر حجاب بے مدت مدید او را نگاہ میداشت وبتسبیح خاص حضرت خود را یاد میفرمود بعد از انکہ از ان حجب بیرون آمد نفسہا برآورد از انفاس متبرکہ او ارواح انبیا واولیا وصدیقان وشہدا وسایر مومنان وملایکہ بیافرید وآنرا چند قسم ساخت وازان اقسام عرش وکرسی ولوح وقلم وبہشت ودوزخ ومواد واصول آسمان وزمین وآفتاب وماہتاب وکواکب وبحار ورياح وجبال را موجود ساخت بعد ازان آسمان وزمین را منبسط فرمود ہر یکے را از انہا ہفت طبقہ بجہت مسکن جمعی

داول کسیکه از بیهوشی افاقه کند ایشان باشند و ایشان را برراق حشر نمایند و هفتاد هزار
فرشته گرد اگرد ایشان باشند و بجانب راست عرش بالاے کرسی ایشان را جا دهند
و بمقام محمود مشرف سازند و در دست ایشان لواے حمد دهند که حضرت آدم و تمام ذریت
ایشان زیر آن نشان باشند و همه انبیا با امتیان خود پس و ایشان باشند و در دیدار
خدا اول با ایشان شروع نماید و بشفاعت عظمی ایشان را مخصوص سازند و اول کسیکه
بر پل صراط بگذرد و ایشان باشند و تمام خلایق حشر را حکم شود که چشمهاے خود فرو بندند
تا حشر ایشان حضرت فاطمه زهره رض بر پل صراط بگذرد و اول کسیکه دروازه جنت را
بکشاید ایشان باشند و روز قیامت ایشان را بمرتبه وسیله مشرف سازند و آن مرتبه
الیست نهایت بلند که کسے را از مخلوقات میسر نشود و حقیقت آن آنست که ایشان در آنروز
از جناب خداوندی بمنزله وزیر از بادشاه باشند و آنچه در شرایع بآن مخصوص اند
چیزهاے بسیار ست که تعداد آن موجب تطویل ست از انجمله حلال کردن غنایم کفار و از انجمله
است که تمام زمین را در حق امت ایشان حکم مسجد داده اند و خاک زمین را برا ے ایشان
پاک و مطهر ساخته اند و نماز پنجگانه و وضو باین طریق و اذان و اقامت و سوره فاتحه و
آمین در روز جمعه و ساعت اجابت که در روز جمعه است و برکات ماه رمضان و شب قدر
همه مخصوص بایشان ست این ست انچه بنظر ظاهر بدریافت خصوصیات ایشان میرسد
اما خصوصیات ایشان که بحسب مراتب باطنی بود و انوار و تجلیاتیکه روز بروز در ترقی و تضاعف
و احوال و مقاماتیکه امتیان ایشان را بالطفیل اتباع سنت تا قیامت حاصل شده و می شود
و علوم و معارفیکه بر ایشان فیضان مے نمایند پس حکم غیر متناهی دارد و در آیت بهمه آن چیزها اشارت
است و لهذا اعطا را خاص نفرموده اند که چه چیزها خواهند داد پس ظاهر ست که عادة الناس
بران جاری گشته که چون با کسے محبت بجمیع وجوه دارد و هر چه بمحبوب خویش دهد بمقابله محبوبیت
او کمتر شمارد و خواهد که هر چه بدست آید نثار محبوب نماید حضرت خداوندی چون اهتمام محبت

وآواز ایشان جاے میرسید کہ آواز دیگر آن بعشر عشیران نرسد واز دور می شنید
کہ دیگران ازان مسافت نمے توانند شنید و در خواب چشم ایشان خواب آلودہ مے شد
و دل خبردار مے ماند و فازہ دہن ہرگز ایشان را در تمام عمر اتفاق نمیفتاد و احتلام ہرگز واقع
نشد و عرق مبارک ایشان خوشبوتر از مشک بود بحدیکہ اگر در کوچہ میگذشتند مردم بسبب
بوے خوش ایشان کہ در ہوا سرایت کردہ می ماند پے مے بردند کہ ازین کوچہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذشتہ اند و ہیچکس اثر فضلہ ایشان را بر روی زمین ندیدہ زمین میشگافت و
فرو مے برد و ازان مکان بوے مشک مے شمیدند و در وقت تولد مختون پیدا شدند
و ناف بریدہ و پاک و صاف ہرگز لوث و نجاست بر بدن ایشان نبود و چون بر زمین افتادند
سجدہ کنان و انگشت خود را بسوے آسمان برداشتہ و در وقت تولد ایشان نورے متشعشع
شد کہ بسبب آن شہرہاے شام و بصریٰ مادر ایشان را نمودار شد و مہد ایشان را ملایکہ
مے جنبانیدند و ماہتاب با ایشان در حالت طفولیت کہ در گہواہ بودند حرف مے زد و ہرگاہ
اشارہ بوے مینمودند بسوے ایشان مایل مے شد بارہا در حالت گہوارہ تکلم فرمودہ اند
و ہمیشہ ابر در وقت تمازت گرما بر ایشان سایہ میداشت و اگر زیر درختے مے آمدند سایہ
درخت بسمت ایشان متوجہ میشد و سایۂ ایشان بر زمین نمے افتاد و بر جاہاے ایشان
مگس نمے نشست و طپش ایشان را ایذا نمے داد و اگر بر جانور سوار میشدند آنجانور تا
مدت سواری ایشان بول و بزار نمیکردند و در عالم ارواح اول کسیکہ پیدا شد ایشان بودند
و اول کسیکہ در جواب الست بربکم بلیٰ گفت نیز ایشان بودند سیر معراج مخصوص بایشان
است و سواری براق نیز مخصوص بایشان و بالاے آسمان رفتن و بحد قاب قوسین رسیدن
و بدیدار الٰہی مشرف شدن و ملایکہ را فوج فوج ایشان ساختن تا ہمراہ ایشان مانند لشکریان
جنگ و قتال کردند خاصہ ایشان است و شق القمر و دیگر معجزات عجیبہ و غریبہ نیز مخصوص بایشان
است و در روز قیامت انچہ ایشان را دہند ہیچکس را ندہند اول کسیکہ از قبر سر برآرد ایشان باشند

ترتیب فرمود تا دلالت بر رفعت جاه و مزید مکنت آنحضرت علیه الصلوة والسلام کند
و مصداق استحقاق و رفعنا لک ذکرک بتحقیق پیوندد والله اعلم کذا فی المعارج و در تفسیر فتح العزیز
افاده میفرماید در معنی آیه وافی هدایه ولسوف یعطیک ربک فترضی یعنی البته بدهد پروردگار تو
آنقدر که راضی شوی و بآن پیمانه استعداد تو لبریز گردد و طلبی و تعطشی باقی نماند و این وعده کمال
وسعت دارد استعداد مخاطب که پیغمبری چنین عالیقدر بود توان فهمید که عطاے الٰهی چه مقدار بوے
خواهند داد تا سیر آب خواهد شد و در حدیث شریف ست که چون این آیه نازل شد آنحضرت
بیاران خود فرمود که من هرگز راضی نشوم تا آنکه یک یک کس را از امت خود به بهشت داخل نکنم
و عطایای الٰهی که در حق آنجناب از ابتداے آفرینش روح مبارک ایشان تا انتهاے دخول
بهشت واقع شده و مے شود و خواهد شد بیرون از حیطه قیاس و حد بیان ست مجملے از آن
بیان کرده مے شود باید دانست که چون شخص یکے از متوسلان خود محبوب خود میسازد او را
بچیزهاے بسیار در لباس و سواری و محل جلوس و دیگر احوال ممتاز میگرداند تا محبوبیت
او در نظر خاص و عام جلوه گر شود و آنحضرت را خصوصیاتیکه از جناب خداوندی حاصل شد
دو قسم ست اول آنکه پیغمبران دیگر نیز در آن شریک اند لیکن ایشان را پیش از همه و بیش از همه
آن نعمت داده اند و بسبب آن ایشان را مختار ساخته و قسمے از آن ست که خصوص بایشان ست
دیگری را در آن نصیب نیست و بجهت اختصار درینجا از هر دو قسم مخلوط باهم پاره را نشان
دهم تا معنی این در ذهن مستمعان بوجه احسن جاگیرد از خصوصیاتیکه آنحضرت را در بدن مبارکش داده
بودند آن بود که آنحضرت از پس پشت خود میدیدند چنانچه از پیش روے خود میدیدند
و در شب و در تاریکی چنان میدیدند که بروز در روشنی و آب دهن ایشان آبهاے شور را
شیرین میگردد و باطفال شیرخواره یکقطره از لعاب دهن خود میچشانیدند و آن اطفال
تمام روز شکم سیر مے ماندند و طلب شیر نمیکردند چنانچه در روز عاشوره باطفال اهل بیت تجربه
شده و بغل آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم سفید رنگ براق بود و اصلا موے نداشت

عبد القهار و سواکن الجبال عبد الرزاق و اشیاع عبد الله بهایم عبد المومن طیور عبد الغفار
و بر لوای حمد خیرة الله و اولیاء عبد السلام و اقطاب عبد المجیب و قطب اولیا حبیب الله
و افراد کلیم الله و قطب حقیقه مطلوب و مومنان رسول الله و ابدالان صفوة الله و نقبا صفی الله
و نجبا خیرة الله و عمد نبی الله میخوانند و حضرت صمدیت جلت قدرته حبیب الله و در بعض
روایت عبد الله میفرماید اللهم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و در دقایق الحقایق انام رازی
مکنته عارفانه بیان کرد که الله تعالی نماز را بصورة اسم احمد خلق فرموده پس قیام در نماز
مانند الف و رکوع مثل حا و سجود مانند میم و قعود همچو دال ست و نیز گفته اند که جناب خلاق عالم
جمله خلق را بصورت اسم محمد صلی الله علیه و آله و سلم آفریده است سر مدور مثل میم ست
و بدن مانند حا و شکم چون میم ثانی و هر دو پا مانند دال و هیچکس از کفار بصورتیکه در دنیا وارد
باین صورت در آتش دوزخ سوخته نخواهد شد بلکه شکل او مبدل بشکل خنزیر خواهد گشت والله اعلم
و نیز میگویند که قیام جمله مخلوقات و موجودات از عرش اعلی تا فرش ثری بواسطه خواندن اسمای
حضرت صلی الله علیه و آله و سلم بتلقین حضرت عزت جلشانه بوده است بدانکه در عرف
بین الناس چنان وارد ست که چون اهتمام درباره فرزندی بتمام و کمال مرعی دارند پیش
از تولد وی تسمیه او می نمایند و در تحسین اسامی آن میکوشند حضرت جلال احدیت جل جلاله
چون اهتمام محبت بجناب حضرت رسالت علیه السلام بغایت داشت با اینهمه اسامی
شریفه اش مخصوص گردانید و در زبان هر طائفه باسمی مذکور ساخت و ازین لطیف تر آنکه
در کلام مجید هر جا که بآنحضرت خطاب فرمود باسم کرامت خطاب نمود نه باسم علامت
یا ایها النبی یا ایها الرسول فرمود تا ازین نیز شرف آنحضرت معلوم گردد و باز در میان ارباب
دانش و بینش این قاعده مقرر ست که کثیر الاسماء تدل علی شرف المسمی زیرا که چون فرزند
نزد پدر عزیز و مکرم باشد نام بسیار از برای او تعین کند لاجرم حضرت جلال احدیت
جل ذکره از برای حضرت محمدیت صلی الله علیه و آله و سلم نود و نه نام بر طبق اسمای حسنی

ودر بعضے بلا اسم ودر بعضے قتال واین اسامی اگرچہ فی الحقیقہ مشیر صفات ست
اما چون در کتب وصحف متقدمہ باین مشہور مذکور گشتہ در عداد اسماء مذکور گشت اما اسامی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در اطباق سموات واطباق ارضین ونزد ہر طائفہ از انواع
مخلوقات اما در آسمان دنیا مجتبیٰ ودر آسمان دوم مرتضیٰ ودر آسمان سوم فرکی ودر آسمان
چہارم منتجب ودر آسمان پنجم منتخب ودر آسمان ششم مظہر ودر آسمان ہفتم مقرب ودر بعضی
روایت در آسمان اول عبداللہ ودر آسمان دوم عبدالملک ودر آسمان سوم عبدالقدوس
ودر آسمان چہارم عبدالسلام ودر آسمان پنجم عبدالمومن ودر آسمان ششم عبدالمہیمن ودر آسمان
ہفتم عبدالخالق می خوانند ودر عرش مجید عبدالمعلے ودر کرسی عبدالواسع میخوانند وآفتاب
عبدالرزاق وماہتاب عبدالستار وایام عبدالحکیم ولیالی عبدالودود وجمیع ملایکہ عبدالحمید
وکروبیان عبدالغفار ودر بعضے روایت کروبیان مختار وروحانیان عبدالجمیل ودر بعضے روایت
مکرم ومقربان عبدالحمید وحملہ عرش عبدالغنی ودر روایتی مصطفی وحفظہ عبدالمنعم
وبرساق عرش رسول اللہ وبر جبہہ کرسی حبیب اللہ وبہشت عبدالرافع وحوران جنت
عبدالجمیل وطوبیٰ عبدالمجید ودر بعضے روایت براوراق شجرہ طوبیٰ صفوۃ اللہ ولوح محفوظ
عبدالباعث ودر بعض روایت صفی اللہ وقلم عبدالکریم ورضوان عبدالشکور وغلمان عبدالغفور
وبیت المعمور عبدالفتاح وپریان عبدالحی ودر بعض روایت حینان عبدالرحیم وزمینہا عبدالباری
ودر روایت در طبقہ اولیٰ ارض سبعظم ودر ثانیہ منخل ودر ثالثہ مجیب ودر رابعہ مشرف
ودر خامسہ ظابر ودر سادسہ امین اللہ ودر سابعہ نوراللہ وجانوران عبدالمصور ومالک
خازن دوزخ عبدالقہار ودوزخ عبدالغالب وسدرۃ المنتہیٰ عبدالمحسن وجبرئیل عبدالباقی
ومیکائیل عبدالوہاب واسرافیل عبدالبصیر وعزرائیل عبدالسمیع ونباتات وگیاہ عبدالرؤف وفرش
عبدالجبار وہوا وعبدالقادر ودریا عبدالمعطی وخاک عبدالحلیم وکوہہا عبدالصمد وآبہا عبدالصبور
وجمیع حیوانات عبدالجلیل واشجار عبدالعظیم وانبیا علیہم السلام عبدالوہاب وشیاطین

وذال معجمه منونه معنی او پاک پاک ست و در کتاب شفا از مؤلفات قاضی عیاض رحمه الله تعالی
مذکورست که ومن اسمائه فی الکتب السابقه ماذ ماذ و معناه طیب طیب و این کمینه یکی را از احبار
یهود که بشرف اسلام مشرف شده بود از حقیقت این اسم سوال کرد جواب بر اینوجه
فرموده که نزدیک علمای ما آذ ما آذ هست بمیم مفتوحه و همزه مضمومه و دال مهمله ساکنه
که معنی آن دو لفظ آنست که رسیده بغایت غایت و از اتفاق آنکه مجموع این لفظین بحساب
جمل که بنای بعضی از احکام توریت بر آنست نود و دو واقع شده مطابق عدد اسم
محمد علی مسمی افضل الصلوة والسلام و در انجیل طاب طاب و نیز در انجیل فارقلیطا وارد ست و جواهر التفسیر مذکورست که فارقلیطا
بفای معجمه مفتوحه والف و راء مهمله مکسوره و قاف ساکنه و لام مکسوره و یاء مثناة من تحت ساکنه
و طاء مهمله مفتوحه والف و در بعض نسخ انجیل بجای فا یاء مثلثه است که لغت پارسیان
باشد بهر تقدیر معنی آن جدا کننده است میان حق و باطل در نهایه جزری میفرماید که
منه الحدیث فی صفة النبی صلی الله علیه وآله وسلم ان اسمه فی الکتب السابقة فارقلیطا یعنی
یفرق بین الحق والباطل و نیز در تفسیر مذکور منقول ست که طاب طاب بطاء مهمله مفتوحه والف
و بای موحده ساکنه معنی او پاکیزه پاکیزه است و کدام پاکیزگی با آن برابر تواند بود که دامن الفقر
فخری از همه کائنات برافشانده غبار تعلق ماسوی الله بر چهره همتش نه نشست و بدیده
توجه در شب تقرب بهیچ ذره از ذرایر موجودات التفات نکرد و در صحف ابراهیم علیه السلام
حاشر و ماحی و در صحف ادریس عاقب و سید و در صحف شیث مبین و برهان و در بعضی
صحف روحا و نزد بعضی در زبور حمیاطا و در جواهر التفسیر منقول ست که حمیاطا بحای مهمله
مفتوحه و میم ساکنه و بای مثناة من تحت مفتوحه والف و طای مهمله والف در کتاب غریبین
ابو عبد الله از کعب الاحبار نقل میفرماید که اسما پیغمبر ما صلی الله علیه وآله وسلم در کتب سابقه محمد
صلی الله علیه وسلم ست و احمد و حمیاطا یعنی حامی حرم و در بعضی اولایا و در بعضی مختار و در بعضی
روح الحق و در بعضی مقیم السنة و در بعضی مقدس و در بعضی حرز الامین و در بعضی قسیم

الآمر الناهی الراضی القاضی الهادی التانی القاری المهدی المکفی المزکی المنادی المبلغ المبین
المذکر المزمل المدثر المطهر المصدق المومن المسبح المرتل المبتل المتوکل المتهجد المستعبد المستقیم
المستغفر المرسل الرسول النبی الحبیب الشهید العزیز الحریص الرؤف الرحیم الکریم البشیر
الامین المبعوث المعصوم المحفوظ المرفوع المنصور المغفور المامور النور الحق البرهان البینة
الهدی الرحمة النعمة العبد المفخر الضحی الظل النجم البدر طٰه الشمس عبد الله الماحی الحاشر
العاقب روی جبیر بن مطعم رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انه قال ان لی
اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی یمحی الله به الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا
العاقب الذی لیس بعده نبی والاسم التاسع وتسعون رسول الله قال الله تعالی وکفی بالله
شهیدا محمد رسول الله وانچه اسامی آنحضرت در قرآن مجید واحادیث معتبره یافته شده در این
نسخه ایراد کردم وبراے هر اسم آیات مستشهده دارم اما بخیال طوالت کلام بتحریر آن نپرداختم
واما القاب آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم صاحب البراق صاحب التاج صاحب المعراج
صاحب الهراوة والنعلین صاحب الخاتم والعلامه صاحب البرهان والحجة صاحب الحوض
المورود صاحب المقام المحمود صاحب الوسیلة صاحب الفضیلة صاحب الدرجة الرفیعة صاحب
الشفاعة سید ولد آدم سید المرسلین امام المتقین قاید الغر المحجلین حبیب الله خلیل الله
العروة الوثقی الصراط المستقیم رسول الرحمة رسول البشارة رسول الثقلین نبی الحرمین سید
العالمین صاحب الحشر صاحب العجائب صاحب الآیات مبعوث البنیات خطیب الامم
خطیب القیمة شفیع الامة سید النبیین خاتم الانبیا رسول رب العالمین الحجة القاطعة الشمس
الطالع القمر الهدی البحر الزاجر النجم الزاهر الفلک الدوار رحمة للمؤمنین حجة للکافرین
مؤید بالنصر رحیم علی الامة معصوم من الذنوب مدینة العلم معدن الزهد والعبادة صلی الله
علیه وآله وسلم اما اسامی آنحضرت صلی الله علیه وسلم در کتب ما تقدم در توریت میذ میذ
در جواهر التفسیر مسطور ست که در توریت ماذ ماذ واین دو لفظ ست هر یک از و میم والف

این عالم بعد ازان کارہاے خود را پرداختہ عروج خواہند نمود و ملایکہ و ارواح دیگر بجا
آنہا منصوب شدہ کار پردازی آخرت خواہند کرد و چون ہیچکس را معلوم نیست کہ از ابتدا
عالم چہ قدر گذشت و چہ قدر باقی ماندہ علم قیامت حاصل نمی تواند شد و درین باب روایات
دیگر نیز ورود یافتہ لیکن چون رقم را اختصار منظور ست بایراد ان اقوال مبادرت ننمود
عنان قلم را بذکر بعض اسماے گرامی جناب خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام الملک العلام
واللہ الموفق لسلوک طریق الصواب

## فصل سوم در ذکر کنیت و اسما و القاب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم

جمعے کثیر از اہل تفسیر و گروہے حشیر از علما خبیر تحریر فرمودہ اند کہ اسامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بسیار ست و صفات کمال و نعوت جاہ و جلال سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ
از حد شمار امام عبد الرحمن واسطی رحمۃ اللہ علیہ در انوار جلیہ من الاسماء المصطفویہ فرمودہ
کہ بعضے بر انند کہ پیغمبر ما را علیہ السلام ہزار نام ست و طائفہ علما آنہا را جمع کردہ و در این
رسالہ باصح و اشہر اسامی بنہجیکہ در معارج النبوۃ و جواہر التفسیر و دیگر کتب منقول ست نقل
کردہ می شود کہ کنیت آنحضرت ابو القاسم ست زیرا کہ پسر بزرگتر آنجناب مسمی بقاسم بود
و عرب را رسم آنست کہ تکنیہ بفرزند بزرگ میکنند و روایتے آنکہ چون فرزند دیگر ابراہیم از
ماریہ قبطیہ متولد گشت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بابو ابراہیم
تکنیہ فرمود اما اسامی آنجناب انچہ در قرآن مجید و خبر مذکور ست بعضے بہ نود و نہ نام تعین نمودہ اند
بر طبق اسماے حسنی حضرت خداوند تعالیٰ و بعضے زیادہ ہم گفتہ اند ہو محمد محمود حامد القاسم
المصطفی المرتضی المجتبی المقتدی المختار المفضال المعزز المقرب المؤید المعلم المحکم العالم الحاکم
الخاتم الصابر الشاکر الذاکر الطاہر العابد الساجد الشاہد المبشر النذیر الداعی السراج الصاحب

علیہ الصلوٰۃ والسلام سہ ہزار و ہفتاد سال بکمال رفتہ و از زمان نوح علیہ السلام چہار صد و
و سال انقضا پذیرفتہ و از زمان آدم علیہ السلام شش ہزار و ہفتصد و پنجاہ سال تبقدیم
پیوستہ بود در عجائب المخلوقات مسطور ست کہ بعضے از علما گفتہ اند کہ حق تعالیٰ عز شانہ
در ہر ہزار سال میفرستد پیغمبری بمعجزات غریبہ و بیانات عجیبہ از برائے و منوح دین قویم بشرع
مستقیم خود و نگفتہ اند کہ در سر ہر ہزار سال بلکہ میگویند در ہر ہزار سال میفرستد پس بنا بر این
گویان در پیغمبر بیشتر از ہزار سال و کمتر از ہزار سال باشد پس در ہزار اول ابو البشر
آدم علیہ السلام را فرستاد و در ہزار دوم شیخ المرسلین نوح را علیہ السلام فرستاد و در ثالث
خلیل اللہ علیہ السلام را فرستاد و در چہارم موسی کلیم اللہ علیہ السلام را فرستاد و در پنجم سلیمان نبی را
عیسی ابن مریم روح اللہ علیہما السلام فرستاد و در ہفتم حبیب اللہ محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را فرستاد
پس ختم شد بوجود شریف او نبوت و منتہی شد ہفت ہزار سال عالم از انجہت کہ روایت کردہ است
سعید بن جبیر از ابن عباس ان الدنیا جمعہ من جمیع الاخر سبعۃ آلاف سنۃ یعنے دنیا جمعہ ایست
از جمعہ ہائے آخرت ہفت ہزار سال و تحقیق گذشتہ است شش ہزار سال و صد سال
و البتہ می آید بران صد کہ گذشتہ است صدہائے دیگر و فقیہ ابو اللیث در بستان میفرماید کہ بعضے
گفتہ اند کہ انبیا یعنی بیان از مقدار سالہا صحیح نیست زیرا کہ خدا تعالیٰ فرمودہ و قرونا بین
ذلک کثیرا یعنی و سالہا در میان ایشان بسیار گذشتہ کہ نمیداند مقدار آن جز خدا تعالیٰ من بعد
منقطع شد رسالت بعد عیسیٰ تا وقت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بود در میان اینہا زمان فترت
تائید میکند این را قول او تعالیٰ علی فترۃ من الرسل بر انیکہ دین سست و کہنہ گردیدہ انتہی و در فتاوی
از عکرمہ رضہ منقول ست کہ عمر دنیا ہمگی از اول تا آخر پنجاہ ہزار سال ست و کسی از شما نمیداند
کہ چہ قدر گذشتہ است و چہ قدر باقیست و ابتدائے خلقت دنیا از روزیکہ خدا تعالیٰ پیدا
کردہ او را قبل از آدم معلوم احدی نیست و ابو مسلم اصفہانی در تفسیر خود گفتہ است کہ
از ابتدائے خلقت عالم تا آمدن قیامت مدت پنجاہ ہزار سال ست کہ ملائکہ و ارواح متعلقہ

وا رموسیٰ تا داؤد پانصد سال وا زداؤد تا عیسیٰ ہزار وصد سال وا زرفع عیسے تا ولادت خا
الانبیا علیہم السلام شش صد وبست سال وبراین تقدیر از خلق آدم تا زمان میلاد سید عالم
صلے اللہ علیہ والہ وسلم ہشت ہزار وہفت صد وپنجاہ وہشت سال باشد وحمزہ بن حسین اصفہا
روایت کردہ کہ از روزگار خلق آدم تا مولد نوح علیہم السلام ہزار وپنجاہ وشش سال بودہ وا ز
ولادت نوح تا میلاد ابراہیم ہزار وشش صد ونود سال وا ز تولد ابراہیم خلیل تا زمانہ رسیدن
یعقوب علیہم السلام بمصر دبست ونود سال وپس از قدوم یعقوب بمصر تا وقت وفاتش ہفتاد
سال وا زفوت اسرائیل تا بناے بیت المقدس چہار صد ودو سال وا زخرابی بیت المقدس
تا زمانیکہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انرا مفتوح ساخت ہزار وپانصد وپنجاہ
وچہار سال وبدین روایت از زمان خلقت آدم ابوالبشر تا اوان ہجرت شفیع محشر علیہم الصلوٰۃ
والسلام قریب پنجہزار وسی صد ونود سال بود وکمال الدین حسین خوارزمی نقل نمودہ کہ از وقت
ولادت خاتم النبین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تا عیسی علیہ السلام شش صد وبست سال بودہ وا ز
عیسیٰ تا داؤد دہزار ودو بست سال وا زداؤد تا موسی علیہم السلام پانصد سال وا زموسی
تا ابراہیم علیہما السلام ہفت صد وہفتاد سال وا زابراہیم تا طوفان نوح علیہما السلام ہزار وچہار
صد وبست سال وا زطوفان نوح تا آدم علیہما السلام دو ہزار ودو بست وچہل سال بود وبراین
تقدیر از میلاد حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ والہ وسلم تا وقت خلیفۂ اعظم علیہ السلام شش
ہزار ہفت صد وپنجاہ سال بودہ باشد ومانداین کلام میکند قول صاحب معارج النبوۃ کہ ولادت
آنحضرت در سال چہل ودوم از حکومت نوشیروان بودہ وا ززمان بعثت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تا زمان
ولادت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروایت محمد بن اسحاق وابن عباس رض شش صد سال بودہ وہشت صد و
ہشتاد ودو سال از وفات سکندر ذوالقرنین گذشتہ وا زمان حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا
وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ہزار وہشت صد سال برآمدہ وا زمان حضرت موسے کلیم اللہ
علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام دو ہزار وسیصد سال منقضی شدہ وا زمان حضرت ابراہیم

جلوس بکر ماجیت معتبر ست وازان حال کہ سنہ یکہزار و دو صد و ہفتاد و سہ ہجری ست
یکہزار و نہ صد و ہفت سال گذشتہ ہست و بعضی از تواریخ بر حرکات شمس کہ یک سال
ازان عبارت ست از سصد و شصت و پنجروز و کسرے مبنی ست و برخی بر سیر قمر کہ یک
سال ازان سہ صد و پنجاہ و چہار روز و کسرے ست و تاریخ ہجری انتباہ دارد بر حرکت ماہ
کہ ارباب سیر و ارباب سیر را از زمان آدمؑ تا ظہور حضرت خاتم علیہ الصلوٰۃ والسلام اختلاف بسیار
است و در مولفات خود بر سبیل اجمال و تفصیل روایات متعددہ بقید قلم آوردہ اند شما ازین
اختلاف تحریرے سازم محمد جریر طبری در یک مقام از مولف خود مرقوم کلک بیان گردانیدہ کہ در شاہنامہ
بزرگ منقول ست کہ از وقت ظہور آدمؑ تا زمان حضرت خاتمؐ ششش ہزار و سیزدہ سال
بودہ و پنجہزار و نہصد نیز گفتہ اند و در موضع دیگر تحریر نمود کہ بقول علماے یہود از روزگار آدمؑ
تا ایام ہجرت سید عالمؐ چہار ہزار و چہل سال و سہ ماہ بود و بروایت احبار نصاریٰ پنجہزار و
صد و ہفتاد سال و ایضاً از عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما در مولف مذکورہ مروی ست
کہ از زمان آدم تا طوفان نوح علیہا السلام دو ہزار و دو بست و پنجاہ و شش سال بود و از
طوفان نوح تا بوقت ابراہیم علیہا السلام ہزار و ہفتاد و نہ سال و از روزگار خلیل الرحمن تا ہنگام
موسے سلام اللہ علیہما پانصد و شصت و پنج سال و از ایام موسیٰ تا زمان سلیمان علیہما النجیۃ
والغفران پانصد و سی و شش سال و از وقت سلیمان تا اوان ذوالقرنین رومی ہفت صد و
ہفتاد و سال و از ہنگام اسکندر تا زمان عیسیٰ علیہ السلام ششش صد و شصت و نہ سال و برین
تقدیر از روزگار آدم تا ایام عیسیٰؑ پنجہزار و پانصد و بیست و دو سال باشد و ابو الفتح ناصر
بن محمد الخفیبی برانیمعنی تنبیہ نمودہ کہ بر روایت وہب بن منبہ عمر آدمؑ ہزار سال بود و از انتقال
ابو البشر تا وقوع طوفان نوح دو ہزار و بست و چہل و دو سال بود و از طوفان تا فوت نوحؑ
سی صد و پنجاہ سال و از وفات نوح تا وفات ابراہیم دو ہزار و دو بست و چہل و شش سال
و میان ابراہیم و موسیٰ دو ہزار و دو بست و چہل و شش سال و میان ابراہیم و موسیٰ ہفت صد سال

زمین بدرگاه رب العالمین سوال نموده حکم شد که هر چند تعداد این مدت در خور حوصله احصای تو نیست
اما برو در فلان وادی چاهی است سنگے دران بینداز فی الجمله حقیقت حال بر تو مکشوف گردد موسیٰ رفت
گردیده چون دران وادی درآمد چاهی دید بغایت عمیق و تاریک سنگے برداشت و در آن چاه انداخت
بعد از زمانی آوازے آمد که برلب چاه کیست فرمود منم موسیٰ بن عمران بن فلان بن فلان همچنین
نسب خود تا حضرت آدمؑ شمرد دیگر باره آوازے برآمد که عجب کارے هست در هر زمان شخصی همین تمام
نسب میآید و سنگ می اندازد و نصف چاه را از سنگ پر کرده نمیدانم تا کے سنگریز خواهد نمود و نزد
اهل نجوم آغاز آفرینش از اجتماع سبعه سیاره هست در حمل و از انوقت تا سنه یکهزار و دو صد و
هفتاد و سه هجرے نبوی بر عمر آنها یک لک و هشتاد و چار هزار و نه صد و سی و چار سال
گذشته در کتب تاریخ مذکور هست که از بدو ایجاد عالم تا زمان ظهور حضرت خاتم علیه
الصلوة والسلام پیوسته طواف بنی آدم وقایع کلیه را تاریخ میکرده اند و هنگام تعین
اوقات آن واقعه را در قلمے اورده اند و اول تاریخیکه مقرر شد هبوط آدم علیه السلام بود بعد
از آن طوفان نوحؑ آنگاه مخلص ابراهیم از آتش نمرودی و بنی اسمٰعیل بنائے کعبه معظمه را
تاریخ ساختند و بنی اسرائیل مبعث موسےؑ را و اهل بابل جلوس بخت نصر را تاریخ گردند و بطلیموس
بنائے کواکب را مجسطے بر این تاریخ نهاده و در میان جلوس اسکندر ذوالقرنین را
و شیبانی صاحب زیج بنائے کواکب را بر این نهاده و عجمیان جلوس ملوک و شوکت را تاریخ اعتبار
میکرده اند و آخرین تاریخ ایشان ابتدائے پادشاهی یزدجرد شهریار است که سلطنت آن طبقه
بر و اختتام یافت و قریش واقعه فیل را تاریخ گرفتند تا آنکه در زمان خلافت امیر المومنین
عمر فاروق بمشوره اجله صحابه خصوصاً باشاره جناب مرتضوی تاریخ هجری مقرر شده تاریخ
جلالی که حالیا مبنیٰ اقالیم بر آنست مبدائے آن سلطنت سلطان ملک شاه سلجوقی ست
و در دیار بنگاله تاریخ از ابتدائے ظهور اسلام ثبت میکردند و اول آن سبع وستین و خمسمائه
هجری ست که محمد بن بختیار بران مملکت دست یافت و در تمام هندوستان تاریخ ابتدائے

شمار دانند و قایل اند که مدار گردش روزگار بر چهار دوار است و تعداد سنین ادوار اربعه چنین
بیان میکنند اول ست جگ هفتده لک و بست و هشت هزار سال دوم ترتیا دوازده لک و نود
و شش هزار سال سوم دواپر هشت لک و شصت و چهار هزار سال چهارم کلجگ چهار لک و سی و
دو هزار سال و بعضے از بزرگان اهل تصوف در تالیفات خود اورده اند که ابلیس لعین هفت لک سال
بر زمین و اسمان عبادت کرده بود از بیجا تفاوت مدت خلقت جن و انس خیال توان کرد و باز در
آفرینش آدم نیز اختلاف بست جمعی گویند که پیش از آدم صفی الله هفت هزار سال برای اولادش مقرر است چندین
قوم دیگر در عرصه روزگار بوجود آمده اند که بالفعل از آنها نامے و نشانے پیدا نیست و تائید این قول
میکند انچه عمی و استاذی تاج المدرسین فخر الواعظین افضل الفضلا و افقه الفقها استاذ العلما
سید البلغا صاحب تصانیف کثیره مولنا ولی الله کساه الله تعالے لباس الرحمه و الغفران
در اداب السلاطین افاده فرموده اند که بعضے از علماے اهل اسلام از حضرت رسالتماب صلے الله
علیه واله وسلم و یا امیر المومنین علے ابن ابی طالب کرم الله وجهه
روایت کرده اند که یکے از وے پرسید که پیش از آدم که بود فرمود که آدم گفت پیش از وے که بود گفت
آدم پس فرمود هر بار که پرسی و یا هفتاد بار گوئی همین جواب شنوی و از نحدیث طول مدت عالم
و عدم انتهاے آن از جانب ماضی دریافت میگردد چه لفظ هفتاد برائے تعین عدد نیست بلکه بجهت بیان
کثرت است و مطابق آن شیخ عربی رح در فتوحات مکیه گفته که روزے طواف خانه کعبه میکردم اثنائے طواف
صورتے دیدم که از میان مردم میگذشت و کسے او را مانع و حاجب نمی شد دانستم که صورت عالم مثال است
که متجسد شده باین لطافت میگذرد سر راه او شدم و از حال استفسار کشتم گفت از اجداد توام گفتم از فوت تو
چند سال گذشته است گفت چهل هزار سال گفتم آدم ابو البشر را هنوز هفت هزار سال تمام نشده گفت تو
کدام آدم را میگوئی این آدم آنست که بر دوره هفت هزار سال بوده پیش از وے مانند وے آدم بسیار
گذشته اند و طوف خانه کعبه میکرده اند و این بیت بر خواند بیت لقد طغنا کما طفتم سنیا و بهذا البیت
طرا اجمعینا و در تاریخ ظاهری منقول است که نوبتی حضرت موسی صلوات الله علیه و علی نبینا از مدت خلقت آسمان و

بر کاہل جملہ متمکن ساخت و قلم قدرت بر ساق عرش نوشت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم الانبیا
و نام مرا بر درہا و در رفہا و قبہ ہائے بہشت ثبت کرد آدم میان روح و جسد بود یعنے روح در جسد
آدم تمکن نیافتہ بود بعد ازان کہ قادر ذوالجلال آدم را بیافرید آن نور در پیشانی وے ودیعت
سپرد و گفت ای آدم این نور نور بہترین فرزندان تست و سرور و پیغمبران مرسل ست در روایتے
اے معرفۃ الاوایل مروی ست کہ اخرج سعد بن قتادۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کنت اول الناس فی الخلق و منقول ست کہ روزے جناب رسالت مآب علیہ التحیۃ والتسلیمات از جبرئیل
علیہ السلام از تعداد عمرش استفسار فرمود جبرئیل عرض کرد یا رسول اللہ خداوند کریم علیم دانا ست
مگر انیقدر رسیدانم کہ وقتیکہ مرا خلعت خلقت کرامت فرمود ستارۂ نورانی کہ بعد از صد ہزار سال
طلوع میکرد من آن کوکب را چند صد بار دیدہ ام رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود ای جبرئیل
آن کوکب حالیا ہم بنظرم آید جبرئیل فرمود کہ از ظہور ذات بابرکات تو آنرا ندیدہ ام آنحضرت فرمود
کہ آن ستارۂ نورانی نور محمدے بود کہ صانع مطلق قبل تخلیق جملہ موجودات آفریدہ بود القصہ ازین روایات
بوضوح می پیوندد کہ اقدم و افضل مخلوقات نور حضرت رسالت مآب علیہ السلام ست زیرا کہ ماسوی اللہ
بواسطہ آن نور صفت خلقت یافتہ اند و جمیع کائنات از پرتو آن شمع جہان افروز بسر منزل ظہور رسیدہ اند
ہ چہ عرش و چہ فرش و چہ بالا چہ پست طفیل وجود ش بود ہر چہ ہست اللہم صل علے سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد

## فصل دوم در بیان آنکہ از زمان خلق آدم علیہ السلام تا آوان ظہور حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند سال منقضی گشتہ و اختلاف در حدوث و قدم عالم و ابتدای تاریخ و ترتیب سالہا

مستخطان وقایع ایام و مستخبران حوادث شہور و اعوام درین باب اختلاف بسیار کردہ
اند فرقہ از حکمائے متقدمین عالم را قدیم دانستہ اند و زمرۂ علمائے متاخرین و کافۂ اہل شرایع
بحدوث عالم قائل شدہ اند و بظواہر ایات قرآنی استدلال بران گرفتہ اند و ہندیان سالہای دیگر

دو قطره از گوشش یمین نور من بچکید از اول قطره لوح محفوظ و از قطره ثانی قلم موجود گشت
و دو قطره از گوش یسار نور من بچکید از قطره اول عرش و از قطره ثانیه کرسی آفریده شد و بهشت
قطره آب از بینی نور من چکید بهشت گردید و سه قطره از دل نور من بچکید از قطره اول حمله
ملائکه آسمانها و زمینها آفریده شدند و از قطره دوم آفتاب و از قطره سوم ماهتاب خلق شدند
و شش قطره از دست راست نور من چکید از قطره اول حمله عرش آفریده شدند و از قطره ثانیه باد صر
پیدا شد و از قطره سوم هفت دوزخ آفریده شد و از قطره چهارم ارواح خلایق و از قطره پنجم
ارواح اسرافیل و از قطره ششم جمیع ستارگان آفریده شدند و شش قطره از دست چپ نور من
چکید از قطره اول سدرة المنتهی و از قطره ثانیه رعد و برق و از قطره ثالثه حوض کوثر و از قطره
رابعه خاتم سلیمان علیه السلام و از قطره خامسه عصای موسی علیه السلام و از قطره سادسه شجره طوبی
در جنت آفریده شد پس آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم فرمود که حضرت عزت جلت قدرته جمیع مخلوقات را
از عرش تا علی تا فرش ثری از نور من موجود گردانیده است و مروی ست که هرگاه یکه خلاق عالم نور محمدی را
خلق فرموده حکم نمود که بجانب انوار انبیاء دیگر نظر کند چون نور محمدی بسوی انوار انبیا ملاحظه
کرد از پرتو نور خود انوار انبیا را تاریک ساخت تا اینکه او تعالی جل شانه خواست منطفی گردانید
انوار انبیا را از نور محمدی انوار جمله انبیا بباركگاه احدیت عز اسمه عرض کردند که پروردگار را
نور کدام کس نور مایان را از نور خود تاریک ساخت فرمان رسید که این نور محمد بن عبد الله است
اگر ایمان آرید بوی شما را در دنیا بمرتبه انبیا فایز گردانم همها التماس نمودند که ایمان آوردیم
بوی و به نبوت وی الله تعالی فرمود آیا من گواه شوم بر اقرار شما عرض کردند که آری
پس جناب باری عز اسمه جل قدره بر اقرار جمله انبیا گواه شد چنانچه در قرآن مجید بانیمعنی اشاره
میفرماید و لقد اخذ الله المیثاق النبیین الی قوله و انا معکم من الشاهدین و مروی ست از میسرة الفجر
گفت که سوال کردم از رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم که متی کنت نبیا از کی باز تو پیغمبر بودی
حضرت فرمود چون حق تعالی عرش عظیم بیافرید و آسمانها و زمینها منبسط گردانیده و عرش

یعنی وزن کش شدند و کسانیکه دست مبارک را دیدند سخی و کریم و رونیاش شدند و کسانیکه پشت
دست راست را دیدند صباغ یعنی رنگریز شدند و کسانیکه پشت دست چپ را دیدند در دنیا بخیل گشتند
و کسانیکه انگشتان شریفش را دیدند در دنیا کاتب شدند و کسانیکه بطن شریف را دیدند قانع
و ناهر شدند و کسانیکه ظاهر انگشتان راست را دیدند آهنگر شدند و کسانیکه ظاهر انگشتان چپ را
دیدند خیاط گردیدند و کسانیکه سینه شریفش را دیدند در دنیا عالم و شاکر و مجتهد شدند و کسانیکه هر دو زانوی شریف را دیدند
ساجد و راکع شدند و کسانیکه هر دو پای شریف را دیدند در دنیا صیاد شدند و کسانیکه زیر پای مبارک را دیدند
پیاده تیز رو شدند و کسانیکه ظل آنحضرت را دیدند در دنیا مغنی و صاحب طنبور شدند و آنانکه نور آنجناب را دیدند مگر بنظر
در نیامد آنها در دنیا یهود و نصاری و کافر شدند و کسانیکه از انها قصداً بطرف نور آنجناب ندیدند
در دنیا دعوی خدائی نمودند مثل فرعون و غیره از کفار و الله اعلم و مدد و اتی آنکه هر که هر دو قدم
آنجناب را دید سیار یعنی سیر کننده شد و هر که پشت انگشتان یمنی حضرت را دید او در دنیا حلاج شد
و الله اعلم و در بحر الانساب از امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه منقول ست که فرموده که من از
حضرت رسالت علیه الصلوة و السلام شنیدم که آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم فرمود اول چیزیکه از عدم
بوجود آمد نور من بود بعد ازان فرمود که خدا تعالی از نور من هفت کرت نظر فرمود و در هر نظری
دریای آفرید تا هفت دریا موجود شد یکی بحر علم دوم بحر حلم سوم بحر صبر چهارم بحر عقل پنجم بحر فقر
ششم بحر رحمت هفتم بحر مغفرت پس حضرت عزت جلت قدره فرموده که ای نور حبیب من مر سجده
کن پس نور من سجده کرد هفتاد هزار سال در سجده بود پس فرمان رسید ای نور حبیب من
اگر تو نمی بودی من اظهار ربوبیت خود نمیکردم بعد ازان فرمود ای نور حبیب من در ین دریا ها در آی
و ساکن باش پس آنحضرت فرمود نور من در هر دریا ده هزار سال بود پس از هر دریا بیرون آمد فرمان شد
از نور من که سر خود بجنبان چون نور من سر خود بجنبانید از نور منشور من صد و بست و چهار هزار قطرات
بچکید حق تعالی از هر قطره پیغامبری بیافرید و دو قطره از چشم راست نور من بچکید از اول قطره جبرئیل
و از قطره ثانی میکائیل بوجود آمد و دو قطره از چشم چپ نور من بچکید از اول قطره اسرافیل و از قطره دوم عزرائیل پیدا شدند

وطرف یسار نوری و این انوار اربعه نور ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان ذی النورین و علی مرتضی
رضی اللہ عنہم بود بعد ازان نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہفتاد ہزار سال تسبیح کرد پس
ازان حق تعالے نور انبیاء و ملایکہ و مومنین را از نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ساخت بعد ازان
ارواح جملہ مخلوقات را خلق فرمود آنہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ گفتند بعدہ جناب احدیت قندیلی
از عقیق سرخ کہ نہایت صاف و شفاف بود کہ دین می شد ظاہر و باطن او آفریدہ و صورت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را مانند صورت آنجناب کہ در دنیا بود مصور نمودہ دران قندیل
دو لعبت نہادہ بطور قیام کہ برہے نماز می باشد پس جملہ انوار ارواح گشتند و گرد نور محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم طواف نمودند و تسبیح گفتند و تہلیل ساختند مقدار یک لک سال بعد ازان بجملہ ارواح
حکم شد کہ بطرف نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ بینید جملہ ارواح بجانب نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم دیدند و نظر انداختند پس بعض از انہا بجانب سر نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیدند آنہا در دنیا
خلیفہ و بادشاہ گشتند و ہر کہ بطرف پیشانی آنحضرت دید در دنیا امیر و عادل گردید و بعضے از انہا را
بچشمان مبارک نظر افتاد آنہا در دنیا حافظ کلام الٰہی شدند و نظر آنانکہ بجانب ابرو ان آنجناب افتاد در دنیا عاشق و نقاش
شدند و کسانیکہ بجانب گوشہاے شریف دیدند در دنیا مستمع و مقبول اوامر شدند و آنانکہ بطرف رخسارہ شریف
دیدند در دنیا محسن و عاقل گشتند و کسانیکہ بنبی مبارک را دیدند در دنیا حکیم و طبیب و عطار گشتند و آنانکہ لب مبارک را دیدند
در دنیا خوبصورت و خوبرو و وزیر شدند و آنانکہ دہن مبارک را دیدند در دنیا صایم گردیدند و کسانیکہ
دندان شریفش را دیدند از مردان و زنان خوبرو و شکیل گشتند و کسانیکہ بر زبان شریف نظر انداختند
در دنیا سفیر و ایلچی پادشاہان شدند و آنہا کہ حلق آنحضرت را دیدند در دنیا وعظ و مؤذن و ناصح
شدند و کسانیکہ لحیہ شریفش را دیدند در دنیا مجاہد فی سبیل اللہ گردیدند و ہر کہ گردن شریفش
را دید تاجر گشت و آنانکہ بازوے مبارک را دیدند در دنیا تیر گر و شمشیر گر شدند و کسانیکہ بازوی
راست را دیدند در دنیا حجام شدند و کسانیکہ بازوی چپ آنحضرت را دیدند در دنیا جلاد شدند و کسانیکہ
کف دست راست آنجناب را دیدند در دنیا صراف شدند و کسانیکہ کف دست چپ آنسرور را دیدند در دنیا بیاں

رسول کریم رسید عرض کرد الٰہی چہ نویسم ارشاد شد کہ بنویس پیوستہ گناہ کنند قلم عرض کرد الٰہی
توبا ایشان چہ کنی فرمان آمد کہ عفو کنم و بیامرزم امتہ مذنبہ و رب غفور ایشان ہست گناہگار اند
و من خدای آمرزگارم و در بعض روایت معتبر آمدہ کہ فیاض علی الاطلاق نور محمدی را کہ زمرہ از فضلا
آنرا جوہر بیضا گویند منقسم بدو قسم ساخت قسمی در غایت لطافت و صفا و قسمی دیگر در ین اوصاف
دون مرتبہ اولی از قسم اول کہ موسوم بنور بود ارواح انبیا و رسل و اولیا و اشخاص بقیہ علویہ را
آفرید و از قسم ثانی کہ آنرا نار می نامند جان نبی الجان و سایر اجسام سفلیہ را موجود گردانید
در دقایق الحقایق فی موعظۃ الخلایق امام رازی منقول ست کہ در خبر صحیح آمدہ کہ اللہ تعالی درختی
متضمن بر چہار شاخ خلق نمود و موسوم بشجرۃ الیقین فرمود و نیز در حدیث صحیح وارد ست کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود کہ اول ما خلق اللہ نوری یعنے اول از جملہ مخلوقات جناب
خلاق عالم نور مرا آفریدہ در حجاب در بیضا کہ صورتش مانند شکل طاؤس بود و دیعت نہادہ بالائے
شجرۃ الیقین بداشت و نور من در انجا بمقدار ہزار سال تسبیح کرد باز جناب آفریدگار آئینہ حیا خلق
فرمودہ روبروے نور نہاد چون نور در ان آئینہ نمود و صورت و زینت خود را معاینہ کرد از حق تعالی
حیا نمودہ پنجبار سجدہ کرد این سجدہا فرض وقتے گشتند خدا تعالے حکم نماز پنج وقتی بر محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم و بر امت او فرمودہ بعد اللہ تعالے نظر عنایت و کرم بر نور من فرمود و نور من از
حق تعالے حیا کردہ عرق برآورد از عرق سر خدا تعالی ملایکہ را خلق فرمود و از عرق روی مبارک
عرش و کرسی و لوح محفوظ و قلم و آفتاب و ماہتاب و ستارگان و ہر چیز کہ در آسمان ست پیدا
ساختہ و از عرق سینہ انبیای مرسلین و علما و شہدا و صالحین را آفریدہ و از عرق ابروان
امت من از مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات را پیدا نمود و از عرق گوشہا ارواح یہود و نصاری
و مجوس و امثال اینہا را آفریدہ و از عرق ہر دو پا زمین را از مشرق تا مغرب و ہر چیز بریں ست
خلق گردانید باز جناب باری عز اسمہ از نور حضرت خطاب فرمود کہ پیش روی خود ملاحظہ نماید
و نظر کند چون معاینہ کرد پیش روی خود نورے دید و در قفای خود نورے و جانب یمین نوری

بین یدی العرش کہ موضعی ست و حملہ کرسی نیز ملایکہ مقربین اند واللہ اعلم و از قسم دیگر لوح محفوظ
آفریدہ صاحب روضۃ الصفا از ابو القاسم طبرانی روایتی میکنند کہ حضرت حق تعالے لوح محفوظ را
از درۂ بیضا آفریدہ است و صفحات آن از یاقوت احمر و کتابت آن از نور و از عبد اللہ بن عباس
مروی ست کہ حق تعالے لوح محفوظ را از درۂ بیضا آفریدہ طول آن پانصد سالہ راہ است و عرض آن
بمقدار مسافت میان مشرق و مغرب و کنارہ ہاے آن از یاقوت و لولو منشور و صفحات آن یاقوت
احمر ست و اصل آن در کنار یکی از فرشتگان مقرب ست انس بن مالک گوید کہ لوح محفوظ در محاذی
جبین اسرافیل ست و چون امری از عالم غیب بعرصہ ظہور آید اول اسرافیل را اطلاع یابد انگاہ مجموعہ
ملائکہ را آگاہ گرداند و فوجے از فرشتگان کہ بران قضیہ و حادثہ موکل باشند بدان مہم ارسال فرماید
و زعم مقاتل آنست کہ لوح محفوظ در عین عرش ست و یکی از تابعین گفتہ کہ لوح محفوظ در کنار عزرائیل ع
جای دارد واللہ اعلم و از قسم سیومی قلم آفریدند آمدای قلم بنویس سہ ہزار سال قلم گرد لوح محفوظ
میگردید و ندا آمد کہ چہ نویسد بار دیگر خطاب آمد کہ یا قلم اکتب قلم عرض کرد یا رب چہ نویسم بار دیگر بارش
خطاب رسید کہ توحید من بنویس قلم از ہیبت توحید چہار ہزار سال گرد لوح محفوظ میگردید تا بنوشت
لا الہ الا اللہ و بار دیگر بارش خطاب رسید کہ اکتب قلم عرض کرد الٰہی چہ نویسم خطاب آمد کہ بنویس
محمد رسول اللہ قلم چون نام محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شنید بسجدہ افتاد و عرض ساخت الٰہی این
کیست کہ نام او را با نام خود قرین ساختے ارشاد شد بندۂ ایست از بندگان من کہ عرش و کرسی
و حملہ مخلوقات را از بہر دوستی وی آفریدہ ام القصہ قلم چون نام رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم بانوشت از شوق دیدار رشگافتہ شد از ینجاست کہ قلم ناشکافتہ ننویسد چون قلم نام نامی
جناب رسول الثقلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم را بدید گفت السلام علیک یا محمد محمد علیہ الصلوٰۃ
والسلام جواب بتوانست داد خدا تعالے بہ نیابت السرور فرمود و علیک السلام از ینجاست کہ
سلام سنت ست و جواب فرض ست پس قلم نام پیغمبر می نوشت و در زیران احوال امت او را
می نوشت و ہر یک را عذاب مقرر میکرد و صفت گناہ انجماعت را بیان میفرمود چون نوبت بامت

صفت العرش آورده است که حضرت عزت عرش را از یاقوت احمر آفریده است و هفتصد هزار
کنگره دارد و از کنگره تا دیگر کنگره هفتصد ساله راه است و از حد اسفل عرش تا طبقه زمین پنجاه هزار ساله
راه است و بعضی گفته اند که عرش سقف بهشت ست و اهل جنت فردوس بواسطه تقارب آن
استماع تحمید حمله عرش میکنند و ایشان چهار فرشته اند و حضرت الهی انچه میفرماید که و یحمل عرش ربک
فوقهم یومئذ ثمانیة فی اینقول نیست زیرا که این آیه مشعر بر انست که در قیامت چنین خواهد بود و موید این معنی
در اخبار صحیح از حضرت مقدس نبوی صلوة الله و سلامه علیه وارد ست و از جابر بن عبد الله در صفت
مکی از حمله عرش روایت کرده اند که از نرمه گوش ما دوش او هفتصد ساله راه است در حیوة الحیوان
از قرطبی رحمه الله نقل کرده که در تفسیر سوره غافر از ثور بن یزید و او از خالد بن معدان و
او از کعب الاحبار روایت میکنند که کعب الاحبار گفت که هر گاهیکه آفریدگار عالم عرش را پیدا
نمود عرش از بزرگی خود باهتزاز در آمده و گفت خداوند کریم خلقی دیگر بزرگتر از من خلق نفرموده
باشد پس الله تعالی مطوق ساخته عرش را بماریکه هفتاد هزار جناح داشت و در هر جناح هفتاد هزار
پر و در هر پر هفتاد هزار رو و در هر رو هفتاد هزار دهن و در هر دهن هفتاد هزار زبان بود و از
زبانهایش هر روز بیرون میشد از تسبیح بعدد قطرات باران و بعدد برگهای شجر و بعدد سنگریزه
و بعدد دنیا و بعدد سائر ملائکه پس انمار گرد عرش پیچید و حال آنکه عرش در نصف حلقه آن مار در آمده
بوقوع این صورت عرش عجز و تواضع نمود والله اعلم پس قسمی دیگر را از نور سه قسم فرمود از
یک قسم کرسی آفرید در روضة الصفا در صفت کرسی منقول ست که ابن جریر از حسن بصری
رحمة الله علیه روایت کرده که عرش و کرسی بالذات متحد اند و اینقول ضعیف ست زیرا که اکثر صحابه
کبار و تابعین و نقله آثار و اکابر حکما و افاضل علما بر انند که عرش و کرسی فی نفس الامر متغایر اند
و اسمعیل بن عبد الرحمن الاسدی و شجاع ابن مخلد در مصنفات خویش آورده اند که سبع سماوات
در جوف کرسی ست چون نقطه در میان دایره و نسبت جمیع سماوات و ارض و کرسی تا عرش
چون نسبت نقطه است بدایره حق سبحانه تعالی کرسی را در جوف عرش نهاده و بروایتی

دریای صفا و دریای رضا و دریای رجا و دریای سخا و دریای وفا و دریای خشوع و دریای خضوع و دریای
تواضع و دریای معرفت و دریای عزت و دریای رحمت و دریای علم و دریای حلم و دریای عقل و دریای فقر و دریای
رفق و دریای صبر و دریای خوف و دریای تقوی و دریای هدی و دریای یقین و دریای لطف و دریای کرم
و دریای شوق و دریای مغفرت و دریای ایمان و دریای غیرت و دریای فطنت و دریای حکمت و دریای محبت و دریای سکینت
و دریای عظمت پس ندا آمد که بدین دریا فرود آی خود دش را بشوی فرمان برد و چنان کرد و در هر
دریا خدا تعالی را تسبیح کرد لاجرم این خصالیش حاصل آمد پس ندا رسید که بیرون آی بقدرت من
و بایست بر بساط قربت من و یاد کن عظمت مرا پس بیرون آمد و بحرمت بایستاد و در مقام خدمت
و تسبیح میکرد و بحرمت در مقام هیبت غرق گرفت از حشمت حضرت عزت صد و بست و چهار هزار قطره
عرق از وی بچکید خداوند تعالی از هر قطره رسولی و نبی بیافرید پس نور رسول مقبول صلی الله
علیه و آله و سلم دران مقام طواف میکرد و تسبیح میگفت و انوار رسل در قفای او تسبیح می نمودند
پنجاه هزار سال در سایقیت بود و صد و بست و چهار هزار پیغمبر در قفا بخدمت بودند و در روز قیامت
هم زیر علم او طلب شفاعت باشند قال علیه السلام آدم و من دونه تحت لوائی یوم القیمة انگاه
او تعالی جل شانه نور محمد مصطفی را قسم فرمود از یک قسم گوهری مانند یاقوت خضرا که طول آن دو هزار
سال و عرض آن هزار سال راه بود خلق فرموده پس بنظر هیبت بران جوهر تجلی نمود و او بر خود
لرزیده تمام آب شد و از قسم دیگر عرش را بیافرید و بر سر آب بداشت و در این زمان غیر از آب
و عرش اعظم چیزی دیگر موجود نبود چنانچه فرمود و کان عرشه علی الماء و بدانیمعنی ست
و عرش بر سر آب می جنبید و چهار هزار سال عرش را بر آب قراری نبود بقدرت آفریدگار نقشی
بر عرش پدید آمد که لا الاله محمد رسول الله انگاه عرش قرار گرفت این ست معنی استوا علی العرش
و گویند نقش نام الرحمن بر عرش پدید آمد عرش ببرکت این اسم قرار گرفت که الرحمن علی العرش
استوی و قیل کان العرش علی الماء و الماء علی الهوی و الهواء علی الفضاء و کلها علی قدرت رب السما
و در روضة الصفا در صفت عرش مجید مسطور ست که محمد بن عثمان شیبة المحدث در کتاب

چهل ساله بود پس با او خطاب شد که بنویس قلم عرض کرد چه نویسم ای پروردگار من ارشاد شد بنویس آنچه در علم
من مقدر ست در سال مخلوقات من تا روز قیامت پس قلم جاری گشت بآنچه کاین هستند تا روز قیامت یعنی
نوشت بر ساق عرش لا اله الا الله محمد رسول الله بعد از آن هر قطره که از آسمان مقرر بود که نازل شود
و هر ورقی که از درختان مقدر بود که فرو ریزد و هر دانه که بروید و هر سنگریزه که در روی زمین باشد و هر
رزقیکه بخلایق برسد فلهذا فرموده پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم جف القلم علی علم الله و بروایتی جف القلم
بما هو کاین الی یوم القیمة و گویند که قلم بعد ازین کتابت بخود متعجب گشت که من عجب خلقی عزیزام یمکن که نزد
خدایتعالی جوهری لطیفتر و شریفتر از من نباشد که جمیع قضایای مخفیه بسبب وجود من ظاهر شد حضرت
الوهیت اینصورت را از وی نه پسندید و آنچه قلم رقم زده بود محو گردانید و بید قدرت کامله باز ثبت فرمود
و نوبت دیگر آنها را نیز محو ساخت و بقلم خطاب کرد که بنویس قلم از هیبت بلرزید و شق گردید و تا روز قیامت
این شق در قلم بماند و ازین تنبیه نزد قلم محقق گشت که اراده الهی باظهار هر چیزیکه متعلق شود فی الحال متکون
گردد و قلم نسخ بر هر چه خواهد کشد و در ظهور اسباب حکمتهای نامتناهی است و کریمه یمحو الله ما یشاء و یثبت
مشعر باینمعنی ست فقوله علیه السلام اول ما خلق الله تعالی العقل زیرا که عقل عرض است و از وی
قیام و قعود نیاید پس مراد ازین عقل عاقل ترین همه خلق بود که از عقل هزار جزو ست یکجزو همه خلق راست
و نهصد و نود جزو محمد مصطفی راست صلی الله علیه و آله و سلم پس مراد از عقل آنجناب بوده است از امیر المومنین
علی کرم الله وجهه مروی ست که حق تعالی نور رسول مقبول را قبل از آفریدن عرش و کرسی و لوح محفوظ
و قلم بچهار صد و بیست و چهار هزار سال آفرید آنگاه دوازده حجاب آفرید حجاب قدرت حجاب عظمت
حجاب منت حجاب رحمت حجاب سعادت حجاب کرامت حجاب منزلت حجاب هدایت حجاب رفعت
حجاب هیبت حجاب شفاعت حجاب نبوت آنگاه نور موفور السرور آنجناب را بحجاب قدرت رسانید
دوازده هزار سال دران حجاب تسبیح میکرد و میگفت سبحان ربی العظیم بعده بحجابات عظمت آورد
یازده هزار سال در آنجا تسبیح کرد همچنین در هر حجابی هزار سال کمتر از حجاب اول تسبیح میکرد و چون
بحجاب دوازدهم رسید هزار سال زیاده نمانده بود که حق تعالی سی دریا آفرید دریای صدق

دریای صفا و دریای رضا و دریای رجا و دریای سخا و دریای وفا و دریای خشوع و دریای خضوع و دریای
تواضع و دریای معرفت و دریای عزت و دریای رحمت و دریای علم و دریای حلم و دریای عقل و دریای فقر و دریای
رفق و دریای صبر و دریای خوف و دریای تقوی و دریای هدی و دریای تقین و دریای لطف و دریای کرم
و دریای شوق و دریای مغفرت و دریای ایمان و دریای غیرت و دریای فطنت و دریای حکمت و دریای محبت و دریای سکنت
و دریای عظمت پس ندا آمد که بدین دریا فرود آی خود دشش البشوی فرمان برد و چنان کرد و در هر
دریا خدا تعالے را تسبیح کرد لاجرم این خصالیش حاصل آمد پس ندا رسید که بیرون آی بقدرت من
و بایست بر بساط قربت من و یاد کن عظمت مرا پس بیرون آمد و بحرمت بایستاد و در مقام خدمت
و تسبیح میکرد و بحرمت در مقام هیبت غرق گرفت از حشمت حضرت عزت صد و بست و چار هزار قطره
عرق از وے بچکید خداوند تعالے از هر قطره رسولے و نبی بیافرید پس نور رسول مقبول صلی الله
علیه و آله وسلم دران مقام طواف میکرد و تسبیح میگفت و انوار رسل و رفقاے او تسبیح می نمودند
پنجاه هزار سال در سایقبت بود و صد و بست و چهار هزار پیغمبر در قفا بخدمت بودند و در روز قیامت
هم زیر علم او طلب شفاعت باشند قال علیه السلام آدم و من دونه تحت لوائی یوم القیمة انگاه
او تعالے جل شانه نور محمد مصطفے را سه قسم فرمود از یک قسم گوهری مانند یاقوت خضرا که طول آن دو هزار
سال و عرض آن هزار سال راه بود خلق فرموده پس بنظر هیبت بران جوهر تجلی نمود و او بر خود
لرزیده تمام آب شد و از قسم دیگر عرش را بیافرید و بر سر آب بداشت و در این زمان غیر از آب
و عرش اعظم چیزی دیگر موجود نبود چنانچه فرمود و کان عرشه علی الماء و یدانیمعنی ست
و عرش بر سر آب می جنبید و چهار هزار سال عرش را بر آب قراری نبود بقدرت آفریدگار نقشے
بر عرش پدید آمد که لا الا الله محمد رسول الله انگاه عرش قرار گرفت این ست معنے استوا علی العرش
و گویند نقش نام الرحمن بر عرش پدید آمد عرش ببرکت این اسم قرار گرفت که الرحمن علی العرش
استوی و قیل کان العرش علی الماء و الماء علی الهوی و الهواء علی الفضاء و کلها علی قدرت رب السما
در روضة الصفا در صفت عرش مجید مسطور ست که محمد بن عثمان شیبة المحدث در کتاب

چهل ساله بود پس با او خطاب شد که بنویس قلم عرض کرد چه بنویسم ای پروردگار من ارشاد شد بنویس انچه در علم
من مقدر است در سال مخلوقات من تا روز قیامت پس قلم جاری گشت بانچه کاین هستند تا روز قیامت یعنی
نوشت بر ساق عرش لا اله الا الله محمد رسول الله بعد ازان هر قطره که از آسمان مقرر بود که نازل شود و
و هر ورقی که از درختان مقدر بود که فرو ریزد و هر دانه که بروید و هر سنگریزه که در روی زمین باشد و هر
ذره که بخلایق برسد فلذا فرموده پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم جف القلم علی علم الله و بروایتی جف القلم
بما هو کاین الی یوم القیمة و گویند که قلم بعد ازین کتابت بخود متعجب گشت که من عجب خلقی عزیزام یمکن که نزد
خدا تعالی جوهری لطیفتر و شیرین تر از من نباشد که جمیع قضایای مخفیه بسبب وجود من ظاهر شد حضرت
الوهیت اینصورت را از وی نه پسندید و انچه قلم رقم زده بود محو گردانید و بید قدرت کامله باز ثبت فرمود
و نوبت دیگر آنهارا نیز محو ساخت و بقلم خطاب کرد که بنویس قلم از هیبت بلرزید و شق گردید و تا روز قیامت
این شق در قلم بماند و ازین تنبیه نزد قلم محقق گشت که اراده الهی باظهار هر چیزیکه متعلق شود فی الحال متکون
گردد و قلم نسخ بر هر چه خواهد کشد و در ظهور اسباب حکمتهای نامتناهی است کریمه یمحو الله ما یشاء و یثبت
مشعر باین معنی ست فقوله علیه السلام اول ما خلق الله تعالی العقل زیرا که عقل عرض است و ازوی
قیام و وجود نیاید پس مراد ازین عقل عاقل ترین همه خلق بود که از عقل هزار جزو ست یکجزو همه خلق را است
و نهصد و نود جزو محمد مصطفی را است صلی الله علیه و آله وسلم پس مراد از عقل آنجناب بوده است از امیر المومنین
علی کرم الله وجهه مروی ست که حق تعالی نور رسول مقبول را قبل از آفریدن عرش و کرسی و لوح محفوظ
و قلم بچهار صد دلبست و چهار هزار سال آفرید انگاه دوازده حجاب آفرید حجاب قدرت حجاب عظمت
حجاب هیبت حجاب رحمت حجاب سعادت حجاب کرامت حجاب منزلت حجاب هدایت حجاب رفعت
حجاب بهجت حجاب شفاعت حجاب نبوت انگاه نور موفور السرور آنجناب را بحجاب قدرت رسانید
دوازده هزار سال دران حجاب تسبیح میکرد و میگفت سبحان ربی العظیم بعدهٔ بحجاب عظمت آورد
یازده هزار سال در آنجا تسبیح کرد همچنین در هر حجابی هزار سال کمتر از حجاب اول تسبیح میکرد چون
بحجاب دوازدهم رسید هزار سال زیاده نمانده بود که حق تعالی شئی دریا افرید دریاے صدق

اورا بنشین پس بنشست باز فرمود که سوگند بعزت وجلال خویش که گرامی خلقے عزیز تر از تو نیافریده ام
که بتو عزت میدهم وبتو ذلت میدهم وبسبب تو اکرام میکنم ودر روایتے آمده که نسبت بتو مواخذه کنم
وبتو عطا کنم وبسبب تو شناخته شوم وبتو عذاب کنم برائے تست ثواب وبرتست عذاب وبنزد
علمای فن حدیث وسیر طریق جمع بین احادیث مذکوره بر تقدیر صحت آنست که اولیت حقیقی
نور پیغمبر ما ست واولیت عقل وقلم اضافی ست یعنے اول مخلوقے از مجردات عقل بوده واز اجسام
قلم یا خود گوییم اول عقول آن عقل ست که حق تعالے اورا جوف آفریده امر فرمود باقبال واو بارادهٔ اطاعت
نمود واول اقلام القلم ست که بامر خدا تعالے تقدیرات انسان را در لوح محفوظ ثبت کرد واول انوار نور محمدی
است علیه الصلوة والسلام واهل تحقیق برانند که مراد ازین عبارت ثالثه یکچیز ویست که باعتبار حیثیات
که ذات خویش ومبدا خود وسایر اشیا را تعقل کند اورا عقل گویند واز انکه کمالات محمدی از پرتوے آن
نور ست ویرا نور آنحضرت خوانند واز ان حیثیت که نقوش علوم ورسایر مصنوعات یا در لوح محفوظ
بتوسط اوست اورا قلم خوانند واز بعض احادیث صحیحه سبق خلق عرش وآب معلوم می شود بر خلق
قلم وجمعی از محققان شراح حدیث چنین فرموده اند که حدیث اول ما خلق الله القلم محمول ست برانکه بعد
از خلق عرش وآن اول چیزیکه افریده شده قلم بوده ست والله اعلم وبروایت ابن عباس رضی الله عنهما
اول چیزیکه بعد از قلم مخلوق شد لوح محفوظ بود واول کلمه که قلم بفرموده ایزد تعالے بر لوح محفوظ انوشت این بود
بسم الله الرحمن الرحیم انی انا الله لا اله الا انا محمد رسول الله من استسلم بقضای وصبر علی بلای وشکر علی
نعمای ورضی بحکمی کتبته صدیقا وبعثه یوم القیمة مع الصدیقین ومن لم یستسلم بقضای ولم یصبر علی بلای
ولم یشکر علی نعمای ولم یرض بحکمی فلیتخذ الها سوای یعنی بدستیکه من معبودم هستم نیست احدی لایق عبادت
مگر من ومحمد رسول من ست هر که تابع قضای من شد وصبر کرد بر بلای من وشکر نمود بر نعمتهای من و
راضی شد بر حکم من پس من خواهم نوشت اورا صدیق ومبعوث خواهم کرد در روز قیامت بزمره صدیقان
وهر که تابع قضای من نشد وبر بلای من صبر نکرد وبر نعمتهای من شکر نکرد وراضی نشد بر حکم من
پس باید که اختیار کند معبودے دیگر سوای من وگویند که خلقت قلم از نور بود که طول آن پانصد سال راه وعرض آن

از عذاب اگر بچشم انصاف ملاحظه رود و یا بمقتضای خیر الکلام ما قل و دل بگوزه در آورده ام در دنیا از حضرات پاک اعتقاد و متوقع احسنت و آفرین ست و در عقبی امیدوار ثواب از حضرت رب العزت بوسیله خاتم النبیین علیه الصلوة و السلام ارجو من الله ان یکون بضاعتی هذا وسیلة شفاعتی فی العقبی قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم المرء مع من احب نوی اللهم ارزقنی حب خیر البشر آله و ملحقنی بهم تحت لوائهم یوم البعث و النشر آمین

## فصل اول در ذکر آنکه اول مخلوقات چیست و اول موجودات کیست

بر ضمایر فطنت مآثر اهل دانش و بینش و خواطر خبرت مدائر و اقفان کارخانه آفرینش مستتر نخواهد بود که در رومنه الاحباب مسطور ست که بر طبق حدیث صحیح کان الله و لم یکن معه شی و ازل جزذات محض حضرت عز جلشانه هیچ دیگر در خارج موجود و مشهود نبود و چون اراده کامله الهی بمقتضای فحوای کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف اقتضای آفرینش ممکنات عالم علوی و سفلی فرمود اول چیزیکه از مطلع سپهر خلقت طلوع نمود نور فایض السرور محمدی صلی الله علیه و آله وسلم بود و در انس جلیل منقول ست ان الله خلق اولاً نور رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قبل العرش و الکرسی و اللوح و القلم و السماء و الارض و الجنة و النار بالف الف و ستمائة و سبعین الف سنة و از امیر المومنین علی کرم الله وجهه مرویست که روزی از حضرت خاتم الانبیا علیه الصلوة و السلام پرسیدم که اول مخلوقات چیست آنحضرت فرمود نور نبیک و این حدیث از طریق جابر بن عبد الله انصاری نیز رو داده و یافته معذلک بسیاری از اکابر علما در اول مخلوقات ایزد تعالی بسیار اختلاف کرده اند و منشای خلاف ظاهر آنست که در ینباب احادیث مختلف وارده شده اند قال صلی الله علیه و آله وسلم اول ما خلق الله القلم و قال ایضاً اول ما خلق الله نوری و قال ایضاً اول ما خلق الله العقل فقال له اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فادبر ثم قال له قم فقام ثم قال له اقعد فقعد ثم قال فبعزتی و جلالی ما خلقت شیئاً اعز علی منک بک اعز و بک اذل و بک اکرم و فی روایة بک آخذ و بک اعطی و بک اعرف و بک اعاقب لک الثواب و علیک العقاب یعنی اول چیزیکه آفرید حق تعالی آفریدعقل ست پس الله تعالی عقل را فرمود که پیش آی پیش آمد باز فرمود پس رو پس پس گشت باز فرمود او را برخیز پس برجوست باز فرمود

وبتمامی همت وهمگی همت روبترتیب اینحکایات آورد وهرچند این مختصر بوجه لزوم اختصار تشریح تمامی حال وتوضیح
احوال جمیع غزوات ظفرآیات نداشت تا بهم نخواهش دوستان صمیم ومحبان واجب التکریم هرقدر از فواید
فواید وذکر محامد جناب سید المرسلین علیه السلام در مؤلفات مؤلفین صحت آئین مانند معارج النبوة ومدارج
النبوة وشواهد النبوة وخلاصة السیر وحبیب السیر وتاج القصص وروضة الاحباب وروضة الصفا وسیرت شامی وشیخ
وتفسیر حسینی وجواهر التفسیر وتاریخ ابن خلکان وشفای قاضی عیاض وآداب السلاطین وکشف الاسرار فی خصایص سید الابرار
وبحر الانساب وحیوة الحیوان وتاریخ الخلفا ودقایق الحقایق وصلوة عشق محرقه ومتون الاخبار والمواهب اللدنیه وتاریخ الخمیس
وسرور المحزون ومفتاح النجا وفصل الخطاب ودیگر کتب مفید عام وافاده بخش تام باشد بقدر ضرورت بیان
التقاط نموده در فصلی چند بنجامئه تعریف نگارمی سپارد وتهاالمکن در اینکه فوت مطلب می بیند حرفی فرو نگذارد
چون دراین زمانه بوجهیکه ظاهر همت ها از خواندن کتب مطوله وملاحظه کردن مبسوطات مفصله قاصر وخواطر
آرام طلب از معاینه نسخ طویل العبارت وکثیر المضامین عاصر وفاطر اند باشد که بدیدن مجمل هم اکتفا فرموده
واقف کیفیات رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم دانستن وبین متین باشند غنیمت بس غنیمت ست
پس باجمال پرداختن وخامه را از دراز نویسی عبارت کوتاه ساختن مناسب دانست امید از وفور اخلاق
ناظرین بنصفت گزین آنکه بوسعت کرم واخلاق بذل عاطفت فرمایند وبر خطای هیچ من بی سروپا
دست قدح وجرح دراز ننمایند وزبان را بطعن وتشنیع نیالایند که این ذره بمقدار در حال تشبث
احوال وحدوث حادثات دل شکستگی وقوع حوادث برهمی وخستگی وتجرع اقداح غصص هموم ودغموم
روزگار که از کثرت فرسودگی هیچگونه بآسودگی آشنائی نداشت وزمانه بهر زبان تیغ بلا بر سر راحت
می آهیخت وسودهٔ الماس در شربت استراحت می آمیخت وناخن دست رنج از جگرکاوی بهاوفرصت
دمزدن ندادهٔ نمک جراحت بیخبرت وپنجهٔ هجوم افکار والام حیرت دامان عافیت وفراغ بالی را یک لحظه نمیگذاشت وبر یک
لحظه مهلت از غم وهم دادن روا نمیدانست ۵ فریاد که یارای سخن نیست زبانرا + بر بست غم وعقده رنطق
دربانرا + تحریر این عجاله نافعه پرداخت بمصداق مضمون احسان مشحون آیه کریمه نحن نقص علیک احسن القصص
موسوم بـ احسن القصص ونام تاریخی تاریخ بنی ساخت که هم خرد است وهم ثواب یعنی دیدن همچو قصص باعتقاد رستگاری ست

ازانجاکه هر مومنی و دیندار متمنی شفاعت احمد مختار صلوٰة الله علیه و آله را فرض عین و لازم و واجب ست
که هر دم اوقات عزیز را بذکر جناب سید المرسلین صلوات الله علیه و آله صرف سازد و در یاد داشتن حال سعادت
اشتمال افضل النبیین بوضع اتم پردازد بناء علی هذا اخلاصاً و حباً بندهٔ حقیر سراپا تقصیر محمد حسان الله
انصاری نسباً و لکهنوی مولداً و فرنگی محل مسکناً ابن سند العلماء راس الفقهاء حجة الفصحاء ذو الفضل و الکرم
ینبوع البلاغة و الحکم الفاضل اللبیب و الکامل الادیب ابی و مولائی مولوی نعیم الله مدظله العالی رغبت یافت
از مقتضای تکمیل دین و ایقان و صدگونه امن و امان سید انست بتوفیق ازلی و ارادت لم یزلی از
مبادی سن رشد و تمیز تا غایة الحال که سنین عمرم از صد و دو چهل یکید و مرحلهٔ دیگر تجاوز کرده همواره
بمطالعهٔ اخبار جناب رسالت پناهی و بدیدن کتب سعادت تضمین حالات حضرت افضل الاولین و الآخرین
علیه الصلوٰة و التسلیم مایل و راغب می بود و پیوسته بسیر کتب سیر و احادیث اشتغال مینمود لیکن بنظر بی بضاعتی
قصد تالیف نداشت و خود را لایق احتمال این بار بزرگ و کار سترگ نمی پنداشت شعر صلاح
کار کجا و من خراب کجا ❊ ببین تفاوت ره از کجاست تا بکجا ❊ تا آنکه در اواسط سن یکهزار و
دو صد و هفتاد و سه هجری بعضی از احباب بی ریا و اصدقای با صفا محرک براین شدند که بندی
ازان بمسطر تحریر درکشد و از خود تو اباً یادگاری گذارد چند انکه ابا آورد و راه معذرت سپرد
دست از دامن اصرار باز نداشتند و بی آنکه ملتزم امتثال امر ایشان شوم مرا نگذاشتند
ناچار بفحوای آرزوی دل و دستان جهل ست و کفارهٔ یمین سهل معتمداً علی فضل الله و
متوکلاً علی اعانته و تائیده کمر همت چست بستم ع هر چه باداباد ما کشتی در آب انداختیم
و تالیف مجموعه که مجملی جامع از کیفیات اجداد جناب سید البشر و ذکر نسبت اطهر آن شفیع
روز محشر از عبد الله تا آدم صفی الله متضمن حال ولادت با سعادت و غزوات و جهادات
آنسرور و وفات حضرت خیر البریة و تعداد امهات المومنین و موالی و خدام پیغمبر صلی الله علیه
و آله وسلم باشد علی سبیل الایجاز و الاختصار عزم جزم گماشت و بنگارش آن قلم برداشت
و بجد و جهد مالا کلام در تالیف و ترصیف این روایات تنقیح بسیار و تحقیق تمام آغاز کرد

روح بوصفش زمزمه پیرا زهی گلی که گلشن آرای صفوت و اصطفاست و نخلبند خلت و اجتبا نه گلیله گلشن
خوانی و مجموعهٔ چند اوراق سبز و سرخ دانی بلکه گلی ست که گلستان رسالت را زینت افزا و بوستان
نبوت را زیب فزا صدر نشین ایوان انبیا مسند گزین مقام اوصیا مخاطب بخطاب طه و یس مظهر و
مصداق وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ شاهنشه ملک دنی فتدلی سلطان اقلیم قاب
قوسین او ادنی شهسوار میدان سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی شهریار شهرستان فَاَوْحٰی اِلٰی
عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی فرمان فرمائی ولایت بی نهایت مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی جهاندار جهان
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی تاجدار قلمرو وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا و معلم دبستان عَلَّمَهٗ
شَدِیْدُ الْقُوٰی ناظر کتب معلومات مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی خورشید سیمای لَقَدْ رَاٰی
مِنْ اٰیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی ضیای بیضای وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی نور حدقه کُنْتُ
نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ سراج منیر محفل شریعت مهر عالمتاب آسمان حقیقت نیر اعظم
برج عرفان لؤلؤی لالائی درج ایمان تکمیل مدارج علو و کمال ماحی ظلمت کفر و ضلال هادی الثقلین
رهنمای دارین قلزم جود و سخا عمان کرم و حیا پیشوای انبیا جد الحسن والحسین المحمود فی الملوین ابو القاسم
محمد بن المصطفی علیه التحیة والثناء و علی آله البررة الکرام مودای اهل بیتی کمثل سفینة نوح فاخدای زورق
سلامت اند و اصحابه الخیرة العظام الذین هاجروا لنصرته و نصروه فی هجرته فنعم المهاجرون و نعم الانصار
که گم گشتگان وادی ضلالت را بفحوای اصحابی کالنجوم کوکب هدایت اند ؎ هر دم از ما صد درود و صد سلام
بر رسول و آل و اصحابش تمام ؛ اما بعد بر ضمایر قدسی نظایر مستخبران مآثر نبوی و مستحفظان مناقب
و مفاخر مصطفوی مخفی و محتجب نخواهد بود که علمای متقدمین و فضلای متاخرین در بیان اخبار اخیار
جناب خاتم النبیین و تبیین آثار رسول الامین مجلدات صحت قرین مرقوم اقلام فرخنده ارقام و مرتسم
صفحات بلاغت آیات گردانیده اند و اشهب خامه را بتسوید حالات جناب خیر الوری در میادین بیان
دوانیده چیزی از آن نگذاشته اند که دیگری بنگاشتنش خامه فرساید و بغازه نوشتنش چهرهٔ
قرطاس آراید غیر از آنکه کالنسه لیسی آنها نماید و یا اقتباسی از همان نموده در حق خویش سعادتی افزاید

بسم الله الرحمن الرحیم

جواہر زواہر حمد و ثنا نثار بارگاہ کبریائیکہ قدرتش از ہمہ کاملتر و نعمتش بہمہ شاملتر حکمت او ظاہر و سلطنت او قاہر صانعیکہ فلک سبعہ در بحار صنعتش حبابی ست و قادریکہ عرش اعظم در محیط ناپیدا کنار عظمتش گردابی فرمان فرمائیکہ از امر نافذ کن تمامی اصناف موجودات و انواع مکونات را از کتم عدم بعرصۂ وجود آوردہ و حکیمیکہ بحکمت ابداعے خویش اجرام گوناگون و اجسام بوقلمون را بمنصۂ شہود جلوہ دادہ مقدریکہ انسان خاکی بنیان را بعطای عقل و تمیز مدرک جزئیات و کلیات گردانیدہ و مرتبہ اش را از ملائکہ درگذرانیدہ آبیاری فضلش در خاک پاک آدم رشیر اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً دوانیدہ و شجرۂ طیبہ اش را بسر سبزی عَلَّمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا در عالم علم گردانیدہ گلزار خلیل شگوفہ از شاخسار اوست و گل کردن انوار محمدی گل ہمیشہ بہار او حمد اگلی کہ مشام ساکنان ملاء اعلے از بوی جانفزایش معطر و از روح روح آسایش دماغ عالم انس و جان معنبر نگہت خوشش جہانی را فراگرفتہ و رائحۂ دلکشش از سمک تا سماک رفتہ و ماغے نے کہ از بوے فیضانش عطر آگین نگشتہ و مشامی نے کہ از فوایح روایح آن عنبر آئین نشدہ گلے کہ بلبل از ہزار دل بمدحش نغمہ سرا ست و عندلیب

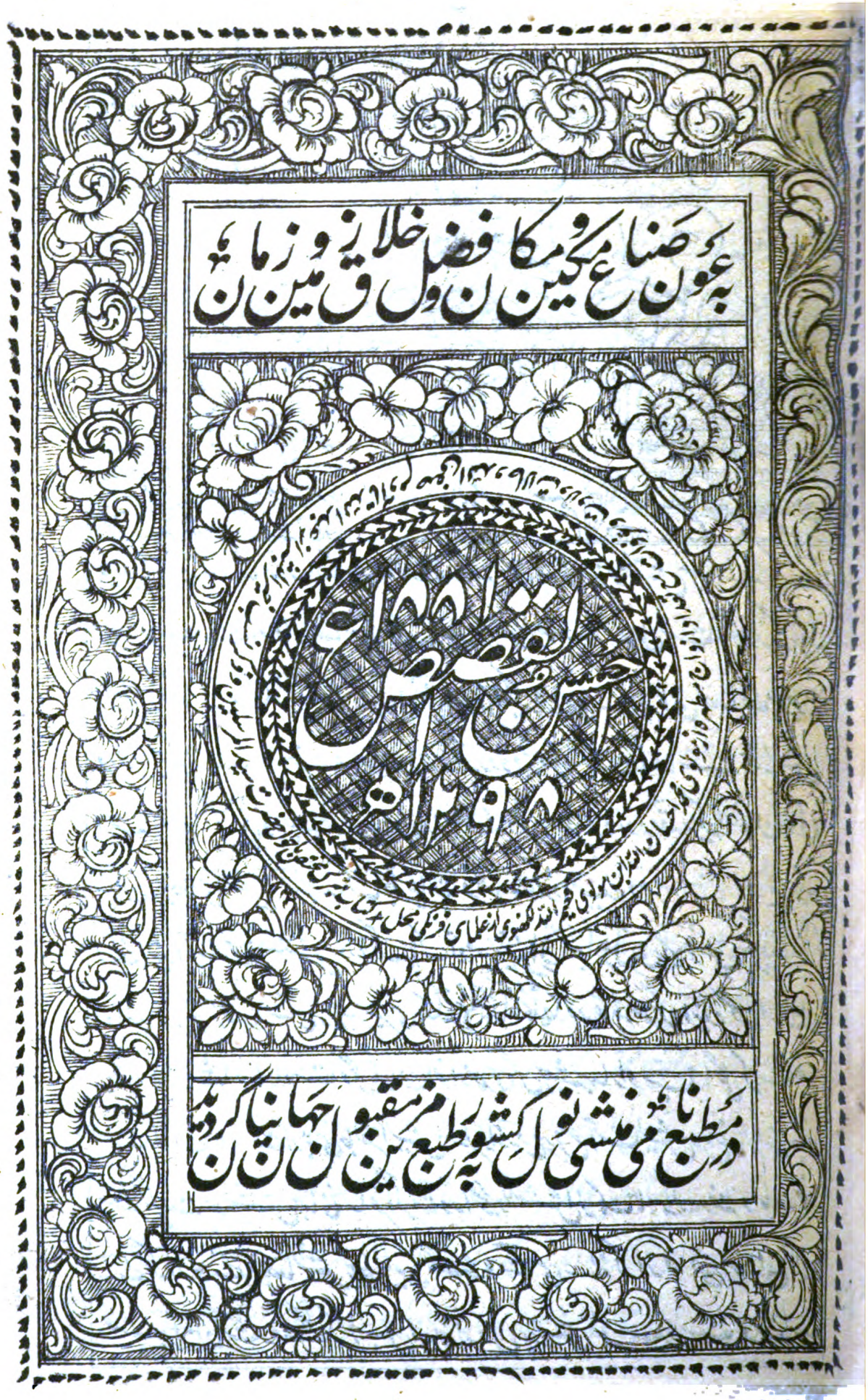

به عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

# احسن القصص

۱۲۹۸ھ

در مطبع نامی منشی نولکشور به طبع مزین مقبول جهانیان گردید

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| | وغزوۂ بنی مصطلق وغزوۂ حدیبیہ کہ آنرا |
| | بیعت الرضوان گویند وارسال رسل آں ملوک |
| | اطراف واقع گردیدہ۔ |
| ۳۱۷ | ذکر سال ہفتم از ہجرت درین سال |
| | غزوۂ خیبر وعمرۃ القضا واقع شد۔ |
| ۳۲۱ | ذکر سال ہشتم از ہجرت درین سال |
| | سریہ موتہ وغزوۂ ذات السلاسل وفتح مکہ |
| | وسریہ یلملم وغزوۂ حنین وروانگی فوج |
| | ظفر موج اسلام بطرف اوطاس وغزوۂ |
| | طائف۔ |
| ۳۳۲ | ذکر سال نہم از ہجرت درین سال |
| | غزوۂ تبوک کہ آنرا جیش العسرہ گویند واقع شدہ |
| ۳۳۷ | ذکر سال دہم از ہجرت درین سال مباہلہ |
| | با نصاری نجران واقع شدہ وحجۃ الوداع |
| | درین سال بوقوع پیوست۔ |
| ۳۴۲ | فصل یازدہم در ذکر وقائع سال یازدہم |
| | از ہجرت ولحوق مرض الموت با آنحضرت |
| | صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ |
| ۳۶۶ | فصل شانزدہم در ذکر تعداد ازواج |
| | مطہرات سید کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ |
| | ومجملی از حالات حیات آنہا۔ |
| ۳۹۶ | فصل ہفتدہم در تعداد سراری |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| | آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ |
| ۴۰۷ | فصل ہیجدہم در ذکر اولاد امجاد نبیہ |
| | صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ |
| ۴۰۸ | فصل نوزدہم در ذکر بنیسگان جناب |
| | سید المرسلین علیہ السلام وذکر شہادت |
| | سیدنا حسنین رضی اللہ عنہما۔ |
| ۴۳۵ | فصل بستم در بیان اسمای کنیزکان |
| | رسول الثقلین علیہ الصلوٰۃ والسلام |
| ۴۳۶ | فصل بست ویکم در ذکر موالی آنحضرت |
| | صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ |
| ۴۴۱ | فصل بست ودوم در تعداد خدام |
| | جناب سید الانام علیہ السلام۔ |
| ۴۵۰ | فصل بست وسوم در ذکر اعمام وعمات |
| | جناب سالتماب علیہ الصلوٰۃ والسلام |
| ۴۵۳ | فصل بست وچہارم در ذکر تعداد مراضع |
| | واخوان رضاعیہ جناب سالتماب صلی اللہ |
| | علیہ وآلہ وسلم۔ |
| ۴۵۵ | فصل بست وپنجم در ذکر چہارسان |
| | حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| ۴۷۲ | فصل بست وششم در ذکر کتاب |
| | حضرت خاتم النبیین ومناقب وفضائل |
| | خلفائے راشدین رضی |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۵۵۰ | فصل بست وہفتم در بیان تعداد عمال |
| | رسول یزدمتعال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| | کہ براخذ صدقات قبائل مامور بودند۔ |
| ۵۵۴ | فصل بست وہشتم در ذکر تعداد رسولان |
| | رسول خدا کہ نزد ملوک واطراف فرستادہ بودند۔ |
| ۵۶۵ | فصل بست ونہم در بیان مؤذنان |
| | رسول آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام |
| ۵۶۷ | فصل سی ام در ذکر تعداد شعرای جناب |
| | رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| ۵۶۸ | فصل سی ویکم در بیان اسلحہ وآلات |
| | حرب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| ۵۷۲ | فصل سی ودوم در ذکر تعداد مراکب و |
| | دواب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| | از فرس وشتر واستر ودراز گوش وگوسفند۔ |
| ۵۸۲ | فصل سی وسوم در بیان اثواب و |
| | اثاث البیت ومتروکات جناب سالتماب |
| ۵۸۵ | فصل سی وچہارم در بیان آنکہ |
| | آنچہ برخلاف نسبت رسول مختار صلے اللہ |
| | علیہ وآلہ وسلم وآل اطہار واصحاب کبار |
| | واجب استار محبت ممنوع است از مدارات |
| ۵۹۰ | خاتمۃ الکتاب در ذکر اسمای شہدای |
| | کربلای معلے با تعداد مقتولین اردو مخالفین |

# فہرست فصول کتاب مستطاب احسن القصص


| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۶ | **فصل اول** در ذکر اول مخلوقات چیست و اول موجودات کیست |
| ۱۶ | **فصل دوم** در بیان آنکہ از زمان خلق آدم تا آوان ولادت جناب خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند سال منقضی گشتہ و اختلاف در حدوث و قدم عالم و ابتدای تاریخ و ترتیب سالہا |
| ۲۲ | **فصل سوم** در ذکر کنیت و اسماء القاب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| ۳۰ | **فصل چہارم** در بیان نسب اطہر جناب خیر البشر و ذکر انموذجی از حالات آباء و اجداد آن سرور از عبد اللہ تا ابو البشر علیہ السلام۔ |
| ۱۸۱ | **فصل پنجم** در ذکر بعضی بدائع و وقائع و غرائب و حوادث کہ در مدت حمل و قبل ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در اطراف عالم بوقوع انجامید۔ |
| ۱۸۳ | **فصل ششم** در بیان تاریخ میلاد آن شفیع روز معاد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذکر بعضی از حوادث کہ در آن شب بوقوع آمد |
| ۱۹۹ | **فصل ہفتم** در ذکر طالع جناب رسالتمآب |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۲۰۲ | **فصل ہشتم** در ذکر حلیۂ شریف حضرت رسول الثقلین محبوب رب المشرقین والمغربین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ |
| ۲۲۲ | **فصل نہم** در ذکر ارضاع جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و وفات عبد المطلب و تکفل ابو طالب و بشام رسیم تجارت رفتن آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام و بناے خانہ کعبہ و ولادت حضرت زہرا رضی اللہ عنہا۔ |
| ۲۳۱ | **فصل دہم** در ذکر بعثت و نزول وحی و عداوت کفار و فوت ابو طالب و موت خدیجہ کبریٰ و رفتن آنحضرت بجانب طائف و ہجرت اصحاب کبار بدیار حبشہ و بیعت عقبہ اولیٰ۔ |
| ۲۵۹ | **فصل یازدہم** در ذکر معراج جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ |
| ۲۷۴ | **فصل دوازدہم** در ذکر بیعت عقبہ ثانیہ و بیان مشورت کردن اشرار در باب اضرار سید ابرار و ہجرت آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام رضوان نصرت و تائید مالک الملک ذوالمنن و رسیدن آنحضرت بہ مدینہ منورہ زاد اللہ شرفا |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۲۹۱ | **فصل سیزدہم** در ذکر وقائع سال اول از ہجرت |
| ۲۹۷ | **فصل چہاردہم** در ذکر وقائع سال دوم از ہجرت نبی آخر الزمان و تزویج حضرت فاطمہ زہرا با علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما و شرح تمامی غزوات و موسوم شدن سال دوم بسنۃ القتال و ہمین سال غزوۂ ودان و غزوۂ بواط و غزوۂ عشیرہ و غزوۂ بدر و غزوۂ ذات السویق واقع شد |
| ۳۰۶ | **ذکر سال سوم** از ہجرت و ہمین سال غزوۂ غطفان و غزوۂ بنی قینقاع و غزوۂ احد و غزوۂ حمراء الاسد واقع شدہ و ہمدرین سال ولادت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بودہ |
| ۳۰۹ | **ذکر وقائع سال چہارم** از ہجرت درین سال غزوۂ بنی النضیر و غزوۂ ذات الرقاع و غزوۂ رجیع و غزوہ بیر معونہ واقع گشت و ولادت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ درین سال بودہ۔ |
| ۳۱۲ | **ذکر وقائع سال پنجم** از ہجرت درین سال غزوۂ دومۃ الجندل و غزوۂ خندق و غزوۂ بنی قریظہ بودہ۔ |
| ۳۱۴ | **ذکر وقائع سال ششم** از ہجرت درین سال غزوۂ بنی لحیان و غزوۂ ذی قرد |

اطلاع — اس مطبع مین ہر علم و فن کے کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب ہی ملاحظہ فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب تواریخ انبیا و اولیا فارسی و اردو وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

## تواریخ انبیا و اولیا فارسی

**خزینۃ الاصفیا** — اسمین احوال انبیا و مرسلین و ائمہ کبار و صحابہ کرام ہی و جملہ ابرار و اولیاء اللہ سالک و مجذوب خانوادہ حضرات قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ اور جسقدر خانوادے ہین بتفاوت مراتب فرادی فرادی سبکا ذکر ہی بڑی جامع کتاب ہی دو جلد مین مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری

۱ — جلد — چار مخزن احوال انبیا و ائمہ و صحابہ کبار و سائر اولیا

۲ — جلد — پانچوان مخزن از حال شیخ ادہم تا حال مشتاق شاہ لاہوری

**وقائع شاہ معین الدین چشتی** — اسمین مختص احوال حضرت حسن سنجری ثم الاجمیری بہت بساطت کے ساتھ لکھا ہی مولفہ منشی بالو لال —

**روضۃ الصفا** — بڑی عمدہ کتاب متداول ہی مانند سبع سیارہ کے سات جلد مین مصنفہ محمد خاوند شاہ —

**سیر الاقطاب** — ذکر کرامات و خرق عادات اولیاء اللہ مصنفہ شاہ الہدیہ

**گنجینہ سروری** — معروف بہ گنج تاریخ تاریخ ولادت و وفات اولیاء اللہ اور سلاطین ہند اسلامی کا ذکر ہی از مفتی غلام سرور لاہوری —

**دبستان مذاہب** — اعتقادات مذاہب کا بیان مصنفہ باسم نامہ نگار —

**جذب القلوب فارسی** مصنفہ شاہ عبد الحق دہلوی

**حیات القلوب** — نوادر کتب معتبرہ مذہب امامیہ سے ہی بہت سندی مصنفہ قدوۃ العلما ملا محمد باقر مجلسی تین جلد

۱ — جلد — مین احوال انبیا کا باسناد رواۃ از آدم علیہ السلام تا حضرت عیسی علیہ السلام بہت شرح و بسط کے ساتھ —

۲ — جلد — خاص احوال باہرات پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین و بیان معجزات و غزوات —

۳ — جلد — بیان امامت و اثبات امامت بائمہ اثنا عشر صلوات اللہ علیہم بہ براہین و نص قرآنی و احادیث سرور دو جہانی —

**اسرار الاولیا** — اسمین بائیس فصل ہین اور ہر فصل مین انواع و اقسام رموزات اہل اللہ کا ذکر ہی از حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج —

**اخلاق محمدی** — فضائل علوم وغیرہ کا ذکر ہی چالیس باب مین مصنفہ مولوی محمد علی یزدی —

**مصباح الہدایت** — ترجمہ عوارف مشتمل بر ذکر مبانی و اصول طریقت اہل تصوف مترجمہ حضرت محمود الکاشانی

**مصباح التہذیب** — بہ اسم تاریخی حکایات نصائح مصنفہ شیخ کمال الدین

Ahsanul Kasass

به عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

# احسن القصص

۱۳۰۲ هـ

از تصنیف جامع معقول و منقول مولانا مولوی محمد احسان الله نعیم الله اسکنه الله فی جنات النعیم

در مطبع نامی منشی نولکشور به طبع مزین مقبول اهل جهان گردید

Ahsan al-qisas.

49 D 57

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.